اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.zubinovelszone.in

https://www.znzlibrary.com/

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WhatsApp Channel Link

Channel Join Now

باکس میں موجود ناولز یا کیٹیگری والے ناولز پڑھنے کے لئے ناول نام یا کیٹیگری نام پر کلک کریں

Famous Youtube Novels

Novel Name : Yaar E Sitamgar

Lams E Junoon By Zoya Ali Shah

Dedar E Yaar By Gumnam Larki

Shehr E Dil Novel By Kitab Chehra

Wajib E Ishq Novel By Gumnam Larki

Dastane Rooh E Basil By Saleha Iqbal

Yaar Yaaron Se Ho Na Juda Novel Season 3

Qarar E Mann Romantic Novel By Zara Hayat

Atish E Ishq An American Monster By Saleha Iqbal

Novels Categories

Web Special

Short Novels

Long Novels

Digest Novels

Romantic Novels

Facebook Novels

Ebook Novels PDF

Youtube Novels PDF

مکمل ناول

مرض عشق کی دواء تم ھو

حُسن کنول

وہ لحاف اوڑھے مزے سے خواب خرگوشی کے ساتھ سو رھی تھی کے اچانک اسے اپنے کان میں ھلکی سی سرگوشی کی آواز آئی... یہ آواز اس کی نیند کو خراب کر رھی تھی... پھر اس آواز نے زور پکڑ لیا.. اسے دو لمحوں بعد محسوس ھوا جیسے اس کا لحاف کھینچ رھا ھے.... اس نے لحاف کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور نیند میں ھی بڑبڑانے لگی

"شاہ نزیب جاؤ یار.... تھوڑی دیر اور سو لینے دو ":

پھر اسے اپنا لحاف اترتا ھوا محسوس ھوا....اس پر وہ مضبوطی سے لحاف کو پکڑ کر کھینچتی ھوئی اپنے حسین چھرے پر ڈالتے ھوے بولی: ''جاؤ ناں پلیز.... تھوڑی دیر اور سو لینے دو'' یہ کھنے کے بعد اس نے خود کو نیند کی آغوش میں دے دیا....

ابھی دو منٹ ھی گزرے تھے کے اس پر پانی سے بھرا جگ انڈیل دیا گیا تھا...وہ چوک کر اٹھی اور پانی کا خالی جگ پکڑے شاہ نزیب کو دیکھ کر تلملانے لگی: ''تھوڑی دیر اور سو لینے دیتے تو کیا چلا جاتا تمھارا'' وہ نھایت خفگی بھرے لھجے سے بول رھی تھی....

شاہ نزیب نے اس پر ڈپٹتے ھوے کھا: ''کالج مس ھو جاتا میرا....چلو اٹھو اب....روز کا معمول ھے تمھارا...جب تک پانی نہ ڈالو اٹھتی ھی نھیں ھو تم...ایک دن مجھے بتادو کے جس دن تم خود اپنی فکر سے اٹھ کر آئی

ھو... کمرے سے باھر ''اس کی ناراضگی اس کے چھرے پر عیا
تھی.....: ''اچھا بابا.... ناراض کیوں ھوتے ھو.... تم تیار ھو.... میں بھی
تیار ھو کر آتی ھوں ''اس نے اتنے ٹھنڈے انداز سے کھا کے اس کا غصہ سارا
...روزانہ کی طرح چھو منتر ھو گیا

شاہ نزیب: ''ٹھیک ھے میں تیار ھونے جارھا ھوں.... دس منٹ ھیں
تمھارے پاس جلدی تیار ھو کر نیچے ڈائینگ ٹیبل پر پھنچو ''وہ حکم صادر
.... کرتے ھوے کمرے سے نیکل گیا... وہ دوبارا بیڈ پر لیٹ گی

ابھی اس نے آنکھیں موندی بھی نھیں تھیں کے وہ دوبارا آ پھنچا تھا...: ''پتا
تھا مجھے... دوبارا لیٹ گیں ھو گیں میڈم ''وہ زور سے بولنے لگا... اس کی
آواز سنتے ھی وہ فورا اٹھ بیٹھی: ''بس... میں تو جاھی رھی تھی ''اور کھتے
.... ھوے بیڈ سے اتر کر الماری کی طرح لپکی

شاہ نزیب: ''تمھارا کچھ نھیں ھو سکتا لڑکی'' وہ کھتے ھوے وھاں سے چلا گیا...

ماہ نور نے اس کے جاتے ھی جلدی جلدی تیاری شروع کر دی: ''اگر دوبارا آگیا اور مجھے تیار نہ پایا... تو پھر سے ڈانٹنا شروع کر دے گا... یہ بھی لحاظ نھیں رکھے گا کے میں اس سے عمر میں بڑی ھوں.... یہ لڑکے بھی ناں ... بڑے ھوں یا چھوٹے... رعب ان کا ایک جیسا ھی ھوتا ھے'' وہ تیار ھوتی گی اور اپنے آپ سے باتیں کرتی گی....

ماہ نور ایک امیر و کبیر خاندان کی لڑکی تھی...

رومیسا علی کامران اس کے چاچا کے بچے تھے...

راحیل اسماء اس کے دوسرے نمبر کے چاچا کے اور

شازیہ آپا شہزاد اور {شاہ نزیب} اس کے سب سے چھوٹے چاچا کے بچے تھے...اس کے ابو پورے خاندان کے سب سے بڑے بیٹے تھے... مگر شادی کے بیس سال بعد تک وہ اولاد کی خوشی سے محروم تھے... بہت منت ومرادوں سے ملی تھی انھیں {ماہ نور} ....یہی وجہ تھی کے سب سے بڑے تایا کی بیٹی ہوتے ہوے شاہ نزیب کے علاوہ وہ اپنے سارے کزن سے چھوٹی تھی ....

کی طالبہ B.A وہ شاہ نزیب سے صرف دو سال بڑی تھی...وہ تھی...اور شاہ نزیب انجئیرنگ میں انٹر کر رہا تھا ..

وہ جب نیچے ڈائینگ ٹیبل پر آئی تو شاہ نزیب ناشتہ کر چکا تھا: ''چلو تم بھی. جلدی سے ناشتہ کر لو...مانو'' وہ کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا تھا...اس نے جواباً اثبات میں سر ہلا دیا....

وہ ناشتہ کرنے بیٹھی تو دودھ کا گلاس منہ سے لگا کر دل ھی دل میں بڑبڑانے لگی: ''کیا ضرورت تھی... ڈیڈ کو اس کو میرا چوکیدار بنا کر جانے کی.... ایک ھفتہ ھونے کو آیا ھے... مگر اس نے مجھے کھل کر سانس بھی نھیں لینے دیا ھے... میں تو اتنا خوش گمان تھی کے اس بار ڈیڈ علی بھئیا کی جگہ اس کو میری حفاظت سونپ کر جا رھے ھیں... پر مجھے کیا خبر تھی کے یہ علی بھئیا کا بھی ریکارڈ توڑ دے گا سختی کرنے میں''..... ابھی وہ انھیں سوچوں میں گم سم تھی کے راحیل آکر اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا

راحیل: ''کن سوچوں میں گم ھو محترمہ.... جو خالی گلاس منہ سے لگائے بیٹھی ھو'' وہ جیسے ھنستے ھوئے کہہ رھے تھے... وہ ان کی بات سن کر منہ سے گلاس ھٹا کر دیکھنے لگی.... وہ گلاس واقعی خالی تھا...

ماہ نور خالی گلاس تکتے ہوے: ''یہ شاہ نزیب مجھے پاگل کر دے گا'' وہ یہ سن مسکرانے لگے.....: ''اسے ہو کیا گیا ہے؟؟؟.....ایک ہفتے سے ٹھیک طرح بات بھی نہیں کی ہے اس نے مجھ سے...اس سخت مزاجی میں وہ یہ تو بھولا ہے بیٹھا ہے کے صرف وہی تو میرا دوست ہے.... ہٹلر بن چکا ہے وہ پورا کا پورا.... آج تو بات کر کے رہو گی اس سے'' اس نے شکوہ کرتے ہوے پکا عزم بھی کر لیا تھا کے آج شاہ نزیب کا دماغ ٹھیک کر کر رہے گی.....: ''وہ بیچارا تو اپنی ڈیوٹی نبھا رہا ہے.... بڑے ابو نے میرے سامنے سخت تاکید کی تھی اس کو.....کے اگر اس نے تمہیں ٹائم ٹیبل پر نہیں چلایا تو پھر کبھی اس کو نہیں سونپے گے تمہاری ذمہ داری'' وہ اسے سمجھانے کی غرض سے بتا رہے تھے ....

پھر ھورن کی آواز نے اسے بتادیا تھا کے باھر آجاؤ.... وہ فورا اپنا بستہ اٹھاتے ھوے: ''چلیں اب کالج سے آکر بات کریں گے'' کھتے ھوے ھول سے باھر چلی گی ....

راحیل اسے تب تک دیکھتا رھا جب تک وہ اس کی نگاہ سے اوجھل نہ ھو گی: ''بھت ھمت ھے اس میں.... جو بڑے ابو سے خود کھا جا کر کے اس بار وہ تمھاری ذمھداری سمبھالنا چاھتا ھے.... ورنہ یہ ھمت میرے اندر تو کبھی پیدا ھی نھیں ھوئی'' راحیل خود کو جیسے کوس رھا ھو کے وہ یہ ھمت کیوں نہ کر سکا ....

شاہ نزیب کار اسٹارٹ کر چکا تھا... ماہ نور کار میں آکر بیٹھ گی... وہ مرر صاف کرنے لگا.... ماہ نور کے منہ سے بے ساختہ نیکلا: ''اب دیر نھیں ھو رھی تمھیں؟؟؟..... جو صاف مرر کو بھی صاف کیے جا رھے ھو...'' وہ اس

بات پر الجھی نگاہ سے اسے دیکھنے لگا.... وہ اچھی طرح اس کے مزاج سے واقف تھا.... وہ جانتا تھا کے اس کا موڈ بری طرح اُف ھے

شاہ نزیب: ''یار میں یہ سب تمھارے لیے کر رھا ھوں.... تا کے بڑے ابو آئیندہ تمھاری ذمھداری علی بھئیا کی جگہ مجھے دے کر جائیں'' وہ جیسے اسے بڑے اطمینان سے سمجھا رھا ھو..... مگر وہ تو جلی بھونی بیٹھی تھی....: ''مجھے ایک ھٹلر کی قید سے نکل کر دوسرے ھٹلر کی قید میں آکر پھنس جانا بلکل پسند نھیں آرھا ھے.... یہ بتادوں میں تمھیں'' وہ اسے دیکھ کر غصے سے بولی تھی....: ''اب پلیز دوبارا شروع مت ھو جانا...'' وہ جیسے اس کی ناراضگی کو خاطر میں ھی نہ لا رھا تھا.....: ''اچھا اب تمھیں میری باتیں بھی بے مطلب کی لگ رھی ھیں.... تمھارا یہ بدلا بدلا رویہ محسوس کر رھی ھوں میں..... مجھے سمجھ آرھا ھے کے یہ سعدیہ کا غصہ ھے جو تم ایک ھفتے سے مجھ پر اتار اتار کر اپنے دل کو سکون و تسکین دے رھے ھو'' وہ اس

کے چھرے کو گھورتی ھوئی بولی تھی... وہ اس بات پر اس کا چھرہ تکنے اب اتنے بھی انجان مت": لگا: "کیا کھ رھی ھو؟؟؟" وہ انجان بن کر بولا بنو..... سب جانتی ھوں میں" وہ برھمی انداز سے کھ رھی تھی

سعدیہ کا غصہ میں تم پر کیوں اتارؤں گا؟؟؟..... تم خود سوچو" اس نے" مانو کے چھرے پر سنجیدہ سی نظر ڈالتے ھوے کھا: "کیونکے وہ تمھاری منگیتر ھے.... تمھارا اس پر تو زور چلتا نھیں.... اس لیے ایک ھفتے سے میری زندگی اجیرن بنا رکھی ھے" انگلیوں پر بستے کی اسٹیپس لپیٹتی اور کھولتے ھوے کھنے لگی

شاہ نزیب نے ایک گھرا سانس لیا اور کھنے لگا: "وہ میری کزن ھے.... میری خالہ کی بیٹی ھے وہ..... صرف بچپن میں سرسری سی بات ھو گی تھی ..... باقاعدہ منگنی نھیں ھوئی ھے ھماری.... اس لیے اسے میری منگیتر

مت کھو....اس کے علاوہ اگر اسماء رومیسا یا کوئی بھی لڑکی ھوتی تو میں اس کی بھلائی کے لیے آسے ضرور روکتا....پر وہ تو جیسے خود غرضی خود مزاجی ضدی اور خود سری میں سب کو پیچھے چھوڑ چکی ھے....خالہ کے بے پناہ لاڈ پیار نے اسے بری طرح بیگاڑ دیا ھے.....اتنا منع کیا کے مت جاؤ اپنے میل دوستوں کے ساتھ گھومنے پھرنے.....پر اس نے تو قسم کھا رکھی ھے میری بات اَن سنی کرنے کی....اب میری طرف سے بھی وہ بھاڑ میں جاے....اس کا دل کرے رات کے ایک بجے یا دو بجے یا پوری رات باھر گزارے....مجھے اس کی کوئی پرواہ نھیں....وہ جانے اس کے ماں باپ .....جانیں" اس کا چھرہ جیسے غصے کے مارے زرد پڑ گیا ھو

بچپن سے ھی وہ بھت ذھین و ھوشیار تھا....اس کا ذھن بھت حد تک عورتوں کی آزادی کے خلاف تھا...وہ عورتوں کے حد سے زیادہ آزادانہ رویہ کو ناپسند کرتا تھا اس لیے آسے اپنی بچپن کی منگیتر سعدیہ سے اپنا نام

جوڑنا بھی پسند نہ آتا تھا....اس کی ناک غصے کے مارے لال ٹماٹر کی طرح ....ھو چکی تھی

اس کی ناک کو لال ھوتا دیکھ وہ مسکرانے لگی: ''اچھا بابا.....اب نھیں کھو گی اسے تمھاری منگیتر....پر چاچی کا کیا؟؟؟'' ماہ نور اسے چھیڑتے ھوے پوچھنے لگی....: ''مانو.....تم چپ ھونے کا کیا لو گی؟؟؟'' وہ جیسے بری طرح اس کے اس سوال پر جل گیا ھو.....ماہ نور مسکراتے ھوے بولی: '' آزادی.....تم سے اور تمھارے اس ھٹلر پنے سے.... تمھیں پتا ھے ناں جب ڈیڈ ھوتے ھیں تو میں ایک ھفتے میں صرف چار دن کالج آٹینڈ کرتی ھوں.... علی بھئیا کی نگرانی میں صرف 3 دن اور ڈیڈ اس میں بھی علی بھئیا کے احسان مند ھوتے ھیں....اور تم.... تم نے تو حد ھی....مطلب'' وہ اور زور دیتے ھوے بولی: ''مطلب حد ھی پار کر دی ھے....پورے ھفتے کالج آٹینڈ کیا ھے میں نے زندگی میں پھلی بار.....تم نے تو میرے ڈیڈ کو

خوشی کے مارے ھارٹ آٹیک ھی دلا دینا ھے" وہ کھ کر چپ بھی نھیں ھوئی باتیں تھی کے اس نے کار روک دی.....:"آپ کا کالج آگیا ھے.....باقی بلکے شکوے اور شکایت کھوں تو بھتر ھے بعد میں کر لیں گے...ٹھیک ھے"

اس نے ایک بار پھر شاہ نزیب کو غصے بھری نگاہ سے گھورا اور پھر کار سے اتر کر چلی گی.....وہ اسے بیک ویو مرر سے جاتا ھوا دیکھنے لگا.....اس کی نگاھیں تب تک اسے دیکھتی رھیں جب تک وہ کالج کے دروازے کے اندر نھیں چلی گی...

اس نے کار اسٹارٹ کی مرر میں اپنے بال سوارے اور پھر کار پارک کر کے اتر گیا..اور پیدل اپنے کالج کی طرف قدم بڑھانے لگا....ماہ نور کا کالج اور شاہ نزیب کے کالج بھت قریب قریب تھے....اس لیے وہ ماہ نور کے کالج کے قریب کار پارک کر کے روزانہ پیدل ھی اپنے کالج جانا پسند کرتا تھا۔

دادو جان اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹی ھوئی تھیں کے شاہ نزیب کمرے میں سلام کرتے ھوے داخل ھوا... دادو اسے دیکھتے ھی اٹھ بیٹھیں تھیں... وہ ...آکر ان کے برابر میں بیٹھ گیا

شاہ نزیب کی دادو کوئی آسی نوے سال کی عمر رسیدہ خاتون نھیں تھیں بلکے بھت جوان اور ھشاش بشاش محترمہ تھیں... ان کی شادی بھت کم عمری میں ھونے کی وجہ سے وہ صرف پچاس سال کی عمر میں دادی نانی سب بن بیٹھی تھیں.... وہ نھایت ھی حسین و جمیل تھیں اور ساتھ شوخ مزاج کی مالکن بھی... دبلی پتلی ھونے کی وجہ سے وہ اپنی بھوں کی طرح لگتی تھیں... کوئی .....دیکھ کر کھ ھی نھیں سکتا تھا کے وہ ان کی ساس ھیں

انھوں نے اپنے بیٹوں کو ایک عادت ڈالی تھی کے روزانہ آکر تھوڑی دیر ھی صحیح ان کے پاس بیٹھیں اور کوئی بھی کیسا بھی مسئلہ پریشانی خوشی خواھش ان

کے ساتھ شیئر کریں.....اوراب یہ عادت زور پکڑ چکی تھی....اب صرف ان کے بیٹے ھی نھیں ان کے سارے پوتے اور پوتیاں بھی آکر ان سے اپنی زندگی کا ھر سکھ دوکھ باٹتے تھے.....وہ خوبصورت ھونے کے ساتھ ساتھ بھت ذھین بھی تھیں...ان کے دل میں بھت سے راز دفن تھے اور بھت سے دفن ھونے والے تھے

شاہ نزیب: ''دادو.....وہ مانو مجھ سے خفاء خفاء سی رھنے لگی ھے....مجھے لگتا ھے میں ضرورت سے زیادہ سختی کر رھا ھوں اس پر''

دادو یہ سن اس کا چھرہ دیکھنے لگی وہ بھت پریشان معلوم ھو رھا تھا اس کی پریشانی اس کے چھرے پر صاف جھلک رھی تھی

دادو: ''اگر سختی نھیں کروگے تواس کے باپ کادل کیسے جیتوگے'' وہ مسکراتے ھوے آھستہ سے بولیں ....

شاہ نزیب: ''کھیں ایسا نہ ھو کے بڑے ابو کادل جیتنے کے چکر میں میں مانو کو کھو بیٹھوں.... ویسے بھی اس سخت مزاج بنے کے چکر میں ایک ھفتے سے اس سے ٹھیک طرح بات نھیں کی ھے میں نے.... اگر مزید میں نے اس پر سختی کی توآپ تواسے جانتی ھی ھیں... ایسی ناراض ھو گی کے تین چار ھفتوں تک بات نھیں کرے گی''

گمبھیر لھجے میں اسے بولتا ھوا دیکھ دادو کا بے ساختہ قھقھ بلند ھو گیا

شاہ نزیب: ''دادو یھاں میں اتنا پریشان ھوں اور آپ ھس رھی ھیں'' وہ شکوہ کرنے لگا ...

اچھا بھئی معافی...اب اگر ھسی آئی بھی ناں تو منہ پر انگلی رکھ لو گی" وہ" مسکراتے ھوے بولیں

..."دادو آپ بھی ناں" کھ کر خود بھی مسکراء دیا"

دادو: "کیوں پریشان ھوتے ھو....ایک بار میرے بڑے بیٹے کو یقین ھو جانے دو کے تم اس کی بیٹی کے ھر طرح سے قابل ھو.... تم اتنے بڑے ھو کے تمھارے ھاتھوں میں اپنی بیٹی کا ھاتھ دے کر وہ اپنی ذمھداری سے سبکادوش ھو سکتا ھے....اور یہ صرف تبھی ممکن ھے جب اسے تم پر پوری طرح سے بھروسہ ھو جاے" وہ اس کے گالوں کو سھلاتے ھوے کھنے لگیں....

اس کے دل کو دادو کی بات سن کر یقین ہو چلا تھا کے وہ جو کر رہا ہے صحیح کر رہا ہے....اس کے جانے کے تھوڑی دیر بعد ہی ماہ نور آ کر دادو کے پاس بیٹھ گئی....اور دادو کے پاؤں دبانا شروع کر دیے

دادو: ''کیا ہوا؟؟؟....منہ کیوں اترا ہوا ہے میری مانو کا؟؟؟'' وہ ماہ نور کی تھوڑی کو اپنے ایک ہاتھ سے ہلکا سہ دباتے ہوے بولیں تھیں

.....ماہ نور: ''میں بہت پریشان ہوں دادو'' اداس سے لہجے میں بولی

... اچھا میرے پاؤں دبانا چھوڑو'' وہ حکم دیتے ہوے بولیں''

کیوں دادو؟؟'' وہ دادو کے چہرے پر نظر ڈال کر سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی''

میں تھوڑی کوئی آسی نوے سال کی بوڑھیاں ہوں...میں تو ابھی جوان ہوں...آج کل کے نوجوانوں کی طرح میرا جسم کمزور نہیں ہے...یہ تو تم

لوگ ھو جن کے کبھی ھاتھوں میں درد ھوتا ھے... کبھی پاؤں میں درد ھوتا .....اور چلنے کا کھ دوذرا دور تک تو جان نیکل جاتی ھے سن کر ھی...اصل میں اس میں تم نوجوانوں کی غلطی نھیں ھے... کھاں ھم اصلی گھی مکھن اور لسی پینے والے....اور کھاں تم لوگ بازار کے ڈبے کا دودھ اور جوس پینے والے" یہ کھ کر چپ ھو گیں.... پھر مانو سے بڑے پیار سے: "پریشانی کیا ھے مانو....اپنی دادو کو بتاؤ"

دادو...وہ....میں نے وعدہ کیا تھا شاہ نزیب سے کھ اس کو ذرا سہ بھی" تنگ نھیں کروں گی وہ جو کھے گا وہ چپ چاپ مانو گی.....پر....." یہ کھ کر وہ چپ ھو گی

دادو اسے دیکھنے لگیں: "پر کیا؟؟؟"....دادو نے دوبارا پوچھا

پراب مجھ سے اور نہیں ہوتا.... وہ کچھ زیادہ ہی سخت مزاج بن رہا"
ہے... اتنا تو ڈیڈ اور علی بھئیا بھی نہیں کرتے... جتنا وہ مجھے ٹوچر کر رہا
ہے.... مجھے پتا ہے وہ علی بھئیا سے میری ذمہ داری ہمیشہ کے لیے لے لینا
چاہتا ہے.... پراب سہا نہیں جاتا..... میں نے کتنے خواب دیکھے
تھے.... کے خوب پارٹیاں کریں گے... لیٹ نائیڈ تک فلم دیکھیں
گے.... دوپھر کو آرام سے سو کر اٹھو گی... کوئی روک ٹوک لگانے والا نہیں
ہو گا... جو دل میں آئے گا... وہ کروں گی... پر شاہ نزیب نے تو جیسے
میرے سارے ارمانو پر پانی ہی پھیر دیا" وہ جھنجھلا کر اپنی انگلیاں مسلتے
... ہوے کہہ رہی تھی

یہ تو کوئی پریشانی ہے ہی نہیں" دادو نے مسکراء کر کہا تو ماہ نور الجھی"
... نگاہوں سے ہونے دیکھنے لگی

دادو: ''ھاں...مانو تم اس کا سارا کام کرو...جو وہ کھ رھا ھے...وعدے کے مطابق...مگر وعدہ یہ تھا کے تم اس کو تنگ نھیں کرو گی.....یہ نھیں تھا کے اسکے ساتھ شرارت نھیں کرو گی'' دادو کی آنکھوں میں شرارت جھلک اٹھی تھی اور وھی شرارت اب یہ سنتے ھی ماہ نور کی آنکھوں میں نما یاں دیکھی جاسکتی تھی...

شکریہ'' کھتے ھوے وہ دادو کے گلے لگ گی.....اور مسکراتی ھوئی کمرے سے باھر آ گی۔

رات کے دس بجتے ھی وہ واقعی ھٹلروں کی طرح دروازے پر آن پھچا تھا....ماہ نور بیڈ کے سرھانے سے ٹیک لگاے ڈائجسٹ پڑھنے میں مصروف تھی دروازہ نوک ھوا وہ فورا بول اٹھی: ''آجاؤ....شاہ'' وہ اندر داخل ھوا تو اس کے بلکل سر کے پاس آکر کھڑا ھو گیا اور اسے گھورنے لگا...وہ یہ جانتے

ھوے سبھی کے وہ اس کے سر پر آکر کھڑا ھو گیا ھے....ڈائجسٹ سے نظریں نھیں ھٹا رھی تھی تھوڑی دیر تک تو وہ اسے ایسے ھی گھورتا رھا مگر جب اس نے دیکھا کے اس کی نظروں کا ماہ نور پر کوئی اثر ھی نھیں پڑھ رھا ھے....

میڈم دس بج چکے ھیں یہ آپ کے سونے کا وقت ھے" گھورتے ھوے" کھنے لگا...اس نے ڈائجسٹ سے نظر ھٹاتے ھوے ایک بار اپنے سامنے کھڑے شاہ نزیب کو دیکھا.....پھر اس سے بڑے التجائی انداز میں کھنے لگی :"دیکھو شاہ...کھانی بس اپنے اختتام پر ھے...اگر میں نے پوری نھیں پڑھی تو رات بھر سکون سے سو نھیں پاؤ گی...تم تو جانتے ھو ناں میں ڈائجسٹوں کی کس قدر دیوانی ھوں....سچ کھ رھی ھوں....نیند نھیں آے گی رات بھر مجھے....بس یھی سوچوں گی رات بھر بیڈ پر کروٹ بدلتے بدلتے کے آخر ھیروین کی شادی ھوئی کس سے....ھیرو سے یا اس کے تایا

کے بڑے بیٹے سے جو بھت برے کردار کا مالک ھے.... سمجھا کرو ناں شاہ" وہ اس قدر التجائی نظروں سے کھ رھی تھی کے وہ چاہ کر بھی اسے منع نہ کر سکا

"اچھا ٹھیک ھے لیکن صرف آدھا گھنٹہ ھے تمھارے پاس... پھر اگر کھانی ختم نہ ھوئی تو بھی میں تم سے ڈائجسٹ چھین لوں گا سمجھیں مانو" وہ جتاتے ھوے بول کر سامنے صوفے پر جا کر لیٹ گیا.... اور اپنا موبائل جیب سے نیکال کر اس میں مصروف ھو گیا... ماہ نور خوش ھو کر واپس ڈائجسٹ پڑھنے لگی... تھوڑی دیر بعد اس نے ڈائجسٹ میں ھیرو کا تصوری خاکہ پڑھا تو حیران ھو کر اچھل پڑی.... پھر اس نے اپنے بلکل سامنے لیٹے ھوے شاہ نزیب کو دیکھا اور ایک بار پھر سے ڈائجسٹ کے ھیرو کا تصوری خاکہ پڑھنے لگی

ڈائجسٹ میں لکھا تھا: ''بال لھلھاتے گھنے سیاہ''اس نے ڈائجسٹ ھٹا کر ایک بار شاہ نزیب کے بالوں کو دیکھا اور مسکرانے لگی... پھر ڈائجسٹ پر نگاہ ڈالی اس میں لکھا تھا: ''آنکھیں بڑی بڑی کالی کالی جھیل جیسی گھری''اس نے شاہ کو دیکھا اور اس کے ھونٹوں پر تبسم آگیا... پھر ڈائجسٹ کی آگے کی لائن پڑھی: ''ناک بلکل کھڑی... ھونٹ جیسے گلاب کی پنکھڑیوں کی مانند گلابی گلابی''یہ پڑھنے کے بعد اس نے شاہ کو دیکھا اور بے ساختہ بول اٹھی ''نھیں ''بلکے گلاب بھی شرماء جاے آتنے گلابی

پھر ڈائجسٹ پر نظر دوڑائی: ''رنگ جیسے سفید برف کے گالوں کی طرح.... قد لمباء.... روشن پیشانی اچھی جسمانیت کا مالک''پھر ڈائجسٹ ھٹا کر اسے دیکھ کر مسکراتے ھوے ہلکے سے بولی: ''ھینڈم سم ڈیشنگ اور اسمارٹ لکھنا تو رائٹر بھول گی تھے شاید... پھر سیدھے بیٹھتے ھوے: '' ارے اس کھانی کے ھیرو سے زیادہ حسین و جمیل نوجوانوں شخص تو میرے

سامنے موجود ھے"اس نے اس بار بھی ھلکے ھی کھا تھا مگر اس کی نظریں جو شاہ نزیب پر ٹکیں تھیں اسے محسوس کرا رھی تھیں کے کوئی اس کے موجود کو گھور رھا ھے

کیا ھوا؟؟....ایسے کیوں دیکھ رھی ھو؟؟؟"وہ آبرو اچکاتے ھوے پوچھنے" لگا....

تمھیں دیکھنا منع ھو گیا ھے کیا؟؟؟..."اس نے ڈائجسٹ بند کر کے اسے" دیکھتے ھوے کھا

منع نھیں ھوا....مگر پھر بھی ایسے کیوں اتنی دیر سے مجھے دیکھے جا رھی" ...ھو؟؟؟"وہ موبائل اپنی جیب میں ڈال کر سیدھا ھو کر بیٹھ گیا

ایسے ھی" وہ بات ختم کرنا چاھتی تھی... کیونکے وہ جانتی تھی کے اگر اس"
نے شاہ کے حسن کی تعریف کی تو وہ سر چڑھ جاے گا

اچھا تمھاری کھانی کا اختتام کیا ھوا؟؟.. مل گی تمھاری کھانی کے ھیرو کو"
... ھیروین؟؟؟" وہ اس سے پوچھنے لگا

ھاں... مل گی.... اور پتا ھے اس کھانی کی سب سے اھم بات کیا تھی؟؟"
شاہ کو اس نے دیکھ کر دلچسپی سے پوچھا تو اس نے اپنی لاعلمی کا اظھار کندھے
اچکاتے ھوے کیا

ھیرو اور ھیروین کی بچپن میں ھی منگنی ھو گی تھی... دونوں ایک دوسرے"
سے بھت پیار کرتے تھے مگر اس لڑکی کا تایا کا بیٹا بھی اسے پسند کر بیٹھا تھا
.... دونوں کے بیچ آنے کی اس نے بھرپور کوشش کی.... مگر آنہ

سکا.... ھیرو نے آنے ھی نھیں دیا اور آخر میں دونوں کی خوب دھوم دھام سے شادی ھو گی.... ھے ناں مزے دار اسٹوری" یہ ساری کھانی کیونکے وہ ایک ھی سانس میں جلدی جلدی سنا چکی تھی تو اب روک کر ایک گھرا سانس لینے لگی..... "مجھے تو سخت نفرت ھے ان لوگوں سے جو بچپن کی منگنی میں .... دیوار بنے کا کردار ادا کرتے ھیں..." وہ اپنی رائے دیتے ھوے بولی

ضروری تو نھیں کے بچپن کی منگیتر سے ھی محبت ھو لڑکے کو یا لڑکی" کو..... محبت تھوڑی منگنی کی داسی ھوتی ھے کے جھاں منگنی ھوئی وھیں محبت ھو گی..... محبت تو خود مختار ھوتی ھے" اس نے اس قدر فلسفی جھاڑتے ھوے کھا کے وہ اسے حیران نظروں سے تکنے لگی

تم تو ایسے بول رھے ھو جیسے واقعی کسی سے محبت کر بیٹھے ھو..... اگر اتنا" ھی جانتے ھو محبت کے بارے میں تو بتاؤ.... محبت نام ھے کس

کا؟؟؟؟.....شروع کھاں سے ھوتی ھے؟؟؟.....کیا کس نے اسے پیدا؟؟؟....اور ختم کھاں ھوتی ھے؟؟" وہ آبرؤ اچکاتے ھوے آس سے سوال کرنے لگی....

محبت نام ھے جذبے کا.....شروع آنکھوں سے ھوتی ھے....کیا دل نے" اسے پیدا....اور ختم سانسوں پر ھوتی ھے" وہ گمبھیر لھجے میں اسے دیکھ کر کھنے لگا

تمھیں یہ سب کیسے پتا؟؟.....کھیں سعدیہ سے محبت تو نھیں کر" بیٹھے؟؟؟" وہ شرارتی پن سے بولی

تم ھر بات میں سعدیہ کو کھاں سے لے آتی ھو.....اگر میں ایک بار کھ چکا" ھوں کے اس میں انٹرس نھیں ھے مجھے یعنی نھیں ھے" وہ یہ کھتا ھوا اٹھ کھڑا ھوا....اس کے چھرے پر خفگی پڑھ لی تھی اس نے

اچھا بابا بیٹھو تو.....ناراض کیوں ھوتے ھو....ویسے بھی اگر تم اس میں اپنا" انٹرس شو بھی کرؤ تو بھی وہ تمھیں گھانس نھیں ڈالے گی" اس کی آنکھوں میں شرارت چھائی تھی وہ پھر اسے چھیڑتے ھوے کھنے لگی

تمھارے کھنے کا مطلب کیا ھے محترمہ....میں گدھا ھوں جو وہ مجھے گھانس" ڈالے گی" وہ جو صرف ابھی دو قدم ھی چلا تھا مانو کی شرارت پر تلملاتا ھوا اس کے پاس آگیا اور اس کے سر پر کھڑا ھو کر اسے اپنی آنکھوں کے غصے سے ڈرانے لگا

اسے دیکھ کر تو تمھارے دل کے سارے بلب جل اٹھتے ھیں خود دیکھا ھے"
میں نے.... شاھزیہ آپا کی شادی میں.... کیسے پیچھے پیچھے گھوم رھے تھے تم
اس کے.... اب اپنی آنکھوں سے ڈرانے کی کوشش مت کرو مجھے.... میں
ڈرنے والی نھیں ھوں... میرے ڈیڈ کھتے ھیں کھو حق کی..... چاھے ھٹ
... جائے سب کی" وہ بھی برھمی سے اس کے سامنے ڈٹ گی تھی

تم سو جاؤ.... چلو" وہ لائٹ اف کراتے ھوے بولا.... اور پھر وھاں سے"
تیز تیز قدم بڑھاتا ھوا چلا گیا

غصہ تو جناب کی ناک پر رکھا ھے ذرا سی مزاج کے خلاف بات ھوئی نھیں"
کے غصے کے مارے پاگل ھو جاتا ھے" وہ لیٹتے ھوے بڑبڑانے لگی تھی۔

پھر اسے یاد آیا کے اسے تو شاہ نزیب کے صبح کمرے میں آنے کی تیاری بھی تو کرنی ھے... یہ خیال آتے ھی فورا اٹھ بیٹھی... تین چار کشن اپنی جگہ بستر پر سجا دیے... اور ان پر لحاف اوڑھا دیا تا کے جب پانچ منٹ بعد شاہ نزیب چکر لگائے تو سمجھے کے وہ سو چکی ھے... اور خود وہ اسٹور روم میں جا پھنچی ....

شاہ نزیب نے ھلکے سے دروازہ کھولا.... کمرے میں ھلکا سہ جھانک کر دیکھا ...وہ کشن کو مانو سمجھ کر چلا گیا.... وہ اپنے کمرے میں آیا تو گٹار سامنے رکھا دیکھ دل میں خیال آیا کچھ گنگنائے... گٹار ھاتھ میں پکڑا اور بیڈ پر آکر بجانے لگا.... تھوڑی دیر تک کوشش کرتا رھا مگر کوئی خوبصورت سی دھن نہ بجا سکا.... پھر گٹار بیڈ پر رکھ کر اپنے سائیڈ ٹیبل پر رکھی ھوئی تصویر دیکھی اور اسے ھاتھ میں اٹھالیا... وہ شاھزیہ آپا کی شادی کے دن کی تصویر تھی... جس میں مانو ڈاک نیلے رنگ کی کلیوں والی فراک میں ملبوس

تھی... شاہ نزیب بیچ میں کھڑا تھا... اور ماہ نور اس کے دائیں اور سعدیہ اس کے بائیں کھڑی تھی.... اور تینوں مسکراء رھے تھے...

"منگنی منگنی کے تعلق محبت سے نھیں ھوتا... کاش میں تمھیں سمجھا پاتا والا جوڑا لوگ بناتے ھیں اور نکاح جیسے مقدس رشتے کا جوڑا آسمانوں پر بنتا ھے... محبت تو دل سے ھوتی ھے.... ھمیں تو خود پتا نھیں چلتا کے کب ھو گئی.... تم نے یہ تو دیکھ لیا کے میں شاھزیہ آپا کی شادی والے دن سعدیہ کے پیچھے پیچھے گھوم رھا تھا... پر یہ نھیں دیکھا کے گھوم کیوں رھا تھا.... تمھیں جو پازیب اپنی جان سے پیاری ھے... جو تمھاری ماں کی نشانی ھے... جیسے تم پھن کر مور کی طرح ناچتی ھو.... وہ سعدیہ کی بے جا ضد پر امی نے تمھارے پاؤں سے اتروالی تھی.... اور تم نے بھی مجبور ھو کر سعدیہ کو دے دی تھی.... بس وہ واپس لینے کے لیے گھوم رھا تھا اس کے پیچھے... بڑی مشکل سے مانی تھی وہ تمھاری پازیب واپس کرنے کے

لیے.... اس کے بدلے ٹریٹ لی تھی اس نے مجھ سے.... اور میں نے تھی نے کھا تھے اس سے اسے منع کر دیا تھا کے تمھیں نہ بتاے.... کے میں کے تمھاری پایل واپس کرے..... اس وقت جو تمھارے خوبصورت چھرے پر تبسم بکھری تھی وہ آج بھی یاد ھے مجھے.... لگتا ھے دل اسی مسکراھٹ پر ھارا تھا میں... جانیں کب تک تم میرے نظروں کے تقاضوں سے بے خبر رھو گی.... کب جانو گی آخر کے میری محبت سعدیہ نھیں تم ھو.... تم ھو میری منزل.... تم ھو میری زندگی.... بس تم ھی تو ھو..." یہ کھ کر اس نے تصویر تھوڑی دیر اپنے سینے سے لگالی.... اور پھر تصویر واپس اس کی جگہ رکھ کر گٹار اٹھالیا.... اور مانو کا حسنِ سراپا تصور میں لا کر گانے لگا....

"تو مجھے سوچ کبھی....

....یھی چاھت ھے میری

....میں تجھے جان کھوں

...یھی حسرت ھے میری

....میں تیرے پیار کا ارمان لیے بیٹھا ھوں

تو کسی اور کو چاھے... کبھی یہ خدا نہ کرے

تو کسی اور کو چاھے.... کبھی یہ خدا نہ کرے

اس کے سنھرے سنھرے بال....لمبے کمر تک...اس کی کمر کو ڈھنپے ھوے....اس کی آنکھیں ذرا سی کتھی اور تھوڑی سرمے بھری جن میں ھے شرارت کا پھرا..... چلچل سہ مکھڑا.... نزاکت کی چادر اوڑھے.... جیسے اسے اور حسین بناتا ھو.... ناک چونچ والی کھڑی چمکدار.... ھونٹ گلابی گلابی....پتلا سہ چھرا....نازک سہ سراپا....سنگِ مرمر سے تراشہ ھوا مجسمہ ھو جیسے....رنگ وورپ کی رانی ھے وہ....سچ پوچھوں تو مجھ سے تو

جھاں تبسم بھرا چھرہ اس کا آنکھوں کے رستے دل میں اترتا ھے.... وھین اس کا غصہ اسے اور دلکش بنا دیتا ھے.... شوخیوں میں ڈوبی ادائیں... لھراتا آنچل ھے جیسے بادل..... وہ سر سے پاؤں تک سراپائے حسن ھے"

اسے خبر بھی نھیں ھوتی کے ماھنور رسی اسٹور سے لانے کے بعد وھاں سے گزر رھی ھوتی ھے.... اس کا گانا سن تھم جاتی ھے... کمرے کا دروازہ ھلکے سے کھولتی ھے.... مگر کم بخت پھر بھی چرچرا ھی جاتا ھے... مگر وہ اتنا مگن ھوتا ھے کے ماہ نور کی موجودگی کا اسے پتا نھیں چلتا.... ماہ نور کمرے میں جھانک کر دیکھتی ھے.... تو شاہ کو تصویر کو دیکھ کر گانا گاتا دیکھ مسکرانے لگتی ھے

"سب سے کھتا ھے مت کھو اسے میری منگیتر.... اور اکیلے میں بیٹھ کر اس کی تصویر کو دیکھ کر محبت کا اظھار کر رھا ھے.... ویسے اس میں اس بیچارے

کی کیا غلطی....اس سعدیہ کا تو مزاج ھی نھیں ملتا....پتا نھیں خود کو کھاں کی شھزادی سمجھتی ھے....اتنی محبت کرنے والا منگیتر ملا ھے اسے.... مگر اسے تو کوئی قدر ھی نھیں ھے...ایک تو یہ بات مجھے سمجھ نھیں آتی... ھمیشہ اسی انسان کو وہ چیز کیوں ملتی ھے جیسے اس کی قدر نھیں ھوتی" وہ منہ لٹکائے ابھی انھیں سوچوں میں گم ھوتی ھے کے سامنے سے اسے کسی کے آنے کی آھٹ سنائی دیتی ھے....وہ فورا بھاگ کر پلر کے پیچھے چھپ جاتی ھے....پھر تھوڑی دیر بعد وہ پلر کے پیچھے سے نیکل کر واپس شاہ کے کمرے میں جھانکتی ھے...علی بھئیا اور شاہ باتیں کر رھے ھوتے ھیں...

"گانا تو بھت اچھا گا رھے ھو....پر یہ بتاؤ کس کے لیے گا رھے ھو؟؟؟" ....علی بھئیا اشتیاق سے پوچھنے لگے

"ایسے ھی دل چاھ رھا تھا... آپ سنائیں کوئی کام تھا کیا؟؟" وہ بات ٹالتے ھوے پوچھنے لگا ....

"نھیں... ایسے ھی... آج کل بڑی خاموشی ھے گھر میں... اس لیے سوچا آکر تمھارا شکریہ ادا کر دوں" وہ شاہ کے کندھے پر ھاتھ رکھ کر بولے تھے ....

"کس بات کا شکریہ؟؟..." وہ انجان نظروں سے انھیں دیکھتے ھوے کہنے لگا... پر باھر کھڑی ماھنور ان کی بات سمجھ چکی تھی

"یار... ماہ نور کی ذمھداری کا" وہ قھقھ لگاتے ھوے بولے... ان کی بات سن شاہ مسکراء دیا ....

ناک میں دم کر کے رکھتی ھے وہ لڑکی... مگر تم نے تو جیسے اس شیرنی کو" سولا ھی دیا ھو... ایک ھفتے سے اس نے کسی کو تنگ نھیں کیا.... میں..... نھیں.... بلکے سب بھت خوش ھیں.... سکون چھایا ھوا ھے پورے گھر میں.... اب جب بھی بڑے ابو کھیں جائیں گے تو میں خود ان سے کھوں گا کے مانو کی ذمھداری شاہ کو دیں.... سچ میں تم نے دل جیت لیا ھے" وہ داد دیتے ھوے بولے...

ماھنور کا دل تو چاھ رھا تھا کے ابھی کچھ ایسا کرے کے ٹھیک کر دے سب کو.... مگر وہ دانت پیستی ھوئی آکر اپنے کمرے میں بیٹھ گی.... "اچھا بچو..... ایک ھفتے سے میں اپنا وعدہ پورا کر رھی ھوں.... تم جو کھ رھے ھو وہ چپ چاپ کر رھی ھوں... اور تم بیٹھ کر علی بھئیا کے ساتھ میرا مزاق اڑا رھے ھو.... اب بتاتی ھوں تمھیں... شاہ نزیب افتخار.... کے کس سے پالا پڑا ھے تمھارا... نانی یاد نہ دلا دی... تو میرا نام بھی ماہ نور نھیں" وہ اپنا دوپٹہ

شانوں سے اتار کر کمر پر باندھتے ہوئے بولی...اس کا عزم پکا تھا کے اب شاہ .... نزیب کو چھوڑنا نہیں ہے...اسے تو چھٹی کا دودھ یاد دلانا ہے

نہیں...اس میں میرا کوئی کمال نہیں ہے...وہ بہت اچھی ہے...بس" تھوڑی شرارتی مزاج ہے...مانتا ہوں اس کی شرارتوں سے سب پریشان ہوتے ہیں... مگر اس کا ارادہ کسی کو تکلیف پہچانے کا نہیں ہوتا...اور وہ وعدہ کر کے پھنس گئی ہے مجھ سے بیچاری....آپ نے دیکھا نہیں ہے اسے....اس کا کھلتا گلاب سہ چہرہ آج کل مرجھایا مرجھایا سہ ہے" وہ علی بھئیا کی بات کا جواب دیتے ہوئے ماہ نور کے بھولے پن کے قصیدے سنانے لگا۔

ماہ نور نے رسی سے پانی کی آدھی بھری بالٹی کو باندھ دیا اور اسے دروازے پر تکتہ رکھ کر اس کے اوپر رکھ دیا...دروازہ تھوڑا کھولا چھوڑ دیا اور آرام سے

آکر بیڈ پر چت ھو گی۔۔۔۔ من ھی من مسکرانے لگی۔۔۔۔اور صبح کا بے صبری سے انتظار کرنے لگی۔۔۔اسے پورا یقین تھا کے سب سے پھلے شاہ نزیب ھی روزانہ کی طرح اس کے کمرے کا دروازہ کھولے گا۔۔۔

روزانہ کی طرح آج بھی اندھیرے کو چیرتا ھوا سورج نیکل آیا۔۔۔۔اس کی زرد کرنیں پورے آسمان میں پھیل گیں۔۔۔۔ چڑیوں نے گنگنانا شروع کر دیا۔۔۔ کویل کی کو کو بھت مدھم مدھم سنائی دے رھی تھی۔۔۔ ھواؤں نے پتوں کو پودوں کو بدمست سہ کر دیا تھا۔۔۔

وہ ابھی لحاف اوڑھے نیند کے مزے میں گم تھی کے ایک زوار دار چیخ کانوں میں گونج اٹھی۔۔۔۔۔ وہ فورا اٹھ بیٹھی چونکے بھت گھری نیند سے اچانک آنکھ کھولی تھی۔۔۔اس لیے کچھ دیر کے لیے تو دماغ ھی کام نہ کیا۔۔۔اس لیے

آنکھیں مسلنے لگی کے جو وہ دیکھ رھی ھے وہ سچ ھے یا جھوٹ.... ھوش تو تب آیا جب بڑی چچی جان نے القابات سے نوازنا شروع کر دیا...

شاہ نزیب بھاگتا ھوا آیا تو بڑی چچی جان کو سر پکڑا دیکھ اور پورا پانی میں بھیگا دیکھ کر حیران رھ گیا...

"ارے آنے دے تیرے باپ کو... بتاتی ھوں انھیں میں تیری اس حرکت کے بارے میں... بھلا کوئی ایسا کرتا ھے کیا.... سر پر پھلے اتنا زوردار تکتہ آن پڑا اور پھر بے موسم برسات نے پورا بھیگو دیا.... سب کو عقل آجائے گی مگر اس لڑکی کو کبھی نھیں آئے گی" بڑی چچی جان سر پکڑے غصے میں آگ بگولہ ھو کر خوب سنا کر ماہ نور کو وھاں سے چلی گیں~ ....

شاہ نزیب بھی اسے غصے بھری نگاہ سے تک رھا تھا...

ماہ نور: ''تم... کھاں تھے تم آج... روز سب سے پھلے آجاتے ھو... آج کھاں مر گے تھے... یہ سب تمھاری وجہ سے ھوا ھے'' وہ برھمی سے بیڈ سے اتر کر اس کے پاس آکر آنکھوں میں آنکھیں ڈال بولی

تمھیں شرم نھیں آتی اپنا وعدہ توڑتے ھوے... اور اوپر سے مجھے کھتی ھو'' .... سب میری وجہ سے ھوا ھے'' وہ بھی شیر کی طرح دھاڑا اٹھا تھا

اگر تم دروازہ کھولتے.... تو بڑی چچی جان کے ساتھ یہ سب نہ ھوتا'' وہ'' ...اسے دھاڑتا ھوا دیکھ جھم گی تھی اور جھمے جھمے لھجے میں بول رھی تھی

شاھنزیب: ''پتا ھے میں نے صرف سنا تھا کے جو ھوتا ھے اچھے کے لیے ھوتا ھے.... آج دیکھ بھی لیا... بڑی چچی جان نے مجھ سے کھا وہ میری جگہ

تمھیں اٹھانے آجائیں گی اور میں ان کی تیار کردہ چاے دادو کے کمرے میں رکھ آؤں "اسے اداس ھوتا دیکھ وہ ساری بات بیان کر چکا تھا.... "چلو اب اداس مت ھو میں بڑی چچی جان سے منع کر دوگا کے تمھاری شکایت نہ لگائیں "وہ اسے دلاسہ دیتے ھوے کہنے لگا.... "اچھا ویسے تم نے تکیہ اور پانی بھری بالٹی کا انتظام میرے لیے تھی کر رکھا تھا ناں؟؟؟؟" وہ بھت پیار سے استفسار کرنے لگا...

ماھنور نے بھی بڑا بھولا سہ چھرہ بناے اثبات میں سر ھلا دیا.... اثبات میں سر ھلتا ھوا دیکھ وہ فورا اپنا دھیما لھجہ بدل گیا اور زور سے "تمھاری تو میں...." ایک دم گرج کر بولنے لگا... اس کا لھجہ بدلتا ھوا دیکھ وہ ڈر کے مارے بھاگتے ھوے باتھ روم میں جا گھسی اور دروازہ اندر سے بند کر کے ایک بار پھر سے اس پورے ھونے والے واقعے کو یاد کر کے مسکرانے لگی۔

شام کا سہانہ سہ موسم تھا وہ آرام سے ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھی چاے کا کپ ھاتھ میں لیے سامنے کی طرف دیکھ رھی تھی...اسے شاہ نزیب کے آنے کا انتظار تھا

شاھنزیب:"تم یھاں اندر بیٹھ کر چاے کیوں پی رھی ھو...باھر گارڈن میں بیٹھ کر پی لو موسم بھی اچھا ھے اور ھوا بھی بڑی ٹھنڈی ٹھنڈی چل رھی ھے...."وہ سیڑیوں سے اتر کر آیا اور ماہ نور کی برابر والی کرسی پر بیٹھنے لگا

پھلے جاؤ..میرے لیے اندر کچن سے بسکٹ لے آؤ....پھر بیٹھ جانا"وہ" حکمرانہ انداز اختیار کرتے ھوے بولی

خود چلی جاؤ....بلکے آتے ھوے میرے لیے تھوڑا سہ نمکو لے آنا"وہ" بیٹھ کر الٹا اسی پر حکم چلانے لگا...

میں تم سے بڑی ھوں...اور تم مجھ سے کام کروا رھے ھو" وہ بگڑتے ہوئے بولی....

صرف عمر میں بڑی ھو... عقل و شعور میں نھیں... چلو جاؤ بھی... میری چائے ٹھنڈی ھو جائے گی ورنہ... پھر تم سے ھی دوبارا گرم کروالو گا سوچ لو" وہ آنکھیں دیکھاتے ہوئے اسے تڑی لگانے لگا...

یار چلے جاؤ ناں پلیز.... میں تھک کر بیٹھی ھوں ابھی ابھی" وہ التجائی لھجے میں عرس گزار ھوئی

کیوں تم نے کون سے پھاڑ کے پتھر دھوئیں ھیں صبح سے؟؟؟؟....." وہ بھوئیں اچکاے پوچھنے لگا...

ٹھیک ھے.... بیٹھے رھو تم... میں خود جا رھی ھوں" وہ ناراض ھوتے"
ھوے آٹھنے ھی والی تھی کے

اچھا بیٹھو تم.... میں لاتا ھوں" وہ کھتے ھوے آٹھ کھڑا ھوا"

اچھا سنو... بسکٹ ناں پستے والے لانا... جو بڑے چاچا جان لاے"
تھے... انھیں ناں رومیسا آپا نے اوپر والی ڈرور کے اندر چھوپا کر رکھا ھے"
.... کھتے ھوے مسکرانے لگی

اگر آپا نے اسے چھوپا کر رکھے ھیں تو تمھیں وھی کیوں کھانے ھیں"
..... کوئی دوسرے کھالو" وہ اسے سمجھانے لگا

یار.....اب لا بھی دو.... ساری چاے ٹھنڈی ھو رھی ھے میری"

.... تمھاری اس بحث کے چکر میں" وہ اسے سمجھانے سے قاصر تھا اس لیے

...چپ چاپ وھاں سے چلا گیا

اس کے جاتے ھی مانو نے پھلے ایک بار پورے ھول میں نظر دوڑائی... جب دیکھا کوئی نھیں ھے تو نیچے جھک کر سمر بونڈ کا ڈبہ نیکالا... جو اس نے کرسی کے نیچے بھت دیر پھلے سے چھوپا کر رکھا تھا.... اور ڈبہ کھول کر جلدی سے شاہ نزیب کی کرسی پر لگا دیا..... لگایا بھی اتنا سارا کے اگر وہ بیٹھ جاے ایک بار تو پھر اٹھ نہ سکے.... اور پھر ڈبہ واپس اپنی کرسی کے نیچے رکھ لیا.... چاے کا کپ اٹھایا اور سیپ لگاتے ھوے: "بیٹا کل تو تم بچ گے تھے میرے وار سے.... پر آج کیسے بچو گے" وہ یہ سوچ کر دل ھی دل مسکراے جا رھی تھی... اسے پورا یقین تھا کے وہ بے دیھانی میں آکر فورا بیٹھ جاے گا... اور پھر چاہ کر بھی اٹھ نہ سکے گا....

ابھی وہ اسی خوش گمانی میں مصروف تھی کے اسے محسوس ہوا کے اس کی برابر والی کرسی پر کوئی آکر بیٹھ گیا.... مسکراتے ہوئے ایک اور سیپ لگایا چائے کا...

تم چائے پیتے ہوئے مسکراء کیوں رہی ہو؟؟؟" یہ آواز سنتے ہی اس نے" فوراً علی بھئیا کی طرف دیکھا جو بے دیھانی میں آکر شاھنزیب کی کرسی پر بیٹھ گئے تھے....

شاھنزیب: "یہ لو تمھارے پستے والے بسکٹ" وہ بسکٹ کی پلیٹ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولا...اس کی نظر ایک بار ماھنور پر گی...جو کبھی علی بھئیا کو اور کبھی اُسے گھبرائے گھبرائے دیکھ رہی تھی.....

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کیا ھوا مانو؟؟؟؟.....اتنا گھبرائی ھوئی کیوں ھو"شاھنزیب بے چین"
...ھو کر فورا پوچھنے لگا

ھاں کیا ھوا؟؟؟....."علی بھئیا بھی اس کا گھبرایا ھوا چھرہ دیکھ کر چپ نہ"
...رھ سکے تھے

ماھنور نے چاے کا کپ ٹیبل پر رکھا... مسکراھٹ تو اس کی علی بھئیا کو دیکھ کر ھی غائب ھو چکی تھی..."اگر علی بھئیا کو پتا چل گیا کے وہ سمر بونڈ لگی کرسی پر بیٹھ گے تھیں تو وہ تو مجھے چھوڑیں گے نھیں...اچھا یھی ھے میرے لیے کے میں یھاں سے چھو منتر ھو جاؤں....اس سے پھلے کے ان دونوں کو پتا چلے" یہ سوچ کر ماھنور نے ایک بار علی کو دیکھا اور پھر وھاں سے ایسے
.... تیزی سے بھاگی جیسے اس کے پیچھے کسی نے کتے چھوڑ دیے ھوں

علی کیونکے بھت موٹی والی جینز پھنے ھوے تھے اس لیے تھوڑی دیر بعد انھیں احساس ھوا کے وہ کسی چپکی چپکی سی چیز پر بیٹھ گے تھیں...

"اسے کیا ھوا؟؟؟....بھاگ کیوں گی....اتنی دیر سے تو مجھ سے لڑائی کر رھی تھی کے بسکٹ لادو مجھے....میری چاے ٹھنڈی ھو جاے گی....پھر اب کیا ھو گیا اسے" شاہ ابھی یہ بات کھ کر چپ ھی ھوا تھا کے اس کی نظر ماھنور کی کرسی پر گی....جس کے نیچے سمر بونڈ کا پورا ڈبہ رکھا تھا....

"پر پتا نھیں کیوں...ایسا لگ رھا ھے میں کسی چپکی چپکی چیز پر بیٹھ گیا ھوں" وہ پریشان ھوتے ھوے بولے.....اور پھر کھڑے ھونے کی کوشش کی مگر وہ ھو ھی نہ سکے....

انھیں کھڑا ھونے میں پریشان ھوتا دیکھ وہ سمجھ گیا تھا کے ماھنور کیوں بھاگ گی

یار میں اٹھ کیوں نھیں پارھا" علی بھئیا پھر سے اٹھنے کی کوشش کرتے"
...ھوے بولے

"شاھنزیب نے اس پر اپنا سر پکڑ لیا اور غصے سے چیخ کر بولا: "مانو کی بچی

.... علی: "کیا ھوا؟؟" وہ الجھ کر شاہ کو دیکھ پوچھنے لگے
بھئیا وہ ایسے ھی نھیں بھاگی.... وہ کرسی پر سمر بونڈ لگا کر بھاگی ھے" وہ"
انھیں بتانے لگا... یہ سنتے ھی ایک زوردار چیخ اس بار علی بھئیا کی بلند ھوئی
پورے ھول میں: "ماہ نور"۔

بڑے سے ھول صحن میں صرف ان ھی کی آواز گونج رھی تھی... "کھاں ھو سب؟؟؟" بڑی پھوپھو اپنی دونوں بیٹیوں کے ھمراہ سامان سے بھرا بیگ ھاتھ میں لیے کھڑی تھیں... ایک دم سڑیوں سے نیچے بھاگتی ھوئی ماھنور نظر آئی... وہ فورا آکر پھوپھو کے گلے لگ گی.... اسکے پیچھے پیچھے شھزاد بھائی بھاگتے ھوے آن پھنچے تھے... پھوپھوان کی حالت دیکھ حیران جبکے وہ .... پھوپھو اور ان کی دونوں بیٹیوں کو اچانک دیکھ کر جھیپ گے

تم یہ آٹے کی کان بن کر کیوں پھر رھے ھو؟؟؟" پھوپھو انھیں آٹے میں" لت پت دیکھ کر بے ساختہ پوچھ اٹھی تھیں.... ماھنور نے اس سوال پر بڑی مشکل سے اپنی ھسی کو روکا تھا.... شھزاد بھائی تو بیچارے شرم کے مارے پانی پانی ھو رھے تھے... کیونکے پھوپھو کی بڑی بیٹی {صباء} ان کی بچپن کی منگیتر تھی..... وہ تو اپنی نظریں تک نھیں اٹھا پا رھے تھے صباء باجی کے سامنے....

..... {شھزاد} شاھنزیب کا بڑا بھائی

شھزاد بھائی

اوران کی منگیتر دونوں ھی بھت شرمیلے مزاج کے مالک ھیں.... بچپن کی منگیتر ھونے کے باوجود شھزاد بھائی آج تک صباء باجی سے کوئی بات نہ کر سکے تھے.... وہ اپنا حالِ دل سننا تو دوران کی طبعیتِ حال بھی نہ پوچھ پاتے تھے.... صباء نے بھی شھزاد کو آٹے کی کان بنا دیکھ بڑی مشکل سے اپنی مسکراھٹ کو چھپایا تھا .....

"... میں نھاء کر آتا ھوں" شھزاد کھ کر فورا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا"

"..... باقی سب کھاں ھیں؟؟؟؟" پھوپھو نے مانو کو دیکھتے ھوے پوچھا تھا"

بڑی چاچی جان اور چھوٹی چاچی جان رومیسا آپا اور راحیل بھائی بازار گئے ہیں.... اسماء اپنے سر کے گھر گئی تھی اسے کچھ نوٹس بنوانے تھے اس لیے.... شاھنزیب اس وقت کوچینگ میں ھے.... بس میں اور شھزاد بھائی تھے گھر میں.... اب تو وہ بھی نھانے چلے گئے" اس نے ساری بات ایک ھی سانس میں جلدی جلدی بول دی تھی...

سانس تو لے لیا کرؤ.... مانو" بھوپھو اسے کھنے لگیں.. "دیکھو ذرا شادی کا گھر ھے.... رونق ھونا تو دور کوئی انسان تک نظر نھیں آرھا ھے..." وہ طنز کرتے ھوے بول اٹھی....

پھوپھو آپ آگئی ھیں ناں.... بس اب رونق خود بہ خود لگ جاے گی.... آپ لوگ تھک گے ھوں گے... اتنی دور سے جو آے ھیں"

....آپ لوگ گیسٹ روم میں چل کر فریش وغیرہ ھوں...میں کھانا لگوا دیتی ھوں"ماہ نور مھمان نوازی کرتے ھوے بولی

پھوپھو اور ان کی چھوٹی بیٹی ریشم دونوں گیسٹ روم کی طرف چل دیے جبکے صباء باجی میرے ساتھ کچن میں کام کروانے لگیں....ماھنور نے چاے چھولھے پر چڑادی....اور بسکٹ نمکو چپس کا سامان پلیٹ پر سجانے لگی

پھلے میں چاے لے جاتی ھوں...اتنی دور کا سفر طے کر کے آے ھو آپ" لوگ....جتنی تھکن ھو گی ساری چاے پینے سے اتر جاے گی....پھر میں تھوڑی دیر بعد کھانا لگوا دو گی....ویسے بھی چاول میں نے ابھی پانچ منٹ پھلے ھی دم پر رکھے ھیں"ماہ نور صباء کی صلاح لیتے ھوے....

ھاں ٹھیک ھے...پر یہ چاول تم نے پکائیں ھیں مانو" وہ حیران نظروں"
....سے اسے دیکھتے ھوے پوچھنے لگیں

ھاں....اب میں بھی کھانا بنانا سیکھ رھی ھوں" وہ مسکراتے ھوے کہنے"
....لگی

ارے واہ" وہ اس کا حوصلہ بڑھا رھی تھیں..."اچھا ایک سوال"
کروں؟؟؟" وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگیں...اس نے اثبات میں سر
ھلا دیا...:"شہزاد...مطلب وہ.....پورے سر سے پاؤں تک آٹے میں
کیوں ھو رھے تھے؟؟؟" یہ سوال صباء کرے گی وہ پہلے سے جانتی تھی وہ
...زور زور سے ھسنے لگی

میں نے ان کے ساتھ شرارت کی تھی... میں کچن میں کام کرتے کرتے" بور ھو گی تھی... تب یاد آیا کے گھر میں میرے علاوہ شہزاد بھائی بھی موجود ھیں....

بس یہ خیال آتے ھی میں نے آٹے کے کنستر میں سے پورا ایک باول بھر کے آٹا نیکالا اور سلپ پر چھپ کر کھڑی ھو گی اور زور سے آواز لگائی :"شہزاد بھائی جلدی آئیں" وہ میری آواز سن کر پریشانی میں بھاگے چلے آے تھے... میں سلپ کے اوپر کھڑی ھوں انھیں نھیں پتا تھا وہ جیسے ھی کچن کے اندر داخل ھوے... میں نے سارا آٹا ان پر الٹ دیا اور وھاں سے بھاگتے ھوے باھر آ گی... بیچارے مجھ سے بدلا لینے کے لیے میرے پیچھے بھاگ رھے تھے... اور جیسے ھی سامنے آپ کو کھڑا دیکھا مارے شرم کے پانی پانی ھو گے" ماھنور کا تو یہ پورا واقعہ سناتے ھوے ھنس ھنس کر برا حال تھا یہ سننے کے بعد صباء بھی خوب پیٹ پکڑ کر ھسنے لگی۔

رات میں آج سب کا گارڈن میں محفل جمانے کا پورا پروگرام تھا... چونکے سردیوں کی راتیں تھیں اس لیے گارڈن کے بیچ میں ایک ساتھ بھت ساری لکڑیاں جمع کر کے اس میں آگ بھڑکا دی گئی تھی... سردی کی وجہ سے سب گرم لباس زیب تن کیے ہوئے تھے... اور سب آگ کے ارد گرد گول دائرہ بنا کر بیٹھ گئے تھے...

مانو کی نظر اٹھی تو سامنے سے اسے اسماء صباء باجی کو پکڑ کر زبردستی لاتے ہوئے دیکھائی دی.... اس نے پھلے دیکھا کے شہزاد بھائی کھاں بیٹھے ہوئے ہیں... شہزاد کے برابر والی جگہ خالی دیکھ کر اسماء نے زبردستی صباء کو ان کے پھلو میں بیٹھا دیا... ان دونوں کو ایک ساتھ بیٹھا دیکھ سب نے انھیں چھیڑنے کے لیے: ''اُو.... اُو'' کی آوازیں نیکالنا شروع کر دیں...

دونوں ھی کیونکے شرمیلے مزاج کے مالک تھے اس لیے جھیپ گے...اور ان دونوں کے گلابی گال مزید گلابی ھوگے....ماھنور کی نظر توان کے کے جوڑے سے ھٹ ھی نھیں رھی تھی...دونوں ھی شرماتے ھوے ... بڑے ھی پیارے لگ رھے تھے

ویسے رومیسا آپا جب علی بھئیا کی دولھن آئیں گی اور ھم انھیں بھی ایسے" ھی چھیڑیں گے تو آپ کو کیا لگتا ھے.... علی بھئیا بھی شھزاد بھائی کی طرح شرمائیں گے ؟؟؟؟...اور جس طرح چوری چوری نظروں سے ابھی شھزاد بھائی صباء باجی کو دیکھ رھے ھیں اسی طرح علی بھئیا بھی مھرین بھابھی کو دیکھیں گے ؟؟؟" ماہ نور نے بڑے بھولے پن سے یہ سوالات رومیسا سے ...کیے...اور وہ اس کے جواب میں مسکرانے لگیں

پھر اچانک ان کی آنکھیں ماہ نور کو گھورنے لگیں

کیا ھوا؟؟؟" وہ رومیسا آپا کو گھورتا ھوا دیکھ پوچھنے لگی...جبکے رومیسا اسے"
آنکھوں کے اشارے سے بتا رھی تھی کے اس کے پیچھے علی بھئیا آ کر بیٹھ
گے تھیں...پر وہ ان کے اشارے سمجھ نہ سکی...پتا تو تب چلا...جب علی
...بھئیا نے زور سے آ کر کان پکڑ کر مڑ دیا

..."آہ....آ....آہ" وہ چیخنے لگی

..."ارے چھوڑو اس کے کان" رومیسا آپا بے تاب ھو کر بولنے لگیں

"آہ....آ.... چھوڑیں... علی بھئیا تکلیف ھو رھی ھے مجھے" ماہ نور زور
...زور سے بولنے لگی

"کیوں بچا؟؟؟....میری کرسی پر سمر بونڈ لگا کر کون بھاگا تھا؟؟؟" وہ کان
...مڑتے ھوے پوچھنے لگے

ارے چھوڑواس کو....اسے تکلیف ھورھی ھوگی"رومیساآپااس بار چیخ کر"
بولی تھیں...ماھنور کی ماں کاانتقال تواس کی پیدائش کے ایک گھنٹے بعد ھی
ھوگیا تھا...اس کے بعد سے اس کی پرورش کی ذمھداری رومیسانے اپنے
نازک سے کندھوں پر لے لی تھی...اس وقت جتنی تکلیف ماھنور کو ھورھی
... تھی اس سے کھیں زیادہ رومیسا کو تڑپارھی تھی

چھوڑنامت....بلکے میں توکھتاھوں اور زور سے مڑو....اس کو بھی پتا چلے"
...کے کتنا تنگ کرتی ھے یہ ھمیں"شھزاد جو دل جلا بیٹھا تھاوہ فوراکھ اٹھا

اللہ اب نھیں کرؤ گی...معاف کردیں"ماھنور التجائی لھجے میں بولنے لگی"
.....وہ اس قدر بھولاسہ چھرہ بناکر بولی کے ان کو اس پر ترس آگیا

ٹھیک ھے... مگر آئیندہ کوئی بھی شرارت کی ناں میرے ساتھ تو سوچ"
....لینا" کھتے ھوے چھوڑ کر اس کے برابر میں بیٹھ گے

... تمھیں تکلیف تو نھیں ھو رھی ناں؟؟" رومیسا فکر مند ھو کر پوچھنے لگی"

آپ کے ھی بے جا لاڈ پیار نے بیگاڑا ھے اسے" کامران خفگی نگاھوں سے"
....دیکھتے ھوے کھنے لگا

اف.... ھم یھاں مانو کی کھینچائی کرنے نھیں بیٹھے... ھم تو یھاں رومیسا آپا"
اور علی بھئیا کی شادی کی تیاریاں کیسے کرنی ھیں اس کا سوچنے بیٹھے ھیں"
....اسماء سب کو اصل موضوع پر لاتے ھوے بولی

روکو پھلے شاھنزیب کو آنے دو.... پھر بات شروع کریں گے"ریشم سب" ...کو کھنے لگی

....ارے یہ رھ کھاں گیا؟؟"کامران پوچھنے لگا"

یھاں ھوں"کھتا ھوا ریشم اور ماھنور کے بیچ میں آ بیٹھا"

...اب شروع کریں"کامران سب کی طرف دیکھ کر پوچھنے لگا"

بھئی دیکھو سب سے پھلے اس بات کا فیصلہ کرو کے انگلی پکڑائی کی رسم کون" .... سی سالی ادا کرے گی"اسماء منہ بناتے ھوے پوچھنے لگی

یارا ابھی مایوں مھندی رجگاہ سنگیت کا تو کوئی پروگرام بنا نھیں.... تم پھلے ”
... بررات کی رسموں پر پھنچ گیں“، علی بھئیا طنز کرتے ھوے کھنے لگے

اس لیے کیونکے شاھزیہ آپا {شاھزیہ آپا شاھنزیب کی بڑی بھن} کی ”
شادی پر چاچی نے ھم میں سے کسی کو کوئی رسم ادا نھیں کرنے دی
تھی.... ساری رسمیں سعدیہ نے ادا کی تھیں... انگلی پکڑائی تو سعدیہ جوتا
چھپائی تو سعدیہ مھندی کون لگاے گا دولھن کے تو وہ بھی سعدیہ... سنگیت
میں سب سے پھلے ڈانس کون کرے گا تو وہ بھی سعدیہ... جیسے ھم تو کچھ ھو
ھی ناں شاھزیہ آپا کے... چاچی نے تو ھم سب کو پرایا کر دیا تھا“ اسماء کی
آنکھوں میں آنسوں آگے تھے یہ شکوہ کرتے ھوے.... وہ اپنی آنکھیں
صاف کرتے ھوے بولی تھی... ”سب کے ارمانوں پر انھوں نے پانی پھیر
.... دیا تھا... خاندان کی پھلی شادی تھی“ وہ شکوہ کر کے چپ ھو گی

اچھا جی....اس لیے تمھیں لگا کے شاید اس بار بھی ایسا ھو....پر بے فکر" ھو جاؤ...ایسا کچھ نھیں ھو گا....میری شادی کی ساری رسمیں میری بھنیں ادا کریں گی"رومیسا آپا مسکراء کر اسماء کے سر پر ھاتھ رکھتے ھوے بولیں..."انگلی پکڑائی کی رسم اسماء ادا کرے گی"رومیسا آپا سب میں اعلان ...کر دیا

جوتا چھپائی کی رسم میں ادا کرنا چاھتی ھوں"ماھنور بولی" میں بھی جوتا چھپائی کی رسم ادا کرنا چاھتی ھوں"ریشم ماھنور کی بات سن کر" ....فورا ھی بول اٹھی تھی

یار دیکھو اب لڑائی کرنے مت بیٹھ جانا....تم دونوں مل کر جوتا چھپائی کی" رسم ادا کر لے ناں.....ٹھیک ھے"کامران ان دونوں کو سمجھاتے ھوے ...کھنے لگا

علی بھئیا کی بررات والے دن کی ساری ذمھداری میں سمبھالنا چاھتا ھوں"
...."شاھنزیب علی کو دیکھ کر اپنی خواھش کا اظھار کرنے لگا

....یہ بھت بڑی ذمھداری مانگ رھے ھو تم...."علی اسے سمجھانے لگا"

آپ مجھ پر یقین کریں....ذرا سی بھی شکایت کا موقع نھیں دوں"
گا....ویسے بھی بڑے ابو ھوں گے میرے ساتھ"شاھنزیب سب کو یقین
....دیھانی کرانے لگا

پر تم ابھی چھوٹے ھو.....اتنی بڑی ذمھداری تمھیں نھیں سونپ سکتے"
...ھم"شھزاد علی کی بات کی تائید کرنے لگا

میں چھوٹا نہیں ہوں.... میں خود کو اس قابل سمجھتا ہوں تبھی مانگ رہا" ہوں.... ورنہ پاگل تھوڑی ہوں جو اتنی بڑی ذمہداری اپنے سر لوں" وہ .....اپنی بات پر ڈٹ گیا تھا.... علی کامران شہزاد تینوں سوچنے لگے

اگر شاہ نزیب کہہ رہا ہے کے وہ پوری کرلے گا اپنی ذمہداری..... تو مجھے" یقین ہے بلکے پورا یقین ہے کے وہ ضرور کرلے گا" راحیل اس کی حمایت .....لینے لگا

او۔کے.... یہ ذمہداری ہم نے تمہیں دی..... اور رومیسا کی برات اور" میرے ولیمے والے دن کی ساری ذمہدای میری خود کی..... اور راحیل تم .....میرے ساتھ رہو گے" علی راحیل کو دیکھ کر بتانے لگا

دولھن کی مھندی لگانے کی رسم میں ادا کروں گی"صباء باجی جو کب سے"
.....خاموش بیٹھی تھیں اپنی خواھش کا اظھار کرنے لگیں

ھاں ٹھیک ھے....اور جب آپ دولھن بنیں گی تو میں یہ رسم ادا کرنا"
چاھوں گی...تاکے آپ کے ھاتھ کی مھندی مجھے بھی لگ جاے آور مجھے بھی
آپ کی طرح لائف پارٹنر مل جاے"ماھنور شرارت سے کھنے لگی....اس
.....پر شاھنزیب اسے حسرت بھری نگاہ سے دیکھنے لگا

مایوں مھندی سنگیت تینوں پروگرام ایک ھی دن تو ھوں گے تو میں لیتا"
ھوں اس کی پوری ذمھداری"شھزاد اپنے حصے کی ذمھداری لیتے ھوے کھنے
لگا...

یار میں سوچ رہا ھوں اس بار رجگاہ نہ کریں" شاھنزیب نے کہا تو سب "
اسے احتجاجی نظروں سے گھورنے لگے "یار میں ٹھیک کہہ رہا ھوں... یاد
ھے شاھزیہ آپا کی شادی میں رجگاہ کیا تھا تو برات والے دن سب کی
حالت کتنی خراب تھی.... سب کی آنکھیں لال ھو رھی تھیں مارے نیند
کے.... سنگیت والے دن ھی دھوم مچالیں گے... اور رجگاہ والی رات آرام
سے سوئیں گے تا کے برات والے دن سب کے چہرے اک دم فریش
.... ھوں" شاھنزیب سب کو اپنی رائے سے آگاہ کرنے لگا

.... ھاں آئیڈیا تو اچھا ھے" رومیسا آپا اس کی رائے سے متفق ھو گیں"

ٹھیک ھے پر میں بتا دوں اگر رجگاہ نہیں ھو رھا تو پھر سنگیت بڑے پیمانے "
پر کریں گے... میں اپنے سارے دوستوں کو بلاؤ گا" کامران سب کو کہنے لگا
... تو سب نے اس کی ھاں میں ھاں ملا دی

سب سن لیں.... سب ایک دوسرے کی بڑھ چڑھ کر مدد کریں"
گے... کسی کی کوئی شکایت میرے کانوں تک نھیں پھنچنی چاھیے...."علی
.....بھئیا سخت تاکید کرتے ھوے کھ رھے تھے

مانو گیارہ بج رھے ھیں... جاؤ اپنے کمرے میں سونے"شاھنزیب ماھنور"
...کے کان کے پاس ھلکے سے بولنے لگا

میں نھیں جارھی... تمھیں جانا ھے تم جاؤ"ماھنور نے بھی شاھنزیب"
کے کان میں ھلکے سے کھا... تو وہ اسے سخت غصے والی نگاہ سے گھورنا
لگا....ماھنور نے اپنا منہ علی کی طرف کرلیا....اس نے تین چار لمحوں کے
بعد پھر شاھنزیب کو دیکھا تو وہ اب بھی اسے ھی گھور رھا تھا....خان بابا
آے اور جوسوں سے بھرے گلاس سب کو پکڑا دیے.....ماھنور نے ان

سے آنکھوں ھی آنکھوں میں کوئی بات کی....اور پھر وھاں سے چلے گۓ...ماھنور کو خان بابا سے بات کرتا دیکھ رومیسا آپا سمجھ گیں ستھیں کے ضرور دال میں کچھ کالا ھے....

خان بابا بھی ناں...اتنی سردی میں جوس لے آۓ"کامران منہ بتاتے" ھوۓ بولا....

ارے یھی تو مزا ھے...سردیوں میں ٹھنڈا ٹھنڈا جوس پینے"ریشم" جھرجھرئی لیتے ھوۓ بولی....

کیوں ناں ھم سب مقابلہ کریں جوس پینے کا...جو ایک ھی سانس میں پورا" جوس پی جاۓ گا....وہ بھی سب سے پھلے....وہ ھی جیتے گا"ماھنور نے مسکراتے ھوۓ کھا...

وہ ھی نھیں....بولو....کامران جیتے گا"کامران فوراًاپنی جیت کی نوعید"
...سنانے لگا...مقابلے سے پھلے ھی

کیوں ھم نے کیاچوڑیاں پھن رکھی ھیں؟؟"علی بھئیااور شھزادایک"
...ساتھ ھی بول اٹھے تھے

کیامطلب ھے کے چوڑیاں پھن رکھی ھیں....ھم لڑکیوں کوآپ کسی"
سے کم نہ سمجھیں"اسماء برسوں سے چلی آرھی جنگ کوآج اس معمولی سے
جوس پینے کے مقابلے میں کھینچ لائی تھی...اورجب کوئی مقابلہ لڑکوں اور
لڑکیوں کی عزت پر آجاے تو پھراس مقابلے کی عزت دوبالا ھوجاتی
ھے....اب توجیسے لڑکوں کے ساتھ ساتھ لڑکیوں نے بھی کمر کس لی
...تھی

رومیسا آپا تو صرف ماھنور کی آنکھوں کو دیکھ رھی تھیں جن میں شرارت و شوخی مچل رھی تھی...وہ مسکرائے جا رھی تھی سب کی باتیں سن سن کے.... ''کچھ تو گڑ بڑ ھے'' رومیسا آپا اپنے دل میں بولیں....

ماھنور نے دیکھا کے شاھنزیب اٹھ کر جا رھا ھے... ''کھاں جا رھے ھو؟؟؟.....جوس تو پیتے جاؤ'' شاہ ابھی دو قدم آگے بڑھا بھی نھیں تھا کے ...ماھنور نے پیچھے سے آواز لگا دی تھی

میں جا رھا ھوں سونے.....تم بیٹھی رھو یھاں'' وہ خفگی سے کھتا ھوا وھاں'' .....سے چلا گیا

چھوڑو جانے دو اس کو.....اسے صبح جلدی اٹھنا ھوتا ھے"شہزاد ماھنور"
.....سے کھنے لگا

دل تو چاھتا ھے شوٹ کر دوں اسے.....جب سے ڈیڈ گئے ھیں اس کا تو"
دماغ خراب ھو گیا ھے...اللہ کا شکر ھے کل ڈیڈ آجائیں گے"مانو اللہ کا شکر
...ادا کرتے ھوئے بولی

چلو شروع کریں مقابلہ؟؟؟"راحیل پوچھنے لگا....سب نے اپنے جوس"
بھرے گلاس ٹرے سے اٹھا لیے.....سب نے پہلے ایک دوسرے سے
" اپنے گلاس ٹکرا کر کھا...."چیس

روکو....روکو....پھلے میں تین تک کی گنتی گنو گا...پھر سب ایک ساتھ" پینا شروع کریں گے"کامران نے کھا تو سب اپنے جوس کو ایک ھی سانس میں گٹک جانے اور جیت کا سھرا پہننے کے لیے تیار ھو گے

ایک دو اور تین"کامران کے کھتے ھی سوائے مانو اور رومیسا کے سب نے" جوس کا گلاس منہ سے لگالیا...اور ایک ھی سانس میں جتنا بڑا گٹ پی سکتے تھے پی لیا....

بس پینا کیا تھا سب کی زبانیں مارے مرچوں کے منہ سے باھر آ گئیں اور کانوں سے دھوانیکلنے لگا...پھر کیا تھا....سب اپنا جوس کا گلاس پھینک کر پانی کی تلاش میں بھاگے....

ماھنور کے تو یہ دیکھ کر ھس ھس کے پیٹ میں درد ھو گیا....

تم کب بڑی ھو گی مانو؟؟"رومیسا آپا اس سے بڑی سنجیدگی سے پوچھنے لگیں....

آپا آپ پی لیتی جوس...آپ کے گلاس میں مرچی کا پاؤڈر نھیں ڈالا تھا" میں نے"رومیسا آپا کے سوال کے جواب میں اس نے جب یہ کھا تو وہ مسکرانے لگیں....ماھنور نے شاھنزیب والا جوس کا گلاس اٹھایا:"اچھا آپا ....میرا ایک شیکار مقابلے میں شرکت نھیں کر سکا....تو سوچ رھی ھوں تو کیا ھوا کے شیکار شیکاری کے پاس نھیں آیا....شیکاری تو شیکار کے پاس جا سکتا ھے ناں"آنکھ مار کر مسکراتی ھوئی وھاں سے چلی گی

ماھنور شاھنزیب کے کمرے میں بغیر نوک کیے تھی آجاتی ھے:"تمھیں گٹار بجاے بغیر اور سعدیہ کا مبارک رخسار دیکھے بغیر نیند نھیں آتی

کیا؟؟؟" وہ مسکراتی ہوئی آکر اس کے بیڈ پر بیٹھ گی اور شاہنزیب کی طرف جوس کا گلاس بڑھا دیا...

کسی کے کمرے میں منہ اٹھائے یونہی چلے آتے" شاہنزیب نے اسے" دیکھتے ہوے کہا....

اچھا بابا..... تم ناراض ہو میں جانتی ہوں...پر اس جوس کا اس ناراضگی" سے کیا تعلق.... اسے کس بات کی سزا دے رہے ہو.... یہ تو پی لو" وہ اسے دیکھ کر بڑے پیار سے بولی تھی....

مجھے نہیں پینا.... تم جاؤ یہاں سے.... تمہیں تو میں ہٹلر لگتا ہوں" ناں.... تو لو آزاد کر دیا میں نے تمہیں.... اب جاؤ پوری رات بیٹھی رہو وہاں" وہ بے حد خفاء تھا اس سے...

مجھے تمھاری سمجھ نھیں آتی.... ھو کیا گیا ھے تمھیں..... تم وہ شاھنزیب"
نھیں ھو جس کو میں جانتی تھی... تم کوئی اور ھو.... صرف ایک ڈیڈ کی
خوشنودی کی خاطر تم اتنا بدل رھے ھو اپنے آپ کو..... آخر کیوں
.. ؟؟؟؟؟..... زیادہ سے زیادہ کیا دے سکتے ھیں تمھیں ڈیڈ
شاباشی دیں گے.... پیٹھ تھپ تھپائیں گے
.... تمھاری... بس
اس کے لیے آتنا بدل رھے ھو اپنے آپ کو
؟؟؟.... پندرہ دن گزر گے ھیں اور تم نے تو مجھ سے ٹھیک طرح بات تک
نھیں کی ھے" وہ بھت شکوہ لیے آنکھوں میں اس سے اپنے دل کی بات
..... صاف گوئی سے کر رھی تھی

ھمیشہ سے تمھیں رومیسا آپا سمبھالتی آئی ھیں...ان کی شادی کی وجہ"
سے ھی ان سے سب نے کھا کے اب وہ تمھیں خود مختار بنادیں....جو ٹھیک
بھی تھا....پر تمھیں ضرورت تھی کسی ایسے کی جو تمھاری ھر بات سمجھ
سکے.... تمھاری فکر کرے..... تمھارا خیال رکھے.....کیونکے بڑے ابو تو
...یہ کام نھیں کر سکتے باقاعدگی سے
انھیں تو اپنے بزنس کی وجہ سے اپنے لیے
وقت نیکالنے کا موقع بڑی مشکل سے ملتا ھے... تمھارے لیے کیا
...نیکالتے.....وہ تمھاری ذمھداری علی بھئیا کو سونپ کر جانے لگے
پر میں چاھتا ھوں وہ مجھے دیں تمھاری
ذمھداری... بڑے ابو اس بار بڑی مشکل سے مجھ پر بھروسہ کر سکے
ھیں....میں چاھتا ھوں کے میں ان کا بھروسہ قائم رکھوں....میرا عمر میں
...چھوٹا ھونا ھر بار بیچ میں آجاتا ھے پر اس بار نھیں

میں اس بار بڑے ابو کو ثابت کرنا چاھتا ھوں کے میں بڑا ھوں.... عقل و شعور رکھتا ھوں....اپنی ذمھداریوں کا احساس ابھی سے ھے مجھے "اس نے اپنا گٹار بیٹھ پر رکھ دیا...اور ماھنور کو ساری بات بیان کردی.....

پر تم نے بڑے ھو کر کرنا کیا ھے آخر؟؟؟؟.....ایسا کیا ھے جو تمھیں" چھوٹے ھو کر نھیں مل سکتا" وہ سوالیہ نظروں سے پوچھنے لگی....

تھوڑی دیر تک تو وہ خاموش رھا.....پھر ایک گھرا سانس لیتے ھوے: "تم وہ اپنا حالِ دل بیان کر گیا تھا...."

ماھنور یہ سنتے ھی سٹپٹا کر رہ گی...."کیا؟؟؟"سوائے کیا کے اس کے منہ سے کچھ نیکل ھی نھیں سکا تھا....

تم کو کیوں بتاؤں.....کے کیا چاہیے سمجھے....تم اپنے کام سے کام"
رکھو.....تمھیں جو چاہیے تھا مل چکا ھے....اس لیے جاؤ یھاں سے" وہ
فورا بات بدل گیا تھا.....ماھنور اسے تکتی سی رہ گی.....جوس کا گلاس بیڈ
" کے کانر پر رکھا....اور چپ چاپ وھاں سے چلی آئی

"شاھنزیب اس کے جانے کے بعد "اُف

صبح ھوئی تو آج نہ وہ سر پر جگ لیے کھڑا تھا نہ کمرے میں موجود تھا....."تم
آج کالج نھیں گیں؟؟" چاچی جان نے پوچھا تھا اسے پیلے رنگ کے پھول
...پکڑ کر گارڈن میں اکیلا کھڑا دیکھ

چاچی جان وہ.... آج مجھے کسی نے اٹھایا ھی نھیں" وہ کھ کر خاموش"
ھو گی.... وہ چاچی جان کو اداس معلوم ھو رھی تھی.... چھرے پر وہ چلبلی
.... سی مسکراھٹ آج غائب تھی

شاھنزیب سے جھگڑا ھوا ھے کیا؟؟" چاچی جان اس کا اترا ھوا منہ دیکھ کر"
.... بات بھاپ گیں تھیں

ھاں کل رات... پر جھگڑا نھیں ھوا.... صرف وہ تھوڑا سہ ناراض ھے مجھ"
سے... میں نے کل اس کی بات نھیں مانی تھی اس لیے" وہ چاچی جان کو بتا
.... کر پھولوں کو لے کر چلی گی

.... عجیب ھے یہ لڑکی" اسے جاتا ھوا دیکھ چاچی کھنے لگیں"

شام کو جب اس کے ڈیڈ واپس آئے تو سارا موڈ انھیں دیکھتے ھی بدل گیا.... خوشی کے مارے اس کا صبح سے مرجھایا ھوا چھرہ واپس کھل اٹھا تھا

....

رات کو دونوں باپ بیٹی گارڈن میں کرسی لگا کر بیٹھ گئے اور گرما گرم کافی پیتے ھوئے باتیں کرنے لگے.....

پتا ھے ڈیڈ شاہ نے اپنی ذمھداری بھت اچھی طرح نیبھائی ھے...پندرہ" دنوں میں سے دو اتوار نیکال دیں اور ایک آج کا دن.... باقی سارے دن کالج لے کر گیا ھے مجھے زبردستی" ماھنور جو کل رات جس بات پر شاھنزیب سے شکوہ و شکایت کر رھی تھی اب انھیں ساری باتوں کو فخرانہ بیان کر رھی تھی.... کے شاھنزیب نے اس کا کس قدر خیال رکھا... سب باتیں سننے کے بعد ڈیڈ بھت خوش ھوئے

یقین نہیں آرہا... پہلے نہیں لگا تھا کے وہ تمہاری ذمہداری سمبھالنے کے قابل ہے.... پر تم سے پہلے علی نے فون پر مجھے بتایا تھا کے کس طرح اس نے تمہارا خیال رکھا.... تمہاری شرارتوں پر کنٹرول رکھا... تمہیں ٹائم ٹیب کا پابند بنا کر رکھا.... میں بتا نہیں سکتا کتنا سکون ملا تھا مجھے یہ جان کر کے میری شرارتی بیٹی رومیسا کے علاوہ بھی کسی کے کنٹرول میں آسکتی ہے" وہ مسکراتے ہوے کافی پینے لگے ....

ماہنور کافی کا گٹ گلے میں اتارتے ہوے کہنے لگی "بس ان سب میں میرا شاہنزیب کہیں کھو گیا..... وہ بہت بدل گیا ان پندرہ دنوں میں... پر شکر ہے اب آپ آگے آئیں ناں... اب سب واپس ٹھیک ہو جائے گا" وہ اپنے ڈیڈ کو دیکھ کر پر سکون انداز میں کہہ رہی تھی...

مس وس بھی کیا اپنے ڈیڈ کو یا نھیں؟؟؟"ڈیڈ کافی کا خالی کپ ٹیبل پر" رکھتے ھوے پوچھ رھے تھے....

آپ کو کیا لگتا ھے؟؟"وہ انھیں محبت بھری نگاہ سے دیکھتے ھوے پوچھنے" لگی...

لگتا ھے شاید"اور آدھی بات کھ کر خاموش ھو گے....ماھنور کے ری" ایکٹ کا انتظار کرنے لگے

شاید؟؟؟.....کیا شاید؟؟؟.....آپ کو یقین نھیں ھے میرے پیار" پر....اس دنیا میں اگر میں نے سب سے زیادہ پیار ماں کے بعد کسی کو کیا ھے تو وہ آپ کو...اور آپ کھتے ھیں کے شاید میں نے آپ کو مس وس کیا ھو"

وہ خفاء ھو کر ھاتھ فولٹ کر کے بیٹھ گی.....اس کے ڈیڈ اس کی بات سن کر مسکرانے لگے...

میں نے کب کھا کے شاید یاد کیا ھو؟؟؟؟....."وہ مانو کو دیکھ کر پوچھنے لگے....وہ الجھی نگاہ سے دیکھ رھی تھی..."میں تو کھنے والا تھا کے شاید ھی ایسا کوئی لمحہ گزرا ھو جو میری بیٹی نے مجھے یاد نہ کیا ھو" یہ سنتے ھی وہ مسکرانے لگی...."آئی لو یو....ڈیڈ" وہ اپنی محبت کا اظھار کر رھی تھی....

آئی لو یو ٹو...میری جان.....میری شھزادیِ حسن"۔"

راحیل ٹی۔وی لان میں صوفے پر بیٹھا مھمانوں کی لسٹ بنا رھا تھا.....کامران وھاں سے گزر رھا ھوتا ھے...راحیل اسے باھر جاتا دیکھ:"کامران روکو" پیچھے سے آواز لگاتا ھے....کامران مڑ کر وھیں سے

اشاروں میں پوچھتا ھے: ''کوئی کام ھے کیا؟؟؟''.....راحیل اثبات میں سر ھلاتا ھے ....

وہ چلتا ھوا آتا ھے اور اس کے پاس آکر کھڑا ھو جاتا ھے.... ''جلدی بولو'' وہ ھر بار کی طرح جلدی میں ھی تھا ....

بیٹھ جاؤ.... کام ھے مجھے.... تم ھر وقت ھوا کے گھوڑے پر کیوں سوار'' رھتے ھو؟؟'' وہ اسے دیکھ کر اپنے برابر میں بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگا.....اس سے پھلے کامران راحیل کے برابر میں بیٹھتا....ماھنور نہ جانے کھاں سے آکر راحیل کے برابر میں سیب کھاتی ھوئی بیٹھ گی.....دونوں اسے گھورنے لگے.....سیب کھانے میں وہ اتنا مگن تھی کے اسے محسوس ھی نھیں ھوا کے وہ دونوں کھڑے ھو کر اسے گھور رھے ھیں

کیا ھوا؟؟؟....ایسے کیوں دیکھ رھے ھیں آپ دونوں؟؟؟....اگر سیب "
کھانا ھے تو جاؤ خود ٹیبل سے اٹھا کر لاؤ...میں لا کر نھیں دینے والی"اس
نے دوسرے ھی لمحے نظریں اٹھا کر ان دونوں سے کھا

آپ تھوڑا خیال رکھا کریں.....ایسے ھی ھر جگہ آ کر مت بیٹھ جایا کریں""
راحیل بڑے احترام سے اسے کھنے لگا.... {راحیل} ماھنور کے دوسرے
.... نمبر کے چاچا کا بیٹا تھا.....راحیل کے والد کا نام امتیاز تھا

امتیاز نے اپنی شادی کے چند سال بعد ھی اپنے باپ یعنی راحیل کے دادا سے
جائیداد میں حصہ مانگ لیا تھا....اور حصہ لے کر الگ بھی ھو گے ~
تھے....برے دوستوں میں بیٹھنے کی وجہ سے بری عادات کے عادی ھو گے ~
تھے...شراب اور جوے کی لت لگ گی تھی انھیں...جس میں انھوں نے
اپنی ساری جائیداد اڑا دی....اور پھر خالی ھاتھ ماں باپ کے گھر چلے

آئے.... سوچا تھا کے اپنے ماں باپ کو ان کے پوتا پوتی کی شکل دیکھا کر واپس گھر میں اپنی جگہ بنالیں گے.....

مگر دادا سخت مزاج اصول پسند اور ضد کے پکے انسان تھے

انھوں نے میر رضا کے بچوں اور بیوی کو تو گھر پر رکھ لیا.... پر امتیاز کو گھر کی دھلیز پر قدم تک نہ رکھنے دیا.... وہ سڑکوں پر مارے مارے پھرتے رہے..... جن دوستوں نے شراب اور جوے کی عادت ڈالی تھی انھوں نے چوری چکاری بھی سیکھادی..... اور دو سال بعد خبر ملی کے پولیس مقابلے میں ان کی موت ہو گئی ہے.....

دادا کے انتقال کے بعد سے آج تک راحیل اسماء اور ان کی ماں کے سارے اخراجات ماھنور کے والد اٹھا رہے ھیں.... راحیل دل ھی دل میں نا جانے کب سے ماھنور کو لیے بیٹھا ھے..... پر وہ جانتا ھے وہ اسے نھیں مل سکتی.... راحیل بھت خوددار اور شریف لڑکا ھے..... بھت احسان مند رھتا

ھے وہ اس بات کا کے اس نے ساری زندگی ماھنور کے باپ کے احسانات تلے گزاری ھے..... وہ خود کو اور کزنوں کے مقابلے بھت کمتر محسوس کرتا .....ھے....اس لیے زیادہ بولتا بھی نھیں

آپ؟؟..... کون آپ؟؟؟؟؟؟..... راحیل پاجی میرا نام ماھنور" ....ھے" وہ راحیل کا مزاق اڑاتے ھوے بولی

ٹھیک تو کھ رھا ھے وہ..... تم کیا ھر جگہ کالی بلی کی طرح راستہ کاٹ جاتی" ھو..... ھم دونوں بھت ضروری بات کرنے والے تھے..... تم ھماری جگہ ...آکر بیٹھ گیں" کامران اسے جتاتے ھوے کھ رھا تھا

پھلی بات.... مجھے کالی بلی مت بولیں.... دوسری بات اتنا بڑا صوفہ ھے" کھیں بھی بیٹھ جائیں.... آپ دونوں کو میری ھی جگہ پر کیوں بیٹھنا ھے؟؟؟" وہ اپنا حق جتانے لگی.....

راحیل یھاں بھت دیر سے آکر بیٹھا ھوا ھے..... اور میں بس بیٹھنے ھی والا تھا کے تم نہ جانے کھاں سے آگیں" کامران منہ بسور کر کھنے لگا.....

نام نھیں لکھا ھے آپ دونوں کا یھاں... اس لیے پلیز مجھے آرام سے بیٹھ کر سیب نوش فرمانے دیں..... اور زحمت نہ ھو تو برائے مھربانی میرے سامنے سے ھٹ جائیں.... مجھے ٹی۔وی دیکھنا ھے.... پھلے ھی آپ دونوں حضرات میرا پانچ منٹ کا ڈرامہ مس کرا چکے ھیں" ماھنور ریموٹ ھاتھ میں لیتے ھوے بولی.... کامران دانت پیستے ھوے وھاں سے چلا گیا... جبکے راحیل اس سے تھوڑے سے فاصلے پر بیٹھ کر اپنی لسٹ مکمل کرنے لگا... اور

اسے ٹی۔وی دیکھتا ھوا دیکھ ھلکاسہ مسکرانے لگا...دل کوایک عجیب سی خوشی تھی کے وہ اتنی پاس آکر خود ھی بیٹھ گی تھے۔

سب ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھ کر ناشتہ کر رھے تھے....کے راحیل کمرے سے نیکل کر ڈائینگ ٹیبل تک آیا....ماھنور روزانہ کی طرح شاھنزیب کے برابر والی کرسی پر بیٹھی تھی....خداجانے من کو کیا سو جھی کے آکر ماھنور کے برابر میں رومیسا آپا کی کرسی پر بیٹھ گیا.....

رومیسا آپا کچن سے نیکلیں تو راحیل کو اپنی جگہ پر بیٹھا دیکھ: ''راحیل تم غلطی سے میری جگہ بیٹھ گے تھو'' وہ اسے دیکھتے ھوے بولیں....

ایم۔سوری....میں بے دیھانی میں آکر بیٹھ گیا شاید'' وہ فورا کھڑا ھوتے'' ھوے بولا

ارے بیٹھے رھو.... رومسیا تو بھی حد کرتی ھی.... اگر وہ تیری جگہ بیٹھ گیا" تو کیا ھو گیا؟؟..... تم اس کی جگہ جا کر بیٹھ جاؤ" بڑی پھوپھو ڈپٹتے ھوے بولیں

راحیل اپنے دل میں: "مجھے ضرورت کیا تھی ماھنور کے برابر میں آکر بیٹھنے کی" وہ اپنی اس حرکت سے خود ھی ناراض ھو گیا تھا.... وہ خالی پلیٹ میں چمچہ چلا رھا تھا یہ دیکھ ماھنور مسکرانے لگی....

کچھ پلیٹ میں ڈال تو لیں.... کب تک خالی چمچہ چلاتے رھیں گے" وہ" انھیں کھویا کھویا دیکھ اپنے ھاتھ میں پکڑا ھوا چمچہ راحیل کے ھاتھ پر مارتے ھوے کہنے لگی....

ھاں بیٹا کچھ تو لو" راحیل کی بڑی امی اس کی خالی پلیٹ دیکھ کر کھنے"
لگیں.... راحیل اٹھ کھڑا ھوا یہ کھتے ھوے آ کے بھوک نھیں ھے
.....شاھنزیب بھی اس کے پیچھے ھو لیا

آپ ائیر پورٹ چلے جائیں گے ثانیہ کو لینے ؟؟" شاھنزیب نے راحیل"
...سے پوچھا تھا

یار میں بھول کیسے گی....." ریشم نے اپنے سر پر خود ھلکی سی دھپ رسید"
کی... سب اسے دیکھنے لگے "خالا نے کھا تھا کے وہ تو نھیں آ سکتیں ڈاکٹر نے
انھیں سفر کرنے سے منع کیا ھے مگر وہ ثانیہ کو بھیج دیں گی.... اور ثانیہ کی
فلائیٹ انھوں نے آج رات 9 بجے کے بجاے آ شام پانچ بجے کی کروادی ھے
....مجھے کھا تھا میں آپ لوگوں کو بتادوں تا کے کوئی بھی لڑکا چلا جاے آ سے

لینے.....پر میں بھول گی بتانا" ریشم نے جب اپنی بھولی ہوئی بات سب کو بتائی تو سب بہت خوش ہوے.....

{ثانیہ} ماہنور کی چھوٹی پھوپھو کی بیٹی تھی...پر سب نے اسے آخری بار دادا کے انتقال پر دیکھا تھا.... شاہزیہ آپا کی شادی پر اس کے امتحان ہو رہے تھے اس لیے نہ آ سکی تھی.... وہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی تھی....ثانیہ نہ صرف بے تحاشہ خوبصورت تھی بلکے اپنے ماں باپ کی وسیع و عریض جائیداد کی تنہا مالک بھی.....

آپ نے جواب نہیں دیا" شاہزیب نے دوبارا پوچھا"

چلا جاؤں گا" راحیل کھ کر وھاں سے چلا گیا... بڑی پھوپھو کو بڑی خوشی" تھی ثانیہ کے آنے کی... ان کو ارمان تھا کے اگر ان کا کوئی بیٹا ھوتا تو وہ اس کی شادی ضرور ثانیہ سے کرواتیں

راحیل ائیرپورٹ پھنچ تو جاتا ھے ثانیہ کو لینے.... پر اسے ثانیہ کا خاکہ ذرا سہ بھی یاد نھیں ھوتا... وہ بورڈ ھاتھ میں لیے کھڑا رھتا ھے.... ایک نھایت حسین لڑکی پینٹ شرٹ میں کالا چشمہ لگائے.... بال کھولے ھوئے.... بھت سارے بیگ ھاتھ میں پکڑے اس کے پاس آکر کھڑی ھو جاتی ھے.... ثانیہ کو بتایا گیا تھا کے اسے لینے شاھنزیب آنے والا ھے.... شاھنزیب کو وہ اپنا چھوٹا بھائی مانتی تھی... اس لیے آتے ھی اس کے گلے لگ جاتی ھے...

راحیل تو جیسے حقاء بقاء سہ ھی رھ جاتا

ھے.... اُس کی اِس حرکت پر.... فورا اسے اپنے آپ سے دور ھٹاتا ھے....

اُو.... شُونو... مونو.... کتنے بڑے ھوگئے ھو تم..... پھنچان میں بھی" نھیں آرھے.... آخری بار جب دیکھا تھا.... تب تم صرف دس سال کے تھے..." وہ راحیل کے گالوں کو سھلاتے ھوے بولتی ھے...

میں کوئی شونو... مونو نھیں ھوں.... سمجھیں آپ" راحیل اس کا ھاتھ" جھٹک کر بولا.... اس کی آنکھوں سے اس کا غصہ عیاں تھا...

تم اتنا غصہ کیوں کر رھے ھو شاھنزیب؟؟؟" وہ بولی اسے الجھی نگاہ سے" تکتے ھوے.... وہ شاھنزیب کا نام سن سمجھ گیا تھا کے ثانیہ اسے شاھنزیب سمجھ رھی ھے... دل میں پھلے تو خیال آیا کے اسے بتادے.... کے وہ راحیل ھے... پر اگلے ھی لمحے اسے لگا کے نھیں اسے نہ بتانا ھی بھتر ھے ابھی.... گھر چل کر اسے خود پتا چل جاے گا.... یہ سوچ کر اس نے بیگ

کندھے پر ٹانگ لیا اور سوٹ کیس ھاتھ میں لیے آ... کار پارکنگ کی طرف چل دیا... وہ اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگی.... اس نے سارا سامان ڈگی میں رکھا .... اور کار کا دروازہ کھول کر کھڑا ھو گیا.... وہ آکر مسکراتی ھوئی بیٹھ گی آ.... اس نے کار کا دروازہ بند کیا اور دوسری طرف سے آکر کار میں بیٹھ ... گیا

تمھیں برا لگا کیا میرا تمھیں شونو.... مونو کھنا؟؟؟.... میں بھی ناں پاگل ھوں" ثانیہ نے کھا تو راحیل اپنے دل میں: "ھاں یہ تو ٹھیک کھا واقعی پوری پاگل ھے" سوچتے ھوے آ کار اسٹارٹ کرتا ھے... جب وہ اس طرف دیکھتی ھے.... یہ گمان کر کے..... کے وہ جواب دے گا اس کی بات کا... تو وہ دیکھتی ھے کے وہ تو اس کی بات میں انٹرس ھی نھیں لے رھا یہ دیکھ کر وہ .... بھی چپ ھو جاتی ھے

جب وہ کار سے اترتی ھے تو اس کی خوشی کا کوئی ٹھیکانا ھی نھیں رھتا یہ دیکھ کر کے اس کا پورا ننیال اس کا ویل۔ کم کرنے کے لیے کھڑا ھے... وہ سب سے بڑے خوش ھو کر گلے ملتی ھے.... سب سے ملنے کے بعد وہ پیچھے مڑ کر راحیل کی طرف دیکھتی ھے جو سارا سامان ڈگی سے نیکالنے میں مشغول ھوتا ھے..... صباء اس کا ھاتھ مضبوطی سے پکڑ کر: ''چلو نانو سے مل لو.... کب سے تمھارا انتظار کر رھی ھیں وہ'' کھینچتے ھوے آپنے ساتھ اندر لے جاتی ھے.... وہ بھی اپنی نانو سے ملنے کے لیے بے تاب تھی

.....کچھ دیر بعد

ثانیہ اپنے کپڑے نیکال کر بیگ سے الماری میں رکھ رھی ھوتی ھے کے ماھنور اس کا ایک سوٹ دیکھ کر کھتی ھے: ''یہ تو بھت خوبصورت ھے ثانیہ.... تم کس تقریب میں پھنو گی ایسے ؟؟؟'' اس سوٹ پر ھاتھ پھیرتے ھوے کھتی ھے....

اگر تمھیں پسند آرھا ھے تو تم لے لو.....ویسے بھی مجھے تحفہ تو دینا تھا" تمھیں....اس سے اچھی کیا بات ھے کے وہ تحفہ تمھاری پسند کا ھو" وہ .....ماھنور کو وہ سوٹ تحفہ تن پیش کر دیتی ھے

.... تمھاری عادت گی سنھیں" ریشم بول اٹھی تھی اس کی اس حرکت پر"

....کون سی عادت؟؟" ثانیہ انجان انداز سے پوچھتی ھے"

دینے والی عادت.... بچپن میں بھی جب بھی کسی کو تمھاری چیز پسند آتی" تھی وہ چاھے پھر تمھیں کتنی ھی عزیز ھو.... تم فورا اسے دیتیں تھیں....اور آج بھی یھی کر رھی ھو" ریشم نے اس کی پرانی عادت پر روشنی ڈالی تو وہ مسکراء دی....

نھیں یہ آپ کا ھے....اسے آپ ھی پھنیے گا.....مجھے آپ کوئی اور تحفہ" اپنی پسند کا لا کر دیجیے گا....مانا میں نے...آپ کو دینے کی عادت ھے...پر مجھے خدا کا شکر ھے لینے کی عادت نھیں...جو چیزیں میرے پاس ھیں میں انھیں سے اتفاق کرنا پسند کرتی ھوں" ماھنور نے سوٹ فولٹ کرتے ھوے بولا.....

تم ایسا کیوں بول رھی ھو؟؟؟.....میں تو تمھیں اپنی چھوٹی بھن سمجھ" کر دے رھی تھی...تمھیں اگر پسند نھیں آیا میرا تمھیں اپنا سوٹ دینا تو معاف کرنا.....پھلے ھی مجھ سے شاھنزیب خفاء ھو گیا ھے.....اور اب تم بھی".....ثانیہ نے وہ سوٹ الماری میں رکھ کر ماھنور کی طرف دیکھتے ھوے معافی طلب کی.....

میں کیوں بھلا آپ سے خفاء ھوں گی؟؟.....یہ بھی کوئی بات ھے ناراض" ھونے کی" ماھنور نے مسکراء کر کھا تو ثانیہ کو تسلی ملی کے وہ اس سے ناراض نھیں ھے ...

پر شاہ آپ سے کیوں ناراض ھے؟؟؟" ریشم نے آبرؤ اچکاتے ھوے" پوچھا

مجھے تو خود سمجھ نھیں آیا تمھیں کیا بتاؤں.... بھئی جب کوئی دور سے آتا" ھے اور وہ بھی برسوں بعد..... تو وہ آتے ھی اپنے چھوٹے بھائی سے گلے تو ملتا ھے ناں؟؟؟" اس نے دونوں کو دیکھتے ھوے سوال کیا.... تو جوابا دونوں نے "ھاں" کھا.... اپنی بات کی وہ تصدیق کرواتے ھوے: "بس میں بھی گلے ملی.... پھر میں نے اس کے گال سھلاتے ھوے کھا شونو مونو..... تم کتنے بڑے ھو گے ھو.... اس میں میں نے ایسا کیا کر دیا یا بول دیا

کے وہ غصہ سہ ھو گیا اور خفاء ھو کر وھاں سے چلا گیا..... بعد میں میں نے اس سے معافی بھی مانگی پر وہ کچھ بولا ھی نھیں" وہ ان دونوں کو بتا کر چپ ھی ھوئی تھی کے کمرے میں شاھنزیب چلا آیا.... یہ تینوں تو بیڈ پر بیٹھ کر باتیں کر رھی تھیں وہ صوفے پر آ کر ٹک گیا

ثانیہ کیسی ھو؟؟؟" اس نے حال دریافت کیا مسکراتے ھوے آ"

میں تو ٹھیک ھوں..... تم کیسے ھو؟؟؟..... تم کبھی کینڈا کیوں نھیں آے؟؟؟" اس نے بھی شاہ کے سوال کے جواب میں اپنا حال بتاتے ھی ..... شکوہ کر ڈالا تھا کبھی کینڈا نہ آنے کا

ماھنور اور ریشم دونوں حیرت سے ایک دوسرے کا منہ تکنے لگیں.... انھیں کچھ سمجھ نھیں آ رھا تھا.... ابھی ثانیہ شاھنزیب کے آنے سے پھلے تو

بتا رھی تھی کے وہ اس سے ناراض ھو گیا تھا.... شاھنزیب کے مزاج سے تو سب واقف تھے کے وہ کس قدر ضدی مزاج ھے.... جب وہ ایک بار کسی سے ناراض ھو جاتا ھے تو ھفتے گزر جاتے ھیں پر خود سے پھت نھیں کرتا بات کرنے کی.... پھر آج سورج کیا مشرق کی جگہ مغرب سے نیکل آیا ھے ....جو وہ صبح ثانیہ سے ناراض ھوا اور شام میں مسکراء مسکراء کر اس سے ..... باتیں کر رھا ھے

ایک ھفتے پھلے ماھنور نے

صرف اس کی معمولی سی بات نھیں مانی تھی تو وہ ناراض ھوا تھا اور ابھی تک ٹھیک طرح اس سے باتیں نھیں کر رھا تھا..... ماھنور کو شاہ کی یہ حرکت ..... بھت بری لگی

تم تو ثانیہ سے ناراض ھو گے تھے..... پھر اتنی جلدی تمھاری یہ ٹماٹر جیسی" لال ناک واپس سفید کیسے ھو گی..... اور تمھارے جیسا غرور والا شخص اپنی

ناک نیچے کر کے صلح کرنے کیسے آگیا؟؟؟" مانو بے تاب ھو کر شاھنزیب سے پوچھ بیٹھی.....

....میں کب ناراض ھوا ثانیہ سے ؟؟؟؟" وہ حیران لھجے میں پوچھنے لگا"

ارے نھیں... یہ مجھ سے تھوڑی ناراض ھوا ھے" ثانیہ بھی اس کی بات" .....کی تصدیق کرنے لگی

مانو ریشم سے: "تم نے سنا تھا ناں ثانیہ نے کھا تھا کے شاھنزیب اس سے ناراض ھو گیا ھے... کیونکے وہ اس کے گلے لگی اور اسے شونو مونو جیسے

"القابات سے نوازا

.....ریشم نے ھاں میں گردن ھلادی

.....پر میں نے کھا تھا شاھنزیب سے "ثانیہ نے اپنی بات پر زور دیا تھا"

پر میں آپ سے کب ناراض ھو گیا؟؟؟؟....."شاہ نے ثانیہ کو دیکھ پھر"
.....وھی سوال کیا تھا

تم نھیں راحیل..... شاھنزیب مجھ سے ناراض ھو گیا ھے"اس نے پھر"
.....سے اپنی بات ان تینوں کے سامنے پیش کی

اووووو.....ووووو"ریشم اور مانو ایک دوسرے کو دیکھ کر"
بولیں...."تو شاھنزیب تم سے ناراض ھے" یہ کھ کر دونوں نے زوردار
.....تالی ماری.....اور خوب زور زور سے قھقھے لگانا شروع کر دیا

انھیں قھقھے لگاتا دیکھ ثانیہ شاھنزیب سے مخاطب ھو کر: ''انھیں کیا ھو گیا ھے راحیل؟؟؟؟.....یہ اتنا ھنس کیوں رھی ھیں؟؟

کیونکے ان دونوں کو پوری بات سمجھ آ گئی تھی'' وہ بڑے اطمینان سے ''.....بولا

....کیا بات؟؟؟؟'' وہ بڑی جستجو سے پوچھنے لگی''

یھی بات کے جیسے آپ راحیل سمجھ کر بات کر رھی ھیں ابھی....وہ'' شاھنزیب ھے.....اور جو آپ سے ناراض ھوا ھے.....جیسے آپ نے شاھنزیب سمجھا وہ دراصل راحیل ھے'' یہ سمجھا کر وہ چپ ھوا تو ثانیہ دو دو فٹ بیڈ سے اوچھل پڑی.....دونوں ھاتھ منہ پر رکھ لیے آ ے شوکٹ کے....

تو کیا میں شاھنزیب کو سمجھ کر راحیل کے گلے لگ گی؟؟؟" وہ مارے شوکٹ کے شاہ سے پوچھنے لگی.....اس نے اثبات میں گردن ھلائی تو ثانیہ نے اپنے ناخن چبانا شروع کر دیے.....وہ بھت شرمندہ سی ھو گی تھی ....اسے اب سمجھ آیا تھا شاھنزیب کا غصہ.....اوسوری.....راحیل کا غصہ

آپ نے تو کمال کر دیا ثانیہ باجی.....آتے ھی ڈائرک گلے لگ گیں" ماھنور ھستے ھوے کھ رھی تھی

ھاں اور لگی بھی تو کس کے....راحیل پاجی کے.....وہ بیچارے اتنے شریف اتنے بھولے.....وہ تو ائیر پورٹ پر جب آپ ان کے گلے لگیں ھوں گی.....بد دعا کرنے لگ گے ھوں گے اپنے لیے کے یہ زمین پھٹے اور

وہ اس میں سماء جائیں" ریشم بھی چپ کھاں رھنے والی تھی..... خوب مزاق اڑانے لگی ثانیہ کا.....

"پر ریشم تم نے ھی تو کھا تھا کے مجھے لینے شاھنزیب آنے والا ھے... میں نے تو نہ کبھی شاھنزیب کو دیکھا تھا نہ کبھی راحیل کو... مجھے کیا خبر تھی وہ راحیل ھے... یہ سب تمھاری وجہ سے ھے... ریشم"... ثانیہ نے کشن اٹھا کر ایک دو اس کی طرف مارے...

"ثانیہ تم فکر مت کرؤ.... راحیل بھت اچھا لڑکا ھے... وہ سمجھ جاے گا کے تم نے یہ حرکت انجانے میں کی ھے..." شاھنزیب نے اسے تسلی دی

"ھاں یہ تو ھے... وہ بھت اچھے ھیں... سب کے لیے ھمیشہ اچھا ھی سوچتے ھیں... ان کو غصہ آتا ھے ناں تو وہ بجاے سامنے والے کے خود پر

ھی اتار لیتے ھیں..." ماھنور راحیل کی بڑھائی بیان کرتے ھوے ثانیہ کو سمجھانے لگی ....

اب میں راحیل کے سامنے کون سہ منہ لے کر جاؤ گی" وہ مارے ندامت" کے بول رھی تھی....

ایک ھی تو منہ ھے آپ کے پاس... وہ بھی اتنا پیارا سہ.... وہ ھی لے کر" چلی جایئے گا راحیل پاجی کے سامنے" ریشم کشن کو ھاتھ میں پکڑ کر مسکراتے ھوئے بول رھی تھی....

ماھنور نے اپنا دوپٹہ شانوں سے اُتار کر ثانیہ کے سر پر اڑھا کر بڑے پیار سے کھا: "دوپٹا اوڑھ کر جایے گا... ذرا سہ شرمایئے گا... ذرا سہ گھبرایے گا... اور پھر اپنی دل چورا لینے والی مسکراھٹ کے ساتھ اس سے

معافی مانگ لیجیے گا.....دیکھیے گا ناراضگی سب بھول بھال فدا ھو جائیں گے آپ پر" ماھنور بڑی شوخی سے انھیں آنکھ مار کر کھ رھی تھی... جس پر ریشم خوب ھسنے لگی..اور شاھنزیب مسکراء دیا۔

رات کے دس بجے کے قریب کامران ھول میں آیا تو ماھنور اکیلے بیٹھی کرسی پر کچھ گم سم سی تھی.... وہ چلتا ھوا کب اس کے پاس آکر کھڑا ھو گیا اسے خبر ھی نہ ھوئی... وہ رومیسا آپا کی وداعی کا سوچ کر دل ھی دل رو رھی تھی ...کے ان کے جانے کے بعد وہ اتنے بڑے گھر اتنے سارے لوگوں کے بیچ تنھاء سی ھو جاے گی.... رومیسا آپا کا نکاح جمعہ کے دن کا رکھا گیا تھا.... نکاح کے بعد وہ پرائی ھو جائیں گی یہ سوچ اس کا دل ابھی سے غمگیں تھا... وہ یہ ساری باتیں کس سے کھے شاھنزیب کی تو ناراضگی ھی ختم ھو کر نھیں دے رھی تھی...

کھاں گم ھومانو؟؟؟"کامران نے اس کے سر پر ھلکف سہ ھاتھ مارتے"
ھوے کھاتو وہ اپنے حواسوں میں لوٹ آئی

یھی تو سمجھ نھیں آرھا کے کھاں گم ھوں"ماھنور نے بڑا عجیب سہ جواب"
دیا تھااداس ھو کر

کامران نے میز کے برابر والی کرسی کو گھسیٹااور بلکل ماھنور کے برابر میں لگا
کر بیٹھ گیا..."اتنی اداس کیوں ھومانو؟؟....سب ٹھیک توھے؟؟....کسی
نے کچھ کھا کیا؟؟؟"وہ اسے اداس دیکھ کر بے چین ھو گیا تھا....وہ جانتا تھا
کے ماھنور کی اداسی کی وجہ کھیں ناں کھیں رومیسا آپا کی شادی ھے

نھیں تو....میں تواداس نھیں ھوں...میں تو بھت خوش ھوں...آخر"
میری آپا کی شادی ھے...آج سے ٹھیک دس دن بعد میری آپا کی رخصتی

ھے" وہ مسکراءدی یہ کھ کر...پرایسالگ رھا تھا کے وہ زبردستی مسکراءرھی ھے....اسکی مسکراھٹ تواسکے چھرے کو کھلتا ھوا گلاب بنادیتی ھے...پر ...آج وہ ھی مسکراھٹ اس کے چھرے کو مرجھا ھوا کر رھی ھے

ویسے میں تمھیں ھی ڈھونڈ رھا تھا... تمھیں بھت شوق ھے ناں میرے" ساتھ بائیک ریس میں حصہ لینے کا" کامران ابھی بول ھی رھا تھا کے وہ مارے خوشی کے اچھل پڑی..."سچ؟؟....آپ مجھے واقعی بائیک ریس میں ...لے جائیں گے؟؟" وہ بے حد مسرت سے پوچھ رھی تھی

ھاں کیوں نھیں...ضرور....چلو.....جلدی اٹھو...گیارہ بجے ریس" شروع ھو گی" کامران نے اس سے کھا تو وہ فورا اٹھ کر سیڑیوں کی طرف لپکی

کھیں جارھی ھو کیا؟؟؟" شاھنزیب اسی وقت وھاں آیا تھا....جب"
...ماھنور بلکل تیار ھو کر تیزی سے ایک دو سیڑیاں پھیلانگتی ھوئی نیچے اتری

وہ میں....." ماھنور کچھ بولتی اس سے پھلے کامران جو شاھنزیب کے"
پیچھے کرسی پر بیٹھا تھا کھڑا ھو کر "ھاں میرے ساتھ جارھی ھے.... بائیک
ریس میں.... میری پارٹنر بننے کے لیے..." بول کر ماھنور کو چلنے کا اشارہ
کیا

ماھنور کھیں نھیں جاے گی اور بائیک ریس میں تو بلکل نھیں """
شاھنزیب نے مڑ کر کامران کو دیکھتے ھوے دوٹوک انداز میں کھا

مانو کھاں جائے گی اور کھاں نھیں یہ بتانے والے تم کون ھوتے ھو؟؟"""

کامران کو شاھنزیب کا انکار کرنا غصہ دلایا گیا تھا.... وہ مارے تیش میں بول رھا تھا...

میں اس کا کزن ھوں اور اس کی بھلائی کے لیے بول رھا ھوں... آپ کو" خود سوچنا چاھیے کے دس دن بعد گھر میں شادی ھے... گھر میں مھمان آرھے ھیں.... کچھ تو آ بھی گئے ھیں... ان سب کے باوجود کیا آپ کا مانو کو بائیک ریس میں لے کر جانا ٹھیک ھے؟؟؟.... وہ لڑکی ھے

کامران.... بائیک ریس میں حادثات ھو جانا کوئی بڑی بات نھیں ھے... اگر ماھنور کو کچھ ھو گیا تو" شاھنزیب نے کامران کو آئینہ دیکھایا تھا جو دیکھنے کے لیے وہ تیار نھیں نہ تھا.....

شاھنزیب بھت چھوٹے ھو تم مجھ سے... جتنی تمھاری عمر ھے اتنا تجربہ"
ھے میرا..... سمجھے بچے"اس نے طنزیہ مسکراھٹ کے ساتھ شاھنزیب کی
بات کا جواب دیا تو.... شاھنزیب غصے سے لبریز ھو کر: وہ تو نظر آھی رھا
ھے... کامران بھائی" کھتے ھوے آھنور کی طرف بڑھ گیا اور اس کا ھاتھ
مضبوطی سے اپنی گرفت میں لے کر ابھی ایک قدم بھی نہ چلا تھا کے
...کامران غصے سے آگے بڑھا تھا
مگر راہ میں رکھی کرسی سے ٹھوکر کھا کر
لر کھڑا گیا تو مارے جلال کے کرسی کو ایک لات مار کر دور پھینک دیا... کرسی
....کی آواز سن کر راحیل دوڑا چلا آیا

کامران نے شاھنزیب کے دائیں کندھے پر ھاتھ رکھ بڑے برھم سے
"کھا:"مانو میرے ساتھ جاے گی

راحیل وھاں ٹھیک وقت پر پھنچ گیا تھا.... شاھنزیب نے ماھنور کا ھاتھ چھوڑااور پلٹ کر: ''وہ نھیں جاے گی'' صاف الفاظوں میں کامران کے منہ پر کھ دیا.... کامران غصے سے پاگل ھوے جارھا تھا کے شاھنزیب کی ھمت کیسے ھوئی ماھنور کو اس کے ساتھ جانے سے روکنے کی...پر وہ بھی .....ڈرنے والا تھوڑی تھا نیڈر بن کر چٹان کی طرح کھڑا رھا

شاھنزیب اپنی حد میں رھو.... مت بھولو.... کے تم بھت چھوٹے ھو مجھ'' سے'' شاھنزیب کے کندھے پر اپنے بھاری ھاتھ سے تھپکتے ھوے لال سرخ آنکھوں سے اسے گھورتے ھوے کھ رھا تھا ....

چلو مانو'' کامران ماھنور کی طرف دیکھ کر بولا''

چھوڑیں کامران بھائی.... ھم پھر کبھی چلیں گے" ماھنور دونوں کی بحث"
.....سے ڈر گئی تھی.....اس لیے بات ختم کر دینا چاھتی تھی

سن لیا آپ نے...اب جائیں آپ" شاھنزیب نے اپنا غصہ ضبط کرتے"
.... ھوے کھا تھا کامران سے... لیکن جواب اس نے شاھنزیب کا کالر پکڑ لیا

اسی وقت راحیل وھاں پھنچا....اس نے آکر سب سے پھلے کامران سے
.... شاھنزیب کا کالر چھڑوایا....راحیل کو دیکھ ماھنور پر سکون ھو گی

پاگل ھو گے ھو کیا تم دونوں.... یہ ھی خیال کر لو کے گھر میں مھمان آے"
ھوے ھیں" راحیل دونوں کو ھی ڈانٹتے ھوے بولا....اسی وقت ثانیہ اپنے
.....کمرے سے نیکل آئی

شاھنزیب بدتمیزی کررھاتھامیرے ساتھ"کامران اپنی صفائی میں بول" کرچپ ھواتوشاھنزیب بول پڑا"کیابدتمیزی کی میں نے؟؟...."پھر راحیل سے مخاطب ھوکر:"آپ خودبتائیں راحیل...کیااس وقت مانوکا "کامران کے ساتھ بائیک ریس پر جاناٹھیک ھے؟؟؟

تم دونوں پھلے توخاموش ھوجاؤ.... بھت بحث کرلی تم دونوں نے...نہ" کامران تمھیں اپنے بڑے ھونے کاخیال آیانہ شاھنزیب تم نے اپنے چھوٹے ھونے کاکاپاس رکھا....اب تم دونوں چپ چاپ اپنے کمرے میں چلے جاؤ....یھی تم دونوں کے لیے بھتر ھے....کوئی ضرورت نھیں ھے اس بات کواور طول دینے کی....یہ بات یھیں ختم کردو.... صبح میں تم دونوں کے رویوں میں روز معمول جیسی مسکراھٹ دیکھناچاھتاھوں تلخی نھیں....سمجھے تم دونوں....اب جاؤ"راحیل ویسے توحسن اخلاق کامالک تھالیکن اس وقت وہ بے انتھاء غصے میں دونوں کوڈانٹتے ھوے کھ رھا

تھا.....راحیل ان دونوں کو غصے بھری نگاہ سے دیکھ رہا تھا کامران پاؤں پٹختے ہوے چل دیا...جبکے شاھنزیب نے ماھنور کا ھاتھ دوبارا مضبوطی سے پکڑا اور اسے وھاں سے کھینچتا ھوا لے گیا....راحیل پلٹا تو اسے اپنے سامنے گھبرائی ھوئی سی ثانیہ نظر آئی....وہ راحیل سے خوفزدہ سی ھو گی تھی....راحیل اسے دیکھتا رھا...یھاں تک کے وہ بھاگتی ھوئی کمرے میں چلی گی....اور اندر جا کر اس نے دروازہ لوک کر لیا....''سب تو کھ رھے تھے کے راحیل بلکل بھی غصہ نھیں کرتا...پھر یہ کیا تھا....وہ تو اس قدر ڈانٹ رھا تھا شاھنزیب اور کامران کو.....اب میرا کیا ھو گا'' وہ دروازے سے لگ کر چھت کی طرف دیکھتے ھوے آپنے آپ سے ھی ھم کلامی کر رھی تھی ....

''یہ لڑکی مجھے دیکھ کر بھاگ کیوں گی؟؟؟'' راحیل یہ سوچتا ھوا وھاں سے چلا گیا....

شاھنزیب ماھنور کا ھاتھ پکڑ کر اسے اپنے کمرے میں لا کر اس پر برسنے لگا... ''تمھیں ضرورت کیا تھی کامران کے ساتھ بائیک ریس پر جانے کے لیے کھنے کی؟؟؟''

ماھنور نے اپنا ھاتھ اس سے چھوڑا کر اسے بغور دیکھتے ھوے کہا:''میں نے نھیں کھا تھا ان سے.... وہ خود آے تھے مجھے ڈھونڈتے ھوے.... انھوں نے مجھ سے پوچھا تو میں نے ھاں کر دی...'' یہ کھ کر وہ مڑ کر جانے لگی.... تو شاھنزیب نے فورا اس کی نازک کلائی مضبوطی سے پکڑ لی:'' رومیسا آپا تمھیں کبھی بھی کامران کے ساتھ جانے نھیں دیتیں تھیں... کیا کامران کو ھاں کرنے سے پھلے بھول گیں س تھیں تم؟؟؟..... رومیسا آپا کی مجبوری ھے تم سے دور جانا.... پر اب تم اتنی چھوٹی نھیں رھی ھو کے اپنا خود خیال نہ رکھ سکو... تمھارے پاس اپنی عقل ھے یا نھیں؟؟؟....'' وہ

اس قدر غصے میں تھا کے ماھنور خاموش ھو گیؔ.... اور کوئی جواب ھی نہ دیا .... شاہ کو اپنا یوں اغنور ھونا برداشت نہ ھوا تو بپھر اٹھا "کامران جب بھی ریس پر جاتا ھے کچھ نہ کچھ ڈوٹوا کر ھی آتا ھے.... کبھی پاؤں کی ھڈی کبھی ھاتھ کی.....اور ایک بار تو مرتے مرتے بچا تھا....یاد ھے ناں تمھیں مانو؟؟؟؟.....وہ شخص جسے اپنی جان کی کوئی قدر نھیں تم اس شخص کو اپنی جان سونپنے چلی تھیں.... تم اتنی بڑی بے وقوف نیکلو گی سوچا نھیں تھا میں نے کبھی" شاھنزیب نے اس کے پکڑے ھوےؔ نازک سے ھاتھ کو جب جھنجھوڑتے ھوےؔ کھا تو اس کی آنکھوں میں آنسوں آ گےؔ.....دل تو چاھا پھوٹ پھوٹ کر روےؔ....پر پھر خود کو سمبھالتے ھوےؔ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ھوےؔ کھنے لگی: "ھاں ھوں میں بے وقوف....اور صرف بے وقوف ھی کیوں...پاگل احمق الودماغی مریض یہ سب جو تم کھ نھیں پا رھے ھو....وہ میں خود ھی کھ دیتی ھوں....ھاں ھوں میں.....پر تم تو بھت ذھین ھو ناں.....تو صرف میرے ایک سوال کا جواب دے دو..."

یہ کھ کر وہ تھوڑی دیر خاموش ھو گئی..... اپنی آنکھوں کے آنسوں جو موتی بن کر بھ رھے تھے ان کو صاف کرتے ھوے "رومیسا آپا کی مجبوری ھے مجھ سے دور جانا.... یہ سمجھ سکتی ھوں میں.... پر تم کیوں مجھ سے دور جا رھے ھو؟؟..... تمھیں کیا مجبوری لاحق ھو گئی ھے.... بس یہ سمجھا دو مجھے" وہ بڑی جستجو سی اس سے سوال کر رھی تھی... شاھنزیب نے اس کا سوال سن ..... ھاتھ چھوڑ دیا تھا

میں نے کچھ نھیں کیا.... تمھیں ھی آزادی چاھیے تھی مجھ سے... جو میں نے تمھیں دے دی.... اب تمھیں تمھاری من پسند چیز دے دی ھے میں نے تو بھی تمھیں سکون نھیں ھے" اس نے ماھنور سے اپنا منہ مڑ کر کھا تو اس بار ماھنور نے اس کا پیچھے سے ھاتھ مضبوطی سے تھامتے ھوے کھا: "سکون تو تب آے گا جب اس آزادی میں میرا شاہ میرے ساتھ ھو گا.... اس کے بغیر اس آزادی میں کوئی مزا نھیں..." ماھنور نے اتنی

محبت سے کھا کے وہ اپنی ساری ناراضگی بھول گیا.... غصہ سارا دھرا کا دھرا رہ گیا....

سوچ لو.... پھر مت کھنا کے میں ھٹلر ھوں"اس نے مسکراء کر کھا".....

بس ایک معافی ھماری توبہ جواب ھم ستائیں تم کو"اس نے ایک ھاتھ " .....سے کان پکڑا اور ھلکاسہ اس کے چھرے کی طرف دیکھ کر مسکراء دی

ڈائیلاگ بازی تو کوئی تم سے سیکھے...."کھتا ھوا بیڈ پر جا بیٹھا".....

ویسے میں بھت اداس تھی... رومیسا آپا کی شادی کو لے کر... میری ماں تو" مجھے پیدا ھوتے ھی چھوڑ گی".... اور اب میری وہ ماں جس نے مجھے بچپن سے بڑے لاڈ پیار سے پالا ھے وہ بھی چھوڑ کر جا رھی ھیں"ماھنور کی آنکھوں

میں نمی تھی....اوراس نے شاہ کواپنے دل کی کیفیت سے آگاہ کیا...وھی کیفیت جووہ کامران کو نھیں بتاپارھی تھی....شاھنزیب کوبلاھچکچاھٹ بتارھی تھی....

شاھنزیب بیڈپر بیٹھاھواتھااس نے اپناھاتھ ماھنور کی طرف بڑھایا؛"آؤ بیٹھو"

ماھنورنے اس کی آنکھوں میں اپنی اداسی کی جھلک دیکھی تھی....اس نے فوراًاپناھاتھ اس کے ھاتھ میں دے دیا....اوراس کے برابر میں بیٹھ گی....

یہ تودستورھے دنیاھے مانو....ھر بیٹی کواپناگھر چھوڑکردوسرے گھر جانا" ھوتاھے....اپنی نئی دنیابسانی ھوتی ھے....پراس کامطلب یہ نھیں کے وہ

اپنے پرانے رشتے بھول جاتی ھے... عورت بھت مضبوط ھوتی ھے.... بڑا ضبط کرنے کی طاقت دی ھے خدا نے اسے... وھی تو ھے جو دو خاندانوں کو آپس میں جوڑ کر رکھتی ھے... میں نے مانا تمھارے کیس میں سب الٹا ھے.... لوگوں کی بیٹیاں اپنی ماں سے وداع لیتی ھیں اور تمھارے کیس میں تمھاری ماں {رومیسا آپا} لے رھی ھیں.... پر ان کی محبت وھاں جانے سے تمھارے لیے کم تھوڑی ھو جائے گی" وہ اتنے پیار و محبت سے اسے سمجھا رھا تھا کے ماھنور دو تین لمحوں کے لیے تو اسے تکتی سی رہ گئی.... اسے لگ ھی نھیں رھا تھا کے شاہ اس سے عمر میں چھوٹا ھے..... اس نے اتنے پیار سے اپنی بات سمجھائی کے وہ اپنی ساری اداسی بھول بیٹھی.... اور اسے دیکھ کر مسکرانے لگی۔

ماھنور صوفے پر بیٹھی پاؤں سیدھے کرے ریلیکس فیل کر رھی تھی... کے واپس رومیسا آپا کی آواز اس کے کانوں میں گونجی "ماھنور پکوڑے دیکھو... مجھے لگ رھا ھے تم چولھا تیز آنچ پر کر کے یھاں بیٹھنے چلی آئی ھو" ماھنور آواز سنتے ھی کچن کی طرف دوڑی ....

رومیسا آپا اپنے جانے سے پھلے ماھنور کو بلکل ٹرین کر دینا چاھتی تھیں.... ماھنور کچن میں پھنچی تو رومیسا آپا کو پھلے سے چولھے کی آنچ ھلکا کرتا پایا "کھاں چلی گیں تم؟؟؟.... چولھے کی آنچ کو اتنا تیز کر کے.... اگر میں وقت پر نہ آتی تو جل جاتے یہ... پھر کیا سب کو جلے ھوے پکوڑے کھلاتی تم؟؟؟" رومیسا آپا چولھے کی آنچ کم کرتے ھی پلٹی اور ماھنور کو خوب سنناشروع کر دیا ....

آپا کھڑے کھڑے کمر تختہ سی ھو گی تھی میری.... سوچا لان میں صوفے" پر بیٹھ کر تھوڑی کمر ھی سیدھی کر لوں" ماھنور نے اپنی کمر پر ھاتھ رکھ تھکن ....کا اظھار کیا تو رومیسا آپا برس پڑیں

اچھا جی... ایک پکوڑے پکانے میں تمھاری کمر تختہ ھو گی".... مانو بڑی" ھو گی ھو تم..... سب ٹھیک کھتے ھیں میرے پیار نے بیگاڑ دیا ھے تمھیں.... ارے ابھی کوئی سن لے.... کوئی کیا بڑی پھوپھو ھی سن لیں کے تمھاری نازک کمر صرف پکوڑے بنانے میں ھی دھک جاتی ھے تو سو سو باتیں سنائیں گی مجھے... کے کیا سیکھایا ھے میں نے تمھیں.... مانو کیوں بدنام کرنے پر تولی ھو اپنی آپا کو... ٹھیک کھتی تھیں داد و میڑک کرتے ھی تمھیں کچن میں لگا دینا چاھیے تھا مجھے.... کم از کم تمھیں آج کچھ تو آتا" آپا اپنا ... سر پکڑ کر اسے سنا رھی تھیں

آپا ابھی ایک ھفتے پھلے ھی اتنے اچھے چاول پکا کر کھلائیں ھیں آپ"
کو....اور سب گھر والوں کو....جب آپ بازار گیں ھوئی تھیں یاد کریں"
ماھنور نے انھیں یاد داشت پر زور دینے کو کھا تو آپا غصے سے لال ھو گیں

مانو زیادہ بحث مت کرؤ مجھ سے....زبان قینچی کی طرح چلنے لگی ھے"
تمھاری....دیکھ رھی ھوں میں" آپا ابھی چپ بھی نہ ھوئیں تھیں کے
کامران فریج سے پانی کی بوتل لینے آیا...اور ماھنور کی بات وہ سن چکا تھا تو بیچ
میں ٹانگ اڑے بغیر وہ رھ سکے یہ کھاں ممکن تھا.....آخر اس کو بھی ماھنور
سے بھت سے حساب کتاب پورے کرنے تھے...اور اس سے اچھا موقع
...اور کھاں ملتا جب آپا غصے میں تھیں

اچھے چاول...اور تم نے پکائے.....بس رھنے دو مانو....یار ایک سال"
سے یہ لڑکی چاول پکا رھی ھے...پر جب بھی بناتی ھے کچھ نہ کچھ گڑ بڑ کر

ھی ڈالتی ھے... کبھی چاول میں نمک زیادہ ھوتا ھے کبھی مرچیں...اور کبھی تو سمجھ ھی نھیں آتا کے چاول ھیں یا کیچھڑی....اب ایسے میں اگر اتفاق سے محض اس سے ٹھیک چاول بن جائیں تو ھم تو اسے اچھا ھی کھیں گے" کامران نے ماھنور کو مسکراء کر دیکھا یا اور آپا کے کان بھر دیے....وہ اس وقت گھس میں چونگی ڈال جمالو دوڑ کھڑی کا کام کر رھا تھا....ماھنور کا دل تو چاھا کے اِس گرم کھولتے ھوے تیل میں اِن پکوڑوں کے ساتھ .....کامران کو بھی تل دے

کامران آگ لگا کر ماھنور کو منہ چڑاتا ھوا پانی کی بوتل لے کر چل دیا....اس بار ماھنور دانت پیستی سی رہ گی تھی....پھر تو رومیسا آپا نے خوب ڈانٹ پلائی...ماھنور بیچاری چپ چاپ کھڑے ھو کر سنتی رھی... مگر دل میں تو بس یھی چل رھا تھا کے اب کامران کو چھوڑنا نھیں ھے۔

سب رات کا کھانا تناول فرما رھے ھوتے ھیں...کے ماھنور راحیل کو دیکھ کر شوخی سے بولتی ھے:"شو...مونو"اور کھتے ھی اپنی آنکھیں راحیل سے چورا لیتی ھے...راحیل کے کان مانھور کی آواز سنتے ھی کھڑے ھو جاتے ھیں...ثانیہ ریشم اور شاھنزیب ماھنور کو دیکھنے لگتے ھیں....راحیل کی سرخ لال آنکھیں ثانیہ کو گھور رھی ھوتی ھیں....

لگتا ھے ثانیہ نے سب کو بتا دیا کے ائیر پورٹ پر کیا ھوا تھا" یہ سوچتے" ھوے مارے غصے کے ھاتھ میں پکڑا کانٹا پلیٹ میں پٹختے ھوے وھاں سے اٹھ کر چلا جاتا ھے....ان کے جاتے ھی سب کی نظریں ماھنور پر ٹک جاتی ھیں...

تم نے اور رومیسا نے قسم کھالی ھے کیا کے راحیل کو کھانا کھانے نھیں" دینا؟؟" بڑی پھوپھو نے ماھنور کو بغور دیکھتے ھوے غصے سے پوچھا...ماھنور

کھاں جانتی تھی کے راحیل کا اس قدر سخت ردِ عمل اسے دیکھنے کو مل جاے گا... وہ جان چکی تھی کے اب بھت ڈانٹ پڑنے والی ھے اسے بڑی پھوپھو سے....

اگر بڑی پھوپھو ایک بار ڈانٹنا شروع کر دیں تو وہ ایسا ھوتا ھے جیسے کسی نے ٹیپ ریکوڈر کا بٹن اُون کر دیا ھو... اور بند کرنے کا بٹن ھو ھی نہ..... وہ سر جھکاے آرام سے ان کی ڈانٹ سنتی رھی ....

پھوپھو ابھی بچی ھے یہ... ایسے نھیں پتا کے کس سے کس طرح بات کرنی چاھیے.... پر میں اِسے سمجھا دو گی" بس رومیسا کا ماھنور کی طرف داری کے لیے کھنا گناہ ھو گیا تھا....

بڑی پھوپھو اپنی ساری طوپوں کا منہ ماھنور کی جگہ رومیسا پر کر دیا" یہ سب تمھارا ھی سیکھایا ھوا ھے بی۔بی.....جو یہ بول رھی ھے... بڑی ماں بنی پھرتی ھو اِس کی....اک تمیز و احترام تو تم سے سیکھایا نہ گیا" رومیسا یہ ساری باتیں سن جھنجھلا رھی تھی.... پھر بھی سر نیچے کیے آحترام سے پھوپھو کی بات سنتی رھیں

کاش خدارا...اِن کا ٹیپ ریکاڈر بن کرنے کا ایک بٹن ھوتا تو میں اب تب دبا" چکی ھوتی.... بیچاری میری بھولی بھالی آپا... میری وجہ سے پھوپھو کی جلی کٹی سن رھی ھیں" ماھنور بڑی پھوپھو کو دیکھتے ھوے آھلکے سے بولنے لگی..... بڑی پھوپھو کے کان اتنے تیز نیکلیں گے ماھنور کو اس کا اندازہ نہ تھا...

ریشم ماھنور کی آگے کی پلیٹ اٹھالو" بڑی پھوپھو اس کی بات سن تلملا اٹھی"
... تھیں.....ماھنوران کی یہ بات سن انھیں حیرت سے دیکھنے لگی

اب اِسے بھی کھانا تب ملے گا جب راحیل کھانا کھائے گا" پھوپھو نے اپنا"
.....سارا غصہ ماھنور کے کھانے پر اتارا تھا

"ریشم احتجاجاً: "پرامی
سننا نھیں تم نے؟؟؟...." وہ پھر سے غصے سے ریشم کو کھتی ھیں...تو"
.....ریشم نہ چاھتے ھوے بھی ماھنور کی کھانے کی پلیٹ اٹھا لیتی ھے

پھوپھو راحیل نے کھانا نھیں کھایا یہ اُن کی مرضی....اس سے ماھنور کے"
کھانے کا کیا تعلق ھے؟؟؟....یہ تو کوئی بات نھیں ھوئی....نہ کوئی
انصاف کا فیصلہ" شاھنزیب پھوپھو سے مخاطب ھو کر کھنے لگا.... جس پر

شاھنزیب کی ماں فوراً اسے آنکھیں دیکھاتے ھوئے خاموش رھنے کا اشارہ کرنے لگیں....

ثانیہ اپنے دل میں سوچتی ھے: "یہ الفاظ ماھنور کے نھیں میرے ھیں اگر خالا کو پتا چل جائے... تو نہ جانے ان کا میرے ساتھ کیسا طرزِ عمل ھو گا" وہ چپ چاپ وھاں سے اٹھ کر چلی جاتی ھے....

ٹھیک ھے اگر ماھنور کھانا نھیں کھائے گی تو میں بھی نھیں کھاؤں گا" وہ" غصے سے اعلان کرتا ھوا چلا گیا تھا....

To be con....#part_no_13_part_2

حُسنِ_کنول#

مرضِ_عشق_کی_دواء_تم_ھو#

دیکھ رھے ھو تم.... تمھارے گھر میں تو تمیز و تھذیب نام کی کوئی چیز" نھیں رھی ھے.... کل کا بچہ مجھے باتیں سنا کر چلا گیا...." پھوپھو اپنے آنچل سے اپنی آنکھیں مسلتے ماھنور کے والد ملک صاحب سے مخاطب ھو کر بول رھی تھیں....

میری تو کوئی عزت ھی نھیں ھے اس گھر میں.... مجھے یھاں آنا ھی نھیں" چاھیے تھا" وہ اپنے آنسوں جو کسی کو جھلکتے ھوے نظر ھی نھیں آرھے تھے صاف کرتے ھوے بولیں....

اللہ جانے کس نے رسم نیکالی ھے شادی میں سب رشتے داروں کو بلانے" کی.... صرف ان کے بچوں کو بلوالینا چاھیے.... جب سے آئیں ھیں فساد برپا کر رکھا ھے" ماھنور اپنے دل میں کڑکڑا رھی تھی

آپ بھی ناں باجی.... اتنی سی بات پر اتنا غصہ کرنے اور بچوں کو سزائیں" سنانے کی کیا ضرورت تھے... جاؤ مانورا حیل کے لیے کھانا لے جاؤ.... اُسے منا کر کھانا کھلا دو" ملک صاحب نے بڑے پیار سے کہا تو وہ "جی ڈیڈ" کہتے ہوے کھڑی ہوئی راحیل کی پلیٹ اٹھا کر سیڑیوں پر چڑھتی ہوئی راحیل کے کمرے کی جانب بڑھ گئی.....

دروازہ کھول لیتی اگر یاد نہ آتا کے راحیل ناراض ہو کر گیا ہے اس لیے دروازہ نوک کرنے لگی.... دو تین بار نوک کرنے کے باوجود اندر سے کوئی جواب موصول نہ ہوا تو ہلکا سہ دروازہ کھول کر جھانکا اندر.... جب اندر کوئی نظر نہ آیا تو خاموشی سے دروازہ پورا کھول کر اندر داخل ہو گئی.... کمرے میں سادگی کا حسن جھلک رہا تھا.... سفید رنگ کا بلب پورے کمرے میں چمک سی پھیلا رہا تھا.... پھلے تو اُس نے ہلکے سے واش روم کے پاس کھڑے ہو کر آواز لگائی.... "راحیل..... راحیل پاجی" لیکن

کوئی آواز نہ لوٹی.....اِدھر اُدھر دیکھنے لگی....راحیل کمرے میں موجود نھیں ھے یہ دیکھ جانے لگی...تو کھلی کھڑکی سے ٹھنڈک کا احساس اندر آیا تو اُس نے جھرجھری لیتے ھوے کھانے کی پلیٹ سامنے رکھی میز پر رکھ کر کھڑکی بند کی....پھر واپس آکر پلیٹ اٹھا کر ابھی ایک قدم بھی نہ چلی تھی ..کے اس ڈائری کو پلٹ کر دیکھا جو میز پر قلم کے ساتھ رکھی تھی

واو....ڈائری....ضرور پرسنل ھوگی...پڑھوں" کھتے ھوے ڈائری کو" بے تابی سے اٹھالیا....پر پھر رومیسا آپا کی کھی بات دماغ میں گھومنے لگی...."کسی کی پرسنل ڈائری نھیں پڑھتے" یہ خیال آتے ھی ڈائری میز پر بے دلی سے پٹک دی....لیکن دل کے ھاتھوں مجبور تھی بیچاری....دل تو بے مان ھو گیا تھا.... تجسس بڑھ رھا تھا کے آخر اندر راحیل پاجی نے کیا لکھ رھا ھے....اس لمحے بس ڈائری کھول کر پڑھ لینا چاھتی تھی..جاننا کا بڑا اشتیاق تھا کے راحیل پاجی اِس میں کیا لکھتے رھتے ھیں....

بس اِسی چاھ میں ایک بار پھر اُس ھری رنگ کی

....ڈائری کو اٹھانے کی نیت سے ھاتھ بڑایا تھا

لیکن کمبخت ضمیر تھا کے پڑھنے ھی نھیں دے رھا تھا...."

نھیں....راحیل پاجی پھلے ھی مجھ سے ناراض ھو کر گے تھے...میں نے

....ایسے پڑھا تو وہ مزید خفاء ھو جائیں گے

کیا کروں؟؟؟....اب تو مجھے رات بھر نیند نھیں آے گی....بس دماغ میں یہ ڈائری ھی چلتی رھے گی....کوئی بھی تو نھیں ھے "یھاں...میں پڑھ کر واپس رکھ دوں گی...کسی کو پتا نھیں چلے گا

دوسری طرف راحیل فریج کھول کر کول ڈرینگ کا کین نیکال کر پینے لگتا ھے...کے اُسے یاد آتا ھے کے اُس کا ضروری فون آنا تھا...اور وہ اپنا فون کمرے میں ھی بھول آیا ھے...وہ تیزی سے کین لے کر اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا....

ماھنور یہ سوچ کر کے اُسے کوئی نھیں دیکھ رھا ڈائری کھول ھی رھی ھوتی ھے.... کے کسی کے آنے کی آھٹ کانوں کی سماعت سے ٹکرائی.... ''ضرور راحیل پاجی ھوں گے'' یہ بولتے ھی جھٹ پٹ وہ ڈائری لے کر کھڑکی کی جانب بڑھی.... کھڑکی کھول کر ڈائری باھر پھینک دی.... سوچا گارڈن سے جا کر اٹھالے گی بعد میں....

ماھنور آپ یھاں'' راحیل ماھنور کو اپنے کمرے میں کھڑکی کے پاس کھڑا'' دیکھ پوچھنے لگتا ھے.... ماھنور کھڑکی بند کر کے ان کی طرف پلٹتی ھے ''ٹھنڈی ٹھنڈی ھوائیں آرھی تھی.... مجھے سردی محسوس ھوئی تو سوچا کھڑکی بند کر دوں'' وہ بڑے اطمینان انداز میں ان سے کھنے لگی...

اچھا کیا" کہ کر سب سے پہلے اپنا موبائل چیک کرتا ہے....اور کین بیڈ"
...کے سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیتا ہے

آپ کھانا چھوڑ کر چلے گئے تھے اس لیے میں کھانا لائی ہوں" کھانے کی"
پلیٹ اُن کے پاس لاتے ہوئے بڑے پیار سے بولی

مجھے بھوک نہیں ہے" کہ کر انھوں نے کین منہ سے لگایا اور سارا ایک"
سانس میں لیا...خالی کین ٹیبل پر رکھ کر ماہنور کو دیکھنے لگے....وہ کھانا کی
پلیٹ لے کر بیڈ پر بیٹھتے ہوئے:"پر مجھے تو بھت لگ رہی ہے....آپ کیا
گئے پھوپھو نے میرا کھانا بھی حرام کر دیا...اور میرے کھانے پر فل بینڈ لگا
ڈالا....آجائیں کھالیں ناں کھانا" اُس نے چمچہ راحیل کی جانب بڑھاتے
....ہوئے بڑا بھولا سہ چھرہ بنایا

اِس لمحے راحیل کی خوشی دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی... وہ اُسے بھلا کیسے منع کر سکتا تھا.... یہ تو نا جانے کب سے خواھش تھی اُس کی.... اُس نے مسکراھٹ کے ساتھ اس کا بڑھایا ھوا چمچہ پکڑ لیا.... اور چاول کھانا شروع کر دیا.... دو لقمے کھانے کے بعد اسے محسوس ھوا کے ماھنور اسے گھور رھی ھے... "جی... کیا ھوا؟؟؟..... آپ مجھے ایسے کیوں دیکھ رھی ھیں"

کیونکے میں نے آپ کو بتایا ھے کے مجھے بھوک لگ رھی ھے... اور پھوپھو" نے ایک ھی چمچہ دیا ھے... آپ تو اکیلے اکیلے کھا رھے ھیں...." وہ منہ بسور کر کھ رھی تھی...

آپ میرے چمچے سے کھالیں گی؟؟؟" اُس نے پوچھا تو ماھنور نے ھاں" کر دی... یہ دیکھ وہ دل ھی دل بھت خوش ھوا اور اپنا چمچہ ماھنور کی جانب

بڑھادیا....ماھنور نے بغیر کسی دیکت کے اُس چمچے سے کھانا شروع کردیا....

کھانا کھانے کے بعد ان کے کمرے سے نیکل کر.... کھانے کا سامان کچن میں رکھ فوراً گارڈن کی طرف دوڑی تھی... لیکن یہ دیکھ اُس کا سر چکرایا تھا کے گارڈن کو پورا چھانے کے کے باوجود اُسے ڈائری نہ ملی....

کھاں جاسکتی ھے ؟؟؟....میں نے تو خود کھڑکی سے یھاں پھینکی'' تھی...."وہ اپنا سر پکڑ کر تھوڑی دیر وھیں بیٹھ جاتی ھے...."ایک بار اور ڈھونڈتی ھوں"سوچ کر اس نے پھر سے ڈھونڈنا شروع کر دیا تھا...جب وہ ناامید ھو گی تو پریشان ھو کر:"اب کیا کروں ؟؟؟....راحیل پاجی کو پتا چلا تو وہ مجھے چھوڑیں گے نھیں...اللہ...ماھنور یہ کیا کیا تم نے"وہ خود کو کوس رھی تھی...اُاس نے مالی بابا سے بھی استفسار کیا.... مگر انھیں بھی کچھ

معلوم نہ تھا.... ''اچھا آپ کسی کو بتایئے گا نہیں کے میں نے آپ سے ڈائری کے بارے میں پوچھا ھے.... او۔کے'' کھ کر اپنے کمرے میں آ گئی ... تھی

پوری رات ماھنور بستر پر کروٹیں بدلتی رھی.... اسے سمجھ نہیں آ رھا تھا کے ڈائری کھاں غائب ھو گئی آچانک سے.... اُسے آسمان کھا گئی..... یا زمین نیگل گئی۔

راحیل نے پورا کمرا اوتھر پوتھر کر ڈالا تھا اپنی ڈائری کی خاطر.... اسے سمجھ نہیں آ رھا تھا کے ڈائری آخر گئی کھاں.... وہ نہایت صفائی پسند شخص ھے... اور اُس کا کمرے میں کوئی اگر ایک معمولی سی سوئی بھی رکھ جائے.... تو وہ واپسی پر اسے وھیں پائے گا تو پھر اتنی بڑی ڈائری کیسے غائب ھو گئی.... اُسے اپنی رسوائی کا خوف ستا رھا ھوتا ھے.... سرد موسم اور کمرے

میں چلتا ھوا اے۔ سی بھی اس کو ٹھنڈا نھیں کر پا رھے ھوتے.... اُس کے ماتھے پر پسینہ بھ رھا تھا....

جب وہ سب جگہ دیکھ کر تھک جاتا ھے اور اسے یہ اطمینان ھو چلا تھا کے کمرے میں ایسی کوئی جگہ نھیں جھاں اس نے ڈائری کو تلاش نہ کیا ھو تو مارے تھکن اور پچھتاوے کے زمین پر ھی بیٹھ جاتا ھے ''اگر وہ ڈائری کسی کے ھاتھ لگ گی تو.... اگر....'' وہ پسینوں سے شرابور ھو رھا تھا.... اک دم اچانک یاد آتا ھے کے ماھنور کل کمرے میں آئی تھی ''اگر ماھنور نے اُس ڈائری کو پڑھ لیا تو..... تو کیا ھو گا..... یا اللہ.... میری چھپی محبت کا پردہ رکھ لے.... یا اللہ مدد کر میری'' وہ اپنے آپ سے کھتا ھوا کھڑا ھو جاتا ھے ''اگر ڈائری ماھنور لے کر گی ھے تو وہ اب تک تو اسے پڑھ چکی ھو گی.... اور جان چکی ھو گی کے میں اس کے بارے میں کیسے خیال رکھتا ھوں.... اور بڑے ابو انھیں پتا چل گیا تو..... انھیں لگے گا میں آستین کا سانپ ھوں..... جس

تھالی میں کھا رھا ھوں اسی میں چھید کر رھا ھوں..... وہ تو مجھے گھر سے نیکال میری ماں اور بھن کا کیا ھو گا..... یا اللہ مدد کر.... تو اس دیں گے.... پھر بات کا گواہ ھے کے میں نے کبھی ماھنور کے بارے میں غلط نھیں سوچا.... مجھے تو خود پتا نھیں چلا کے کب مجھے اُس سے محبت ھوئی.... مجھے تو خبر ھی نہ ھوئی کے کب اس کا حسین سراپا میرے دل میں گھر کر گیا" وہ بھت ٹینشن میں تھا.... اس کی ھمت جواب دے چکی تھی یہ سوچ سوچ ..... کر.... کے اگر ماھنور نے ڈائری پڑھ لی.... تو کیا ھو گا اُس کا ردِ عمل

ماھنور بھی بے چین سی کیفیت میں مبتلا تھی.... وہ جوس کا گلاس ٹرے میں رکھ کر راحیل کے کمرے کا دروازہ باھر سے نوک کرتی ھے... جواب نہ ملنے پر وہ خود ھی دروازہ کھول کر اندر آجاتی ھے... پورا کمرا جو کل رات تک سادگی کا حُسن جھلکا رھا تھا اب ایسا لگ رھا تھا جیسے یھاں کوئی بڑا طوفان آکر گزر گیا ھو.... ساری چیزیں بکھری ھوئی تھیں... اور راحیل سر جھکائے

ٹیبل کے پاس کھڑا تھا....ماھنور یھی سوچ رھی ھوتی ھے کے نہ جانے وہ کن سوچوں میں گم سُم کھڑا ھے...

وہ جوس کا گلاس ٹرے سے اٹھا کر بیڈ کے سائٹ کونر ٹیبل پر رکھ دیتی ھے اور ٹرے لیے خاموشی سے واپس جانے لگتی ھے.... "اگر میں بغیر کوئی سوال کیے چلی گی اِس کمرے سے تو راحیل پاجی ضرور شک کریں گے" یہ خیال آتے ھی وہ پلٹ کر راحیل کی طرف دیکھنے لگتی ھے....وہ نھایت پریشان معلوم ھو رھا تھا....ماھنور ٹرے بھی ٹیبل پر رکھ کر راحیل کی طرف قدم بڑھاتی ھے "کچھ کھو گیا ھے کیا؟؟" وہ راحیل سے تین چار قدم کے فاصلے پر کھڑے ھو کر اپنی نظروں کا ڈر چھپاتے ھوے پوچھ رھی ھوتی ھے....راحیل ماھنور کی آواز سن چونک جاتا ھے.... گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ جاتا ھے اُس کے سامنے....

"یہ آپ نیچے فرش پر کیوں بیٹھ گے آ؟؟؟" وہ پریشان ھو کر سوال کرنے لگی.... راحیل کوئی جواب ھی نھیں دیتا....

"بولیں.... کچھ کھو گیا آپ کا..... جو آپ نے اپنے کمرے کی یہ حالت بنادی ھے...." وہ اُس کے پاس آ کر کھڑے کھڑے پوچھتی ھے...

"ھاں میری عزت میری زندگی میری محبت میرا رتبہ میری وفاداری غرض کے ھر چیز کھو گی آ ھے" وہ نیچے نظریں کرے آ بڑے غمزادہ انداز میں بول کر خاموش ھو جاتا ھے...

ماھنور کو ذرا سہ بھی اندازہ نھیں تھا کے اُس کی ایک بے وقوفی کسی کی زندگی میں طوفان برپا کر سکتی ھے.... وہ اسے اتنی بری کیفیت میں دیکھ گھبرا جاتی

ھے... ''میں ابھی چاچی جان کو بلا کر لاتی ھوں'' ماھنور کھتے ھوے وھاں سے تیزی سے چلی جاتی ھے....

وہ سیڑھیوں سے بھاگتی ھوئی نیچے آتی ھے.... ریشم اسے بھاگتا ھوا دیکھ: ''ایسے کیوں بھاگ رھی ھو؟؟؟..... جیسے کوئی تلوار لے کر تمھارے پیچھے پڑا ھے'' وہ کھ کر پالک کاٹنے لگتی ھے....

چاچی جان کھاں ھیں؟؟؟'' وہ بھوکھلاھٹ سے کھتی ھے تو ریشم اسے بتاتی'' ھے کے راحیل کی والدہ تو ھسپتال جا چکی ھیں.... ماھنور یہ سن دادو کے کمرے کی طرف بڑھ جاتی ھے....

دادو راحیل کے کمرے میں آتی ھیں وہ ابھی بھی ویسے ھی گم سم سہ بیٹھا ھوتا ھے ''دیکھا دادو..... یہ کیسے زمین پر بیٹھے ھیں... کچھ بول بھی نھیں رھے

ٹھیک سے.... آپ دیکھیں ناں راحیل پاجی ایسے کیوں بیٹھے ھیں" وہ دادو کا ھاتھ پکڑ کر راحیل کی جانب دیکھ کر کھتی ھے.... اُس کی شرم ساری ھی تو ھے جو لمحہ لمحہ راحیل کی خاموشی کے ساتھ بڑھ رھی ھے..... "اچھا تم پانی لا کر دو" دادو اسے وھاں سے بھیجنے کے لیے پانی کا سھارا لیتی ھیں .... جی دادو کھتی ھوئی وہ وھاں سے چلی جاتی

ھے.... دادو راحیل کے پاس آکر بڑے پیار و شفقت سے اس کے سر پر ھاتھ رکھ دیتی ھیں.... راحیل اپنا چھرا اوپر کرتا ھے تو اس کے چھرے کا پسینہ سورج کی روشنی میں چمک رھا ھوتا ھے.... وہ دادو کو اپنی نظروں کے سامنے پا کر بے ساختہ اٹھ کر دادو کے گلے لگ جاتا ھے .....

میرا بچا.... کیا ھوا تجھے ؟؟؟..... میرے بچے بول.... تیری دادو کی جان" نیکلے جا رھی ھے تجھے ایسے حال میں دیکھ کر" دادو اُس کی کمر پر سھلاتے ھوے بار بار بول رھی تھیں.... دادو اسے اپنے گلے سے ھٹا کر بیڈ کے پاس

لے کر جاتی ھیں اور وھاں اپنے ساتھ بیٹھا کر اس کے چھرے سے پسینے صاف کرتی ھیں.....اسی لمحے کوئی دروازے پر آکر کھڑا ھوتا ھے...."کیا ھوا ھے میرے بچے؟؟؟" وہ اپنے آنچل کو راحیل کے چھرے پر ملتے ھوے کھتی ھیں...."بول میرے بچے اپنی دادو سے کیسا پردہ" وہ جب اتنے پیار سے کھتی ھیں تو راحیل اپنی خاموشی توڑتا ھے....اور دادو کا ھاتھ پکڑ کر:" دادو غضب ھو گیا.....سب ختم ھو گیا....میری زندگی تباہ ھو گی....دادو میری.....میری ڈائری کھو گی ھے....اور آخر بار میرے کمرے میں ماھنور آئی تھی....اور مجھے لگتا ھے وہ اسی کے پاس ھے" کھ کر خاموش ھوا تو کے پاس ھی ڈائری ھے دادو:"پر تمھیں کیسے یقین ھے کے ماھنور .....اگر اس نے پڑھا ھوتا اس ڈائری کو....تو ابھی وہ تمھارے لیے اتنا پریشان نہ ھو رھی ھوتی" دادو اسے اطمینان بخشش انداز میں سمجھاتی ھیں تو ....وہ ھاتھ چھوڑ کر کھڑا ھو جاتا ھے

دادو مجھے پورا یقین ھے کے ڈائری اسی کے پاس ھے.... شاید اُس نے ابھی" اسے پڑھا نھیں ھے.....پر میں دعوے سے کھ سکتا ھوں کے ڈائری وہ ھی لے کر گی ھے" وہ اپنا ھاتھ اپنی روشن پیشانی پر مسلتے ھوے بولتا ھے....

....پر تم دعوی کیسے کر سکتے ھو؟؟؟" دادو پوچھ اٹھتی ھیں"

کیونکے رات کو میں ڈائری لکھ کر سامنے ٹیبل پر ھی رکھ کر نیچے کھانا کھانے" آیا تھا....اور جب میں واپس کمرے میں آیا تو ماھنور وھیں کھڑی تھی کھڑکی کے پاس...میں ماھنور کو اچھی طرح جانتا ھوں....اس نے ڈائری یہ سوچ کر کھڑکی سے باھر پھینکی ھو گی کے بعد میں جا کر گارڈن سے باآسانی اٹھا لے گی"

دادو اسکے کندھے پر ھاتھ رکھ کر اسے تسلی دیتی ھیں: ''اچھا ھی ھو گا اگر وہ پڑھ لے.... اسے پتا چل جائے کے کس حد تک تم دیوانے ھو اس کے پیچھے''

ان کے کھتے ھی وہ حیران نظروں سے دیکھنے لگتا ھے: ''دادو..... خدا کے لیے ایسی باتیں مت کریں.... آپ تو سب جانتی ھیں پھر بھی'' وہ بڑے غمگیں لھجے میں بول رھا تھا.... باھر کھڑے ھوے شخص کو ماھنور آتی نظر آئی تو وہ اُس کی نظر سے بچ کر اوپر چھت کی جانب چلا گیا.....

ماھنور کمرے میں پانی کا گلاس لے کر داخل ھوتی ھے... راحیل اور دادو دونوں کی نظریں ماھنور پر جمی ھوتی ھیں.....

ماھنور سچ بتاؤ.....کیا آپ نے میری ڈائری لی ھے؟؟؟"راحیل کے"
.....استفسار پر وہ نفی میں گردن ھلا دیتی ھے فوراً

راحیل کو معلوم تھا کے اگر وہ اس سے پوچھے گا تو وہ صاف منع کر دے گی.....وہ تو اُس کی رگ رگ سے واقفیت رکھتا تھا.....اُس کا ھاتھ پکڑ کر زبردستی اپنے سر پر رکھ لیتا ھے "قسم کھاؤ میری.....تمھارے پاس میری ڈائری نھیں ھے.....کھو"راحیل کے بار بار زور دینے پر بھی ماھنور کی .....خاموشی چیخ چیخ کر کھ رھی تھی کے ڈائری غائب اسی نے کی ھے

میں نے کھا.....کھاؤ قسم میری"اُس نے اِس بار بڑے غصے سے کھا تو" ماھنور سھم گئی.....ھاتھ اس کے سر سے ھٹانا چاھا پر راحیل کی پکڑ بڑی .....مضبوط تھی

بولومانو.....کچھ پوچھ رھاھے راحیل تم سے..."دادو نے بھی زور دیا تو"
.....ماھنور مجبور ھو گی

میں قسم کھاتی ھوں میرے پاس آپ کی ڈائری نھیں ھے"اس کے اعلان"
کرتے ھی راحیل اُس کا ھاتھ ڈھیلا چھوڑ یھی سوچنے لگتا ھے کے ڈائری گی
کھاں.....ماھنور اس کی پکڑ ڈھیلے ھوتے ھی پانی کا گلاس دادو کے ھاتھ
میں پکڑا کر وھاں سے چلی جاتی ھے....دادو ماھنور کی بھت دیر تک خاموش
رھنے پر اندازہ لگا بیٹھتی ھیں کے ڈائری واقعی ماھنور نے غائب کی ھے....پر
.....اس کا راحیل کی قسم کھا لینا انھیں حیران کر گیا تھا

تمھیں لگتا ھے مانو نے سچی قسم کھائی ھے؟؟؟"دادو نے بڑے تجسس سے"
اس کی رائے جاننی چاھی تھی.....پر راحیل کی سچی محبت اُسے ماھنور پر شک
.....کرنے کی اجازت نھیں دے رھی تھی اب

"مجھے یقین ھے کے میں اُس کی زندگی میں اتنا مقام واھمیت تو رکھتا ھوں کے
"وہ کبھی میری جھوٹی قسم نھیں کھائے گی

"اگر ڈائری ماھنور کے پاس نھیں تو کھاں ھے؟؟؟" دادو بھی تشویش میں
....پڑھ جاتی ھیں

ماھنور شاھنزیب کے کمرے میں بے دھڑک اندر گھسی چلی آتی
ھے..... شاھنزیب کالج کے جوتے اتارتے ھوے اُسے اندر آتا دیکھتا
.....ھے

"تم آج کالج کیوں نھیں گیں؟؟؟.....جب سے بڑے ابو آے ھیں
تمھیں تو خوب آزادی مل گی ھے..... شاید یھی وجہ ھے تمھارے انٹر میں

فیل ھو جانے کی....اور ایک سال برباد ھونے کی" وہ ماھنور سے کھ کر اپنے جوتے اٹھا کر جوتوں کی دراز میں رکھ کر آتا ھے....

ماھنور چپ چاپ آکر بیڈ پر بیٹھ کر پورا پورا ھلنے لگتی ھے....شاھنزیب اپنی ٹائی اتار کر ھینگر کرتے ھوے آتے "ویسے تم میں تمیز کب تک آجاے گی مانو؟؟؟....جب دیکھو منہ اٹھاے کمرے میں گھس آتی ھو... کبھی میری پرائیویسی کا خیال نھیں رکھتی" یہ کھنے کے بعد جب وہ ماھنور کی طرف دیکھتا ھے تو وہ گھبرائی ھوئی معلوم ھوتی ھے...اُس کے برابر میں آکر بیٹھ: "سب ٹھیک تو ھے ناں؟؟؟.....اتنی دیر سے تمھیں لڑائی کے لیے آکسا رھا ھوں پر تم ھو کے کوئی توجہ ھی نھیں دے رھی....کچھ گڑ بڑ کر کے آئی ھو مانو؟؟؟.....جو اتنا پریشان ھو؟؟" اُس نے جب ماھنور کا پریشان چھرہ دیکھتے ھوے پوچھا تو جواباً اُس نے اثبات میں سر ھلایا....مگر اُس کا مارے گھبراھٹ کے ھلنا بند ھی نھیں ھو رھا تھا...

ھلنا بند کرؤ.....اس وقت تم مجھے مسجد میں قرآن پاک پڑھنے والے" بچوں کی یاد دلا رھی ھو....جو پڑھتے کم....اور ھلتے زیادہ ھیں" وہ اُس کے دونوں بازو پکڑ کر اسے روکتے ھوے بولتا ھے: "کیا کیا ھے تم نے....مجھے " بتاؤ....شاید میں تمھاری کوئی مدد کر سکوں

ق.....قس....." اس کے منہ سے کچھ بولا ھی نہیں جا رھا ھو تا مارے گھبراھٹ کے....پھر بڑی ھمت کر: "قسم کھا کر آئی ھوں میں" وہ ابھی اتنا ھی کھتی ھے کے شاھنزیب بول اٹھتا ھے: "قسم ھی تو کھائی ھے...اِس میں اتنا گھبرانے والی کیا بات ھے؟؟" وہ سوالیہ نظروں سے تکتے ھوے .....

گھبرانے کی بات ھے.... کیونکے میں نے جھوٹی قسم کھائی ھے.....وہ"
بھی راحیل پاجی کی"اُس کی آنکھوں میں آنسوں آجاتے ھیں یہ کھتے
.... ھی

....."کیا؟؟؟؟....پر کیوں؟؟؟؟"وہ الجھی نگاہ سے پوچھ رھا تھا"

ماھنور نے اسے کل رات ھونے والا واقعہ سچ سچ بیان کر دیا تھا...."تو کھاں
....گی ڈائری؟؟؟"شاھنزیب اُس سے استفسار کرنے لگا

مجھے واقعی نھیں پتا کے کھاں گی....میں نے بھت ڈھونڈی....پر ملی ھی"
نھیں.....راحیل پاجی پھنچان گے کے ان کی ڈائری کے غائب ھونے میں
میرا ھاتھ ھے....اس لیے مجھ سے قسم کھانے کو کھا....میں ڈر گی تھی ان
کے بار بار اصرار کرنے پر...تو میں نے قسم کھالی....."اُس کی آنکھوں سے

موٹے موٹے آنسوں موتیوں کی مانند بھنے لگے تھے..... جنھیں وہ اپنے ھاتھ سے صاف کر رھی تھی.... شاھنزیب نے دراز کی طرف مڑ کر دراز .... کھولی.... ٹیشو پیپر نیکالا اور ماھنور کی جانب بڑھا دیا

ماھنور کو بس یہ فکر لاحق تھی کے اُس کی جھوٹی قسم راحیل پر بھاری نہ پڑ جاۓ..... ''اگر راحیل پاجی کو میری جھوٹی قسم کھانے کی وجہ سے کچھ ھو گیا تو..... تو میں خود کو کبھی معاف نھیں کرؤ گی''اب تو آنسوں کے ساتھ ھچکیاں بھی لگ گیں تھیں.... ناک بلکل سرخ ھو گی تھی اُس دشمنِ جان کی رونے کے سبب.... اُس کا یہ روتا ھوا چھرہ بھی اِس قدر دلکش تھا ... کے وہ اسے دیکھ کر مسکراء دیا

اُس کا پھلا ٹیشو پیپر پورا آنسوں سے بھیگ گیا تھا... اس لیے شاھنزیب نے اپنے ھاتھ میں پکڑا ھوا دوسرا ٹیشو پیپر اس کی طرف بڑھاتے ھوے کھا''مانو

تم تو بلکل بچی لگ رھی ھو روتے ھوے..... کچھ نھیں ھو گا راحیل کو..... تم نے جھوٹی قسم نھیں کھائی....."

اُس کے کھنے پر وہ نا سمجھی بھری نگاہ سے: "کیا؟؟؟....پر ان کی ڈائری میں نے ھی پھینکی تھی کھڑکی سے..."

راحیل نے تم سے یہ نھیں پوچھا کے.... کیا تم نے اُس کی ڈائری غائب کی ھے....اُس کا سوال یاد کرؤ....اس نے پوچھا {تمھارے پاس اس کی ڈائری ھے}....اب مجھے سچ بتاؤ.... کیا تمھارے پاس راحیل کی ڈائری ھے؟؟؟"

ماھنور نفی میں گردن ھلاتے ھوے: "نھیں....مجھے تو وہ ملی ھی نھیں...."

بس تو پھر جھوٹ کھاں ھوا..... تم نے جو قسم کھائی وہ سچ ھے"
.... تمھارے پاس واقعی راحیل کی ڈائری نھیں ھے....اِس لیے فکر نہ کرؤ
...راحیل کی" وہ اسے تسلی بخشش کلمات کھ کر چپ کرا لیتا ھے

ماھنور ھاتھ میں پکڑا ٹیشو پیپر پھینکنے لگتی ھے کے شاھنزیب اس کے ھاتھ سے جھپٹ لیتا ھے: "مانو صفائی نصف ایمان ھے کبھی پڑھا ھے" وہ کھتے ھوے اُسے گھورتا ھے...

اچھا لاؤ.... میں خود پھینک دیتی ھوں" وہ کھ کر اس کے آگے ھاتھ بڑھاتی ھے....

.... چھوڑو میں پھینک دوں گا" وہ کھ کر ٹیشو کو اپنی مٹھی میں بند کر لیتا ھے"

ایک بات مجھے پریشان کررھی ھے....اگرڈائری میرے پاس"
نھیں....راحیل پاجی کے پاس بھی نھیں....تو پھرڈائری ھے کس کے
پاس"ماھنور شاھنزیب کودیکھ کرالجھی سی نظروں سے پوچھتی ھے....تو
....شاھنزیب جواب میں کندھے اچکادیتاھے

ماھنور کے کمرے سے جانے کے بعد وہ کھڑے ھوکرالماری کے پاس آتا
ھے....الماری کاوہ حصہ جو ھمیشہ لوک رھتاھے....اوراُس کی چابی
....شاھنزیب کی جیب میں
چابی نیکال کراسے کھولتاھے....اورماھنور کے آنسوں سے
بھیگاھواٹیشو پیپراس میں سمبھال کررکھ لیتاھے....جس میں ماھنور سے
منسلک پھلے سے ھی بھت سی چیزیں موجود ھوتی ھیں۔

یہ چاھت ھی کافی ھے میرے لیے؛کے

تمھارے نام کے کچھ حروف میرے نام میں ھیں

ماھنور

{ ار }
ا
راحیل

ڈائری نہ ملنے کے سبب اُس نے اب نئی ڈائری کا صفحہ کھولا....اُس میں وھی شعر لکھا جو پرانی ڈائری کے پھلے صفحے پر تحریر تھا....جسے پڑھ کر وہ اکثر مسکراتا تھا....راحیل اپنے قلم سے ابھی لکھ ھی رھا تھا کے ماھنور دروازہ نوک کرتی ھے....''آجاؤ'' وہ پیچھے مڑتے ھوے کھتا ھے

کھانا لگ گیا ھے راحیل پاجی'' وہ نظریں جھکاے کھتی ھے....اور واپس'' پلٹ کر جانے لگتی ھے....

مجھے آپ سے قسم کھانے کو نہیں کھنا چاھیے تھا.... میں جانتا ھوں کے "
آپ تھوڑی شوخ مزاج ھو پر... جھوٹ.... مطلب.... میں شاید پاگل سہ
ھو گیا تھا اپنی ڈائری نہ ملنے کے سبب.... اور اس کا سارا غصہ اور الزام آپ پر
لگا بیٹھا" وہ ماھنور پر نظر ڈالتے ھوے آپنی شر مندگی کا اقرار کر رھا ھوتا ھے
....پر ماھنور اُس کی بات سن کر بھی خاموشی سے جانے لگتی ھے... راحیل
اُس کی خاموشی کو خفگی سمجھ کر: "میں واقعی اپنی غلطی پر شر مسار ھوں تم مانو یا
نہ مانو" وہ پھر سے معافی مانگ رھا تھا.... پر وہ نظریں جھکاے وھاں سے
.....بغیر کچھ کھے چلی جاتی ھے

❤زمانہ کھتا ھے بڑی دلکش ھیں میری آنکھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

❤اُنھیں کیا معلوم میرا یار بسا ھے اِن میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کھنے کے بعد ھلکاسہ مسکراتا ھے اسے جاتا ھوا دیکھ....اور ڈائری بند کر کے اسے الماری کھول کر کپڑوں کے پاس تھوڑی جگہ خالی ھوتی ھے وھاں رکھ دیتا ھے...

دادو ٹی۔وی لان میں سوفے پر بیٹھی تھیں اور باقی سب ان کے ارد گرد ھجوم لگائے بیٹھے باتیں کر رھے تھے.... بیگم شمسہ {شاھنزیب کی والدہ} دادو سے مخاطب ھو کر "یہ بتائیں امی..... کون جائے گا شاھزیہ کو لینے امریکہ؟؟؟" اُن کے کھتے ھی ریشم انھیں چائے کا کپ پکڑاتے ھوئے: "شھزاد کو بھیج دیں گے....اس میں فکر کرنے والی کیا بات ھے....مامی" ریشم کھ کر ابھی پلٹی ھی تھی

بد تمیز.....اتنا بڑا ھے تجھ سے شھزاد.....اور تو اِس کا نام لے رھی"
ھے.....بڑے بھئیا بول" بڑی پھوپھو نے اسے ڈپٹتے ھوے کھ کر چاے کا
کپ خود ھی ٹرے سے اٹھا لیا اور جا کر سامنے سوفے پر بیٹھ گیں

السلام علیکم" کھتے ھوے کامران ماھنور کے برابر میں بیٹھ گیا....."واہ"
بھئی پوری محفل جمی ھوئی ھے" اُس نے سب پر نظر دوڑاتے ھوے کھا

ھاں.....بس محفل خراب کرنے والے کی کمی تھی جو آپ کے آنے سے"
پوری ھو گی" ماھنور نے چڑاتے ھوے کھا تو کامران اسے دیکھ کر برے
.....برے منہ بنانے لگا

میں کچھ پوچھ رھی ھوں.... تم لوگوں کی باتوں میں وہ مسئلہ تو رہ ھی گیا" بتائیں ناں امی کون جائے گا" بیگم شمسہ نے پوری محفل کی توجہ واپس اسی مسئلے کی جانب مبذول کی ...

ریشم ٹھیک تو کھ رھی ھے چاچی..... شہزاد کو بھیج دیتے ھیں شاھزیہ کو" لینے" علی نے اپنی رائے دیتے ھوے کھا تو پیچھے سے ماھنور "اوا گر چاچی اِن کے اکیلے جانے سے آپ کو اعتراض ھے تو صباء باجی کو بھیج دیں گے ان کے ساتھ" شرارت سے کھا تو سب ھسنا شروع ھو گے..... صباء باجی سے زیادہ تو شہزاد بھائی کا چھرہ سرخ ھو گیا تھا..... سب انھیں کی طرف دیکھ کر ھس رھے تھے تو دونوں ھی جھیپ گے تھے....

ھاں چلو شہزاد کو بھیج دو" ابھی دادو بول ھی رھی تھیں کے "کیا واقعی" دادو.... ھم صباء باجی کو شہزاد بھائی کے ساتھ بھیجیں گے" اسماء نے انجان

بنے کی اداکاری کرتے ھوے سوال کیا تو مارے شرم صباء اپنی جگہ سے اٹھ کر اپنی نانو کے برابر میں آکر ان کے شانوں پر اپنا رخسار رکھ کر بیٹھ گی.... اس کا پیارا سہ چھرہ جو سرخ ھو رھا تھا وہ دوپٹے کے پلو سے چھپ گیا تھا..... سب .... خوب لطف لے رھے تھے اس خوبصورت منظر کا

اُو..... ھو..... تم لوگ بھی ناں.... میری بچی کو تنگ کرتے رھتے'' ھو.... میں تو کھ رھی تھی... شھزاد چلا جاے گا اکیلے'' دادو نے صباء کے سر .... پر ھاتھ رکھ کر بڑے پیار سے کھا

ٹھیک ھے.... تو میں کل ھی فلائیٹ کی بکنگ کرواتا ھوں'' شھزاد نے دادو'' .... سے مخاطب ھو کر کھا

کیا ٹھیک رہے گا شہزاد کا جانا؟؟؟؟.....میں تو علی کے حق میں ھوں"

....."وہ بڑا ھے.." بیگم شمسہ گویا ھوئیں

وہ کون سہ ساس نندوں کے ساتھ رھتی ھے...جو تم اتنی فکر کر رھی ھو..." بڑی امی نے کھ کر بیگم شمسہ کی فکر کو ختم کیا

راحیل گھر میں اسی وقت داخل ھوا تو سب کو سلام کیا....سب نے جواب ....میں "وعلیکم السلام" کھا

تھے کھاں تم؟؟؟..... صبح سے تمھارا کوئی اتا پتا ھی نھیں ھے" کامران" نے اسے دیکھ کر پوچھا.....تو وہ آکر کامران کے برابر میں بیٹھتے ھوے: "مت پوچھو.....کام کرتے کرتے کمر دوکھ گی ھے....بس ٹھنڈا

ٹھنڈا پانی پیلا دو" اس نے سوفے سے ٹیک لگاتے ھوے کھا..... سب اسی کو دیکھ رھے تھے.... اس کے چھرے پر تھکن صاف جھلک رھی تھی

میرا بچہ کتنی محنت کرتا ھے.... اتنی سی عمر میں اتنا محنتی ھے" دادو نے دور" ..... بیٹھے بیٹھے ھی آنکھوں آنکھوں میں راحیل کی بلائیں لیں

آپ چاے پی لیں.... ساری تھکن اتر جاے گی" ریشم چاے کا کپ" .... راحیل کی جانب بڑھاتے ھوے بولی تھی

..... نھیں..... تم مجھے ٹھنڈا پانی لا دو" راحیل نے ریشم کو دیکھتے ھوے کھا"

تم نے سارے مھمانوں کی لسٹ تیار کر لی؟؟" علی بھئیا نے کامران سے" مخاطب ھو کر پوچھا

ھاں کرلی ھے.... میرے کمرے میں ھے ابھی لاتا ھوں" کامران نے"
پانی کا گلاس راحیل کو بڑھاتے ھوئے علی کی بات کا جواب دیا.... وہ اٹھ کر چلا
گیا لسٹ لینے تو سوفے پر صرف راحیل اور ماھنور ھی رہ گئے..... بیچ میں
کافی فاصلہ تھا..... پر پھر بھی بڑے ابو {ملک صاحب ماھنور کے والد ولار}
کی آنکھیں اُن دونوں کو ساتھ دیکھ کر چمک سی اٹھی تھیں.... اور اِس چمک
.... کو محسوس کیا تھا شاھنزیب نے

رانی شاھنزیب کی ھوئی ھمیشہ کی طرح" شاھنزیب نے کیرم کھیلتے"
ھوئے زور سے اعلان کیا تھا... بڑے ابو نے تو اپنی ساری توجہ راحیل اور
ماھنور کی جانب کر رکھی تھی.... شاھنزیب کی اِس آواز پر چونک کر کیرم
... کی گوٹ دیکھنے لگے..... واقعی شاھنزیب نے رانی اپنے نام کرلی تھی

تم پھر رانی لے اڑے" بڑے ابو نے مسکراتے ہوے شاھنزیب کو دیکھ"
.... کر کھا

رانی بھلے ھی آپ کے پاس تھی پر تھی تو میری ھی ناں" شاھنزیب نے"
.... بڑے سنجیدہ انداز میں کھا

راحیل تم بھی آجاؤ..... کام سے کبھی چھٹی بھی لے لینی"
چاھیے... آجاؤ..... ساری تھکن کھیلتے کھیلتے ھی ختم ھو جاے گی" بڑے ابو
.....نے راحیل کو کھیل کی آفر کرتے ھوے کھا..... تو راحیل مسکراء دیا

بڑے ابو کوئی فائدہ ھی نھیں ھے میرے کھیلنے کا.... ھر بار شاھنزیب رانی"
اُڑا لے جاتا ھے اور میں دیکھتا سہ رہ جاتا ھوں.... اس لیے آپ ھی
.... کھیلیں" راحیل نے کھیلنے سے پھلے ھی ھار مانتے ھوے کھ رھا تھا

دراصل آپ ھمیشہ پیار سے کھیلتے ھیں.....اور میں....میں پیار پانے" کے جنون سے.....اس لیے آپ رانی نھیں لے پاتے" شاھنزیب نے اپنی .....جیت کا راز بتاتے ھوے آیک خوبصورت شاٹ لگایا تھا

راحیل کی باتیں صرف گیم کی حدود تک تھیں پر شاھنزیب کی نھیں....اور یہ بات وھاں بیٹھی دادو سمجھ چکی تھیں "شاہ راحیل سے ایسے کیوں کھ رھا ھے....میرے علاوہ تو کوئی نھیں جانتا کے راحیل ماھنور کو پسند کرتا ھے .....پھر شاہ یہ بول کر کیا ثابت کرنا چاھتا ھے.... کھیں راحیل کی ڈائری شاھنزیب کے ھاتھ تو نھیں لگ گی..... خدانہ کرے آیسا ھو.....کے راحیل کی ڈائری شاہ کے ھاتھ لگے" وہ دل ھی دل دعا گو ھوئیں شاھنزیب .....کو حیرت بھری نگاہ سے دیکھتے ھوے

شاھنزیب نے اُن کی آنکھوں کی حیرت پڑھ لی تھی....پر کوئی ری ایکٹ نھیں کیا.....

لسٹ مل نھیں رھی"کامران نے پریشان ھوتے ھوے علی سے کھاتو"

.....ماھنور نے بڑی مشکل سے اپنی مسکراھٹ کو بکھر جانے سے روکا

کیا مطلب نھیں مل رھی ھے؟؟؟؟"علی بھئیا غصہ سے سوال کرنے لگے.....

میں نے خود اپنے ھاتھ سے اپنے بیڈ کے سائٹ ڈرائو ر میں رکھا تھا لسٹ کا پیپر....پر اب وہ وھاں نھیں ھے.....میں نے سب جگہ دیکھا پر وہ کھیں نھیں مل رھا"کامران نھایت پریشان ھو کر اپنے چھرے پر ھاتھ مسلنے لگا.....

کامران تمھیں ایک کام دیا تھا تم وہ بھی ٹھیک سے نھیں کر سکے....اب" بھانے مت بناؤ..... لسٹ کھو جانے کے"علی بھئیا غصے میں لال پیلے ھو کر .....کامران پر بھڑک اٹھے تھے

پتا ھے علی بھئیا یہ تو کل اپنے دوستوں کے ساتھ بائیک ریس کے لیے گے" تھے.....جب کے آپ نے منع کیا تھا کے کامران جب تک گھر میں شادی ھے تب تک تم بائیک ریس میں حصہ نھیں لوگے.....میں نے خود اپنی آنکھوں سے انھیں چھپکے سے جاتا دیکھا ھے"ماھنور نے جلتے پر نمک کا کام .....دیکھایا تھا

.....تم چپ رھو مانو"کامران نے ماھنور کو گھورتے ھوے کھا"

اسے چپ ہونے کی کیا کہ رہے ہو.....پہلے مجھ سے بات کرؤ"علی نے"
غصے سے کامران کے شانوں پر اپنا وزندار ہاتھ زور سے مارتے ہوے کہا
.....تھا

میں واقعی جھوٹ نہیں بول رہا.....میں نے لسٹ تیار کر لی تھی""
.....کامران اپنی بات پر ڈٹ گیا تھا

راحیل نے اس لمحے ماہنور کی جانب دیکھا.....وہ اسماء کو آنکھ مار رہی تھی
.....اب وہ سمجھ چکا تھا کے کامران جھوٹ نہیں کہ رہا

علی بھئیا میں نے بھی ایک لسٹ تیار کی ہے پر پتا نہیں وہ ٹھیک ہے یا نہیں"
.....آپ کہیں تو میں آپ کو دیکھانے لاؤں"اسماء نے علی سے پوچھا تو وہ

راضی ھوگئے.... اسماء لسٹ لے کر آئی تو کامران اسے دیکھتے ھی بول پڑا

"" ""ارے..... یہ تو میری بنائی ھوئی لسٹ ھے بھئیا

کامران بھائی اب میری محنت پر اپنا حق مت جمائیں"" اسماء نے اسے ٹوکتے ""
.... ھوے کھا

میں سچ کھ رھا ھوں...."" کامران دوبارا اپنی صفائی پیش کرنے لگا.... پر ""
علی بھئیا نے اُس کی ایک نہ سنی اور اسماء کے سر پر ھلکا سہ تھپ تھپا کر
شاباشی دے دی.... کامران نے ماھنور کی جانب دیکھا جو مسکراء رھی تھی
.... اور پھر اسے دیکھ آنکھ مارتی ھے.... ""بدلا پورا ھوا"" اُس نے آنکھوں
کے اشارے سے کھا.... جس کے جواب میں وہ اسے کھا جانے والی نظروں
..... سے گھورنے لگا

شاھنزیب تم نے سعدیہ کو فون کر دیاناں.... نکاح سے پھلے آنا ھے اسے"
...."یھاں" بیگم شمسہ نے شاھنزیب سے مخاطب ھو کر پوچھا

جی امی... فون تو کر دیا تھا.... کھ رھی تھی کے تم لینے آؤ گے تو آؤ گی ورنہ"
...."نھیں" شاھنزیب نے پیچھے مڑ کر اپنی ماں کے سوال کا جواب دیا

"تو تم نے کیا کھا اُس سے ؟؟؟"

میں نے کھ دیا میڈم سے.... اگر وقت ملا تو لینے آجاؤں گا.... ورنہ اپنے"
ڈرائیور کو بھیج دوں گا.... اِس پر میڈم ناراض ھو گیں... اور کھنے لگیں اگر
تم نے ڈرائیور کو بھیجا تو میں اس کے ساتھ اپنے گھر کی نوکرانی کو بھیج دو
گی.... اور خود تب تک نھیں آؤ گی جب تک تم خود مجھے لینے نھیں
آتے.... اس بات پر ھم دونوں کی بحث شروع ھو گی..... اور میں نے فون

کاٹ دیا" شاھنزیب نے جب یہ پوری بات سب کے سامنے بتائی توسب ھسنا شروع ھوگے.....

تم کیوں اُس بیچاری سے لڑتے رھتے ھو؟؟" بیگم شمسہ شاھنزیب کو" آنکھیں دیکھاتے ھوے گھور کر کھ رھی تھیں.....

امی میں اس سے نھیں.... وہ مجھ سے لڑتی رھتی ھے.... ھر بات کواُس" نے اپنی انا کا مسئلہ بنانے کا شوق ھے.... اسے تو لڑائی کا بھانا چاھیے ھوتا ھے.... جو وہ ڈھونڈھی لیتی ھے...." شاھنزیب نے اپنی ماں کے سامنے اپنے آپ کو بیچارا ظاھر کیا تھا.....

تم تو اس کے پیچھے لگے رہتے ہو.....یہ تک خیال نہیں کرتے کے بچپن" کی منگیتر ہے تمھاری....اب صبح ہی جانا اسے لینے"امی نے حکم سناتے ہوے کہا

امی صبح کالج ہے میرا....اور میں نے ویسے بھی جمعہ سے کالج کی چھٹیاں" کرنی ہیں....اب کل کی چھٹی کر لو گا تو پڑھائی کا حرج ہو جاے گا"

.... شاہنزیب نے آہستگی سے انہیں اپنی بات سمجھانے کی کوشش کی

ایک دن کالج نہیں جاؤ گے تو کوئی آسمان ٹوٹ کر نہیں گر جاے" گا....بس میں نے کہ دیا کل ہی جا رہے ہو تم سعدیہ کو لینے"والدہ کے زور دینے پر وہ نہ چاہتے ہوے بھی اثبات میں سر ہلانے لگا.....

کامران اسماء کے کمرے کے سامنے سے گزر رھا تھا کے خوب ٹھاٹھوں کی آواز اس کے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی....اس نے دروازہ کھولا تو ماھنور اسماء دونوں مل کر ثانیہ کو بتا رھی تھیں کے کیسے انھوں نے مل کر لسٹ غائب کی اور کامران کو ڈانٹ کا مزا چکایا....ثانیہ بھی سن کر خوب ھسنے لگی....کامران انھیں اپنا مزاق اڑاتا دیکھ کمرے میں گھس آیا تھا .....

"ماھنور کی بچی....اب دیکھو میں تمھارے ساتھ کیا کرتا ھوں....اِس بے عزتی کا جواب میں دے کر ھی رھو گا..... سمجھیں مانو" وہ ماھنور کو اپنی انگلی دیکھا کر دھمکا کر ڈرا رھا تھا.....

"جائیں جائیں ھوا آنے دیں.....ماھنور کسی سے ڈرتی نھیں ھے کامران بھائی" ماھنور نے خوب اتراتے ھوے اپنے ھاتھوں کا تصوری پنکھا بنا کر اپنے چھرے کے آگے اداؤں سے ھلاتے ھوے کھا....کامران نے بیڈ پر

رکھے دو تین کشن ماھنور اور اسماء کی طرف پھینکے....ماھنور تو بچ گی پر اسماء کی ناک پر لگا آ کر کشن.....

اسماء اپنی ناک سھلاتے ھوے:"اللہ...اتنی زور سے لگاھے میرے....ناک توڑنے کا ارادہ ھے کیا میری؟؟؟" وہ کامران کو دیکھ منہ بسور سوال کر رھی تھی....

ارادہ تو ناک توڑنے کا ھی تھا پر تمھاری نھیں....اِس مانو بلی کی" کامران" ماھنور کو کھا جانے والی نظروں سے گھورتے ھوا وھاں سے چلا گیا....ماھنور اور اسماء واپس ھسنا شروع ھو گے۔

شاھنزیب جلدی میں باھر کی طرف جا رھا تھا کے آواز آئی "شاھنزیب تمھیں داد و بلا رھی ھیں...." شاھنزیب نے اس آواز پر پیچھے مڑ کر دیکھا تو

اسماءاسے کھیں نظر نہ آئی... وہ اِدھر اُدھر دیکھ کر وھاں سے باھر کی طرف .... چل دیا..... اپنی کار اسٹارٹ کی اور خالہ کے گھر کی جانب بڑھ گیا

سعدیہ کے گھر کے باھر دروازے پر کار روکی اور سعدیہ کو فون لگایا ''ھیلو.... میں گھر کے باھر کھڑا ھوں جلدی آجاؤ'' شاھنزیب نے فون کان سے لگا کر سعدیہ سے کھا: ''جھوٹے.... ابھی تک تو تمھاری کار کا دروازہ نھیں کھلا ھے اور تم کھ رھے ھو کے گھر کے باھر کھڑے ھو.... جھوٹ بولنا تو کوئی تم سے سیکھے''

سعدیہ ٹیرس پر کھڑے ھوے آسی کی کار کو دیکھتے ھوے کھ رھی تھی: ''ابھی میرے پاس سیکھانے کا وقت نھیں ھے اس لیے پلیز جلدی آجاؤ'' شاھنزیب نے جھنجھلا کر کھا: ''اپنی خالہ سے نھیں ملو

گے؟؟؟.... باھر سے باھر ھی ان کی بیٹی کو اٹھالے جاؤ گے "سعدیہ نے
.... مسکراتے ھوے شاھنزیب کو چھیڑا تھا

سعدیہ تمھیں اٹھانا میرے بس کی بات نھیں.... اتنا کھاتی جو ھو تم"
.... کھانا پینا کم کرؤ تو شاید میں ایک بار کوشش کرنے کی
سوچوں" شاھنزیب کار کا دروازہ کھول کر باھر نیکل آیا اور ٹیرس کی طرف
سعدیہ کو دیکھتے ھوے طنزیہ مسکراھٹ اس کے نام کر دی.... وہ پیلے رنگ
کی ھوڈی نیلے رنگ کی جینز چھرے پر ماسک لگاے بھت ھینڈسم لگ رھا
... تھا

کوئی نھیں تم سے تو کم ھی کھاتی ھوں میں.... آے بڑے.... مجھے کھانے"
... کا طعنہ دینے والے" سعدیہ نے منہ چڑا کر شاھنزیب سے کھا

"اچھا چلو.... باقی لڑائی کار میں بیٹھ کر کر لینا.... جلدی آجاؤ" شاھنزیب نے سنجیدگی سے کھا.... اپنے چھرے پر سے ماسک اتراتے ھوے....

"تو کیا واقعی تم امی سے نھیں ملو گے ؟؟؟" سعدیہ حیرت سے سوال کرنے لگی....

"یار سچ کھ رھا ھوں وقت نھیں ھے میرے پاس.... خالہ سے تو میں بعد میں بھی مل سکتا ھوں.... پر ابھی میرا کھیں اور پھنچنا بھت ضروری ھے....." شاھنزیب نے کھا تو دو تین لمحوں کے لیے سوچ میں پڑھ گی

"پر امی کو برا لگے گا.... کے تم اتنی قریب آکر بھی اُن سے ملنے نھیں" سعدیہ نے اس پر زور دیا تھا

تم مجھے شرمندہ کررھی ھواب.....میں بعد میں مل لوں گاناں....منع"
تھوڑی کررھاھوں"شاھنزیب نے اسے اپنی بات سمجھاتے ھوے کھا
....تھا

ٹھیک ھے...تم جانواور تمھاری خالہ جانیں مجھے کیا"اسے شاھنزیب کا"
اپنی ماں سے نہ ملنا برا لگا تھاوہ چند سالوں سے اس میں بھت بدلاؤں محسوس
کررھی تھی....پر سمجھ نھیں پارھی تھی کے یہ بدلاؤں کیوں آرھا
ھے...یہ پھلی بار نھیں تھا کے وہ اپنی خالہ سے نھیں مل رھا....اس نے
....اپنی خالہ سے کافی دوری بڑھالی تھی

سعدیہ اپنا ھینڈ بیگ لے کر آئی....شاھنزیب نے کار کا دروازہ کھولا اور وہ
بیٹھ گی....شاھنزیب دروازہ بند کر کے کار کی دوسری جانب آیا اور کار کا

دروازہ کھول کر اندر سیٹ پر بیٹھ کر کار کا دروازہ بند کر لیا.... کار اسٹارٹ کی...

"تم رہنے جا رہی ہو؟؟.... یا آج رات ہی واپسی کا پروگرام ہے؟؟؟"

یہ کیسا سوال ہے.... ظاہر سی بات ہے رہنے جا رہی ہوں... تم کیا چاہتے ہو..... نہ رہوں؟؟" سعدیہ نے چڑچڑے انداز میں اس سے پوچھا تھا....

نہیں.. میں نے ایسا کب کہا..... وہ تم کوئی سامان نہیں لائیں اس لیے" پوچھ رہا تھا.... تم اتنا چڑچڑی کیوں ہو رہی ہو؟؟" اس نے کار ڈرائیف کرتے ہوئے اس سے پوچھا...

"no...تم کیا چاہتے ہو میں پہنے ہوے کپڑے اور جیولری دوبارا پھنوں
میں ماہنور کے ساتھ جا کر شادی کی شاپنگ کروں گی...اور....way
تمھیں بھی چلنا پڑے گا میرے ساتھ" سعدیہ نے شاہنزیب پر اپنا حق
جماتے ہوے کہا تھا.....

"ہاں.....میرے پاس اور تو کوئی کام ہے ہی نہیں...سوائے تمھیں
شاپنگ کرانے کے" شاہنزیب نے اس کی جانب دیکھ طنز کیا تھا.....

"تمھاری منگیتر ہوں میں....اگر تم مجھے شاپنگ نہیں کراؤ گے تو کون
کرائے گا" سعدیہ سوال کرا اٹھی تھی اُس کی بے رخی کو دیکھ.....

پھلی بات یار..... کتنی بار کھا ھے کے تم میری منگیتر نھیں ھو"""
شاھنزیب نے صاف گوئی سے کام لیا تھا وہ نھیں چاھتا تھا کے بعد میں
.... سعدیہ کو دو کھ ھو

پھر وھی بات..... کیوں نھیں ھوں میں تمھاری منگیتر.... آخر خالہ نے"
خود مانگا تھا میرا ھاتھ تمھارے لیے.... وہ بھی سب کے سامنے.... جب
میں صرف چھ سال کی تھی"اس کی بات پر سعدیہ کے تن بدن میں آگ
.... لگ گی تھی

وہ امی نے مانگا تھا میں نے نھیں"شاھنزیب نے یہ جملا بول کر خاموشی"
...اختیار کر لی تھی

اچھا....اور کچھ کھنا ھے"سعدیہ نے اسے دیکھ کر سوال کیا تھا پر وہ اس کے" سوال کو نظر انداز کر گیا تھا...."سچ بتاؤ...کیا کوئی اور لڑکی پسند کر لی ھے تم نے؟؟؟.....جو مجھے منگیتر ماننے سے انکار کر رھے ھو.....بولو"وہ شاھنزیب کو بڑی گھری نگاھوں سے تکتے ھوے پوچھ رھی تھی...پر وہ خاموشی کا دامن تھامے رھا.....یہ خاموشی سعدیہ کو بے صبر بنا رھی تھی....."میں کچھ پوچھ رھی ھوں شاہ....جواب دو مجھے....کیا کوئی اور پسند ھے تمھیں؟؟؟"اُس نے پھر سے اپنا سوال دوھرایا تھا....

گھر آگیا ھے اترو"اُسنے کار کا دروازہ کھولتے ھوے کھا....باھر نیکل کر وہ" دوسری سائٹ بڑھ گیا دروازہ کھولنے کی نیت سے....پر سعدیہ غصے میں تھی اس لیے خود ھی دروازہ کھول باھر نیکل آئی.....دروازہ زور سے بند کیا....جیسے سارا غصہ اسی پر اتار دیا ھو.....اُس کی سرخ آنکھیں اُس کے غصے کا پتا دے رھی تھیں.....پھلے تو وہ ایک دو قدم آگے بڑھ گی....پھر

اچانک سے پلٹ کر شاھنزیب کی جانب چلتی ھوئی آئی...آنکھوں میں آنکھیں ڈال:"اگر واقعی اس منگنی کو نھیں مانتے....تو یہ بات مجھ سے نھیں جا کر خالہ سے کھو.....میری ماں سے کھو....میرے بابا سے کھو....کھ دو ان سب سے جو تمھارا ھم سفر مجھے چن بیٹھے ھیں.....کے .....کوئی اور پسند ھے تمھیں....میں بھی دیکھنا چاھتی ھوں کے جو شخص مجھ سے بار بار کھتا ھے کے مجھے اپنی منگیتر نھیں مانتا....وہ سب کے سامنے کھنے کی کتنی ھمت رکھتا ھے.....جاؤ شاھنزیب افتخار کھ دو سب سے...وعدہ ھے میرا تم سے شاھنزیب افتخار.....ایک آنسوں نہ بھاوں گی اس منگنی کے ٹوٹنے پر"سعدیہ نے بڑی برھمی سے اس سے پوری بات کھ ڈالی تھی...اور شاھنزیب صرف اسے دیکھتا سہ رھ گیا تھا

وہ اپنی

آنکھوں میں نمی کو چھپا رھی تھی....پر ان کمبخت آنسوں پر کسی کا زور چلا ھے

جواس دل جلی کا چلتا.....آنسوں جھلک آئے تھے آنکھوں میں.....وہ
....آنکھوں سے آنسوں صاف کرتے ھوئے وھاں سے چلی گئی

گھر میں سعدیہ کا چھرہ مرجھایا ھوا دیکھ سب سمجھ گئے تھے کے ضرور دونوں
کی پھر سے لڑائی ھوئی ھے....ماھنور اسے کمرے تک چھوڑنے آئی
تھی.... تھوڑی دیر گزری تو احساس ھوا کے کیا کھ آئی ھے غصے میں
....شاھنزیب سے
دل کو خوف سہ ستا رھا تھا کے کھیں وہ واقعی
منگنی توڑ نہ دے....مانا کے بھت خفگی تھی شاھنزیب سے...پر وہ خفگی اس
....کی محبت پر فتح حاصل نھیں کر سکتی تھی

کچھ ھوا ھے کیا؟؟؟؟" ماھنور نے اسے کھڑکی کے پاس کھویا کھویا کھڑا دیکھ"
.....استفسار کیا تھا

وہ بدل گیا ھے.... لگتا ھی نھیں وہ وھی شاھنزیب ھے جیسے میں جانتی" تھی...اِس قدر بے رخی ھے اُس کے انداز میں....اِس قدر عجنبیت ھے اُس کی باتوں میں..... کے مجھے لگتا ھے وہ میرا شاھنزیب ھے ھی نھیں"

.... سعدیہ نے روتے ھوے کھا.....اِس بات پر وہ مسکراء دی

تم بھی ناں پاگل ھو پوری"اس نے مسکراتے ھوے اُس کا ھاتھ پکڑا کر" اپنے ساتھ بیڈ پر بیٹھالیا تھا....وہ ماھنور کی مسکراھٹ پر الجھ کر رھ گی .... تھی

وہ تمھارا ھی شاھنزیب ھے....بدلا نھیں ھے بس غصے کا اور تیز ھو گیا" ھے....میں تمھیں بتا نھیں سکتی کے کیا اھمیت ھے اُس کی زندگی میں تمھاری"ماھنور نے اسکا ھاتھ تھام کر کھا تو وہ نفی میں گردن ھلاتے ھوے

:"تم مجھے جھوٹے دلاسے مت دو..... کوئی اہمیت نہیں ہے اس کی زندگی میں میری... وہ تو ہماری منگنی کو بھی نہیں مانتا" سعدیہ نے ماہنور کی بات .....سے نااتفاقی ظاہر کی

وہ تو پاگل ہے.... اپنے دل کی بات سے خود ہی غافل ہے... پتا ہے میں" نے اسے خود راتوں کو تمھاری تصویر کے سامنے بیٹھ کر گھٹنوں گانا گاتے سنا ہے.... کتنی محبت سے بھرپور ہوتی ہے اُس کی گائیکی.... میں تمھیں بیان نہیں کر سکتی.... وہ ٹوٹ کر چاہنے والوں میں سے ہے... تم اس کا گانا سنو تو تمھیں پتا چلے کے کتنی محبت ہے اُسے تم سے.... میں جھوٹے دلاسے نہیں دے رہی.... اگر مجھ پر یقین نہ آئے..... تو جا کے گھر میں کسی سے بھی پوچھ لو..... سب نے سنا ہے وہ گیت اُس کا.... جس میں وہ روز تم سے اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے...." ماہنور نے بڑی محبت سے اسے اپنی چھوٹی بہن

سمجھ کر شاھنزیب کی محبت کا احساس دلایا تھا....پر پھر بھی وہ ماھنور کی بات
....پر متفق نہ تھی

پر وہ خود کھتا ھے....کے نھیں مانتا ھے مجھے اپنی منگیتر"سعدیہ کی"
.....آنکھوں میں ابھی بھی وہ الجھاپن قائم تھا

اُو.....ھو....اب تمھیں کیسے سمجھاؤں"اُس نے اپنا سر پکڑ کر کھا"
:"اگر اُسے منگنی توڑنی ھوتی تو کب کی توڑ چکا ھوتا....پر اُس نے ایسا کچھ
....نھیں کیا....صرف تم سے ھی کھتا ھے وہ یہ
پتا ھے ھر کسی کے محبت
کرنے کا انداز الگ ھوتا ھے....کوئی ظاھر کرتا ھے....تو کوئی چھپاتا
ھے.....کوئی شرمیلی طبیعت کا مالک بنتا ھے تو کوئی شوخ طبعیت....کوئی
ھر لمحہ اپنی محبت کا احساس دلاتا ھے اور کوئی سخت میر بن کر غصے میں جھلک

دیکھاتا ھے...بس آخری والا شاھنزیب کا حال ھے....وہ غصے میں جھلکا رھا ھے....اپنی محبت کو..."

کیا واقعی اس کی ناراضگی اس کا غصہ اُس کی بے رخی یہ محبت ھے اُس کی""" سعدیہ نے سوال کیا تو اُس نے اثبات میں سر ھلا دیا۔

اسماء رومیسا آپا کے ساتھ الماری صاف کروا رھی تھی...کے بچپن کی فوٹوں کا ایلبم اسماء کے ھاتھ لگا....وہ اسے لا کر صوفے پر بیٹھ گی....اور کھول کر ایک ایک بچپن کی تصویر دیکھ کر مسکرانے لگی....سارا بچپن جیسے قید ھو ان تصویروں میں....ھر ایک تصویر ایک کھانی یاد دلا رھی تھی بیتے ھوے پل شدت سے یاد آرھے تھے....اسماء تصویروں کو دیکھتے دیکھتے بچپن کی سنھری یادوں میں کھو گی تھی...آپا کے تین چار بار آواز دینے کے باوجود

اس نے کوئی جواب نہ دیا تھا.... تو انھوں نے پلٹ کر دیکھا تو اسماء کو .... تصویروں کو دیکھتے ھوے مسکراتے چھرے کے ساتھ پایا تھا

آپا دیکھیں.... اِس میں علی بھئیا کتنے پیارے لگ رھے ھیں"

.... گولو.... مولوسے" اسماء نے تصویر پر ھاتھ رکھ کر کھا

ھاں علی تو بچپن سے ھی گولو.... مولوسہ تھا.... اتنا پیارا لگتا تھا موٹا"

سہ.... یہ تب کی فوٹو ھے جب یہ چلنا بھی نہ سیکھا تھا" آپا کے چھرے پر .... بھی مسکراھٹ بکھر آئی تھی.... اس تصویر کو دیکھ

آپا یہ والی تصویر دیکھیں.... جب ھم نے مانو کو بچپن میں دولھن بنایا تھا"

کتنی خوبصورت لگ رھی ھے دیکھیں" اسماء نے بے تابی سے تصویر آپا کو

دیکھائی تھی.... آپا اپنی الماری چھوڑ اسماء کے برابر آکر بیٹھ گیں تھیں تصویر
.... دیکھ کر ایک حسین مسکراھٹ اُن کے چھرے پر تھی

ھاں.... واقعی کتنی پیاری لگ رھی ھے مانو دولھن بنے... اور دیکھو یہ"
دوسری والی تصویر جس میں شاھنزیب بڑے ابو کی پگڑی جو اتنی بھاری ھے
... سر پر پھنے دولھا بنے کی ضد کر رھا ھے" آپا نے دوسری والی تصویر پر
.... ھاتھ رکھ کر کھا تھا

ھاں آپا بچپن میں تو شاھنزیب بھت ضدی تھا... ماھنور کو کبھی کسی کی"
.... دولھن بنے ھی نھیں دیتا تھا" اسماء بچپن کی یادوں میں کھوسی گی تھی

ضدی تو وہ اب بھی بھت ھے... پر واقعی کتنے اچھے لگ رھے ھیں یہ"
دونوں دولھن دولھا بنے ھوے..... میری مانو بلی تو ھے ھی خوبصورت اور

شاھنزیب بھی کچھ کم نھیں لگ رھا....پتا ھے جب یہ تصویر امی بنا رھی تھیں تو شاھنزیب کی پگڑی اس سے بھاری ھونے کی وجہ سے سمبھل ھی نھیں رھی تھی....اِس لیے دیکھو پیچھے سے علی نے ھاتھ رکھا ھوا ھے پگڑی پر کے گرے ناں" اسماء اور آپا دونوں ھسنے لگے۔

ماھنور کچن میں داخل ھوئی تو صباء کھانے کا بڑا والا چمچہ دھو کر دیگچی میں سالن چلانے کے لیے ڈالنے ھی والی تھی کے "آپ یھاں ھیں صباء باجی...میں آپ کو پورے گھر میں ڈھونڈ رھی ھوں" ماھنور نے جلدی جلدی جذباتی ھو کر کھا تھا اس کے کھتے ھی صباء اُس کی طرف پلٹی تھی....."کیوں؟؟" وہ آنکھوں کے اشاروں سے پوچھ رھی تھی

ارے شھزاد بھائی جا رھے ھیں...شاھزیہ آپا کو لینے...سب اُن کو" الوداع کر رھے ھیں...میں تو اللہ حافظ کھ کر آئی ھوں....جلدی کریں

ورنہ وہ چلیں جائیں گے....اور آپ اُن کی ایک جھلک بھی نھیں دیکھ پائیں گی...جلدی کریں"ماھنور بے صبری ھو کر جلدی مچا رھی تھی....صباء کی آنکھوں میں شھزاد کے جانے کا سن ایک بے تابی چھا گی تھی....

پر اُن کی فلائیٹ تو رات کی تھی ناں....پھر....."صباء نے پریشان ھو کر" ماھنور کی جانب دیکھ بڑبڑایا تھا....

اُو...ھو"ماھنور نے اپنا ھاتھ اپنی پیشانی پر مارتے ھوے کھا:"آپ یھاں" سوچتی رھ جائیں گی اور وھاں وہ چلے جائیں گے....اب جائیں بھی"ماھنور نے اس بار اصرار کرتے ھوے صباہ سے کھا تھا....

وہ بغیر کچھ سوچے سمجھے صرف شہزاد کی جانے سے قبل ایک جھلک دیکھنے کے لیے دیوانوں کی طرح چمچہ ہاتھ میں پکڑے ہی تیزی سے کچن سے نیکل جاتی ہے.... بھاگتے ہوئے باہر دروازے پر پہنچتی ہے

نہ وہاں شہزاد نظر آتا ہے نہ کوئی اور گھر کا ممبر.... چونکے وہ بھاگتے ہوئے آئی تھی اس لیے اس کی سانس پھول رہی تھی.... ابھی وہ پریشان اور الجھی نظروں سے اِدھر اُدھر دیکھ ہی رہی تھی.... کے پیچھے سے خوب ہسنے کی آواز آتی ہے... صباء سمجھ جاتی ہے کے اسے ماہنور نے الو بنایا ہے... وہ مڑ کر دیکھتی ہے تو ماہنور اسے خوب ہستے ہوئے دیکھتی ہے....

صباء باجی آپ کی سادگیِ محبت پر قربان جانے کو دل کرتا ہے.... صرف" ایک جھلک دیکھنے کے لیے اِس قدر دیوانہ پن ماننا پڑے گا" ابھی ماہنور بول ہی رہی تھی کے صباء نے اُس کے پیچھے دوڑ لگا دی تھی.... ماہنور تیزی سے

بھاگتے ھوے گھر میں داخل ھوئی....وہ آگے آگے....صباء چمچہ لے کر اس کے پیچھے پیچھے....ماھنور نے پورے ھول کمرے کے دو چکر لگواڈالے تھے پر صباء کے ھاتھ نھیں آئی تھی...

مانو بلی.....تجھے چھوڑو گی نھیں آج میں" صباہ اس کے پیچھے بھاگتے ھوے" بول رھی تھی....

پھلے پکڑ کر تو دیکھائیں صباء باجی" ماھنور نے سیڑیوں پر تیزی سے اوپر کی" جانب جاتے ھوے چیلنج دیا تھا....صباء بھی سیڑیاں پھیلا نگتی ھوئی اوپر چڑھ کر جیسے ھی بائیں جانب تیزی سے دوڑی....اچانک شھزاد سے بری طرح ٹکرا گی....صباء کے یوں اچانک ٹکرانے کے سبب شھزاد اپنا بیلنس برقرار نہ رکھ سکا....اور زمین پر گرا...اب وہ زمین پر تھا اور صباء اس کے اوپر...ایک دو لمحوں کے لیے تو جیسے دونوں ھی پتھر کے بن گے ھوں مارے شاکٹ

کے....ماھنور وھیں رکھی ٹیبل کے پیچھے چھپ کر یہ منظر دیکھ مسکراءرھی تھی....اگلے ھی لمحے صباء شھزاد کے ساتھ خود کواِس حالتِ غیر میں پاکر فوراخود کو سمبھال کر اٹھی تھی....اور وھاں سے نیچے کی جانب بھاگتی ھوئی چلی گی ستھی....اس کے ھاتھ میں پکڑا چمچہ شھزاد سے اچانک ٹکرانے کی وجہ سے وھیں گر گیا تھا....

صباء برتن دھوے جارھی تھی اور شھزاد کے ساتھ ھوئی ٹکر کو یاد کر کے مسکرائے جارھی تھی...

ارے یہ سالن چلانے کا چمچہ کھاں چلا گیا؟؟؟" رومیسا آپا نے برتن کی دراز کو پورا چھانے کے بعد پوچھا تھا...وہ اِس سوال پر جھیپ گی ستھی....وہ آپا کو کیا بتاتی کے کھاں ھے چمچہ....

شہزاد کچن میں چمچہ لے کر داخل ہوا تو آپا حیرت سے آبرؤ اچکائے پوچھنے لگیں.... کے یہ چمچہ اُسکے پاس کہاں سے آیا... صباء نے یہ سوال سن بڑی مشکل سے اپنی مسکراہٹ کو لبوں پر آنے سے روکا تھا...

شہزاد چمچہ وہاں سلیپ پر رکھ کر سوالوں سے بچنے کے لیے وہاں سے تیزی سے نیکل جاتا ہے...

"لائیں میرا کمیشن دیں" ماہنور نے شہزاد کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہوئے کہا....

"یہ لو پورے پانچ ہزار ہیں... سمبھال کر خرچ کرنا"
شہزاد نے پچاس پچاس کے نوٹوں کی گڈی اس کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا...

یار عیدی تھوڑی دے رھے ھیں جو پچاس پچاس کے نوٹوں کی گڈی پکڑا" دی ھے... کمیشن دے رھے ھیں کم از کم بندھا ھوا نوٹ ھی دے دیتے.....ویسے بڑے کنجوس ھیں آپ... صرف پانچ ھزار دے رھے ھیں... مجھے تو لگا تھا خوش ھو کر دس ھزار تو خود ھی میرے ھاتھ میں .... تھما دیں گے..." ماھنور منہ بسور شکوہ کر رھی تھی

ایک تو تمھاری وجہ سے وہ بیچاری اس قدر امبیرس ھوئی ھے... میں نے" صرف اوپر لانے کے لیے کھا تھا تا کے اسے دیکھ سکوں.....پر تم نے سب ...بیگاڑ دیا" اُس نے گھورتے ھوے کھا

اللہ اس میں میری کیا غلطی...آپ نے کھا تھا آپ انھیں مسکراتا ھوا دیکھنا" چاھتے ھیں... وہ میں نے آپ کو دیکھا دیا...اب اِس میں میری کیا خطاء کے

وہ اِس قدر تیزی سے پیچھے بھاگ رہی تھیں کے اچانک سے آپ کو دیکھ رک ھی نہ سکیں...اور آپ سے ٹکرا گیں....ھاے.....کتنا دلکش نظارا تھا....آنکھوں کو ٹھنڈک پھنچانے والا" وہ شرارت بھری نگاھوں سے اسے دیکھتے ھوے کھ رہی تھی...

شرم کرلو تھوڑی مانو....بھائی ھوں تمھارا بڑا" وہ روپ دیکھاتے ھوے""

یہ سارے بسکٹ آپ اکیلے چاے میں ڈبوڈبو کر کھانے والے ھیں؟؟""" شھزاد کے پاس ٹیبل پر چاے کے ساتھ بسکٹ سے بھری پلیٹ رکھی دیکھ کر استفسار کیا تھا...

اگر تمھیں بھی کھانے ھیں تو بیٹھ جاؤ آرام سے...اور اپنے لیے چاے"" نیکالو...اُس میں ڈبوڈبو کر کھالو...میری چاے میں ڈبونے کی اجازت نھیں

دوں گا میں تمھیں"شہزاد کی آفر سن: "پر مجھے تو چاے نہیں پینی... صرف بسکٹ کھانے ھیں... ایک کام کریں... آپ میرے بدلے کی چاے پی لیں... اور میں آپ کے بدلے کے بسکٹ کھا لیتی ھوں" کھتے ھوے اس نے بسکٹ کی پلیٹ ھاتھوں میں اٹھالی .....

آپا مجھے بھت ڈانٹیں گی اگر انھیں پتا چلا کے میں..." وہ ابھی بول ھی رھا" تھا کے وہ اس کی بات مکمل اغنور کر کے جانے گی تھی...."ارے.... کم از کم ایک بسکٹ تو دے جاؤ مانو" وہ پیچھے سے آواز لگا رھا تھا پر وہ وھاں سے ...جا چکی تھی

مجھے مانو کو دیکھتے ھی بسکٹ چھپا دینے چاھیے تھا.... بسکٹ کی دشمن..." "مسکراتے ھوے چاے کا کپ منہ سے لگا لیتا ھے۔

نکاح کی چھوٹی سی تقریب منعقد ھونے کے بعد رومیسا آپا ماھنور کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی ھیں.... ''چھوڑو اسے..... کیوں رو رھی ھو.... رومیسا'' بڑی امی ان کی کمر پر ھاتھ رکھتے ھوے بولی رھی تھیں.... ماھنور کی کیفیت بھی کرب سے بھری تھی پر اس نے آپا کی خاطر اپنا دکھ چھپا لیا تھا... پر جب آپا نے اپنے گلے لگایا تو وہ ضبط کھو بیٹھی... اور .... زور زور سے رونے لگی

ابھی صرف نکاح ھوا ھے... رخصتی تھوڑی ھو رھی ھے.... جو تم دونوں '' روے جا رھی ھو.... رومیسا سمبھالو خود کو.... تم اگر ایسے ھلکان ھو جاؤ گی رو رو کر تو ماھنور کو کون سمبھالے گا.... '' دادو نے رومیسا آپا کے سر پر ھاتھ رکھ کر صبر کی تلقین کی.... رومیسا یہ بات سن سمبھل گی تھی... اس نے اپنے آنسوں کو اپنے ھاتھ سے صاف کیا اور ماھنور کے گلے سے ھٹ اسے پیار سے چپ کروانے لگی.....

منع کیا تھا ناں مانو.... رونا مت" آپا اسے پیار کرتے ہوئے بول رہی" ...تھیں

آپا پھلے آپ نے رونا شروع کیا.... آپ کی وجہ سے میں بھی اپنا کنٹرول کھو" بیٹھی..." ماہنور نے آپا کے آنسوں جو ابھی بھی ان کی آنکھوں سے بہ ...رہے تھے صاف کرتے ہوئے بولا تھا

راحیل گارڈن میں کھڑا گارڈن کی دیواروں پر پھولوں کی سجاوٹ کروا رہا تھا کے اس پر اچانک گلاب کے پھول برسنے لگے.... اُس کے چہرے پر ان کھلتے گلابوں کی طرح مسکان تھی.... راحیل سر اٹھا کر چھت کی طرف دیکھا .... چھت پر کوئی کھڑا تھا... جو مسلسل اُس پر پھول برسا رہا تھا.... پر سورج کی کرنیں اِس طرح اُس کی آنکھوں میں پڑھ رہی تھیں کے چاہ کر

بھی وہ اُسے دیکھ نہیں پا رہا تھا.... اُس نے اپنا دائیاں ہاتھ اپنے ماتھے پر رکھ کر چھاؤں کر کے اس دیکھنے کی کوشش کی تو ماہنور کا مسکراتا چہرہ اس پر پھول کی برسات کرتا پایا....

یہ آپ کیا کر رہی ہیں ماہنور؟؟؟" راحیل نے حیرت سے سوال کیا" تھا....

نظر نہیں آ رہا کیا.... آپ پر پھولوں کی برسات کر رہے ہیں" ماہنور" نے مسکراء کر جواب دیا تھا...

پر کیوں؟؟.... یہ سارے پھول آپ ہم پر برسا کر ضائع کیوں کر رہی ہیں؟؟؟" راحیل اسے آبرو اچکا کر پوچھ رہا تھا....

اُو.... ھو.....اِسے پھول ضائع کرنا نھیں....اِس کا اچھی طرح استعمال" کرنا کھتے ھیں...اور مجھے لگتا ھے کے آپ کی مسکان نے آپ کا جواب دے دیا" ماھنور نے چھت سے نیچے راحیل کو دیکھتے ھوے بڑے بھولے انداز سے کھا

...کون سہ جواب؟؟" راحیل نے دوبارا سوال کیا تھا"

آپ مجھ سے ناراض تھے ناں....اِس لیے آپ کو منا رھی تھی...اِن" خوبصورت پھولوں سے....اور آپ کی مسکان نے مجھے بتا دیا کے آپ نے مجھے معاف کر دیا ھے.....ھے ناں" ماھنور نے بڑے پیار سے مسکراتے ھوے کھا تھا....

میں آپ سے ناراض نھیں تھا.... البتہ مجھے آپ تھوڑا ناراض ناراض سی" لگ رھی تھیں"انھوں نے ماھنور کی خفگی اسے گویا کے یاد دلائی تھی

....اسی وقت ایک آدمی آکر پوچھنے لگا کے پھول دیکھاتے ھوے کے انھیں کھاں لگاے.... جس پر راحیل اسے سمجھانے لگا.. پھر اس کے ساتھ ھی چلا .... گیا

گھر میں ایک دم شور برپا ھوا.... "امی ابو دادو.... کھاں ھیں آپ سب ؟؟....."شاھزیہ نے گھر میں گھستے ھی صدا لگائی تھی"ماھنور اپنے کمرے میں تھی جب یہ آواز اُس کے کان میں گونجی.... وہ تیزی سے قدم بڑھاتی کمرے سے باھر آئی.... سیڑیوں کی طرح بڑھی تو سامنے شاھزیہ آپا کو کھڑا پایا...

ماھنور خوشی سے پھولے نہ سمائی اور سیڑیوں سے پھرتی سے اتر کر آپا کے گلے لگ گی.... آپا نے بھی بڑھ کر اسے اپنے سینے لگالیا... آپا کی آنکھوں میں .... نمی آگی تھی... اتنے سالوں بعد اپنے وطن اور اپنے گھر لوٹی تھیں

آپا کیسی ھیں آپ؟؟..... جنید اور جمشید کھاں ھیں؟؟.... آپ نے" نکاح کی تقریب مس کیوں کردی" ماھنور نے گلے سے ھٹتے ھی سوالوں کا پھاڑ شاھزیہ کے سامنے کھڑا کردیا تھا... شاھزیہ پھلے تو مسکراءدی یہ دیکھ کے ماھنور بلکل بھی نھیں بدلی.... وھی شوخی بھری نگاھیں وھی چنچل ادائیں... وھی مسکراتا پیارا سہ چھرہ اور وھی بچپنا

آنی.....مانو..... آنی" جنید اور جمشید دونوں نے ایک ساتھ آواز لگائی" تھی.... اِن میں سے ایک تو راحیل کی گود میں تھا اور دوسرا بھاگتا ھوا آکر ماھنور کی گود میں چڑھ گیا.... ماھنور نے اُس کے گالوں کو چوما.... اور

دوسرے والے کو دیکھ کر: ''آپ کو بھی کروں کس؟؟'' ماھنور نے طوطلی .... زبان میں بڑے پیار سے جمشید کو دیکھ کر پوچھا تھا

جمشید نے یہ سن اپنے منہ پر ھاتھ رکھ لیا ''اُو.... آپ راحیل ماما کو کس دینے کا پوچھ رھی ھو'' جمشید نے کھا تو ماھنور راحیل اور شاھزیہ تینوں حیرت .... بھری نظروں سے جمشید کو دیکھنے لگے

اُف.... بُدو.... وہ راحیل ماما سے نھیں تجھ سے پوچھ رھی ھیں..'' جنید'' .... نے اپنے چھوٹے ھاتھ سے خودی کے ماتھے پر دھپ لگائی

آپا یہ تو کتنے پیارے اور شرارتی ھیں... مجھ سے بھی زیادہ'' ماھنور نے '' اُن دونوں کو دیکھ کر مسکراتے ھوے کھا.... اُن دونوں بچوں کی بات سن

راحیل جھیپ گیا تھا...اور اُس کے چھرے پر بھی مسکراھٹ بکھر آئی تھی ...

"آپا آپ کی ھمت کو تو شاباش ھے.... ھم سے تو ایک مانو نھیں سمبھلتی ....اور آپ ایک ساتھ دو دو ماھنور کو سمبھال رھی ھیں" راحیل نے آپا کو داد دی تھی....."مانو اِن سے بچ کر رھنا...یہ تمھارے بھی باپ ھیں شرارتوں میں" اُس نے ماھنور کو چھیڑتے ھوے کھا تھا تو شاھزیہ آپا ھس دیں.....

"آپا آپ اِن دونوں میں سے پھچان لیتی ھو؟؟؟...کے کون سہ جنید ھے اور کون سہ جمشید...یہ تو بلکل ایک جیسے دیکھتے ھیں" ماھنور نے استفسار کیا...

مجھے آسانی سے پہچان میں آجاتے ھیں... میں ماں ھوں ناں" آپا نے پاس"
رکھی کرسی پر بیٹھتے ھوے کھا.... "اچھا یہ بتاؤ.... باقی سب کھاں
.... ھیں؟؟" آپا پورے گھر کا جائزا لیتے بولیں

آپا یہ سوال تو چھوڑ ھی دیں.... ساری گھر کی خواتیں پارلر گیں" "
ھیں... سواے چاچی جان کو چھوڑ کر وہ اپنی ڈیوٹی پر گی ھیں ھسپتال... باقی
سب مرد حضرات اُن سب کا مجھے پتا نھیں... وہ ویسے بھی دن میں کون سہ
.... گھر میں ٹک کر رھتے ھیں" ماھنور نے آپا کو بتایا

راحیل چھوٹی امی نے چھٹی نھیں لی؟؟" آپا راحیل سے مخاطب ھو کر پوچھنے"
.... لگیں

ھاں... وہ آپا کچھ دنوں پھلے امی کی طبعیت خراب ھو گی تھی اُن دنوں بھی" چھٹی لے لی تھی اس لیے اب چھٹی نھیں مل رھی"، راحیل تھوڑے غمگیں انداز میں کھا.... جیسے اُسے دو کھ ھو کے گھر کی اور خواتیں کی طرح اُس کی والدہ شاپنگ پارلر وغیرہ نھیں جا پارھی ھیں... بلکے اِس عمر میں بھی محنت و ...مزدوری میں لگی ھوئی ھیں

آپا راحیل کو اداس دیکھ: "بھئی تمھارے یھاں مھمانوں کو کھانا کھلانے کا رواج ھے یا نھیں؟؟" انھوں نے راچیل کو دیکھ کھا... جس پر وہ مسکراتے ھوے: "جاؤ مانو... کھانا لگاؤ" وہ سنتے ھی اثبات میں سر ھلا کر کچن کی .....جانب بڑھ گی

آپا اور اُن کے دونوں بچے ایک ساتھ بیٹھ گے اور راحیل ماھنور ایک ....ساتھ... وہ دونوں آپا کی میز بانی میں کوئی کمی نھیں چھوڑنا چاھتے تھے

آپ بھی کھانا کھالیں.... صبح سے کام میں لگے ھوے ھیں" ماھنور نے"
...راحیل کی پلیٹ میں مزید سالن ڈالتے ھوے کھا

ًمیں خود لے لوگا... تم آپا کو دو" راحیل نے فوراً اس کا ھاتھ پکڑ کر روکا تھا
مزید اور سالن ڈالنے سے... شاھزیہ آپا ان دونوں کو باتیں کرتا دیکھ
مسکرانے لگی تھی.... دونوں کا جوڑا نھایت ھی حسین لگ رھا تھا.... آپا کی
آنکھیں دونوں کو دیکھ چمکنے لگی تھیں.... یہ چمک صرف شاھزیہ کی آنکھوں
میں ھی نھیں تھی اُن دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر.... گھر کے مزید کچھ افراد
اسی خواھش کو دل میں چھپاے بیٹھے تھے.... جن میں خود راحیل
سر فھرست تھا۔

وہ باھر کی جانب جانے لگا تو ماھنور پیچھے ھاتھ باندھ کر اسے مسکراتے ھوے
...دیکھنے لگی

...کیا؟؟" وہ ماھنور کی مسکراھٹ کی وجہ پوچھنے لگا"

کچھ نھیں..." نفی میں گردن ھلا کر مسکراتی ھوئی چلی جاتی ھے...وہ الجھا"
تھا اُس کی مسکراھٹ کے سبب

راحیل اپنی ماں کے گھٹنوں پر ھاتھ ٹیکاے زمین پر بیٹھا تھا"امی...میں بھت
براھوں...ایک دم نالائق ھوں...آج تک آپ کے لیے کچھ نھیں
کر سکا...ساری گھر کی خواتیں آج پارلر گیں تھیں....ویسے شاپنگ پر جاتی
رھتی ھیں...آپ صرف ھماری خاطر کتنی محنت و مشقت کرتی
....ھیں" راحیل کی آنکھیں نم تھیں جب اس نے اپنے جذبات کا اظھار کیا

میرے بچے... میرے جگر کے ٹکرے.... ایسا کچھ نہیں ہے.... تم تو" بہت پیارے ہو.... میرے آنکھوں کے تارے ہو تم.... تم نے بڑے ہوتے ہی اپنی ساری ذمہداری بڑی اچھی طرح سمبھال لی ہیں.... مجھے تو ویسے بھی یہ پارلر شاپنگ اور پارٹیوں وغیرہ میں جانا پسند ہے ہی نہیں شروع سے... تم فکر مت کرو.... تم بس محنت کرتے رہو.... خدا محنت کرنے والوں کے ساتھ ہے.... پھر میری دعاؤں کے حصار میں رہتے ہو تم پورے دن.... ایک دن سب ٹھیک ہو جائے گا.... دیکھ لے ناں تم" فرح بیگم نے راحیل کے ماتھے پر بوسہ لیتے ہوئے اُسے یقین دھانی کرائی تھی .... ایک روشن مستقبل کی

یہ سب اُس شخص کی وجہ سے ہوا ہے.... اچھا ہوا... وہ پولیس مقابلے" میں مارا گیا... ورنہ اُس کا خون میں خود اپنے ان دن ہاتھوں سے کرتا" راحیل اپنے ہاتھوں کو دیکھ غصے سے سرخ ہو رہا تھا... اُس کے تصور میں

اس کا باپ گھوم رہا تھا.... جس سے اُس کی نفرت دن بہ دن بڑھ رہی تھی ....

ایسا نہیں بولتے بیٹا.... وہ جیسا بھی تھا تمھارا باپ تھا" انھوں نے راحیل کو" ....ادب کا درس دیا تھا

نہیں ہے وہ میرا باپ.... وہ صرف ایک چور اور ایک دھوکے باز آدمی" تھا.... بس.... اس سے زیادہ اس سے میرا کوئی تعلق نہیں... اوروں کے باپ تو اپنے بچے کو نام دیتے ہیں انھیں اچھے اسکول میں پڑھاتے ہیں.... اسے اچھے اور برے کی تمیز سیکھاتے ہیں.... جب بچہ چھوٹا ہوتا ہے تو اسے کھلونے لا کر دیتے ہیں... اس کی اچھی پرورش کرتے ہیں تعلیم و تربیت پر اپنا سب کچھ صرف کر ڈالتے ہیں پر اُس شخص نے کیا کیا..... مجھے ایک چور کے بیٹے کا خطاب دے دیا.... اسکول جانے سے خوف

آتا تھا مجھے کیونکے وھاں سارے بچے مجھے چور کا بیٹا.... چور کا بیٹا کھ کر چڑاتے تھے.... کسی رشتے دار کے گھر جاتا تھا تو ایک عجیب حقارت پاتا تھا.... لوگ مجھ سے کھنچے کھنچے رھتے تھے بلکے ابھی تک رھتے ھیں.... کدورت رکھتے ..... ھیں لوگ اپنے دل میں میرے لیے

جب تک اپنے گھر میں ھوتا ھوں ایسا لگتا ھے ایک خوبصورت حصار میں ھوں... جھاں سب مجھ سے پیار کرتے ھیں... میری عزت کرتے ھیں.... میری پرواہ کرتے ھیں پر جیسے ھی گھر سے باھر قدم نیکالتا ھوں حقیقت کی دنیا میں.... تو لوگ میرا دل زخمی کر ڈالتے ھیں اپنے طعنوں سے.... جس کی وجہ سے آج میں اسماء اور آپ اس حالت میں ھیں آپ کھتی ھیں کے اس کو اپنا باپ کھوں.... اس کی عزت کروں" راحیل یہ کھتے ھوے اٹھ کھڑا ھوتا ھے.... وہ اپنی ماں کے سامنے رونا نھیں چاھتا اس لیے وھاں سے چلا جاتا ھے .....

بھت کچھ سھا ھے میرے بچے نے یا خدا....اتنی سی عمر میں ھی اپنے دل پر" بڑے بڑے زخم لیے بیٹھا ھے...اب تو اس کے زخموں پر مرھم پٹی کر دے....اسے سکون دے میرے مالک....اس کو وہ عزت و احترام عطا کر دے جس کے وہ قابل ھے"فرخ بیگم ھاتھ اٹھا کر خدا سے دعا کرنے لگتی .... ھیں....ان کا دامن آنسوں کے موتیوں سے بھر جاتا ھے

راحیل ٹیرس پر جا کر اکیلے کھڑا ھو جاتا ھے....آنسوں اس کی آنکھوں سے ابھی بھی رواں ھوتے ھیں....پورے گھر میں شور شرابا ھو رھا ھے.....سب شادی کی تیاریوں میں مگن ھیں....اور سب سے الگ تھلگ ٹیرس پر کھڑا اپنے آنسوں صاف کر رھا ھے..."کچھ زخموں پر مرھم وقت بھی نھیں لگا پاتا"وہ خود ھی کی بات پر مسکراء دیا تھا...

اوھم....اوھم"کسی نے پیچھے سے کھنکارا تھا....اپنے آنسوں کو صاف" ....کرتے پلٹا تو ثانیہ کو اپنے پیچھے دیکھ وھاں سے جانے لگا

کزن نہ صحیح....دوست ھی سمجھ لیجیے...اتنی بری بھی نھیں ھوں" میں....جتنا آپ گمان لگائے بیٹھے ھیں...."ثانیہ نے اسے جاتا دیکھ دوستی کا ھاتھ بڑھایا تھا

....مجھے دوست کی ضرورت نھیں"وہ بے رخی سے کھ کر چل دیا"

مجھے تو ھے"ثانیہ نے مڑ کر راحیل کو جاتا ھوا دیکھ بڑے پیار سے" کھا....راحیل کے قدم ثانیہ کی آنکھوں کی کشش سے وھیں تھم گئے اُس نے اپنا " friends"تھے....وہ چلتے ھوئے اُس کے آگے آکر ھاتھ راحیل کے آگے بڑھاتے ھوئے بولا تھا....پھلے تو راحیل سوچنے

لگا....اس نے کبھی کسی کو دوست نھیں بنایا تھا....یہ اس کے لیے بڑا فیصلہ تھا....پر ثانیہ کی آنکھوں کی صداقت نے اسے مجبور کر دیا تھا اپنا ھاتھ اس نے بھی کھ دیا تو ثانیہ کی آنکھیں "friends" بڑھانے کے لیے جھلملانے لگی تھیں.....خوشی اس کی آنکھوں سے جھلک رھی تھی....اس نے مضبوطی سے راحیل کے ھاتھ کو تھام لیا....

"ارے تم دونوں یھاں کیا کر رھے ھو.....چلو نیچے لان میں چلو.....سب انتظار کر رھے ھیں تم دونوں کا...." کامران نے آتے ھی جلد بازی مچادی تھی....دوٹوں اس کے ساتھ ھی لان کی طرف چل دیے....لان میں راحیل پھنچا تو جیسے عید کا سماں تھا....جنید اور جمشید ایک پلر سے دوسرے پلر تک ریس لگا رھے تھے....

سعدیہ ماھنور اسماء..... شاھزیہ آپا کو ڈانس کے اسٹیپ سیکھا رھی تھیں.... پیچھے زوردار بیگ گرؤ انڈ میوزک چل رھا تھا..... ریشم صباء داد و بڑی امی بیٹھے کپڑے ڈیسائٹ کر رھے تھے کے کون سے بَری میں رکھیں جائیں اور کون سے رومیسا آپا کے جھیز میں....

ارے لڑکیوں..... خیال کرو کچھ ھمارا.... جاؤ کھیں اور جا کے اپنے ڈانس کی پر کٹس کر لو" میوزک کی زوردار آواز کی وجہ سے بڑی پھو پھو اپنا سر پکڑے بے زار ھو کر بول رھی تھیں....

ھاں لڑکیوں.... کھیں اور چلی جاؤ" دادو نے بھی ان کی بات تائید کر دی" تھی....

اچھا چلو....اوپر والے فلور پر چلتے ھیں"اسماء نے کھا تو راحیل نے فورا منع" کر دیا یہ کھ کر کے امی ھسپتال سے آکر ابھی آرام کر رھی ھیں....ان کی نیند خراب ھو گی اِس میوزک کے شور سے....وہ کھتا ھے تم لوگ چھت پر .....چلے جاؤ

ھاں یہ اچھا آئیڈیا ھے.... چلو چھت پر چلتے ھیں....وھاں بڑی پھو پھو" بھی نھیں ھو گی ٹوکم ٹاکی کرنے کے لیے" ماھنور نے راحیل کی رائے سے اتفاق کیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد شاھنزیب اور شھزاد بھی چھت پر آگے....وہ مارکیٹ گے ھوے تھے...

یہ دیکھو راحیل اچھی ھے ناں گھڑی میں سب کے لیے آیک جیسی لایا ھوں"
...."شھزاد نے راحیل کو دیکھاتے ھوے کھا

واقعی بڑی اچھی ھے...پر مھنگی ھو گی...میں"ابھی راحیل آگے کچھ بولتا"
اس سے پھلے کامران نے اس کے کندھے پر ھاتھ رکھ کر کھا...."اف
میرے بھائی.... فکر نہ کر پیسے کی....میں نے شھزاد سے کھ دیا تھا کے
راحیل کی گھڑی میری طرف سے تحفہ ھو گی.... عید کا تحفہ اس بار کھاں دیا
تھا میں نے تجھے تو سوچا اب دے دیتا ھوں"کامران نے کھا تو راحیل کے
چھرے پر اطمینانی چھا گی.... "اتنی دیر سے تم دونوں گے ھوے ھو اور
لاے صرف گھڑی ھو.... واہ یار..."کامران نے استھزائیہ ھسی ھستے
ھوے کھا...

بیٹا جانی زبان چلانا بھت آسان ھے.....مارکیٹ جاؤ تو پتا چلے"شھزاد نے"
کامران کی بات کا جواب دیا تھا.... علی بھئیا گھر میں داخل ھوے تو حیران
تھے یہ دیکھ کر کے پورا گھر خالی ھے.....انھوں نے دادو کے کمرے کا رخ
کیا.... وہ بغیر دروازہ نوک کیے گلا کنھکارتے ھوے اندر آ گے

....تھے.....وھاں صباء بیٹھی بیڈ پر جنید جمشید کو تھپک تھپک کر سولا رھی تھی

سب کھاں ھیں؟؟"علی نے ھلکی آواز میں صباء سے مخاطب ھو کر پوچھا"
.... تھا

وہ سب اوپر چھت پر ھیں"صباء کچھ بولے اس سے پھلے ھی جنید نے اٹھ"
...کر علی کی بات کا جواب دے دیا تھا

جنید بیٹا آپ ابھی تک سوے نہیں ؟؟؟" صباہ نے اپنا ھاتھ اپنے ھی ماتھے پر مارتے ھوے ہلکی آواز میں کھا تھا وہ نہیں چاھتی تھی کے اس کی آواز سے جمشید بھی اٹھ جاے

نہیں مجھے نیند نہیں آرھی" جنید نے نفی میں گردن ھلاتے ھوے کھا تھا"

"اگر نیند نہیں آرھی جنید کو تو پھر زبردستی کیوں سولا رھی ھو؟؟" علی کی آنکھوں میں اعتراض تھا....

....آپا کھ کر گیں تھیں" صباء نے جمشید کو تھپکتے ھوے دبی آواز میں کھا"

جب اسے نیند آھی نہیں رھی تو کیا زبردستی سولاؤ گی....ویسے بھی" شادی کا گھر ھے اور گھر کی رونق تو یہ دونوں ھیں... جاؤ جنید آپ بھی

چھت پر جا کر سب کے ساتھ انجوائے کرو" علی نے جنید کے چھرے کو سہلاتے ہوئے بولا تو وہ خوشی کے مارے اُچھل پڑا....

میں بھی جاؤں" جمشید بھی یہ کہتا اٹھ بیٹھا تھا".....

آپ بھی ابھی تک جاگ رہے ہو" صباء نے حیرانی سے جمشید کو تکتے ہوئے پوچھا....

ہاں جاؤ" علی کی اجازت پر دونوں خوشی خوشی وہاں سے چلے گئے.... علی بھئیا جانے لگے تو صباء کا خیال آیا... مڑ کر اس سے آبرؤ اچکا کر کہنے لگے: "تم نہیں چل رہیں اوپر؟؟" علی کے سوال پر پہلے تو صباء خاموش رہی....

سب مزاق اڑاتے ھیں ھمارا...اس لیے میں نھیں جارھی اوپر" صباء نے"
...نیچھے نظریں کرے کھا

یااللہ....تم دونوں منگیتر بعد میں ھو پھلے کزن ھو... سمجھی...." پھر دل"
میں "سب کے مزاق اڑانے کے ڈر سے اُس بیچارے کو سزا نہ دو....مجھے
یقین ھے سیڑیوں پر ھی ٹیک لگاے کھڑا ھو گا.... تمھارا انتظار کرتے
ھوے....میرا بیچارا بھائی بھت شرمیلا ھے....اِس لیے تم سے کچھ کھ نھیں
پاتا...بس چوری چوری تمھیں دیکھتا ھے...میں نھیں چاھتا اس بیچارے
سے یہ حق بھی چھین جاے" پھر مسکراء کر: "چلو اوپر میرے ساتھ" علی
اسے کھ کرا بھی دو قدم ھی چلا کے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ ابھی بھی بیڈ پر بیٹھی
....سوچوں میں گم تھی

چلو صباء" علی کے پھر آواز لگانے پر وہ بیڈ سے اتر کر چپل پھن کر ان کے "
پیچھے پیچھے چھت پر چل دی....اس کے دل میں ھلچل مچی تھی...اُس دن
کے واقعے کے بعد سے اس نے ایک بار بھی شہزاد کو نہیں دیکھا تھا....اور
.....جتنا ممکن تھا اُس کی نظروں سے دور رھ رھی تھی

علی چھت کے اوپر پھنچا تو وہ دیوانا واقعی سیڑیوں سے ٹیک لگائے نیچے دیکھ رھا
....تھا... علی کو دیکھتے ھی سیدھا کھڑا ھو کر سیڑیوں کی طرف سے منہ پھیر لیا

یھاں کیا کر رھے ھو؟؟" علی نے شہزاد سے انجان لھجے میں سوال کیا"

وہ...وہ.....میں" اس سے جواب ھی نہیں بن پا رھا تھا... علی یہ"
دیکھ مسکراء دیا اور اس کے کان میں سرگوشی کی: "ڈرو مت.... جس کا تم

انتظار کر رہے ہوا سے ساتھ لا یا ہوں" یہ کہتے ہوئے وہ وہاں سے چلے گئے....

صباء چھت پر پہنچی تو اسے اپنا منتظر دیکھ حیاء کے زیور سے اپنی آنکھوں کو سجالیا..... شہزاد اسے دیکھ مسکرانے لگا..... صباء بہت امبیرس تھی یہ جانتے ہوئے بھی اپنا ہاتھ اس کی راہ میں آڑا کر کھڑا ہو گیا.... صباء اپنے چہرے پر اسکی نظروں کی تپش محسوس کر کے نروس ہو گی تھی....

"غلطی میری تھی اُس دن کے لیے آپ خود کو قصوروار مت ٹھرائیں.... آپ کی نہیں.... مجھے معاف کر دیں.... آئیندہ ایسی گستاخی نہیں ہو گی..." شہزاد نے بڑے پیار و اطمینان سے اسے دیکھتے ہوئے معافی طلب کی تھی....

اے دیکھو دیکھو.... وھاں کیا چل رھا ھے" سعدیہ نے ماھنور اسماء رومیسا"
آپا ریشم سب کی توجہ شھزاد اور صباء کی جانب مبذول کی تھی.... صباء نے
شھزاد کی بات سنے کے بعد اپنی نظریں ھلکی سی اٹھائیں.... یہ بتانے کے
لیے کے وہ اسے معاف کر چکی ھے.... شھزاد نے اُس کی آنکھوں کو پڑھ لیا
تھا.... وہ لمحہ نھایت حسین تھا.... دو دل بن کھے باتیں کر رھے
تھے... شھزاد نے اپنا ھاتھ نیچے کیا ھی تھا کے سب نے "اُو.... اُو.... اُو"
کی صدائیں لگانا شروع کر دیا.... صباء مزید جھیپ گی.... شاھزیہ آپا چلتی
.... ھوئی اُن دونوں کی جانب آئیں تو صباء ان کے گلے لگ گی

شھزاد میں تو تمھیں بڑا شریف سمجھتی تھی... تم تو بڑے ھی شریر"
نیکلے" آپا نے اسے چھیڑا تو وہ نظریں نیچے کر کے مسکرانے لگا.... اُس کا سرخ
.... چھرہ مزید سرخ ھو گیا تھا

سعدیہ ثانیہ سے مخاطب ھو کر پوچھنے لگی کے اسے ڈانس آتا ھے...ثانیہ جب سے آئی تھی اس نے ایسا کوئی عمل نہ کیا تھا جس سے وہ سب سے منفرد نظر آئے.... نہ اُس کے کپڑوں یا بول چال کو دیکھ کر کوئی اندازہ لگا سکتا تھا کے وہ پاکستان کی رھنے والی نھیں ھے....ثانیہ نے اثبات میں سر ھلایا تو سب کا یھی گمان تھا کے جیسے سب کو ھلکا پھلکا ڈانس آتا ھے ویسے ھی اسے آتا ھو گا....

اگر آتا ھے تو کچھ کر کے بھی تو دیکھائیں....آپ تو جب سے آئیں ھیں" ...آپ نے اس متعلق نہ کوئی بات کی نہ ھی انٹرس شو کیا ھے"اسماء بیچ میں مداخلت کرتے ھوے کھا....

کبھی موقع ھی نھیں ملا اس بارے میں بات کرنے کا"ثانیہ نے کندھے اچکاتے ھوے کھا...

اب موقع بھی ھے اور محفل بھی.... چلیں اب کر کے دیکھائیں" ماھنور"
....نے خوش ھوتے ھوے ثانیہ کو دیکھ کر کھا

ھاں میں تو کر لو گی...پر مجھے ایک پارٹنر کی ضرورت ھے" ثانیہ نے"
...سارے لڑکوں کی طرف نظر ڈالتے ھوے کھا

راحیل تم آجاؤ" سب ابھی سوچ ھی رھے رھے تھے کے اس کا ڈانس"
...پارٹنر کس کو بنائیں کے ثانیہ نے راحیل کو خود بلایا

....میں؟؟؟" وہ کنفیوس ھو کر اس سے دوبارا پوچھنے لگا"

.... ھاں" اس نے بھی ھاں کھ کر گردن ھلادی"

پر مجھے ڈانس واس کرنا نھیں آتا... سوری" راحیل یہ کھ کر جان چھڑا لیتا پر"
.....وہ مانی ھی نھیں

تمھیں کچھ نھیں کرنا ھو گا.....بس کھڑے رھنا بیچ میں" اس نے راحیل"
سے اصرار کیا تو سب بھی راحیل پر زور ڈالنے لگے.....وہ نہ چاھتے ھوے
.....بھی آکر اس کی بتائی ھوئی جگہ پر کھڑا ھو گیا ھاتھ باندھ کر

تم ھاتھ کیوں باندھ رھے ھو...ھاتھ ڈھیلے چھوڑو" ثانیہ نے اس کے"
ھاتھ سیدھے کرواکر..."میوزک اُون کرؤ" کھا...تو سعدیہ پوچھ
بیٹھی:"کون سہ گانا؟؟؟" اس کے جواب میں ثانیہ نے کھلی چھوٹ دی کے
.....جو چاھے گانا لگادو

ثانیہ سفید رنگ کی فراک اور سفید ھی رنگ کی اس پر کوٹی پھنی ھوتی ھے پیلے رنگ کا چوڑی دار پاجامہ اور پیلے ھی رنگ کا دوپٹہ جیسے وہ شانوں سے ڈال کر کمر تک مضبوطی سے باندھ لیتی ھے.... بال آدھے کیچر ھوے اور باقی پوری کمر پر پھیلے ھوے.... کانوں میں سفید رنگ کے بالے... وہ تو سادگی میں بھی حسن ٹپکا رھی تھی.... ثانیہ کے اسٹارٹ کا اشارہ ملتے ھی .... سعدیہ گانا اُون کر دیتی ھے

.....ٹوں ٹوں ٹوں ٹوں

.....ھے ھے اُواُو

.....من واہ لاگے او من واہ لاگے

.....لاگے رے ساورے لاگے رے ساورے

.....لے تیرا ھوا کا جیاں کا جیاں یہ گاورے

.....من واہ لاگے او من واہ لاگے

.....لاگے رے ساورے لاگے رے ساورے

.....لے کھیلا میں نے جیا کا جیا کا جیا کا ھے دائو رے

....مسافر ھوں میں دور کا

....دیوانا ھوں میں دھوپ کا

.....مجھے نہ باھے نہ باھے نہ باھے چھائو رے

.....من واہ لاگے... من واہ لاگے

لاگے رے ساورے لاگے رے ساورے

....لے تیرا ھوا جیا کا جیا کا جیا کا یہ باورے

گانا چلتے ھی پورے ماحول پر خاموشی طاری ھو جاتی ھے.... صرف گانے اور ثانیہ کے پاؤں میں پھنی پازیب کی آواز ھر طرف گونجتی ھے.... گانا شروع ھوتے ھی وہ جنگل میں مور کی طرح ناچنے لگتی ھے.... ناچتے ھوے آس پر حسن کی جیسے بارش ھو رھی ھو.... کوئی اُس پر سے ایک لمحہ کے لیے بھی نگاہ

نھیں ھٹا پاتا.....سب تو دور بیٹھے دیوانوں کی طرح دیکھ رھے تھے پر راحیل جس کے ارگرد وہ مور کی طرح ناچ رھی ھے....اُس کی تو جیسے سانسیں ھی تھم جاتی ھیں اسے ناچتا ھوا دیکھ کر.....اِس سے پھلے اُس نے کبھی کسی کو اتنا خوبصورت ناچتے ھوے نھیں دیکھا تھا....اس کے قدموں کے رقص میں اسے ھر چیز جھومتی محسوس ھو رھی تھی.....دو بٹے سے بے نیاز اپنی دھن میں مگن....وہ یک ٹک اسے دیکھتا چلا گیا....اس کے اندر جذبوں کا الاؤ سہ دھکنے لگا تھا.....مانو آج آسمان کا چاند زمین پر اتر آیا ھو....وہ سر سے پاؤں تک ایک قیامت لگ رھی تھی....

ایسی ویسی بولی تیرے نینوں نے بولی

...جانے کیوں میں ڈولی...ایسے لگے تیری ھولی میں

....تو میرا.....ھوں.....ھوں

....تو نے باتیں کھولیں....کچے دھاگوں میں پرو لیں

.....باتوں کی رنگولی سے نہ کھیلو ایسے ھولی میں

.....نہ تیرا.....او.....کسی کا تو ھو گا ھی تو

.....کیوں ناں تجھے میں ھی جیتوں

.....کھلے خوابوں میں جیتے ھیں جیتے ھیں باورے

ثانیہ ناچتی ھوئی اس کے سینے سے آ لگتی ھے...دونوں کی آنکھیں ملتی ھیں.....راحیل پھلی بار ثانیہ کی سبز آنکھیں دیکھتا ھے.....اس کی نشیلی آنکھیں اسے اجازت ھی نھیں دیتیں اپنے سے ھٹنے کی.....وہ اتنا تیز گھومی ھوتی ھے کے اس کا کیچر کب بالوں سے نیکل کر زمین پر گر جاتا ھے اسے خبر ...ھی نھیں ھوتی.....اور ساری زلفیں اس کے چھرے پر بکھر آتی ھیں کسی کا تو ھو گا ھی تو.....کیوں ناں تجھے میں ھی جیتوں" اِس لائن پر راحیل" کے کندھوں میں اپنی باھیں ڈال کر اتنے پیار سے اسے دیکھتی ھے کے جیسے .....واقعی یہ لائن اس کے دل کی ترجمانی ھو

گانا بند ھوتے ھی سب خوب تالیاں بجانے لگتے ھیں....ثانیہ راحیل کے کندھوں سے ھاتھ ھٹا کر تھوڑا سہ جھک کر سب کی داد وصول کرتی ھے....ماھنور اسماء ریشم رومیسا شاھزیہ سب آکر اس کے ارگرد ھجوم بنا کر کھڑے ھو جاتے ھیں اور خوب تعریفیں کرنے لگتے ھیں...راحیل وھاں اکیلا کھڑا ھوتا ھے...جب اس کی نظر ثانیہ کے گرے ھوے کیچر پر تڑتی ھے....وہ اسے اٹھا کر اپنی جیب میں ڈال لیتا ھے

....

انڈے سے ایلرجی ھونے کے باوجود ماھنور جنید اور جمشید کے ساتھ بیٹھ کر بسکٹ کھا رھی تھی...کے پیچھے سے رومیسا آپا نے اسے بسکٹ کھاتا ھوا پکڑ لیا....انھوں نے اسے خوب ڈانٹا....آپا نے محفل کا لحاظ بھی نھیں رکھا تھا...اس وجہ سے ماھنور کا منہ اتر گیا تھا....آپا اور باقی سب جانتے تھے

کے اگر وہ انڈا یا انڈے سے بنی کوئی چیز زیادہ مقدار میں کھالے تو اس کی طبعیت خراب ھو جاتی ھے ....

... مانو" شاھنزیب نے مانور کو مخاطب کرنے کے لیے آس کا نام لیا"

کیا؟؟؟" ماھنور پیچھے مڑ کر آبرؤ اچکاے پوچھ رھی تھی" ....

اگر رات میں طبعیت ذرا سی بھی خراب محسوس ھو تو مجھے فون کر دینا""" شاھنزیب نے فکر مند ھو کر اس سے کھا پر وہ سمجھی کے وہ جلے پر نمک چھیڑک رھا ھے ....

انسان کا اگر منہ اچھا نہ ھو تو بات ھی اچھی کر لیتا ھے" اُس نے منہ بسور کر" شاھنزیب کو دیکھ کر کھا ....

پر....''شاھنزیب بول ھی رھا تھا کے وہ منہ چڑا کر اس کے منہ پر ھی''
دروازہ بند کر دیتی ھے....شاھنزیب سمجھ نھیں پایا کے وہ اس کی ھمدردی
اور فکر کرنے سے چڑھ کیوں رھی ھے...وہ بھی اپنے کمرے میں چلا جاتا
ھے۔

وہ سرد کپکپاتی ٹھٹھرتی صبح میں مسجدوں میں فجر کی آذانوں کی آواز کے ساتھ اٹھنا اسے ھمیشہ بے حد مشکل لگتا تھا...پر آج بات کچھ اور تھی...موبائل ھاتھ میں لیے رکھا....خبر ھی نہ ھوئی نیند نے کب اپنی آغوش میں لے لیا تھا....اٹھتے ھی سب سے پھلے موبائل پر نظر ڈالی کے کھیں ماھنور کی کال تو نھیں آئی....اپنے موبائل پر کوئی کال نہ پا کر اس نے سکون کا سانس لیا....منہ پر ھاتھ مسلا....نیند کے اثار اب بھی چھرے پر نمایا تھے....وضو کر کے ماھنور کے کمرے کے سامنے سے گزر کر مسجد چلا گیا....نماز میں خیال آیا کے کھیں اس نے اپنی ناراضگی کی وجہ سے کال نہ کی

ھو تو.....یہ خیال آنا تھا کے دل بے چین ھو گیا... نماز پڑھ کر تیزی سے ....قدم بڑھاتا گھر چلا آیا

ماھنور کے کمرے کے باھر آکر رک گیا ذھن میں ایک اور بات گھوم رھی تھی کے اگر وہ ٹھیک ھوئی تو اس طرح صبح ھی صبح جگا دینے پر مزید ناراضگی کا ....سامنا کرنا پڑے گا

پر ماھنور کی ناراضگی اسے منظور تھی اک بار اسے دیکھ کر اطمینان کر لینا چاھتا تھا کے وہ ٹھیک ھے....دروازہ نوک کیا دو تین بار.....جب کوئی جواب ....نہ ملا تو خود ھی دروازہ کھول کر اندر داخل ھو گیا

کمرے میں داخل ھوتے ھی اُس کی چیخ نیکلی: ''مانو'' ماھنور بیڈ پر بن پانی کی مچھلی کی طرح پیٹ پکڑے بری طرح تڑپ رھی تھی....''تم سے کھا تھا

ناں کے ذراسی بھی طبعیت خراب محسوس ھو تو کال کر لینا.... پھر کیوں نھیں کی؟؟؟؟" شاھزیب نے ماھنور کو کو بستر سے ھاتھ پکڑ کر اٹھاتے ..... ھوے پریشان ھو کر کھا تھا

اس کے اجڑے ھوے بال ذرد چھرہ آنکھوں میں موٹے موٹے آنسوں اس کی تکلیف کا پتا دے رھے تھے... جنھیں دیکھ کر شاھزیب ماھنور سے بھی ....زیادہ تڑپ اٹھا تھا

چلو ڈاکڑ کے چلو" شاھزیب نے اسے سیدھا کھڑا کرتے ھوے بولا تو وہ" منع کرنے لگی.... "مانو بچی نہ بنو.... چلو چپل پھنو" ماھنور نے اس کے سخت لھجے کی وجہ سے چپل تو پھن لی تھی پر اب بھی ڈاکڑ کے جانے کے لیے امادہ نھیں ھو رھی تھی... "دوبٹا کھاں ھے تمھارا.... جلدی

بتاؤ" شاھزیب نے اِدھر اُدھر نظر دوڑاتے ھوے پوچھا تو ماھنور اس قدر

تکلیف میں تھی کے جواب نہ دے سکی....اسے خود ھی بیڈ کے دوسرے سائٹ زمین پر پڑا ھوا نظر آ گیا وہ تیزی سے دوبٹا لے کر آیا اور ماھنور کے شانوں پر ڈال کر اس کی ایک نہ سنتے ھوے آسے کار میں زبردستی بیٹھا کر ڈاکٹر کے پھنچ گیا....

فیملی ڈاکٹر نہ موجود ھونے کے سبب جو ڈاکٹرنی موجود تھیں اُن سے ھی ماھنور کا چیک۔اپ کرایا....

ڈاکٹرنی نے بتایا کے: ''انڈا کھانے کے سبب ماھنور کے کلیجے میں درد ھو رھا تھا... ھم نے دوائی دے دی ھے جس سے ان کو تھوڑا آرام ملے گا.... باقی دوائی وقت پر دینے سے آپ کی وائف بھتر محسوس کریں گی'' ڈاکٹرنی نے شاھنزیب سے کھا تو اس کے چھرے پر جو پریشانی جھلک رھی تھی اب اطمینان و سکون میں بدلی تھی

شکریہ ڈاکٹر" ابھی وہ کھ کر خاموش ھی ھوا تھا کے نرس نے آکر شکایت کی "
ماھنورا انجکشن نھیں لگوار ھی ھے.... شاھنزیب اٹھ کر جاتا ھے اور پردہ
.... کھسکا کر ماھنور کو دیکھنے لگا جو آرام سے لیٹی تھی

انجکیشن کیوں نھیں لگوار ھی ؟؟؟؟" شاھنزیب کے سوال پر اس نے "
آنکھیں کھولیں... اور شاھنزیب کو دیکھ برے برے منہ بنانا شروع
کر دیے..... وہ اسی جانب چلتا ھوا آیا تو وہ اٹھ کر بیٹھ گی..... شاھنزیب اسی
سے لگ کر بیٹھ گیا تھا بیڈ پر.... "تمھیں انجکیشن تو لگوانا پڑے گا ورنہ"
شاھنزیب نے اپنی بات دھمکی امیز لھجے میں کھ کر ادھوری چھوڑ دی
.... تھی

ورنہ کیا؟؟؟..... کیا کرلوگے تم" ماھنور کی ناراضگی ابھی بھی برقرار" تھی....جبکے شاھنزیب اس بات سے ناواقف تھا کے آخر وہ ناراض ھے کیوں....ماھنور نے ڈاکٹرنی اور نرس کے سامنے ھی شاھنزیب پر چڑھائی کر ڈالی تھی.....

ورنہ میں آپا کو فون کر کے سب بتادو گا" اس نے بڑے پیار سے ماھنور کی" آنکھوں میں آنکھیں ڈال اسے بلیک۔ میل کر دیا تھا اسے پتا تھا ماھنور پر اِس کا اثر ضرور ھو گا.....

اچھا" ماھنور کی آواز اس بار بھت مدھم سی نیکلی تھی اس پر شاھنزیب" مسکراءدیا.....

پر مجھے ڈر لگتا ھے... کتنی تکلیف ھوتی ھے انجکیشن سے" سے ماھنور نے"
...نہ لگوانے کا جواز پیش کیا تھا

ذرا سی بھی تکلیف نھیں ھو گی.... تم میرا ھاتھ تھام لینا" اس نے اتنے پیار"
.....اور جذبوں کی سچائی سے اس سے کھا کے وہ راضی ھو گی

لگا دیں" اس نے خود ھی اجازت دے کر انجکیشن کی لمبی سی سوئیں کو دیکھ"
کر ڈر کے مارے شاھنزیب کا ھاتھ مضبوطی سے تھام لیا تھا.... اور آنکھیں
زور سے بند کر لی تھیں.... شاھنزیب کے اشارے پر نرس نے آکر
انجکیشن لگا دیا.... اس کے چھرے پر ماھنور کا بھولا پن دیکھ مسکراھٹ بکھر
آئی تھی....

خواھش اٹھی تھی کے وہ ھمیشہ ایسے ھی اس کا*

ھاتھ مضبوطی سے تھامے بیٹھی رھے اور وہ اسے یوں ھی دیوانوں کی طرح

*دیکھتا رھے

بس ھو گیا''نرس کی آواز پر ماھنور نے حیرت سے آنکھیں کھول کر روئی کو''

.... پکڑا تھا

....انجکشن لگ گیا؟؟؟''اس کی آواز میں ھی حیرت نمایا تھی''

....جی''نرس نے کھ کر ماھنور کے سامنے ھی انجکشن کو ڈسبین میں ڈالا تھا''

مجھے تو اتنی سی بھی تکلیف نھیں ھوئی''اس کے لبوں پر مسکراھٹ تھی کھتے''

ھوے ۔۔۔۔۔

"میں نے تو کھا تھا....ذرا بھی تکلیف نھیں ھو گی"

ماھنور اس پر شاھنزیب سے اپنے خفگی والے تعلقات کو بھول گی تھی..."ھاں یہ تو ھے....جب تم ساتھ ھوتے ھو دل کو ایک عجیب سہ سکون واطمینان رھتا ھے....کے ھے کوئی جو میری پرواہ مجھ سے زیادہ کرتا ھے...تم مجھے کبھی کسی تکلیف میں اکیلا مت چھوڑنا" ماھنور نے مسکراتے ھوے کھا....

پکا....کبھی نھیں چھوڑوں گا" شاھنزیب نے یہ کھ کر اپنا ماتھا اس کی روشن پیشانی سے ٹکرا کر وعدہ کر لیا....

کار کے اندر سکون سے بیٹھے ھوے ماھنور کو ایک بات یاد آئی ''تم نے اس ڈاکٹر کو بتایا کیوں نھیں کے میں تمھاری وائف نھیں بڑی بھن ھوں'' ماھنور نے آبرؤ اچکا کر الجھی نگاہ سے دیکھتے ھوے شاھنزیب سے سوال کیا .....

اس وقت دماغ ھی کام نھیں کیا تھا.... تمھاری طبعیت دیکھ کر نروس ھو گیا'' تھا'' اس نے ماھنور کے مزید سوالات سے بچنے کے لیے ایسا کھ کر جان چھڑانی چاھی .....

تم جھوٹ بول رھے ھو..... پاگل سمجھتے ھو کیا مجھے ؟؟؟؟..... بھت اچھی'' طرح جانتی ھوں تمھیں میں.... میری اتنی طبعیت خراب ھونے کے باوجود تمھاری حیاء نے یہ گوارا نہ کیا کے مجھے بغیر دوبٹے کے لے آؤ..... سچ بتاؤ کیا چل رھا ھے تمھارے اس خرافاتی دماغ میں ؟؟؟'' ماھنور نے گھری بولتیں نظریں اس پر ڈال کر آبرؤ اچکاتے ھوے

پوچھا.....تو وہ خاموش ھو گیا.... بار بار اصرار کرنے کے بعد بھی جب اس نے کوئی جواب نہ دیا تو ماھنور منہ پھولا کر بیٹھ گی.....

تھوڑی دیر میں کار کی خاموشی سے اسے بے زاری محسوس ھونے لگی.... وہ یہ بھی جانتی تھی کے شاھنزیب صرف ناراض ھونا جانتا ھے ماننا نھیں....اِس لیے آپنی ناک نیچے کر کے خود ھی دوبارا بات کرنا شروع کر دی.... ''شاھنزیہ آپا کتنا بدل گیں ھیں ناں.....مجھے تو انھیں دیکھ کر یقین ھی نھیں آرھا تھا کے وہ وھی شاھنزیہ آپا ھیں جنھیں میں جانتی تھی.....اُن کا وہ غروری مزاج وہ نخریلا انداز وہ بات بات پر چڑھ جانا.... جیسے سب بدل گیا ھو....اب وہ مجھ سے اتنے پیار سے بات کر رھی ھیں کے مارے حیرت کے میں تو مر ھی جاؤں'' ماھنور نے اپنے جذبات اس سے شیئر کرے....

کھ تو تم ٹھیک رھی ھو.... وہ واقعی کافی بدل گیں تھیں..... شادی کی"
بھاگ دوڑ میں میرا دیھان اس طرف گیا ھی نھیں.... ھو سکتا ھے اتنے
سالوں بعد گھر واپس آئیں ھیں..... اپنوں سے ملی ھیں.... اس لیے اپنوں
کی قدر دل میں پیدا ھو گی تھو" شاھنزیب نے اپنی رائے دیتے ھوے اپنی
.... گاڑی سگنل پر روکی تھی

ایک سوال پوچھوں؟؟؟" ماھنور نے ڈرتے ڈرتے اس سے مخاطب ھو کر"
..... سوال پوچھنے کی اجازت طلب کی تھی

ھاں پوچھو" اس نے سیگنل کی بتی ھری ھوتے دیکھ کار کو آگے بڑھاتے"
.... ھوے ماھنور کو دیکھ کر کھا

وہ.....وہ" ماھنور ھچکچارھی تھی....."تم نے سعدیہ سے یہ کیوں کھا"
کے تم اسے اپنی منگیتر نھیں مانتے....کتنا رورھی تھی وہ.....کچھ خبر ھے
تمھیں....تم کتنے سنگدل ھواُس لمحے محسوس ھوا مجھے جب وہ تمھاری محبت
میں پھوٹ پھوٹ کر رورھی تھی.....مجھے لگتا ھے اگر تم اس سے ایک بار
ٹھیک طرح بات کرلو.....کے تمھیں کیا پسند ھے اور کیا ناپسند تو مجھے امید
.....ھے کے وہ اپنا لائف اسٹائل تمھاری خاطر ضرور چینج کرے گی
پر میں نے تو تمھیں
کبھی اُس سے....بلکے اس سے کیا کسی سے بھی دل کھول کر بات کرتے
نھیں دیکھا" وہ شاھنزیب کو دیکھ کھ رھی تھی....جس نے پوری بات سنے
کے بعد صرف اتنا کھا کھا:"گھر آگیا ھے اترو" شاھنزیب نے گندم کا جواب
چنادیا تھا.....جس کا مطلب صاف تھا کے وہ اس بارے میں کوئی بات کرنا
.... ھی نھیں چاھتا

میں دیکھ رھی ھوں تم آھستہ آھستہ اپنا دامن سب سے چھڑا رھے ھو..... پھلے سعدیہ پھر راحیل پاجی اور اب دادو..... آخر تم بتاتے کیوں نھیں چل کیا رھا ھے تمھارے دماغ میں ؟؟؟..... کیوں سب سے آھستہ آھستہ دور ھوتے جا رھے ھو؟؟؟؟" وہ تو اس سے ھمدردی کر رھی تھی اسے احساس دلا رھی تھی کے اس کی یہ بے رخی اُسے اُس کے اپنوں سے دور کر رھی ھے.....

ماھنور" وہ زور سے دھاڑا.... اس کی آنکھیں ایک دم دھک اٹھی" تھی..... "تم میری جاسوسی کرنا بند کر دو..... مجھے کس کے ساتھ کیسے تعلوقات رکھنے ھیں یہ مجھے تم سے پوچھنے کی ضرورت نھیں..... خاص طور پر سعدیہ اور میرے معاملے سے دور رھو" اتنی زور سے چنگھاڑتے ھوے کھا کے وہ سھم کر کار سے اتر کر بھاگ گی۔

وائیٹ کاٹن کا کلف شدہ کرتا شلوار فریش شیو اور آرمی کٹ ھیر اسٹائل چھ فٹ سے بھی نیکلتی ھوئی قامت اور غضب کی اسمارٹنس لیے مضبوط سراپا..... جب وہ سیڑیوں سے اترا تو سب لڑکیوں کی نگاہ کا مرکز بن گیا.... کسی کو اجازت ھی نہ تھی اس کے خوبصورت سے چھرے سے نظریں ھٹانے کی..... ثانیہ کی آنکھوں میں تو اسے دیکھ کر جگنو جگمگائے تھے.... یہ اس کی آنکھوں کی کشش ھی تھی کے وہ سیڑیوں سے اتر کر اس ھی سمت بڑھا تھا...

آج تو کوئی بڑا اچھا لگ رھا ھے" ثانیہ نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھنے" کے بعد کھا تھا...

کاش یہ بات میں بھی آپ کے لیے کھ پاتا" راحیل نے اس کا سر سے پاؤں" تک کا جائزہ لیتے ھوئے ھلکا سہ مسکراتے کھا...

کیوں میں اچھی نھیں لگ رھی؟؟؟"ثانیہ آئینے میں اچھی طرح اپنا جائزہ" لینے کے بعد جب گرین سیگنل ملا تو باھر نیکل کر آئی تھی...اور اُس کے حساب سے تو وہ اچھی لگ رھی تھی...پر راحیل کے اس جملے پر وہ اپنا پلو سیدھا کرتے ھوے بولی....

میں نے کب کھا کے آپ اچھی نھیں لگ رھی ھیں؟؟؟"اس نے ثانیہ کو" دیکھتے ھوے مسکراء کر اس سے پوچھا تھا....وہ انجان بنے کھڑی رھی....اسے سمجھ نھیں آیا تھا کے راحیل اس کی تعریف کر رھا ھے یا برائی....اس کے چھرے پر الجھاپن تھا....

میرا مطلب تھا آپ تو ھمیشہ ھی اچھی لگتی ھیں.... صرف آج تھوڑی"""

وہ مسکراتا ھوا کھ کر آگے بڑھ گیا تھا.... یہ سن کر ثانیہ کے دل میں لڈو پھوٹ رھے تھے... وہ مڑ کر اسے لان کی سمت جاتا دیکھتی رھی۔

بڑے ابو پیچھے سے کب اس کے قریب آگے آسے پتا ھی نہ چلا.... "راحیل" انھوں نے جب کندھے پر ھاتھ رکھ کر کھا تو وہ چونک کر مڑا... "آپ نے بلایا تھا؟؟" راحیل نے بڑے احترام سے ھاتھ باندھ کر بڑے ابو سے پوچھا ...

ھاں بلایا تھا... آؤ بیٹھ کر اطمینان سے بات کرتے ھیں" وہ خود صوفے پر" بیٹھ کر سامنے والے صوفے پر راحیل کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ھوے بولے تھے....

دیکھو بیٹا.... میرا دوست ھے امریکہ میں رھتا ھے... اچھا خاندان" ھے... اسکے دل میں خواھش جگی ھے کے کیوں ناں ھم اپنی دوستی کو رشتے داری میں بدل لیں.... مجھے اس کا خیال ٹھیک لگا... چاھتا تو میں بھی یھی ھوں کے ماھنور کے ھاتھ جلد سے جلد پیلے کر دوں... میری زندگی کا کیا بھروسہ... آج ھوں.... کل رھوں یا نہ رھوں" ان کی بات پر راحیل نے بے ساختہ کھا: "اللہ نہ کرے..... اللہ آپ کو دراز عمر بل خیر عطا فرمائے.... آپ کا سایہ ھم پر تادیر و قائم ودائم رکھے" راحیل نے بڑے ابو .... کے ھاتھ پر اپنا ھاتھ رکھتے ھوے انھیں دعا دی

بیٹا آج نھیں تو کل.... جانا تو سب نے ھی ھے" انھوں نے مسکراتے" ھوے آس کا سر تھپکتے ھوے کھا

بڑے ابو... پھر وھی بات.... خدا آپ کو میری عمر بھی لگا دے..."""

....راحیل کی آنکھوں میں اس بار محبت سے بھری خفگی تھی

....اچھا بابا.... نھیں بولتا بس"اُن کی بات سن راحیل مسکراء دیا"

ارے دیکھو ذرا.... بات تو وھیں رھ گی".... تو سوچ رھا ھوں کے ایک بار" پھلے تم سے پوچھ لوں.... اگر تمھارے دل میں کوئی خواھش ھو تو تم مجھے بتا سکتے ھو.... تم میرے لیے میرے بیٹے جیسے ھو" بڑے ابو یہ کھ کر خاموش ھو گے".... اور راحیل کا چھرہ دیکھنے لگے

راحیل تو جیسے کسی اور ھی دنیا میں چلا گیا ھو.... ایک طرف تو اُس کی محبت باآسانی ملتی نظر آ رھی تھی.... پر دوسری طرف بھت سے مسائل تھے جو اس کے دماغ میں یکے بعد دیگر گھوم رھے تھے.... بھت دیر تک خاموش

رھنے کے بعد اس نے کھا: ''بڑے ابو...ماھنور آپ کی بیٹی ھے...آپ اس کے لیے جو فیصلہ کریں گے وہ اس کے لیے اور ھم سب کے لیے بھتر ھو گا یقین ھے مجھے'' وہ نظر نیچے جھکا کر کھ رھا تھا....اس نے لفظوں کی بناوٹ تو بچپن سے ھی سیکھ رکھی تھی....کے غمزادہ ھو کر بھی خوش نما کیسے دیکھا جاتا ھے....یہ ھنر تو وہ بچپن سے جانتا تھا....اس لیے تو اس کے لفظوں کے پیچھے چھپا ھوا کرب بڑے ابو سمجھ ھی نہ سکے ....

شاھنزیب نے ٹھیک کھا تھا....اچھا ھوا میں نے راحیل سے خود پوچھ'' لیا....زبردستی کرنا ھر گز مناسب نہ ھوتا....دل میں خواھش تو بھت تھی کے میری مانو کا دولھا میرے مرحوم بھائی کا بیٹا راحیل بنے....پر اس کے ساتھ کسی بھی قسم کی زبردستی ماھنور کے لیے آگے چل کر مشکلات پیدا کر سکتیں ھیں....میں اپنی عارضورا حیل پر نھیں تھوپ سکتا.... کھیں شاھنزیب کی بات ٹھیک نہ ھو جائے کے میرے احسانات میں دبے ھونے

کے سبب نہ چاھتے ھوے بھی ماھنور سے شادی کے لیے ھاں کر دے" وہ
....اپنے دل میں خود کو ھوے تھے

میں جاؤں بڑے ابو؟؟؟" راحیل نے اجازت طلب کی تو وہ اثبات میں "
... سر ھلا کر اسے جاتا دیکھنے لگے

اچھا سنو.... شاھنزیب کو بھیج دینا میرے کمرے میں..." انھوں نے "
پیچھے سے آواز لگائی تو وہ مڑ کر "جی بھتر" کھ کر چلا گیا.... دروازہ نوک ھوا تو
....انھوں نے اندر بلا لیا

آپ نے بلایا.... بڑے ابو؟؟" شاھنزیب کھڑے کھڑے پوچھ رھا "
...تھا

آؤ بیٹھو" انھوں نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ فورا بیٹھ گیا.... شیشے کی میز"
پر ایک تصویر مڑی ھوئی رکھی تھی... انھوں نے اٹھا کر شاھنزیب کو
"پکڑائی.... شاھنزیب تصویر دیکھ: "یہ کس لڑکے کی تصویر ھے؟؟؟

یہ میرے دوست کا بیٹا ھے.... {ولید} .... آج سنگیت میں شرکت"
کرنے اور پوری شادی میں ھمارے گھر میں رہ کر ماھنور کو جاننے کے لیے
آرھا ھے" بس یہ سنا تھا کے شاھنزیب پتھر کا بن جاتا ھے.... تصویر خود بہ
خود ھاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر جاتی ھے.... آنکھوں کی نمی حالِ دل
بیان کرنے لگتی ھے.... اُس کے آنسوں موتی کی طرح بھنے لگتے
ھیں... "پر بڑے ابو" اس سے بڑی مشکل سے صرف یہ تین الفاظ ادا
ھو پاتے ھیں....

بیٹا دیکھو.... لڑکا بھت اچھا ھے.... امریکہ میں پلا بڑا ھے... کاروباری" بندا ھے.... کاروبار کے سلسلے میں دو تین بار ملاقعات ھوئی ھے میری اِس سے.... مجھے تو اچھا لگا ھے.... یقین ھے تمھیں بھی اچھا لگے گا.... تم بس اسے آج ماھنور سے ملوا دینا" بڑے ابو اسکے آنسوں دیکھنے کے باوجود اپنی بات کہ کر اٹھ کھڑے ھوے تھے.....

بڑے ابو.... میں نے آپ کو سب کچھ بتایا ھے پھر بھی...." شاھنزیب" انھیں دیکھ کر خود بھی اٹھ کھڑا ھو کر بھری بھری آواز میں شکوہ کر رھا تھا....

دیکھو برخردار.... میں تمھارے جذبات کی قدر کرتا ھوں.... پر تم ابھی" بھت چھوٹے ھو.... جب تم بڑے ھو گے تو تمھاری پسند ناپسند تبدیل ھو گی..... پھر تم خود ایک دن کھو گے کے بڑے ابو کا فیصلہ بلکل درست

تھا....ماھنور تم سے بڑی ھے...اپنی اور ماھنور کی زندگی تباہ مت کرؤ اس طرح..... تمھارے نام پر میں اُسے دس پندرہ سال تک نھیں بیٹھا سکتا....ابھی تو تمھیں اپنا مستقبل بنانا ھے.....کچھ بننا ھے.....نام کمانا ھے اِس دنیا میں..... تم اِن چکروں میں کھاں پڑھ گۓ..... بھت ذھین ھو تم" انھوں نے شاھنزیب کے کندھوں پر پیار بھری تھپکی لگاتے ھوۓ اسے سمجھایا تھا....وہ گم سم سہ ھو کر جانے لگا.....

شاھنزیب تصویر تو لے جاؤ....ماھنور تمھاری بات مجھ سے زیادہ مانتی" ھے...تم اسے سمجھاؤ گے تو وہ ضرور مان جاۓ گی" بڑے ابو نے تصویر نیچے سے جھک کر اٹھاتے ھوۓ آس کی طرف بڑھائی تھی....وہ تو پتھر کا بت بنے کھڑا تھا.... بڑے ابو نے اس پر جیسے بم پھوڑا ھو....اُسے اپنے ارگرد اندھیرا چھایا ھوا دیکھائی دے رھا تھا....فوٹو ھاتھ میں بے دلی سے لے کر کمرے سے چلا آیا۔

راحیل ٹیرس پر اکیلے کھڑے چاند کو تک رھا تھا چاند کی مدھم مدھم سی روشنی اس کے رخسار پر پڑھ رھی تھی.... دل تو جیسے ڈوب رھا تھا غم کے سمندر میں.... آج پھلی بار وہ زندگی میں اپنے آپ کو اکیلا محسوس کر رھا تھا....

مانو تم میرے لیے اِس چاند کی مانند ھو... جیسے میں دیکھ تو سکتا ھوں حاصل کرنے کی خواھش بھی رکھ سکتا ھوں پر چھو نھیں سکتا.... میری سیلف رسپکٹ مجھے اِس بات کی اجازت نھیں دیتی کے بغیر کچھ بنے... بغیر اپنے پاؤں پر کھڑے ھوے.... میں تم سے شادی کر لوں.... زندگی بھر تمھارے ھی باپ کے پیسوں پر پلتا آیا ھوں.... اور شادی کے بعد اپنی بیوی کو بھی بڑے ابو کے پیسوں سے پالوں.... ھر گز نھیں.... اتنا بے غیرت نھیں ھوں میں.... اور نہ ھی میں تم جیسی شھزادی کو محلوں سے نیکال کر

ایک معمولی سے دو کمروں کے گھر میں رکھ سکتا ھوں.... مجھ پر تو ابھی بھت ذمھداریاں ھیں.... اسماء کی شادی... امی کے لیے ایک اپنے نام کی چھت... جس میں وہ پر سکون زندگی بسر کر سکیں.... میں اُن کے سارے اخراجات اٹھا سکوں.... میں اپنی بے واہ ماں اور کنواری بھن کو چھوڑ کر اپنے وقت مانگ لوں تو سر پر سیرا کیسے سجا سکتا ھوں.... اگر میں کچھ سالوں کا کون سہ تمھیں پا سکتا ھوں.... بڑے ابو جتنا امیر تو میں پچیس پچاس سالوں میں بھی نھیں ھو سکتا.... پھر لوگ.... لوگ تو یھی کھیں گے کے میں نے تم سے شادی جائیداد کے چکر میں کی... لوگوں کو تو ایک اور موقع مل جائے گا مجھے طعنے سنانے کا" وہ اپنے آپ سے ھی کلام کر کے خاموش ھوا تھا.... یہ سوچ کر اپنی آنکھیں اس نے کچھ لمحوں کے لیے بند کر لیں.... اُس کی نگاھوں میں ماھنور کا خوبصورت سراپا لھرایا تھا.... پھلی محبت ادھوری رھ جانے کا غم اب دل برداشت نھیں کر پا رھا تھا.... خود چھوڑ کر آیا تھا وہ.... اسے یہ خیال مزید تڑپا رھا تھا.... آنکھوں سے موتی جھلک گئے تھے

اور ھاتھوں کی پشت پر آکر گرے تھے... جس سے وہ گریل پکڑے کھڑا تھا.... جب یہ کرب بھرے موتی دوبارا گرے تو اِس بار کسی نے اس کی ھاتھ کی ھتھیلیوں کو مضبوطی سے تھام لیا تھا اور وہ موتی اس کے ھاتھ کی آنکھیں کھولیں تو وہ سامنے کھڑی اسے محبت بھری... پشت پر آکر ٹھر گیا تھا نگاہ سے دیکھ رھی تھی... راحیل نے ھاتھ نیچے سے نیکال کر اُس کے سامنے .... ھی جو آنکھیں اشک بار تھیں صاف کر کے چلا تھا

پر اِس بار ثانیہ نے اُسے جانے نہ دیا.... فورا ھی اُس کے ھاتھ کو دوبارا تھاما تھا.... ''اتنا کرب کیوں ھے اِن آنکھوں میں ؟؟؟'' اُس کا ھمدردی میں کیا .... ھوا سوال اسی کے لیے حماقت ثابت ھوگا کھاں جانتی تھی وہ

تم مجھے اکیلا چھوڑ دو'' راحیل کی آنکھیں سرخ تھیں.... سارا غم وغصہ اسی '' ھمدرد دل پر اتار دیا تھا اُس نے.... اتنی زور سے دھاڑا تھا کے پورے ٹیرس

پر آواز گونجی تھی اُس کی...ثانیہ کا ھاتھ سخت بے رخی و مروتی سے پٹخ کر چلا گیا تھا وہ.....اُس کے لیے آ راحیل کا رویہ برداشت کرنا بھت مشکل تھا...جس لھجے میں اُس نے ڈپٹا تھا....اُس طرح تو کبھی کسی نے اس سے کلام نہ کیا تھا....وہ بت بن کر ھی رھ گی تھی.....

شاھنزیب اپنے کمرے میں آ کر بیڈ پر بیٹھ گیا....آنکھوں سے آنسوں اب بھی رواں تھے...بیڈ پر اچھلتے جنید جمشید کی نظر جب اپنے ماموں پر پڑی تو دونوں اس کے شانوں سے لٹک گے.....

ماما....آپ رو رھے ھو؟؟؟''جنید جمشید نے ھم آواز ھو کر پوچھا'' تھا...شاھنزیب نے جواب نہ دیا تو جنید بیڈ سے اتر کر اپنے ننے منے ھاتھوں سے آنسوں صاف کرنے لگا....

ماما آپ کیوں رو رہے ھو؟؟؟" جنید نے پھر بڑے پیار سے پوچھا"
تھا.... شھزاد اسی وقت کمرے میں داخل ھوا تھا..... "لڑکے روتے نھیں
.... ھیں" شھزاد نے اس کے سر پر ھاتھ رکھتے ھوے کھا تھا

جب زخم دل پر لگتے ھیں.... تو آنسوں خود بہ خود آنکھوں سے بھتے"
ھیں.... اُن آنسوں کو روکنا میرے بس میں نھیں...." شاھنزیب نے
نظریں نیچے کیے کھوے کھوے انداز میں کھا تو شھزاد نے جنید کو گود میں
لیا... اور جمشید کو شاھنزیب کے شانوں سے ھٹا کر بولا: "چلو بچو.... مما
نیچے کب سے آپ دونوں کو بلا رھی ھیں.... جاؤ.... جلدی نیچے
جاؤ... سنگیت شروع ھونے والا ھے.... تیار نھیں ھونا کیا" یہ سنتے ھی
جنید نے گود سے نیچے اترنے کی ضد کی تھی جب شھزاد نے اتارا تو وہ دونوں
.... بھاگتے ھوے چلے گے..... شھزاد بھی جانے لگا بغیر کوئی وجہ پوچھے

لائٹ اُف کر دیں بھائی.... دروازہ بند کرتے ھوے جائیے گا" شاھنزیب "
نے کھا تو شھزاد پلٹ کر: "اتنا تیار کیا سونے کے لیے ھوے
ھو؟؟؟؟..... سنگیت شروع ھونے والا ھے" شھزاد نے مسکراتے ھوے
.... کھا

مجھے کچھ دیر اکیلے رھنا ھے" شاھنزیب نے اپنے ھاتھ کو زور سے بیڈ پر "
.... مارتے ھوے کھا

سنگیت میں شرکت کرنا تو ضروری ھے.... کبھی کبھار انسان اپنے لیے "
نھیں دوسروں کی خوشی کے لیے جیتا ھے.... آج علی بھئیا اور رومیسا آپا کی
زندگی کا اتنا بڑا دن ھے اور ھم صرف اپنے غموں کو اھمیت دیتے ھوے اُس
میں شرکت نہ کریں کیا یہ درست ھوگا؟؟؟..... تم ایک کام
کرؤ..... تیسری منزل پر لائبریری میں جا کر تھوڑی دیر اکیلے ٹائم اسپینڈ

کرلو"شہزادا بھی بات کر ھی رھا تھا کے اُس کی نظر شاھنزیب کے ھاتھ میں پکڑی تصویر پر گی۔۔۔۔۔:"یہ کس کی تصویر ھے؟؟؟"شہزاد نے اسے دیکھتے ھوے پوچھا۔۔۔

ولید"وہ تصویر شاھنزیب شہزاد کو بے دلی سے پکڑاتے ھوے کمرے سے چلا گیا۔۔۔۔

ولید؟؟؟....یہ ولید کون ھے؟؟؟"اُس نے تصویر پر نظر ڈالتے ھوے پوچھا تھا۔۔۔۔

ایک طوفان تھا جو اندر ھی اندر امٹ رھا تھا.... کچھ باتیں تھیں جو اَن کھی رھ گیں تھیں.... ھوا جیسے سر سر پتوں کو ھلا رھی تھی.... کالی سیاہ رات میں وہ اکیلے کرسی پر گم سم سہ بیٹھا تھا..... خفگی تھی مگر کس سے.... یہ نھیں جانتا تھا وہ دیوانا..... بڑے ابو سے.... ماھنور کے عمر میں بڑے ..... ھونے سے.... یا خود کے چھوٹے ھونے سے

آج تک جس لڑکی کو اس نے کھیل یا مزاق میں بھی کسی اور کا جوڑی دار نہ بنے دیا تھا اب وہ خود جا کر اُسے کسی اور کی تصویر دیکھا کے شادی کرنے کا کیسے بول سکتا تھا..... اک ٹھوکر سی لگی تھی دل کو..... سارے ارمان جیسے چور چور ھو گے تھے.... ھر طرف سوگ کا سماں تھا اُس کے لیے..... تڑپ تڑپ کر اِس دل سے آہ نیکل رھی تھی... "مقابلہِ عمر جو لگایا ھے میں نے..... اب دیکھنا ھے کے جیت کس کی ھوتی ھے..... لوگوں کی سوچ کی

یامیری محبت کی.... غم تواِس بات کا ھے میں تمھیں کبھی بتا بھی نہ سکا کے

.....کیا ھو تم میرے لیے

عقیدت ھو میری تم.....جان ھو

میری.....منزل ھو میری....ارمان ھو میرا....غرور ھے مجھے اپنی اِس عاشقی پر.....اک تمھارے لیے....ماھنور.....میں سب کچھ چھوڑ سکتا ھوں....جان دے سکتا ھوں اپنی....پر تمھیں نھیں دے سکتا....تم صرف میری ھو....صرف میری" یہ کھتے کھتے اُس کی آنکھوں میں جنون اتر آیا تھا....اُس نے مضبوطی سے اپنی مٹھی کو بند کر لیا

اُوہ۔نو.... کامران بھائی نے سیڑیاں ھٹادیں.... اب میں کیا"
کروں؟؟؟؟"اسماء نے اپنا سر پکڑتے ھوئے صباء سے پریشان لھجے میں کھا
.... تھا

جانے کاارادہ ترک کردو..... مجھے ویسے بھی بھت ڈر لگ رھا"
ھے.... کھیں کسی کو پتا چل گیا تو"صباء نے اپنے دونوں ھاتھوں سے اسماء
.... کے دونوں ھاتھ پکڑ کر سمجھاتے ھوئے بولا تھا

ایک تو آپ ڈرتی بھت ھیں"وہ جھنجھلاتے ھوئے بولی..... "مجھے تو جانا"
ھی ھے... وہ میری سب سے اچھی دوست ھے.... میری ساری دوستیں
آتیں ھی ھوگیں سمجھے لینے.... میں نے اُن سے کھ دیا کے ائیرپورٹ ھم
سب ساتھ چلیں گے شگفتہ کو چھوڑنے..... اب آپ ڈرنا چھوڑیں اور کوئی

اچھاسہ آئیڈیا سوچیں" اسماء نے صباء سے اپنا ھاتھ چھوڑوا کر اپنی لٹوں کو جو .... چھرے پر آرھی تھیں اسے پیچھے کرتے ھوے بولا تھا

بھئی.... مجھے تو تم معاف ھی کرو" وہ ڈر کے مارے اپنا دوبٹا دونوں " ....ھاتھوں کی انگلیوں میں پکڑ کر مسل رھی تھی

اف۔..... مجھے ریشم کو ملا لینا چاھیے تھا.... کھاں آپ کو ملا بیٹھی.... ابھی" ماھنور ھوتی ناں تو اتنے اچھے اچھے آئیڈے دے رھی ھوتی.... اُس کا خرافاتی دماغ اِن چیزوں میں بھت تیز چلتا ھے" وہ اپنا ھاتھ ماتھے پر مارتے ھوے بول کر ماھنور کو یاد کر رھی تھی.... کے اچانک موبائل کی گھنٹی بجی.... اس کی دوستوں کا ایس ایم ایس تھا کے وہ پھنچنے والی ھیں.... اسماء میسج پڑھ کر مزید پریشان ھو گی.... مین گیٹ سے جانا تو ممکن نہ تھا.... کیونکے سارے مھمان آچکے تھے... اور سب ھال میں جانے کی تیاری کر رھے

تھے....راحیل تو پہلے ھی صاف منع کر چکا تھا....اور راحیل کے منع کرنے کے بعد اب کسی اور کی اجازت کسی کام کی نہ تھی....اسی لیے اُس نے چھپ کر پیچھے کے گیٹ سے جانے کا پروگرام بنایا تھا....پر آخری وقت میں کامران نے وہ سیڑھی ھٹادی.....جس سے اتر کر وہ باھر جانے والی ھو کر اِدھر اُدھر ٹہل رھی تھی....''کیا کروں؟؟''وہ پریشان تھی....''آئیڈیا''وہ زور سے چلائی تھی خوشی کے جوش سے....وہ اپنی الماری سے بھت سارے دوپٹے نیکال لائی....

....تم یہ کیا کر رھی ھو؟؟؟؟''صباء نے الجھ کر پوچھا''

''میں یہ دوپٹے ایک دوسرے سے باندھ کر یھاں سے اِن کی مدد سے گارڈن میں اتر جاؤں گی...اور پھر وھاں سے چھپ کر آسانی سے پیچھے کے دروازے سے نیکل جاؤں گی''وہ دو دوپٹوں کی گرھیں لگاتے ھوے اپنا

پلین بتا رھی تھی.... اُس نے دوبٹے کا ایک سرا اپنے کمرے کی کھڑکی کے لاک سے مضبوطی سے باندھ دیا تھا.... اور اب اُس پر لٹکنے کو تیار تھی...

"اللہ ایسا مت کرؤ.... کھیں تم گر ور گیں تو... یا کسی نے مجھ سے پوچھا کے تم کھاں ھو تو میں کیا جواب دوں گی" صباء نے گھبرائے ھوئے آنداز میں کھا....

"آپ فکر نہ کریں.... میں بلکل تیار ھو کر جا رھی ھوں... صرف آدھے گھنٹے کی تو بات ھے.... میں ڈائرک ھال میں پھنچ جاؤ گی.... کسی کو کچھ پتا نھیں چلے گا.... آپ بس گھبرانا بند کریں.... کوئی بھی میرا پوچھے تو کوئی بھی بھانا بنا دیجیے گا.... ٹھیک ھے" اسماء کھ کر دوبٹے سے لٹک گی....

ڈر تو بھت لگ رھا تھا پر اپنی دوست سے وعدہ کرا تھا.... جیسے نیھانے کے لیے آس خطرے کو پار کرنا ضروری تھا.... صباء اوپر سے دیکھ رھی تھی ....

اسماء کچھ بھی ھو جاے... نیچے مت دیکھنا..... بس اللہ اللہ کرتی رھ "اسماء" خلاء میں لٹکے ھوے دوپٹے سے جب نیچے کی دوری دیکھ کر ڈری تو خود کو ھی صلاح دینے لگی.... اور اللہ اللہ کرنا شروع کر دیا ..... آرام سے اترو" صباء اوپر سے کھ رھی تھی" ....

یا اللہ المدد" وہ زور زور سے بول کر آھستہ آھستہ اتر رھی" تھی.... بھادری سے وہ لٹک تو گی تھی دوپٹے سے پر دو منزلہ کھڑکی سے گارڈن تک کے سفر نے اسے نانی یاد دلادی تھی ....

صباء تم یھاں کھڑکی کے پاس کھڑی کیا کر رھی ھو؟؟؟" جب چھوٹی مامی"
....نے سوال کیا تو صباء چونک کر مڑی تھی

کچھ کچھ.....کچھ نھیں" بڑی مشکل سے لفظوں نے زبان کا ساتھ دیا"
....تھا

تمھیں کب سے تمھاری والدہ ڈھونڈ رھی ھیں... کھ رھی ھیں کے ان کا"
سلماستارہ والا پیلے رنگ کا جوڑا تم نے رکھا ھے" مامی نے کھا تو وہ ھاں میں سر
....ھلاتے ھوے آن کے ساتھ چل دی....اسماء کو خدا کے حوالے کر کے

اللہ ریشم کے دوبٹے پہ تو ھاتھ پھسل رھے ھیں...یا خدا مدد کر" اس کے"
دل سے صدائیں بلند ھو رھی تھیں..." جانے وہ کون سہ منحوس وقت تھا جو
یہ آئیڈیا میرے ذھن میں آیا تھا" وہ خود ھی کوس رھی تھی اب....جب

بلکل تھوڑاسہ فاصلہ رھ جاتاھے....اُس کے اور گارڈن کی زمین کے درمیان....تواس کے ھاتھ سے دوبٹے کی پکڑ چھوٹ جاتی ھے اور وہ منہ کے بل دھڑم کر کے کسی کے قدموں میں آکر گرتی ھے....ایک دو لمحوں کے لیے تو وہ اُس عجنبی کے جوتوں پر ھی سر رکھے لیٹی رھتی ھے...ھوش پاکر جیسے ھی سر اٹھاتی ھے ایک خوبصورت عجنبی اُسے حیرت بھری نگاہ سے دیکھ رھا ھوتا ھے....خود کو جلدی سے سمبھال کر اٹھ کھڑی ھوتی .....ھے

گارڈن کی مٹی اسکے کپڑوں پر لگ جانے کی وجہ سے وہ اُسے صاف کرنے لگتی ھے....اپنے کپڑوں پر لگی مٹی جھاڑنے کے بعد جب وہ اُس عجنبی پر نظر ڈالتی ھے تو وہ اسے الجھی نگاہ سے تک رھا ھوتا ھے....

وہ عجنبی اپنی انگلی سے اس کی ناک کی طرف اشارہ کرتا ھے... وہ اس کے اشارے پر اپنی ناک مسلنے لگتی ھے... پھر اُس کے کانوں کی سماعتوں سے ...جب کار کے ھورن کی آواز ٹکراتی ھے... تو وہ چل پڑتی ھے

میں نے آج تک صرف سنا تھا کے آسمانوں سے پریاں اترتی ھیں.... آج" ایک پری کو تشریف لاتے دیکھ بھی لیا... پر لگتا ھے لینڈ نگ میں خرابی ھو گی..." اُس عجنبی نے اسماء کی طرف پلٹ کر شرارت بھرے انداز اور نگاھوں کے الفت بھرے جال پھینکتے ھوے کھا تھا.... اسماء نے اس بات پر مڑ کر اسے گھور کر ایک بار دیکھا.... وہ پیلے رنگ کی قمیض و شلوار اور ھرے رنگ کا دوبٹا شانوں پہ ڈالی ھوتی ھے.... آوارہ لٹیں اس کے چھرے کو چوم رھی تھیں....

اس عجنبی نے اسماء کا سر تا پاؤں پورا جائزہ لینے کے بعد ھی اسے پری کا خطاب دیا تھا.... وہ بولنا چاھتی تھی اس کی بات کے جواب میں.... پر وقت نہ تھا اِس لیے خاموشی سے بھاگتی ھوئی چلی گی.... اس عجنبی کی نظروں نے اسے ..... پیچھے کے دروازے سے باھر جاتے ھوے الوداع کیا تھا

میں نے سوائے تمھارے کبھی کسی کو نھیں چاھا... جب سے ھوش" سمبھالا صرف تمھیں ھی اپنی منزل مانا.... سعدیہ سے منگنی توڑ دینا چاھتا ھوں پر صرف اِس لیے نھیں توڑتا... کے چاھتا ھوں کے وہ خود توڑ دے.... ورنہ لوگ اس بیچاری کو غلط سمجھیں گے.... سمجھیں گے اس میں کوئی عیب ھے... جو سگے خالہ کے بیٹے نے چھوڑ دیا اسے..... آگے چل کر اُس کی زندگی میں میری وجہ سے مشکل پیدا ھو جاے گی.... ماھنور تم کھتی

ھوناں کے میں کھل کر اس سے بات کروں تو وہ میرے لیے آپنا لائف
اسٹائل ضرور بدلے گی.... یہ تو میں بھی جانتا ھوں کے میری خاطر وہ خود کو
ضرور بدلے گی.... کیونکے میں نے اس کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت
...دیکھی ھے.... بچپن کی منگنی کی وجہ سے سچی الفت رکھتی ھے وہ مجھ سے
مانا تھوڑی ضدی اور غروری مزاج ھے پر یہ تو
اس کا حق ھے.... خدا جب حسن دیتا ھے تو نزاکت آھی جاتی ھے...."اس
کی نگاھوں میں سعدیہ کا خوبصورت سراپا لھرایا تھا.... جس پر اُس نے ایک
ٹھنڈی آہ بھری تھی...."خدا کرے تمھیں ایسا کوئی ملے جو تمھاری قدر
کرے..... مجھے معاف کرنا سعدیہ.... میں تمھارے قابل نھیں.... ھر
ممکن کوشش کروں گا کے تم یہ منگنی خود توڑ دو..... میں تو اپنی خالا سے بھی
صرف اِس لیے نھیں ملتا کے ان کے خلوص و محبت میں مجھے اپنا آپ مجرم
محسوس ھوتا ھے" یہ سوچتے ھوے وہ کھڑا ھو گیا تھا.... چلتا ھوا تھکے قدموں
سے ایک کتاب جو وھاں کھلی میز پر رکھی تھی اسے بند کر کے بُک کے شیل

میں رکھ کر کھڑکی کو کھول کر ٹھنڈی ٹھنڈی ھوا کا لطف لیتے ھوے: (اُس رات کو یاد کرنے لگا جب وہ گارڈن میں اکیلا ٹیل لگا رھا تھا اور اچانک اس کے اس نے اوپر دیکھا تو وہ راحیل کے کمرے کی.... سر پر آکر ایک ڈائری گرئی کھڑکی سے گرئی تھی پر اسے کھڑکی بند نظر آئی.....اِس لیے سوچا صبح واپس کر دے گا....اور آرام سے جا کر اپنے کمرے میں الماری کھول کر آگے رکھ دی)

شاید میں تو کبھی راحیل کی محبت کے بارے میں جانتا ھی نھیں.....اگر" اس ڈائری کو تمھارے کمرے میں دینے نہ آتا....اور تمھاری اور دادو کی باتیں اپنے کانوں سے نھیں سنتا....میں کبھی تمھاری ڈائری نہ پڑھتا راحیل....اگر مجھے ماھنور کو کھونے کا خوف نہ ھوتا.....میں تمھاری محبت کی عزت کرتا ھوں راحیل پر ماھنور کو میں صرف اُسی کو دوں گا جس کے ساتھ وہ ھمیشہ خوش رھے گی....یہ یقین ھو مجھے.....

اور وہ شخص جس کے ساتھ وہ ھمیشہ خوش رھ سکتی

ھے وہ میں خود ھوں" ابھی شاھنزیب دل میں سوچ ھی رھا تھا کے دروازہ

.....نوک ھوا اور وہ خودی اندر آ گئی

اگر اکیلے رھتے رھتے دل بھر گیا ھو تو چلو سب بلا رھے ھیں" سعدیہ کی"
آواز سے ھی ناراضگی جھلک رھی تھی.... کھ کر وہ ایک لمحے بھی وھاں نہ
رکی۔

ھال پورا برقی قمقموں سے روشن تھا.... ھر طرف رنگین آنچل چوڑیاں کی
کھنک مھندی ابٹن کی خوشبو تھی... گیندے کے پھولوں سے سجے
خوبصورت دو جھولے جو اسٹیج کے دائیں بائیں رکھے تھے کتنے دلکش لگ

رھے تھے....ایک جھولے پر رومیسا آپا اور ایک پر علی بھئیا کو بیٹھایا گیا
.... تھا....وہ خاموش کھڑی آپا کو محبت بھری نگاہ سے دیکھ رھی تھی

اتنا اداس چھرہ کیوں بنایا ھوا ھے؟؟....اب تھوڑا مسکراء بھی"
دو.....دیکھو آپا کی نظر تم پر ھے"ریشم نے ماھنور کے کان میں ھلکے سے کھا
تھا جس کے بعد وہ صرف آپا کی خوشی کے لیے آپنے چھرے پر مصنوعی
مسکراھٹ بکھیرنے پر مجبور تھی....اسی وقت ڈھم ڈھم بجتے ڈھول اور
....آتش بازی کی آوازیں اس کی سماعتوں سے ٹکرائیں

لگتا ھے وہ لوگ مھندی لے کر آگئے"ریشم تیزی سے باھر کی طرف"
دوڑی تھی....سب باھر ویلکم کرنے گئے تو ماھنور آکر آپا کے برابر میں
جھولے پر بیٹھ گی....آپا پیلے جوڑے میں زرد گلاب کی طرح لگ رھی
....تھیں

منہ کیوں اتراھوا ھے تمھارا؟؟؟" آپا نے ھلکے سے اس کے کان میں "
سرگوشی کی تھی...اس نے مسکراتے ھوے آخوش ھونے کی اداکاری
کی...."نھیں تو آپا....آپ کو وھم ھوا ھے" کھ کر وھاں سے اٹھ کھڑی
...ھوئی اس سے پھلے کے آپا کچھ اور پوچھیں

سب سے پھلے مایوں کی رسم ادا کی گی....بڑی پھوپھو نے پھلے علی بھئیا کو
لال دوبٹا اڑایا جو ان کی سسرال سے آیا تھا...سب ھجوم بنا کر ان کے ارد گرد
....ھی کھڑے ساری رسمیں دیکھ رھے تھے

ارے یار....ھمارے گھر میں تو سب ھی اتنے بڑے ھیں....اگر یہ "
اپٹن لگاتے رھے تو مجھ بیچارے بچے کی باری کب آے گی" کامران نے اپنی
....باری کا انتظار کرتے ھوے آحتجاج کر دیا تھا

آے گی.... آے گی.... تیری باری بھی آے گی.... صبر رکھو" بڑی"
...پھوپھو نے صبر کی تلقین کی تھی

امی جان ھم لڑکیوں کو موقع ملے گا؟؟؟" ریشم نے بھولا سہ چھرہ بنا کر"
...پوچھا

سن لو بھئی.... اگر اِن لڑکیوں نے علی بھئیا کو اپٹن لگایا.... تو ھم بھی آپا کو"
....اپٹن لگائیں گے" شہزاد نے کھلا اعلان کیا تھا

ھاں ھاں ضرور لگانا.... تم لڑکے رومیسا کو اور تم لڑکیاں علی کو" دادو نے "
مسکراتے ھوے کھلی چھوٹ دی تھی.... سب تو علی بھئیا کے ھاتھ رکھے
...پتے پر ھلکی سی مھندی اور چھرے پر ھلکا سہ اپٹن لگا کر جا رھے تھے

پر جب باری آئی کامران کی تو وہ آستین چڑھا کر ان کے برابر
میں پھلے تو اطمینان سے بیٹھ گیا... "آج آیا ھے ناں.... اونٹ پھاڑ کے
نیچے" اُس نے منہ ھی منہ میں خوشی سے بڑبڑایا تو علی اسے کھا جانے والی
.... نظر سے گھورنے لگا

تم نے ھی صرف یہ رسم ادا نھیں کرنی ھم سب بھی لائن میں لگے ھیں"
جلدی لگاؤ" سعدیہ نے کامران کے کندھے پر ھاتھ مارتے ھوے کھا
تھا... پر کامران نے اُس کی بات مکمل اگنور کی تھی... اس نے پورا پنجا لے کر
اپٹن کی تھال میں ڈال دیا... اور جتنا ھاتھوں میں آسکتا تھا... اٹھا کر علی بھئیا
.... کے منہ پر مسل ڈالا.... سب خوب لطف لینے لگے

اللہ کامران.... رسم ادا کرنی تھی.... بدلا تھوڑی لینا تھا" بڑی امی نے"
.... مسکراتے ھوے کھا

امی یہ موقع بار بار تھوڑی ملے گا" کامران نے ھاتھوں پر اپٹن مسلتے ھوے آ
....کھا تھا

کامران" علی بھئیا نے اسے گھورتے ھوے آ کھا تھا...اِس کے بعد آپا کی "
رسمیں بھی بڑی پھو پھونے ادا کی....جب اپٹن لگانے کی باری آئی تو آپا نے
....سب سے گذارش کی سب سے پھلے یہ رسم ماھنور کو ادا کرنے دی جاے آ

آپا کی گزارش پر سب سے پھلے ماھنور نے اپٹن لگایا...ماھنور نے جب آپا کو
کیک کھلانے کی رسم ادا کی تو ان کی آنکھیں نم ھو گیں آ...وہ محبت و شفقت
.....بھری نگاہ سے اُسے دیکھتے ھوے آ پیار سے گال سھلانے لگیں

....مایوں کی رسم کے بعد سنگیت اور مھندی کی رسم شروع کر دی گیں آ

"کھاں گیں ستھیں تم؟؟راحیل نے اسماء کا ھاتھ پکڑ کر اسے سائٹ میں لے کر پوچھا تھا.... جس کے جواب میں وہ بوکھلاھٹ کا شکار تھی...

"کچھ پوچھ رھا ھوں میں؟؟"راحیل نے اِس پر سخت لھجے میں اپنا سوال دوبارا دوھرایا تھا....

"وہ.....وہ.....میں.....وہ"وہ ڈر گی ستھی اس لیے کچھ بول ھی نھیں پا رھی تھی....

"اسماء تم یھاں کھڑے باتیں کر رھی ھو...میں نے تمھیں پرس لینے کار میں بھیجا تھا....اور تم پرس لا کر مجھے دینے کے بجاے یھاں کھڑی راحیل سے باتیں بھگار رھی ھو....شرم کرؤ تھوڑی....اب چلو میرے ساتھ کام ھے

مجھے"صباءراحیل کے سامنے اسے ڈانٹ کر ھاتھ پکڑ کر کھینچتی ھوئی لے گی"
.....تھی

شکریہ صباء باجی....آج تو آپ نے کمال کر دیا....مجھے تو لگا تھا کے اب"
میں بھائی کی ڈانٹ سے نھیں بچو گی....پر شکر ھے خدا کا کے اُس نے آپ کو
....بھیج دیا"اسماء نے صباء کا شکریہ ادا کیا تو وہ مسکرانے لگی

ویسے میں نے اداکاری اچھی کی ناں؟؟؟"صباء نے شرارت سے اسماء سے"
....پوچھا تھا جس پر وہ مسکراء کر خوب داد دینے لگی

سنگیت شروع ھوا تو سب سے پھلا پرفارمینس ریشم نے کیا....مھندی ھے
رچنے والی....ریشم کے ڈانس پر سب خوب تالیاں بجانے لگے....ریشم

چونکے لڑکیوں کی ٹیم میں سے تھی اِس لیے آس کے مقابلے پر کامران کو اتارا گیا....

مھندی لگا کے رکھنا .....

ڈولی سجا کے رکھنا...

کامران کے لیے سب زور زور سے ""اُو...او"" کھ رھے تھے... پھر سعدیہ اسٹیج پر اتری.... سب کو پتا تھا کے اب سعدیہ آئی ھے اب تو ڈانس ایسا ھونا ھے کے کسی کی نظریں نھیں ھٹنی....

ملنڑ مائے کارے یاں بھگارے مھندی .....

لی ملنڑ مائے کارے یاں بھگارے مھندی...

آلڑ جوانی روپ یہ میرا....

گوپی بن بن بیٹھی....

.....نہ میں دیوانی....نہ مستانی

...نہ میں دیوانی....نہ مستانی

...لگ گی عشق کھانی

....نی مھندی مائے کارے یاں بھگارے مھندی.

سعدیہ شاھنزیب کی طرف دیکھ کر ڈانس کرتی ھے... جیسے اسے آنکھوں سے بتا رھی ھو کے یہ الفاظ خاص اس کے لیے ھیں.... وہ محبت کے دیپ آنکھوں میں لیے شاھنزیب کے وجود کو تک رھی تھی.... سب نے تالیاں بجائیں تو شور سے وہ اپنے حواس میں واپس لوٹی....

"جا شاھنزیب اب تیری باری....ایسا جواب دینا ان لڑکیوں کو....کے" انھیں اِن کی نانی یاد آجائے..... چل پکڑ گیٹار اور چڑھ جا سٹیج پر" کامران نے شاھنزیب کی پیٹھ تھپ تھپاتے ھوے اسے گیٹار پکڑایا....وہ گیٹار پکڑ

کر اسٹیج پر پہنچ گیا.....اس کے لیے ایک کرسی رکھ دی گی.... جس پر وہ
....آرام سے بیٹھ گیا.... تھوڑی دیر کے لیے تو آنکھیں بند کر لیں

پتا نھیں آگے کیا ھونے والا ھے...پر میں یہ افسوس نھیں رکھنا چاھتا کے "
میں نے تم سے اپنے دل کی بات کبھی کھی ھی نھیں.... صرف ماھنور یہ
تمھارے لیے" شاھنزیب نے خود سے کلام کیا اور خود پر ھی مسکراء
دیا.... آنکھیں کھولیں.... تو سب اسی پر نظر ٹیکائے کھڑے تھے...مائیک
...والا آکر اس کے چھرے پر مائیک کی سیٹینگ کر دیتا ھے

ماھنور یہ گانا صرف تمھارے لیے" شاھنزیب مائیک پر بول کر ماھنور کی "
طرف انگلی سے اشارہ کرتا ھے....وہ عجنبی اور باقی سب ماھنور کو دیکھنے لگتے
ھیں

....او....یہ ھیں ماھنور" وہ عجنبی بولتا ھے"

یہ تو وھی لڑکا ھے جس کی تصویر شاھنزیب کے پاس تھی....کیا نام " تھا.." وہ ذھن پر زور دیتے ھوے: "ھاں ولید" شھزاد کی نظر ولید پر پڑی .... تھی

پورے ھال کی ساری لائٹس آف کر دی گیں تھیں.... صرف ایک سفید رنگ کی لائٹ شاھنزیب پر روشنی کر رھی تھی....اُسکے آنکھیں بند کرتے ھی ماھنور کا خوبصورت سراپا چھم سے اس کی نظروں کے سامنے آجاتا ھے....وہ بھولا سہ چھرہ وہ چمکتی شرارت بھری آنکھیں....وہ شوخی بھری ادائیں....وہ چنچل مکھڑا....اس کا خوبصورت سراپا جب آنکھوں میں اتر آتا ھے....وہ گیٹار پر جادو خود بہ خود بکھیرنے لگتا ھے..... ھر طرف ..... صرف اُس کی دھن بجتی سنائی دے رھی تھی

.....ٹن....ٹن.....ٹن.....ٹن

.....او....اوھو.....او....ھو....او

....تو مجھے سوچ کبھی

....یھی چاھت ھے میری

....میں تجھے جان کھوں

....یھی حسرت ھے میری

....میں تیرے پیار کا ارمان لیے بیٹھا ھوں

....تو کسی اور کو چاھے کبھی یہ خدا نہ کرے

سب گیٹار بجتے ھی دونوں ھاتھوں سے چٹکیاں بجاتے ھوے خوبصورت

اور مدھر دھن لطف لیتے ھیں....جبکے ماھنور حیرت بھری نگاہ سے اسے

دیکھ رھی ھوتی ھے....اس کے دماغ الجھ گیا تھا....وہ سمجھ نھیں پا رھی تھی کے یہ گانا تو وہ روزانہ سعدیہ کے لیے گاتا ھے تو پھر آج اسٹیج پر جب سعدیہ اس کے سامنے موجود ھے تو اُس کے بجائے ماھنور کو کیوں ڈیڈیکٹ کر رھا ھے....شاھنزیب آنکھیں کھول کر سب سے پھلے ماھنور کو دیکھتا ھے....اور پورا شعر اسے ھی دیکھ کر محبت بھری نگاہ سے گاہ رھا ھوتا .....ھے

....ٹن.....ٹن.....او....او

.....ٹن....آ....آ.....ھو

....میری محروم محبت کا سھارا تو ھے

....میں جو جیتا ھوں تو جینے اشارہ تو ھے

....اپنے دل پہ تیرا احسان لیے بیٹھا ھوں

.....میں تیرے پیار ارمان لیے لیے بیٹھا ھوں

....تو کسی اور کو چاھے کبھی یہ خدا نہ کرے

اِس بار وہ کرسی سے اٹھ کر چلتا ھوا آتا ھے....اور اسٹیج کی تین سیڑھیاں اتر کر سعدیہ کے پاس سے گزر کر ماھنور کے پاس آکر اس کے آگے اپنا ھاتھ بڑھاتا ھے....سب کی نگاھیں ماھنور سے کھ رھی تھیں کے ھاتھ پکڑ لو شاھنزیب کا....جبکے اُسکی نگاہ خفگی بھری ھوتی ھے....وہ صبح والا واقعہ بھولی نھیں تھی اب تک.....پر صباء اسے کندھا مار کر ھاتھ پکڑنے کا اشارہ کرتی ھے تو وہ اس کے خوبصورت ھاتھ میں اپنا نرم و نازک ھاتھ پکڑا دیتی ھے....

یہ لمحہ جھاں ھزاروں لوگوں کی آنکھوں کی دلکشی کا سبب بنا ھوا تھا.....وھیں دو پیار کرنے والوں پر بڑا سخت معلوم ھو رھا تھا

راحیل تو منہ پھیر کر وھاں سے چلا جاتا ھے....اور سعدیہ وھاں کھڑی نہ جانے کس دل سے یہ منظر دیکھ رھی ھوتی ھے....سینے میں جیسے آگ لگی ھو...پر بس میں کچھ نہ تھا.....

شاھنزیب ماھنور کو اپنے ساتھ اسٹیج پر لے جاتا ھے....اب سفید روشنی صرف شاھنزیب اور ماھنور کے ارد گرد طواف کرنے لگتی ھے....وہ اسے بیچ اسٹیج پر لا کر کھڑا کر دیتا ھے.....

ٹن.....ٹن.....

say you love me baby.....

i wait him for you.....

ھیو.....ے.....

وہ اسکی جانب الفت بھری نگاہ سے دیکھتے ھوے اُسکے وجود کے ارد گرد چکر لگاتے ھوے بول رھا تھا.... ماھنور کو پھلی بار اسکی آنکھوں کی تپش اپنے چھرے پر محسوس ھوتی ھے.... زندگی میں پھلی بار اسے شاھنزیب کی آنکھوں سے آنکھیں ملانے میں جھیپ محسوس ھو رھی تھی.... وہ پھر بھی .....اسے دیکھ کر اپنے لبوں پر مصنوعی مسکراھٹ سجا لیتی ھے

.....پیار میں شرط کوئی ھو تو بتا دے مجھ کو

.... گر خطاء مجھ سے ھوئی ھو تو بتا دے مجھ کو

....جان ھتھیلی پہ میری جان لیے بیٹھا ھوں

.....میں تیرے پیار کا ارمان لیے بیٹھا ھوں

وہ اِس بار بلکل اُس کے سامنے آکر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اس کے وجود کو تکتے ھوے گاہ رھا تھا.... پھر اُس کے آگے اپنا ھاتھ دو بارا بڑھاتا ھے....ماھنور نروس ھو جاتی ھے....اُس کے اِس بدلے بدلے رویے کو دیکھ..... جھیپتے ھوے اُسکے ھاتھ میں اپنا ھاتھ پکڑا دیتی ھے.....وہ ھلکا سہ مسکراتا ھے.....اُسکی مسکراھٹ ماھنور کے دل کو تھوڑا اطمینان بخشتی ھے.....ورنہ اتنی دیر سے اُس کی جنونی آنکھوں سے اسے عجیب سہ خوف ..... محسوس ھو رھا تھا

.....تو کسی اور کو چاھے کبھی یہ خدا نہ کرے

.....وہ اُس کی شھادت کی انگلی پکڑ کر اُسے گول گول گھومانے لگتا ھے

صباء باجی.... شاھنزیب تو صرف گانا گانے والا تھا ناں پھر یہ ڈانس وہ بھی" ماھنور کے ساتھ..... حیرت ھے" اسماء نے بغیر صباء کو دیکھے کھا تو اس عجنبی کو کھڑا پایا.... عجنبی یعنی ولید..... ولید کو دیکھ کر اُس نے دوسری طرف نظر دوڑائی کیونکے اس کے برابر میں تو صباء کھڑی تھی.... یہ ولید کھاں سے اسکے برابر میں آکر کھڑا ھو گیا.... وہ الجھی نگاہ سے تک رھی تھی.... پھر فورا .....اسکے پاس سے ھٹ گی..... وہ اسماء کو خود سے دور ھٹتا دیکھ مسکرایا تھا

واو..... انٹرس لینے والی بات تو ھے" ولید کی نگاھیں شاھنزیب اور" .....ماھنور پر ٹیکی تھیں

شاھنزیب اتنی تیز تیز گھوما رھا تھا کے ماھنور گرنے لگتی ھے..... اس کا پاؤں سلپ ھوتا ھے..... تو شاھنزیب فورا اسے اپنی باھوں کے حصار میں لے لیتا ھے..... ماھنور کی آنکھیں شاھنزیب کو خود بتا رھی تھیں کے

وہ ابھی حیرت کے غوطے کھا رھی ھے..... جس کے جواب میں وہ فقط مسکراءدیتا ھے۔

پھر صباءا سٹیج پر آکر ڈانس کرتی ھے

....ھاتھوں میں....ھاتھوں میں....تو میرے ھاتھوں میں
...لکھ کے مھندی سے سجنا کا نام

سمجھ نھیں آرھا....صباء باجی یہ رومیسا آپا کی طرف سے گاہ رھی ھیں یا اپنا" حالِ دل بیان کر رھی ھیں"، ریشم نے کھ کر شھزاد کو چھیڑا تھا....سب یہ سن مسکرانے لگے.....صباء کے بعد شھزاد اور اُس کے بعد اسماءا سٹیج کی زینت بنی تھی.....

.....مھندی لگاؤ گی میں سجنا کے نام کی

.....کچھ نہ خبر مجھے....اب صبح شام کی

ولید کی نظریں ایک لمحے کے لیے بھی اسماء سے نہیں ھٹیں...اسماء بھی ....ڈانس کرتے وقت ولید کا خود کو مسکراء مسکراء کر دیکھنا بھاپ لیتی ھے

راحیل ایک کونے میں کھڑا اداس چھرہ لیے آھنور کو دور سے دیکھ رھا ھوتا ....ھے

آپا کی رخصتی میں ابھی وقت ھے اور تم ابھی سے رو رھے ھو" شھزاد نے" اسے روتا ھوا دیکھ کر کھا تھا...تو وہ مسکرانے لگا....بڑی مشکل سے ھونٹوں پر مسکراھٹ سجائی تھی...."رو تھوڑی رھا ھوں" راحیل نے اپنا رخ اس ...کی سمت کرتے ھوے کھا

پر چھرہ اور آنکھیں تو مجھے چیخ چیخ کر اسی کا پتا دے رھی ھیں..... چلو" خیر.... چلو تمھاری باری ھے" شھزاد نے اس کے زخم کو کریدنے کے بجاے مسکراء کر اسے اسٹیج کی طرف خیر مقدم کیا تھا....ثانیہ آپا کے ساتھ بیٹھی تھی جھولے پر.... چھرے پر مسکراھٹ اُس کے بھی تھی پر اسی قدر مصنوعی جتنی راحیل کے چھرے پر تھی....وہ خود چل کر اُس کے پاس آیا تھا....اُس کے آگے اپنا ھاتھ بڑھا کر اُس کی مدد چاھی تھی.... مگر وہ راحیل .....کے ھاتھ میں ھاتھ دینے کے بجاے آٹھ کر چلی گی تھی

رومیسا آپا ثانیہ کی اِس حرکت پر تیمور چڑھاے آنکھوں کے اشاروں سے پوچھ رھی تھیں کے ھوا کیا ھے؟؟؟.....راحیل نے نفی میں گردن ھلادی.....اور ثانیہ کے پیچھے چل دیا....وہ چل کر سب کے ساتھ جا کر کھڑے ھونے کی غرض سے اٹھی تھی....پر راھداری سے گزرتے ھوے

اُس کی کلائی کسی مضبوط گرفت میں آگی تھی وہ بوکھلا کر پلٹی.... "تم نے کمیٹمینٹ کیا تھا میرا ساتھ دینے کا" راحیل اسے دیکھ کر بولا تھا....

مجھے تم سے کوئی بات نھیں کرنی چھوڑو میرا ھاتھ" اُس نے اپنی کلائی چھوڑوانے کی کوشش کرتے ھوے کھا تھا.... کوشش ناکام تھی وہ جانتے ھوے بھی زور لگا رھی تھی....

چلو میرے ساتھ" وہ اسے کھ کر زبردستی اسٹیج پر چڑھ گیا تھا..... اسٹیج پر پھنچنے کے بعد بھی اس نے اس کا ھاتھ نہ چھوڑا تھا... گانا شروع ھوا تو وہ ھلکے سے اُس کے کان میں سرگوشی کرنے لگی: "تم میرے ساتھ زبردستی نھیں کر سکتے" یہ سن راحیل مسکراء دیا.... اُس کی بے وقت مسکراھٹ اسے زخم پر مرھم جیسی تو ھر گز معلوم نہ ھو رھی تھی.....

دوست ھو میری.... اتنا تو حق ھے میرا تم پر" اُس نے بھی ھلکے سے کان"
میں کھ کر اپنا الٹا ھاتھ اس کی کمر پر رکھا تھا.... اُس نے اس کے ساتھ بیلی
ڈانس کرنا شروع کیا تو اس نے خود ھی اپنا دوسرا ھاتھ اس کے کندھے پر رکھ
دیا.....

اللہ..... کتنے پیارے لگ رھے ھیں یہ دونوں ایک دوسرے کے"
ساتھ...." صباء نے ان دونوں کو دیکھ کر بڑے مسرت بھرے انداز میں کھا

ھاں.... واقعی اِن دونوں کی جوڑی تو کمال ھے" شھزاد نے اس کی بات"
کی تائید کی.... شھزاد کی آواز سن صباء حیرت سے پیچھے مڑی تھی... شھزاد
اسے دیکھ مسکرایا تھا.....

میں دیکھ لوگی تمھیں"ثانیہ نے پھر سے کان کے پاس آکر دھمکی آمیز لھجے" .....میں کھا تھا

دیکھ لینا...ویسے بھی لوگ کھتے ھیں بھت خوبصورت ھوں" میں...."اُس نے مزید چڑانے کے لیے کھا تو وہ اس کی آنکھوں میں جھانکنے لگی.... جس میں اسے ھلکی سی خوشی محسوس ھوئی تھی...جبکے راحیل کو تو .....صرف اس کے آنکھوں میں ناراضگی کے اثار نظر آرھے تھے

بھائی دیکھیں تو یہ لڑکا کون ھے.....نہ یہ ھماری طرف سے ھے....نہ" علی بھئیا کی سسرال والوں کی طرف سے تھا نہ رومیسا آپا کی....تو آخر ھے کس کی طرف سے یہ"اسماء نے راحیل کو ولید کی طرف نشاندھی کرتے .....ھوے کھا....تو راحیل نے اثبات میں سر ھلایا اور جا کر علی سے بات کی

علی شہزاد کامران اور راحیل سب آکر ایک ساتھ ولید کے ارد گرد گول دائرہ بنا کر کھڑے ہو گئے.....

"جی آپ کی تعریف" کامران نے اس سے مخاطب ہو کر پوچھا....

"اب اپنی تعریف اپنے منہ سے کیسے کروں" ولید نے جھینپتے ہوئے کہا....

"میرا مطلب تھا کون ہو تم؟؟" کامران نے آبرو اچکا کر پوچھا تھا....

"آپ لوگ مجھے نہیں جانتے؟؟؟" اُس نے حیرت سے اُن سب کو دیکھتے ہوئے بڑے خوش اخلاق لہجے میں پوچھا تھا....

اگر جانتے تو یوں سوال نہ کرتے.....اب سیدھے سیدھے بتاؤ کون ھو"

.....تم؟؟؟"علی نے اپنی روپ دار آواز میں پوچھا

تم شاھنزیب کے دوست ھو؟؟"شھزاد نے استفسار کیا تھا.....تو وہ نفی"

میں گردن ھلانے لگا....."کون شاھنزیب؟؟؟.....میں تو وہ ھوں" وہ

ذرا جھیپ کر کھ رھا تھا.....اس کی بات سن سب پریشان ھو گے.....علی کو تو

غصہ آنے لگا تھا.....وہ بس اسکا کالر پکڑنے والا تھا کے بڑے ابو نے آکر اس

سب کو بتایا کے وہ اُن کے دوست کا بیٹا ھے اور شادی میں شرکت کرنے آیا

.....ھے

یہ تو ٹھیک ھے کے وہ بڑے ابو کے دوست کا بیٹا ھے.....پر پھر وہ اتنا شرما"

کیوں رھا تھا....."شھزاد نے ولید کی اِس حرکت کے متعلق تجسسی انداز میں

.....بولا

پتا نھیں.... نٹ ڈھیلا لگتا ھے سالے کا..... کاش بڑے ابو تھوڑی دیر بعد" آتے..... تو اچھا خاصا موقع مل جاتا ھاتھ صاف کرنے کا...." کامران نے اپنے ھاتھوں پر کھجلی مچاتے ھوے کھا تھا.... باتیں کرتے کرتے شھزاد کی نظر شاھزیہ آپا پر پڑی جو سب سے الگ تھلگ گم سم سی بیٹھی تھی.... شھزاد ...نے محسوس کیا تھا کے وہ بھت اداس ھے

جنید جمشید بھت دیر سے ضد کر رھے تھے کے شاھزیہ مھندی لگوائے.... پر وہ مان نھیں رھی تھی... یہ بات شاھنزیب نے بھی نوٹ کرئی تھی کے وہ پھلے سے کافی بدل گئی ھے... اور اُس کے چھرے کی رونق بلکل غائب ھے.... شاھنزیب فکر مند ھوا تھا شاھزیہ کو یوں اداس بیٹھا دیکھ۔

نیند سعدیہ کی آنکھوں سے کوسوں دور کھڑی اس کی بے قراری کا مزا لے رھی تھی.....اتنی بے قراری کے رگ جان کو کاٹ رھی ھو پور پور میں چبھ رھی ھو تو بھلا نیند کھاں آتی ھے.....وہ کروٹ بدلتی رھی...بدلتی رھی یھاں تک کے جنھجھلا کر اٹھ بیٹھی.....محسوس ھو رھا تھا جیسے دم گھٹ رھا ھو.....آھستگی سے اٹھ کر بستر سے کھڑکی کے قریب چلی آئی.....باھر گھپ اندھیرا اور گھرے سناٹے تھے...آج گگن پر چاند نہ تھا اور ستاروں کی لو مدھم تھی بالکل ایک ھوا میں سرسراتے دیے کی مانند...وہ گم سم اداس کھڑکی کے پٹ سے ٹیک لگا کر کھڑی ھو گی.....''کیوں؟؟؟...کیوں کر رھے ھو میرے ساتھ ایسا سلوک تم؟؟.....کیا خطاء ھے میری''اُس کا دماغ سوچ سوچ کر مفلوج ھوا جا رھا تھا.....لگ رھا تھا ایک زوردار قسمت نے تماچہ مارا ھے گالوں پر.....اور آگ پورے جسم میں لگی ھے.....

بار بار شاھنزیب کا ماھنور کا ھاتھ پکڑ کر اسٹیج پر لے جانا اسکے گرد طواف کرنا

اسے اپنی باھوں میں تھام لینا یاد آرھا تھا....دل میں جلن کی آگ بڑھتی جارھی تھی"وہ میرا ھے ماھنور.....صرف میرا.....میں شاھنزیب کسی کو نھیں دوں گی.... سمجھی تم.....سعدیہ اپنی چیزیں کبھی کسی کو نھیں دیتی تو پھر یہ تو میرا بچپن کا منگیتر ھے"

اسماء کو روز صبح جاگنگ کرنے کی عادت تھی....آج بھی وہ معمول کی طرح جاگنگ پر نیکلی.... نزدیک پارک کے پورے تین چکر لگانے کے بعد جب وہ بینچ پر آکر بیٹھی: "ھیلو" اُس نے آواز سن کر منہ مڑ کر پیچھے کی جانب ...دیکھا....ولید اسے مسکراتے چھرے کے ساتھ دیکھ رھا تھا

اسماء نے کوئی جواب نہ دیا اور منہ مڑ کر پرٹین شیک کی بوتل کو منہ سے ....لگالیا...وہ اس کے برابر میں ھی آکر بیٹھ گیا

کمال ھیں یہ پاکستانی.... سیدھے منہ بات ھی نھیں کرتے"اُس نے اسماء" کو دیکھ شکوہ کیا تھا جس پر اس نے کوئی ری۔ایکٹ ھی نھیں کیا اور ٹاول سے اپنا منہ پھنچنے لگی....

سنیں آپ مجھ سے ناراض ھیں کیا؟؟"اُس نے پھر اسماء سے بات کرنے" کی کوشش کی تھی...پر وہ سخت میر بنی رھی....

آپ بولتی نھیں ھیں کیا؟؟..... نھیں نھیں بولتی تو ھیں آپ پر...شاید" عجنبیوں سے بات نھیں کرتی...پر میں آپ کو بتادوں...میں آپ کے بڑے ابو کے دوست کا بیٹا ھوں....امریکہ سے آیا ھوں....ولید نام ھے میرا"اُس نے اپنا دوستی کا ھاتھ اسماء کے آگے بڑھاتے ھوے آپنی پوری

ڈیٹیل دے ڈالی تھی....پر اسماء نے اسے ذرا بھی بھاؤ نہ دیا....اور جاگنگ ....کرنے کے لیے دوبارا کھڑی ھو گی

وہ اسے جاتا ھوا پیچھے "i live it".... اوروں جیسی تو بلکل نھیں ھے" ....سے دیکھ کر بول رھا تھا

اسماء سفید رنگ کی ٹیشٹ بلیک رنگ کی پینٹ اور بالوں کو سفید رنگ کے پونی سے زینت دی ھوئی تھی.....ولید وھاں جاگنگ کرنے نھیں بلکے اسی کے چکر میں آیا تھا....پر بھرپور کوشش کرنے کے باوجود بھی اس کی توجہ اپنی جانب مبذول نہ کرا سکا تھا

وہ بھاگتے ھوے کمرے میں داخل ھوئی تھی.... چھرے پر خوف کے بادل چھاے تھے....وہ کمرے میں بے تاب نگاھوں سے اِدھر اُدھر دیکھنے

لگی....پر شاھنزیب کو نہ پایا.... چھرے پر سرد موسم کے باوجود پسینا چمک رھا تھا....دل زور زور سے دھڑک رھا تھا آنکھوں میں شاھنزیب کو کمرے میں نہ پا کر نمی سی اتر آئی تھی وہ خواب دیکھ کر ڈر گی تھی اور آنکھ کھلنے کے باوجود اپنے حواس خواب کے اندر ھی چھوڑ آئی تھی....اُس کا ذھن ....مفلوج ھو کر رہ گیا تھا

مانو تم سے کتنی بار کھا ھے کے کمرہ نوک کر کے آیا کرو.....جب دیکھو منہ" اٹھاے کمرے میں گھسی چلی آتی ھو" شاھنزیب واش روم سے سفید رنگ کی جینز اور کندھوں پر ٹاول ڈالے نھاء کر نکلا تو ماھنور کو اپنے کمرے میں دیکھ ....کر ھر بار کی طرح اسے تمیز کا سبق پڑھانے لگا

تم ٹھیک ھوناں ؟؟؟" ماھنور نے اسے دیکھ کر ایک سکھ کا سانس لیتے ھوے بڑے پیار و جذبات بھرے انداز اور آنکھوں کی نمی کے ساتھ اسے ٹک لگاے دیکھتے ھوے استفسار کیا تھا

...مجھے کیا ھوا ھے ؟؟؟" وہ الجھی نگاہ سے پوچھ رھا تھا"

تو ماھنور نے نفی میں گردن کو جمبش دی اور وھی بیڈ پر بیٹھ گی.....وہ سھمی سھمی سی معلوم ھو رھی تھی....شاھنزیب پوری بات اس کے بغیر کھے ھی سمجھ گیا تھا....وہ ٹاول کو بالوں میں مسلتا ھوا آکر اس کے نزدیک ھی بیٹھ گیا.....ماھنور تو اب بھی گم سم سی بیٹھی تھی.....شاید اب تک اس خواب کے خوف کی جگڑ میں پھنسی ھوئی تھی.....

میں ٹھیک ھوں.... تم اِن خوابوں پر زیادہ توجہ مت دیا کرو" وہ سمجھانے"
کی غرض سے بول رھا تھا پر ماھنور تو اب بھی سر جھکائے اپنی آنکھوں میں
.... آنے والی نمی صاف کر رھی تھی

یار کچھ نھیں ھوا مجھے.... دیکھو میری طرف.... بلکل ٹھیک ٹھاک"
تمھارے سامنے بیٹھا ھوں" شاھنزیب نے اس کے توجہ اپنی جانب
.... مبذول کرائی تو وہ نظر اٹھا کر اس کی جانب دیکھنے لگی

مجھے تمھارے متعلق ھمیشہ ایسے خواب کیوں آتے ھیں؟؟؟.... کیوں"
خوابوں میں تم مجھ سے بچھڑ جاتے ھو؟؟؟.... کچھ لوگ تمھیں بری طرح
مار رھے ھوتے ھیں... میں چیخ چیخ کر کھ رھی ھوتی ھوں مت
مارو..... مت مارو..... پر وہ میری سنتے ھی نھیں" وہ کھ کر رونے لگی

تھی.... روکا ھوا سانس تو اسے دیکھ کر باحال ھو چکا تھا پر دل ابھی تک خوابوں کے بسیرے میں تھا.....

"کیونکے وہ محض خواب ھوتے ھیں..." شاھنزیب نے ماھنور کے سیدھے ھاتھ پر اپنا ھاتھ رکھتے ھوے آسے اطمینان دلایا تھا.... "ویسے ایک وجہ یہ بھی ھو سکتی ھے" اس نے جب سوچتے ھوے کھا تو وہ تجسوسی نگاھوں سے اسے دیکھنے لگی کے ناں جانے کیا وجہ ھے جو اسے سمجھ آگی ھے متعلق اس کے خوابوں کے.....

"تم مجھ سے لڑتی جو ھوا تنا..... ضرور یھی وجہ ھو گی" وہ اسے دیکھ کر سنجیدہ سہ چھرہ بناے بول رھا تھا..... بس پھر کیا تھا وہ اپنا سارا خوف بھول بیٹھی اور لڑائی پر آمادہ ھو گی..... جس کا اعلان شاھنزیب نے ابھی اپنا آخری جملا ادا کر کے کیا تھا....

میں تم سے لڑتی ھوں؟؟... جھوٹے..... مکار آدمی.... ھر وقت تم" لڑائی شروع کرتے ھو.... کل بھی میں تم سے کتنے پیار سے بات کر رھی تھی گاڑی میں.... پر تم... تم تو اتنے خود غرض... کمینے.... کتے قِسم کے انسان ھو کے بجائے میری بات تسلی سے سنے کے مجھ ھی پر چڑھائی کر ڈالی" اُس نے پاس رکھا کشن اپنے ھاتھ میں اٹھاتے ھوے زوردار احتجاج بلند کیا تھا.....

پھلی بات مانو... میں آدمی نھیں لڑکا ھوں... وہ بھی بھت ھینڈسم" سہ.... دوسری بات.... میں کتنا بھی بڑا جھوٹا مکار ھو جاؤں پر تمھاری بادشاھت اِس معاملے میں نھیں چھین سکتا.... اور تیسری بات..... اگر تمھیں اتنا ھی لوگوں کے معاملات میں بیچ میں ٹانگ اڑانے کا شوق ھے تو جا کے فلاحی بھود کا ادارہ جوائنٹ کرؤ..... گھر میں بیٹھ کر میرا سر مت

کھاؤ "اُس نے اپنی بات کھنے کے بعد فورا اپنا منہ پاس رکھے تکیے سے ڈھک لیا تھا.... کیونکے وہ جانتا تھا کے اب وہ ماھنور کے ھاتھوں سے نھیں بچنے والا .....

ماھنور نے دو تین بار کشن زور زور سے اس کے سر پر ٹیکائے تھے.... وہ فورا خود کو بچاتے ھوے وھاں سے اٹھ کھڑا ھوا.... پر ماھنور نے وار کرنا نہ چھوڑا وہ جا کر جلدی سے واپس واش روم میں گھس گیا اور اندر سے لوک کر لیا اپنے آپ کو ....

باھر آؤ بزدل.... چھوڑوں گی نھیں میں تمھیں آج.... باھر آؤ "

...."شاہ" ماھنور نے دروازہ زور زور سے بجاتے ھوے کھا تھا...."باھر آؤ ڈرپوک" اس نے پھر سے دروازہ بجا کر کھا پر وہ اس کے جانے کا انتظار کرنے لگا...."تم کیا ھمیشہ اندر چھپے بیٹھے رھو گے ؟؟؟..... باھر تو آؤ گے

ناں.....دیکھ لو گی تمھیں اک تو تمھارے ساتھ بھلائی کرو....اوپر سے تم مجھے"ابھی وہ بول ھی رھی تھی کے سعدیہ اسے حیران نظروں سے اپنی ....طرف دیکھتی ھوئی نظر آئی....وہ ناجانے کب اندر آگی تھی

وہ...میں"ماھنور کچھ بول پاتی اس سے پھلے سعدیہ نے اس کے بات" کاٹ دی..."ناشتہ کرنے نیچے آجاؤ.....سب بلا رھے ھیں"وہ کھ کر ذرا ....بھی دیر وھاں نہ رکی....ماھنور بھی اس کے پیچھے پیچھے چل دی

کھاں رھ گے تھے تم؟؟؟؟.....سب کب سے تمھارا انتظار کر رھے" ھیں"شاھنزیب کے آتے ھی شھزاد نے پوچھا تھا

وہ میرے کمرے میں ایک بلی آگی تھی"شاھنزیب نے صرف اتنا ھی کھا" .....کے ماھنور اسے گھور گھور کر دیکھنے لگی اور باقی سب حیرت سے

بلی....بلی کیسے آگی تمھارے کمرے میں؟؟؟"کامران نے حیران لھجے"
.....میں پوچھا تھا

مجھے نھیں پتا.....کمرے کا دروازہ کھلا تھا...جب میں نھاء کر نکلا شاید"
دروازے سے ھی آئی ھو....بڑی ھی خطرناک تھی...."شاھنزیب اتنی
.... سنجیدگی سے کھ رھا تھا کے سب اس کا یقین کر بیٹھے

بیٹا کھیں کوئی پنجا ونجہ تو نھیں مار دیا اس نے تمھیں؟؟؟"شاھنزیب کی"
.....ماں فکر مند ھو کر پوچھنے لگیں

نھیں... میں واپس واش روم میں جا کر لوک ھو گیا... جب تھوڑی دیر بعد" نکلا تو وہ کمرے میں موجود نھیں تھی" شاھنزیب نے اپنی ماں کو دلاسہ دیا تھا....

پر تم کب سے بلی سے ڈرنے لگے ؟؟؟" راحیل نے حیرت بھرے انداز" میں استفسار کیا تھا....

وہ" شاھنزیب جھٹ پٹا گیا تھا کے اب کیا جواب دے"....

او.... ھو..... کیا تم نے تفتیش شروع کر دی ھے..... میرے بیٹے کو بیٹھ" تو جانے دو.... بیٹھ جاؤ شاہ" دادو نے سب کے سوالوں پر فول اسٹاپ لگایا تھا اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا.... وہ ماھنور کی برابر والی کرسی پر بیٹھا تو سعدیہ اور ولید کی نظریں اُسی پر جم گیں ~.....

ماھنور نے شاھنزیب کے بیٹھتے ھی اس کے پاؤں پر اپنی سینڈل رکھ کر مسلا....

"اللہ" شاھنزیب کے منہ سے زور سے بے اختیار نیکلا.... توسب اس کی طرف متوجہ ھوگئے....

"کیا ھوا شاہ؟؟؟" سب سے پھلے خود ماھنور نے ھی انجان بنتے ھوے آبرؤ اچکا کر سوال کیا تھا.... شاھنزیب نے نظرِ اِدھر اُدھر گھومائی توسب اسے ھی دیکھ رھے تھے

"نھیں کچھ نھیں.... گرما گرم پرھاٹا توڑا تو ھاتھ جل گیا" شاھنزیب نے اپنے ھاتھ پر پھونکنے کی اداکاری کی..... توسب مسکراء کر اپنے ناشتے میں

مشغول ھو گے۔۔۔۔۔ماھنور اسے اب بھی بیٹھی گھورے جا رھی
۔۔۔۔۔ تھی۔۔۔۔شاھنزیب نے چاے کا کپ اٹھایا اور منہ سے لگا لیا

ولید کا دل تو مسرت سے بھر گیا تھا پاکستانی فیملی کے بیچ رھ کر۔۔۔۔۔اس نے ایسا ماحول نہ کبھی دیکھا نہ سنا تھا۔۔۔۔۔اسے اتنی بڑی فیملی کا پیار و محبت سے ساتھ رھنا بڑا متاثر کر گیا تھا۔۔۔۔

ماما کیا وہ بلی بڑی خطرناک تھی؟؟؟؟"جنید نے بڑے بھولے انداز میں" سوال کیا تو جمشید بھی بول پڑا۔۔۔۔"اور کیا ماما اسکے بڑے بڑے ناخن بھی تھے۔۔۔"اس کے سوال پر شاھنزیب اور سعدیہ دونوں نے ھی اپنی مسکراھٹ کو ھونٹوں میں بیچا تھا۔۔۔۔کیونکے سعدیہ جانتی تھی کے شاھنزیب کی خطرناک بلی ماھنور ھے۔۔۔۔۔۔۔

ولید بھائی آپ اگر کافی نھیں پی رھے تو جوس پی لیں" ماھنور نے جوس کا" گلاس ولید کے آگے بڑھایا تھا.... ماھنور کے منہ سے "بھائی" کا لفظ سن ولید کو بری طرح دھانس لگ گی.... اسے اتنی شدت کا پھندا لگا کے کامران اس کی پیٹھ پر ھاتھ مار کر سھلانے لگا..... شاھنزیب کے لبوں پر .... مسکراھٹ بکھر آئی تھی

وہ کچن میں اکیلے کھڑی برتن دھو رھی تھی کے خان بابا پیچھے سے آکر بولے کے شھزاد بابا بول رھے ھیں کے میرے لیے بیسن کے پرھاٹے اور ٹماٹر کی چٹنی بنا دو.... آج رات کے کھانے میں.... وہ توکھ کر چل دیے پر وہ کھڑی سوچنے لگی کے اب کیا کرے.... "اچھا ھوا امی جان آپ آگیں..... وہ.... وہ... وہ ھیں ناں.... وہ بیسن کے پرھاٹے اور ٹماٹر کی چٹنی کی فرمائش کر رھے ھیں رات کے کھانے میں" صباء نے شھزاد کی ماں سے کھا تو وہ مسکرا دیں .....

"....اگر وہ فرمائش کر رہا ہے تو بنا دو" مامی جان کہہ کر جانے لگیں تھیں

"پر....وہ...ان" وہ گھبرا رہی تھی پہلی بار شہزاد کے لیے کچھ بناتے ہوئے.... مامی اُس کے چہرے پر آنے والے تاثرات کو پڑھ چکی تھیں

"گھبراؤ مت.....اگر اچھا لگے گا تو شوق سے کھالے گا اور اگر اچھا نہ لگا تو میں اسے بتا دوں گی کے صباء نے بنایا ہے پھر تو اور شوق سے کھالے گا" وہ شوخی سے اس سے کہہ کر مسکراتی ہوئی کچن سے چلی گی تھیں.....

"واو..... بیسن کے پراٹھے" اسماء نے آتے ہی پراٹھے کا لقمہ توڑ کر گرما گرم منہ میں ڈالتے ہوئے کہا تھا.....

روکو....اس کے ساتھ کھاؤ....اور بتاؤ کیسا لگا"صباء ٹماٹر کی چٹنی اور اچار"
.... بھی لے کر آئی تھی....اسماء کو چکانے کے لیے

زبردست صباء باجی....دل تو چاھ رھا ھے آپ کے ھاتھ چوم لوں"اسماء"
نے کھاتے ھی کھانے کی تعریف کی تو اس کے دل کو ذرا ڈھرس بنی کے شاید
...اب شھزاد کو بھی پسند آجائے

شاھزیب"بڑے ابو نے باھر جاتے ھوے اسے پیچھے سے آواز لگا کر روکا"
تو وہ مڑ کر ان کے پاس گارڈن میں چلا آیا... "بیٹھو کھڑے کیوں ھو"بڑے
ابو نے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ کرسی پر بیٹھتے ھوے"بڑے ابو اس سے پھلے
آپ کچھ بولیں میں آپ کو بتادوں میں مانو کو بتانے ھی والا تھا ولید کے بارے

میں پر کل موقع ھی نہ ملا....پر آج پکا بتادوں گا" شاھنزیب نے بڑے ابو کے پوچھنے سے پھلے ھی جواز پیش کر دیا تھا ماھنور کو نہ بتانے کا ولید کے ... بارے میں اب تک

میں بھی یھی سوچ رھا تھا کے ایسا کیسے ھو سکتا ھے کے میں شاھنزیب کو" کوئی کام دوں اور وہ نہ کرے" انھوں نے اس کے جواز پر اپنے بھروسے کی .... مھر لگائی تھی جس سے وہ تھوڑا شرمندہ سہ محسوس کر رھا تھا

سعدیہ اپنی والدہ کو فون کرتی ھے اور رو رو کے شاھنزیب کی ساری شکایت بتاتی ھے.... سعدیہ کے جذبات اب ماھنور کے لیے بدل رھے تھے جو آگ دل میں لگی تھی اسے وہ ماھنور کی زندگی میں لگا کر خاکستر کر دینا چاھتی .... تھی

میری جان اک بات کھوں.... مجھے لگتا ھے کے وہ چاھتا ھے کے تم اس" کے پیچھے بھاگو.... ھوتی ھے کچھ لڑکوں میں عادت" اس کی ماں نے اپنے ....اندازے کے مطابق شاھنزیب کی شخصیت کا جائزہ لیا تھا

توامی آپ کیا کھنا چاھتی ھیں میں خود کو اس کے قدموں میں" گرالوں..... اپنی سیلف رسپکٹ کو چھوڑ اس کے پیچھے پاگلوں کی طرح بھاگنا شروع کردوں.... نھیں امی مجھ سے یہ نھیں ھوگا" سعدیہ کو وہ بھت پیارا ... تھا پر اس سے بھی زیادہ پیار تھا خود سے... اپنی سیلف رسپکٹ سے

میں نے ایسا کب کھا بیٹا.... میں تم کو سمجھانا چاھتی ھو... کے پھلے اسے اپنا" دیوانا بناؤ.... خود کو اُس کے آگے تھوڑا سہ جھکا لو تا کے بعد میں اسے پورا جھکا سکو..... سمجھ رھی ھوناں" سعدیہ کی ماں نے اسے تشویش میں ڈال دیا ....تھا

"امی آپ جانتی تو ھیں کتنا تنگ نظر شخص ھے وہ....اسے تو میری ھر چیز کی سوچ ھے اسکی...کے....70z ..... z سے ھی پریشانی ھے....60 لڑکی کو ھمیشہ گھر میں بند رھنا چاھیے.... سر پر دوبٹا ھو ھر وقت اور کوئی بھی لڑکا دوست نہ ھو....رات ھونے سے پھلے پھلے گھر آجاؤں....یہ تو ھمیشہ سے اس کی مجھ سے ڈیمانٹ رھی ھے.....وہ مجھے شروع سے بھن جی ٹائپ لڑکی بنانا چاھتا ھے جو میں کبھی بھی نھیں بن سکتی....میری اپنی ایک معاشرے میں پرسنیلٹی ھے جیسے میں خراب ھونے نھیں دے سکتی....پلیز امی اور کوئی حل بتائیں" سعدیہ نے اپنی ماں کو صاف منع کر ڈالا ..... تھا

"میری جان....میری بات سمجھنے کی کوشش تو کرؤ.....پھلے تم اس کے رنگ میں رنگ جاؤ بعد میں اسے ھمیشہ کے لیے آپنے رنگ میں رنگ

لینا.....ورنہ یہ منگنی توٹ جاے گی....اگر تم نہ بھی توڑو....شاھنزیب ضرور توڑدے گا....اور جیت اُس ماھنور کی ھو جاے گی...تم کیا چاھتی ھو وہ ماھنور شاھنزیب کی آئیڈیل لڑکی بن کر تم سے اسے جیت کر لے جاے.....وہ بلکل ویسی ھی بن کر رھتی ھے جیسی شاھنزیب کو پسند ھے اگر تم بھی تھوڑا خود کو بدل لو.....تو دیکھنا شاھزیب تمھاری طرف خود بہ خود مائل ھو گا.....آخر بچپن کی منگیتر ھو تم اس کی....."سعدیہ کی والدہ نے.....ماھنور اور سعدیہ کے درمیان مقابلہ رکھ دیا تھا.....اور انعام ....شاھنزیب مقرر ھوا تھا

اگر یہ بات ھے تو اب آپ دیکھیے گا میں کیسے اسے اپنی طرف مائل کرتی" ھوں....آج تک سعدیہ شیخ کسی سے ھاری نہیں اور نہ ھارے گی"سعدیہ نے اپنے آنسوں صاف کر لیے تھے....اور ساتھ ساتھ پکا عزم کیا تھا.....ماھنور کو شاھنزیب کی زندگی سے نیکالنے کا .....

شھزاد کھانے کے لیے جب کرسی پر آکر بیٹھا تو سب اسے ھی دیکھنے لگے: ''کیا؟؟؟'' اس نے سب کی توجہ اپنی جانب دیکھ الجھ کر پوچھا تھا...اس کے سوال پر سب نے اُس پر سے نگاہ ھٹالی....صباء شھزاد سے کافی دور بیٹھی تھی....پر پھر بھی اس کی نگاہ صرف شھزاد پر ٹکی تھی....اُس نے پرھاٹے کا پھلا لقمہ توڑا اور ٹماٹر کی چٹنی کے ساتھ لگا کر منہ میں ڈالنے کے لیے منہ کھولا تو سب واپس اسے بے صبری نگاہ سے دیکھنے لگے....

''آپ سب لوگوں کو ھو کیا گیا ھے؟؟....ایسے کیوں دیکھ رھے ھیں مجھے'' شھزاد نے سب کو دیکھ کر پریشان ھوتے ھوے پوچھا....سب نے پھر سے اپنی نگاھیں اس پر سے ھٹالیں...

کھانا کھاؤ سب.... کیوں اسے گھور رہے ھو" شہزاد کی والدہ نے سب کو"
.....یکساں حکم دیا تھا

ماھنور اسے مسکراء مسکراء کر دیکھے جا رھی تھی.... شہزاد نے اسے مسکراتا دیکھ آبرؤ اچکائے آشاروں سے پوچھا تھا کے آخر ماجرہ ھے کیا..... کیوں سب کی نگاھیں اس پر ٹکی ھیں..... ماھنور نے ھلکاسہ آنکھوں کے
..... "اشاروں سے بتایا" صباء باجی نے بنایا ھے

شہزاد نے صباء کی جانب دیکھا تو وہ بھی اسے ھی دیکھ رھی تھی.... پر شہزاد کی نظر پڑتے ھی اس نے اپنی نگاہ چورالی تھی..... وہ ھلکاسہ مسکرایا اور پرھائے کا لقمہ واپس پلیٹ پر رکھ کر دوسری پلیٹ میں چاول نیکال لیے..... وہ تھوڑا صباء کو تنگ کر کے اس کی بے صبری کا مزا لینا چاھتا
..... تھا

یہ کھاتے کھاتے رک کیوں گے؟؟؟" ریشم نے اسماء کے کان میں ھلکے
.....سے پوچھا.... جس کے جواب میں اس نے شانے اچکا دیے

صباء آپا آپ تو کھانا کھانا شروع کریں.... کیا شہزاد بھائی کو کھاتا دیکھ کر ھی"
پیٹ بھر لیں گی آج" ریشم نے صباء سے ھلکے سے کھا تو وہ پانی گلاس میں بھر
کر منہ سے لگا کر سوچنے لگی "پراٹھے کیوں نہیں کھا رھے
ھیں؟؟؟..... کیا سارا پیٹ چاول کھا کھا کر بھر لیں گے..... کم از کم ایک
بار چک ھی لیں.... یھی سوچ کر کے کسی نے اتنے پیار سے بنایا ھے ان کے
لیے"

سب ایک ایک کر کے شھزاد سے پرھاٹے کھانے کی بول رھے تھے پر شھزاد :"ابھی کھالوں گا....ابھی یہ کھالوں پھر کھالوں گا" کھ کر سب کو ٹال رھا تھا....

بھائی سارا پیٹ چاولوں سے ھی بھر لیں گے تو پھر یہ پرھاٹے کس پیٹ" سے کھائیں گے ؟؟؟؟....ویسے بھی یہ آپ کی فرمائش پر بنیں ھیں" اب تو شاھنزیب بھی بول پڑا تھا.....

یار کھالوں گا....مجھے بھی پتا ھے میری فرمائش پر بنیں ھیں..." وہ جتاتے ھوے بولا.....

ماھنور نے نوٹ کیا کے شھزاد صرف سوکھے سوکھے چاول کھا رھا ھے....نہ پانی نہ رایتا نہ سلاد...."اگر ایک انسان صرف سوکھے چاول

کھائے تو وہ باآسانی چار یا پانچ پلیٹ کھا سکتا ھے.... پھر یہ تو شھزاد بھائی کی پھلی پلیٹ ھے..... واو..... یعنی مزا لے رھے ھیں جناب.... صباء باجی کے صبر کا"..... وہ من ھی من مسکرانے لگی تھی

صباء کی نظریں صرف شھزاد پر ٹکی تھیں سب کے پیٹ بھرنے والے تھے اس کے صبر کا بھت امتحان ھو چکا تھا..... اتنی محنت و محبت سے اس نے صرف شھزاد کی خاطر پھلی بار بیسن کے پرھاٹے اور ٹماٹر کی چٹنی بنائی تھی اور وہ سخت میر شخص چک بھی نہ رھا تھا..... "کھالیں نا..... تھوڑا سہ.... میں نے بھت...." صباء کے منہ سے بے ساختہ نکلا تو سب بڑی حیرت سے اس کی جانب دیکھنے لگے.... سب کے دیکھنے پر وہ کنفیوس ھو کر بولتے بولتے روکی تھی.....

جی.....میں ابھی کھالیتا ھوں"شھزاد نے اسے دیکھ کر مسکراتے"

.....ھوئے شرارت بھرے انداز میں کھ کر پھلا لقمہ منہ میں ڈالا

....کیسا لگا؟؟؟؟"ماھنور نے سب سے پھلے پوچھا تھا"

.....ھاں بتائیں ناں جلدی کیسا لگا؟؟؟"اِس بار ریشم اور اسماء پوچھنے لگیں"

لگ رھا ھے کسی نے بھت پیار سے بنائے ھیں... بھت مزے دار ھیں"""

.... شھزاد کی تعریف سن سب صباء کو مسکراء مسکراء کر دیکھنے لگے

پتا ھے کس نے بنائے ھیں؟؟"بڑی پھوپھو نے بڑے تجسسی لھجے میں"

استفسار کیا.... جس کے جواب میں اس نے مسکراتے ھوئے سر اثبات میں

.....ھلا دیا

چلو بھئی مبارک ھو صباء تمھیں.... شھزاد کا دل تمھارا ھوا.... کیونکے مرد" کے دل کا راستہ تو اس کے پیٹ سے ھو کر گزرتا ھے...." شھزاد کی والدہ نے صباء کو سب کے سامنے چھیڑتے ھوے کھا تو وہ جھیپ گی..... اور اٹھ کر ..... وھاں سے جلدی سے چلی گی

اگر تمھیں پتا تھا کے صباء نے بنائے ھیں..... تو پھر تم کھا کیوں نھیں" رھے تھے؟؟؟" کامران نے تفتیشی افسران کی طرح تیور چڑھاے پوچھا.....

لطف لے رھا تھا آپ سب کے صبر کا" وہ کھ کر مسکرایا تھا"

آج سب ایسے ھی بیٹھے پرانی یادیں یاد کر رھے تھے.... کبھی کامران کوئی بچپن کا قصہ سناتا تو کبھی دادو..... اور سب خوب لطف و مزے لے کر سن

رھے تھے.... کامران کے دل میں خیال آیا کے شاعری کا مقابلہ رکھا
جاے... ؎

ماھنور کے دل میں خیال آیا کے کل آپا کی رخصتی ھے.... یہ خیال آیا تو اس نے آپا کی باھوں میں اپنی باھیں ڈال دیں اور اپنا خوبصورت سہ چھرہ آپا کے کندھے پر ٹیکا دیا.... آپا بھی پیار سے اس کے بالوں پر سھلانے لگیں....

چلو بھئی گول دائرہ بنا کر بیٹھو.... اسپین دا بوٹل کھیلتے ھیں.... پر رول تھوڑے الگ ھوں گے... بوتل کے آگے کا حصہ جس پر روکا وہ شعر پڑھے گا اور جس پر بوتل کا پیچھے کا حصہ ھو گا اُس کے لیے وہ شعر پڑھا جاے گا... سب بیٹھ کر کھیلنے لگے....

بوتل صباء نے گھمائی اور وہ آکر راحیل پر رکی....اور اسے پڑھنا ثانیہ کے لیے تھا...پھلے تو وہ خوب سوچنے لگا....اُس کی ناراضگی بھی پیشِ نظر تھی ....ایک لمبی سانس لی

....نہ کوئی صبح نہ کوئی شام دیتے ھو

...دل دکھڑانے کو محبت کا نام دیتے ھو

...روز چلے آتے ھو تم خواب میں میرے

...ان آنکھوں کو نہ اک پل تم آرام دیتے ھو

...تم نہ پوچھو گے میرا کبھی حالِ دل اور

.....غیروں کو ھر روز سلام دیتے ھو

....ھم نے یاد رکھا اس لیے مجرم ٹھرے

....شاید بھول جانے پہ تم انعام دیتے ھو

راحیل نے پورا شعر ثانیہ کی آنکھوں میں جھانکتے ہوے کھا تھا... سب نے اسے خوب داد دی مگر ثانیہ اسے اب بھی گھور رہی تھی....اِس گھورنے کے جواب میں اس کی آنکھیں شوخی سی بھری معلوم ہو رہی تھیں...لگ رہا تھا کے اب اسے مزا آنے لگا ہے اُسے ناراض کر کے منانے میں....ثانیہ نے منہ کا رخ اس سے موڑ لیا تھا....پر راحیل اسے اب بھی مسکراتے ہوے دیکھے جا رہا تھا....

ولید کی باری آئی اسے شعر اسماء کے لیے پڑھنا تھا...اس نے شعر پڑھا

....اتنا سنگین نہیں جرم عشق مگر

....سزا اِ عشق اتنی سنگین کیوں ہے

....مجھ کو دیوانگی کا نہ الزام دو

.....پوچھو میرے محبوب سے

.....وہ اتنا حسین کیوں ہے

ولید کی آنکھوں میں کشش سی جاگ اٹھی تھی یہ شعر اسماء کے لیے پڑھتے ہوئے.....جبکے اسماء نے اسے مکمل اگنور کیا تھا....

نہ جانے کیوں مجھے نظر اٹھا کر دیکھتی تک نہیں ہے" ولید اپنے ہی آپ" سے اس کی نگاہ تک نہ اٹھانے کا شکوہ کر رہا تھا.....

راحیل کا فون بجا تو وہ گارڈن کی جانب اٹھ کر چلا گیا....اُس کے جاتے ہی باری ثانیہ کی آئی تھی اور پڑھنا کامران کے لیے تھا....

بھئی مجھے شعر نہیں آتا...پر ایک غزل آتی ہے وہ سناؤں" ثانیہ نے پوچھا" تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیا.....

....نہ آئے وہ شب وعدہ ستارو تم گواہ رھنا

...کٹی ھے رات آنکھوں میں ستارو تم گواہ رھنا

....تمھی اک رازداں اِن مری بے چین راتوں کے

.....کھیں نہ تم بدل جانا ستارو تم گواہ رھنا

...سحر ھونے کو ھے لیکن ابھی تک وہ نھیں آئے

.....بھائے کتنے ھی آنسو ستارو تم گواہ رھنا

....کسی کی یاد نے آکر مری نیندیں اڑادی ھیں

...مسلسل جاگی ھوں میں ستارو تم گواہ رھنا

....ھم ھو کے مضطرب کھوئے رھے ھیں اُنکی یادوں میں

..... نھیں ھم رات بھر سوے ستارو تم گواہ رھنا

سب نے اس غزل کے ختم ھوتے ھی خوب تالیاء اور واہ واہ کی صدائیں لگائیں جبکے شاھنزیب کو شاکٹ لگا تھا..... "یہ تو محمد فھیم کی غزل ھے ...جو راحیل کی ڈائری میں تھی جو اس نے ماھنور کے لیے لکھی تھی...پر ثانیہ آپا کو یہ غزل کیسے آتی؟؟؟..... یہ محض ایک اتفاق ھے یا وہ ڈائری ثانیہ آپا کے ھاتھ لگ گی ھے....پر وہ ڈائری تو میں نے خود اسٹور روم میں پورانے صندوق کے اندر چھپائی تھی.... نھیں خدا نہ کرے ایسا ھوا ھو....اگر ڈائری انھوں نے پڑھ لی....تو انھیں پتا چل جاے گا کے راحیل کے جذبات کے بارے میں....اگر انھوں نے بڑے ابو کو بتا دیا تو..... نھیں اتنی مشکل سے تو میں نے بڑے ابو کا دماغ بنایا ھے کے راحیل ماھنور سے شادی نھیں کرنا چاھتا.....سارا بنا بنایا کھیل بیگڑ جاے گا"

شاھنزیب ابھی انھی سوچوں میں گم سم تھا کے ثانیہ نے اس کے ھاتھ پر اپنا ھاتھ رکھا..... تو وہ اپنے حواسوں میں لوٹ آیا.....

"کھاں کھوے ھو..... تمھاری باری ھے.... بوتل تم پر رکی ھے..... ماھنور کے لیے شعر سناؤ" ثانیہ نے مسکراء کر کھا تو اس نے اثبات میں سر ھلانے لگا.....

"کوئی اچھا سہ سنانا" ماھنور سیدھے بیٹھتے ھوے بولی تھی مسکراء کر.....

ماھنور کی خوبصورت مسکراھٹ نے اُس کا دل چھو لیا تھا.... وہ کھوے کھوے انداز میں شعر سنانے لگا.....

بس اک معافی ھماری توبہ

جواب ھم ستائیں تم کو

لو ھاتھ جوڑے لو کان پکڑے

اور اب کیسے منائیں تم کو

سچ پوچھو تو غصے نے

اور بھی دلکش بنا دیا ھے تمھیں

من کو تو سوجھتی ھے کے

..... اور غصہ دلائیں تم کو

شاھنزیب اچانک سے خاموش ھو جاتا

ھے....

....کیا ھوا چپ کیوں ھو گے؟؟؟؟" ماھنور نے آبرؤ اچکاے پوچھا"

ھاں... آگے سناؤ" ریشم بھی بول رھی تھی.... سب بے صبر تھے اس"
..... شعر کو پورا سنے کے لیے

سوری... میں بھول گیا آگے کا" شاھنزیب یہ کھ کر اٹھ کر چل"
..... دیا.... سب اُسے آوازیں دینے لگے مگر اس نے کسی کی نھیں سنی

سب لاونج میں بیٹھے تھے اس لیے موقع اچھا تھا اسٹور میں جانے کے
لیے.... وہ اسموقعے سے فائدہ اٹھانا چاھتا تھا اس لیے شعر ادھورا چھوڑے چلا
آیا تھا.... دل میں بس یھی دعا چل رھی تھی صندوق کھولتے وقت کے وہ
.... محض ایک اتفاق ثابت ھو

مگر ھر بار وہ نھیں ھوتا جو انسان چاھتا ھے.... ڈائری وھاں واقعی موجود نھیں تھی... وہ تھوڑی دیر سر پکڑ کر وھیں بیٹھ گیا.... خود کو ھو کوس نے ...کے سواء اب کوئی اور چارا بھی نہ تھا

کاش میں نے وہ ڈائری یھاں نہ رکھی ھوتی.... میرے خدا..... اب میں" کیا کروں" اس کا دماغ سوچ سوچ کر پاگل ھوے جا رھا تھا.... وہ اسٹور سے .... باھر آگیا اور چھت پر اکیلے جا کر کھڑا ھو گیا

تم اتنا کیوں بدلتے جا رھے ھو شاہ.... سب کے سامنے تم گیم ادھورا چھوڑ" کر کیوں چلے آے... پتا ھے ثانیہ آپا تو نئ آئیں ھیں انھیں تمھارے مزاج کی کیا خبر.... وہ مجھ سے پوچھنے لگیں کیا شاھنزیب ایسا ھی ھے بدمزاج بداخلاق اور غصے والا.... میں نے کھا نھیں" ماھنور ابھی بول ھی رھی تھی کے شاھنزیب خوشی سے اچھل پڑا پیچھے مڑ کر ماھنور کے دونوں ھاتھوں کو

پکڑ کر: ''تم تو کمال ھو یار.... تم نے تو سارا مسئلہ ھی حل کر دیا.... ٹھیکنس مانو....اور سوری شعر ادھورا چھوڑنے کے لیے''.... ماھنور کو شاھنزیب کے ایک دم بدلتے رویے پر سخت حیرت تھی .....

تم ٹھیک تو ھو ناں ؟؟؟'' وہ ھچکچاتے ھوے بولی تھی جس پر وہ مسکراء'' دیا.... ''بلکل ٹھیک ھوں'' وہ اسکی ھچکچاھٹ کو محسوس کر چکا تھا.... پھر وہ آسمان کی طرف دیکھ کر: ''آج تو آسمان پر کتنے سارے ستارے ھیں... ھیں ناں'' ماھنور نے اس کی بات پر اثبات میں سر ھلا دیا مگر آسمان کی جانب نہ دیکھا بلکے اس کی نگاہ تو رویے بدلتے شاھنزیب پر ٹکی .... تھی.....شاھنزیب کو سمجھنا دن بہ دن مشکل ھوتا جا رھا تھا

آخر ایسا کیا کمال تھا جو وہ انجانے میں کر بیٹھی تھی وہ پوچھنا تو بہت چاھتی تھی پر لب اس کے آگے کھلے ھی نھیں.....منہ سے نیکلا تو بھی کچھ اور: ''تم سے ایک بات پوچھوں؟؟؟'' ماھنور کی آواز میں تھوڑا سہ ڈر محسوس ھو رھا تھا....

...ھاں پوچھو'' وہ مسرت بھری نگاہ سے دیکھتے ھوے بولا تھا''

یہ ولید کون ھے؟؟'' اس نے پوچھا تو شاھنزیب ھسی میں بات ٹال دینا'' چاھتا تھا... ''لڑکا ھے اور کیا'' اُس نے ماھنور کا ھاتھ چھوڑا اپنا رخ اس سے مڑتے ھوے جواب دیا تھا....

یہ تو میں بھی جانتی ھوں پر وہ ویسے کون ھے؟؟'' ماھنور کے سوال پر وہ'' مسکراتے ھوے: ''تمھارے ڈیڈ کے دوست کا بیٹا ھے... شادی میں

شرکت کے لیے آیا ھے..."اس نے کھا تو وہ اطمینان نہ پائی تھی اس کے جواب سے.....

تم مجھے بے وقوف سمجھتے ھو کیا.....جب میں نے اس ولید کو بھائی کھا تو" اسے بری طرح دھانس کیوں لگ گی تھی اور ڈیڈ تمھیں آنکھوں ھی "آنکھوں میں کیا بول رھے تھے؟؟؟...سب سچ سچ بتاؤ مجھے شاھنزیب کو ذرا بھی اندازہ نھیں تھا کے اسے اور بڑے ابو کو آنکھوں ھی آنکھوں میں بات کرتے ھوے آھنور نے دیکھ لیا تھا ناشتے کی میز پر....وہ ولید کے یوں اچانک چلے آنے کو بھاپ چکی تھی بس شاھنزیب سے تصدیق چاھتی تھی.....

اف اللہ...ایک مصیبت حل ھوتی نھیں ھے کے دوسری آجاتی" ھے...کیا ساری مصیبتوں کو کسی نے میرا پتا بتا دیا ھے"شاھنزیب دل ھی

دل بڑبڑا رہا تھا....ماہنور تیمور چڑھائے آسے گھورتے ہوئے جواب کے انتظار میں کھڑی تھی.....

دیکھو یار جو تم ہو....وہ مجھے سمجھنے کی کیا ضرورت....."شاہنزیب" طنزیہ اسے بے قوف کہہ کر مسکرایا...."رہی بات اس ولید کی....تو بھئی وہ امریکہ جیسے آزاد انا ماحول کا باشندہ ہے....وہاں تو جانِ جانِ من سوئیٹی ڈارلنگ جیسے لفظوں کا استعمال ہوتا ہے نہ کے بھائی..... تبھی اس بیچارے کو خود کے لیے بھائی کا لفظ سن دھانس لگ گئی ہوگی....." وہ کہہ کر خاموش ہوا تو بھی وہ اس کی بات سے اتفاق نہیں کر رہی تھی.....

اور ڈیڈ.....وہ تم سے کیا بول رہے تھے؟؟؟" ماہنور کے سوال پر" شاہنزیب آنکھیں چوراتے ہوئے؛"اک تو تم بہت بڑی جاسوس ہو....پڑھائی کے سواء ہر چیز میں دماغ چلتا ہے تمہارا....میں اس کا مزاق

اڑا رہا تھا تو بڑے ابو مجھے آنکھوں کے اشارے منع کر رہے تھے...." یہ جواز دینے کے بعد اس نے سکھ کا سانس لیا تھا کیونکے اب تک اس کا کوئی نیا .... سوال اس کے کانوں کی سماعتوں سے نہیں ٹکرایا تھا

ھمم..... ویسے واقعی بہت فلرٹوھے یہ سالا ولید" ماھنور نے ھستے ھوے" کھا... شاھنزیب سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ کر: "کیوں.... کیا کیا اس نے؟؟؟؟"

میرے ساتھ تو کچھ نہیں کیا پر جب سے آیا ھے.... اسماء کے پیچھے لگا ھوا" ھے.... شام کے وقت جب اسماء چاے" پکا رھی تھی تو اتنی مسرت بھری نگاہ سے اسے تکتے ھوے" بولا... اُو..... ھو..... آپ کو چاے" پکانا بھی آتی ھے.... مجھے اتنی ھسی آئی اس کی بات پر.... لو اب چاے" بنانا بھی کوئی کمال ھو گیا ھے کیا.... ھر وقت اسماء سے فلرٹ کرنے کی کوشش کرتا رھتا

ھے....پر اسماء تو اسماء ھے وہ اسے منہ ھی نھیں لگاتی" کھ کر ماھنور خوب ....ولید کا مزاق اڑانے لگی

زبردست....ولید صاحب اسماء میں انٹرس لے رھے ھیں بجاے ماھنور" میں لینے کے....واہ.....اس سے اچھی کیا بات ھے....میرے خدا تیری شان نیرالی ھے...کھاں کوئی راستہ نظر نھیں آرھا تھا اور کھاں دو دو ایک ساتھ نظر آگے....ولید ھے تو اچھا لڑکا...اچھے خاندان کا بھی ھے...اچھے لڑکے ویسے بھی کھاں ملتے ھیں آج کل....کیوں ناں اسماء اور ولید کی جوڑی بنادی جاے.....ھاں یہ اچھا آئیڈیا ھے...واہ شاھنزیب کیا دماغ پایا ھے تونے" وہ الٹے ھاتھ سے سیدھے شانے پر تھپک کر خود کو ھی شاباشی دے رھا تھا....

تم مسکراء کر اپنے کندھے کو کیوں تھپک رہے ھو؟؟؟" ماھنور اسے حیرت" سے دیکھتے ھوے کھڑے کھڑے اُس کی اِس حرکت پر نظر جماے پوچھ رھی تھی.....پر وہ کوئی جواب نھیں دینا چاھتا تھا اس لیے آس کے گال پیار سے سھلاتے ھوے وھاں سے چل دیا.....وہ اسے جاتا دیکھنے لگی۔

کب تک ناراض رھنے کا ارادہ ھے تمھارا" راحیل نے ثانیہ کی طرف کافی" کا کپ بڑھاتے ھوے پوچھا تو وہ کافی لینے کے بجاے منہ ماھنور کی سمت موڑ کر کھنے لگی: "مانو مجھے بھی کافی لادو".....راحیل اس کی بات سن سمجھ گیا کے ابھی کھلا اظھار ھے ناراضگی کا...وہ ثانیہ کی اس حرکت پر مسکراء کر ...وھاں سے چل دیا

ٹھیک ھے میں لاتی ھوں کچن سے" ماھنور کھ کر خالی ٹرے اٹھاے کچن کی" جانب چل دی....ابھی کچن کے دروازے تک ھی پھنچی تھی کے شاھزیہ ...آپااور چھوٹی چاچی جان کی باتیں سن کر وہ وھیں کان لگاے کھڑی ھو گی

امی مجھے تو ماھنوراور راحیل کی جوڑی بھت پسند ھے...ابھی بھی جب" دونوں برابر میں بیٹھے تھے تو اتنے پیارے لگ رھے تھے...میرا تو بس نھیں چلتا کے شادی کرادوں دونوں کی پکڑ کر" شاھزیہ کی آواز میں خوشیوں کی کھنک تھی....ان کا لھجہ مسرت بھرا تھا اور وہ اپنے دل کی خواھش اپنی ماں کو .....بتارھی تھیں

واقعی دو ھنسوں کا جوڑا لگتا ھے ان دونوں کا.... تمھارے بڑے ابو ماجی" سے کھ تو رھے تھے کے وہ راحیل سے بات کریں گے اِس بارے میں....پتا نھیں انھوں نے بات کی یا نھیں ابھی راحیل سے" چھوٹی چاچی جان کی بات

سن کر تو تھوڑی دیر کے لیے تو ماھنور ھل سی گی تھی.....دل میں جیسے لڈو پھوٹ رھے تھے....دل میں کلیاں سی کھل رھی تھیں...

راحیل پاجی اور میری شادی" وہ خود سے کلام کر کے جھیپ سی گی"
چھرے پر ایک شرمیلی سی مسکراھٹ بکھر آئی تھی.....

لگتا ھے انھوں نے بات نھیں کی ابھی تک" شاھزیہ آپا انداز ابولی"

ھو سکتا ھے علی اور رومیسا کی شادی کے بعد بات کریں وہ راحیل سے""
چھوٹی چاچی گویا ھوئیں....

اللہ کرے راحیل ھاں کر دے" شاھزیہ آپا دعا گو ھوئی تھیں"....

منع کرنے کا سوال تو ویسے بھی نہیں اٹھتا.... وہ ھاں ھی کرے"

گا.... اپنے بڑے ابو کا فیصلہ تھوڑی ٹال سکتا وہ" چھوٹی چاچی جان کی بات سن ماھنور بلش کرنے لگی تھی... وہ بھاگتے ھوے آپنے کمرے کی جانب بڑھ رھی تھی....

آرام سے مانو" راحیل نے اسے روکنے کا اشارہ کیا تھا.... ورنہ وہ تو اس سے" ٹکرا ھی جاتی..... آج تو جیسے دل کی دنیا بدلی بدلی معلوم ھو رھی تھی.... نا جانے یہ کیسا احساس تھا جو پورے وجود میں سرایت کر رھا تھا.... راحیل کو دیکھ کر گلابی گال مزید گلابی ھو گے تھے.... نظریں جھکاے اسی کے سامنے کھڑی تھی... سمجھ نہیں آ رھا تھا کے کیا بات کرے اس سے.... اس لیے بغیر کوئی بات کرے شرماتی ھوئی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گی.....

یہ مانو کو کیا ھوا؟؟؟....وہ مجھے دیکھ کر اس طرح شرماتی ھوئی کیوں بھاگ" گی؟؟؟؟" وہ اپنے آپ سے کلام کر رھا تھا....کے سامنے اسے ثانیہ کھڑی نظر آئی جو اسے ھی دیکھ رھی تھی....راحیل نے آبرؤ اچکائے پوچھا تھا کے کیا ھوا؟؟.....تو جواب میں وھی خفگی تھی.....اور وہ منہ موڑ کر ٹیرس کی جانب چل دی....اسے منانا تو تھا آخر دوستی جو کی تھی.....اس کے پیچھے ....پیچھے خود بھی ٹیرس کی جانب بڑھ گیا

کب تک ناراض رھنے کا ارادہ ھے میڈم....کب تک نظروں میں خفگی" رھے گی ھمارے لیے....." وہ گریل کو پکڑے چاند کی چاندنی کو دیکھ رھی تھی.....بھیگی بھیگی چاندنی کے سحر نے اسے اپنے حصار میں جکڑ لیا تھا...وہ بے اختیار جامن کی شاخوں سے جھانکتے مھتاب کو دیکھتی چلی گی.....جس کی روشنی نے پورے ٹیرس کو جگمگا ڈالا تھا....اس نے اچانک آکر ثانیہ کے ....ھاتھ پر اپنا ھاتھ رکھ کر پوچھا تھا

مجھے بھی اکیلا چھوڑ دو" ثانیہ نے بھی اسی بے رخی سے ھاتھ چھڑوایا تھا"
.... جیسے اس ظالم نے چھڑوایا تھا

"یار..... معافی مانگ تو رھا ھوں"

احسان کر رھے ھو مجھ پر.... معافی مانگ کر؟؟؟" وہ منہ بسور کر دونوں"
.... ھاتھوں کو فولٹ کر کے بے نیازی سے کھڑی ھو گی تھی

اچھا بابا... سوری.... کھو گی تو اٹھک بیٹھک بھی کر لوں گا" راحیل نے"
اپنے دونوں کانوں کو پکڑتے ھوے بھولا سہ چھرہ بنا کر معافی طلب کی
.... تھی

اب وہ اِس قدر سنگدل بھی نہ تھی کے اتنا بھولہ چھرہ دیکھ اور پیاری سی معافی کو رد کر دیتی.....

وعدہ کرؤ.... اگر اب غصہ بھی آے گا تو بھی مجھ پر چیخ کر نہیں بولو گے"" اس نے اپنا ھاتھ راحیل کی جانب بڑھاتے ھوے وعدہ مانگا تھا.... جس پر اس نے مسکراتے ھوے اُس کے ھاتھ کو مضبوطی سے تھام کر وعدہ کیا تھا.....

چلو اب دوستی کی خاطر ھی صحیح... میرے ساتھ کافی تو پی لو" اس نے کھا تو" وہ جواب میں مسکراء دی.... "ٹھیک ھے میں لے کر آتی ھوں" وہ کھ کر کافی لینے چلی گی.....

میں اپنی محبت کھو چکا ھوں ثانیہ.....اب دوست نہیں کھونا چاھتا" وہ" خود ھی کلام کر رھا تھا۔

شاھنزیب ایک صفحے پر راحیل کی رائٹنگ کی نقل کرنے کی کوشش کر رھا تھا...پر اس بار بھی ناکام تھا اٹھا کر وہ سفید کاغذ اس نے پیچھے کوڑے دان کی جانب بغیر منہ موڑے پھینکا تھا جو کوڑے دان سے ٹکرا کر وھیں زمین پر گر گیا تھا... کوڑا دان پورا فل ھو چکا تھا کاغذوں سے....اور اب تو کوڑے دان کے ارد گرد بھی کاغذوں کا ڈھیر لگ گیا تھا...اس نے ایک نیا کاغذ نیکالا.... تھوڑی دیر کے لیے آنکھیں بند کر لیں... کیونکے تھکن سے چور چور ھو رھا تھا اس کا پورا جسم رات کے 3 بج چکے تھے پر ابھی تک وہ راحیل کے رائٹنگ کی نقل نہ کر سکا تھا...

خدا تیرا شکر ھے... کے میں نے راحیل کی ڈائری سے ماھنور کی فوٹو پھلے" ھی نیکال لی تھی.... جس کے مجھے دو فائدے ھوے تھیں.... ایک تو فوٹو کے پیچھے لکھی ھوئی شاعری میں راحیل کی ھینڈ رائٹنگ ھے.... اور دوسری بات مجھے مانو نے باور کروائی کے ثانیہ تو یھاں نئ ھے... اسے تو کسی کے بارے میں کچھ خاص پتا ھی نھیں.... وہ راحیل کی ڈائری پڑھ کر ھر گز بغیر اس فوٹو کو دیکھے صرف شاعری اور غزلیں پڑھ کر ماھنور تک رسائی حاصل نھیں کر سکتی.... اور مجھے اِس بات سے فائدہ اٹھانا ھے.... اگر میں آخر میں اس پوری ڈائری میں جس لڑکی کا ذکر ھے اسے تصوری دنیا کی خوبصورت سی لڑکی کا لبادہ دے دوں تو ثانیہ آپا کبھی بھی ماھنور تک نھیں پھنچ سکے گی... پر میں کیا کروں.... اتنی کوشش کر رھا ھوں پر کامیابی مجھے جیسے منہ چڑھا رھی ھے...." اُس نے پھر سے کاغذ کی گڑمڑی بنا کر پیچھے پھینکا تھا....

رات کے 4 بج جاتے ھیں.....اب تو جیسے ھاتھ بھی جواب دے گے
تھے....وہ وھیں کرسی پر بیٹھا ٹیبل پر سر رکھ کر سو جاتا ھے....آنکھ کھلتی
ھے تو فجر کی آذان سنائی دیتی ھے....دل میں عار ضو پیدا ھوتی ھے کے خدا
سے دعا کرے.....بس اس لمحے جب کے آنکھوں میں نیند کا قمار
ھے....آنکھیں ٹھیک طرح کھل بھی نھیں رھی ھیں...پھر بھی دیوانا دعا
.....میں ھاتھ اٹھا دیتا ھے

"یا خدا میں بھت گناھگار بشر ھوں.....میں مانتا ھوں کے میں راحیل کے
ساتھ ناانصافی کر رھا ھوں....میں جانتا ھوں نہ چاھتے ھوے بھی میں نے
سعدیہ کا دل دو کھایا ھے.....مجرم ھوں میں اُن دونوں کی محبت کا....پر
مالک یہ میں نھیں تھا جس نے ماھنور کو اِس دل میں جگہ دی....یہ تو نے کیا
ھے....تو نے اُس کی محبت اِس قدر میرے دل میں بھر دی ھے کے میرا خود
پر کوئی اختیار نھیں رھا...."اُس کی آنکھوں میں آنسوں آنے لگے

تھے.... وہ گڑگڑاتے ھوے: "مالک تو گواہ ھے ھر لمحہ دل نے صرف اسی کی عارضو کی ھے.... صرف اسی کو چاھا ھے.... یہ سانسیں اسی سے ھیں مالک.... تو اسے مجھے عطا کر دے.... وہ میری سچی محبت ھے مالک..... تو اسے مجھے عطا کرے" اس کی آنکھوں میں صداقت اور لفظ سچائی و خلوص و .... محبت سے لبریز تھے.... دعا کرنے کے بعد اٹھ کر نماز پڑھنے چلا جاتا ھے

واپس آکر بیڈ پر لیٹنے لگتا ھے کے دل میں ایک بار پھر کوشش کرنے کی امنگ اٹھتی ھے.... واپس رائٹنگ ٹیبل پر آکر کوشش کرنا شروع کر دیتا ھے.... خوشی کی انتھا نھیں رھتی جب پھلی بار میں کامیابی قدم چومتی نظر آتی ھے.... مارے خوشی کے اچھل پڑتا ھے.....

آج چونکے علی کی بارات کا دن ھے اس لیے صبح سے ھی پورے گھر میں شور وغل مچا ھے... کوئی کھیں جا رھا ھے تو کوئی کھیں.... بس ثانیہ ھی اکیلے لان

میں بیٹھی فون کا انتظار کر رھی تھی.... اس کا سیل پانی میں گر جانے کی وجہ سے خراب ھو گیا تھا جیسے اس نے راحیل کو دیا ھے ٹھیک کروانے کے لیے.... جنید آ کر اس کے پاس کھڑا ھو کر التجاء کرنے لگتا ھے "آنی اس کاغذ کا جھاز بنا دو..... میں اڑاؤں گا" ثانیہ جیسے ھی وہ کاغذ ھاتھ میں پکڑ کر کھولتی ھے.... اس میں راحیل کی رائٹنگ دیکھ حیران ھو کر جنید سے پوچھتی ھے: "یہ کاغذ تمھیں کھاں سے ملا؟؟؟....." وہ اس کے گالوں کو سھلاتے ھوے آس کے جواب کی منتظر ھوتی ھے...

وہ نانی جان ناں اسٹور روم کی صفائی کروا رھی تھیں.... میں وھیں اُن کے " ساتھ کھڑا تھا..... وھاں ایک پورانا سہ صندوق تھا.... اس صندوق کے پاس پڑا ملا مجھے یہ" اُس نے بھولے پن سے پوری بات بیان کر دی تھی.....

یعنی یہ راحیل کی ڈائری کا ھے... شاید مجھ سے وھیں گر گیا ھو گا....اس" سے پھلے راحیل موبائل لے کر آئے تیں اسے کمرے میں رکھ آتی ھوں....وہ کھ کر اُس کاغذ کو لے کر چل دی... جنید نے پیچھے سے آوازیں بھی لگائیں پر وہ جلدی میں تھی اِس لیے کوئی جواب نہ دیا....

"جنید سیڑھیوں کو پھیلانگتا ھوا اوپر آیا "کام ھو گیا؟؟؟" شاھنزیب نے مسکراتے ھوئے پوچھا تھا...

جی ماما....ھو گیا....جو آپ نے بولنے کو کھا تھا بلکل وھی بولا میں" نے....اب لائیں میرا انعام" جنید نے بڑی اچھی طرح کام انجام دیا تھا اس لیے انعام تو بنتا تھا...اس نے چاکلیٹ اپنی جیب سے نیکال کر انعام کے طور پر جنید کو دی.... جنید چاکلیٹ لے کر خوشی خوشی چلا گیا....

ھو گیا کام.... راحیل میں نے تم سے تمھاری محبت چھینی ھے.... اس کے بدلے میں تمھیں ثانیہ کی محبت دے رھا ھوں.... ثانیہ آپا بھت اچھی ھیں.... ویسے بھے کسی دانشور نے کیا خوب کھا ھے.... کبھی اس سے شادی نہ کرؤ جیسے تم محبت کرتے ھو.... شادی ھمیشہ اُس سے کرو جو تم سے محبت کرتا ھو... مجھے یقین ھے ثانیہ کی محبت بھت جلدی تمھیں اپنی جانب راغب کر لے گی...." شاھنزیب دل میں سوچ کر مسکراتے ھوے وھاں سے چل دیا...

ثانیہ نے موقع پاتے ھی کمرے کا رخ کیا تھا.... اس کے دل میں بڑا اشتیاق تھا اس صفحے کو پڑھنے کی خاطر.... دروازہ اندر سے لوک کیا.... اور بیڈ پر جا کر بیٹھ گی.... وہ صفحہ اس نے بیڈ کے سائیڈ کونر پر رکھا تھا.... اب نیکال کر پڑھنا شروع کیا تھا....

میرے تصور میں ھے جس کا تصور

.....وہ خیال تم ھی ھو

آنکھیں جس کا گھرا سمندر

....ڈوب کے جس میں مر مر جاؤں میں اُس پر

وہ شوخ چنچل مزاج اُس کا

.....وہ ناز و نداکت سے بھری ادائیں

وہ معصوم لھجہ وہ شرارتیں

....ھوھے دل بے ساختہ قربان اس پر

وہ جس کو دیکھ کے ھو جاؤں میں بے قابو

.... خوبصورتی پہ اس کی دل لکھے میرا غزل

میرے تصور میں ھے جس کا تصور

.....وہ خیال تم ھی ھو

{ارسی}

یہ غزل پڑھتے ھی وہ صفحے کو خوشی سے اپنے سینے سے لگا لیتی ھے.... پھر آنکھوں سے چومتی ھے اور اپنے ھونٹوں سے لگا کر بیڈ پر بے جان گڑیا کی طرح گر جاتی ھے....

تمھاری ڈائری پڑھنے کے بعد بس یھی غم تھا دل کو.... کے اتنے حسین" جذبات رکھنے والا.... اتنے حسن اخلاق والا.... اتنے پیارے سے چھرے والا.... اتنے سنھرے دل کا مالک میرا نھیں ھو سکتا... مگر اب مجھے پتا چلا

ھے کے یہ تو صرف تمھاری محبوبہ کے تصوری خیال تھے... تمھیں ایسی لڑکی چاھیے.... تواب میں کوئی قصر نھیں چھوڑوگی تمھیں اپنے رنگ میں رنگنے میں.....اب تو تم بس دیکھتے جاؤ راحیل... کب خود اپنا دل مجھے دے بیٹھوگے تم کو خود خبر نہ ھوگی.... خود شمع بن کر تمھیں پروانے کی طرح اپنا دیوانا نابنادیا تو میرا نام بھی ثانیہ اقبال نھیں...." ثانیہ کی آنکھوں میں جگنو .... چمک رھے تھے....دل کی دنیا رنگوں سے پُر تھی

رومیسا آپا کی رخصتی کا وقت آپھنچا تھا....سب رخصتی کے وقت آکر ایک ایک کر کے گلے مل کر جارھے تھے...سب سے آخر میں ماھنور آئی تھی گلے ملنے...جب وہ گلے لگی مانو وقت تھم گیا....ایک سال سے دونوں سن رھی تھیں کے جدا ھونا ھے... بچھڑنا ھے...آپا کی رخصتی ھونی ھے....پر

پھر بھی اِس بے قرار دل کو قرار کھاں آتا ھے.... کھاں یہ باولا کسی کی سنتا ھے.... بس سینے سے لگنے کی دیر تھی.... آپا کسی سے مل کر نھیں روئی تھیں پار لر والی کی سخت تاکید تھی کے رونا نھیں میک۔اپ خراب ھو جاے گا.... پر ایک ماں کا دل تھا بے قرار تو ھونا ھی تھا.... ممتا آنکھوں کے راستے جھلک رھی تھی.... ماھنور کا حال بھی کچھ جدا نہ تھا بھت سوچا تھا کے نہ روے گی آپا کی رخصتی پر.... مسکراتے ھوے وداع کرے گی انھیں.... پر تھی تو بچی ھی ناں.... اپنی انوکھی ماں کی جدائی میں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی.... سب الگ کر رھے تھے.... پر وہ دونوں ھی جدا ھونے کے لیے تیار نہ تھیں.... {شارق: رومیسا آپا کا اکلوتا دیور} سامنے بیٹھا سب کی طرح .... حیرت سے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رھا تھا

آخر یہ بھابھی کی کزن اتنا کیوں رو رھی ھے...." شارق اپنے دل میں" سوچتے ھوے.....

رومیسا سمبھالو خود کو.... شاھنزیب ماھنور کو لے کر جاؤ یھاں سے"" شاھنزیب کی والدہ نے زبردستی اسے رومیسا کے سینے سے ھٹاتے ھوے بولا تھا...

شاھنزیب اسے ھاتھ پکڑ کر اسٹیج سے اتار کر نیچے لے آیا تھا.... اسے بیٹھا کر صوفے پر... پانی کا گلاس دیا تھا اس کے ھاتھ میں.... کامران اسماء ریشم اور صباء سب اسے چپ کرانے آ پھنچے تھے....

بس کر دو یار.... سیلاب لانا ھے کیا تمھیں؟؟" کامران نے اسے چپ" کرانے کے لیے مصنوعی بے زاری کا رویہ اپنایا تھا....

کامران بھائی مت کریں ناں"اس نے اپنے آنسوں صاف کرتے ھوے"
.... کھا تھا.... شارق کی نظرابھی بھی ماھنور پر ٹکی تھی

ڈیڈ میں باندھو آپ کے ٹائی؟؟"ماھنور نے دوائیاں اور پانی کا گلاس"
ڈریسنگ پر رکھتے ھوے بڑی محبت سے ان کی ٹائی جو ڈریسنگ پر رکھی تھی
ھاتھ میں اٹھاتے ھوے مڑ کر پوچھا تھا... وہ شرٹ میں بٹن لگا رھے
....تھے

نیکی اور پوچھ پوچھ.... ضرور میری شھزادیِ حُسن"انھوں نے بٹن لگانے"
....کے بعد اتنی پیار سے جواب دیا تھا جتنی محبت سے سوال کیا گیا تھا

وہ ٹائی لا کر اُن کے سامنے کھڑی ہو گئی: ''آپ مجھے شہزادیِ حُسن کیوں کہتے ہیں؟؟؟.....اب میں اتنی بھی خوبصورت نہیں ہوں'' اُس نے ٹائی کو گلے میں ڈالتے ہوئے کالر کے نیچے سیٹ کرتے ہوئے کہا تھا....

آپ کتنی خوبصورت ہیں کوئی میرے دل سے پوچھے.... میرے لیے تو'' دنیا میں آپ سے زیادہ حسین کوئی ہے ہی نہیں.... آپ کو پتا ہے جب آپ پیدا ہوئیں تو زندہ تھیں آپ کی ماں.... صرف آپ کی ایک جھلک دیکھنا چاہتی تھیں مرنے سے پہلے.... جب انھوں نے آپ کو دیکھا تو خوشی سے جھومتے ہوئے ماتھا چوما تھا آپ کا.... بڑے مسرور لہجے میں بول رہی تھیں.... حُسن کی شہزادی معلوم ہوتی ہے کوئی.... یہ نام میں نے نہیں آپ کی ماں نے تحفہ دیا ہے آپ کو....پر آپ ایسا سوال کیوں کر رہی ہیں کسی نے کچھ بولا ہے کیا؟؟؟'' انھوں نے ماہنور کے چہرے کی اداسی کو پڑھ

کرھی سوال کیا تھا.... وہ جانتے تھے کے کوئی بات ھے جو ماھنور بول نھیں .... پارھی ان سے

وہ ٹائی باندھ چکی تھی... بیڈ پر بچھا ھوا کوٹ اٹھا کر لائی... اور اپنے ڈیڈ کو پھنانے لگی.... ''کوئی بات ھے جو آپ بولنا چاھتی ھیں؟؟؟؟''... ماھنور کوٹ پھنا کر جانے لگی تو انھوں نے ھاتھ پکڑ کر استفسار کیا تھا: ''ڈیڈ .... وہ'' ماھنور ھچکچا رھی تھی

ایسی کیا بات ھے جو ھماری شھزادی ھم سے نھیں کر پا رھی.... آپ'' بے ھچکچاھٹ بولیں'' انھوں نے ماھنور کو اپنے ساتھ بیڈ پر بیٹھاتے ھوے بولا تو وہ تھوڑی دیر سوچنے کے بعد: ''ڈیڈ.... ثانیہ آپا راحیل پا جی کو پسند کرتی ھیں... مجھے نھیں پتا کے مجھے یہ بات آپ کو بتانی چاھیے یا نھیں ... میں نے یہ بات پھلے شاھنزیب سے ڈسکس کی تھی اُس نے کھا کے مجھے

یہ بات آپ کو بتانی چاھیے.... اور مجھے لگتا ھے راحیل پاجی بھی انھیں پسند کرتے ھیں" راحیل کا نام لیتے ھی اُس کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی...

آپ کو یہ بات کس نے بتائی؟؟؟" وہ حیران ھو کر پوچھنے لگے".....

خود ثانیہ آپا نے... انھوں نے یہ بھی کھا کے انھیں لگتا ھے راحیل بھی" انھیں پسند کرتا ھے" وہ رو پڑی تھی یہ کھتے ھی.....

اِس میں رونے کی کیا بات ھے.... اگر وہ ایک دوسرے کو پسند کرتے" ھیں؟؟؟" ماھنور کے باپ کا دل تڑپ اٹھا تھا اپنی چاند سی بیٹی کو روتا ھوا دیکھ....

میں نے شاھزیہ آپا اور چاچی جان کو بات کرتے سنا تھا کے آپ میرے" رشتے کی بات راحیل پاجی سے کرنے والے ھیں....پر دوسرے ھی دن صبح میں جب میں نے یہ بات شاھزیب کو بتائی تو اُس نے مجھے بتایا کے راحیل پاجی تو مجھے ریجیکٹ کر چکے ھیں پھلے ھی.... کیا میں خوبصورت نھیں ھوں...یا اِس قابل نھیں ھوں کے وہ مجھے پسند کرتے....انھوں نے مجھے ریجیکٹ کر دیا ڈیڈ" کھ کر وہ روتے ھوے آپنے باپ کے سینے سے لگ گی تھی ....

تو یہ وجہ تھی کے راحیل نے ماھنور سے شادی کی بات پر ذرا سی بھی" خواھش ظاھر نھیں کی تھی" انھوں نے دل میں سوچا تھا....

دیکھو بیٹا....سب کی اپنی اپنی پسند ھوتی ھے....اس کا مطلب یہ تھوڑی" ھے جو چیز ھمیں پسند نہ آے وہ خوبصورت نھیں...راحیل اور تمھارا مزاج

ویسے بھی بھت الگ ھے...اور تمھیں کوئی ریجیکٹ نھیں کیا ھے اُس نے....بس اُس کے دل میں کوئی اور تھی اِس لیے وہ تم سے شادی کے لیے راضی نہ ھوا...اور تمھاری ماں کھتی تھی کے جوڑے تو آسمانوں پر بنتے ھیں ...زمین پر تو صرف انھیں ملایا جاتا ھے"انھوں نے ماھنور کو بھت سمجھایا تو وہ آخر میں جاتے ھوے کھ گی:"پتا ھے ڈیڈ....شاھنزیب بھی بلکل آپ "جیسی باتیں کرتا ھے

اُس کے جانے کے بعد انھوں نے ذرا بھی دیر نہ کی تھی شاھنزیب کو اپنے کمرے میں بلانے میں....سب ولیمے کے لیے نکل گے تھے سوائے شاھنزیب کے....بڑے ابو نے اسے اپنے ساتھ گاڑی میں بیٹھایا تھا....شاھنزیب کا سانس اوپر کا اوپر اور نیچے کا نیچے ھی رہ گیا تھا...کیونکے وہ جانتا تھا کے اب اُس سے ولید کے متعلق بات ھونے والی ھے....وہ شام سے بڑے ابو کے بلاوے کو اگنور کر رھا تھا...پر اب کھاں بھاگتا جب انھوں

نے گاڑی میں ھی اپنے ساتھ بیٹھالیا تھا.... ''کھاں پھنس گیا ھوں.... بڑے ابو پھر سے پوچھے گے کے شاہ تم نے ولید کے بارے میں ماھنور کو بتادیا... اور میرا انکار میں جواب سن.... خدا ھی جانے اِن کا کیا ''ری۔ایکشن ھو گا

شاھنزیب تم نے ماھنور کو بتادیا ولید کے بارے میں؟؟'' شاھنزیب'' کھڑکی سے باھر جھانک رھا تھا کے بڑے ابو نے وھی سوال کر ڈالا جس کا ....اسے اندیشا تھا..... بڑے ابو کے انداز سے فکر کا عنصر ظاھر ھو رھا تھا

نھیں وہ موقع ھی نھیں ملا'' اُس نے وھی تین چار بار کھا بھانا دوھرایا'' تھا.... اسکے جواب پر بڑے ابو نے سکھ کا سانس لیا تھا... اُن کے چھرے پر اطمینانی سی چھائی نظر آنے لگی تھی.... شاھنزیب ابھی اُن کے بدلتے تاثر کو ھی بغور دیکھ رھا تھا کے ''اچھا ھوا.... خدا جو کرتا ھے اچھے کے لیے ھی کرتا

ھے....اب ماھنور کو کچھ بتانے کی ضرورت ھے بھی نھیں"شاھنزیب نے یہ بات سنی تو خوشی سے جھوم اٹھا تھا اک لمحے کے لیے تو دل میں خیال آیا کے شاید رشتہ منع ھو گیا ھے....یہ سوچ کر چھرہ کھل اٹھا تھا اُس کا

راحیل کی انکار کا مانو کو تم سے پتا چلا تو اُس کا ننھا سہ دل ٹوٹ کر بکھر" گیا....اسے لگ رھا ھے کے راحیل نے اسے ریجیکٹ کر دیا ھے.... بڑی مشکل سے اسے سمجھایا میں نے...کے جیسا وہ سوچ رھی ھے ایسا نھیں ھے.....میری مانو کا دل بھت نازک ھے....خدا جانے آگے کیا ھونے والا ھے...اگر ولید کو ماھنور پسند نہ آئی تو.....ویسے تو میری بیٹی بھت خوبصورت اور نیک سیرت ھے مگر ھم کسی کے دل میں تھوڑی بیٹھے ھیں...جیسے راحیل کو ثانیہ پسند آگی..اسطرح ولید کو بھی کوئی اور پسند ھوئی یا بلفرض ماھنور پسند نہ آئی تو میری بچی یہ برداشت نہ کر سکے گی....اس لیے پھلے ولید کا جواب آنے دو.....

اگر جواب ھاں میں ھوا جس کی مجھے پوری

امید ھے تو ماھنور کو اس رشتے کے بارے میں بتائیں گے ورنہ تم اور میں

دونوں اس بات کو ایسے بھول جائیں گے جیسے یہ کبھی ھوئی ھی نھیں.... تم

سمجھ رھے ھو نا.... میں کیا کھ رھا ھوں" انھوں نے اپنی آخری لائن پر خاصہ

زور دیا تھا اور شاھنزیب نے اثبات میں سر ھلا کر ان کے دل کو تسلی دی تھی

کے یہ بات ان کے اور شاھنزیب کے درمیان ھی رھے گی.... شاھنزیب

...دل ھی دل خدا کا شکر ادا کر رھا تھا

ڈیڈ نے تمھیں کیوں روک لیا تھا؟؟؟" شاھنزیب کو اکیلا پاتے ھی ماھنور"

....نے آبرؤ اچکاے پوچھا تھا

مانو تمھیں کوئی پیسے دیتا ھے کیا میری جاسوسی کرنے کے.... جب دیکھو"

میرے پیچھے لگی رھتی ھو" اس نے ماھنور کی بات ٹالنے کے لیے بدمزگی

سے کہا: ''اب جاؤ مجھے بہت کام ہیں'' اُس کی بات سن منہ چڑا کر جانے لگی...

شاہنزیب سب کے تحفے کہاں ہیں؟؟؟'' کامران اور باقی سب نے'' آتے ہی سوال کیا تھا...

میں نے خان بابا سے کہا ہے وہ لا رہے ہیں'' شاہنزیب نے پیچھے مڑتے'' ہوئے کہا تھا.... خان بابا آئے تو سب نے اپنے اپنے نام کے تحفے اٹھا لیے....

شاہ.....اِس میں وہی بریسٹ واچ ہے ناں....جو میں نے تم سے کہا تھا'' لانے کے لیے؟؟؟'' ریشم نے اپنا گفٹ ہاتھ میں لیتے ہوئے پوچھا تھا....

ھاں.... بڑی مشکل سے ملی ھے... صرف ایک دوکاندار کے پاس تھی" پورے مال میں.... جیسی تم نے کھی ویسی ھی لگی مجھے اس لیے میں لے آیا.....ویسے تم سب نے بڑے چن چن کر گفٹ لکھے تھے....حالت خراب ھو گی میری ان سب کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے.....پر ذمھداری لی تھی اس لیے پوری ایمانداری سے پوری کی ھے میں نے" شاھنزیب نے مسکراتے ھوے کھا تو سب نے اس کا شکریہ ادا کیا....سب خوشی خوشی تحفے .....لے کر آپا کو دینے چل دیے

شاھنزیب کیمرا مین کھاں ھے؟؟؟" علی نے آکر پوچھا تو وہ اِدھر اُدھر" دیکھنے لگا..."ابھی تو اسٹیج پر کھڑا تھا...میں دیکھ کر لاتا ھوں" شاھنزیب کھ کر آگے بڑھ گیا....

فوٹو گرافر کو ساری لڑکیاں گھرے ھوئی تھیں ''چل بھائی اسٹیج پر'' شاھنزیب نے ھلکے سے اس کے کان میں کھا اور اسے اسٹیج پر لے کر آیا.....

شادی کی تقریبات میں ولید نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا وہ بلکل گھر کا ممبر بن گیا تھا کچھ ھی دنوں میں.... ''اسماء تمھیں دادو بولا رھی ھیں کب سے'' ...ولید نے اس سے کھا تو وہ چونکی تھی

.... کون دادو؟؟؟؟'' وہ آبرؤ اچکاے پوچھ رھی تھی''

یار ھماری دادو.... اور کون'' وہ مسکراء کر کلام کر رھا تھا... جس پر وہ'' بے زاری کا اظھار کرتے ھوے بول اٹھی: ''سنو امریکہ والے.... زیادہ گھر والے بنے کی کوشش نہ کرؤ..... مھمان ھو.... مھمان بن کر

رھو.... آئے بڑے ھماری داد وکھنے والے" وہ طنز کرتے ھوئے وھاں سے چلی گئی.....جبکے ولید کا منہ اترسہ گیا تھا

سمجھ نھیں آتا کیوں اتنے غرور والی ھے یہ لڑکی.... کچھ زیادہ ھی گھمنڈی" ھے یہ.... جب سے آیا ھوں تب سے بات کرنے کوشش کر رھا ھوں... پر مجال ھے کبھی ٹھیک طرح سے بات کرلے" ولید منہ ھی منہ بڑبڑایا تھا....

کتنے پیارے لگ رھے ھیں ناں یہ دونوں ایک ساتھ" شاھزیہ آپا نے شاھنزیب اور سعدیہ کو اکیلے ایک ٹیبل پر بیٹھے دیکھ ماھنور سے کھا تھا.....ان کی بات سن کر اس نے بھی وہ دلکش منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا کے شاھنزیب سعدیہ کا ھاتھ پکڑے بیٹھا ھے اور دونوں نا جانے کس بات پر خوب ھس رھے ھیں۔

ہاں واقعی اچھے لگ رہے ہیں" ماھنور نے بھی ان کی بات سے اتفاق کیا"
تھا"سب ک سامنے توھر وقت کتے بلی کی طرح لڑتے رھتے ہیں.... ایسا لگتا
ھے زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی آن دونوں کی منگنی کرانا.... پر اب
دیکھو کیسے کھلم کھلا بیٹھ کر نین لڑا رھے ہیں... خوب ہیں یہ دونوں
بھی" ماھنور کہ کر مسکرائی تھی.... تو آپا بھی اس کی بات سن مسکراء
.... دیں

ویسے تم نے ایک بات نوٹ کی؟؟" آپا نے مصالحے دار خبر سنانے والے"
"انداز میں کہا تھا تو ماھنور فورا پوچھ بیٹھی: "کیا؟؟؟

یہی کے سعدیہ جو ڈریسنگ کی ہوئی ہے وہ پوری شاھنزیب کی پسند کی"
ہے" شاھزیہ آپا نے سنجیدگی سے کہا تھا اس لیے اِسے مزاق ماننے کا تو سوال

ہی نہ اٹھتا تھا.... یہ سن کر اس کا منہ موڑا تھا سعدیہ کو بغور دیکھنے کے .... لیے.... اس نے اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے ہی سعدیہ کا سر تا پاؤں جائزہ لیا تھا

ہاں سعدیہ نے تو دوپٹا شانوں پر ڈالا ہوا ھے آج.... ورنہ عموماً تو سعدیہ" دوپٹا لیتی ہی نہیں... ڈریسنگ بھی شاہ جیسی پسند کرتا ہے ویسی ہی ہے.... پر شاہ تو ہم دونوں کو ساتھ ہی مارکیٹ لے کر گیا تھا... تب تو سعدیہ نے کوئی ڈریس پسند نہیں کیا جبکے میں نے اسے کتنے سارے سوٹ دیکھائے تھے... پھر کیا شاہ اِسے الگ سے لے کر گیا ھے شاپنگ کرانے؟؟؟؟" ماھنور بڑی حیرت سے بولی تھی

گیا تو ہے.... تبھی تو ڈریس آیا ہے.... پر کب گیا سعدیہ کو لے کر.... یہ" پتا نہیں.... بھئی مجھ سے پوچھو تو مجھے لگتا ہے کے یہ لڑائی یہ جھگڑے یہ سب اِن دونوں کی ملی جھلی سیاست ہے" آپا کی نظریں بھی شاھنزیب اور

سعدیہ پر ٹکی تھیں جو ایک دوسرے میں اِس قدر گُم تھے کے انہیں اپنا تعاقب کیے آلوگوں کی بھی کوئی پرواہ نہ تھی ..

کیسی سیاست آپا؟؟؟" ماھنور بھولا سہ چھرہ بنا کر انجان لہجے میں پوچھا" ....تھا

اُو....ہو....مانو..... کتنی بے وقوف ہوں تم..... تمہیں تو ہر بات کھول" کھول کر سمجھانی پڑتی ہے...یہ دونوں ہر وقت لڑتے رھتے ہیں اِس لیے جب کبھی یہ دونوں ساتھ بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں تو کوئی انہیں روکتا ٹوکتا نہیں....جبکے بیچارے شھزاد اور صباء کا کیا قصور ھے....وہ دونوں بھی تو کزن ہیں ناں....پر کبھی انہیں دیکھا ہے یوں ایسے محفل میں بیٹھ کر سب کے سامنے ہاتھ پکڑے ھوے..." آپا نے اس کے سر پر ہلکی سی دھپ لگاتے ہوے کہا....آپا کے نظریے سے ماھنور نے اتفاق کیا تھا.....اب

اسے بھی یقین ہو چلا تھا کے شاھنزیب اور سعدیہ بس سب کے سامنے اُپری اُپری لڑائی کرتے ہیں ویسے تو دونوں ہی ایک دوسرے پر جی جان سے مرتے ہیں....

میں واقعی کتنی پاگل ہوں... ٹھیک کہ رہی ہیں شاھزیہ آپا.... میں تو شاہ" سے اپنے دل کی ہر بات شیئر کرتی ہوں... پر اِس نے مجھے کیوں نہیں بتایا اپنے اور سعدیہ کے بارے میں... اگر اسے اکیلے سعدیہ کے ساتھ شاپنگ پر جانا تھا تو مجھے بول دیتا... اگر شاہ نہیں چاھتا کے اُس کا صباء باجی اور شھزاد بھائی کی طرح ریکارڈ لگے تو مجھے ایک بار بول کر تو دیکھتا... میں کسی کو نہیں بتاتی... پر اس نے مجھے اِس قابل بھی نہیں سمجھا... کے اپنے ریلیشن شیپ کے بارے میں مجھے بتائے.. شاید تبھی کہتا ھے کے میرے معاملوں سے دور رہو" آپا کو تو جنید جمشید کھینچ کر لے گئے تھے فوٹو بنوانے.... ماھنور ہی اکیلے

بیٹھی رہ گئی تھی....اور اُس کا دماغ صرف شاھنزیب اور سعدیہ کے گرد گھوم رہا تھا....اسے سخت رنج پہنچا تھا شاھنزیب کی اِس حرکت پر....

"چلو مانو گروپ فوٹو بنوانے...جلدی چلو" اسماء نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھایا تھا...

"میرا دل نہیں چاھ رہا....تم جاؤ..." اُس نے بے دلی سے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑاتے ھوے کہا تھا....

"بس میڈم زیادہ اترائو مت....اور چلو" ابھی اسماء بول ہی رہی تھی کے نہ جانے وہ کب چلا آیا تھا؛ "چلو مانو" اس نے ہاتھ تھامتے ہوے کہا تھا....

"مجھے نہیں جانا" ماھنور نے شاھنزیب کو دیکھ ٹکا سہ جواب دے ڈالا تھا....

منہ کیوں بیگڑا ہوا ہے تمھارا؟؟؟.... کیا ہوا؟؟؟..... کسی نے کچھ کہا" ہے؟؟؟" شاھنزیب نے اس کا اداس چہرہ پڑھ لیا تھا...اِس لیے فکر مند ہو کر پوچھنے لگا....

کہاناں.... نہیں جانا....اب جاؤ یہاں سے تم دونوں" اس کے الفاظ رنج" میں ڈوبے ڈوبے معلوم ہو رہے تھے...کے اگر ایک بار اور کہا جاتا تو وہ رو دیتی.....پر شاھنزیب کب اس کی ناراضگی کو خاطر میں لاتا تھا جو آج لاتا..... "تمھارے تو ڈرامے ہی ختم نہیں ہوتے.... چلو میرے ساتھ.... تمھیں اکیلا چھوڑوں گا..... یہ بھول ہے تمھاری" وہ کہ کر ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوے اسٹیج تک لانے میں کامیاب ہوا تھا....وہ مسلسل ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی پر شاھنزیب کی پکڑ بھت مضبوط تھی ....

رومیساء آپااور جی۔ جاجی ایک ساتھ بیٹھے تھے.... آپا کے برابر والی جگہ ثانیہ نے لی.... اور جی۔ جاجی کے برابر والی راحیل نے.... اس صوفے سے تھوڑا سہ ہٹ کر بھی دونوں طرف صوفے تھے.... جس پر ایک طرف علی اور دوسری طرف {نوشین بھابھی: علی کی بیوی} بیٹھی تھیں.... رومیسا آپا کے بلکل پیچھے ماھنور اور جی۔ جاجی کے بلکل پیچھے شاھنزیب زبردستی اس کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیے کھڑا تھا.... شاھنزیب کے برابر میں سعدیہ ریشم اسماء .... کھڑے تھے.... ولید بھی آکر اسماء کے برابر میں ہی کھڑا ہو گیا تھا

ماھنور کے برابر میں

صباء شھزاد کامران شاھزیہ آپا..... جنید جمشید کو ثانیہ اور راحیل نے اپنی .... اپنی گودوں میں بیٹھالیا تھا

چھوڑو میرا ہاتھ" وہ غصے سے دانت پستے ہوئے شاھنزیب سے کہ رہی" ... تھی

"ٹھیک ہے" شاھنزیب نے کہ کر ہاتھ چھوڑا تو وہ گھورتے ہوئے جانے لگی

...بغیر گروپ فوٹو بنوائے.... ابھی ایک قدم بھی نہ چلی تھی کے

شاھنزیب نے ہاتھ چھوڑتے ہی اگلے لمحے اس کا دوپٹا پکڑ لیا تھا... ولید یہ سب دیکھ مسکراء رہا تھا... اور باقی سب نے خاص توجہ نہ دی... شاھنزیب نے دوپٹا پکڑ اس کے کان کے پاس آکر ہلکے سے سرگوشی کی.... جس کے ....بعد وہ نہ چاھتے ہوئے بھی مسکراتے ہوئے فوٹو بنوانے لگی

"شاھنزیب میں تمھیں چھوڑوں گی نہیں" اس نے بھی شاھنزیب کے کان میں ھلکے سے کہا... تو وہ مسکراء دیا... شاھنزیب نے ہر بار کی طرح اپنی ....ضد پوری کی تھی اور ماھنور دانت پستی رہ گی تھی

ماھنور"سب نیچے اتر کر چلے گئے تھے اسٹیج سے صرف ماھنور رہ گی تھی"
...وہ بھی اترنے ہی والی تھی کے پیچھے سے اپنا نام پکارنے کی آواز اس کے
کانوں کی سماعتوں سے ٹکرائی وہ مڑی تو شارق کھڑا اسے اپنی طرف متوجہ
...کر رھا تھا

...جی"ماھنور نے اس سے آبرؤ اچکاے پوچھا تھا"

میرے ساتھ ایک فوٹو بنوایں گی؟؟؟"شارق تھوڑا ہچکچاھٹ سے کھ رہا تھا"
دل میں ڈر بھی تھا کے کہیں وہ منع نہ کر دے پر پھر بھی ہمت کی تھی اس
....نے

وہ.....وہ میں"ماھنور منع تو نہیں کر رہی تھی پر اس نے ہاں بھی نہیں کہا"
تھا....یہی وجہ تھی کے شارق دوبارا اس پر زور ڈالنے

لگا.... ''پلیز.... آپ بھابھی کی بھن ہیں اور میں آپ کے جی۔ جاجی کا بھائی ... تو اِس رشتے سے ہم رشتے دار ھوے.... تو میرے ساتھ فوٹو بنوالیں پلیز'' وہ مسکراتے ھوے آمید بھری نگاہ سے ماھنور کی ہاں کا منتظر تھا... رومیسا آپا اور جی۔ جاجی کھانا کھانے کے لیے اسٹیج سے نیچے جا چکے تھے.... اسٹیج پر صرف ماھنور اور شارق ہی تھے... وہ کنفیوس تھی کے کیا جواب دے.... اُس کا دل مایوسی بھرا تھا شاھنزیب کی وجہ سے.... نہ چاھتے ہوے بھی صرف شارق کے بار بار اصرار کرنے پر وہ جا کر صوفے پر بیٹھ گی..... وہ مسرور ہوتا ہوا اس کے بلکل برابر میں آکر بیٹھ گیا.... فوٹو گرافر کے کہنے پر وہ مصنوعی مسکراھٹ اپنے لبوں پر تھوڑی دیر کے لیے سجا بیٹھی .....

جیسے ہی فوٹو بنی وہ اٹھ کر ابھی ایک قدم بھی آگے نہ بڑھی تھی کے شارق نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا... وہ اِس انجان گرفت پر چونک کر شارق کی طرف

مڑی تھی.... فوٹو گرافر نے اس لمحے کو بھی قید کر لیا تھا..... "تھینکس"
.... شارق نے کھ کر مسکراتے ہوے ہاتھ چھوڑا تھا

ماھنور کو شارق کا یوں ہاتھ پکڑ لینا بھت ناگوار گزرا تھا.... پر وہ آپا کا دیور ہے یہ سوچ کر غصہ پی لیا تھا اُس نے.... بغیر جواب کے وہ اسٹیج سے اتر کر ریشم کے پاس چلی آئی تھی۔

ثانیہ اپنے ڈیڈ کو راحیل سے ملوانے لائی... "ڈیڈ یہ ھے راحیل" ثانیہ کی آنکھوں میں راحیل کو اپنے ڈیڈ سے ملواتے ھوے جگنو چمک رھے تھے.... ثانیہ کو کسی نے پیچھے سے آواز دی تو وہ ان دونوں کو باتیں کرنے کے لیے چھوڑ کر چلی گی...

السلام و علیکم" راحیل نے ھاتھ آگے بڑھاتے ھوے سلام پیش کیا"
تھا... راحیل کی آنکھیں احترام سے لبریز تھیں... کیونکے وہ اُس کی دوست
... کے والد تھے

و علیکم اسلام" انھوں نے راحیل کا ھاتھ مضبوطی سے دباتے ھوے"
حقارت بھری نظروں سے کھا تو راحیل سمجھ نہ سکا کے وہ اِس نظروں سے
کیوں اسے نواز رھے ھیں.... "پتا نھیں کیوں ثانیہ کھتی ھے کے راحیل
بھت اچھا ھے... جبکے میں نے اسے بھت سمجھایا تھا کے بیٹی باپ کا اثر بیٹے
میں ضرور آتا ھے... آخر دیکھا دی ناں تم نے اپنی اصلیت.... سوچا ھو گا
بڑے باپ کی بیٹی سے شادی کر لو... تو زندگی بھر اس کے باپ کے پیسوں پر
عیش کروں گا.... تمھارا باپ تو جوے میں اپنا سب کچھ لوٹا بیٹھا... پر
تم... ماننا پڑے گا اس سے دو قدم آگے نیکلے ھو.... اتنا بھولا چھرہ اور اتنی
گھٹیا نیت... تو کب کرنا چاھتے ھو شادی.... مالدار پارٹی پھانسی ھے تم نے

یہ تو ماننا پڑے گا.... تمھارے بڑے ابو بتا رھے تھے مجھے کے کتنے ذھین ھوشیار نیک سیرت بچے ھو تم.... تم نے جو بازی کھیلی ھے میں تو اسے دیکھتے ھاتھ پکڑ کر راحیل کی تذلیل اس کے ھی سمجھ گیا کے کیا ھو تم" وہ مسلسل منہ پر ھی کیے جا رھے تھے....

راحیگ کا دل تو کر رھا تھا مارے کرب کے کے زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں سماء جائے..... اس سے پھلے اتنی ذلت اس کی کبھی نہ ھوئی تھی.... وہ تو جیسے بھیگو بھیگو کر جوتے مارے ھی جا رھے تھے.... راحیل نظریں نیچے کیے ان کی طنز بازی دل کو خاکستر کر دینے والے الفاظ سنتا رھا....

اور سناؤ بیٹا آج کل کیا کر رھے ھو... ثانیہ بتا رھی تھی کے نوکری کر رھے ھو کسی کمپنی میں" اچانک ان کا لھجہ محبت بھرا ھوا اور الفاظ بدلے تو وہ حیرت سے انھیں دیکھنے لگا... ثانیہ برابر میں آکر کھڑی ھو گی تھی اس لیے انھوں

نے گرگٹ کی طرح رنگ بدلا ٹھا... ''بیٹا تم دونوں باتیں کرؤ.... مجھے ذرا افتخار صاحب سے کام ھے''اقبال صاحب نے راحیل کا ھاتھ زور سے سے جھٹکا تھا... جیسے ثانیہ نے محسوس نہ کیا کیونکے وہ تو اپنی ھی دھن میں تھی ....

.... ڈیڈ کیا کھ رھے تھے تم سے؟؟''ثانیہ نے خوش مزاجی سے پوچھا''

کچھ نھیں... بس تعریفیں کر رھے تھے''اس نے منہ بسور کر کھا اور'' ....وھاں سے چلا گیا

ماھنور تھکن سے چور چور ھو کر اپنے کمرے کی جانب جا رھی تھی کے راستے میں انجانی گرفت میں اپنا ھاتھ اسے کھینچتا ھوا محسوس ھوا.... شاھنزیب

نے اس کا ہاتھ کھینچ کر اسے زور سے دیوار سے چپکا ڈالا تھا....اچانک ہوے ...حملے کی وجہ سے اس نے اپنا ہاتھ اپنے دل پر رکھ لیا تھا

یہ کیا بدتمیزی ہے؟؟؟" وہ شاہنزیب سے غصے سے بولی تو شاہنزیب " جواب میں بجاے بولنے کے اپنا ہاتھ زور سے دیوار پر مارتا ہے...ماہنور شاہنزیب کے اِس رویے پر ڈر جاتی ہے...وہ ایک ہاتھ دیوار پر رکھا ہوتا ....ہے ماہنور کا راستہ روکے

ماہنور پہلے تو سہم سی جاتی ہے پر ناراضگی تو اُس کے دل میں بھی بھری ...تھی

اس حرکت کا کیا مطلب ہے؟؟" شاہنزیب اس کے بلکل قریب کھڑا " ...دھتکی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھتے ہوے سوال کرتا ہے

ماھنور اور اس کے درمیان دو قدم کا فاصلہ تھا پر یہ سوال پوچھنے کے بعد وہ ایک قدم اور آگے بڑھ جاتا ھے... تو ماھنور کی سانسیں تھم سی جاتی ھیں... دل زور زور سے دھڑکنے لگتا ھے

کون سی حرکت ؟؟... کس بارے میں بات کر رھے ھو تم.... مجھے نھیں پتا... مجھے جانے دو" وہ کھ کر بائیں جانب سے نیکلنے کی کوشش کرتی ھے... تو وہ فورا ھی اپنا دوسرا ھاتھ بھی اس کے راستے میں رکاوٹ کے لیے حائل کر دیتا ھے... وہ اسے اپنے حصار میں لیے.... دیوار سے لگائے..... دھتکی ھوئی آنکھوں سے گھورتا ھوا سوال کر رھا تھا..... ماھنور کے پاس سوائے اس کے سوالوں کے جواب دینے کے کوئی اور چارا نھیں ھوتا... "شارق کے ساتھ فوٹو کیوں بنوائی ؟؟؟" شاھنزیب اب صاف صاف بات کر رھا تھا اس کی آنکھیں غصے کے مارے سرخ ھو رھی تھیں...

میں کچھ پوچھ رھا ھوں؟؟؟" ماھنور نے جب کوئی جواب نہ دیا تو وہ غصے "
...سے دھاڑا تھا

میری مرضی... میں جس کے ساتھ چاھے فوٹو بنواؤں... تم کون ھوتے "
ھو؟؟؟..... مجھ سے سوال کرنے والے" وہ ڈری ھوئی ضرور تھی پر پھر بھی
...اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال جواب دے رھی تھی

میں کون ھوتا ھوں؟؟.... تم یہ مجھ سے کہہ رھی ھو؟؟؟" شاھنزیب کے "
دل میں نشتر کی کی طرح چبی تھی اس کی آخری لائن... وہ تیمور چڑھائے کھ
....رھا تھا

ھاں تم سے کھ رھی ھوں...اور کوئی ھے یھاں جس سے بولوں...میری" مرضی...میں جس سے بات کرؤں...جس سے چاھے دوستی کروں...اور جس کے ساتھ چاھے تصویریں بنواؤں...تم حاکم بن کر میری زندگی پر اور مجھ پر حکومت کرنا بند کرؤ....یہ حق صرف میری رومیسا آپا کو حاصل ھے...آپا کے جانے کے بعد اب میں خود مختار ھوں....اپنی زندگی کے فیصلے کرنے کے لیے.... سمجھے تم....چھوٹے ھو....تو چھوٹے بن کر رھو.....میری زندگی میں بے جاں دخل دینے کی ضرورت نھیں ھے تمھیں..."پورا جسم کپکپا رھا تھا شاھنزیب سے بولتے ھوے....زندگی میں پھلی بار جو لڑ رھی تھی اس سے....ساری طاقت سمیٹ کر اپنے وجود کی ...اس نے دل کی بھڑاس شاھنزیب پر اتار دی تھی

ٹھیک ھے....اگر تم یھی چاھتی ھو....یھی صحیح"ماھنور کے سخت" الفاظوں نے ڈائرک شاھنزیب کے دل پر اثر کیا تھا...اس کا چھرہ ھی اس

کے دل کا آئینہ تھا... چھرے پر دو کھ کے اثار صاف جھلک رھے تھے...اس نے کھتے ھوے آدونوں ھاتھوں کو دیوار سے ھٹایا اور دو تین قدم اس کی آنکھوں میں جھانکتے ھوے آپیچھے کی جانب لیے....مڑ کر اپنے کمرے کے بجاے آباھر گارڈن کی جانب بڑھ گیا....

ماھنور اپنے کمرے کی جانب روتے ھوے آقدم بڑھانے لگی.... شاھنزیب کے دل کو امید تھی کے شاید وہ روکے... شاید کچھ کھے...اپنے الفاظ واپس لے.... وہ مڑ کر ماھنور کو دیکھتا ھے... وہ اپنے کمرے کا دروازہ کھول رھی تھی... "میرا دل بھی تو کتنا پاگل ھے.... یہ اس سے وفا کی امید باندھے ھے...جو نھیں جانتا کے وفا کیا ھے" وہ دل میں سوچ کر خود ھی مسکراء دیتا ھے...اور واپس مڑ کر جانے لگتا ھے

امید تو ماھنور کے دل کو بھی گھرے ھوتی ھے..."یہ امید واقعی بھت عجیب شہ ھے...پتا ھے اِس دل کو...وہ روٹھنا جانتا ھے ماننا نھیں....پر پھر بھی آس لگائے تھے کے شاید وہ پلٹ کر دیکھے"ماھنور نے بھی مڑ کر شاھنزیب کی جانب دیکھا تھا....پر شاھنزیب اس کی جانب مڑا ھی نھیں...وہ دل میں بڑبڑاتی رھ گی تھی.....اسے جاتا دیکھ .....

سب مزے سے نیند کی آغوش میں تھے سوائے تین دوکھی دلوں کے .....جن کے دلوں کو سکون نہ تھا

راحیل چھت پر اکیلا کھڑا ثانیہ کے باپ اقبال کی باتیں یاد کر کے دل ھی دل پھوٹ پھوٹ کر رو رھا تھا...."اچھا ھی ھوا میں نے ماھنور سے شادی کے لیے منع کر دیا....ورنہ آج صرف اقبال پھوپھا کھ رھے ھیں کل کو ساری دنیا مجھے اس بات کے طعنے دے رھی ھوتی.....میں نے تو کبھی ماھنور کو اس

کے باپ کی دولت کی وجہ سے نہ چاھا تھا.... پھر کیوں الزام دیتے ھیں اقبال پھوپھا میری محبت کو.... میرا قصور ھے کے میرا باپ ایک خود غرض آدمی تھا... جس نے صرف اپنے لیے سوچا.... خود تو مر گیا پر مجھے پل پل مارتا ھے.... میں کتنا بدنصیب ھوں.... میں چاھ کر بھی اس سے شادی نھیں کر سکتا.... جس کو دل و جان سے چاھنے کی گستاخی کی ھے... پر میں نے تو منع کر دیا تھا..... یہ بات بڑے ابو نے اقبال پھوپھا کو کیوں نھیں بتائی... شاید لڑکے کی طرف سے لڑکی کو انکار اچھی بات نھیں سمجھی جاتی معاشرے میں اِس لیے..... ویسے بھی وہ تو اک شھزادی ھے میری کیا حیثیت جو اسے انکار کروں..... میری تو قسمت ھی میرے ساتھ کھیل کھیل رھی ھے .....

اِس عاشق کو معاشق بنے سے پھلے سوچنا چاھیے

تھا کے کس کو پانے کی چاھ کر رھا ھے..." راحیل رنج و غم کی کیفیت سے دوچار تھا...

کبھی اپنی محبت کی بغیر کسی غرض کے ھونے کی دلیل خود کو دے کر اپنے دل کو تسکین دیتا ھے تو کبھی خود کو کوستا ھے کیونکر دل لگا بیٹھا۔

"تم چھت سے مسکراتے ھوے کیوں آرھی ھو؟؟"اسماء نے ماھنور کو مسکراتا دیکھ پوچھا تھا...

"کیوں اب مسکرانے پر بھی پابندی ھے؟؟؟ماھنور نے منہ بیگاڑتے ھوے کھا تھا اور آکر بڑی امی کے برابر میں کرسی پر ٹک گی تھی..."کیا پک رھا ھے آج کچن میں؟؟"وہ خوش اخلاقی سے پوچھ رھی تھی... بڑی امی بھی کافی مونڈ میں تھیں اس لیے فرمائش پوچھنے لگیں کے کیا کھانا پسند کرؤ گی تم....اک دم ان تینوں کو کسی کے چیخنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں..

بڑی امی تو دل پر ھاتھ رکھے اللہ خیر اللہ خیر کے نعرے لگاتی اوپر چل پڑیں ...اسماء بھی ساتھ ساتھ ھولی

اب آئے گا مزا اِس شاھنزیب کو....اِس کو تو میں ٹھیک کر کے رھوں" گی... بڑی اکڑ ھے اِس میں.... چیخ بیٹا....اور چیخ" وہ منہ میں ھلکے سے ....بولتے ھوے مسکراءرھی تھی

تم کیا یھاں بیٹھی مسکراءرھی ھو"اس نے پیچھے سے آکر ٹوکا تو ماھنور کا منہ" اسے دیکھ کھلا کا کھلا رھ گیا تھا... شاھنزیب کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ وہ بری ...طرح چونک کر کھڑی ھوئی تھی

اوپر سے چیخنے کی آوازیں آ رہی ھیں اور تم مزے لے رہی ھو.... حد ھے" تم سے" وہ ماھنور کے مسکرانے پر اسے ڈپٹ کر تیزی سے منہ موڑتا ھوا ...ابھی ایک قدم ھی آگے بڑھا تھا

تم یھاں نیچے... تو واش روم میں کون ھے؟؟" ماھنور نے شاکٹ کے" ...مارے اپنے ناخن منہ میں چباتے ھوے پوچھا

ڈیڈ ھیں" شاھنزیب نے فورا اس کی بات کا جواب دیا تو منہ پر ھاتھ رکھ" ..."او....او" کرنے لگی

کیا کیا ھے تم نے؟؟؟" شاھنزیب تیمور چڑھاے غصے سے استفسار کیا" ...وہ بغیر جواب دیے اوپر کی جانب بھاگنے لگی... شاھنزیب بھی پیچھے پیچھے

تھا... چھت پر آکر اس نے پانی کی سپلائی جو شاھنزیب کے باتھ روم کی تھی بحال کی تو شاھنزیب اسے غصے سے گھورنے لگا...

"کیا؟؟ ایسے کیوں دیکھ رہے ھو.... کھانے کا ارادہ ھے کیا؟؟؟" وہ ڈھٹائی سے بولتی ھوئی اس کے پاس سے گزر کر چلی گئی... اور وہ اس کی ڈھٹائی پر نفی میں گردن ھلانے لگا.... "اِس لڑکی کا کچھ نھیں ھو سکتا" وہ سوچتے ھوے باھر ٹیرس پر جا کر کھڑا ھو گیا...

سورج اپنے آب و تاب سے چمک رھا تھا.... دھوپ اسکے حسین چھرے پر پڑھ رھی تھی... ھوا کا ایک ھی جھوکا جسم و روح کو تازگی دے رھا تھا.... وہ حدِ نگاہ تک کا نظارا دیکھنے لگا: "مجھے ماھنور پر شارق کا غصہ نھیں اتارنا چاھیے تھا.... اور لڑائی تو ھرگز نھیں کرنی چاھیے تھی.... وہ بھی تب جب میرے سر پر ولید بیٹھا ھوا ھے.... پھلے اس ولید کو نمٹ لوں پھر اِس شارق کو دیکھتا

ھوں"اس نے ولید کو فارغ کرنے کا منصوبہ دل ھی دل تیار کر لیا تھا... شاید یھی وجہ تھی کے وہ خود کو بھت پر سکون محسوس کر رھا تھا.... درختوں کے پتے چاندنی کی پایل پھنے جھوم رھے تھے.... اور وہ سب بھول بھال ان کا رخص سے پر لطف ھو رھا تھا

ولید کمرے میں اکیلا لیٹا موبائل پر گیم کھیلنے میں مصروف تھا کے ایک انجانے نمبر سے کال آئی... اس نے آٹینڈ کی.. "ولید" کسی مرد کی بھاری آواز معلوم ھو رھی تھی... اس نے ڈائرک نام لے کر مخاطب کیا تو وہ چونک کر اٹھ بیٹھا... "۔ولید اسپیکنگ" اُس نے مخاطب کرنے والے کو جواب دیا تھا... "آپ کون؟؟" وہ دوسرے ھی لمحے سوال کرنے لگا... تو دوسری جانب صرف خاموشی تھی.... کچھ لمحوں بعد خاموشی ٹوٹی: "ماھنور سے

شادی کرنے آئے ہو؟؟؟"اس انجانی آواز نے ولید سے پوچھا تو وہ ہاں .... کرنے لگا...پر ساتھ ساتھ مطالبہ کرتا رہا کے وہ اپنا نام بتائے

میرے نام سے تمھیں مطلب نہیں ہونا چاہیے....بس میری بات توجہ" سے سنو....کل ہی اپنے ملک لوٹ جاؤ....ماہنور سے شادی کا خیال اپنے دل و دماغ سے نیکال دو...ورنہ"اُس آواز میں غصہ بھی تھا اور دھمکی آمیز ...لہجہ بھی

ورنہ...ورنہ کیا کر لوگے تم؟؟؟"ولید نے اس دھمکی پر سنجیدگی سے" ...جواب طلب کیا تھا

زندہ واپس نہیں جانے دوں گا...یہ تو قسم کھاتا ہوں...اگر میری بات" نہیں مانی تو آج سے تیرا خراب وقت شروع....پھر شکوہ نہ کرنا میں نے

خبر دار نھیں کیا... ''وہ جو کوئی بھی تھا اس کے حوصلے بھت بلند اور ارادہ پکا ... معلوم ھو رھا تھا

تم ھو کون ؟؟؟.....ماھنور اور میری شادی سے تیرا کیا لینا'' دینا... بول'' جب کوئی جواب موصول نہ ھوا تو وہ اس دھمکی دینے والے کی تذلیل پر اتر آیا تا کے وہ تیش میں آجائے.. ''چھپ کر وار تو کا ھل کرتے ھیں... ڈرپوک آدمی.... اگر مرد کا بچہ ھے تو سامنے آکر بول کے زندہ نھیں جانے دے گا مجھے... بھت دیکھے تجھ جیسے'' وہ اپنے مقصد میں کامیاب ھو گیا اِس بات کا اندازہ اسے تب ھوا جب اس پُر سرار شخص نے جواب دیا: ''شکر کر چھپ کر وار کر رھا ھوں.... ورنہ'' وہ کھتے کھتے خاموش ھوا ....اور پھر کال کٹ گی

افتخار چاچا کو سامنے دیکھ ماھنور چپ چاپ دبے پاؤں اٹھ کر کچن کی جانب بڑھ گی تھی... "بیٹا مانو" چاچا جان نے پیچھے سے آواز لگائی تو اس نے اپنی دونوں آنکھیں زور سے میچ لیں... "بیٹا" انھوں نے پھر سے آواز لگائی تو نہ چاھتے ھوے بھی مڑ کر انھیں دیکھنا پڑا... "آؤ مانو... چاچا کے پاس آ کر بیٹھو" چاچا صوفے پر ھاتھ رکھتے ھوے اپنے پاس آ کر بیٹھنے کا اشارہ کر رھے تھے...

سب بیٹھے ھوے تھیں... اگر چاچا نے ڈانٹا تو بہت بے عزتی ھو جاے گی" ...پر کیا کروں وہ بلا رھے ھیں جانا تو پڑے گا..." وہ گھبرائی ھوئی منہ میں بڑبڑاتی اُن کے پاس آ کر سب کے بیچ میں بیٹھ گی ....

ڈیڈ یہ ھی ھے وہ... جس نے پانی کی سپلائی بند کی تھی" شاھنزیب نے"
اس کے بیٹھتے ھی شکایت لگائی تھی... "ڈھیٹ تو اتنی ھے کے بیان نھیں
کیا جا سکتا.... چوری اوپر سے سینہ زوری والی مثال ھے اس کی تو" اس نے
ماھنور کے وجود کو گھورتے ھوے اُس کی شان میں قصیدے پڑھے
....تھے... جس بات پر سب کو اتفاق تھا

تم تو چپ ھی رھو.... اگر بند میں نے کی تھی تو واپس بحال بھی میں نے"
ھی کی تھی" ماھنور نے شاھنزیب سے لڑتے ھوے خود ھی اپنے جرم کا
....اعتراف کر ڈالا تھا

ڈیڈ... دیکھا آپ نے.... خود اعتراف کیا ھے اِس نے" وہ تو جیسے ٹھانے"
..بیٹھا تھا کے آج تو ماھنور کی ٹھیک ٹھاک کلاس لگوانی ھے

چاچاجان سب سن کر مسکرانے لگے...انھیں ماھنور پر پیار آیا.

تھا..."میری جان....آئیندہ اگر پانی کی سپلائی بند کرنی ھو....تو پلیز مجھے بتادینا....میں صابن لگانے کی غلطی نھیں کرؤں گا"انھوں نے بجائے ڈانٹنے کے اس کے سر پر ھاتھ رکھ کھا تھا...

بس آپ لوگوں کے ھی لاڈ پیار نے بگاڑ رکھا ھے اسے...کچھ کرنے سے" پھلے سوچتی ھی نھیں ھے"شاھنزیب اپنا سر پکڑ کر بول رھا تھا...وہ بے زاری دیکھا رھا تھا ماھنور کی اِن بے جا شرارتوں سے...ولید یہ سب دیکھ کر مسکرانے لگا.."ماھنور تو بلکل بچوں کی طرح ھے بھولی بھالی نادان....عمر میں بھلے ھی شاھنزیب چھوٹا ھے....پر عقل و شعور تھذیب افعال و حرکات اور ھر لحاظ سے ماھنور چھوٹی ھے....فقط عمر میں ھی بڑی ھے شاہ سے....شاید یھی وجہ ھے کے یہ نظروں کے تقاضوں سے بے خبر

ھے" ولید مسکراے آجارھا تھا دل میں یہ بات سوچ سوچ کر.... وہ راتوں رات خاموشی سے اپنے ملک لوٹ گیا۔

سعدیہ نے اپنی والدہ کو بڑے مسرت بھرے لھجے میں بتایا کے اس نے اب شاھنزیب سے دوستی کا نیا رشتہ جوڑا ھے... یہ سن اس کی والدہ کافی خوش ھو کر اسے شاباشی دینے لگیں ....

ولید آرام سے صوفے پر بیٹھا اپنے لائنج میں لیپ ٹائپ پر کام کر رھا تھا... کے اس کے والد نے لیپ ٹائپ بند کرتے ھوے غصیلی نگاہ سے اسے گھورا تھا" جب سے پاکستان سے آے ھو کھاں گم رھتے ھو؟؟؟....اور اب

تک تم نے میرے سوال کا جواب کیوں نھیں دیا" وہ پندرہ یا بیس بار کار ٹار ٹایا جملہ بول رھے تھے...

کھا تو ھے آپ سے مجھے انٹرس نھیں ھے ماھنور سے شادی میں..." دے دیں اس کے باپ کو جواب" ولید بری طرح جنھجھلایا تھا...

آخر وجہ بھی تو ھو گی نہ شادی کرنے کی... تمھیں پتا بھی ھے کے تمھاری" ایک ھاں میرے بزنس کو آسمانوں کی بلندیوں تک پھنچا سکتی ھے.... اور ایک نہ میرا کتنا لوس کر سکتی ھے.... اندازہ ھے تمھیں؟؟؟" وہ جتاتے ھوے پوچھ رھے تھے... "آخر برائی کیا ھے ماھنور میں؟؟؟" وہ غصے سے دھک کر سوال کر رھے تھے...

میں نے آپ سے پہلے بھی کھا تھا... میں شادی کرنے میں ابھی کوئی" انٹرس نہیں رکھتا....پر صرف آپ کے اصرار پر گیا تھا پاکستان ماھنور کو دیکھنے" ولید نے لیپ ٹائپ شیشے کی میز پر سے اٹھاتے ھوے کھا اور اپنے ...کمرے کی جانب بڑھ گیا

شاھنزیب کچن میں پانی کی بوتل لینے داخل ھوا تو نوشین بھابھی اسے دیکھ کر مسکرانے لگیں....ماھنور بھی کچن میں ھی تھی وہ دھولے ھوے برتنوں کو ...سوکھا کر ان کی جگاؤں پر رکھ رھی تھی

آپ مجھے دیکھ مسکراء کیوں رھی ھیں بھابھی؟؟؟" شاھنزیب نوشین" ....سے پوچھ کر پاس رکھا گلاس اٹھانے لگا

تمھاری اور سعدیہ کی جوڑی بھت پیاری ھے اور ایک ساتھ گیٹار بجاتے" ھوے تو تم دونوں میٹ فوراً اچ ادر لگ رھے تھے... اور یہ صرف میں نھیں تمھارے علی بھئیا بھی کھ رھے تھے... میری نظر تو تم دونوں سے ھٹ ھی نھیں رھی تھی"، بھابھی کی آنکھوں میں وھی گارڈن کا تصور گھوم رھا تھا ابھی تک... جس میں سعدیہ نیلے رنگ کے ڈھیلی ڈھالی شرٹ اور اور بلیک پینٹ شاھنزیب سفید رنگ کی شرٹ اور بلیک جینز میں ملبوس سعدیہ کا ھاتھ پکڑ کر اسے گیٹار بجانا سیکھاء رھا تھا...

بھابھی ایسا کچھ نھیں ھے جیسا آپ سوچ رھی ھیں... سعدیہ میرے" کمرے سے گیٹار نیکال کر گارڈن میں لے بیٹھ گی اور بجانے لگی... اسے بجانا نھیں آرھا تھا تو میں اسے بجانا سیکھا رھا تھا... اور کچھ نھیں"، وہ مسکراتے

ھوے بھابھی کی غلط فہمی کو دور کر رھا تھا..پر وہ تھی کے پھر بھی اسے شوخ نظروں سے دیکھے جا رھی تھیں..

شاھنزیب کے جانے کے بعد "باتیں بنا رھا ھے...نادان ھے ابھی..." بھابھی نے مسکراتے ھوے ماھنور کو دیکھ کھا تھا...جس پر وہ بھی "مصنوعی مسکراھٹ اپنے لبوں پر سجا کر جواب دینے لگی...."جی

لگتا ھے شاہ سعدیہ سے بھت محبت کرتا ھے....تبھی تو اِن کی محبت کی" مھک سب محسوس کر رھے ھیں" ماھنور اپنے دل میں سوچنے لگی..

وقت کو جیسے پنکھ لگے تھے... شھزاد بھائی گھر میں داخل ھی ھوے تھے کے چاچاجان جو تین چار دنوں سے بھرے بیٹھے تھے انھیں دیکھتے ھی کھڑے ھوگے: ''تم سے زیادہ بے قوف لڑکا میں نے زندگی میں نھیں دیکھا ھے شھزاد...جب تمھاری بکنگ ھوٹل میں تھی تو تم اپنی بھن کی سسرال میں ایک مھینے سے کیوں رھ رھے تھے؟؟....اگر وہ صرف تمھاری بھن کا گھر ھوتا تو میں برداشت کر بھی لیتا پر وہ اس حرامی فرحان کا بھی گھر ھے... بھول گے تم؟؟؟'' چاچاجان کے آنکھوں میں غصہ اور لھجے میں سختی تھی....

انھیں کیا... کسی کو بھی شھزاد کا ایک ماہ کا قیام وہ بھی شاھزیہ آپا کے گھر کرنا پسند نہ آیا تھا...

{فرحان: شاھزیہ کا شوھر}....شاھزیہ اور فرحان نے میٹرک کرتے ھی لو میرج کی تھی... شاھزیہ کے گھر والے فرحان کو اور اس کی فیملی کو بلکل

پسند نھیں کرتے تھے صرف آپا کی ضد تھی تو سب بڑے راضی ھو گے
تھے... چونکے شادی بھت چھوٹی عمری میں ھوئی تھی اس لیے آپا اپنی پڑھائی
بھی مکمل نہ کر سکیں... فرحان شادی کے فورا بعد ھی انھیں اپنے ملک لے
گیا تھا.... اس نے آپا کو بھت سالوں تک روکے رکھا اور گھر والوں سے ملنے
تک نہ دیا.... خدا جانے دادو بڑی امی چاچی جان کی اور سب گھر والوں کی
دعائیں تھیں یا کچھ اور کے فرحان کے دل میں رحم آیا اور اس نے اتنے
سالوں بعد آپا کو اور ساتھ ساتھ جنید جمشید کو بھی شادی میں شرکت کے لیے
بھیجا پر وہ خود نہ آیا... اور نہ ھی کسی نے اس کے شرکت نہ کرنے کو اھمیت
دی...

وہ.... میں'' شہزاد بھائی گھبرا رھے تھے... نظریں نیچے تھیں پر اپنے''
... چھرے پر چاچا جان کے غصے سے گھورنے کی تپش محسوس کر رھے تھے

ڈیڈ..... چھوڑیں ناں... بھائی سے غلطی ھو گی" شاھنزیب نے آکر"
... شھزاد کے کندھے پر ھاتھ رکھ اپنے والد سے سفارش کی تھی

بیٹا ایک ماہ بھت ھوتا ھے.... میں تو پھلے ھی پریشان تھی کے شادی کی"
دعوت کے لیے تمھیں بھیجوں یا علی کو.... کیونکے وہ بڑا ھے.... زیادہ اچھی
طرح سمجھتا ھے ھر بات کو..... تم جانتے تو ھو کتنا نازک معاملا ھے
یہ..... پھر بھی.... کیا سوچ رھا ھو گا وہ فرحان.... کے ویسے تو اتنی ناک
والے بنتے ھیں اور اب میرے ھی گھر چلے آئے.... تمھیں سوچنا چاھیے تھا
... ناں" بیگم شمسہ شھزاد کی بے وقوفی پر ماتم کرنے لگیں تھیں

کوئی کھے گا جو لڑکا اتنا بڑا بزنس سمبھال رھا ھے اس نے اتنی بڑی احمقانہ"
حرکت کی..... تمھیں وھاں میٹنگ کرنے بھیجا تھا فرحان کے سامنے
ھماری ناک کٹوانے نھیں" چاچا بھت غصے میں تھے تو ملک صاحب نے

انھیں شانت کروایا.... شاھنزیب سب کے سامنے ھی شھزاد کو اپنے ساتھ لے گیا تھا۔

شاھنزیب کے پیپر ختم ہوئے تو دوسرے ہی دن اس نے ضد پکڑ لی.... چونکے وہ خاندان کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا اس لیے کسی نے اس کی نے بھی اس کی بات پر خاص توجہ نہ دی.... سب کا ماننا تھا کے وہ خود ہی اپنی ضد چھوڑ دے گا... نہ جانے سب یہ بات کیسے بھول گئے کے وہ کتنا ضدی مزاج شخصیت کا مالک ہے... وہ جو ایک بار ٹھان لیتا ھے وہ کر کے رہتا ہے.... وہ ... اپنے ارادوں کا شروع سے ہی پکا تھا

بھت ہی شدید طوفان تھا آسمان سے ٹوٹتی بجلیاں بادلوں کی خوفناک گڑگڑاھٹ اور موسلا دھار طریقے سے برستی بارش.... اسی طوفان کی وجہ

سے بجلی بھی پچھلے آدھے گھنٹے سے بند تھی کمرے میں ایمر جنسی لائٹ روشنی کر رہی تھی.....

اِس تاریک کمرے میں جب بجلی چمکتی تو پورے ماحول کو سفید ودھیا روشنی سے بھر دیتی.... سر پٹختی ہواؤں سے کھڑکی کے پٹ مسلسل زور زور سے بج رہے تھے... کھلتی بند ہوتی کھڑکیوں سے بارش کی بوچھاڑ ہوا کے دوش پر آندر آتی اور دیوار کے ساتھ لگی کرسی پر بیٹھی ماھنور کو بھیگو جاتی.... بدلتے موسم کی یہ طوفانی بارش جسم میں کپکپی دوڑا رہی تھی... مگر وہ تو جیسے اس پل ہر احساس سے عاری تھی.....

شام کے وقت گھر میں ہونے والے ہنگامے نے اسے سہما کے رکھ دیا تھا.. ''شاھمزیب ضد بند کرؤ... بچوں کی طرح ضد پکڑ کر بیٹھ گے ہو.... ایک بار کہ دیاناں.... تم سنگر نہیں بن سکتے... اپنی انجئیر نگ کی

پڑھائی پر دھیان دو" چاچا جان کی غصیلی آواز اس کے کان سے ٹکرائی تو وہ ٹی۔وی بند کر کے چاچا کے کمرے کی جانب بڑھ گی تھی... کمرے کے دروازے پر ہی وہ رک گی.... کمرے کا ماحول بھت گرما گرمی کا تھا....

مجھے انجئیرنگ میں کوئی انٹرس نہیں ہے.... مجھے سنگر بنا ہے... آپ مجھے" جانے دیں رزاق کے ساتھ.... بڑی مشکل سے موقع ملتا ہے اِس فیلڈ میں جانے کا.... پر صرف رزاق کے چاچا کی وجہ سے مجھے یہ موقع باآسانی مل رھا ھے... مجھے مت روکیں... جانے دیں پلیز" وہ شاھنزیب تھا وہ اگر چاھتی بھی تو یقین نہ کر پاتی.... اپنے والدین کا کہنا ماننے والا.... سب کی عزت واحترام کرنے والا شاھنزیب نہیں لگ رھا تھا وہ.... یہ تو کوئی بدلحاظ سرکش اور ھٹ دھرم سا لڑکا تھا جیسے نہ روتی ہوئی اپنی ماں کی پرواہ تھی نہ ..... سامنے کھڑے اپنے بڑے بھائی کا لحاظ

شاھنزیب اِس سے پہلے تو تم نے کبھی اپنے اس رزاق دوست کا ذکر نہیں" کیا ہمارے سامنے...اور پھر تم نے خود چنا تھا اِس فیلڈ کو....میں تو تمھارے لیے بینک اکاؤنڈس کی پڑھائی کی خواہش رکھتا تھا...پر تم نے کہا نہیں ڈیڈ میں انجئیرنگ کرنا چاھتا ہوں....پھر اب یوں اچانک کیا ہو گیا؟؟؟" شاھنزیب کو دیکھ کر وہ غصے سے استفسار کر رہے تھے....چاچا جان بلڈ پریشر کے مریض ہیں یہ جانتے ہوے بھی وہ اپنی ضد پر ڈٹا ہوا تھا

"اس میں آپ سے کہہ چکا ہوں...میں انڈیا جاؤں گا...تو ضرور جاؤں گا" اس کی نگاہوں کی ضد نے سب کو خوفزدہ کر دیا تھا...آندھی طوفان کی طرح راہ میں آتی ہر شے کو ٹھوکر مارتا ہوا جب وہ کمرے سے باھر نیکلا تو ماھنور اسے ہی روتی ہوئی آنکھوں سے تک رہی تھی...ماھنور کی ھراساں آنکھوں میں لرزتے آنسوؤں کو دیکھ اس نے جانے کیوں لبوں کو سختی سے بھینچ لیا تھا اور

اگلے ہی لمحے وہ گھر سے باھر چلا گیا..ماھنور اسے جاتا دیکھتی رہ گی نم آنکھیں لیے

مانو جنیرٹ تو چل رہا ہے پھر تم نے ایمر جنسی لائٹ کیوں اون کر رکھی" ہے؟؟؟" بڑی امی نے آبرؤ اچکاے پوچھا تو وہ اٹھ کر سیدھے آکر ان کے گلے لگ گی: "بڑی چاچی جان کیا شاھنزیب واقعی چلا جاے گا ہم سب کو چھوڑ کر...وہ تو ابھی بھت چھوٹا ہے" ماھنور کی آنکھوں میں آنسوں کی جھڑی لگی تھی۔

سب نے اک اک کر کے شاھنزیب کو سمجھانے کی کوشش کی مگر اس کی ضد بجاے کم ہونے کے اور پکی ہوتی جا رہی تھی...آج دادو کمرے میں خود ہی چلی آئیں...وہ انھیں اپنے کمرے میں پا کر چونکا تھا...دادو سر پر بڑے

شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے شکوہ کر رہی تھیں... "تم تو اپنی دادو کو بھول ہی گئے ہو....."

...ایسی بات نہیں ہے" شاھنزیب نظریں جھکائے بول رہا تھا"

تو پھر کیسی بات ہے؟؟" وہ کہ کر خاموش ہو گئیں.... شاھنزیب نے بھی" اپنی خاموشی برقرار رکھی تھی... "یا پھر ڈر گئے تھے یا تمھیں لگا کے تمھاری بوڑھی دادو تمھاری آنکھوں میں چھپے ڈر کو بھاپ جائیں گی" دادو کا ہاتھ جو وہ مسلسل سر پر پھیر رہی تھی یکدم اس بات کو کہ کر روکا تھا... شاھنزیب کے چہرے پر اک لمحے کے لیے طنزیہ مسکراہٹ بکھر آئی تھی... "آپ کو لگتا ہے میں ڈر رہا ہوں" وہ بھی صرف اس بات سے کے آپ میری آنکھوں میں چھپی باتوں کو بھاپ نہ لیں..." شاھنزیب کی اس بات پر دادو اسے

حیرت بھری نگاہ سے دیکھنے لگیں وہ شاھنزیب کی اس طنزیہ مسکراہٹ پر الجھ کر رہ گیں تھیں....

"دادو... آخر آپ مجھے اتنا بے وقوف و کم عقل کیسے سمجھ سکتی ہیں.... میں اِس سارے ماجرے میں یہ نہیں سمجھ سکا بس" شاھنزیب گول گول باتیں کر رہا تھا....

"شاہ کیا کہنا چاھتے ہو.... صاف صاف کھو" دادو الجھی نگاہ سے تکتے ہوے کھ رہی تھیں...

"ٹھیک ہے صاف صاف بات کرتے ہیں... کیونکے ہم دونوں کے درمیان کسی بات کا پردہ نہیں رہا... مجھے بھت دو کھ دیا ہے آپ نے دادو.... یقین مانیں دل توڑا ہے آپ نے میرا.... میں اب مزید آپ سے اپنے دل کے راز

شیئر نہیں کرنا چاھتا...اس لیے آپ سے دور رھنے لگا" یہ کہنے کے بعد وہ کچھ سانس لینے کے لیے چپ ہوا تھا....پورے کمرے میں خاموشی طاری تھی...وہ اٹھ کر دروازہ اندر سے لوک کر کے واپس دادو سے لگ کر بیٹھ گیا....

ایک گہری سانس بھر کر: "آپ کا اندازہ بلکل درست ہے راحیل کی ڈائری میرے ہی پاس تھی" شاھنزیب نے انہیں دیکھتے ہوے کہا تھا...پر ان کے چہرے پر کوئی تاثر نہ تھا... "میں نے اسے پورا پڑھا ہے....اور میں نے ہی اسے چھپایا تھا...میں یہ بھی جانتا ہوں کے راحیل کی محبت کے بارے میں آپ سب جانتی تھیں...

پر.....

آپ جو نہیں جانتیں وہ یہ ہے کے میں نے بڑے ابو کے دماغ میں اِس بات کو ڈالا تھا کے راحیل ماھنور سے شادی کرنے میں انٹرس نہیں

رکھتااورا گروہ زیادہ کریں گے تووہ بیچارہ زبردستی شادی کے لیے تیار تو
ہو جائے گا کیونکے وہ تو بچپن سے ہی بھت حساس ہے۔۔۔اسے اس بات کا
بھت احساس ہے کے وہ آپ کے پیسوں پر پرورش پایا ہے... لیکن دل سے
خوش نہ ہو گا... بڑے ابو تو ڈائرک راحیل اور ماھنور کی منگنی کر دینا چاھتے
....تھے کیونکے بیٹا بھی اُن کا تھا اور بیٹی بھی
لیکن میری اِس بات کے بعد
انھوں نے راحیل سے پوچھا اور جیسا کے میں اس کی ڈائری پڑھنے کے بعد
جانتا تھا کے وہ منع کر دے گا ویسا ہی ہوا....پر مجھے بڑا دو کھ ہوا جب میں نے
دیکھا کے آپ بڑے ابو کو دو بار ا راحیل سے پوچھنے پر اکسا رہی ہیں.... بڑے
ابو تو آپ کی بات مان ہی گئے تھے کے میں نے آپ جان کر راحیل کے انکار
کرنے والی بات ماھنور کو بتادی.... میں جانتا تھا کے اسے بھت دو کھ ہو گا یہ
سن.... میں اسے کبھی نہ بتاتا اگر مجھے اپنا بنا بنایا گیم بگڑتے ہوا نظر نہ آتا"

شاھنزیب کی آنکھوں میں جنون تھا جیسے دیکھ داد و حیرت کے غوطے کھا رہی تھیں...

آپ صرف راحیل کی دادو ہیں میری نہیں... آپ نے ایک بار بھی بڑے" ابو سے میرے بارے میں بات نہیں کی... اور جب بڑے ابو میرے متعلق آپ سے بات کرنے لگے تو آپ نے یہ بات کھ کر ختم کر دی کے وہ ابھی بچہ ہے" شاھنزیب کی آنکھوں میں شکوہ تھا اور لبوں پر شکایت... دادو کو پہلی بار احساس ہوا اس کی جنونی محبت کا.... وہ تو ابھی تک حقاء بقاء نگاھوں سے شاھنزیب کو تک رہی تھیں.. وہ سمجھ نہیں پا رہی تھیں.... اس کی ذھانت و ہوشیاری کی وہ داد دیں یا اس کے جنونی محبت دیکھ وہ پریشان ہوں "تمھیں سب پتا تھا؟؟" وہ حیرت سے پوچھ رہی تھیں...

بتایاتو ہے۔۔۔۔۔ہاں.... چلیں چھوڑیں اِن باتوں کو...یہ ماضی ہے"
.....اور میں حال میں جینے والا بندا ہوں....راحیل سے ہمدردی ہے مجھے پر
اتنی نہیں کے اپنی زندگی اسے سونپ دوں.....میں نے حالات اِس قدر
خراب کر دیے ہیں کے اب راحیل بڑے ابو سے کہے گا بھی ناں...تو بھی
بڑے ابو اس کے ہاتھ میں ماھنور کا ہاتھ نہیں دیں گے...یہ تو آپ بھی جانتی
ہیں...اب بچا کون؟؟؟" وہ یہ پوچھنے کے بعد خود ہی جواب دیتا
ہے:"میں.....اور میں بھی آپ ہی کا پوتا ہوں دادو....راحیل کے لیے تو
آپ نے کافی راہیں ہموار کرنے کی کوشش کیں...اور آپ کامیاب بھی
ہو جاتیں اگر میں نہ ہوتا...اب میرے لیے بھی راہیں ہموار
...کر دیں...پلیز" وہ دادو کو التجائی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا

تمھیں میری مدد کی کیا ضرورت" دادو نے دامن چھوڑاتے ہوئے کہا"
...تھا

مجھے ہے دادو۔۔۔آپ کو صرف اتنا کرنا ہے کے جب تک ماھنور اپنی"
"پڑھائی مکمل نہ کرلے....اس کی نہ منگنی ہونے دیجیے گا نہ شادی

..."پر کیوں؟؟؟" وہ جان کر بھی انجان بنے پوچھ رہی تھیں"

تاکے مجھے وقت ملے...وعدہ کریں...آپ بڑے ابو کو سمجھائیں"
گی....کے ماھنور کی پڑھائی مکمل کرنے دیں...کریں وعدہ" شاھنزیب
...نے ہاتھ بڑھایا تو دادو نے فورا تھام لیا

ٹھیک ھے...پر اب میرے سوال کا جواب دو....کہاں جارہے"
ہو؟؟؟.....اور کیوں؟؟؟" اُن کا سوال سن اس نے اثبات میں سر ھلا کر
...سارا معاملا بیان کر دیا

ماھنور میری امانت ہے آپ کے پاس دادو..." پوری بات بیان کرنے کے بعد آخر میں اُس نے کہا ...

ایک ھفتے کے اندر اندر اس کی ضد نے زور پکڑ لیا تھا... آج صبح سے تو اس نے بھوک ہڑتال کر دی تھی ...

کامران کے کمرے میں بیٹھ کر سب کزن دماغ لڑا رہے تھے کے وہ کیا کریں کے شاھزیب ضد چھوڑ دے.... راحیل نے سعدیہ سے بات کرنے کا مشورہ دیا... سب کا خیال تھا کے سعدیہ موقعے کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے شاھزیب سے بات کرے گی ...

بھئی مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے کے وہ انجینئیرنگ چھوڑ چھاڑ سنگر بنے چلا" ہے.... میری رائے پوچھو تو اُس کا فیصلہ ٹھیک ہے... اس کی آواز کا جادو تو سب نے ہی دیکھ رکھا ہے وہ واقعی ایک کامیاب سنگر بن جائے گا مجھے پوری امید ہے.... پلیز اب فکر کرنا بند کرؤ.. وہ بچا نہیں ہے" سعدیہ نے یہ کھ کر کال کاٹ دی تھی....

کیونکے فون لاوڈ اسپیکر پر تھا..... سعدیہ کی ساری بات کمرے میں موجود ہر شخص نے سنی تھی... "لو میڈم جی کی بات سن لو.... مجھے لگتا ہے کے یہ شاھزیب سے ملی ہوئی ہے.... آخر منگیتر ہے اس کی.... اسی کی زبان بولے گی" کامران غصے میں بڑبڑا رہا تھا....

دوسرا دن ہو چلا تھا پر مجال ہے اس ضدی لڑکے نے اپنی ضد چھوڑی ہو....رات ہو گی....پر وہ کمرے سے باہر نہیں نیکلا....اب تو بیگم شمسہ کا ....رو رو کر برا حال تھا

ہیلو" اُس نے کمرے میں جھانکتے ہوے کہا تو شاھنزیب کو بیڈ پر لیٹا" پایا....وہ اندر خود ہی چلی آئی...شاھنزیب کے بلکل برابر میں آکر بیٹھ گی....بال اوجڑے ہوے....چہرے کی شادابی ورونق غائب...وہ بے ست سہ بستر پر پڑا تھا....ماھنور کی آنکھوں میں آنسوں آگے تھے اسے اِس ...حالت میں دیکھ..... "کتنا ظلم کرؤ گے خود پر" وہ روتے ہوے گویا تھی

انسان کھانے کے بغیر تو زندہ رہ سکتا ہے مگر پانی کے بغیر نہیں....پر اُس ظالم نے ظلم کی انتہاء کر دی تھی خود پر....پانی کی ایک بوند تک گلے سے نہ اتاری تھی...شکر ہے خدا کا کے سردی کا موسم تھا ورنہ پیاس سے جان نیکل

جاتی.. وہ اِس قدر نڈھال تھا بھوک پیاس سے کے ہوش میں ہو کر بھی ہوش میں نہ تھا... ہونٹوں پر وہ مارے پیاس کے بار بار زبان پھیر رہا تھا... ''تم ٹھیک تو ہو ناں شاہ؟؟'' وہ بڑے پیار سے اسے دیکھ پوچھ رہی تھی ....

ٹھیک ہوں'' وہ لیٹے لیٹے ہی بول رہا تھا۔''

افتخار صاحب نے زبردستی کمرے میں آکر اسے کھانا کھلایا تھا... کھانا کھانے کے بعد تھوڑی طاقت آئی تھی جسم میں.... حالت تھوڑی بہتر محسوس ہو رہی تھی.... ''اب تمھارے منہ سے جانے کا نہ سنوں'' افتخار صاحب تنبیہہ کر رہے تھے.. وہ یہ سن اپنی ماں کے ہاتھ کے سہارے سے کھڑا ہو گیا

میں نے کھانا صرف آپ کے کہنے پر کھایا...اِس کا ہر گز مطلب یہ نہیں" کے میں اپنا جانے کا ارادہ ترک کر چکا ہوں.... میں جاؤں گا" شاھنزیب .... نظریں جھکائے بڑے احترام سے کہ رہا تھا

تم سے زیادہ بد تمیز لڑکا میں نے آج تک اپنی زندگی میں نہیں دیکھا.... میں" نے کہا ہے ناں... تم نہیں جاؤ گے... سمجھ نہیں آتا تمھیں پیار ...سے..." افتخار صاحب غصے سے لال پیلے ہو کر بولے تھے

شاھنزیب کو میں سمجھا دوں گی چاچا جان.... آپ اسے تھوڑا وقت تو" دیں" ماھنور نے بیڈ پر بیٹھے ہوئے شاھنزیب کا ہاتھ پکڑ کر افتخار صاحب سے ... مخاطب ہو کر کہا

مانو ہاتھ چھوڑو.... میں جاؤں گا ڈیڈ" اِس بار اُسنے نظریں اٹھا کر اپنے ڈیڈ" کی جانب دیکھتے ہوے آپنے پکے عزم کا اظہار کیا تو بدلے میں غصے سے ایک زوردار تھپڑ افتخار صاحب نے شاھنزیب کے خوبصورت چہرے پر رسید کیا تھا... سب حقاء بقاء نگاھوں سے دیکھنے لگے... زندگی میں پہلی بار کسی نے چہرے پر تھپڑ مارا تھا یہ قابل قبول نہ تھا نفس کو.... پر جانے کی ضد اس قدر پکی تھی کے تھپڑ کھانے کے باوجود بھی وہ وہی دھن گاہ رہا تھا کے وہ جاے گا.... تھپڑ تو شاھنزیب کے چہرے پر لگا تھا پر سچ پوچھوں تو سارے چاھنے والوں کے دل دھل گے تھے اسے مار کھاتے دیکھ.... تھپڑ اس قدر زوردار تھا کے اس کی آواز سب کے کانوں میں ابھی تک گونج رہی تھی.... چاچا جان کو بڑے ابو پکڑ کر لے گے تا کے وہ غصے میں کچھ اور نا کر بیٹھیں..... سب ایک ایک کر کے کمرے سے چلے جاتے ہیں...

چلو مانو" اسماء کھڑے کھڑے بول رہی تھی پر اسے تو جیسے کسی نے اسٹیچو" ....کر دیا ہو..... وہ کوئی جواب نہیں دیتی

اسے یہاں رہنے دو... مجھے یقین ہے یہ سمجھا لے گی" کامران نے ھلکے" سے اسماء کے کان میں سرگوشی کی... پھر وہ دونوں بھی کمرے سے چلے ....گے~

کیا کریں کچھ سمجھ نہیں آرہا.... اگر ضد پوری کر دی... تو ہر بار اسی طرح" ہمیں بلیک میل کرے گا... اور اگر نہیں کرتے تو جوان خون ہے... کھیں کچھ کر کرا نا لے" افتخار صاحب پریشانی کے عالم میں اپنے بڑے بھائی سے ...مشورہ کر رہے تھے

شاھنزیب اتنا ضدی مزاج نکلے گا مجھے ذرا بھی اندازہ نہ تھا.... میں نے" سوچ لیا کے اب کرنا کیا ہے... اسے گھر سے نیکال دیتے ہیں" ملک صاحب نے بھت سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا تھا....

پر کیا یہ ٹھیک ہو گا بھائی صاحب؟؟؟..... ابا نے بھائی کو گھر سے نیکال دیا" تھا اس کا انجام کس قدر خوف ناک ھوا... میرا دل نہیں مانتا... میرے دو ہی تو بیٹے ہیں.... جان بستی ہے میری ان دونوں میں... میں کیسے اپنے بیٹے کو گھر سے نیکال دوں؟؟؟.... وہ بھی یہ جانتے ہوے کے باھر کا ماحول کس قدر گندا ہے" افتخار صاحب نے اس فیصلے پر صاف منع کر دیا.... شاھنزیب نے انہیں عجیب الجھن میں ڈال دیا تھا... وہ کھڑے کھڑے یہی سوچ رہے تھے کے کسطرح وہ اپنے جگر کے ٹکڑے کو جس کے زندگی بھر ناز نخرے اٹھاے ہیں گھر سے باہر نیکال دیں....

میں تمھاری پریشانی سمجھ سکتا ہوں... بھت مشکل فیصلہ ہے یہ.....پر"
اس کے علاوہ اب کوئی اور چارہ بھی تو نہیں چھوڑا اس ضدی لڑکے
نے....اگر اسے روکا تو وہ کچھ کر کرا نا لے یہ ڈر دل کو گھرے ہوے
ہے....اور اگر جس طرح وہ چاہتا ہے کے ہسی خوشی اسے جانے دیں تو
اسطرح وہ مزید ضدی ہو جاے گا...اور پھر گھر کے دوسرے لڑکوں نے
بھی یہی روش اپنالی تو خود سوچو کیا ہو گا....ایک مچھلی پورے تلاب کو گندا
کرتی ہے....تو بہتر یہی ہے اس مچھلی کو تلاب سے نیکال دیا جاے....ہم
اسے نیکال ضرور رہے ہیں ابا کی طرح....کے جب {چھوٹا: راحیل کے والد
کو پیار سے ملک صاحب چھوٹا کہتے تھے} واپس آیا تھا تو ابا نے اسے معاف
... نہیں کیا تھا... جس کے بعد جو انجام ہوا وہ سب جانتے ہیں
ہم شاھنزیب کو گھر سے نیکال دیں گے پر اس امید کے
ساتھ کے جب وہ واپس آے گا اپنی غلطی پر پچتاتا ہوا تو ہم اسے معاف کر دیں
گے....باہر کی دنیا سب کو آٹے دال کا بھاؤ سمجھا دیتی ہے...شاہ کو بھی پتا

لگ جائے گا اسے آرام دا ہ بستر اور گرما گرم روٹی کھانے کی عادت ہے... نوکر چاکر کی عادت ہے گاڑیوں کی عادت ہے... کیسے رہے گا ان سب کے بغیر.... تم دیکھنا خود آئے گا ناک رگڑتے ہوئے اور اس سے دوسروں کو بھی عبرت ہو جائے گی" ملک صاحب نے اپنے بھائی کی پریشانی .... کو کم کرنے کی اور انہیں حوصلہ دینے کی پوری کوشش کی

ٹھیک ہے بھائی صاحب... پر یہ کام آپ کیجیے گا... مجھ میں تو اتنی ہمت" .... نہیں" افتخار صاحب راضی ہو کر بولے

شاھنزیب بہت دیر تک اسی حالت میں کھڑا رہا.... "یا خدا مدد کر میری.... تو جانتا ہے میں غلط نہیں ہوں... میں تھک چکا ہوں ضد کرتے کرتے... تو ہی کچھ کر مولی!" شاھنزیب جب دل ہی دل دعا کرتے ہوئے

اپنے بیڈ کی جانب پلٹا تو زوردار چیخ بے ساختہ منہ سے نکلی... ''مانو'' وہ بے ہوش بیڈ پر پڑی ہوئی تھی....

شاھنزیب اسکے چہرے پر تھپکتے ہوئے: ''مانو....مانو....'' ماھنور کے ہاتھ پکڑے تو وہ برف کی طرح ٹھنڈے ہو رہے تھے.... یہ دیکھ وہ بری طرح گھبرایا.... فوراً اسے اپنی باھوں میں بھر کر اٹھا لیتا ہے... وہ گود میں اٹھائے ہی اسے ھسپتال لے کر جاتا ہے... ''ڈاکٹر اچانک سے بے ہوش ہو گئی.....ہاتھ پاؤں بھی بلکل ٹھنڈے ہو رہے ہیں.... آپ جلدی چیک کریں ناں'' اس نے ڈاکٹر کے بیڈ پر لیٹاتے ہوئے ماھنور کو.... ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر پریشان لہجے میں کہا تھا... اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں...

اچھا... آپ فکر نہ کریں.... میں چیک کرتا ہوں آپ باہر جائیں" ڈاکٹر"
نے شاھنزیب کو باہر جانے کا کہا تو وہ ماھنور کے چہرے کو تکتے ہوئے باہر
آگیا... اس کی جان اٹکی تھی ماھنور میں.... بڑے ابو اور افتخار صاحب آتے
ہی اس بیچارے پر برس پڑے.... یہ تک نہ دیکھا کے اسکی حالت اس قابل
....ہے بھی یا نہیں کے وہ یہ سب سہ سکے

تمھاری وجہ سے اگر مانو کو کچھ ہوا تو میں تمھیں کبھی معاف نہیں کروں"
گا.... سمجھے تم..... دفاع ہو جاؤ میری نظروں کے آگے سے.... تم نے یہ
سب اپنے جانے کی خاطر کیا ناں ؟؟؟؟..... اب جاؤ.... چلے جاؤ
.... جہاں جانا چاھتے ہو.... آج سے تمھارا اور ہمارا کوئی رشتہ نہیں.... اپنا
سامان اٹھاؤ.... اور دفاع ہو جاؤ ہماری زندگیوں سے" بڑے ابو اتنا سخت
...فیصلہ سنائیں اُس نے یہ خوابوں میں بھی نہ سوچا تھا

بڑے ابو اتنا سخت فیصلہ سنائی گے یہ تو اس نے کبھی خوابوں خیالوں میں بھی نہ سوچا تھا... ایسا لگا جیسے کسی نے پاؤں کے نیچے سے زمین کھینچ لی ہو.... وہ روتا رہا بار بار کہتا رہا کے ایسا نہ کریں... مجھ پر رحم کریں... پر سب خاموش رہے میرے ڈیڈ کے فیصلے کے آگے.... اسے مجھ سے ملنا تھا... کہا اُس نے.... پر کسی نے ملنے نہ دیا.... یہی بتایا گیا تھا مجھے جب میں ہوش میں آئی۔۔۔۔۔۔

شہزاد بہت پریشان تھا شاہنزیب کو لے کر... اُس کے لاڈلے بھائی کو گھر سے نیکالے ایک ہفتہ ہو گیا ہے... پر کوئی بھی اس کے اتنے اصرار کرنے کے

باوجود شاھنزیب کو گھر لانا تو دور اسے جیب خرچی تک دینے کے لیے تیار نہیں ہے....

ماھنور کا چہرہ کتنا مرجھایا ہوا رھ رہا ہے...اس کی تو ساری شرارتیں بھی" شاھنزیب کے دم سے تھیں ایسا لگ رہا ہے" بڑی چاچی جان نے ماھنور کو سامنے صوفے پر لیٹا ہوا دیکھ دوکھ کیا....

شادی کی تصویریں آئیں تو اس میں شاھنزیب کی تصویر دیکھ ماھنور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی...

بیگم شمسہ کے کان ان کی بہن اور سعدیہ نے ماھنور کے خلاف بھر دیے....اور وہ بہن اور بھانجی کے اکھسانے پر اپنے شوہر سے لڑائی کرنے لگیں...

افتخار صاحب اپنے کمرے میں بیٹھے لیپ ٹائپ پر آفس کا کام کر رہے تھے... کے بیگم شمسہ سر پر آکر کھڑی ہو گیں.... "آپ کے بڑے بھائی نے ناانصافی کی ہے ہمارے ساتھ... یہ گھر صرف اُن باپ بیٹی ہے کیا؟؟؟.... ہمارا اور ہمارے بچوں کا نہیں... ان کی بیٹی ذرا سہ بے ہوش کیا ہو گی... میرے بیٹے کو انھوں نے طیش میں آکر گھر سے بی نیکال دیا... ارے مری تھوڑی تھی صرف بے ہوش ہی ہوئی تھی"، بیگم شمسہ کو روش آیا تھا یہ دیکھ کے وہ بولے جا رہی تھیں مگر افتخار صاحب کے کان پر تو جیسے جوں تک نہ رینگ رہی ہو... پر جب انھوں نے غصے میں آکر آخری جملہ اتنا سخت ادا کیا ماھنور کے حوالے سے تو افتخار صاحب خاموش نہ رہ سکے... کیونکے ماھنور ... کو انھوں نے ہمیشہ اپنی بیٹی کی طرح مانا تھا

زبان کو لگام دو شمسہ.... جانتی بھی ہو کیا کھ رہی ہو؟؟؟... تم اِس وقت" مانو کے بارے میں بات کر رہی ہو... ہماری مانو... ہماری بچی... مجھے تو یقین نہیں آ رہا جو شمسہ ہر وقت ماھنور کو میری بچی میری بچی کرتی تھی اس کے دل میں یوں اچانک اتنا زہر کہاں سے آ گیا" انھوں نے کام چھوڑ غصے سے کھڑے ہو کر کہا تو جواباً وہ طنزیہ مسکراء دیں... "ہماری بچی... ارے میں تو اس میں اور شاھزیہ میں کبھی فرق بھی نہ کرتی تھی... شاھزیہ کی شادی اتنی کم عمری میں ہوئی اور اوپر سے اس کے شوھر نے اسے روک لیا... تو میں نے ماھنور کو اپنی سگی اولاد کی طرح سمجھا اگر کہو شاھزیہ سے زیادہ محبت ماھنور کو دی تو ... غلط نہ ہو گا

پر آپ کے بڑے بھائی نے فرق کیا ہے بچوں میں... میرے شاہ کی زبان نہیں تھکتی تھی انہیں بڑے ابو بڑے ابو کرتے ہوئے.. اک بار انھوں نے نہ سوچا کے میرا بیٹا کہاں جائے گا" بیگم شمسہ اپنے بیٹے کی جدائی پاگل سی ہو گیں تھیں... یہ اُن کے بیٹے کی محبت ہی تھی کے وہ اپنے شوہر سے لڑ رہی

تھیں...افتخار صاحب نے انہیں سمجھاتے ہوے بولے:"کتنی بار بتایا ہے تمھیں شمسہ....یہ میرا فیصلہ تھا...اسے گھر سے نیکالنے کا...بھائی نے تو صرف الفاظ ادا کیے ہیں..."وہ افتخار صاحب کی بات پر "میں مان ہی نہیں سکتی...یہ آپ کا فیصلہ تھا..."وہ روہانسہ آواز میں کھ کر چلی گیں

جب میرا نروس بریک ڈاون ہوا تھا...تب وہ رو رہا تھا؟؟؟....وہ چاھتا تھا" ناں مجھ سے ملنا؟؟"ماھنور دس یا بارہ بار رٹا رٹایا سوال پھر سے ایک بار اسماء سے کر رہی تھی

ہاں بتایا تو ہے...میں ھسپتال میں نہیں تھی...مجھے تو راحیل پاجی نے بتایا" ....وہ تو یہی تھا...اب پلیز مانو...جاؤ کرسی پر جا کر بیٹھو...مجھے تنگ نہ

کرؤ.... چھوٹے بچے ابھی بھت کام ہیں اسماء آپا کے پاس" اُس نے ماھنور کا گال پیار سے سہلاتے ہوے کہا" رومیساء آپا کے جانے کے بعد سارا کام مجھ پر پڑھ گیا ہے... اتنے دنوں سے بول رہی ہوں ایک نیا سر ویںڈر رکھ لو.... کسی کے پاس فرصت ہی نہیں ہے میرے بات سنے کی... بڑی امی اپنے کلب چلی جاتی ہیں... امی ھسپتال... اور چاچی جان تو کمرے سے ہی نیکلتی جب سے شاہ گیا ھے... اف" وہ ایک گہرا سانس بھر کے بولی: "سارا کام مجھ پر آ گیا ہے اب.... اک ننھی سی جان اور اتنے کام... بہت ناانصافی ہے" اسماء نے ماھنور کا ہاتھ پکڑ کر اسے کچن سے نیکالا تھا.... اور سامنے والی کرسی پر بیٹھنے کا ...اشارہ کیا تھا تا کے وہ کچن کا نیچے کا فرش آرام سے دھو سکے

تم بھت چٹڑالن ہو.... میری رومیساء آپا سارے کام کرتی تھیں پھر بھی ان" کے پاس میرے لیے ٹآئم ہوتا تھا... اور تم.... تم تو ہر وقت ڈانٹتی رہتی

ہو....دفاع ہو.....مرؤ کچن میں" وہ جھنجھلا کر کہتی ہوئی باہر آ کر اداس .....منہ بنائے کرسی پر بیٹھ گئی

وقت کا پتا ہی نہ چلا کے کب اتنا گزر گیا کے سب اپنے اپنے کاموں سے فارغ ہو کر کمروں میں چلے گئے.....اسماء نے آواز بھی لگائی تھی پر وہ اِس قدر کھوئی ہوئی تھی کے آواز سن ہی نہ سکی....اسماء سمجھی کے ماھنور جا چکی ہے تو وہ ..ساری لائٹس آف کر کے چلی گئی

راحیل لیٹ نائٹ ڈیوٹی کی وجہ سے تھک کر گھر لوٹا تھا....اپنے کمرے کی جانب جاتے ہوئے اُس کی نظر اندھیرے میں اداس بیٹھی ماھنور پر پڑی....اک مجنوں کا دل تھا...جلن تو ہونی ہی تھی...جب سے شاھنزیب گیا تھا وہ ہر وقت مرجھائے پھول کی طرح نظر آتی تھی..اب یہ بات راحیل کو کھٹکنے لگی تھی...دل میں اِس قدر جلن محسوس ہوئی کے آج اُس کے

سامنے جاکر پوچھ ہی لیا: ''اک حسرت ہے دل میں... کیا جس طرح شاہ کے ساتھ ہوا اسطرح میرے ساتھ ہوتا تو کیا تم تب بھی اتنا ہی اداس ہوتیں؟؟؟'' ماھنور تب نظریں نیچے جھکائے ہوئے تھی جیسے ہی راحیل کی بات کانوں کی سماعت سے ٹکرائی اُس نے نظریں اٹھا کر بغور راحیل کو دیکھا.... آنکھوں میں نفرت اور بہت سے سوال تھے جنھیں دیکھ راحیل حواسوں میں لوٹا تھا... اس نے خود منع کیا ہے ماھنور کے رشتے سے... یہ یاد آتے ہی: ''چھوڑو.... مجھے اِس کا جواب نہیں جاننا..... ناجانے کیوں دل یہ سوال کر بیٹھا'' وہ خود ی کو ملامت کر... نظریں چورا کر جانے لگا... ابھی پہلی ھی سیڑھی چڑھی تھی

''اک حسرت میرے دل کو بھی گہرے ہوئے ہے... جو سکون سے جینے نہیں دیتی... کے آخر ثانیہ آپا میں ایسا کیا ہے جو مجھ میں نہیں.... اتنی بری

تھی کیا میں ؟؟؟.... جو آپ نے فوراً ریجیکٹ کر ڈالا" وہ بھی جلے دل سے ... سوال رہی تھی... راحیل اس کا سوال سن حیرت سے پیچھے مڑا تھا

راحیل اس کے پاس آکر: "تم غلط سمجھ رہی ہو... ثانیہ صرف میری دوست ہے... ہمارے بیچ ایسا کچھ نہیں ہے جیسا تم سوچ رہی ہو... میں نے منع .... صرف....." ابھی وہ اپنی صفائی پیش کر پاتا کے وہ اُس کی بات کاٹ گئی

مجھے اب فرق نہیں پڑتا کے آپ نے کیوں منع کیا.... آپ سارے لڑکے " ایک جیسے ہوتے ہو دل میں کچھ زبان پر کچھ.... مجھے اِن آنکھوں میں اپنے لیے محبت نظر آیا کرتی تھی... میں پاگل ان فریبی آنکھوں کے جال میں پھنس گئی... پر بعد میں علم ہوا کے آپ کی آنکھیں تو نا جانے کتنوں کو اس فریب میں مبتلا کیے ہوئے ہیں.... مجھے نفرت ہے آپ سے.... سنا آپ نے... صرف نفرت.... اور اگر آپ دنیا کے آخری مرد بھی ہوں تو بھی

آپ سے شادی نہ کرؤں" ماھنور حقارت بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوے آپنی نفرت کا اظھار کر رہی تھی....بتا رہی تھی اُس سنگ دل کو کیسے توڑا ہے اس نے....اسکا ننھا سہ دل... جس نے ابھی خواب سجانا شروع ہی کیا تھا...

میں دھوکے باز نہیں...بس اتنا ہی کھوں گا اپنی صفائی میں..." راحیل نے" بھی آنکھوں میں آنکھیں ڈال بات کی تھی...وہ اسے یقین دلانا چاھتا تھا کے جو اس نے آنکھوں میں پڑھا وہ کوئی فریب نہیں...اس کی سچی محبت ہے.....

ماھنور اس کی بات سن طنزیہ بولی: "ٹھیک کہا آپ نے...آپ صرف" دوکھے باز نہیں...ظالم فریبی...." ابھی وہ بول ہی رہی تھی کے کسی کے

آنے کی آہٹ محسوس ہوئی.... سامنے دیکھا دونوں نے تو دادو کھڑی تھیں... ماھنورا نہیں دیکھ کر وہاں سے تیزی سے سیڑھیاں چڑھ گی.....

کہا تھا ناں... بتا دو اس کو.... وہ سمجھ جائے گی تمھاری نہ کی وجہ.. بلکے" انتظار بھی کرے گی... پر تم نے میری نہ سنی... تمھارے حق میں میری ہر کوشش ناکام ہے... تم نے واقعی میری بچی کے ساتھ ظلم کیا ہے.... جتنی محبت ان آنکھوں میں لیے پھرتے ہو اتنی لفظوں میں بیان کر دیتے تو یہ سب نہ ھوتا.... اب بھی زیادہ دیر نہیں ہوئی ہے.... تم کہو تو پھر سے بات کرؤں... بولو؟؟؟؟" دادو بڑی محبت و شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھ رہی تھیں.... راحیل بغیر کوئی جواب دیے چلا جاتا ہے...

میں تمھاری دادو ہوں.....وہ بھی جانتی ہوں جو تم کہتے ہو اور وہ بھی جو تم" نہیں کہ پاتے...میں ایک بار پھر ملک سے بات کرؤں گی" دادو نے دل میں ٹھان لی تھی کے وہ راحیل کے لیے پھر سے راہیں ہموار کریں گی۔۔۔

ماھنور اپنے کمرے سے نیکلی تو شاھنزیب کے کمرے میں لائٹ اُون نظر آئی...دل میں خوشی کی لہر دوڑ اٹھی یہ سوچ کے شاید وہ واپس آگیا ہے...وہ بھاگتے ہوے کمرے کی جانب بڑھی...پر قدم رکے یہ دیکھ کے شھزاد کسی سے وہاں کمرے میں کھڑا بات کر رہا ہے: "تم فکر مت کرؤ..پیسے مل جائیں گے تمھیں وقت پر....آپا کو کمزور مت پڑنے دینا...میں یہاں سب سمبھال لوں گا" شھزاد کو فون پر بات کرتے دیکھ وہ سمجھ گی تھی کے وہ شاھنزیب سے مسلسل رابطے میں ہیں...پر اگر وہ شاھنزیب کے بارے میں جانتے تھے کے وہ کہاں ہے اور کیسا ہے تو یہ بات انہوں نے چھوٹی چچی

جان کو کیوں نہیں بتائی....اور آپا کے بارے میں کیا بات چل رہی تھی؟؟؟....وہ تو انڈیا گیا تھا سنگر بنے پھر آپا کے پاس کیسے پہنچ گیا؟؟؟....اتنے سوال دماغ کو گھیر رہے تھے پر ان کا جواب صرف شہزادیا خود شاہنزیب کے پاس تھا..

شہزاد شاہنزیب کے ہی موبائل سے جو وہ یہاں گھر چھوڑ کر گیا تھا بات کر رہا تھا... شہزاد بھائی کمرے سے باہر آنے لگے تو وہ دیوار سے بلکل چپک کر کھڑی ہو گئی... وہ بھی نا جانے کن سوچوں میں گم تھے کے ماہنور کی موجودگی کو محسوس نہ کر سکے...ان کے جاتے ہی وہ کمرے میں چلی آئی... سیل اٹھا کر کال ملا دی...آخری ڈائل نمبر پر...وہ بار بار باہر کی جانب بھی دیکھ رہی تھی اسے ڈر تھا کے کوئی آ نا جائے.....

دوسری جانب کال آٹینڈ ہوئی "ہیلو"۔۔۔لمحہ بھر کے لیے تو مانو ماہنور کی سانس تھم گئی۔۔۔۔یہ واقعی شاھنزیب کی آواز تھی...

ماھنور" وہ فورا پہچان گیا تھا۔۔۔بے ساختہ نام منہ سے نکلا۔۔۔خوشی و غم کی" کیفیت اتنی ملی جھلی تھی کے الفاظ زبان کا ساتھ نہیں دے رہے تھے

میں جانتا ہوں تم ماھنور ہو۔۔۔۔بات تو کرؤ مجھ سے دو ہفتے ہو گے ستمھاری" آواز سنے "اس کی آواز میں بے تابی تھی جو اس کے الفاظ میں جھلک رہی تھی۔۔۔ماھنور زور زور سے رونے لگی۔۔۔دو ہفتوں کی جدائی نے کتنا ستایا تھا یہ بس اس کا دل ہی جانتا تھا...

یار.....رونا تو بند کرؤ.....مانو بلی.....پلیز رونا بند کرؤ پلیز میرے"
خاطر"وہ بولے جا رہا تھا...اسے چپ کرانے کے لیے پر اس کے آنسوں
...تھے کے تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے

تجھ سے دل کا رشتہ جوڑا
...پل دو پل میں ٹوٹتا نہیں
....بندھن دلوں کا چھوٹتا نہیں
.....میرے دل کا تیرے دل سے رشتہ پرانا ہے

مجھے پہلے ہی بھت گلڈ ہے یار.....اب اور شرمندہ مت کرؤ.....مجھ سے"
بات کرؤ پلیز...میں تمھارے منہ سے سنا چاھتا ہوں۔۔۔کیسی ہے۔۔۔
تمھاری طبعیت اب؟؟؟"اس نے خود کو سمبھالا تھا....اپنے آنسوں صاف
کر:""میں ٹھیک ہوں...تم کیسے ہو؟؟"ماھنور نے بڑی ہمت جوٹائی

تھی.. شاھنزیب نے ماھنور کی آواز سنتے ہی اپنی آنکھیں سکون سے بند کرلیں...پر اک آنسو محبت بھرا خود ہی آنکھوں سے جھلک گیا تھا... ''میں بھی ٹھیک ہوں...اچھا میری بات سنو...مجھے کام ہے'' شاھنزیب کے پیچھے سے مسلسل شور کی آوازیں آرہی تھیں..

....پر'' ماھنور ابھی بات کرنا چاھتی تھی''

مجھے جانا ہے میری بات غور سے سنو... کسی کو بھی میرے بارے میں کچھ '' بھی نہیں بتانا...یہاں تک کے شھزاد بھائی کو بھی نہیں...یہ سیل وہیں رکھ دو جہاں سے تم نے اٹھایا ہے..اور اس کے بعد مجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش مت کرنا...میں خود تمھیں فون کرلوں گا مناسب وقت دیکھ کر...تم صرف میرے فون کا انتظار کرنا....او۔کے'' شاھنزیب نے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلانے لگی...وہ اللہ حافظ کہتی اس سے پہلے ہی کال کٹ

گی۔۔۔۔کتنے سوال تھے جو اس سے پوچھنے تھے۔۔۔۔اس نے کچھ بھی تو نہیں بتایا تھا کے کب کرے گا کال۔۔۔۔۔کس وقت۔۔۔۔کس دن۔۔۔۔اور کس نمبر پر۔۔۔۔وہ یہی سوچتی ہوئی کمرے سے باہر آ گی۔۔۔۔۔۔

کہتے ہیں وقت ریت کی طرح ہاتھ سے پھیسل جاتا ہے۔۔۔کچھ یوں ہی شاھنزیب کے ساتھ ہوا۔۔۔وہ کمرے کی کھڑکی سے لگ کر کھڑا باہر بارش دیکھ رہا تھا۔۔۔آج تو بادل باولے ہوے جا رہے تھے۔۔۔ صبح سے برسنے کے باوجود تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔۔بارش سے باہر کا جہاں حسین ترین ہو گیا تھا۔۔۔پر اس کی آنکھیں تو کچھ اور ہی تلاش کر رہی تھیں۔۔۔شاید دیوانا تھا ناں اس لیے محبوب کو تلاش کرنا تو حق تھا اس کا۔۔۔آنکھوں میں اس خوبصورت لڑکی کا سراپا اتر آیا تھا۔۔۔۔کے کیسے وہ سفید قمیض پیلے رنگ کا

چوڑیدار پاجامہ اور سفید نیٹ کا دوبٹا شانوں پر ڈالے بال کھولے سادگی کا حسن لیے آس کے کمرے میں بغیر دروازہ نوک کیے اندر چلی آئی تھی...

"تم یہاں کمرے میں بیٹھے ہو اور باہر اتنی تیز بارش ہو رہی ہے.. جلدی چلو میرے ساتھ گارڈن میں..." کہتے ہوئے ماھنور نے اس کے ہاتھ سے قلم چھینا تھا.. اور زبردستی اس کا ہاتھ پکڑ کھینچا

"روکو میں چھتری لے لوں" اس نے چھتری ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا تو وہ منہ بسور بولی: "تم تو بوڑھی روح ہو شاہ"...

وہ بارش کو دیکھ جھوم اٹھی... کچھ ہی لمحوں میں بارش نے پورا بھیگا دیا اسے... پوری بھیگی بھیگی سی ہو گئی تھی وہ... وہ مسلسل شاھنزیب سے کچھ بول رہی تھی پر اسے تو کوئی لفظ سنائی ہی نہیں دے رہا تھا... وہ تو اس لمحے محو

ہو کر رہ گیا تھا.....اسکا خوبصورت سراپا خود سے نظر ہٹانے کی اجازت ہی نہیں دے رہا تھا... شاھنزیب کے پاؤں خود بہ خود اس کی جانب بڑھنے لگے تھے...ماھنور طاق میں بیٹھی تھی جیسے ہی وہ قریب آیا..اس کی چھتری پر جھپٹ کر اسے دور پھینکا تھا...اور خوب ہسنے لگی تھی..." بارش کا مزا لو بوڑھی روح....دیکھو بارش میں سب کتنا حسین ہو گیا ہے..."اس نے مسکراتے ہوئے ہاتھ پکڑ کہا... شاھنزیب نے اس کے وجود کو تکتے ہوئے "کہا:"ہاں... بہت حسین

اور آج ایک سال گزر جانے کے باوجود یہی لفظ اس کے لبوں پر تھے:"ہاں ... بہت حسین"اس نے کھڑکی سے باہر ہاتھ نیکالتے ہوئے کھوئے کھوئے انداز میں کہا

..."کیا چیز بہت حسین ہے؟؟؟"شاھزیہ آپا اس کی بات سن پوچھ بیٹھیں

بارش اور کیا" کہتا ہوا وہ اپنی اداسی آنکھوں میں چھپائے بیڈ پر آ کر بیٹھا"
تھا... "آج بہت بڑا دن ہے... مجھے بہت خوشی ہے کے ہم کیس جیت
گئے... اب آپ کے بچوں کو آپ سے کوئی جدا نہیں کر سکتا... اوپر سے کل
بھائی لندن کی ٹکٹ بھیج دیں گے... اس کمینے فرحان کا کوئی خوف باقی نہ رہے
گا آپ لوگوں کے لندن شفٹ ہو جانے کے بعد" مسکراتے ہوئے اس نے
.. گرم جوشی سے آپا کا ہاتھ پکڑ کہا

ہم تو چلیں جائیں گے پر تم.. تمھارا کیا ہو گا؟؟؟" وہ پریشان ہو کر"
....بولیں

اُووو۔ہووووو۔۔۔.. میرے لیے فکر مند ہونے کی ضرورت"
نہیں... آپ لوگ یہاں سے چلے جاؤ تو میں بھی گھر لوٹ جاؤں گا.... مجھے

یقین ہے کے میں معافی مانگوں گا تو سب ٹھیک ہو جائے گا... آخر کوئی کیسے اتنے ہینڈسم لڑکے سے ناراض رہ سکتا ہے؟؟" وہ تھوڑا اتراتے ہوئے بولا تو آپا مسکراء دیں... پر اگلے ہی لمحے وہ پریشان ہو کر بولیں: "پر سب بھت غصہ ہیں تم پر... انہوں نے ماھنور تک کو تم سے رابطے میں نہیں رہنے دیا.... تمھیں لگتا ہے کے وہ تمھیں اتنی آسانی سے معاف کر دیں گے؟؟" ...آپا کے چہرے پر فکر عیا تھی

میں کہ رہا ہوں ناں... سب ٹھیک ہو جائے گا... مجھے دیکھ سب کے دل" خود بہ خود پیگل جائیں گے.." اس نے آپا کو مسکراتے ہوئے کہ تو دیا تھا پر ...اسے خود اپنی کہی بات پر اعتبار نہ تھا

ایک سال کے اندر بھت بار اسے بلایا گیا... بڑے ابو اسے لینے انڈیا بھی آئے.... پر وہ نہیں ماننا... اس لیئے سب گھر والوں کی ناراضگی عروج پر پہنچ

چکی تھی...پر وہ مجبور تھا آپا کو اس نازک وقت میں اکیلے نہیں چھوڑ سکتا تھا.....شاھنزیب نے اِس ایک سال میں دوست کم مگر دشمن زیادہ بنا لیے تھے...جو اس کی جان کے درپے تھے...ان میں سر فہرست فرحان تھا...جو اس کے خون سے اپنی ہار کا بدلا لینا چاھتا تھا...

آپا کو لندن بھیج کر شاھنزیب اور شھزاد ائیر پورٹ پر بیٹھے تھے..."اب کیا کرنا ہے؟؟"شھزاد نے شاھنزیب کو دیکھ سوال کیا..

میں خود نہیں جانتا...سوچ رہا ہوں پاکستان جا کر کہیں چھپ کر کچھ ماہ" گزار لوں...جب تک اس فرحان کا دماغ بھی ذرا ٹھنڈا ہو جائے گا...اگر میں گھر آیا تو کہیں وہ گھر والوں کو میری وجہ سے نقصان نہ پہنچائے"اس نے شھزاد کو دیکھ معنی خیز انداز میں کہا...

ٹھیک کہ رہے ہو... مجھے بھی اُس نفسیاتی آدمی سے کسی قسم کی بھلائی کی" امید نہیں... اور ہاں تمھاری منگنی ٹوٹ رہی ہے" انھوں نے خبر دینے والے انداز میں کہا: "خانہ نے کہ دیا کے اگر تم دو ماہ کے اندر اندر واپس نہ لوٹے تو تمھاری منگنی سعدیہ سے توڑ دیں گے... یہ ایک اچھا موقع ہے منگنی ختم کرنے کا... اب جو حالات ہیں اس میں اگر منگنی ٹوٹ جائے تو سعدیہ کی زندگی پر اس کا کوئی برا اثر نہیں پڑے گا... کیونکے سب قریبی رشتے دار اس حقیقت سے واقفیت رکھتے ہیں کے تمھاری وجہ سے منگنی توڑنی پڑھ رہی ہے... البتہ لڑکی میں کوئی خامی نہیں.... مزمل سعدیہ سے شادی کرنا چاہتا ہے... اگر تم دو ماہ تک گھر نہ آئے تو سعدیہ کی شادی مزمل سے طے ہو جائے گی... جو تمھارے فائدہ کی بات ہے" شہزاد نے اس کے کندھے پر اپنا بھاری ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو یہ سن شاہنزیب کے چہرے پر گہری مسکراہٹ بکھر آئی ...

یہ تو میں شروع سے جانتا ہوں کے تم سعدیہ سے منگنی نہیں رکھنا چاہتے" تھے...پر یہ نہیں جانتا کیوں؟؟...ایسی کیا بات ہے جو تمھیں سعدیہ جیسی خوبصورت لڑکی پسند نہیں؟؟؟...کیا کوئی اور لڑکی پسند ہے؟؟؟" شہزاد نے سنجیدگی سے استفسار کیا...

ابھی وہ وقت نہیں آیا بھائی کے میں آپ کو کچھ بتا سکوں...پر جب وقت" آئے گا تو یقین مانیں اپنی خوشی سب سے پہلے آپ سے شیئر کروں گا" شاہنزیب نے مسکراتے ہوئے شہزاد کا ہاتھ جو کندے پر رکھا تھا اپنے ہاتھ میں گرمجوشی سے پکڑتے ہوئے کہا...دونوں بھائی واپس پاکستان لوٹ آئے....

اپنی زمین اپنی مٹی اپنی دھرتی یہ الفاظ بھت سنے تھے بچپن سے... مگر احساس اوراِن الفاظوں کا مول آج ہوا تھا...جب ایک سال کسی اور ملک میں گزار کر آیا تھا....دل مٹی کی سوڑی و میٹھی خوشبوں سے بھر آیا تھا....پراِک اور احساس تھا جو جھگڑ رہا تھا اسے...اس کا دل اس کے قابو میں نہ رہا تھا...دل میں انجانی خواہش جنم لے رہی تھی...کے کہیں سے ماہنور مسکراتی ہوئی چھم سے سامنے آجاۓ....اُس لمحہ بس دل یہی چاھ رہا تھا کے کہیں سے وہ آجاۓ....اور سامنے مسکراتی ہوئی کھڑی ہو جاۓ جیسے بچپن سے ہمیشہ ہاتھ بڑھا کر کہتی ہے کے "چلو شاہ... جلدی چلو" ویسے ہی آج کہے....ہر بار تو میں اس کا ہاتھ تھامنے میں تھوڑے نخرے دیکھاتا ہوں پر اِس بار جھٹ سے پکڑ لوں گا...ائیر پورٹ سے نیکلتے ہی اس نے ایک گہری لمبی سانس لی۔۔۔۔

شاھنزیب نے واپس آکر فلیٹ میں تیسرے فلور پر خالی پورشن لے لیا تھا کچھ ماہ رھنے کے لیے.....

کیفے ھاوس میں بیٹھی وہ اکیلے کافی انجوائے کر رہی تھی.. کھوئی کھوئی معلوم ہو رہی تھی دیکھنے میں.. ''میں کب تک امید باندھے بیٹھی رہوں شاہ... مجھے پورا یقین ہے کے تم میری شادی اور ہماری منگنی ٹوٹنے کی خبر سن... ضرور دوڑے چلے آؤ گے...'' وہ سیل میں شاھنزیب کی تصویر کو دیکھ کلام کر رہی تھی....

''سر آپ کے لیے کیا لاؤں؟؟؟'' ویٹر نے سوال کیا تھا شاھنزیب سے جو ابھی ابھی ٹھیک سعدیہ کی پیچھے والی ٹیبل پر آکر بیٹھا تھا... ''ون کپ کولڈ کافی'' شاھنزیب نے جیسے ہی ویٹر سے کہا سعدیہ کے کان کھڑے ہو گئے..... آواز سن وہ فورا پیچھے پلٹی تھی ...

"شاہ"اس کا دل جھوم اٹھا تھا شاھنزیب کو دیکھ.. سعدیہ آنکھوں میں نمی لیے مسکراتے ہوئے اس کے وجود کو تکتے ہوئے بولی... البتہ شاھنزیب سعدیہ کو دیکھ چونکا تھا... اسے سعدیہ سے یوں ملنے کی ہر گز امید نہ تھی... شاھنزیب اسے دیکھ اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا تھا... سعدیہ بھاگتے ہوئے آ کر اُس کے گلے لگی تھی...

"مجھے پتا تھا تم ضرور آؤ گے"سعدیہ خوشی کے مارے ہوش ہی کھو بیٹھی تھی... جبکے شاھنزیب ابھی تک شاکٹ میں تھا... کافی ھاوس میں موجود ہر شخص کی نگاہ کا مرکز بنے ہوئے تھے دونوں...

"سعدیہ سب دیکھ رہے ہیں ہٹو"سعدیہ نے شاھنزیب کی بات سن ہوش کیا تھا... اور دھیرے سے اس کے سینے سے ہٹ کر اس کا چہرہ ترسی نگاھوں

سے تکنے لگی.... شاھنزیب اسکے ھٹتے ہی تیزی سے باہر کی جانب بڑھا تھا تو سعدیہ بھی پھرتی سے اپنی ٹیبل سے سیل اور پاؤچ اٹھا کر اس کے پیچھے چل دی...

کہاں جا رہے ہو؟؟؟" سعدیہ اس کے پیچھے چلتے ہوئے آستفسار کرنے لگی.. شاھنزیب اسے اگنور کر بائیک پر بیٹھا ہی تھا کے وہ برق کی تیزی دیکھاتے ہوئے آس کے پیچھے بیٹھ گئی...

سعدیہ بائیک سے اترو" شاھنزیب نے ھلکی سی گردن اس کی جانب موڑ" سنجیدگی سے کہا...

میں کیوں اتروں؟؟؟... مجھے سمجھ نہیں آ رہا تم مجھے دیکھ بھاگ کیوں رہے ہو؟؟؟" سعدیہ کنفیوس تھی جو اس کے چہرے پر عیا تھا...

...میں نے کہا بائیک سے اترو" وہ غصے سے بولا"

میں نے بھی کہاناں...میں نہیں اتروں گی" وہ پیچھے سے شاھنزیب کو"
...اپنے یا تھوں کے حصار میں جگڑ بولی تھی

ہاتھ ھٹاؤ....اور اترو" شاھنزیب اب غصے سے بپھر کر بولا تو وہ مسکراتے"
ہوے آس کی کمر سے اپنی پیشانی لگا کر:"تم مجھے اپنے اِس غصے سے ڈرا نہیں
سکتے..مجھے بات کرنی ہے تم سے" آخری جملہ اس نے التجائی انداز میں ادا کیا
تھا جیسے سن

وہ مجبور ہوا تھا...وہ غصے سے اس کا ہاتھ کا حصار کھول بائیک سے اترا
تھا..."چلو..." وہ واپس کیفے ھاوس میں جاتے ہوے بولا تو وہ مسکراتی
...ہوئی ساتھ ہولی

کیسے ہو؟؟"سعدیہ کی آنکھوں میں جگنو جگمگا رہے تھے وہ بھت پیار سے"
سوالیہ ہوئی...جواب نہ ملنے پر اتنی ہی محبت سے دوبارا سوال دہرایا تھا"کیسے
ہو تم؟؟...اتنا ناراض کیوں ہو مجھ سے؟؟...میری خاطر پاکستان چلے آئے
ہو اور مجھ ہی سے منہ مڑ کر بھاگ رہے ہو"سعدیہ نے اس کے ہاتھ پر اپنا
ہاتھ رکھ بڑے پیار سے پوچھا...

ٹھیک ہوں میں...اور یہ غلط فہمی نیکال دو...کے تمھارے لیے پاکستان"
آیا لوں"وہ بے رخی سے گویا ہوا...مگر وہ اتنی خوش و پر سکون تھی کے اس کا
بے رخی بھرا جواب سن بھی مسکراء دی...جس پر وہ تعجب سے سعدیہ کو
دیکھنے لگا...

مسکراء کیوں رہی ہوں یہی سوچ رہے ہوناں؟؟"سعدیہ نے اس کی" تعجب بھری نگاہ پڑھ جوابا کہا:"تم اگر پیار بھری باتیں کرتے یا کوئی رومینٹک ڈائلوگ بولتے تو مجھے افوٹ فیل ہوتا.... لگتا یہ شاہ کو کیا ہو گیا ہے؟؟...یہ تو میرا شاہ نہیں... مگر تم نہیں بدلے یہ دیکھ خوشی ہو رہی ہے...اپنا پن محسوس ہو رہا ھے کے ہاں یہی میرا شاہ ھے...آنکھوں میں غصہ ہونٹوں پر انکار پر دل میں میرے لیے بھت سارا پیار"سعدیہ کی آنکھیں لب ولہجہ پیار برسا رہا تھا...وہ شاھنزیب کی بے رخی کو خاطر میں لا ہی نہیں رہی تھی...

سعدیہ پلیز...خوابوں کی دنیا سے باہر نیکلو...کس زبان میں تمھیں" سمجھاؤں کے تمھاری خاطر نہیں آیا"شاھنزیب نے پھر سے اپنی کہی بات دوھرائی تھی...

اچھا جی... چلو مان لیتے ہیں کے تم میرے لیے واپس نہیں آئے تو پھر کس" کے لیے آئے ہو؟؟؟" وہ مسکراتے ہوئے آبر واچکائے پوچھنے لگی..."اگر تمھاری بات ختم ہو گی تو مجھے اجازت ہے جانے کی؟؟" شاھنزیب نے سخت میری سے سوال کیا..

بس کر دو... کتنا غصہ ہو گے؟؟... میں تو پہلے ہی سب سے کہہ رہی تھی" کے مت کرئو... وہ واپس آکر مجھ سے بھت ناراض ھو گا... پر کوئی مانا ہی نہیں... سب کو یہی طریقہ نظر آرھا تھا تمھیں واپس بلانے کا... اور پھر میں بھی پریشان ھو گی تمھارے لیے... بس اِس لیے سب کا ساتھ دے دیا... ایک مزے کی بات بتاؤں" وہ مصالحے دار نیوز سنانے کے انداز میں گویا ہوئی: "ماھنور کو یقین تھا تم نہیں آؤ گے.... میں نے بڑے بھرم سے کہا اس سے۔۔۔ کے بات میری ہو رہی ہے اب... وہ دوڑا چلا آئے گا منگنی

ٹوٹنے کی خبر سن.... دیکھو تم نے واپس آکر اسے غلط اور مجھے صحیح ثابت کر دیا..."

اس کی بات سن شاھنزیب الجھا تھا: "کیا مطلب؟؟... یہ منگنی ٹوٹنے والی نہیں تھی؟؟"

نہیں بھئی.... ہر گز نہیں... تمھیں لگتا ہے میں تمھارے علاوہ کسی سے" شادی کرنے کی سوچ بھی سکتی ہوں؟؟." پھر شھادت کی انگلی اپنی جانب کر "یہ دیوانی مر نا جائے گی تمھاری" وہ شاھنزیب کے وجود کو گھری بولتی نظروں سے دیکھتے ہوئے آستفسار کرنے لگی... "ارے یہ تو تمھیں واپس بلانے کے لیے جال پھینکا تھا... اور اس کے لیے بس تھوڑا سہ شھزاد بھائی کا استعمال کیا... جو بیچارے اتنے سیدھے ہیں کے سمجھ ہی نہ سکے... کے ہم سب ان کے ذریعے تم تک بات پہنچانا چاہتے ہیں"

سعدیہ کی باتیں اسے مزید الجھا رہی تھیں: ''تم لوگ جانتے تھے کے میں شھزاد بھائی سے رابطے میں ہوں؟؟؟'' وہ حیرت سے پوچھنے لگا... جواب ...میں سعدیہ نے مثبت میں سر ھلادیا... شاھنزیب یہ سن پریشان ہوا تھا

ویسے... ماھنور کی منگنی والے دن تم نے نہ آکر میرے سارے برے'' خیالات جو ذھن میں ہر وقت گردش کرتے تھے انھیں اسٹاپ لگادیا ہے... تم...'' وہ ابھی بول ہی رہی تھی کے شاھنزیب بیچ میں ہی بول پڑا: ''کیا کیا کہا تم نے؟؟؟.. کس کی منگنی؟؟؟'' شاھنزیب کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا تھا اس لیے دوبارا سوال کرنے لگا...

ماھنور کی منگنی.... اور کس کی منگنی ہوئی ہے اِس ایک سال میں'' سعدیہ'' کے کہتے ہی اس کے چہرے کا رنگ زرد پڑھ گیا... حواس تو کام کرنا ہی بند

ہو گئے تھے... ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے جسم سے روح نیکال لی ہو.... شاھنزیب کا منہ مارے شاکٹ کے کھولا کا کھولا رہ گیا تھا... ویٹر شاھنزیب کا آرڈر لے کر آیا مگر وہ اٹھ کر بغیر کچھ کھے چلا گیا... سعدیہ اسے تکتی سی رہ گی تھی ...

وہ اکیلا کھڑا بالغنی میں سوچوں میں گم سم تھا... فون اتنی دیر سے بج رہا تھا مگر وہ اپنے خیالوں کی دنیا میں اِس قدر کھویا ہوا تھا... کے اسے فون کے بجنے کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی... ہر وہ لمحہ جو اس نے ماھنور کے ساتھ گزارا تھا اس کی آنکھوں کے سامنے گھوم رہا تھا.. ابھی تک دل ماننے کے لیے تیار نہ تھا کے اس کی منگنی ہو چکی ہے اور اسے کسی اور کے نام سے منسوب کر دیا گیا ہے... سمجھ نہیں پا رہا تھا کے کہاں غلطی ہوئی اس سے جو اتنی بڑی قیامت آئی اس کی زندگی میں اور وہ بے خبر رہا... "وہ میری ہے صرف

میری...اسے مجھ سے کوئی جدا نہیں کر سکتا.. منگنی ہو گی تو کیا...شادی تو نہیں ہوئی...ابھی بھت کچھ بدلا جا سکتا ہے..." یہ سوچ وہ کمرے میں آ کر ...اپنا سامان پیک کرنے لگا

تھوڑی ہی دیر گزری تھی کے دروازہ نوک ہوا..."تم؟؟؟. تم یہاں کیا ..کر رہی ہو؟؟" وہ سعدیہ کو اپنے دروازے پر کھڑا دیکھ حیران ہوا تھا

ہاں میں" کہتے ہوئے سعدیہ اندر گھسی چلی آئی تھی..سامان پیک" "دیکھ: "کہیں جا رہے ہو کیا؟؟

...ہاں..اپنے گھر" وہ سیل اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے بولا"

اوگڈ.... پھر میں خالا کو فون کر کے بتا دیتی ہوں"خوش ہو کر اس نے اپنے"
.. سیل میں بیگم شمسہ کا نمبر ملایا تھا

اِس کی ضرورت نہیں..."کہتے ہوئے شاھنزیب نے اس کے ہاتھ سے"
... سیل چھینا تھا

وہ سامان لے کر بائیک پر بیٹھا تو سعدیہ:"سامان میری کار میں رکھ دو"اس
نے منت والے لہجے میں کہا تو وہ مان گیا... سعدیہ اسی کے ساتھ بائیک پر بیٹھ
.. گی تھی..اپنا ہاتھ شاھنزیب کے کندھے پر رکھا اس نے

مضبوطی سے پکڑو مجھے... کہیں گر ور مت جانا"شاھنزیب اچھی طرح"
سعدیہ کے ضدی مزاج سے واقفیت رکھتا تھا..وہ جانتا تھا کے اگر وہ اسے

اترنے کا کہے گا تو یہ صرف الفاظوں کا ضیاء ہو گا... ماننا تو اس نے ہے
.. نہیں.. اِس لیے آسے مڑ کر دیکھتے ہوئے نرمی سے کہا

شاھنزیب نے کہتے ہوئے بائیک اسٹارٹ کی... تو اس نے پیچھے سے شاھنزیب کو مضبوطی سے پکڑ لیا.. اور مسکرانے لگی... سعدیہ کے دل میں لڈو پھوٹ رہے تھے خوشی کے مارے... وہ شاھنزیب کے قرب کو۔۔۔ اس کی مہک کو محسوس کر خوشی سے پھولے نہیں سماء رہی تھی... آج اسے لگ رہا تھا کے بائیک دنیا کی سب سے خوبصورت سواری ہے... جو آپ کو آپ کے ہم سفر کے اتنے قریب لے آتی ہے کے وہ خود مجبور ہو جائے کہنے پر: ''مجھے مضبوطی سے تھام لو'' شاھنزیب اپنے سادھے سے کپڑوں میں بھی کافی ہینڈسم لگ رہا تھا... براون رنگ کی جیکٹ اور بلیک رنگ کی پینٹ اس کے سفید رنگ پر قیامت ڈاھ رہی تھی... سعدیہ سو سو جان فدا ہو رہی تھی اُس پر ....

وہ اکیلے ٹیرس پر بیٹھی تھی اداس سی... کے اچانک ایک انجانی خوشی نے اس کے دل میں جنم لیا... اس کا دل کہنے لگا کے شاھنزیب واپس آرہا ہے... دل کی اس انجانی خوشی کی لہر نے اسے کھڑا کر دیا وہ دروازے پر بے صبروں کی طرح دیکھنے لگی... ناجانے کیوں دل امید باندھ رہا تھا کے وہ آج آے گا...

"مانو تم یہاں ہو میں تمھیں کب سے ڈھونڈ رہی ہوں... چلو میرے ساتھ نیچے.." اسماء نے پیچھے سے زوردار آواز میں کھڑے ہو کر کہا تھا..

"پتا نہیں کیوں دل کہ رہا ہے آج شاہ آے گا" وہ اسماء کی جانب مڑ پر امید نظروں سے بولی...

جو تمھاری منگنی میں نہیں آیا... تمھاری زندگی کے اتنے خاص دن.... تم" کیوں پھر اس کا ہر روز انتظار کرتی ہو... اگر وہ ابھی واپس آیا۔۔۔۔ صرف سعدیہ کے لیے تو واقعی... میں اسے معاف نہیں کروں گی" اسماء نے دو کھی ... لہجے میں کہا

میں نہیں جانتی کیوں پر آج بھت اسٹر ونگ فیلنگ آرہی ہے... کے شاہ" آج آے گا" ماھنور پینک رنگ کے سادہ سے سوٹ میں کھلتے ہوے گلاب کی مانند لگ رہی تھی... حاف بال کیچر کیے ہوے وہ تو سادگی میں بھی حسن جھلکا رہی تھی... ماھنور ہوا کی وجہ سے اڑتے ہوے بالوں کو جو اس کے چہرے پر آرہے تھے کانوں کے پیچھے کرتے ہوے بولی تھی... "پتا ہے میں تو روز دعا کرتی ہوں بس وہ آجاے.... سعدیہ کے لیے ہی صحیح... ہاں دو کھ ہوا تھا جب وہ دادو کے خود جا کر اسے بلانے پر بھی نہیں آیا تھا..." ماھنور

ابھی بول ہی رہی تھی کے بائیک کے ھورن کی آواز آئی...اسماء ماھنور ...دونوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا

ماھنور شاھنزیب کو دیکھ خوشی کے مارے جھوم اٹھی...اسے صرف بائیک پر بیٹھا شاھنزیب نظر آیا تھا..وہ شاھنزیب کو دیکھنے میں ہی اس قدر منگن ہوئی کے اس نے پیچھے بیٹھی سعدیہ کو دیکھا ہی نہیں...جبکے اسماء نے دونوں کو دیکھا تھا..

وہ دیوانوں کی طرح بھاگتی اور اعلان کرتی ہوئی اتری..."شاہ آگیا...شاہ آگیا....بڑی امی کہاں ہیں آپ دیکھیں شاھنزیب آگیا ہے...چاچی جان دیکھیں آپ کا بیٹا آیا ہے....علی بھیئا دیکھیں شاھنزیب آیا ہے...اوہو میں پاگل ہو گی ہوں علی بھیئا کہاں سے آئیں گے وہ تو عمرے پر گے ہوے ہیں" وہ اپنے ہی سر پر ہلکی سی دھپ لگاتے ہوے بولی...ماھنور بھاگتی ہوئی

سیڑھیوں سے اترتی ہوئی آرہی تھی... پورے گھر میں اسی کی خوشی سے کھنکتی ہوئی آواز گونج رہی تھی... سب لاونج میں جمع ہو گئے تھے....

ماھنور کا دوپٹہ کارنر پر رکھے ہوئے گل دستے میں الجھ گیا... پر وہ اتنی خوش اور شاھنزیب کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے بے تاب کے دوپٹے کی پرواہ ہی نہ کی.... دوپٹے کو وہیں چھوڑ تیزی سے سیڑھیاں اترنے لگی...

جب دروازہ کھلا تو ماھنور بلکل سامنے آخری سیڑھی پر کھڑی تھی... بے تابی کا عالم اپنے عروج پر تھا.... جیسے دیکھے بغیر ایک دن نہیں گزرتا تھا اسے دیکھے پورا ایک سال گزر گیا تھا...

شمسہ بیگم کچن سے تیز قدم بڑھاتی ہوئی نیکل آئیں تھیں... کامران اور راحیل وہیں صوفے پر بیٹھے تھے جو ماھنور کی بات سن کھڑے ہوئے

تھے.... شہزاد نے جب ماھنور کی آواز سنی تو اسے لگا کے ماھنور مزاق کر رہی ہے... اس لیے وہ اپنے کمرے میں ہی بیٹھا رہا... راحیل کی والدہ بھی اپنا کام چھوڑ دوڑی چلی آئیں تھیں...

"ماھنور کی بچی... مزاق کی ایک حد ہوتی... سب کو پاگل بنا دیا" کامران نے ماھنور کو گھورتے ہوے کہا جب دروازے سے شاھنزیب کے بجاے سعدیہ کو اندر آتے دیکھا... ماھنور وہیں کھڑی سوچ میں پڑھ گی تھی.. کے اس نے تو شاھنزیب کو دیکھا تھا یہ سعدیہ کہاں سے آگی....

"وہ آیا ہے ماہنور.... ٹھیک دیکھا تھا تم نے... وہ اپنی منگیتر کی خاطر واپس چلا آیا ہے... گر گیا ہے شاھنزیب آج میری نظروں سے... خود غرضی کی انتہاء کی ہے اس نے.." اسماء نے بھری بھری آواز میں اس کی آنکھوں کی الجھن کو پڑھ جواب دیا تھا... جس پر ماھنور اس کا چہرہ تکنے لگی...

دیکھیں میں اپنے ساتھ کیسے لائیں ہوں؟؟؟"سعدیہ کے کہتے ہی"
شاھنزیب گھر میں داخل ہوا تھا...سب گھر والوں کی آنکھیں اسے دیکھ
چمک اٹھی تھیں...ماھنورا سے دیکھ بُت سی بن کے کھڑی ہو گیؔ...یہ ترستی
آنکھیں اس کے دیدار سے سیراب ہوئیں تھیں...وہ اپنی جگہ کھڑی سر تا
پاؤں شاہنزیب کو دیکھ رہی تھی....آنکھیں نم ہو گیں تھی اسے دیکھ کر
...

میرا بیٹا...میرا بچا"شاھنزیب کی والدہ کہتے ہوئے آپنے بیٹے سے سینے سے"
آ لگی تھیں....کامران راحیل دونوں ہی تیز قدم بڑھاتے ہوئے آس کے
پاس پہنچ گے تھے...کامران نے تو چاچی کے گلے سے ہٹنے کا بھی انتظار نہ کیا
تھا وہ بھی ساتھ ہی گلے لگ گیا تھا....جبکے راحیل اس کے برابر کھڑا ہو کر اس
کے بالوں پر پیار سے ہاتھ پھیر رہا تھا...ماں ہٹی تو دونوں بڑی امیوں نے

اسے ممتا کی آغوش میں لیا تھا... وہ تو پورے خاندان کی آنکھ کا تارا تھا... سب نے اپنے دلوں پر جو ناراضگی کے بڑے بڑے پتھر رکھ لیے تھے وہ تو اسے دیکھتے ہی پگھل گئے....

تو آگے لاڈ صاحب آپ؟؟" شاھنزیب اپنی دونوں بڑی امیوں کے گلے لگا ہوا تھا.. بہت افسردہ تھا وہ.... مجبوریوں نے اس کے پاؤں جکڑ رکھے تھے ورنہ دل تو اس کا بھی مچلتا تھا سب گھر والوں سے ملنے کے لیے.... آج جب وہ ماھنور کی خاطر پھر سے چلا آیا تھا تو اس کے باپ نے غصے سے آکر اس پر سامنے کھڑے ہو کر طنزیہ کہا تھا... افتخار صاحب کی آواز سن وہ اپنے والد کے روبرو آکر کھڑا ہوا... پر نظریں جھکائے ادب کے ساتھ...

کیسے آنا ہوا؟؟؟... پیسے ختم ہو گئے؟؟.... یا تمھارے بھائی نے بھیجنا چھوڑ" دیے؟؟.. یا تمھارے اس دوست نے تمھیں دھوکا دے دیا؟؟؟... یا اب

جائیداد میں حصہ لینے چلے آئے ہو اپنا؟؟...بولو" افتخار صاحب غصلی آواز میں استفسار کر رہے تھے..."بولو خاموش کیوں ہو؟؟" شاھنزیب کے ...جواب نہ دینے پر انھوں نے پھر سے غصے سے پوچھا تھا

تمھیں کیا لگتا ہے تم چپ کھڑے رہو گے تو سب ٹھیک ہو جائے گا...ہم" معاف کر دیں گے تمھیں؟؟...اگر تم ایسا سوچ رہے ہو تو بھول ہے تمھاری...جواب تو تمھیں دینا پڑے گا..کیوں آئے ہو واپس؟؟؟"

شاھنزیب بہت چھوٹا تھا ابھی عمر میں...بہت غمزدادہ تھا...جو اس پر بیتی کسی کو بتا بھی نہیں سکتا تھا...دو مرتبہ تو موت کے منہ میں جاتے جاتے بچا تھا...پر اتنی چھوٹی عمر میں بہت بڑی جنگ فتح کر کے اکیلا آیا تھا وہ...رونا چاھتا تھا....اپنے باپ کے سینے سے لگ کر....آنسوں اتنے یادوں میں

بھائے تھے کے اب تو خشک ہو چکے تھے... بس خاموش کھڑا ڈانٹ سنتا رہا ...کیونکے کان بھت ترسے تھے اِس ڈانٹ کو سنے کے لیے

شاھنزیب نے ماھنور کی طرف نگاہ تک نہ اٹھائی... جانتا تھا وہ بلکل سامنے ...کھڑی ہے

شاھنزیب ''شھزاد اپنے والد کی آواز سن اپنے کمرے سے نیکل آیا تھا... وہ'' شاھنزیب کو اچانک دیکھ چونکا تھا... ماھنور زیادہ تو نہیں جانتی تھی کے کیا ہوا ہے شاھنزیب کے ساتھ... کیونکے شروع کے صرف چار ماہ ہی وہ ....رابطے میں رھ سکی تھی

شاھنزیب معافی مانگ لو ڈیڈ سے'' شھزاد نے شاھنزیب کا ہاتھ پکڑ کر کہا'' تھا... سب جانتے تھے بس معافی مانگنی کی دیر ہے... سارا غصہ جو افتخار

صاحب کی آنکھوں میں ہے غائب ہو جائے گا... اور وہ محبت جو اس غصے کے پیچھے چھپی ہے ظاہر ہو جائے گی ..

شاھنزیب نے کچھ نہ کہا بس سینے سے جا لگا... سب کی آنکھیں نم تھیں یہ منظر دیکھ ....

ہٹو شاھنزیب" افتخار صاحب بغیر ہاتھ لگائے ذرا سخت لہجے میں ہٹنے کا کہ" رہے تھے.... مگر وہ تو اتنی مضبوطی سے چمٹا تھا کے وہ پہلے تو دو تین بار کمزور سی کوشش کرتے رہے اسے ہٹانے کی... مگر باپ کا دل تھا اور لختِ جگر اس سے چمٹا تھا... کیسے ہٹاتے اسے... شاھنزیب رونے لگا تھا

تمھیں کیا لگتا ہے... تم روگے اور میرے گلے لگ جاؤ گے تو میں تمھیں" معاف کردوں گا؟؟؟"اِس بار افتخار صاحب کی آواز بھر آئی تھی... شھزاد نے ..آنکھوں ہی آنکھوں میں "معاف کردیں"التجاء کی تھی

معاف کردیں چاچا جان... شاہ رو رہا ہے"ماھنور افتخار صاحب کے پیچھے" کھڑی تھی... کیونکے شاھنزیب کا منہ اس کی طرف تھا اس لیے وہ روتا ہوا ...دیکھ پا رہی تھی اسے....اسے روتا دیکھ وہ بھی رونے لگی تھی

میں جانتا ہوں شاھنزیب کے تم سنگر بنے نہیں گے تھے..." یہ سنتے ہی" شھزاد ماھنور اور شاھنزیب تینوں چونکے تھے... شاھنزیب گلے سے ہٹ ...کر اپنے والد کو حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگا

ہندوستان کیوں گئے تھے تم؟؟؟... کیا کیا تم نے ایک سال وہاں... میں" نے تمھیں لاوارث نہیں چھوڑا تھا... تم پر شھزاد کو نظر رکھنے کو کہا تھا... پر میں نے بھت جلد محسوس کر لیا تھا کے شھزاد جھوٹ بولتا ہے تمھارے متعلق مجھ سے... اب تم دونوں بھائی سچ سچ بتاؤ کیا چل رہا ہے" افتخار صاحب نے رعب دار آواز میں پوچھا تو دونوں بھائی پریشان نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے...

ٹھیک ہے مت بتاؤ تم دونوں... پر شاھنزیب... میں تمھیں تب تک" معاف نہیں کروں گا جب تک تم خود آکر مجھے نہیں بتا دیتے" وہ یہ کھ کر جانے لگے تھے...

میرا بیٹا یہاں سے کہیں نہیں جائے گا" شاھنزیب کی ماں نے زور سے" اعلان کیا تھا تا کے افتخار صاحب کے کانوں تک یہ بات پہنچ جائے....

ٹھیک ہے... رکھ لو اپنے بیٹے کو... اس گھر میں... مگر مجھ سے کوئی امید" "
...." مت رکھنا" وہ خفگی سے کہ کر وہاں سے چلے گئے

بیٹا تو تھک گیا ہو گا... اپنے کمرے میں جا کر آرام کر لے" راحیل کی والدہ" "
...نے شاھنزیب کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے شفقت سے کہا

ماھنور اور اسماء برابر برابر میں کھڑیں تھیں... اسماء منہ موڑ واپس سیڑھیاں چڑھ گئی وہ شاھنزیب سے بات تک نہیں کرنا چاھتی تھی... پر ماھنور وہیں کھڑی رہی... اسے امید تھی کے اب وہ چلتا ہوا خود اسکے پاس آئے گا

چلو شاھنزیب" شھزاد نے اس سے کہا تو وہ نظریں نیچے کیے سیڑھیوں کی" "
طرف بڑھنے لگا... ماھنور مسکرا رہی تھی اسے اپنی جانب آتا دیکھ.... مگر وہ

یہ دیکھتی رہ گی کے شاھنزیب اس کے برابر سے گزر کر سیڑھیا چڑھ گیا مگر اس سے بات کرنا تو دور دیکھا تک نہیں ظالم نے.... ماھنور مڑ کر حیرت سے ... شاھنزیب کو اوپر جاتا دیکھنے لگی... یہ بات سعدیہ نے بھی محسوس کی تھی ہو سکتا لے اسے میں نظر نہ آئی ہوں... ویسے بھی وہ رو رہا تھا" بیچارہ..." ماھنور نے اپنے دل میں آنے والے برے خیالات کو اک دم جھٹک دیا تھا... اور اس سے بات کرنے خود ہی اس کے کمرے کی طرف چل دی...

شھزاد نے کمرے میں جاتے ہی سوالات پوچھنا شروع کر دیے تھے... "تم "کیوں آگے؟؟

شاھنزیب نہایت سنجیدہ ہو کر: ''اپنی امانت لینے''...ماھنور نے جب ...شاھنزیب کے الفاظ سنے تو اسے صدمہ لگا اور وہ خاموشی سے پلٹ گئی

.... شاھنزیب نے شھزاد کو سعدیہ کی کہی پوری بات بتائی

کیا یہ صرف پلین تھا تمھیں واپس بلانے کا... تمھاری منگنی ٹوٹنے والی'' ... نہیں ہے؟؟؟''شھزاد حیران و پریشان ہو کر سوالیہ انداز میں

جی...''شاھنزیب نے اثبات میں سر ہلایا...''بھائی آپ نے مجھے ماھنور'' '' کی منگنی کے بارے میں کچھ کیوں نہیں بتایا؟؟؟

جس پر شھزاد نے اسے بتایا کے چھ ماہ پہلے ماھنور کی ضد پر داد و خود اسے منانے گیں تھیں انڈیا..تا کے وہ ماھنور کی منگنی آٹینڈ کرنے آئے....یہ

سن شاھنزیب فورا بول پڑا کے دادو تو اس سے ملنے کبھی انڈیا آئی ہی نہیں... جس پر شھزاد تعجب سے

ارے انھوں نے تو خود مجھ سے آکر کہا تھا کے شاھنزیب نے منع کر دیا" آنے سے... اور وہ بیچارا آتا بھی کیسے... کیس اتنے نازک موڑ پر جو چل رہا ہے... انھوں نے ہی مجھ سے کہا تھا کے ماھنور کی منگنی کے بارے میں تم سے دوبارا بات نہ کروں... تمھیں دوکھ پہنچے گا منگنی آٹینڈ نہ کر پانے کا... انھوں نے شاہزیہ آپا کو بھی منع کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ تم سے اِس بارے میں بات کرنے سے۔۔۔۔ تمھیں بھت دوکھ ہو گا آخر ہو تو تم بچے ہی ناں" شھزاد نے دادو کی کہی پوری بات شاھنزیب کو بتائی تو وہ طنزیہ مسکرانے لگا... اسے اب سب سمجھ آگیا تھا ...

دادو کہاں ہیں بھائی؟؟؟" شاھنزیب گہری سوچوں میں ڈوبے ہوے" سوال کر رہا تھا ...

"وہ تو عمرے پر گئی ہوئی ہیں"شہزاد خاموش بھی نہ ہوا تھا بتا کر "سعدیہ اور "
"میری منگنی کے ٹوٹنے کا آپ کو کس نے بتایا تھا؟؟

"ہم.... یاد پڑتا ہے میں نے داد واور امی کو بات کرتے سنا تھا"شہزاد نے اپنی
.... یادداشت پر زور ڈالتے ہوئے جواب دیا

"وہ کب لوٹیں گی عمرے سے؟؟؟"وہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے

"ایک ہفتہ رہ گیا ہے اُن کے آنے میں... ویسے ایک ماہ رہ گیا ہے مانو کی
شادی میں"شہزاد بھی اسی کے برابر میں بیٹھتے ہوئے اُسے بتانے
لگا..."ویسے تم نے بتایا نہیں... کون سی امانت لینے آئے ہو

یہاں؟؟؟"شہزاد نے تجسس سے دوبارا وہ بات پوچھی تھی جو شاھنزیب نے ادھوری چھوڑئی تھی...

ارے واہ... تم دونوں بھائی خوب رہے... اکیلے بیٹھ کر باتیں کر رہے ہو... اور ہمارا کیا؟؟؟... ہمیں بھول گئے" کامران کمرے میں کہتا داخل ہوا تھا...

کامران تو بھولنے کی چیز نہیں ہے..." شہزاد نے مزاحیہ انداز میں کہا تھا...

میرا کمرا اتنا صاف ستھرا کیسے؟؟ کیسے ایک سال بعد بھی ہر چیز وہیں رکھی ہے جہاں میں چھوڑ کر گیا تھا؟؟؟" شاھنزیب نے اپنے کمرے کا پورا جائزہ لینے کے بعد بڑی حیرت سے پوچھا تھا...

تمھارے جانے کے بعد ماھنور نے کبھی اس کمرے کو خالی رہنے ہی نہیں" دیا.... سب کے منع کرنے کے باوجود وہ روز کمرے کی صفائی اپنے ہاتھوں سے کرتی تھی.... ناجانے کتنے کتنے گھنٹے یہاں بیٹھ کر رویا کرتی تھی"، شھزاد .... نے مسکراتے ہوئے اسے بتایا

یہ تو ماننے والی بات ہے... پاگل ہے وہ.... سب سے کتنا لڑتی ہے تمھاری" خاطر وہ... اس کے سامنے کسی کی مجال نہیں تھی تمھارے بارے بھی کچھ غلط کہہ دے"، کامران بھی شاھنزیب کو بتانے لگا کے کس طرح اس کے پیچھے سب سے لڑتی رہی ہے... یہ سنے کے باوجود شاھنزیب کے چہرے پر کوئی مثبت یا منفی تاثر نظر نہیں تھا.....

رات ہو چکی تھی پر نیند کے دور دور تک اثار نہ تھے وہ بستر پر کروٹ بدلتے بدلتے بھی تھک چکی تھی... سونے کی بھت کوشش کرتی رہی... پھر آخر فیصلہ کیا کے پہلے اس سے بات کرے گی... اس سے خود جا کر پوچھے گی کے کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ... اور وہ منگنی پر کیوں نہ آیا؟؟؟"کیا اس کی نظر میں کوئی اہمیت نہیں ہے میری.. سعدیہ کے لیے سب چھوڑ چھاڑ چلا آیا ہے اور میرے لیے صرف دو دن کے لیے نہیں آسکتا تھا" ماھنور کی آنکھوں میں آنسوں بھر آے تھے... وہ آنسوں صاف کرتے ہوے بستر سے اٹھی تھی.... اس کی دودھیا رنگت پر پینک سوٹ نہایت جچ رہا تھا اوپر سے اس حسینا نے بال بھی کھلے ہی چھوڑ دیے تھے ...

ماھنور نے دو تین بار شاھنزیب کا دروازہ نوک کیا مگر کوئی جواب نہ ملا... تو وہ ٹیرس کی جانب آہستہ قدم بڑھاتی ہوئی چل دی..

چاندنی رات تھی ہر طرف چاندنی ہی چاندنی بکھری ہوئی تھی..ہر چیز کا رنگ چاندنی میں نکھر آیا تھا...وہ پہلے سے شاھنزیب کو وہاں کھڑا دیکھ حیران ہوئی تھی...شاھنزیب کو بھی اس کی پایل کی چھن چھن نے خبر کر دی تھی کے ...ماھنور آئی ہے...پر وہ پیچھے نہ مڑا...اوپر آسمان میں چاندن کو دیکھتا رہا

مجھے بات کرنی ہے تم سے" ماھنور نے کچھ دیر خاموش رھنے کے بعد گویا" ہوئی...شاھنزیب کی بے رخی عروج پر تھی...ماھنور کے کہنے پر بھی اس کا کوئی ردِ عمل نظر نہ آیا..."شاھنزیب میں نے کہا بات کرنی ہے تم سے"اس نے پھر اپنی بات دوھرائی تھی...مگر اس بار بھی ایسا لگ رہا تھا کے اس نے سنا ہی نہیں..."شاھنزیب کیا ہوا ہے؟؟؟...کچھ بولو گے؟؟؟...کیوں کر رہے ہو میرے ساتھ ایسا...میری بات کا جواب کیوں نہیں دے رہے" ماھنور نے اس کی طرف دیکھتے ہوے بولا مگر اسے محسوس ہوا وہ ہواؤں میں باتیں کر رہی ہے...شاھنزیب تو ابھی بھی چاند کو ہی

دیکھے جارہا تھا... ''شاھنزیب میں جانتی ہوں تم میری بات سن رہے ہو...''اس بار ماھنور نے جذباتی لہجے میں کہا تھا...اس کا اگنور کرنا ماھنور سے اب برداشت نہیں ہو رہا تھا آنکھوں میں آنسوں کی لڑئی لگ گئ تھی.... مگر شاھنزیب سخت میر بنے کھڑا رہا... ''غلطی کیا ہے میری ...یہی بتادو کم از کم''شاھنزیب منہ مڑ کر جانے لگا تھا کے اسے جاتا یکھ وہ ...پیچھے سے بولی

''میں بات کرنے کی کیفیت میں نہیں ہوں ابھی...مجھے دھوکا میرے اپنوں نے ہی دیا ہے...میری روح کو مجھ سے جدا کر دیا گیا ہے...میں نے جیسے ہمیشہ اپنے وجود کا حصہ سمجھا اپنی جان مانا...اسے کیسی اور کی امانت کیسے مان لوں؟؟؟؟۔۔۔۔۔میں تم سے نہیں بھاگ رہا...میں تو خود سے بھاگ رہا ہوں....مجھے ڈر ہے مانو تم میری آنکھوں میں چھپا غم پڑھ نا لو''ماھنور شاھنزیب کو جاتا دیکھ منہ موڑ کر کھڑی ہو گئ تھی اسی لمحے شاھنزیب نے مڑ

کراس کی جانب دیکھ اپنے دل میں سوچا....ماھنور کو شاھنزیب کی آنکھوں کی تپش اپنے وجود پر محسوس ہوئی تو وہ شاھنزیب کی جانب مڑی... مگر شاھنزیب نے تیزی سے اپنا منہ مڑ لیا..اور وہاں سے چلا گیا

ناشتے کی ٹیبل پر شاھنزیب آیا تو ماھنور کے برابر والی کرسی آج بھی اسی طرح خالی تھی جس طرح ایک سال پہلے رہتی تھی مگر وہ کامران کے برابر والی کرسی کی جانب بڑھ گیا...

ارے شاہ...اپنی جگہ پر بیٹھو بیٹا... تمھارے خاطر ایک سال سے یہ کرسی" خالی ہے" بڑی امی نے اسے دوسری کرسی پر بیٹھتا دیکھ بولا...

میں یہاں بیٹھ جاتا ہوں.. وہاں کوئی اور بیٹھ جائے گا" شاھنزیب بیٹھتے" ہوئے بولا... ماھنور شاھنزیب کو کھا جانے والی نگاہ سے گھور رہی تھی البتہ .... شاھنزیب نے اس سے نگاہ چورالی تھی

کسی کو جنگلی بلی سے دانت ٹوٹوانے ہیں کیا؟؟؟. جو تمھاری جگہ پر" بیٹھے... کوئی ہاتھ تک تو رکھ نہیں سکتا تمھاری کرسی پر... بیٹھنا تو بھت دور کی بات ہے" کامران نے ماھنور کو منہ چڑھاتے ھوئے شاھنزیب کو مزاحیہ ...انداز میں بتایا تھا جسے سن سب گھر والے ہسنے لگے

بیٹا اپنی جگہ پر بیٹھ جاؤ.. اس پاگل کو بھی سکون آجائے گا... دیکھو کیسے" تمھیں گھور رہی ہے" راحیل کی والدہ نے چائے کا کپ ہاتھ میں اٹھاتے ہوئے کہا تھا... سب کے اصرار پر وہ اپنی کرسی پر آکر بیٹھا تو ماھنور مسکراتے

ہوئے آسے دیکھنے لگی: ''کب تک ناراض رہو گے...اپنی مانو سے؟؟'' وہ ..شاھنزیب کے کان میں سرگوشی کرنے لگی

شاھنزیب تم چلو گے ہمارے ساتھ گاؤں؟؟'' شہزاد نے سلائس پر مکھن'' ...لگاتے ہوئے آستفسار کیا

ارے بھئی.... تم سے بات کر رہے ہیں جواب تو دو'' شاھنزیب نے'' جواب نہ دیا تو کامران نے چمچہ ٹیبل پر مارتے ہوئے کہا... وہ اپنی سوچوں سے باہر نکل آیا'' کیا کیا کہا آپ نے؟؟؟'' شاھنزیب نے چمچے کی آواز پر چونک ...کر پوچھا تھا

تم ٹھیک تو ہو؟؟؟.... بخار تو نہیں چڑھ رہا تمھیں؟؟'' کامران نے اسے'' ...پریشان اور ڈراڈرا محسوس کیا تھا اس لیے فکر کرتے ہوئے پوچھا

بخار" ماھنور نے کہتے ہوے آس کی روشن چمکتی ہوئی پیشانی پر اپنا نازک سہ"
ہاتھ رکھا تھا... شاھنزیب نے اپنی نگاھیں نیچے جھکالیں تھیں اسے ایک نظر
...دیکھ...ماھنور یہ دیکھ مسکرائی

ماھنور بخار ہے کیا؟؟" شمسہ بیگم پریشان ہو کر"

... نہیں تو..." کہتے ہوے ماھنور نے ہاتھ ھٹایا تھا اسکی پیشانی سے"

...تو بتاؤ شاہ چلوگے گاؤں؟؟" راحیل نے آبرو اچکاتے ہوے پوچھا"

...مجھے ابھی پتا نہیں" کھ کر شاھنزیب نے جوس کا گلاس منہ سے لگایا"

اُو سارے کزن جا رہے ہیں... بھت مزا آے گا... چل لے"

...یار" شاھنزیب کے کندھے پر ہاتھ ڈال کامران منتی انداز میں بولا

...کب جا رہے ہیں؟؟" شاھنزیب سوالیہ انداز میں"

بس دادو وغیرہ آجائیں ان سے مل کر رات کو نیکل جائیں گے... ایک ہفتے" رہیں گے اپنی پورانی حویلی میں... یاد تو ہو گی تمھیں؟؟؟... بچپن میں تو تم بھی گے ہو وہاں؟؟؟" راحیل نے مسکراتے ہوے اسے یاد داشت پر زور ڈالنے کو کہا...

نہیں مجھے اتنی خاص یاد نہیں" کھ کر اس نے جوس پی کر گلاس ٹیبل پر" رکھا...

بڑے ابو کے جاتے ہی: ''ماھنور کے تو خوب مزے آئیں گے... یہاں تو وہ اپنے منگیتر کو ٹھیک سے دیکھ ہی نہیں پاتی پر وہاں تو خوب..... '' کامران ... نے بات ادھوری خود ہی چھوڑ دی تھی اور خوب ماھنور کو چھیڑنے لگا

ایسا کچھ نہیں ہے کامران بھائی'' ماھنور نے زبان چڑاتے ہوئے کامران'' ...سے کہا

چل جھوٹی..... دل ہی دل تو لڈو پھوٹ رہے ہوں گے اس کے'' بڑی امی'' ...نے مزید ماھنور کو چھیڑا تھا

شاھنزیب کے دل میں آگ لگی تھی بڑی امی اور کامران کی بات سن.... اِس قدر شدید کرب محسوس ہوا کے لگا دل ہی پھٹ جائے گا... یہ دیکھنا ناقابل برداشت تھا کے ماھنور کو لوگ آج کسی اور لڑکے کے ساتھ

منسوب کر کے چھیڑ رہے ہیں...مارے غصہ سے آنکھیں دھک اٹھی تھیں...

"ماھنور کے تو واقعی خوب مزے ہیں...دونوں خوب انجوائے کرے گے وہاں.....اور کوئی روکنے والا بھی نہیں ہو گا"اسماء بھی اب ماھنور کو مسکراتے ہوے چھیڑنے لگی تھی...

"ٹھس"شاھنزیب نے جوس کا کلاس جو ٹیبل پر رکھا تھا اسے یہ ساری باتیں سن مارے غم وغصے کے عالم میں اتنی مضبوطی سے پکڑا کے وہ شیشے کا گلاس صرف شاھنزیب کی پکڑ کی مضبوطی کے سبب اسی کے ہاتھ میں ٹوٹ گیا....کانچ کے ٹکرے شاھنزیب کے ہاتھ میں گھس گے تھے...ماھنور کی زوردار چیخ بلند ہوئی تھی یہ دیکھ کر...شاھنزیب کا دل یہ سب سن تڑپ اٹھا تھا...دل کی تڑپ کے آگے ہاتھوں میں لگی چوٹ اسے محسوس ہی نہیں

ہوئی...جبکے باقی سب پریشان ہو گئے تھے اس کے ہاتھوں سے خون نیکلتا دیکھ.....ماھنور نے جھٹ سے اس کا ہاتھ پکڑا تھا... "کتنا خون نیکل رہا ہے ..." وہ پریشان ہو کر روہانسہ آواز میں بولی

یہ کیسے ہوا؟؟؟؟" شھزاد حیرت سے سوال کر رہا تھا....پر شاھنزیب کھویا" .... کھویا تھا کوئی جواب ہی نہیں دے رہا تھا

سب کو میرے ہاتھوں پر لگی معمولی چوٹ نظر آ رہی ہے مگر کسی کو میری" ...روح پر لگے زخم نظر نہیں آتے" وہ خودی سے دل ہی دل ہمکلام ہوا

شھزاد نے شاھنزیب کے ہاتھ کی پٹی باندھی...اس کی پٹی بنتے وقت ماھنور تکلیف کے مارے آنکھیں میچ رہی تھی... گویا اس کی تکلیف و درد محوس کر پا رہی ہو... مگر وہ بت بنے بیٹھا رہا۔۔۔۔۔۔

آپ نے دیکھا نہیں ہے میرے بیٹے کو...اس کی حالت کو...ایسا لگتا ہے" گویا کسی نے اس کے جسم سے روح نیکال لی ہو...نہ کچھ کھاتا ٹھیک طرح نہ بولتا ہے...ہر وقت بس خاموش رہتا ہے...مجھے بھت فکر ہو رہی ہے اس کی...خدا جانے اس کے ساتھ کیا ہوا ہے جو وہ اتنا بدل گیا ہے" شمسہ بیگم گارڈن میں کرسی پر بیٹھی اپنے شوہر کو شاھنزیب کی حالت سے آگاہ کر رہی تھیں..وہ بھت فکر مند تھیں شاھنزیب کو لے کر ...

تم تو ہر چھوٹی چھوٹی بات پر فکر کرنے لگتی ہو...وہ بھت چھوٹا ہے...ایک" سال وہ غربت و بے روزگاری کی زندگی گزار کر آرہا ہے بغیر پیسوں عیش و آرام کی زندگی گزاری ہے اس نے...ہمیں تو یل بھی نہیں پتا کے وہ اچانک سے واپس کیوں لوٹا ہے...لیکن دل یہ سوچ کر مطمین ہے کے اگر کوئی

بڑی بات ہوتی تو شہزاد ہمیں ضرور بتادیتا...ابھی شاہنزیب کو آئے دن ہی کتنے ہوئے ہیں..کچھ دن گزر جانے دو دیکھ لینا وہی پرانا والا شاہنزیب نظر آئے گا تمھیں"افتخار صاحب نے دلاسہ دیتے ہوئے کہا...جس پر وہ اثبات میں سر ہلانے لگیں....

وہ لیپ ٹائپ پر کام کر رہا تھا...سب اس کے ارد گرد بیٹھے باتیں کر رہے تھے..."شاہنزیب تم جانتے ہو ماہنور کی منگنی کس سے ہوئی ہے؟؟؟"کامران نے سیب کھاتے ہوئے سوال کیا...

تو اِسے کیوں نہیں پتا ہو گا...داد وبلا نے گیں تھیں اِسے...انھوں نے" ضرور بتایا ہو گا..پر اِسے کوئی فرق نہیں پڑتا....وہ اور بات ہے"اسماء نے کھلا

طنز کیا تھا شاھنزیب پر... شاھنزیب کسی کی بات کا کوئی جواب نہیں دے رہا ... تھا... وہ اپنے کام میں مگن رہا

سیب کھاؤ گے ؟؟؟" ماھنور بلکل اس کے برابر میں آکر بیٹھتے ہوے" سیب کی پھانک اسے آفر کر۔۔۔۔۔استفسار کرنے لگی.. ہر بار کی طرح جواب نہ ملا تو اس کے لیپ ٹائپ کو پھرتی سے بند کر اپنا پیارا سہ چھرہ اس کے چھرے کے آگے جھکاتے ہوے: "تھوڑا سہ کھالو... تم نے دوپہر کا کھانا بھی نہیں کھایا ہے" شاھنزیب چاھتے ہوے بھی اس سنہری گڑیا کے خوبصورت و بھولے چہرے سے نظر نہیں ھٹا پا رہا تھا... اوپر سے اس حیسنہ ... کا مسکرانا... اگنور کرنا بھت مشکل ہوتا جا رہا تھا

چھوڑ دو مانو... اسے کھانا ہو گا تو خود کھالے گا... تمھیں اس کی پرواہ کرنے" کی ضرورت نہیں" اسماء نے ماھنور کو زوردار آواز میں ڈپٹتے ہوے کہا تا کے

شاھنزیب جو بہرا بنا ہوا ہے وہ سن لے اور اس بات کا احساس کرے کے کیسے ماھنور ہر وقت اس کی فکر کرتی ہے...اس کا خیال رکھتی ہے...اس کے آگے پیچھے گھومتی ہے...

تم نے میری ہر چیز کی خیال رکھا....میری چھوٹی سے چھوٹی چیز جس کی" مجھے امید تک نہ تھی اس کی حفاظت کی.... مگر ان سب کی جگہ کاش صرف تم نے میری جان کی حفاظت کرلی ہوتی" شاھنزیب دل میں دوکھی ہو کر ...

ویسے شاھنزیب میں مزاق سے ھٹ کر پوچھ رہا ہوں تم جانتے ہو ماھنور کی" منگنی کس سے ہوئی لے؟؟؟" کامران نے دوبارا تجسس سے پوچھا...

کسی سے بھی ہوئی ہو... مجھ سے تو نہیں ہوئی نا.....اور جس سے ہوئی ہے"
میں اس کے ساتھ زیادہ دن رہنے دوں گا نہیں...بس ایک بار دادو
... آجائیں" شاھنزیب اپنے دل ہی دل میں ہمکلام ہوا

تم نے کچھ کہا؟؟؟" ماھنور نے پوچھا...اسے لگا شاھنزیب کچھ بول رہا"
...ہے....وہ بغیر جواب دیے آیپ ٹائپ اٹھا کر چلا جاتا ہے

اک تو ہر بات پر اٹھ کر چلا جاتا ہے" ماھنور شاھنزیب کے جانے پر دل ہی"
دل کڑکڑائی تھی۔

جب عمرے سے علی بھا بھی تاے آبو اور دادو آے تو وہ نہیں جانتے تھے کے شاھنزیب واپس آچکا ہے... شاھنزیب نے منع کیا تھا وہ دادو کو سرپرائز دینا چاہتا تھا یہ کہ کر اس نے سب کو منع کیا تھا بتانے سے....

"شاھنزیب" دادو کو گھر میں داخل ہوتے ہی اسے مسکراتا کھڑا دیکھ ایک زوردار شاکٹ لگا تھا... شاھنزیب ان کے آتے ہی سیدھا ان کے گلے لگا تھا... انھیں یقین نہیں آرہا تھا کے شاھنزیب واپس آگیا...

"بھت بے چینی سے انتظار کر رہا ہوں آپ کا" شاھنزیب نے گلے لگ کر کان میں ھلکے سے کہا... وقت ملتے ہی شاھنزیب ان کے کمرے میں پہنچ گیا تھا...

تم کب؟؟؟مطلب"داد و شاھنزیب سے بات نہیں کر پا رہی"
.. تھیں..الفاظ بھی ان کا ساتھ چھوڑ رھے تھے

سرپرائز...ایک آپ نے مجھے دیا...تو میں نے سوچا ایک میرا بھی دینا بنتا"
ہے"وہ مسکراتے ہوئے مفاھمانہ انداز میں کھتا ہوا سامنے رکھی کرسی پر بیٹھا
تھا...اس کی آنکھیں اس کے جنون کا پتا دے رہی تھیں...اور اس کی
.... مسکراہٹ بتا رھی تھی کے سب سمجھ چکا ہے وہ

خوشی ہوئی...میرے بچے تمھیں واپس یہاں دیکھ کر"داد و نے بڑے پیار"
...سے کہا

آپ کو خوشی ہوئی؟؟؟....مجھے آپ سے اس جھوٹ کی امید نہ"
تھی....صاف کھیں برا لگا ہے آپ کو"شاھنزیب طنزیہ لہجے میں بولا...وہ

بد تمیزی نہیں کرنا چاھتا تھا مگر تمیز کا دامن پکڑنا بھی تو مشکل تھا اس کے لیے... پھر بھی لہجہ دھیما تھا اس کا... نظروں میں عزت واحترام اتنا ہی تھا .... جتنا روزمرہ میں ہوا کرتا تھا

مجھے کیوں برا لگے گا؟؟؟ پوتے ہو تم میرے" ابھی وہ اپنی محبت کا یقین" دلانا شروع ہی ہوئی تھیں کے وہ کھڑا ہو گیا... "وہ الفاظ نہ بولیں جو تکلیف دیتے ہیں میری روح کو... میں بھی تو یہی سوچ سوچ کر پاگل ہوا جا رہا ہوں کے پوتا ہوں آپ کا... پھر کیوں؟؟؟... کیوں کیا میرے ساتھ ایسا؟؟؟" شاھنزیب نے سوالیہ انداز میں۔۔۔۔۔ غمزادہ لہجے میں پوچھا ... تھا

مجھے واقعی تم سے بھت محبت ہے شاہ.... پوتے ہو تم میرے.... میرے" سب سے چھوٹے اور لاڈلے پوتے... تمھیں لگتا ہے مجھے تمھیں تکلیف پہنچا

کر خوشی ہو رہی ہے... تو کیا واقعی تم میرے بارے میں ایسا سوچتے ہو...؟؟" دادو نے جذباتی ہو کر استفسار کیا...

سچ کہوں تو مجھے پتا ہی نہیں چلتا کے آپ کب سچ کہتی ہیں اور کب" جھوٹ.... کب میری رہنمائی کرتی ہیں اور کب گمراہ... واقعی کہتا ہوں میں سمجھ نہیں پاتا آپ کو... ایک پوتے سے تو آپ کو اتنی محبت ہے کے... اس کی خاطر آپ نے کتنے جتن کیے.... اور میرے خاطر.؟؟؟.... میرے خاطر آپ نے مجھے ہی گھر سے باہر نیکلوا دیا" شاہنزیب یہ شکوہ بھری نگاہوں سے کہا...

میں نے؟؟" وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھ۔۔۔۔انجان بن کر بولیں"...

"آپ نے بڑے ابو کو مشورہ دیا تھا کے مجھے گھر سے نیکال دیں... پھر بڑے ابو نے جا کر ڈیڈ سے بات کی تھی... وہ آپ تھیں جنھوں نے بڑے ابو کو اس طرح سمجھایا تھا کے وہ کنوینس ہو گئے تھے مجھے نیکالنے کے لیے... آپ نے ہی ان کے ذھن میں یہ بات ڈال دی تھی کے یہی سب سے اچھا طریقہ ہے میری عقل کو ٹھیکانے لگانے کا.... آپ اور بڑے ابو دونوں جانتے ہیں کے مجھے ماھنور سے کتنی محبت ہے... بقول آپ کے.. میں جنونی ہوں.... آپ نے بڑے ابو سے کہا کے شاھنزیب کو اس عیش و آرام کی زندگی سے باہر نیکالو.. تا کے وہ دنیا کی حقیقت کو جانے... جانے کے غربت کیا چیز لوتی ہے... جانے کے ہر چیز جو آپ کو پسند آجاے آپ کو نہیں مل سکتی ..." شاھنزیب دادو کے برابر میں آکر بیٹھا تھا کہتے ہوے.... دادو کے چہرے سے حیرت صاف جھلک رہی تھی...

"تمھیں کیسے پتا؟؟؟" دادو حیرت سے...

میں نے مانو سے جاسوسی کروائی تھی آپ کی...اس نے آپ کو یہ کہتا سن" لیا تھا" وہ ہلکے سے راز فاش کرتے ہوئے دادو کو دیکھ بولا..."اب بھی آپ ...کہیں گی کے آپ کی محبت پر یقین کروں؟؟" وہ طنزیہ پوچھنے لگا

میں نے یہ سب تمھارے اور مانو کے بھلے کے لیے ہی کیا ہے...تم ابھی" چھوٹے ہو تم نہیں سمجھو گے...میں بڑی ہونے کے ناطے اپنا فرض ادا کر رہی ہوں...اب تم جاؤ مجھے آرام کرنا ہے" وہ یہ کھ کر منہ مڑ کر سائٹ ...ٹیبل پر رکھا گلاس جو پانی سے بھرا تھا اٹھانے لگیں تھیں

آپ اس طرح منہ مڑ کر بات ختم نہیں کر سکتیں...مجھ سے جھوٹ بول" کر مجھے دھوکے میں رکھ کر آپ کون سہ فرض ادا کر رہی تھیں؟؟" دادو نے شاھنزیب کے سوال کو اَن سنی کر دیا تھا..."آپ جانتی تھیں کے میں

ماھنور کی منگنی کا سن سب چھوڑ چھاڑ دوڑا چلا آؤں گا اس لیے آپ نے من گھڑت کہانی بنادی کے آپ مجھے بلانے انڈیا گیں ہیں لیکن میں اپنی ضدی مزاجی میں واپس نہ آیا... یہاں تک کے آپ نے شھزاد بھائی اور شاھزیہ آپا کو بھی منع کر دیا مجھے بتانے سے... یہ کھ کر کے مجھے دو کھ ہو گا.. کیونکے آخر ہوں تو میں بچہ ہی ناں'' شاھنزیب دادو کی خاموشی پر بے صبرا ہو کر ان کا ہاتھ پکڑ نہایت رنجیدہ ہو کر گویا ہوا.... ''آپ بھت اچھی طرح جانتی تھیں کے کیس ختم ہو گیا ہے اب میں واپس گھر آؤں گا... اس لیے آپ نے سعدیہ اور میری منگنی توڑنے کی افواہ پھیلادی... لوگوں کی نظر میں میں یہ نہیں... یہ سن اگر میں آتا بھی سن دوڑا چلا آتا... پر آپ جانتی تھیں یہ سچ ہوں گا تو رک جاؤں گا... آپ بس مجھے مانو کی شادی سے رورر کھ رہی تھیں... جو دو مہینے بعد تھی.... ایک مہینے تک تو آپ کامیاب بھی رہیں اپنے اس پلین میں وہ تو میر انصیب اچھا تھا کے کیفے ھاؤس میں سعدیہ سے میرا ٹکراؤ ہو گیا... اور اس نے مجھے ماھنور کی منگنی کا بتادیا... ورنہ میں تو سعدیہ

سے منگنی ٹوٹنے کے انتظار میں فلیٹ میں ہی چھپا بیٹھا رہتا...اور بعد میں مجھے سعدیہ کی جگہ ماھنور کی شادی کی خبر ملتی ...

مجھ سے دھوکے سے میری محبت

چھین کر کون سہ فرض ادا کر رہی ہیں آپ؟؟؟" شاھنزیب ان کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا اپنی بات کا جواب مانگ رہا تھا...

دادو اس سے ہاتھ چھڑوا کر بیڈ پر بیٹھ: "میں نے کہا ناں شاہ مجھے آرام کرنا ہے...ابھی جاؤ یہاں سے...ہم بعد میں بات کریں گے"

ٹھیک ہے مت دیں جواب...آپ کو پتا ہے میں ایک ہفتے سے آیا ہوا ہوں" پرمانو کو ایک نظر اٹھا کر دیکھا تک نہیں ہے میں نے...وہ مجھ سے اتنی معافیاں مانگ رہی ہے...مجھ سے بات کرنا چاھ رہی ہے مگر میں خاموش ہوں...پتا ہے کیوں؟؟؟...کیونکے میں آپ کا انتظار کر رہا تھا....جاننا

چاھتا تھا کے کیوں کیا آپ نے یہ سب... میں جانتا ہوں اگر نظریں اٹھا کر دیکھا میں نے اسے... تو وہ میری آنکھوں کی ساری تکلیفیں پڑھ لے گی... اور اگر بات کی تو وہ ضرور پوچھے گی کے میں اس کی منگنی میں کیوں نہیں آیا" شاھنزیب زمین پر بیٹھ.... دادو کے پاؤں جو زمین پر لٹک رہے تھے ان پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ "بتادیں.. کیوں کر رہی ہیں آپ میرے ساتھ ایسا؟؟؟..... میں نہیں مقابلہ کر سکتا آپ کا.... تھک گیا ہوں میں" اس کی آنکھیں سرخ لال اور چہرہ روہانسہ تھا... اس نے دادو کی آنکھوں میں جھانکتے ہوے التجائی انداز میں کہا... شاھنزیب کے دل کی تڑپ اس کی آنکھوں میں جھلک رہی تھی...

میں یہ بات تمہیں کیسے سمجھاؤں شاہ۔۔۔کہ یہ سب میں نے تمہارے" لیے اور ماہ نور کے لیے ہی کیا ہے۔۔۔تم ابھی بچے ہو جوان خون ہے جو ابھی

جوش مار رہا ہے مگر اگر تمہاری شادی مانو سے ہو گی تو تم بھی کہیں ماہ نور کی زندگی تباہ نہ کر دو جیسے فرحان نے شاہزیہ کی۔۔۔کی ہے۔۔۔۔میری ایک پوتی اس درد سے گزر رہی ہے میں آپ جان کر دوسری پوتی کو اس دریا میں نہیں پھینک سکتی۔۔۔۔جو ایک لمحے بڑا ہو وہ زندگی بھر بڑا ہی کہلاتا ہے ۔۔۔۔پھر ماہ نور تو تم سے دو سال بڑی ہے۔۔۔میں کیسے تم دونوں کی شادی ہونے دوں۔۔۔کل کو اگر تمہاری محبت کا بھوت اتر گیا تو میری ماہ نور کا کیا ہو گا۔۔۔۔وہ بن ماں کی بچی ہے۔۔۔میں اس کے ساتھ کچھ برا نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔ایک بار بس ماہ نور کی شادی ہو جائے پھر میں تمہیں سنبھالوں گی۔۔۔۔اور دیکھنا ایک دن ایسا آئے گا تم خود کہو گے کہ دادو آپ نے ہمارے لیے ٹھیک فیصلہ کیا۔۔۔۔ابھی تمہیں سمجھانے کا کوئی فائدہ نہیں ۔۔۔ابھی تم میری بات سمجھنے سے قاصر ہو۔۔۔"دادو نے شاہنزیب کے بالوں کو پیار سے سہلاتے ہوئے دل میں سوچا تھا۔۔۔وہ اپنے تجربے کے مطابق فیصلہ کر رہی تھیں

تو یہی آپ کا آخری فیصلہ ہے۔۔۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔۔اب مجھ سے کوئی" امید نہ رکھئے گا۔۔۔۔آپ اچھی طرح جانتی ہیں اگر میں نے مانو سے کہا کے دادو نے مجھے تمہاری منگنی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا تو وہ ضرور یقین کرے گی۔۔۔پھر دیجئے گا اس کے سوالات کے جوابات" شاہ نزیب کہتا ہوا کھڑا ہوا تھا اور ان کی خاموشی کے سبب اب جانے لگا۔۔۔۔

ٹھیک ہے کر لو من مانی۔۔۔بتا دو اسے۔۔۔پھر جب وہ میرے پاس آئے" گی تو میں بھی اسے ہر بات بتا دوں گی کیوں کیا میں نے یہ سب۔۔۔۔اور ہاں تم تو جانتے ہو اپنی دادو کو۔۔۔ بڑھاپے کے سبب زبان پھسل جاتی ہے میری ۔۔۔اگر میرے منہ سے نکل گیا کہ تم نے ولید کو بھگایا تھا یا تم نے ہی راحیل کی ڈائری چھپائی تھی۔۔۔اور بہت ساری باتیں جو کچھ ہم دونوں کے بیچ میں ہیں اب تک۔۔۔۔تم نے سوچا ہے اگر یہ سن مانو کو غصہ آگیا۔۔۔۔مانو رکتنی

جذباتی ہے یہ بات تم اور میں بہت اچھی طرح جانتے ہیں اس نے جذبات میں آکر شاھزیہ کے کیس والی بات سب کو بتادی تو؟؟؟۔۔۔سوچ لو ۔۔۔پھر کیا ہو گا۔۔۔مجھے تو پھر معاف کر دے گی پر تمہاری تو شکل سے بھی نفرت کرنے لگے گی۔۔۔کیونکہ تم ہی وہ ہو جس نے اس کی محبت سے اسے دور کیا ہے۔۔۔اس نے خواب دیکھنا شروع بھی نہ کیے تھے کہ تم نے اس کا جگہ بیٹھے بیٹھے ہی شاہنزیب کو سر سے پاؤں ننھا سا دل توڑ دیا" دادو نے اپنی تک ھلا دیا تھا اس نے یہ سن کر شاکٹ ہو کر واپس دادو کی طرف رخ کیا تھا ۔۔۔اسے دادو کی اس دھمکی کا گمان ہر گز نہ تھا۔۔۔وہ بری طرح ھل گیا تھا اب اس بات کو سن کر

"آپ مجھے بلیک میل کر رہی ہیں۔۔۔۔یقین نہیں آتا مجھے۔۔۔۔جو مجھے ابھی تھوڑی دیر پہلے اپنی محبت کا یقین دلا رہی تھیی وہ اب مجھے دھمکی دے

رہی ہیں۔۔۔۔آپ سے مجھے اس کی توقع نہیں تھی "اس کے کہنے پر وہ کھڑی ہو گیں~

میں دھمکی نہیں دے رہی بلکہ تمہیں احساس دلا رھی ہوں کے اگر ایک " موتی کو مالا سے توڑو گے تو سارے موتی خود بہ خود بکھر جائیں گے۔۔۔۔اگر تم نے ماہنور کو کچھ بھی بتایا تو تم صرف میرا ہی نہیں اپنا پردہ بھی چاک کر ڈالو گے "دادو نے بڑے شفقت بھرے انداز میں اسے سمجھایا تھا

ایک بات میں آپ کو صاف بتادوں مانورا حیل سے محبت نہیں کرتی تھی وہ " خوش ضرور ہوئی تھی یہ سن کر کہ راحیل اور اس کا رشتہ ہو رہا ہے۔۔۔ مگر محبت۔۔۔۔۔۔ایسا کوئی جذبہ نہیں تھا اس کے دل میں "شاھنزیب ابھی بول ہی رہا تھا کے اسماء نے دروازے پر نوک کر کے " چلیں بھئی اگر دادی

پوتے کی باتیں ختم ہو گئیں ہو تو آجائیں کھانا لگ گیا ہے "اسماء نے تھوڑا کمرے میں جھانک کر کہا۔۔۔۔

ہم آتے ہیں تم جاؤ اور دروازہ بند کر جانا" دادو نے اسماء کو دیکھ کر " کہا۔۔۔وہ سمجھ گئی کہ ضرور کوئی اہم بات ہو رہی ہے۔۔وہ اثبات میں سر ہلا کر دروازہ بند کر کے چلی گئی۔۔۔۔۔

تم نے ماہنور کی آنکھوں میں وہ آنسو نہیں دیکھے جو میں نے دیکھے ہیں میں " نے خود سنا ہے اسے راحیل سے بات کرتے ہوئے۔۔۔۔تم مانو کی محبت کا دم بھرتے ہو مگر یہ بھی نہیں دیکھ پائے کہ وہ خوش نہیں ہے اس شادی سے ۔۔۔۔۔وہ نہیں چاہتی یہ شادی کرنا اور جس سے وہ کرنا چاہتی ہے اس کے بیچ میں تم نے غلط فہمیاں پیدا کر دی ہیں۔۔۔۔۔۔تم نے کبھی اس کی آنکھوں

میں پڑھا ہی نہیں کہ کیا جذبات رکھتی ہے وہ راحیل کو لے کر "دادو نے کہا تو وہ الجھی نگاہ سے انہیں دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے اور نہ کبھی تھا" وہ یہ کہتا ہوا منہ موڑ کر کمرے سے باہر " نکل آیا۔۔۔۔۔

علی نہیں جا رہا تم بچوں کے ساتھ اس لیے فکر ہو رہی ہے مجھے " بڑی امی نے " کہا تو سب علی بھائی کو دیکھنے لگے۔۔

تم لوگوں سے صبر نہیں ہوا نا۔۔۔۔ میرے لیے دو دن رُک جاتے تو میں " بھی آرام سے چل لیتا" علی نے شہزاد اور کامران کی طرف دیکھتے ہوئے شکوہ کیا تھا۔۔۔

بھائی میری تواس میں کوئی غلطی نہیں ہے یہ مانو کی بچی ہے نہ اسے صبر نہیں" ہو رہا تھا۔۔۔۔بے صبری ہوئی جا رہی ہے۔۔۔۔جب سے امی سے اس حویلی، مزار اور کنویں کے بارے میں سنا ہے "کامران نے علی سے ماہنور کی شکایت لگائی تھی اور مانو کو مسکرا کر دکھا رہا تھا کہ اب اس کو ڈانٹ پڑے گی علی بھائی سے۔۔۔۔۔۔

مانور تو بڑی امی کی بات کو کچھ زیادہ ہی سیریس لے رہی ہے اسے لگ رہا ہے" کہ واقعی وہاں وہ سب کچھ ہو گا جو بڑی امی نے بتایا ہے۔۔۔۔پاگل لڑکی "شہزاد نے کہتے ہوئے ماہ نور کے سر پر ہلکی سی دھپ لگائی تھی۔۔۔۔۔۔مانو صوفے پر شہزاد کے بالکل برابر میں ہی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔

میں بھی جانا چاہتی ہوں۔۔۔۔میں کبھی گاؤں نہیں گئی مجھے بہت شوق ہے" گاؤں دیکھنے کا چلو نا۔۔۔۔ہم بھی چلتے ہیں پھر پتا نہیں ایسا موقع ملے یا نہ ملے "بھابی نے چائے کا کپ علی کو دیتے ہوئے منت والے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

میں تھک گیا ہوں آج صبح ہی ہم عمر سے لوٹے ہیں اور اب تم چاہتی ہو کہ " ان لوگوں کے ساتھ گاؤں چلیں ناممکن" علی نے چائے لیتے ہوئے اپنی تھکن کا اظہار کیا تھا

چلتے ہیں نہ بہت مزہ آئے گا اور رہی تھکن کی بات تو وہاں جا کر سکون سے " سو جانا ہم میں سے کوئی آپ کو تنگ نہیں کرے گا۔۔۔۔۔۔پلیز چلیں نا" بھابھی اور باقی سب گھر والوں کے اصرار پر علی مان گیا۔۔۔

ابھی تک سعدیہ نہیں آئی اسے فون کرو شاہ ساڑھے نو بجے نکلنا ہے ہمیں" ثانیہ کو ایئرپورٹ سے بھی لینا ہے۔۔۔۔۔اگر دیر ہو گئی تو وہ بیچاری پریشان ہو جائے گی" راحیل نے شاہنزیب کو کہا تو سب "او۔۔۔او" کا شور مچانے لگے۔۔۔۔۔۔

سعدیہ کا تو بہانہ ہے اصل میں تو راحیل پاجی ثانیہ کی فکر کر رہے ہیں کہیں" بیچاری فکر نہ کرے" اسماء نے خوب راحیل کی نقل اتارتے ہوئے سب کے سامنے کہا تو سب ہنسنے لگے۔۔۔۔۔۔۔

فون کی ضرورت نہیں ہے میں آ چکی ہوں" سعدیہ نے گھر میں داخل ہوتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔

سب جانے کے لیے تیاریوں میں لگے ہوئے تھے سوائے شاہنزیب کے جو آرام سے بیٹھا تھا صوفے پر اس نے ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے وہ جائے گا یا نہیں

السلام علیکم "ولید نے شاہنزیب کے روبرو آکر سلام کیا۔۔۔۔۔وہ ولید کو" دیکھ حیران ہو کر کھڑا ہوا تھا" تمہیں دیکھ کر بہت خوشی ہوئی مجھے یقین تھا کہ تم ضرور آؤ گے مانو کی شادی ہو اور تم نہ آؤ یہ تو ممکن نہیں" ولید نے مسکراتے ہوئے شاہنزیب کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا

۔۔۔۔۔۔

تم یہاں؟؟؟؟؟" شاہنزیب نے ہاتھ تو نہیں بڑھایا پر حیرت سے دو لفظ" ہی کہہ سکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ولید اس کی نگاہوں کی حیرت کو پڑھ کر مسکرانے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔یہی سوچ رہے ہو نا۔۔۔۔کہ میں یہاں واپس" کیسے ؟؟؟؟؟۔۔۔۔۔جب کہ تم نے مجھے بھگا دیا تھا دھمکی دے کر" ولید نے مسکراتے ہوئے کہا تو شاہنزیب اسے الجھی نگاہ سے تکنے لگا"اب یہ مت کہنا کہ وہ دھمکی آمیز فون تم نے نہیں کیا تھا ورنہ مجھے دکھ ہو گا کیونکہ میری نظر میں تمہاری بڑی عزت ہے وہ لڑکا جو سب گھر والوں کے سامنے ماہنور کا ہاتھ پکڑ سکتا ہے اسے سب کے سامنے بتا سکتا ہے کہ کتنی محبت کرتا ہے اس سے ۔۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔"ابھی وہ بول بھی رہا تھا کہ شاہنزیب نے اس کا ہاتھ جو مصافحے کے لئے آگے بڑھا ہوا تھا مضبوطی سے دباتے ہوئے کہا" یہ سب بولنے کی ضرورت نہیں ہے اگر تم اُس وقت بھی آکر صاف الفاظوں میں پوچھتے تو بھی میرا جواب یہی ھوتا جو آج ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہاں میں نے کیا تھا۔۔۔اور تیرے سامنے بولتا ہوں۔۔۔وہ میری ہے صرف میری کا۔۔۔۔۔۔وہ محبت کا "شاہنزیب کی آنکھوں میں جنون اتر آیا تھا محبت

دریاجو وہ چھپائے پھرتا تھااپنی آنکھوں میں آج وہ ولید کے سامنے جھلک رہا تھا

تو میں نے کب کہاوہ میری ہے۔۔۔میں تو خود یہی کہتا ہوں وہ شاہنزیب "
کی ہے "ولید نے کہاتو شاہنزیب اسے نہ سمجھی نگاہوں سے دیکھنے لگا
۔۔۔۔۔"میں وہ نہیں ہوں جس سے ماہ نور کی منگنی ہوئی ہے۔۔۔۔۔میں
تو تمہارا خیر خواہ ہوں۔۔۔میں ہی وہ ہوں جس نے شادی رکوار کھی ہے
"ولید نے اس کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے کہا

کیا مطلب؟؟؟؟"شانزیب آئبرو اچکا کر سوال کرنے لگا"

مطلب یہ کہ اگر میں چاہتا تو سب کو بتا دیتا کہ تم مانو سے پیار کرتے ہو اور تم" نے ہی مجھے دھمکایا تھا۔۔۔۔پر میں نے ایسا نہیں کیا" ولید نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال مسکرا کر کہا۔۔۔

لگتا ہے میرا وقت خراب چل رہا ہے۔۔۔جسے دیکھو مجھے بلیک میل کر رہا" ہے آج۔۔" پھر شاھنزیب دونوں ہاتھ فولٹ کر بڑے بھرم سے کہنے لگا "جا بتا دے سب کو تیری خیر خواہی کی ضرورت نہیں ہے مجھے" وہ لاپرواہی سے بول کر جانے لگا۔۔

ارے یار تم تو لڑائی کر رہے ہو میں لڑنے نہیں دوستی کرنے آیا ہوں" تمہارے پاس" ولید اس کا ہاتھ پکڑ کر بولا۔۔۔۔

مجھے دوستوں کی ضرورت نہیں پڑتی "اس نے بھرم سے کھ کر ولید کا ہاتھ " جھٹکا تھا۔۔۔۔۔

منگنی ٹوٹوانا آسان تھا پر شادی ٹوٹوانا نہیں ہو گا تمہیں ایک دوست کی " ضرورت پڑے گی دیکھ لینا" ولید کے کہنے پر شاہنزیب نے اسے لاپرواہی سے دیکھا۔۔۔ "تم مجھے دوست مانو یا نہ مانو۔۔۔ میں تو مانتا ہوں۔۔اس لئے مشورہ دیتا ہوں اس ٹریپ پر ضرور چلو۔۔۔تاکہ وہاں جا کے معلوم کر سکو کہ مانو تم سے پیار کرتی ہے بھی یا نہیں؟؟؟۔۔۔۔سب سے پہلے یہ جاننے کی کوشش کرو شاہ کے ماہ نور کیا چاہتی ہے وہ تمہارے بارے میں کیا سوچتی ہے ۔۔جس نظر سے تم اسے دیکھتے ہو وہ تمہیں دیکھتی ہے یا نہیں؟؟؟؟ ۔۔۔کہیں ایسا نہ ہو ہم دونوں شادی ٹوٹوانے چلیں اور بعد میں پتہ چلے کہ مانو تو اپنے منگیتر کو دل دے چکی ہے پھر یہ سب بیکار ہو جائے گا" ولی مشورہ دے کر ہلکے سے شاھنزیب کی پیٹ تھپتھپاتے ہوئے جانے لگا۔۔۔۔

مجھے یقین ہے کہ وہ اپنی شادی سے خوش نہیں اسکا چہرہ مرجھایا مرجھایا سا" رہتا ہے" شاھنزیب نے کہا۔۔۔

تو پھر ٹھیک ہے پتہ کرو وہ خوش کیوں نہیں ہے۔۔۔کیونکہ اس کی دو" وجوہات ہو سکتی ہیں پہلی اسے لڑکا پسند نہیں دوسری اسے کوئی اور بہت زیادہ پسند ہے" مفاہمانہ انداز میں ولید کھ کر چلا گیا۔۔۔

شاھنزیب "ماھنور کی آواز کانوں کی سماعت سے ٹکرائی وہ بھت ہلکی آواز" میں مخاطب کر رہی تھی...اس کی نگاہ جب ماھنور کے پاؤں پر پڑی...بلیک رنگ کی اونچی ھیل والی سینڈل... بلینک رنگ کی پینٹ اور تھوڑا اوپر نظر اٹھائی تو سفید رنگ کی اسکرٹ میں ملبوس اسے ماھنور نظر آئی...وہ کالے

رنگ کی موٹے موتیوں کی مالا پہنی ہوئی تھی... بال کھلے ہوئے بلکل اسٹیٹ ...آدھی زلفیں آگے سینے پر اور آدھی کمر کو ڈھانکیں ہوئیں...اس کی دودھیار نگت پر لال رنگ کی ڈاک لپ۔اسٹک قیامت ڈاھ رہی تھی....آنکھوں کے اوپر موٹا موٹا مچھلی والا لائینز لگائے ہوئے....ماھنور اس قدر حسین لگ رہی تھی کے شاھنزیب دیکھتا کا دیکھتا ہی رھ گیا...وہ تو پہلے ہی اس کے دل پر چھائی ہوئی تھی پر اس لمحہ وہ اس کے حواس پر بھی چھا گی تھی...وہ آنکھیں جھپکانا تک بھول گیا تھا...سانسیں تھم گیں...ٹک ٹکی لگائے اسے دیوانوں کی طرح تکنے لگا...ماھنور کوئی آسمانوں سے اتری پری معلوم ہو رہی تھی..."کیسی لگ رہی ہوں؟؟؟"ماھنور نے اسے کھویا کھویا دیکھا تو اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے پوچھا تھا...اس نے اگلے ہی لمحے نظریں چرا لیں تھیں اس سے

کپڑے بدلو جا کر"شاھنزیب نے نظریں نیچے جھکا کر کہا"

کیوں؟؟؟....میں کیوں چینج کروں؟؟"ماھنور نے اس کے خلاف"
...احتجاج کیا

کیونکے میں کہ رہا ہوں چینج کرو....جاؤ اوپر"شاھنزیب نے غصے میں مگر"
... نظریں جھکائے ہی کہا تھا

...میں نہیں کروگی"ماھنور نے صاف الفاظ میں منع کر دیا تھا"

میں نے کہانا....جاؤ اوپر چینج کرؤ.....تمھیں سمجھ نہیں آتی پیار سے"""
..شاھنزیب نے اس بار غصے سے اس کی طرف دیکھا تھا

میں تو نہیں کرؤ گی چینج.....جو کر سکتے ہو کر لو" وہ نیڈر بن کہتے"
ہوئے۔۔۔۔۔منہ بسور کر جانے لگی... شاھنزیب نے اسی لمحے اس کا
سیدھا ہاتھ زور سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچا...اس نے اتنی زور سے کھینچا تھا
کے وہ بے جان گڑیا کی مانند اس کی جانب کھینچی چلی آئی اور آ کر اس کے سینے
...سے لگی

میں بھی تمھیں ایسے کپڑوں میں کسی کے سامنے جانے نہیں دوں"
گا....اس سے پہلے کوئی آئے.....تم جا کے کپڑے بدلو" شاھنزیب اس کا
بازو مضبوطی سے پکڑ... کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورتے ہوے کہ
کر اسے سیڑھیوں کی جانب کھینچتا ہوا لے آیا اور اسے وہاں چھوڑ کر آنکھیں
....سے اوپر جانے کا اشارہ کیا

میں نے کہ دیانا... میں نہیں بدلوگی... یعنی نہیں بدلوگی.... میری مرضی"
... جس طرح کے چاھے کپڑے پہنوں.... تم ہوتے کون ہو مجھے روکنے
والے" وہ غصے سے کہتی ہوئی منہ مڑ کر وہیں کھڑی رہی... ضدی مزاج تو وہ
بچپن سے ہے.... مگر شاھنزیب کے سامنے اس کی یہ ضدی مزاجی چل
نہیں پاتی شاید ایک سال میں بھول گی تھی وہ.... شاھنزیب تو سعدیہ کو منع
کرتا تھا کے وہ ایسے کپڑے نہ پہنے.... صرف کزن کی حیثیت سے تو پھر وہ
ماھنور کو.... جیسے وہ اپنی ملکیت سمجھتا ہے اسے کیسے یہ کپڑے پہنے
دیتا..... یہ تو اس کی غیرت کو ہر گز گوارا نہ تھا... "چلو اوپر" شاھنزیب
نے اس کا بازو مضبوطی سے پکڑا اور اسے غصے سے زبردستی اوپر لے جانے
... لگا

"چھوڑو میرا ہاتھ شاہ..... مجھے رد ہو رہا ہے" ماھنور شاھنزیب سے ہاتھ
.. چھوڑانے کی بھرپور کوشش کرتے ہوے کہ رہی تھی

کر و جا کر کپڑے چینج" وہ ماھنور کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر گھسا تھا"
...اور اسے زبردستی کھینچ لایا تھا

اُو۔۔یہ کیا ہو رہا ہے؟؟؟" وہ دونوں کو لڑتا ہوا اور ساتھ ساتھ ماھنور کو"
مغربی لباس زبِ تن کیے ہوئے دیکھ آنکھیں پھاڑ حیرت سے استفسار کر رہی
... تھی

اچھا ہوا تم آئیں...اس کے کپڑے چینج کرواؤ....پیار سے کہ رہا ہوں تو"
اسے سمجھ نہیں آرہا....اور سختی میں اس کے ساتھ کرنا نہیں چاھتا"
...شاھنزیب نے ماھنور کا بازو چھوڑا اسماء سے مخاطب ہو کر کہا

مانو تم نے سعدیہ جیسے کپڑے کیوں پہن رکھے ہیں؟؟؟" اسماء ماھنور سے "
...الجھی نگاہ سے تکتے ہوئے بولی

میری مرضی... میں جس طرح کے چاھے کپڑے پہنوں.... یہ لڑکا ہوتا "
کون ہے مجھے کچھ بولنے والا؟؟؟" ماھنور نے شاھنزیب کو منہ چڑھاتے
...ہوئے اسماء سے بڑے بھرم سے کہا

یہ لڑکا..... تم مجھے یہ لڑکا بول رہی ہو.... بتاؤں ابھی تمھیں کے کون "
ہوں میں" شاھنزیب کو ماھنور کا کہا جملا سخت ناگوار گزرا تھا.... اس نے
اسماء کا بھی لحاظ نہ رکھا... اور ماھنور کے بازو کو مضبوطی سے اپنی گرفت میں
لے کر اپنی طرف کھینچا.... وہ خوبصورت سی گڑیا آکر اس کے سینے سے
لگی... اس نے ماھنور پر دھاڑتے ہوئے کہا... ماھنور اسے غصے سے آگ
بگولہ ہوتا ہوا دیکھنے کے باوجود ذرا سہ بھی نہ ڈری... وہ شاھنزیب کی

آنکھوں میں آنکھیں ڈال بے خوفی سے بولی: ''او..... تو آپ کو تکلیف ہو رہی ہے.... میرے آپ کو لڑکا کہہ کر مخاطب کرنے سے.... اور جو تم مجھے ایک ہفتے سے اذیت دے رہے ہو.. مجھے ایک اجنبی لڑکی کی طرح ٹریٹ کر رہے ہو اس کا کیا؟؟؟..... میں نے تمھیں اجنبی کی طرح ٹریٹ کیا تو غصے سے تلملا اٹھے.... اور مجھ پر حکم چلانے چلے آئے..... جو کرنا کر نظریں چاہے کر لو.... میں تو یہی کپڑے پہنوں گی... تم تو مجھے دیکھ چورا لیتے ہو... تو اب بھی یہی کرو... شاباش بچے'' کہہ کر ماھنور نے شاھنزیب کے چہرے پر ہلکا سا تھپتھپایا تھا... طنزیہ مسکراھٹ اپنے لبوں پر سجاتے ہوئے کہا تو شاھنزیب کے تن بدن میں آگ لگ گئی... سجاتے ہوئے کہا تو شاھنزیب کے تن بدن میں آگ لگ گئی

مانو لڑائی کو اور طول مت دو.... جاؤ کپڑے بدلو'' اسماء نے شاھنزیب سے'' ماھنور کا بازو چھوڑوایا اور دونوں کے بیچ میں کھڑی ہو کر ماھنور پر غصہ کرتے ہوئے بولی...

نہیں بدلو گی کہ دیا میں نے.... جو کرنا چاہے کر لے یہ... ڈرتی تو میں اپنے" باپ سے بھی نہیں ہوں" ماھنور نے غرور سے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال نیڈر لہجے میں کہا اور مڑ کر واپس باہر جانے لگی...

ماھنور" شاھنزیب نے زوردار آواز میں کہا مگر وہ نہ روکی.... "قسم ہے" تمھیں میری.... یہ کپڑے پہن کر تم کسی کے سامنے نہیں آؤ گی" جب ماھنور شاھنزیب کی آوازوں کو اگنور کرتے ہوئے دروازہ کھولنے لگی تو اس لمحہ شاھنزیب نے اپنی قسم دے دی.... ماھنور کے پاؤں وہیں جم گئے تھے... لوک پر سے ہاتھ ہٹا لیا اس نے....

میں جا رہا ہوں... آگے تمھاری مرضی" شاھنزیب چلتا ہوا آیا لوک کھولا" اور بڑے پر اعتماد ہو کر باہر چلا گیا.... ماھنور اپنے دونوں ہاتھوں کو مسل رہی

تھی مانو اپنا غصہ پی رہی ہو.... اسماء جانتی تھی شاھنزیب کی قسم ماھنور کے لیے کیا اہمیت رکھتی ہے... "اب تو میرے کچھ کہنے کی ضرورت ہی باقی نہیں رہی.... نیچے ملتے ہیں جلدی آجاؤ" اسماء اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہہ کر چلی گئی....

"یہ ٹھیک ہے... اگر غصے سے کام نہیں بنا تو محبت سے ھرا دیا... اپنی منگیتر تو اسے انھیں کپڑوں میں اچھی لگتی ہے اور میں نے پہن لیے تو اتنا غصہ ہو گیا..... سعدیہ ہی اچھی رہی... منگیتر اس کا ہے مگر رعب مجھ پر چلا رہا ہے کمینا" ماھنور دل ہی دل کڑکڑائے جا رہی تھی.-------.

"یہ آپ لوگوں کے ساتھ کیوں جا رہا ہے؟؟؟" شاھنزیب نے بس میں ولید کا سامان رکھتے ہوئے شہزاد سے پوچھا تھا....

...بڑے ابو کے دوست کے بیٹے کی حیثیت سے "شہزاد نے جواب دیا"

شہزاد بھائی یہ بیگ تو رہ گیا... یہ بھی بس میں رکھ دیں" ماہنور نے کالے"
رنگ کا بیگ پکڑا ہوا تھا... شہزاد جب سب کے بیگ رکھ کر بس کے
...دروازے پر آیا تو ماہنور نے کہا

یہ تو میرا بیگ ہے.... یہ تمہیں کہاں سے ملا؟؟؟" شاہنزیب بھی بس"
سے باہر نیکلا تو اس کی نظر پہلے ماہنور پر پڑی... جو جامنی رنگ کی چولی والی
فراک چوڑیدار پاجامہ اور دوپٹہ پہنے ہوے بالوں میں پونی باندھے کھڑی
.... تھی... شاہنزیب نے حیرت سے اس سے پوچھا تھا

شہزاد بھائی اسے بس میں رکھوا دیں" ماہنور نے شاہنزیب کی بات ان"
.... سنی کر کے شہزاد سے متوجہ ہو کر بولا

تمھیں سمجھ نہیں آرہا کیا؟؟؟.....یہ میرا بیگ ہے...اس میں کوئی" کپڑے یا سامان نہیں ہے....لاؤ دو مجھے واپس" شاھنزیب نے ماھنور کے آگے ہاتھ بڑھایا بیگ لینے کے لیے....

پہلے اسے رکھ دیں...جلدی سے" ماھنور نے شاھنزیب کی بات ہوا میں" غل کر دی تھی اور شھزاد کی جانب بڑھ گی تھی جو بس کی سیڑھیوں پر کھڑا تھا.....

تمھیں سمجھ نہیں آتی....یا بہری ہو گی ہو؟؟؟..یہ میرا بیگ ہے لاؤ دو" مجھے واپس" شاھنزیب نے ماھنور سے بیگ چھینا تھا..." یہ اتنا بھاری کیوں ہو رہا ہے؟؟؟؟" بیگ کا وزن شاھنزیب کو بتا رہا تھا کے اس میں سامان موجود ہے...

اس میں کپڑے ہیں اس لیے بھاری ہو رہا ہے.... اور اب یہ نہ پوچھنا" بے وقوفوں کی طرح کے کس کا سامان ہے اس کے اندر" ماھنور نے مسکراتے ہوئے طنز کا تیر چلایا تھا .....

جب میں جا ہی نہیں رہا تو سامان پیک کرنے کی کیا ضرورت تھی؟؟؟ اور" میڈم آپ کس کی اجازت سے میری الماری میں گھسی ہیں؟؟؟" شاھنزیب کی ناک مارے غصے کے لال ہو رہی تھی... ماھنور اس پر مزید اسے مسکراء مسکراء کر جلا رہی تھی...

مسکرانا بند کرؤ.... اور میری بات کا جواب دو.... تم میرے بغیر پوچھے" میری الماری میں کیوں گھسیں؟؟؟؟" شاھنزیب تیور چڑھائے غصے سے پوچھ رہا تھا....

شھزاد بھائی آپ کیا چپ چاپ مزے لے رہے ہیں ہماری لڑائی"

کے.... چلیں جلدی سے یہ بیگ اندر رکھ دیں" ماھنور شاھنزیب کے غصے

کو خاطر میں نہ لاتے ہوے آس سے بیگ چھین۔۔۔ شھزاد کی جانب بڑھاتی

....ہوئی بولی

....لاؤ دو" شھزاد نے کہتے ہوے بیگ لیا تھا"

بھائی میں نہیں جارہا" شاھنزیب نے شھزاد کو بیگ رکھنے جاتے دیکھا تو"

....پیچھے سے جتاتے ہوئے کہا

دیکھو یار مجھے اور بھی بھت کام ہیں.... تم دونوں آرام سے لڑو.....جو جیتے"

وہ مجھے بعد میں بتادے....ابھی میرا کام بیگ رکھنا ہے وہ مجھے کرنے دو

.....تم دونوں لڑو"شہزاد مسکراتا ہوا کہہ کر چلا گیا تھا دونوں کو لڑنے کی کھلی چھوٹ دے کر.....

تم ہوتی کون ہو؟؟؟میرا سامان بغیر میری اجازت کے لانے"
....والی؟؟؟"شاہنزیب ماہنور کو گھورتے ہوئے استفسار کرنے لگا

اتنی جلدی بھول گے مجھے؟؟؟..بہت کچی یادداشت ہے"
تمھاری.....بادام کھایا کرؤ سخت ضرورت ہے تمھیں....میں....میں وہی ہوں شاہ.....جسے قسم دے کر آرہے ہو تم اپنی...جس حق سے تم نے مجھے قسم دی تھی نا.....اسی حق سے میں کہہ رہی ہوں.....چلو ہمارے ساتھ..."اس نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال اپنا حق جماتے ہوئے کہا

سب بس کے پاس تیار کھڑے تھے... ''شاھنزیب کہاں ہے؟؟۔۔۔۔وہ جارہاہے یانہیں؟؟؟'' علی نے سب کودیکھ کر پوچھا تھا...

.... نہیں... وہ نہیں جارہا'' سعدیہ نے اداس لہجے میں کہا''

وہ جارہاہے... تیار ہونے گیاہے آتاہی ہوگا'' ماھنور نے مسکراتے ہوئے'' مسرت بھرے لہجے میں کہا...

لوآگیاوہ'' ریشم نے کہاتوسب مڑکر گھر کے دروازے سے اسے نیکلتاہوا'' دیکھنے لگے.... وہ کالے رنگ کی ھائی نیک لال رنگ کا مفلر گردن میں باندھے نیلے رنگ کی جینز پہنے ہوئے... وہ پروقاراندازمیں چلتاہوا آرھاتھا جیسے کوئی شھزادہ ہو... سب کی نظروں کامرکزبناہواتھاوہ....

آج تو لڑکیوں پر تمھارا جادو سر چڑھ بول رہا ہے.... خاص طور پر سعدیہ" کے.... دیکھو ابھی تک منہ کھولے کھڑی ہے" کامران نے سعدیہ کو ٹکٹکی ... باندھے شاھنزیب کو دیکھتے ہوے دیکھ چھیڑنے کی نیت سے کہا

کوئی نہیں... منہ کب کھلا میرا..." سعدیہ منہ بسور کر کامران کی بات کا" ...جواب دے کر من ہی من مسکرانے لگی

... چلو گاڑی میں بیٹھو.... دیر ہو رہی ہے" راحیل نے سب کو بیٹھنے کا کہا"

اوسوری.... آنے میں لیٹ ہو گیا.. میں تو آفس سے ٹھیک ٹائم پر نیکل گیا" تھا پر راستے میں ٹریفک بھت تھا.... سوری آپ لوگوں کو میری وجہ سے تکلیف ہوئی" شارق نے آتے ہی سب سے پہلے اپنے دیر سے آنے کی معافی

مانگی تھی....ماھنور بلکل اس کے سامنے کھڑی تھی توریشم نے اسے کونے
...مار کر چھیڑا تھا

اتنی دیر نہیں ہوئی ہے تمھیں...لاؤ اپنا سامان دو"راحیل نے شارق کا"
....سامان لیا اور بس میں رکھوانے لگا

شاھنزیب تم کب آئے؟؟؟"شارق نے شاھنزیب کو بس کے پاس کھڑا"
دیکھ بڑی مسرت بھرے لہجے سے استفسار کیا...شاھنزیب اس کی چہرے
کی خوشی دیکھ الجھ گیا تھا..."میں تو اسے اتنا خاص جانتا بھی نہیں ہوں پھر یہ
مجھے دیکھ اتنا خوش کیوں ہو رہا ہے" وہ دل میں سوچ....چہرے پر مسکراہٹ
سجائے:"بس کچھ دنوں پہلے....رومیساء آپا نہیں آئیں؟؟؟"شاھنزیب
...نے ہاتھ ملاتے ہوئے پوچھا

رباب کی طبعیت ٹھیک نہیں ہے...اس لیے بھا بھی نہیں آسکیں...پر"
انھوں نے مجھ سے کہا ہے کے ہر وقت گردن میں کیمرا ٹانگے رہوں...اور
ہر لمحہ اس میں قید کرلوں...تاکے جب وہ ان تصویروں کو دیکھیں تو انھیں
لگے کے وہ ہمارے ساتھ ہی تھیں" شارق محبت سے لبریز گفتگو کر رہا
تھا...وہ شاھنزیب سے اس طرح باتیں کر رہا تھا جیسے اس کا بیچھڑا ہوا یار
ہو...یہ دیکھ سامنے کھڑا ولید مسکراء رہا تھا...شارق شاھنزیب سے بات
کر کے ھٹا تو ولید فوراہی شاھنزیب کے پاس چلا آیا..."مجھے توقع تھی تم تو
اس شخص کو چیر پھاڑ دو گے اگر وہ تمھارے سامنے آگیا جس نے تمھاری
ماھنور کو تم سے لیا ہے...مگر تم تو اس سے مسکراء مسکراء کر باتیں کر رہے
ہو" ولید کے کہتے ہی شاھنزیب کے کان کھڑے ہوے تھے...."تو وہ
شارق ہے؟؟؟" شاھنزیب نے غصے کے مارے اپنے دونوں ہاتھوں کی
مھٹی بنالی تھی مانو اپنا غصہ پی رہا ہو....

ہاں"بس ولید کا یہ کہنا تھا کے شاھنزیب کے سامنے رومیساء آپا کے ولیمے"
میں ماھنور کا اس کے ساتھ تصویر بنوانے والا سین نظروں میں گھوم گیا
... تھا... ولید تو کہ کر بس میں چڑھ گیا

چلو شاھنزیب" کہتا ہوا شارق بھی بس میں چڑھ گیا پر وہ وہیں سوچوں میں"
... گم سم کھڑا رہا

چلو شاہ... چلنا نہیں ہے کیا؟؟؟" ماھنور فکر مند ہو کر بس کی کھڑکی سے"
جھانکتے ہوئے بولی... ماھنور کی آواز پر پلٹ کر اس نے ماھنور کی جانب
شکوے بھری نگاہ سے دیکھا... اس کی آنکھوں میں جو درد تھا وہ ماھنور نے
ایک لمحے میں ہی محسوس کر لیا... شاھنزیب کا دل پارے پارے ہو گیا
تھا.... شاھنزیب نے ایک گہری سانس لی اپنا چہرہ مسلتا ہوا بس میں چڑھ
گیا... بس کی ساری سیٹیں فل تھیں سوائے ماھنور اور سعدیہ کے برابر

والی....پہلے ماھنور کی سیٹ تھی جیسے چھوڑ کر وہ پیچھے سعدیہ کی سیٹ کی جانب بڑھ گیا.... سعدیہ مسکراتے ہوئے آسکا خیر مخدم کر رہی تھی

"شاہ... تم ماہنور کے پاس بیٹھو.... میں اس پورے سفر میں تم سب کی ماسٹر ہوں سمجھ لو.... امی نے مجھے تم سب کی ذمہداری سونپی ہے اور ان کا آوڈر ہے کے سب پر خوب نظر رکھی جائے.. خاص طور پر ان منگیتر والوں اور والیوں پر... اس لیے تم سعدیہ کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتے" بھابھی نے اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر پوری بس میں اعلان کیا تھا...

"پر بھابھی ہم تو چھوٹے ہیں ناں.... ہم تو سب کے سامنے بھی ساتھ بیٹھ جاتے ہیں" سعدیہ نے کھڑے ہو کر پیچھے منہ کیا تھا جہاں بھابھی کھڑیں تھیں... بھولا سہ چہرہ بنا کر احتجاج کرنے لگی...

ہاں بھابھی یہ دونوں تو بچے ہیں...اِن پر یہ رول لاگو نہیں ہوتا"شہزاد نے"
....سعدیہ کی بات کی حمایت کی

نہیں یہ رول سب پر لاگو ہوگا.... چلو شاہ....مانو کے پاس جا کر"
بیٹھو"بھابھی حکم صادر کرتے ہوئے علی کے برابر والی سیٹ پر
بیٹھیں...شاہنزیب اداس چہرہ بنائے...ماہنور کے برابر میں بیٹھ
گیا....ماہنور کو برا لگا تھا کے وہ اس کے پاس بیٹھنے میں اتنے نخرے کیوں
دیکھا رہا ہے...بس میں اب صرف ایک سیٹ خالی تھی وہ تھی سعدیہ کی
....

چلو جی سب آ گئے؟؟...کوئی رہ تو نہیں گیا"کامران نے اپنی جگہ پر"
...کھڑے ہوتے ہوئے سوالیہ انداز میں اعلان کیا تھا

...ہاں"اسماء فکر مند ہوتے ہوئے بولی تھی"

کیا؟؟...کیا رہ گیا...افراد تو سارے ہیں؟؟؟"کامران نے سب پر نظر"
...دوڑاتے ہوئے سیریس لہجے میں پوچھا

ہاں.....وہ.....تمھاری عقل.....وہ تو ہم دادو کے صندوق"
میں ہی چھوڑ آئے"اسماء نے مزاحیہ انداز میں کہا تو سب ہسنے لگے...سوائے
....ماھنور اور شاھنزیب کے

بس ائیر پورٹ پر جا کر رکی....راحیل اور علی اترے ثانیہ کو لینے کے
لیے....آج ڈیڑھ سال بعد ملنے والا تھا راحیل ثانیہ سے...وہ ثانیہ کو اپنی
اچھی دوست سمجھتا تھا....مگر ثانیہ اس بار پکا عزم لے کر لوٹی تھی کے ماھنور
کی شادی تک وہ راحیل کے دل میں بھی اپنی محبت کے دیپ جلانے میں

کامیاب ہو کر اسے اپنے رنگ میں رنگ لے گی.... وہ ویٹینگ روم میں آدھے گھنٹے سے انتظار کر رہی تھی... نظریں دروازے پر ٹکیں تھیں.... پہلے علی آتے ہوے نظر آیا.... ویٹینگ روم میں علی نے آکر ثانیہ کا سامان اٹھایا... راحیل ڈاک آتشی رنگ کا کرتہ جس کا کالر سفید رنگ کی کڑاھی ہوا واہ تھا اور سفید رنگ کی گہر والی شلوار میں ملبوس تھا.... بھت خوبصورت لگ رہا تھا اس کی رعبدار شخصیت پر یہ رنگ..... ثانیہ ویٹینگ روم سے باہر آئی تو راحیل مسکراتا ہوا ویلکم کر رہا تھا.... علی بھئیا آگے آگے تھے اور وہ دونوں پیچھے پیچھے....

ایک سوال کروں؟؟" وہ چلتے ہوے راحیل کو دیکھ پوچھ رہی تھی... "ہاں" ...ضرور" راحیل نے مسکراتے ہوے جواب دیا

تم ویٹینگ روم میں اندر کیوں نہیں آئے؟؟؟....باہر کھڑے انتظار کیوں" کرتے رہے"ثانیہ نے تجسس سے پوچھا

پچھلی بار جب میں لینے آیا تو تم گلے لگ گی تھیں...وہ تو شکر ہے خدا کا کے" کوئی اس وقت میرے ساتھ نہ تھا...ورنہ تم نے تو پورے خاندان میں ہمارا ریکارڈ لگوا دینا تھا....اس بار علی بھئیا ساتھ تھے اس لیے میں کوئی رکس نہیں لینا چاھتا تھا"راحیل ثانیہ کے سامنے نہایت سنجیدگی سے کہ کر آگے تیز قدم بڑھاتا ہوا علی کے ساتھ چلنے لگا وہ اپنی ہسی بڑی مشکل سے کنڑول کر رہا تھا...

شاھنزیب تم لندن سے کب لوٹے؟؟؟....ضرور ماھنور کی شادی میں" شرکت کے لیے آئے ہو گے"ثانیہ نے بس میں شاھنزیب کو دیکھتے ہی پوچھا

ایک ہفتے پہلے ہی لوٹا ہے... اور اب شادی میں شرکت کر کے ہی واپس" جائے گا" ثانیہ کے سوال پر شاھنزیب تو خاموش رہا پر سعدیہ نے اپنی سیٹ سے کھڑے ہو کر جواب دیا تھا.....

اچھا بھابھی... منگیتر ساتھ نہیں بیٹھ سکتے... مگر راحیل پاجی اور ثانیہ تو" منگیتر نہیں ہیں.... یہ تو ساتھ بیٹھ سکتے ہیں ناں" سعدیہ اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر باہر نکل آئی تھی... اور راحیل ثانیہ کے لیے جگہ خالی چھوڑ دی تھی..... تاکے وہ دونوں ساتھ بیٹھ سکیں ...

ہاں... بھابھی بولیں... بیٹھ سکتے ہیں یا نہیں؟؟؟" اسماء بھی مسکراتے" ہوئے پوچھ رہی تھی... راحیل نے اسے گھور کر دیکھا تو فورا نظریں چورالیں... جس پر ولید دبی دبی ہسنی ہسنے لگا.....

سعدیہ تم راحیل کی جگہ پر آجاؤ" کامران نے اپنی برابر والی سیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے سعدیہ کو بلایا تھا... ثانیہ راحیل اور سعدیہ تینوں کھڑے تھے.... راحیل سعدیہ کو رستے سے ہٹنے کا اشارہ بھی کر رہا تھا تاکے اپنی جگہ پر بیٹھے.... مگر سب سعدیہ کو آنکھوں کے اشارے سے وہیں کھڑا رہنے کا اشارہ کر رہے تھے...

بولیں ناں.... بھابھی" کامران بھی بے تابی سے پوچھ رہا تھا... اس کے جواب میں بھابھی مسکراءدیں.... تو سب سمجھ گئے کے بھابھی کی رضامندی ہے.... سعدیہ فوراً جا کر پیچھے کامران کے برابر میں بیٹھ گئی.... ثانیہ کھڑکی کے پاس والی سیٹ پر اور راحیل اس کی برابر والی سیٹ پر جیسے ہی بیٹھا پوری بس: "اُووووو..... ھووووو..." کے شور سے گونج اٹھی.... کامران نے تو ایک دو سیٹیاں بھی ماریں.... سب خوب مزے لے رہے تھے دونوں کو

چھیڑ کر.... راحیل نے منہ پیچھے موڑ کر غصے سے ایک بار سب کی طرف دیکھا تو سب نظریں پھیر گئے.... منہ چھپا چھپا کر مسکرانے لگے....

شارق بلکل پیچھے بیٹھا تھا ولید کے ساتھ.... اسے ماھنور بلکل بھی نظر نہیں آرہی تھی.... "کیا بورینگ سفر ہے.... میں نے کیا کیا ارمان سجائے تھے اس سفر کے.... کے برابر میں نہ صحیح ایسی جگہ پر بیٹھ جاؤں گا کے اسے آرام سے دیکھتا رہوں... مگر یہاں تو اس کا کوئی چانس ہی نظر نہیں آرہا ایک جھلک دیکھنے کے لیے اتنا ترسنا پڑھ رہا ہے" شارق دل ہی دل کڑ کڑا رہا تھا....

ثانیہ ائیر پورٹ والی بات کا جواب دینا چاہتی تھی پر بس میں دینا اسے ٹھیک نہ لگا کیونکے سب کے کان اور آنکھیں انھیں دونوں پر ٹکیں تھیں...

میں بیٹھ جاؤں؟؟"اسماء کے برابر سے شہزاد اٹھ کر آگے بس والے کے"
پاس جا کر کھڑا ہو گیا تو ولید فورا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور چلتا ہوا آیا اسماء
...کے پاس...ولید نے پرامید نظروں سے اجازت طلب کی تھی

اگر منع کروں گی تو نہیں بیٹھو گے؟؟؟"اسماء منہ بسور تیمور چڑھائے"
...استفسار کرنے لگی

پہلے جواب دو پھر سوچوں گا کے کیا کرنا ہے"ولید ابھی بھی پرامید نظروں"
...سے تکتے ہوئے

نہیں"اسماء صاف منہ پر ہی انکار کر ڈالا تھا...وہ پہلے سے جانتا تھا کے"
...جواب یہی ملے گا اس لیے"شکریہ"کہ کر مسکراتے ہوئے بیٹھ گیا

کان میں میل بھرا ہے کیا؟؟؟...سنائی کم دیتا ہے کیا؟؟؟میں نے منع کیا"
ہے بیٹھنے سے...."اسماء خفگی بھرے لہجے سے ابھی بول ہی رہی تھی کے
ولید نے اپنا کان اس کے چہرے کے قریب کر کہا:"خود دیکھ لو کتنا میل بھرا
ہے..ہو سکے تو اپنے پیارے پیارے ہاتھوں سے صاف بھی کر دو"وہ
...شرارت بھرے انداز میں گویا ہوا

بس نہیں چلتا...تمھیں ہی صاف کر دوں"اسماء دانت پیستے ہوے"
بولی.."اٹھو یہاں سے...میں نے منع کیا"وہ بول ہی رہی تھی کے ولید
مسکراتے ہوے:"تمھارے لبوں پر کچھ اور تمھارے دل میں کچھ اور ہوتا
ہے...اور میں تو سوچ کر آیا ہوں...کے اب سے وہی سنو گا اور کروں گا جو
تم دل سے کہنا چاھتی ہو مجھ سے"ولید مسکراتے ہوے کہ رہا تھا

تمھاری غلط فہمی ہے.. میں جو کہتی ہوں وہ دل سے ہی کہتی ہوں...اور تم" میرا پیچھا چھوڑ دو.... جا کر کسی اور لڑکی کے ساتھ فلرٹ کرؤ.... کیونکے مجھ پر تو تم صرف اپنا وقت ضائع کر رہے ہو" اسماء نے محبت کا جواب سخت بے رخی سے دیا...

ٹھیک ہے... ویسے یہ دیکھ کر خوشی بھت ہوئی کے تمھیں میرے وقت کی کتنی فکر ہے..." وہ گہری نظروں سے اسماء کے وجود کو تکتے ہوے بولا...

تمھارے وقت کی فکر اور مجھے... دل کو بھلانے کے لیے خیال اچھا" ہے... میری طرف سے بھاڑ میں جاؤ تم" اسماء نے منہ بسور کہا تو وہ اسماء کی اس قدر بے رخی پر بھی بڑے پیار سے "ہم بھاڑ میں کیوں جانے لگے.... ہم تو وہ ہیں جن کے قدموں میں پریاں آ کر خود گرتی ہیں" اس نے شوخی سے کہا تو اسماء اسے کھا جانے والی نگاہ سے گھورنے لگی...

بس چاے کے ڈھابے پر رکی.... سب تھک گے تھے دو گھنٹے سے بیٹھے بیٹھے ... سب اتر گے صرف شاھنزیب کے علاوہ...ماھنور اترنا چاھتی تھی مگر شاھنزیب باہر کی جانب تھا اور ماھنور اندر... وہ شاھنزیب سے کوئی بات نہیں کرنا چاھتی تھی اس لیے خاموش بیٹھی رہی ...

تم دونوں کے لیے چاے یہیں لادوں؟؟"شھزاد نے دونوں سے پوچھا".. ...

میری لادیں" ماھنور نے فورا شھزاد سے کہا" ...

اور تمھیں شاہ؟؟؟"شھزاد شاھنزیب سے مخاطب ہو کر" ...

نہیں بھائی" شاھنزیب نے اپنا سر مسلتے ہوے منع کر دیا" ...

ناراض ہو کیا؟؟؟...کے تمھیں سعدیہ کے ساتھ بیٹھنے نہیں"
دیا؟؟؟"شھزاد شاھنزیب کو اداس دیکھ پوچھ رہا تھا...کیونکے وہ شاھنزیب
...کو دو گھنٹے سے بت بنے بیٹھا دیکھ رہا تھا تو سمجھا شاید وہ برا مان گیا ہے

نہیں بھائی...ایسی کوئی بات نہیں"شاھنزیب نے صاف منع کیا...پر"
شاھنزیب کا چہرہ کچھ اور الفاظ کچھ اور کہ رہے تھے....جو برابر میں بیٹھی
...ماھنور بھی دیکھ رہی تھی

یار بھابھی بڑی ہیں....ان کی بات کا برا مت مانو....میں بات کرتا ہوں"
ان سے"شھزاد اپنا بھاری بات شاھنزیب کے کندھے پر رکھ کر اسے
سمجھانے لگا...ماھنور کے تن بدن میں آگ لگ رہی تھی یہ دیکھ...مگر وہ
...غصہ پی رہی تھی اپنا

ایسی کوئی بات نہیں ہے" شاھنزیب نے پھر اپنی بات دوھرائی تھی... مگر"
... شھزاد مسکراتا ہوا چلا گیا

مجنوں کی اولاد" شھزاد کے جاتے ہی ماھنور نے دانت پستے ہوے"
... شاھنزیب کو دیکھ ہلکے سے بڑبڑایا

... کیا کہا تم نے مجھے ؟؟؟" شاھنزیب غصے سے پوچھنے لگا"

جو تم نے سنا.... ڈرتی تھوڑی ہوں تم سے.... جو اپنے الفاظ بدل لوں"
گی.. پھر سے سن لوا گر تمھارے کانوں میں ہڑتال ہے تو... مجنوں کی
... اولاد" ماھنور تو لڑائی کے پکے ارادے میں معلوم ہو رہی تھی

مجنوں کی اولاد میں.... اور تم.. تم کیا ہو؟؟؟.... بڑا شوق تھا ناں تمھیں"
لوگوں کے ساتھ تصویریں بنوانے کا" شاھنزیب نے اس پر چڑھائی کرنا
شروع ہی کی تھی کے اسکی نظر شارق پر پڑی... جیسے دیکھ وہ خاموش ہوا
... تھا

آپ کی چائے" شارق ماھنور کی چائے لایا ہے یہ دیکھ کر تو شاھنزیب کا"
.... خون ہی کھول گیا تھا.... دل چاہا یہ گرما گرم چائے اسی پر الٹ دے

شکریہ" ماھنور نے چائے کا کپ لینے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا ہی تھا کے"
بڑی پھرتی سے شارق کے ہاتھ سے شاھنزیب نے چائے کا کپ لے
لیا... شارق اور ماھنور دونوں حیرت سے اس کی شکل دیکھنے لگے... "ہم
دونوں شیئر کر لیں گے شکریہ" شاھنزیب نے مصنوعی مسکراھٹ لبوں پر
سجاتے ہوے کہا... شارق ماھنور سے باتیں کرنے کے ارادے سے آیا

تھا... مگر شاھنزیب توھٹنے کے لیے تیار ہی نہ تھا... وہ شاھنزیب کی وجہ سے کوئی بات کر ہی نہیں پایا.. تو دل ہی دل شاھنزیب کو گالیاں دیتا ہوا مصنوعی مسکراھٹ لبوں پر سجائے ماھنور کو دیوانوں کی طرح تکتا ہوا چلا گیا...

اس کے جاتے ہی شاھنزیب ماھنور کو گھور کر دیکھنے لگا...

کیا؟؟؟" وہ آبرو اچکائے انجان نگاھوں سے پوچھنے لگی..."

بھاڑ میں جاؤ" شاھنزیب نے غصے سے تلملاتے ہوئے کہا... "تم خود چلے جاؤ" ماھنور نے بھی اتنے ہی غصے سے جواب دیا.... اپنی چائے اس کے ہاتھ سے لے کر پینے لگی...

"شاھنزیب ابھی بچہ ہے... شاید اس لیے وہ خود نہیں سمجھ پاتا کے وہ چاھتا کیا ہے.... کہتا ہے اپنی امانت لینے آیا ہے یہاں... سعدیہ کے علاوہ ہمارے گھر میں اس کی امانت اور کون ہو سکتی ہے... ویسے بھی سعدیہ کے علاوہ سب ہی عمر میں شاھنزیب سے بڑی ہیں..." شھزاد چاے پیتا جا رہا تھا اور شاھنزیب کے متعلق سوچتا جا رہا تھا....

"ویسے بھابھی.... آپ نے تو سب کا دل توڑ دیا.... خاص طور پر شاھنزیب کا... دیکھیں کیسے منہ لٹکاے بس میں بیٹھا ہے" شھزاد کچھ بولے اس سے پہلے کامران نے بھابھی سے شاھنزیب کے لیے سفارش کی تھی....

"شاھنزیب کی محبت اتنی الجھی ہوئی کیوں ہے سمجھ نہیں آتا مجھے.... میرے لیے اس بات پر یقین کرنا اتنا مشکل کیوں ہے کے وہ میری خاطر منہ لٹکاے بیٹھا ہے بس میں..." سعدیہ خود ہی سے کلام کر رہی تھی الجھ کر...

اچھا بھئی.... کہو اس سے جا کر بیٹھ جائے آپنی منگیتر کے پاس....اور تم" سب بھی بیٹھ جاؤ.... ورنہ کہو گے کے بھابھی کو نہ لاتے تو ہی اچھا تھا...بھابھی نے تو ساری ٹریپ ہی خراب کر ڈالی" بھابھی نے وہیں بیٹھے بیٹھے کہا تو سب ان کی بات سن مسکرانے لگے....

چلیں شہزاد بھائی...آپ کے تو مزے آ گئے....اب آپ کو بھانے بھانے" سے بس والے کے پاس جا کر کھڑا نہیں ہونا پڑے گا...صباء باجی کو دیکھنے کے لیے" ریشم نے شہزاد کے کندھے سے اپنا کندھا ٹکرا کر اسے چیھڑتے ہوے کہا تو شہزاد کے گال گلابی ہو گے....مانو ان کی چوری پکڑی گی ہو.....صباء بھی جھیپ گی تھی یہ سن.....

راحیل نے ثانیہ کے آگے چائے کا کپ پیش کیا... ''میں نے پی لی'' وہ ...ناراضگی سے کہنے لگی

آپ کو برا لگا... میرا آپ سے مزاق کرنا.... تو چلیں ہم توبہ کرتے ہیں'' آج سے آپ کے ساتھ مزاق نہیں کریں گے... اب تو ناراضگی چھوڑیں'' راحیل بہت پیار سے آنکھوں میں امید بھرے اسے دیکھتے ہوئے ...کہ رہا تھا

اب آپ کو ڈر نہیں لگ رہا کے سب ہمارا ریکارڈ بنائیں گے'' ثانیہ نے خفگی'' ...بھرے لہجے میں پوچھا

میں واقعی مزاق کر رہا تھا...اب اتنا تو حق ہوتا ہے ناں...دوستوں کا..یا" آپ کی سرکار میں دوستوں کو مزاق کرنے کی اجازت نہیں..." راحیل ...ابرؤ اچکائے سوالیہ انداز میں

دوستی کی بات آپ کے منہ سے زیب نہیں دیتی" سعدیہ کان لگائے" راحیل اور ثانیہ کی باتیں سن رہی تھی...اسے خاص آواز تو نہیں آ رہی تھی مگر چہرے کے زاویوں اور گفتگو کے انداز سے وہ اندازہ لگا رہی تھی کے ثانیہ روٹھی ہوئی ہے اور راحیل اسے منا رہا ہے....اسی وقت سعدیہ کے برابر ...میں کامران آ کر بیٹھ گیا

ثانیہ کی راحیل سے خفگی کی اصل وجہ اس کا ڈیڑھ سال میں ایک بار بھی رابطہ نہ کرنا تھا...راحیل پہلی ملاقعات میں ہی ثانیہ کے والد سے مل کر سمجھ

گیا تھا کے انھیں ان دونوں کی دوستی بلکل پسند نہیں... ''دوستی زبردستی کا سودا نہیں ہوتی راحیل'' ثانیہ نے اسے دیکھ مفاھمانہ انداز میں کہا... جس کے جواب میں وہ خاموش ہو گیا تھا تھوڑی دیر کے لیے...

زبردستی کا سودا تو مجھے بھی پسند نہیں... مگر میں چاھتا ہوں تم سے دوستی'' رکھنا... میرے پاس ٹائم نہیں تھا تم سے رابطہ کرنے کا.. سوری'' وہ سنجیدگی سے کہ کر چلا گیا...

تم کیا کر رہی ہو؟؟'' کامران نے سعدیہ سے بلند آواز میں پوچھا تھا جبکے وہ'' جانتا تھا کے وہ کان لگا کر ثانیہ اور راحیل کی باتیں سنے کی کوشش کر رہی ہے... ''کچھ بھی تو نہیں... چائے پی رہی ہوں... نظر کم آتا ہے کیا؟؟؟'' سعدیہ چوری پکڑے جانے پر بھی بڑے بھرم سے کہ رہی تھی...

ہاں نظر آرہا ہے مجھے... کے تم کتنی چائے پی رہی ہو" کامران اس کے "
ہاتھ سے چائے کا کپ چھین الٹا کر کے اسے دیکھاتے ہوئے طنزیہ مسکراتے
ہوئے بولا.... "یہ خالی ہے میڈم..." کہ کر چائے کا خالی کپ اس کے ہاتھ
...میں پکڑا کر چلتا بنا

مجنوں کی اولاد.... کیا میں یہ گستاخی کر سکتی ہوں پوچھنے کی کے تم اپنی"
پیاری سی منگیتر کے پاس بیٹھنے کے لیے مرے کیوں جارہے
ہو؟؟؟؟" ماھنور سے اپنا غصہ اب ضبط کرنا مشکل ہوتا جارہا تھا اس لیے اب
...وہ شاھنزیب پر چڑھائی کرنے لگی

...کیونکے مجھے تمھارے ساتھ نہیں بیٹھنا" وہ منہ بسور کر گویا ہوا"

کیوں میں نے تمھاری سیٹ کے نیچے کانٹے لگا دیے ہیں" ماھنور کھڑے"
...ہو کر دونوں ہاتھ نچانچا کر استفسار کرنے لگی

تم میں اتنی ہمت ہے کے میری سیٹ کے نیچے کانٹے لگاؤ ؟؟؟" وہ اکڑ کر"
...سیدھے بیٹھتے ہوئے تیمور چڑھائے پوچھنے لگا

میری ہمت کی تو بات ہی نہ کرؤ..... تمھاری طرح روتڑو اور بزدل نہیں"
ہوں میں... اتنی سی بات پر اتنا بڑا منہ پھولائے بیٹھے ہو" ماھنور شاھنزیب
کی نقل اتار منہ پھولاتے ہوئے بولی.... اس نے بے دیھانی میں اپنا چائے کا
...کپ آگے والی کرسی پر رکھ دیا تھا

تمھیں کبھی کچھ سمجھ آئے گا ہی نہیں.... کم عقل جو ہو" شاھنزیب نے"
...ناراضگی سے کھتے ہوئے منہ دوسری طرف پھیر لیا تھا

ہاں..ہاں...دنیا کی ساری عقل تو تمھارے پاس ہی ہے۔۔۔البرٹ آئن"
...سٹائن کی اولاد" وہ طنزیہ کہ کر واپس بیٹھی تھی

...جسے جھاں جگہ مل رہی تھی بس میں..وہ وہیں بیٹھتا جا رہا تھا

اللہ...آہ" کامران زور سے چلایا تو سب اسے دیکھنے لگے...کامران جلدی"
جلدی میں چاے کے کپ پر بیٹھ گیا تھا جیسے ماھنور نے بے دیھانی میں رکھا
تھا...وہ اپنے ھپ سھلاتے ہوے واپس کھڑا ہوا تھا..."یہ چاے کا کپ
کس بے وقوف نے یہاں رکھا ہے؟؟؟" چاے کا کپ مٹی کا تھا اس لیے
کامران کے بیٹھنے سے ٹوٹ گیا تھا...ماھنور نے کامران کو جب زور سے
دھاڑتا ہوا دیکھا تو اپنی سیدھی انگلی اپنے دانتوں میں زور سے

دبائی... شاھنزیب اسے دیکھنے لگا وہ اتنی بھولی سی لگ رہی تھی اس لمحے کے ... شاھنزیب سب کچھ بھول بھال بس اس کے چہرے کو پیار سے تکتنے لگا

شاھنزیب میں نے منع کیا تھا ناں... یہاں مت رکھو... دیکھو بیچارے" کامران بھائی کے لگ گئی... وہ تو شکر ہے کے کپ کانچ کا نہیں تھا... ورنہ کیا ہوتا" ماھنور نے بڑی ہی چلاکی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی غلطی کا سہرا ... شاھنزیب کے سر ڈال دیا تھا

کیا؟؟؟"۔۔۔پہلے شاہنزیب شاکٹ کے مارے تیمور چڑھائے چیخا" "..... پھر نفی میں گردن ھلاتے ہوئے "اس لڑکی کا کچھ نہیں ہو سکتا

ماھنور شاھنزیب کاری۔ایکشن دیکھنے کے باوجود: "کیا، کیا؟؟؟... ایک تو تمھاری وجہ سے کامران بھائی کے لگ گئی... اب چلو معافی مانگو ان سے" وہ

آوڈر چلاتے ہوئے شاھنزیب پر...اس کے لہجے میں اتنا بھرم تھا کے مانو واقعی غلطی شاھنزیب نے کی ہو.... شاھنزیب اسے گھورنے لگا تھا...دونوں ہاتھ بے نیازی سے فولٹ کر کے..ماھنور اسے یوں بیٹھتا دیکھ اپنے چہرے پر ھلکاسہ ہاتھ رکھ اسے التجائی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے:"پلیز"-----

سب اچھی طرح جانتے تھے کے یہ کارنامہ ماھنور نے ہی انجام دیا ہے..."آ.....آہ.....آ"کامران نے ماھنور کا کان پکڑ موڑا تھا.."اللہ چھوڑیں کامران بھائی"ماھنور کامران کے ہاتھ سے اپنا کان چھڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے کہہ رہی تھی...شارق بس والے کے پاس کھڑا یہ دیکھ مسکراء رہا تھا...یہی سب دیکھ کر تو وہ ماھنور پر فدا ہوا تھا...انھی شرارتوں کے بارے میں تو سنا تھا اس نے اپنی بھابھی سے....

تمھاری وجہ سے میری پینٹ خراب ہو گئی۔۔۔اب چینج کرنی پڑے"
...گی"کامران نے اس کا کان قص کے موڑتے ہوے کہا

کامران اس کا کان چھوڑو۔۔۔تکلیف ہو رہی ہو گی اسے"شاھنزیب نے"
....کھڑے ہو کر کامران کا ہاتھ ماھنور کے کان سے ھٹایا تھا

اب جلدی جاؤ پینٹ چینج کرؤ....اسے بعد میں آ کر ڈانٹ لینا....اور"
چاے والے سے کہو یہ سیٹ آ کر صاف کرے"علی نے اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے
کامران سے کہا....کامران گیا تو شاھنزیب اور ماھنور کی نگاہ شارق پر پڑی
.....جو ماھنور کو مسکراء مسکراء کر دیکھ رہا تھا...گویا فدا ھوے جا رہا ہو اس

...پر

سفر دوبارا شروع ہوا.... سردی کا موسم تھا... سب شال اوڑھے سو رہے تھے صرف شہزاد ولید اسماء ماھنور اور صباء کے... شاھنزیب اپنی سیٹ پر ٹیک لگا کر سو رہا تھا... مگر کھڑکی سے آتی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اس کے خوبصورت رخسار پر لگ رہی تھی.... جس کے سبب اسے مزید سردی لگ رہی تھی... "کھڑکی بند کر دو مانو" شاھنزیب نے نیند میں ہی ماھنور سے کہا... پر اس نے اَن سنی کر دی.... اور کھڑکی سے آنے والی فر فر ہوا کے مزے لینے لگی... شبنم گر رہی تھی.... ہر طرف دھن چھائی نظر آ رہی تھی.... آسمان پر ستاروں کی بارات کا سماں تھا

ماھنور نے کھڑکی سے باہر ہاتھ نیکالا تھا... ہوا کی تازگی اسے تازہ دم کر رہی تھی.... شاھنزیب ٹھنڈ کے مارے دونوں ہاتھ فولٹ کیے ہوئے تھا... ماھنور اس کے ساتھ تھی یہ احساس ہی ساری پریشانیوں کو دور کرنے کے لیے کافی تھا... اسے بڑے سکون کی میٹھی میٹھی نیند آ رہی تھی... وہ

پر سکون تھا کے وہ آج اس کے ساتھ ہے.... اور یہی سکون اس کے چہرے پر عیا تھا... نیند میں اس کی گردن سیٹ کا سپوٹ نہ ہونے کی وجہ سے لٹک گی تھی... ماھنور کو لگا کے اس کی گردن میں درد ہو جاے گا اس طرح سونے سے.... تو وہ خود شاھنزیب سے لگ کر بیٹھ گی اور اس کا خوبصورت رخسار اپنے کندھے پر رکھ لیا....

حویلی کے بارے میں جتنا سنا تھا وہ سب آج کم لگ رہا تھا... حویلی باہر سے دیکھنے میں بھت حسین تھیں.... کسی بادشاہ کا محل ہو جیسے... شاھنزیب ماھنور بھابھی ریشم ولید شارق اور ثانیہ پہلی بار حویلی کو دیکھ رہے تھے.... شھزاد بس سے سامان اتار رہا تھا اس لیے سب آپ جان کر صباء کو شھزاد کی مدد کرنے کے لیے چھوڑ آے تھے...

یہ تو بہت خوبصورت ہے" ولید اور ثانیہ نے ایک آواز ہو کر تعریف کی"
... تھی... تو سب ان کی بات سے اتفاق کر رہے تھے

اللہ... کتنی بڑی ہے یہ۔۔۔۔۔ اگر میں اس میں کھو گی تو؟؟؟؟" سب"
حویلی کے اندر داخل ہوے تو جہاں وہ باہر سے حسین تھی اتنی ہی اندر سے
اسے حسین پایا.... حویلی کی چھت گویا آسمان سے باتیں کر رہی
تھی.... بڑے بڑے جھومر لگے تھے... دیواروں پر بڑے بڑھوں کی پرانی
تصویریں.... حد نگاہ تک وسیع نظر آ رہی تھی... دیکھنے میں ایسا معلوم ہو رہا
تھا کے گویا ایک دن تو صرف حویلی دیکھنے میں ہی گزر جاے گا.... ہر طرف
.... خاموشی چھائی ہوئی تھی... ماھنور حویلی کو دیکھ بے ساختہ کہ اٹھی تھی

اچھاہی ہو گا... آفت ٹلے گی.... میں تو شکرانے کے نوافل ادا کروں"
..."گا" کامران نے ماھنور کی بات کا جواب منہ چڑھاتے ہوئے دیا

میں مزاق نہیں کر رہی... اگر میں واقعی کھو گی تو؟؟؟؟" ماھنور بھولا سہ"
...."چہرہ بنائے دوبارا پوچھ رہی تھی

میں آپ کو ڈھونڈ لوں گا... ڈریں مت.... میں ہوں ناں..." شارق"
ماھنور کے کان میں ہلکے سے سرگوشی کرتے ہوئے آگے بڑھ گیا تھا
مسکراتے ہوئے..... اس کی کہی بات شاھنزیب نے بھی سن لی
تھی... "میں تمھیں کبھی کھونے ہی نہیں دوں گا... ڈھونڈنے کا تو سوال ہی
نہیں اٹھتا" شاھنزیب نے سنجیدگی سے کہہ کر ماھنور کا ہاتھ تھام لیا
.... تھا.... ماھنور نے ہاتھ چھڑانا چاہا پر اس کی پکڑ کافی مضبوط تھی

حویلی کے سیدھے ہاتھ پر دور جا کر ایک مزار تھا.... جسکے بارے میں مشہور واقعات کی وجہ سے ہی ماھنور حویلی آنا چاھتی تھی.... وہ ایسی ہی نہیں چلی آئی تھی اتنی دور... بھت بڑی خواہش دل میں دبا کر لائی تھی.... حویلی میں سب کو اپنے اپنے کمرے میں مل گئے تھے سوائے شاھنزیب کے.... حویلی کے اندر سیدھے ہاتھ پر صرف ایک کمرہ تھا... جو نھایت وسیع و حسین تھا.... وہ پوری حویلی کا سب بڑا اور خوبصورت کمرا تھا... اِس قدر وسیع کے چار کمروں کو ملا کر بنا ہو..... اس کی بناوٹ بھی اور کمروں سے کافی الگ تھی.... وہ دیکھنے سے کسی شھزادے کا کمرا معلوم ہوتا تھا... کمرے میں بڑا سہ گول بیڈ تھا تھا بھی بلکل کمرے کے بیچ و بیچ.... بیڈ کے فلور کا حصہ اونچا تھا پورے کمرے سے... تین عدد سیڑھیاں بیڈ کے ارگرد بھت نفاست

خوبصوتی و گولائی سے ڈیزائن کی گیں تھیں کے وہ بیڈ کی خوبصورتی میں مزید چار چاند لگا رہی تھیں....

"بھابھی یہ کمرا مجھے چاہیے۔۔۔۔اس شاھنزیب کو آپ اوپر والا کوئی کمرا دے دیں...." ماھنور نے کمرے کو دیکھا تو اس کے منہ سے رال ٹپکنے لگی تھی

"تم یہاں نہیں رہ سکتیں۔۔۔یہ کمرا سارے کمروں سے الگ تھلگ ہے۔۔۔۔تم ڈر جاؤ گی۔۔۔تمھارا اسماء کے ساتھ رہنا ہی بہتر ہے" بھابھی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ اسے سمجھایا تھا....

"اللہ۔۔۔۔تو۔۔۔۔شاہ تو مجھ سے بھی چھوٹا ہے۔۔۔۔اسے مجھ سے زیادہ ڈر لگے گا یہاں" ماھنور شاھنزیب کی فکر کرنے کی اداکاری کرتے ہوئے بولی۔۔۔ماھنور کا دل اٹک گیا تھا اس کمرے پر....

اُس کی فکر نہ کرؤ وہ لڑکا ہے.... تم چلو یہاں سے... شاھنزیب تم اپنا" سامان سیٹ کر لو" بھابھی نے ماھنور کو پیار سے سمجھایا اور اسے چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے جانے لگیں... "چلو" بھابھی نے دو ہی قدم آگے بڑھائے تھے کے انھوں نے محسوس کیا کے ماھنور اپنی جگہ ہی کھڑی ہے منہ پھولائے.... "چلو مانو" انھوں نے پھر اسے دیکھتے ہوئے کہا...

آپ چلیں میں آتی ہوں" ماھنور نے بھابھی سے کہا تو وہ چلی" گئیں.... "مجنوں کی اولاد.... تمھارے تو مزے آگئے.... سب سے خوبصورت کمرا پوری حویلی کا تمھیں مل گیا" وہ سیڑھیوں پر چڑھتی ہوئی بیڈ پر آ بیٹھی تھی.... شاھنزیب اپنا سامان بیگ سے نیکال رہا تھا اور بیڈ پر بچھا رہا.... تھا تا کے سیٹنگ سے الماری میں لگا سکے

مانو بھابھی ٹھیک کہہ رہی ہیں.... تم اکیلے اس کمرے میں نہیں رہ" سکتیں...اب کم از کم مجھے یہ ناراضگی مت دیکھاؤ.... نہ میں یہاں آنا چاہتا تھا اور نہ رہنا.... تم نے ہی میرا سامان پیک کیا تھا....اب بھگتو" شاھنزیب نے ماھنور کا ناراضگی والا چہرہ دیکھ فوراً اس پر چڑھائی کر ڈالی...اس سے پہلے ....کے ماھنور کو موقع ملے

ہاں...ہاں ساری غلطی میری ہے.....بس" وہ بڑا جتاتے ہوے کہہ کر" ...منہ بسورنے لگی

شاھنزیب کپڑے ھینگر میں کر کے سیڑھیوں سے نیچے اتر کر الماری میں جا کر ٹنگا رہا تھا...ماھنور کی نظر شاھنزیب پر ہی ٹکی ہوئی تھی...شاھنزیب بار بار سیڑھیوں پر چڑھ اور اتر رہا تھا سامان سیٹ کرنے کے لیے....اس دوران اس کے بال ہوا میں لہرانے لگے...جو اس کے حسن میں مزید اضافہ

کر رہے تھے.. ''کچھ لوگوں کو تو خدا ہر چیز ہی دے دیتا ہے.... خوبصورت چہرہ حسین بال عیش و عشرت سے بھرپور زندگی من چاھی منگیتر اور اب یہ خوبصورت کمرا بھی'' ماھنور اس کی زندگی پر عش عش کر رہی تھی.... ''اچھا سنو... تمھیں کیا سچی میں ڈر نہیں لگتا؟؟؟.... کیونکے میں نے بڑی امی سے سنا ہے رات کے وقت حویلی میں چڑیلیں گھومتی ہیں.... جن کے پاؤں الٹے ہوتے ہیں... وہ چھن چھن کرتی ہوئی آتی ہیں.... ان کے بال کھلے ہوے اور ان کی آنکھیں بڑی بڑی بلکل سفید'' شاھنزیب نے سارا سامان سیٹ کر لیا تو بیڈ کے پاس آکر کھڑا ہوا اور اپنا کمرا دیکھنے لگا تب ماھنور بیڈ پر گھٹنوں کے بل چلتی ہوئی اس کے بلکل پاس آکر اسے ڈرانے لگی.....

''مانو چڑیل کی آنکھیں لال ہوتی ہیں سفید نہیں'' وہ شاھنزیب کو ڈرانے کے لیے چڑیل کا تصور بنا رہی تھی اس کے ذھن میں... تاکے وہ ڈر کر کمرا

خودی ہی چھوڑ دے.... شاھنزیب نے چڑیل کی آنکھوں کا سنا تو اسے ٹوکا

....

ہاں تو ہوتی ہوں گئیں... مجھے کیا پتا.... میں نے تھوڑی دیکھا... دیکھنے تو تم" والے ہو" ماھنور نے خوف پھیلانے والے انداز میں شاھنزیب کو دیکھتے ... ہوے کہا

... میں دیکھنے والا ہوں؟؟" وہ تعجب سے

ہاں تو.... تم نے ہی سب سے الگ تھلگ کمرا لیا ہے.... اور چڑیلیں ان پر" ضرور وار کرتی ہیں جو لڑکے خوبصورت اور اکیلے ہوں.... اب سوچ لو ... فیصلہ تمھارا.... پھر مت کہنا..... مانو نے بڑے ہونے کے ناطے سمجھایا نہیں" ماھنور نے اچھا خاصہ خوف و حراس والا تصور شاھنزیب کے سامنے

پیش کیا... خود بھی خوفزدہ ہونے کی اچھی خاصی اداکاری کرتے ہوئے گویا تھی..... شاھنزیب اس کی بات بڑی سنجیدگی سے سن بھی رہا تھا ...

"سمجھا لیا؟؟؟.." شاھنزیب نے بڑے اطمینان سے پوچھا.... "کر لیا اپنا فرض پورا.... اب جاؤ... کمرے کا دروازہ سامنے ہے" شاھنزیب نے ہاتھ کے اشارے سے اسے کمرے کا دروازہ دیکھایا تھا ....

"اگر واقعی چڑیل آ گئی تو؟؟؟" ماھنور نے جاتے جاتے پھر ایک بار پیچھے مڑ کر اسے ڈرانے کی کوشش کی ...

"مانو..... جو تمھارے ساتھ رھنا کا عادی ہو ناں.... وہ اِن چھوٹی موٹی چڑیلوں سے نہیں ڈرتا... تم خود کسی چڑیل سے کم ہو کیا..... جا کے آئینے میں اپنا چہرہ دیکھو..... پھر مجھے آ کر ڈرانا.... اب جاؤ" شاھنزیب نے اس

کی باتوں سے پیچھا چھڑانے کے لیے کہا تو وہ زبان سے چڑھاتے ہوئے چلی گئی.....

....پاگل'' شاھنزیب اس کے بھولے پن پر مسکرایا تھا''

ولید حویلی کے گارڈن میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا'' مجھے تم سے بات کرنی ہے'' شاھنزیب کہتا ہوا اس کے سامنے والی کرسی پر ٹک گیا....

''ہاں کرؤ''

تم نے یہ کیوں کہا تھا کے تم نے یہ شادی روک رکھی"
ہے؟؟؟" شاھنزیب کے ذھن میں یہ سوال ابھی بھی گردش کر رہا
.... تھا... جس کا جواب لینے وہ خود ولید کے پاس چلا آیا

اگر میں تمھیں اس بات کا جواب دے دوں..... تو بدلے میں مجھے کیا دو"
گے؟؟؟" ولید نے اپنا الٹا پاؤں اپنے سیدھے پاؤں پر رکھ... کرسی سے
... ٹیک لگا کر استفسار کیا

تم بولو..... تمھیں کیا چاھیے؟؟؟" شاھنزیب نے بڑے سنجیدگی سے"
.... کہا

جو لینے آیا ہوں.... وہ لے جانے میں مدد.... بس..... اس سے زیادہ مجھے"
... کسی سے کچھ نہیں چاھیے" ولید کے جواب میں شاھنزیب الجھا تھا

تم یہاں مقصد سے آئے ہو؟؟؟" شاھنزیب الجھی نگاہ سے سوال کر رہا" تھا....

اور نہیں تو کیا..... تمھیں کیا لگا تمھاری پریم کہانی کا سپوٹر بن کر آیا" .....ہوں" ولید نے طنزیہ کہا تو شاھنزیب مسکرانے لگا

گول گول باتیں مت کرؤ.... مقصد بولو اپنا" شاھنزیب صاف صاف" .... بات کرنے کا عادی تھا اس لیے وہ صاف بات کرنا چاھتا تھا

اسماء" ولید نے ابھی صرف اسماء کہا ہی تھا کے شاھنزیب کی آنکھیں غصے" "سے لال ہو گیں "تیرا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا.... وہ بہن ہے میری

دماغ میرا نہیں شاید اس کا خراب ہے..... تبھی تو میرے رشتے سے انکار" کر دیا..... کیا خرابی ہے مجھ میں.... جو تمھاری بہن راضی ہی نہیں ہو رہی .... شادی کے لیے" ولید نے افسردگی سے کہا

تم اسماء کا رشتہ لائے تھے ؟؟؟؟" شاھنزیب حیرت سے پوچھ رہا" تھا.... ولید نے اسے بتایا کے وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ اسماء کا رشتہ لایا تھا سب راضی تھے... صرف اسماء نے انکار کر دیا.... ولید کے لہجے میں غم ..... جھلک رہا تھا

مجھے یقین نہیں آ رہا.... سب بڑوں کے راضی ہونے کے باوجود صرف" اسماء کے انکار پر تمھارا رشتہ نہیں ہو سکا.... ہمارے یہاں تو شروع سے بڑے فیصلہ کرتے آئیں ہیں... لڑکیوں سے تو کوئی پوچھتا بھی نہیں

ہے.... یہ اسماء نے کون سی نئی ریت قائم کر دی...." شاھنزیب حیرت سے کہنے لگا....

تبھی تو کہہ رہا ہوں مدد کر دو میری.... بس تھوڑی سی.... وہ تو سیدھے منہ" بات ہی نہیں کرتی..... تم اس کے بھائی ہو.... تم بات کرؤ اس سے.... پوچھو اس سے ایسی کیا برائی دیکھی ہے اس نے مجھ میں جو مجھ سے شادی نہیں کرنا چاھتی.... تاکے میں اس برائی کو دور کر سکوں" ولید بھت سنجیدہ تھا اسماء کو لے کر..... اس کی باتیں اس کا حالِ دل بیان کر رہی تھیں ....

میں دیکھتا ہوں.... کیا مدد کر سکتا ہوں تمھاری اس معاملے" میں" شاھنزیب نے گہری سوچ میں ڈوبے ہوے کہا..... "سنو کہاں

جارہے ہو.....اپنے سوال کا جواب نہیں لوگے ؟؟؟"شاھنزیب سوچوں میں گم سم ہو کر اٹھ کھڑا ہوا ....

شاھنزیب کو ولید کی بات نے چونکا دیا تھا...اسے حیرت تھی کے اب اس کے خاندان میں لڑکیوں کی بھی چلنی لگی ہے...اس وجہ سے وہ اور فکر مند ہو گیا تھا...ایک طرف تو پورے خاندان کو منانا...کیا یہ مشکل کام کم تھا جو اب ماھنور کو بھی رشتے کے لیے راضی کرنا پڑے گا...ماھنور تو مجھے اپنا چھوٹا بھائی سمجھتی ہے...شاھنزیب انھی سوچوں میں گم سم کھڑا ہو کر چلنے لگا تھا کے ولید کی آواز پر اپنی سوچوں سے نکل آیا اور واپس بیٹھ گیا..."ہاں میری بات کا جواب تو رہ ہی گیا...بولو...کیسے مدد کی ہے تم نے میری..."شاھنزیب ابرؤ اچکائے پوچھ رہا تھا ....

جب شارق کا رشتہ آیا ماھنور کے لیے تو ملک صاحب اسماء کو لے کر پریشان ہو گئے... اور یہی پریشانی انھوں نے میرے ڈیڈ سے شیئر کی... گھر میں بات نکلی تو مجھے پتا چلا کے اسماء کے لیے رشتہ ڈھونڈا جا رہا ہے... جب سے میں نے اسے دیکھا ہے وہ میرے دل میں بسی ہوئی ہے... مجھے لگا کھیں میں اسے کھو نا دوں... اس لیے میں نے اسی رات ڈیڈ سے بات کی... ڈیڈ کو اسماء کے والد کے متعلق پہلے ہی سب پتا تھا اس لیے انھیں راضی کرنے میں بھت مشکل ہوئی... جیسے تیسے منا کر انھیں رشتہ لینے آئے تو تمھاری سر پھری بہن نے صاف منع کر دیا... ڈیڈ کو بھت برا لگا... وہ صرف میری خاطر اسماء سے خود بات کرنا چاھتے تھے پر اسماء اس پر بھی راضی نہ ہوئی... مطلب سمجھو ٹھیک ٹھاک ذلیل کروایا تمھاری بہن نے مجھے.. میرے گھر والوں کے سامنے...

اوپر سے ملک صاحب... وہ ماھنور کی

شادی اسماء سے پہلے نہیں کرنا چاھتے... پر ساتھ ساتھ وہ شارق جیسا اچھا

رشتہ ہاتھ سے جانے بھی نہیں دینا چاھتے تھے.... شروع میں جہاں تک میں نے سنا ماھنور بھی راضی نہیں تھی.. پھر اچانک خبر ملی کے وہ مان گی ہے... ملک صاحب دونوں کی ایک ساتھ کرنے کی خواھش رکھتے ہیں... بھت فکر مند تھے وہ دونوں کی شادی کو لے کر... میں نے خود محسوس کیا تھا ان کی باتوں سے... جب وہ آفس میں میرے ڈیڈ سے اپنی پربلم شیئر کر رہے تھے.... میرے ڈیڈ نے انھیں سمجھایا جو راضی ہے اس کی پہلے شادی کر دیں... ویسے بھی آج کل کون دیکھتا ہے.... بڑی بہن کی پہلی ہو رہی ہے یا چھوٹی کی..... ماھنور کی شادی چار ماہ بعد کی طے ہوئی ...پر میں نے صرف تمھاری خاطر ملک صاحب سے بات کی... اور ان سے دو ماہ کی اور مہلت مانگ لی... اگر میں اس چھ ماہ کے عرصے میں اسماء کو منا پایا شادی کے لیے تو ٹھیک ورنہ وہ ماھنور کی شادی تو کر ہی رہے ہیں... چار ماہ کی جگہ چھ ماہ بعد صحیح... ملک صاحب دونوں بیٹیوں کی شادی ایک ساتھ اور

جلد از جلد کرنے کے خواھش مند تھے اس لیے آؤ رامان گے" ولید نے

....شاھنزیب کو سارا معاملا بیان کر دیا

تم نے جو میرے خاطر کیا اس کے لیے میں تمھارا جتنا شکر ادا کروں کم" ہے...میرا کوئی اپنا میرا ساتھ نہیں دے رہا.... جیسے بتاتا ہوں وہ مدد کرنا تو دور مخالفت پر اتر آتا ہے...اس لیے تم سے بھی لڑائی کرنے پر آمادہ ....ہو گیا....بغیر کچھ سوچے سمجھے" شاھنزیب ندامت سے کہنے لگا

تو دوستی پکی سمجھوں....یا اب بھی کہو گے کے دوست نہیں بناتے" ولید" مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا....اس نے دوستی کا ہاتھ بڑھایا تھا آگے..." انکار کا تو سوال ہی نہیں اٹھتا...ہمیں تو زندگی بھر ساتھ رھنا ہے سالا بھنوئی بن کر...." شاھنزیب کہ کر مسکراتے ہوئے گرم جوشی سے ہاتھ ملانے ....لگا

سردی کا موسم تھا.... رات کا پیچھلا پھر.... سب آرام سے اپنے اپنے بستر پر مزے سے سو رھے تھے.... شاھنزیب کالے رنگ کا بلیان اور سفید رنگ کا ٹراؤزر پہنے بغیر کمبل کے اپنے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا... ابھی بھی ولید کی باتیں اس کے ذھن میں گھوم رہی تھیں.... وہ لیٹے لیٹے بھی بستر پر تھک گیا تھا... "مجھے اب سو جانا چاھیے.... کل سے مجھے ایک نئ زندگی کا آغاز کرنا ہے... کسی کی سوچ کو تبدیل کرنا دنیا کا سب سے مشکل ترین کام ہے.... وہی کام مجھے کرنا ہے... مجھے نہ صرف خاندان کی بلکے ماھنور کی سوچ کو بھی بدلنا ہے.... اسے ایک نئے رُخ سے متعارف کرانا ہے ہمارے رشتے کے.... یا اللہ میری مدد کرنا" شاھنزیب نے دل ہی دل دعا کی اور آنکھیں بند کر لیں..... اسے جلد ہی نیند نے اپنی آغوش میں لے لیا.... وہ

ابھی کچی پکی ہی نیند میں تھا کے چھن چھن کی آواز اس کے کانوں کی سماعت آواز تو سنائی دے رہی تھی مگر ذھن سے ٹکرائیں.... نیند کا غلبہ تھا اس لیے کام نہیں کر رہا تھا.... چھن چھن کرتی آواز قریب آتی جا رہی تھی.... وہ بلکل تھوڑی ہی دیر پہلے سویا تھا اس لیے آنکھیں کھل ہی نہیں رہی تھیں.... چھن چھن کی آواز اب مزید قریب آ گئی تھی.. ''شاھنزیب''---------- ''شاھنزیب'' کوئی بھت پیار سے اسے پکار رہا تھا.... شاھنزیب کے کانوں کی سماعتوں سے اپنا نام پکارنے کی آوازیں ٹکرا رہی تھیں....پر آنکھیں کھلنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں....

شاھنزیب'' اس بار کان کے بلکل قریب آ کر کسی نے کہا تھا.... تو اس کی '' آنکھیں کھولیں....اس نے اپنے سامنے سفید لباس میں ملبوس ایک لڑکی کو کھڑا دیکھا جس کے ہاتھ میں موم بتی تھی..... بال کھلے اور چہرے پر دونوں

طرف سے ڈلے ہوئے..... موم بتی کی روشنی میں جو ہلکا سہ چہرہ نظر آرہا تھا وہ بلکل سفید تھا.... ہونٹوں پر لال رنگ کا خون لگا ہوا... جو مدھم سی روشنی میں چمک رہا تھا گیلا گیلا... مانو تازہ تازہ خون پی کر آئی ہو... ''شاھنزیب'' وہ مسکراتے ہوئے بولی تو اس کے دانت موتیوں کی طرح چمکنے لگے.... ''شاھنزیب'' اس بار اس خوفناک لڑکی کے لہجے میں سختی تھی.... شاھنزیب یہی سوچ کر سویا تھا کے ماھنور کی سوچ بدلنی ہے... اسے اپنی محبت دیکھانی ہے... ''میں تم سے بھت محبت کرتا ہوں'' شاھنزیب نے نیند میں آنکھیں کھولیں تھیں.. اسکا ذھن ابھی بھی کام نہیں کر رہا تھا.... اس نے نیند میں ہی لڑکی کا ہاتھ پکڑ بڑی محبت سے کہا جو چڑیل بنی کھڑی تھی... اس کے یوں اچانک سے ہاتھ پکڑنے کے سبب لڑکی کے ہاتھ موم بتی زمین گر گئی.... شاھنزیب نے اگلے ہی لمحے اس کا پکڑا ہوا ہاتھ اِس طرح کھینچا کے وہ کوئی گڑیا ہو بے جان سی... وہ بھی شاھنزیب کے یوں اچانک حملے پر کچھ نہ کر سکی اور بے جان گڑیا کی مانند

کھینچی چلی آئی..... شاھنزیب نے مضبوطی سے اسے کھینچا اور اپنے بیڈ پر گرالیا.... اس چڑیل نما لڑکی نے اِس اچانک حملے پر اپنی آنکھیں بند کر لیں تھیں... اگلے لمحے آنکھ کھولی تو اس نے خود کو بیڈ پر پایا... اور شاھنزیب کو اپنے اوپر.... وہ چڑیل نما لڑکی اور کوئی اور نہیں ماھنور تھی جو شاھنزیب کو ڈرانے کے ارادے سے آئی تھی.... پر وہ کیا جانتی تھی کے شاھنزیب الٹا اسی کی جان نیکال دے گا.... ماھنور کی آنکھیں شاھنزیب کی آنکھوں سے ملیں.... شاھنزیب اسے نیند کے خمار میں ہونے کے باوجود پہنچان تھا کے اس کی گرم سانسیں اپنے گیا.... وہ ماھنور کے اس قدر قریب چہرے پر محسوس کر پا رہا تھا... ماھنور بھی شاھنزیب کی سانسیں اپنے حسین چہرے پر محسوس کر رہی تھی... اس لمحے مانو شاھنزیب کے قرب نے ماھنور پر جادو چلایا تھا... وہ بس بے جان گڑیا کی طرح اس کی آنکھوں کی صداقت و محبت میں محو ہو کر رہ گی تھی.... شاھنزیب نے اس کے حسین چہرے پر آتی ہوئی آوارالٹوں کو اپنے ہاتھوں سے کان کے پیچھے کیا

تھا.... ''کہتے ہیں محبت نظروں میں چھپی ہوتی ہے... پھر تم کیوں نہیں پڑھ پاتیں'' شاھنزیب اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے مدھم مدھم لہجے میں گویا ہوا تھا.... شاھنزیب نے اسے اپنی محبت میں گرفتار کر لیا تھا.... بس اس ایک ہی لمحے میں... دل کی دنیا ہی بدل دی تھی اس نے ماھنور کی.... ماھنور کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا... محبت کا جام اس نے اپنی آنکھوں سے اسے پلا دیا تھا.... ماھنور اس سے پہلے کبھی شاھنزیب کے اِس قدر نزدیک نہیں آئی تھی... شاھنزیب بس اسے محبت سے دیکھے جا رہا تھا... ماھنور اس کی آنکھوں کی محبت میں محو ہو گی تھی ...

.... ہم ہیں اس پل یہاں

....جانے ہوں کل کہاں

.....ہم ملیں نہ ملیں

.....ہم رہیں نہ رہیں

..... رہے گی صدا یہاں

.....پیار کی یہ داستاں

.....سنے گے صدا جیسے

.....یہ زمین آسماں

کسی کے گانے کی

آواز دونوں کے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی تھی....آواز کا آنا تھا کے دونوں حواس میں واپس لوٹے تھے....شاھنزیب بوکھلا کر اس کے اوپر سے ہٹا اور سیدھے ہو کر بیٹھ گیا.....ماھنور بھی اسی کیفیت میں مبتلا تھی وہ بھی اٹھ کر بیٹھ گی تھی... تھوڑی دیر تک تو ماہنور کا دل اس کے قابو میں ہی نہیں آرہا تھا....اتنی زور سے دھڑک رہا تھا کے ماھنور نے اپنا دل پر ہاتھ رکھ لیا تھا....وہ شاھنزیب سے بات کرنا تو دور اسے نظر اٹھا کر دیکھ بھی نہیں پا رہی تھی... شاھنزیب کا حال بھی کچھ جدا نہ تھا... ”ناجانے نیند میں کیا کیا کہ دیا میں نے مانو کو.....اب کیا کروں....“ شاھنزیب ہچکچا رہا تھا ماھنور سے

بات کرنے میں.... "یہ گانا کون گاہ رہا ہے.... اتنی رات
...کو؟؟؟؟" شاھنزیب سوالیہ انداز میں کہنے لگا

وہ.... وہ" ماھنور جواب دینا چاھتی تھی پر الفاظ ساتھ نہیں دے رہے"
تھے... "وہ ولید بھائی گاہ رہے ہوں گے" ماھنور نے بڑی مشکل سے جواب
...دیا

ویسے تم اتنی رات کو میرے کمرے میں کر کیا رہی ہو؟؟؟؟" شاھنزیب"
.....نے سختی سے پوچھا

وہ.... میں..... میں تو تمھیں ڈرانے آئی تھی.... مجھے کیا خبر تھی کے تم تو"
چڑیلوں کو بھی نہیں چھوڑتے..... ان کے ساتھ بھی رومانس شروع
.....کر دیتے ہو" ماھنور نے صفائی دی تھی اور ساتھ ساتھ کھلا طنز بھی کیا تھا

اب چڑیل اتنی حسین ہو..... توانسان کیا کرے" شاھنزیب نے اپنی انگلی" اس کے گال پر مَس کرتے ہوے مسکراء کر کہا....اس کی انگلی پر بھی اتنا سارا آٹا لگ گیا تھا..."کہاں سے آتے ہیں تمھارے دماغ میں ایسے آئیڈیے.... تمھیں پتا ہے ناں دنیا کا اٹھواں عجوبہ ہو تم" شاھنزیب اسے دیکھتے ہوے اُس کی شان میں قصیدے پڑھ رہا تھا....وہ شاھنزیب کے کمرے سے نکلی تو اس کے گال گلابی ہو رہے تھے....اپنے کمرے میں آکر لیٹ گی اُتنی سردی کے باوجود اسے سردی کا احساس تک نہیں ہو رہا تھا....وہ ابھی بھی کھوئی کھوئی سی تھی اس لمحہ کی یاد میں....ایک جادوئی احساس تھا جو وہ اپنے ساتھ لے آئی تھی۔۔۔۔

ارے واہ! لگتا ہے آج سورج مشرق سے نہیں مغرب سے نکلا ہے...جو" ماھنور ملک صبح 9 بجے جاگ رہی ہیں" اسماء حیرت کے مارے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ماھنور کو جاگتے ہوے دیکھ بولی تھی...ماھنور تو پوری رات سو ہی نہیں سکی تھی...وہ نیچے ناشتے کی ٹیبل پر آئی تو سب اسے حیرت سے دیکھنے لگے.. "ماھنور...تم...تم اتنی جلدی کیسے اٹھ گیں" بھابھی ٹیبل پر ناشتہ لگاتے ہوے اسے دیکھ حیرت سے بولیں...

ویسے آج تو کمال ہی ہو گیا...ماھنور صاحبہ کی صبح دو بجے کے بجاے صبح" 10 کے دس بجے ہو گی" کامران نے طنز کا تیر ماھنور پر چلا کر کرسی پر بیٹھتے ہوے کہا تو جواباً ماھنور نے پھرتی سے اس کے پیچھے سے کرسی کھینچ لی..."اللہ.....آہ....مانو کی بچی" کامران کو ماھنور کے جوابی حملے کی بلکل امید نہ تھی..وہ تو آرام سے کرسی پر بیٹھنے لگا تھا...پر ماھنور نے اس کے پیچھے

سے کرسی ھٹادی تھی وہ بیٹھا تو دھڑام کر کے زمین پر گر پڑا.... وہ اپنی کونی پکڑ چیختے ہوئے ماھنور کو ملامت کر رہا تھا...

"....ماھنور" بھابھی نے اسے گھور کر دیکھا تھا کامران کو گرانے کے سبب

بھابھی ان کو بھی تو کچھ بولیں... جب دیکھو مجھے کچھ نہ کچھ بولتے رہتے ہیں" ماھنور نے بھولا سہ چہرہ بنائے اپنی حمایت کی درخواست کی تھی... اسماء نے کامران کو اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا..

"تمھیں تو دیکھ لوں گا مانو" کامران اسماء کا ہاتھ پکڑ سہارے سے کھڑا ہوتے ہوئے ماھنور کو کھا جانے والی نگاہ سے گھورتے ہوئے بولا... پر ماھنور نے اس کی دھمکی کو اگنور کیا....

اچھا جاؤ مانو..... شاھنزیب کو ناشتے کے لیے بلا لاؤ... اور جاؤ اسماء تم" باقی سب کو بھی بلا لو" بھابھی نے دونوں سے کہا اور کچن میں چلی گیں... اسماء تو فوراہی بھابھی کے کہتے ہی سب کو بلانے چلی گی.... پر ماھنور نے یہ سن کر کرسی کو مضبوطی سے پکڑ لیا... اسے شرم آرہی تھی.. گال گلابی ہوے جارہے تھے... دل میں انجانی ہچکچاھٹ محسوس کر رہی تھی وہ ..... چہرے پر مسکراھٹ بکھر آئی تھی... "کب تک ایسے بتوں کی طرح کھڑی، شرماتی رہو گی.... بھابھی نے شاھنزیب کو بلانے کے لیے کہا ہے شارق کو نہیں" کامران ماھنور کو شرماتا دیکھ ٹوکنے لگا.... ماھنور کی ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی شاھنزیب کو بلانے جانے کی.... رات کو جو ہوا وہ ابھی بھی ...اس کی نگاھوں میں گھوم رہا تھا

لو... وہ خود ہی آگیا" کامران نے ماھنور کے پیچھے دیکھتے ہوے بولا" تھا... "آؤ شاہ... ناشتہ کرلو" کامران نے شاھنزیب کو دیکھتے ہوے بولا

تھا.... وہ سفید رنگ کی چیک والی شرٹ اور نیلی جینز پہنے مسکراتا ہوا آرہا تھا.... وہ بلکل ماھنور کے برابر میں ہی آکر کھڑا ہو گیا تھا.... ماھنور کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا... سانسیں رکنے لگیں... ہاتھ ٹھنڈے پڑھ رہے تھے... "یہ کیا ہو رہا ہے مجھے؟؟؟.... میں اتنا نروس کیوں ہو رہی ہوں شاہ کے آتے ہی... اس سے پہلے تو ایسا کبھی نہیں ہوا" ماھنور نے دل میں کہ کر ھلکی سی نظریں اٹھا کر شاھنزیب کو دیکھا تھا پر جیسے ہی شاھنزیب نے اسے دیکھا.. ماھنور نے تیزی سے نظریں چورا لیں....

"تم اتنی جلدی کیسے جاگ گیں؟؟" شاھنزیب کے لبوں پر بھی وہی سوال تھا جو سب کے تھا... شاھنزیب کرسی پر بیٹھنے لگا تھا....

"ارے رکو..... پہلے اس آفت کی پڑیا کو بیٹھنے دو... ورنہ پتا چلا تمھارے پیچھے سے بھی کرسی کھینچ لے... کیونکے آج کل اس کی تمھارے سے بھی

نہیں بن رہی ہے... جس کے پیچھے ماھنور جیسی آفت لگی ہو اسے ہر قدم پھونک پھونک کر رکھنا چاھیے" کامران نے شاھنزیب کو نصیحت کی تھی اپنے تجربے کے مطابق.... جیسے سن شاھنزیب بیٹھتے بیٹھتے رکا اور فورا سیدھا کھڑا ہو گیا... "ہاں... کہ تو ٹھیک رہے ہو... بیٹھو میری پیاری چڑیل ...پہلے تم بیٹھو" شاھنزیب نے کامران کی بات سے اتفاق کیا اور ڈرنے کی ...اداکاری کرتے ہوے پہلے ماھنور کے لیے کرسی پیچھے کی

یہ دیکھ دونوں چونکے تھے کے واقعی ماھنور نے بغیر کوئی بحث یا جوابی کاروائی کے شاھنزیب کی بات مان کر.... کرسی پر شرافت سے بیٹھ گی تھی... اس .... کی یہ شرافت دونوں کو ہضم نہیں ہو رہی تھی

تمھاری طبعیت تو ٹھیک ہے نا مانو؟؟" شاھنزیب نے اپنی ہتھیلی کی پشت " ماھنور کی روشن پیشانی پر رکھ فکر مند لہجے میں پوچھا... بس اس کا ہتھلی رکھنا

تھا کے ماھنور کی حالت غیر ہو گی سی تھی... ایسا لگا دل باہر ہی نیکل آے گا اس کے چھوتے ہی... ماھنور پھٹی پھٹی نظروں سے شاھنزیب کو دیکھنے لگی... سانس تورک سی گی سی تھی شاھنزیب کا ہاتھ پیشانی سے مَس ہوتے ہی... اچانک سے شدید گرمی کا احساس ہونے لگا... ''تمھیں اتنی ٹھنڈ میں پسینے کیوں آرہے ہیں؟؟؟'' شاھنزیب ماھنور کی پیشانی پر چمکتا ہوا پسینا دیکھ ....پریشان ہوا تھا

می... میں... ٹھ.... ٹھیک ہوں'' ماھنور نے بامشکل یہ الفاظ خود کو'' سمبھالتے ہوے آدا کر اس کا ہاتھ اپنی پیشانی سے ھٹایا اور پانی سے بھرا گلاس اٹھا کر بے تابی سے منہ سے لگا لیا..... شاھنزیب اور کامران اسے الجھی نگاہ سے تک رہے تھے...

پکا؟؟؟" شاھنزیب نے اس کے چہرے کے آگے اپنا چہرہ جھکاتے ہوے"

... بڑے پیار سے استفسار کیا

...ماھنور اثبات میں سر ہلانے لگی

-

اسماء سب کو بلاتے ہوے آخر میں ولید کے کمرے میں پہنچی تو اسے بستر پر سویا ہوا پایا.... "لو... یہ جناب ابھی تک سو رہے ہیں... اف کتنا آلسی ہے یہ.... کیا کروں جگاؤں یا چھوڑ دوں" اسماء تھوڑی دیر کھڑی یہی سوچتی رہی... "ولید.... ولید" اسماء نے سوچا اٹھا ہی دے.... پھر سوچنے لگی کے کیسے جگاے.... تو آوازیں دینے لگی... "ولید اٹھو"... وہ اسے آوازیں دیے جا رہی تھی اس کے سر پر کھڑے ہو کر.... جب اسے اٹھتا ہوا نہ پایا تو منہ بیگاڑ کر جانے لگی....

کبھی تو پیار سے بات کرؤ.....ہر وقت اُکھڑی اُکھڑی.... تھکتی نہیں ہو" ہر وقت ایسے رہنے میں" ولید نے اسے جاتا ہوا محسوس کیا تو فورا اس کا ہاتھ تھام لیا...اور محبت سے لبریز انداز میں کہنے لگا..

.....تو تم جاگ رہے ہو" اسماء اسے جاگتا ہوا دیکھ منہ بسور بولی"

جی ہاں....میں تو جاگ ہی رہا تھا....آپ کو اس طرف آتے دیکھ لیا تھا" میں نے....اس لیے بیڈ پر لیٹ گیا....خوش فہمی تھی مجھے کے شاید نیند میں دیکھ کر ہی صحیح تم مجھے پیار سے اٹھاؤ گی....پر تم تو" ولید افسردہ لہجے میں شکوہ کرنے لگا....

ہاتھ چھوڑو میرا" اسماء نے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی تھی پر وہ مسکراتے" ہوئے اسے دیکھے ہی جا رہا تھا..... مانو اسماء کو زور آزمائی کرتے دیکھ اسے مزا آ رہا ہے...

تمھاری ایسی حرکتوں سے مجھے سخت نفرت ہے" اسماء نے ہاتھ چھڑانے کی" کوشش کر غصے سے گھورتے ہوئے کہا.... ولید اس کی بات سن مسکراتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گیا تھا...

تمھاری پرو بلم پتا ہے کیا ہے.... تمھیں پتا ہی نہیں ہے نفرت اور محبت" میں فرق... کہو تو تمھیں سمجھا دوں" وہ گہری بولتی نظروں سے اس کے وجود کو دیکھتے ہوئے گویا ہوا....

تم اپنی حد میں رہو.... سمجھے.... چھوڑو میرا ہاتھ" اسماء نے نہایت سخت" .... لہجے میں کہا

پیار سے کہو... پہلے" ولید اسماء کی اس بے رخی کو دیکھ کر بھی مسکرائے جا رہا" .... تھا... وہ تو عادی ہو گیا تھا اِن دل جلی باتوں کا

چھوڑتے ہو یا بلاؤں سب کو" اسماء نے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی مگر" ...جب کامیاب نہ ہوئی تو اسے تڑی لگانے لگی

بلالو... ہاتھ تو اب تبھی چھوڑوں گا جب پیار سے بولو گی" اسماء کی تڑی سن" وہ کھڑا ہو گیا اس بار.... اس کے بلکل نزدیک آ کر بڑے بھرم سے کہنے لگا.....

...میں واقعی بلالوں گی"اسماء بھی بڑے بھرم سے بولی"

میں نے کب منع کیا....بلاؤ"وہ مزید قریب آکر پر اعتماد انداز میں کہنے"

...لگا

آہ"اسماء نے جب دیکھا کے وہ ہاتھ چھوڑنے کے لیے کسی طرح تیار نہیں"

...تو اسے کچھ سمجھ نہیں آیا....اس نے تیزی سے ولید کے ہاتھ پر زور سے کاٹ لیا.....ولید زور سے "آہ"کہ کر ہاتھ چھوڑ بیٹھا....وہ ہاتھ چھوڑتے ہی بھاگ گی.....اسماء کو بھاگتا ہوا دیکھ مسکرانے لگا...جس ہاتھ پر اس نے کاٹا تھا اسے محبت میں خوشی سے چومنے لگا...."دولہن تو میں لے کر جاؤں گا اپنی....اسماء تیار ہو جاؤ اب ولید اپنی پر اتر آیا ہے"وہ خود ی سے ہمکلام ہوا.....

سب نشانہ بازی کے لیے حویلی کے گارڈن میں جمع ہوے.....سب لڑکیاں ایک طرف ہو کر سارے لڑکوں کی نشانہ بازی دیکھنے لگی تھیں....ایک تار سے بلندی پر پانچ خالی کانچ کی بوتل باندھ دی گیں تھیں تھوڑے تھوڑے فاصلے سے....سب ایک ایک کر کے نشانے لگا رہے تھے....پر کوئی بھی پانچوں بوتلوں پر نشانہ لگانے پر کامیاب نہیں ہو سکا تھا....شارق نے سب سے زیادہ چار بوتلوں پر نشانہ لگا کر فتح حاصل کی تھی....شاھنزیب کی باری ابھی تک نہیں آئی تھی...ماھنور کو بھی شوق اٹھا تھا نشانہ بازی کرنے کا ....اس لیے وہ بھی اپنی جگہ سے اٹھ کر سارے لڑکوں کے بیچ میں آ کر کامران سے گن مانگنے لگی.....کامران نے پہلے تو بھت منع کیا پر جب وہ نہ مانی تو خود اس کے ہاتھ میں پکڑا کر غصے سے چلا گیا.....گن بھت بھاری تھی.....ماھنور تو اسے اٹھا تک نہیں پا رہی تھی....چلانا تو بھت دور کی بات

تھی..... پھر بھی وہ کوشش کرنے لگی.... ناجانے کہاں سے شاھنزیب آکر اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا.... اس کے آتے ہی ماھنور کے ہاتھوں سے گن چھوٹ گی..... شاھنزیب نے اسے گرنے سے پہلے پکڑ لیا: ''چلو میں سیکھاتا ہوں تمھیں...'' شاھنزیب نے مسکراتے ہوے کہ کر اسے گن پکڑنا سیکھانے لگا.....

ایک جادوئی فضاء تھی جو ہر طرف چھا گی تھی... شاھنزیب کے قریب آتے ہی.... شاھنزیب اسے نشانہ لگانا سیکھا رہا تھا پر وہ اتنا قریب تھا کے ماھنور کی سانس رک رہی تھی... مارے شرمگیں کے اس کے گال گلابی ہوے جا رہے تھے... وہ گن کو دیکھنے کے بجاے شاھنزیب کو دیکھ رہی تھی....

''مانو کیا کر رہی ہو.... ٹھیک سے پکڑو گن کو'' شاھنزیب نے ماھنور کو ٹھیک سے گن پکڑوا کر جیسے ہی اس کے پیارے سے رخسار کی طرف دیکھا تو

وہ اسے ہی دیوانگی بھری نگاہ سے تک رہی تھی.... دونوں ایک دوسرے کی خوشبو محسوس کرنے لگے تھے.... اب تو ماھنور کی نظروں نے شاھنزیب کو بھی نروس کر دیا تھا.... دونوں بس ایک دوسرے میں محو ہو کر رہ گئے تھے...

ماھنور.... میں آپ کو سیکھاوں ؟؟؟؟... مجھے لگتا ہے میں شاھنزیب سے" زیادہ اچھا آپ کو سیکھا سکتا ہوں" شارق کو ناگوار گزرا تھا دونوں کا اس قدر قریب ہونا.... وہ دونوں تو ایک دوسرے کی آنکھوں میں ہی کھوے کھوے تھے کے شارق کی بات سن شاھنزیب حواس میں لوٹا تھا.... شارق کی آفر نے شاھنزیب کا خون کھولا دیا تھا.... مارے طیش کے شاھنزیب نے ماھنور کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا اور نشانہ

لگایا.... "ٹھس.... ٹھس... ٹھس.... ٹھس.... ٹھس" آوازیں پورے گارڈن میں گونجی تھیں..... سب حیران تھے... شارق کے تو ہوش اڑ گئے

تھے یہ دیکھ کر کے شاھنزیب کا ایک بھی نشانہ نہیں چونکا.....وہ اس کھیل کا مردِ میدان ٹھرا تھا....سب خوب تالیاں بجانے لگے....."واہ" ماھنور ..... نے حیرت سے شاھنزیب پر فدا ہوتے ہوئے داد دی

اب میری باری" ثانیہ نے کہا تو سب دبی دبی ہنسی ہسنے"
"لگے..."کیا؟؟..."ہنس کیوں رہے ہو؟؟؟

آپ سے بھی ماھنور کی طرح گن سمبھالی نہیں جائے گی..." راحیل نے"
... مسکراتے ہوئے اس کی بات کا جواب دیا تھا

مجھے نازک سی لڑکی سمجھنے کی غلطی نہ کیجیے گا" ثانیہ نے اتراتے ہوئے"
.... جواب دیا...."اُو" سب خوب شور مچا رہے تھے ثانیہ کی بات سن

لیں"، راحیل نے خود ثانیہ کے ہاتھ میں گن پکڑائی تھی... سب دور سے" بیٹھ کر دیکھنے لگے... کسی کو کوئی توقع نہ تھی کے ثانیہ ایک بھی بوتل پر صحیح نشانا لگا سکے گی.... پر پھر سب نے دیکھا کے وہ لڑکی جس نے ڈانس کیا تھا تو سب ہل گئے تھے... اسی نازک سی لڑکی نے جب گن ہاتھ میں اٹھائی تو سب کے ہوش اڑا دیے.... اس بار سب کے منہ کھولے کے کھولے رہ گئے تھے... "ٹھس.... ٹھس.... ٹھس... ٹھس.... ٹھس" ثانیہ نے نشانہ لگایا تو پورے گارڈن میں آواز گونجی... اور یہ آواز ہی اس کی فتح تھی.. ایک بھی نشانہ مِس نہیں ہوا تھا... سب لڑکیاں خوب داد دینے لگیں.... مجبورا لڑکوں کو بھی دینی پڑی... "سمجھ نہیں آتا برا زیادہ کیا ہے.... ہارنا یا ایک لڑکی سے ہارنا" کامران نے اداس سہ چہرہ بنائے بولا تو سب ہسنے لگے....

"میں شاھنزیب کو بتادوں" شاھنزیب اپنے کمرے سے پانی کا جگ لے کر کچن کی جانب بڑھا تھا... کے اچانک ماھنور کی آواز راحیل کے کمرے سے آتی سنائی دی... کمرے کے پاس پہنچا تو ماھنور کے کہے الفاظ سماعتوں سے ٹکرائے تو اس نے راحیل کے کمرے میں ھلکاسہ جھانک کر دیکھا کے معاملا کیا ہے.. ماھنور بیڈ پر بیٹھی تھی اور راحیل کھڑکی کی دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا...

"یہ غلطی مت کرنا... یہ بات کسی کو نہ پتا چلے یہی ہم دونوں کے لیے اچھا ہے...." راحیل کے کہتے ہی شاھنزیب کے کان کھڑے ہوئے تھے

تو پھر کیا کریں... ایسے ہی ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھیں" رہیں... بولیں" ماھنور روتے ہوئے بولی... شاھنزیب الجھ گیا تھا یہ .... دیکھ

ہم اور کر بھی کیا سکتے ہیں... میں نے بڑے ابو سے بات کی تھی... پر وہ" نہیں مانیں... اس لیے تم سے بات کی.... پر اب لگتا ہے کاش تمھیں نہ بتایا ہوتا.... تمھیں بتا کر اس درد و تکلیف میں شریک کر لیا میں نے" راحیل نے .... غمزادہ لہجے میں کہا تو ماھنور سن کر غصے سے کھڑ ہو گی

آپ مجھے نہیں بتاتے.... اتنی بڑی بات آپ اپنے اندر ہی اندر پیتے رہتے وہ" بھی اکیلے.... آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں" ماھنور روتے ہوئے راحیل ... کو دیکھ گویا ہوئی

تواور کیا کہوں.... میں کچھ بھی تو نہیں کر پا رہا... اوپر سے تم ہم سب کو" یہاں لے آئیں... شاید وہاں رہ کر میں بڑے ابو کو منا لیتا" راحیل نے سارا الزام ماھنور پر ڈالا تھا...

ڈیڈ کو اگر آپ کی بات ماننی ہوتی تو وہ پہلے ہی مان چکے ہوتے.... آج ایسے" حالات پیدا نہیں ہوے ہوتے کے مجھے شارق سے زبردستی شادی کرنی پڑے.... میں اتنی دور ایسے ہی نہیں آئی... یہی دعا لے کر آئی ہوں... میں مزار جاؤ گی... وہاں جا کر دعا کروں گی... بڑی امی نے مجھے بتایا ہے وہاں سے کوئی خالی ہاتھ نہیں لوٹتا" ماھنور ابھی کھ کر چپ بھی نہ ہوئی تھی "تمھیں لگتا ہے تم مزار پر جا کر دعا مانگو گی اور سب ٹھیک ہو جاے گا.... اف مانو .... پلیز ان قصے کہانیوں کی دنیا سے باہر نیکلو... حالات کی نزاکت کو سمجھو... یہاں سے جب ہم واپس لوٹیں گے تو صرف تمھاری شادی میں ایک ماہ رہ جاے گا... کیسے روکے گے ہم..... مجھے تو کچھ سمجھ نہیں

آرہا.... کیسے مناؤں بڑے ابو کو.... کیسے روکوں تمھاری شادی" راحیل اپنا سر پکڑے بہت غمگیں و فکر مند لہجے میں روہانسہ آواز میں کہنے لگا... شاھنزیب تو ھل کر رہ گیا تھا یہ سن کر..... اس کا ذھن کام نہیں کر رہا تھا..

شادی تو آپ کو روکنی پڑے گی.... میں یہ شادی نہیں کرنے والی.... میں" نے صرف آپ کے کہنے پر اس شادی کے لیے ہاں کہا تھا.... آپ کو جلد از جلد کچھ کرنا ہو گا.... ورنہ میں مر جاؤں گی" ماھنور بلکل راحیل کے روبرو ہو کر اسکا ہاتھ پکڑ جھنجھوڑتے ہوئے بول رہی تھی.... شاھنزیب ان دونوں کے چہرے تو نہیں دیکھ پا رہا تھا پر ان کی باتیں سن اسے دادو کی باتیں یاد آگیں تھیں.... شاھنزیب مزید وہاں نہ رکا... آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا ہوا وہ اپنے کمرے میں آپہنچا.... کمرے میں آتے ہی تھوڑی دیر تو وہ چپ چاپ مارے صدمے کے بیٹھا رہا... زندگی میں کسی کو ٹوٹ کر چاہو اور وہ کسی اور سے

جاملے تو جو خالی پن و تکلیف ہوتی ہے آج شاھنزیب اس کا مزا چک رہا تھا... وہ زور زور سے چیخنا چاہتا تھا... رونا چاہتا تھا.... جو ستم قسمت نے اس پر ڈھایا ہے وہ بیان کرنا چاہتا تھا... وہ وہاں سے کھڑا ہوا اور حویلی سے چلتا ہوا باہر نیکل آیا..... ننگے پاؤں تھا وہ مگر اسے راستے میں آنے والے کنکر اور پتھر محسوس ہی نہیں ہو رہے تھے.... آنکھیں مارے غم و غصے کے لال ...ہو رہی تھیں دیوانے کی... وہ ایسے ہی چلتا چلتا مزار کی سیڑھیوں پر پہنچ گیا

مزار کافی جنگل میں تھا وہاں ارد گرد کوئی انسان نظر نہیں آ رہا تھا.... مزار کی سیڑھیاں چڑھتا ہوا وہ اوپر چلا آیا.... دل پر جو بیتی تھی وہ بتانا چاہتا تھا.... پر کیسے بتاتا؟؟؟..... وہ سیڑھیاں چڑھتے ہی زمین پر ہی گر گیا..... تڑپ تڑپ کر آہ نکل رہی تھی.... اس نے وہیں زور زور سے رونا شروع ..... کر دیا.... بس روے جا رہا تھا.... تڑپے جا رہا تھا

وہیں قریب میں ایک بوڑھے شخص بیٹھے تھے ان کی نگاہ زمین پر پڑے ہوئے شاھنزیب پر پڑی.... شاھنزیب کا چہرہ چاند کی طرح چمک رہا تھا اور آنکھوں سے آنسوں موتی بن بن کر مزار کی زمین پر گر رہے تھے.... "میں نے بچپن میں ایک لڑکے سے اس کی سائیکل چھین لی تھی... تو اس کے بدلے میں ڈیڈ نے میری سائیکل بھی اس لڑکے کو دے دی تھی.... صرف سزا کے طور پر.... اس کے بعد میں نے زندگی میں کبھی کسی سے کوئی چیز نہیں چھینی.... مگر ماھنور وہ تو میری تھی ناں..... میں نے راحیل سے اسے چھینا تھوڑی تھا... پھر میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا؟؟؟؟..... میرے کانوں میں آج بھی اس کی پازیب کی آواز گونجتی ہے جس پر میں دل ہارا تھا.... میں نے اس کے علاوہ کبھی کسی کو دیکھا تک نہیں.... سوچا نہیں... صرف اسے چاہا اسے مانگا..... پھر میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا؟؟؟..... کاش وہ مجھ سے بڑی نہ ہوتی.... کاش دادو نے مجھے یہاں سے ہوتا.... کاش میں ماھنور کو بتا پاتا کے کتنی محبت کرتا ہوں اس بھیجا نہ

سے.... میں اسے کسی اور کا ہوتے نہیں دیکھ سکتا..... میری زندگی کا مقصد ہے وہ..... میں اس کے بغیر نہیں جی سکتا... میں مر جاؤں گا" وہ روتے ہوئے آپنا حالِ دل بیان کر رہا تھا.....

وہ بوڑھے شخص آکر شاھنزیب کو تسلی دینے لگے.... اس وقت شاھنزیب کو سمبھال پانا مشکل تھا.... بوڑھے شخص نے اسے کھڑا کیا اور اپنے ساتھ مزار کے اندر لے گئے.... بوڑھے شخص نے شاھنزیب کو چٹائی پر بیٹھایا.... اور پانی لا کر پیلانے لگے.....

"کسی اچھے گھر کے معلوم ہوتے ہو.... یہاں کیوں آئے ہو اتنی رات میں.... ایسی کیا حاجت ہے تمھاری؟؟؟.... جو تمھیں اتنی رات کو یہاں کھینچ لائی" شاھمزیب کوئی جواب دینے کی کیفیت میں نہ تھا.... اس بوڑھے شخص کے چہرے پر بڑا نور تھا... ایک عجیب سی کشش... "کیوں رو رہے ہو

اس قدر؟؟؟" وہ بوڑھے شخص شاھنزیب کو یوں تڑپتا دیکھ بھت .... فکر مند انداز میں پیار سے استفسار کرنے لگے

شاید مجھے سزا مل رہی ہے..... میں نے اپنے کزن کی ڈائری چھپادی تھی" ...اس کی مجبوری کا فائدہ اٹھایا تھا.... اسے اس لڑکی سے دور کر دیا تھا جس سے وہ شادی کرنے کی خواہش رکھتا تھا.... پر یہ شاید میری سزا ہی ہے کے مجھے میرے ہی اپنوں نے گھر سے نیکال دیا.... اور میرے اُس کزن کو موقع دیا قسمت نے کے وہ اپنے دل کی بات اس لڑکی کو بتا سکے..... آج قسمت نے مجھے اس قدر مجبور کر دیا ہے کے میں کچھ نہیں کر سکتا.... کیونکے جس لڑکی کی خاطر میں نے یہ سب کیا تھا وہ لڑکی تو....." کہتے کہتے رونے لگا.... اسے جب سے ماھنور سے محبت ہوئی تھی.... تب سے اس کا بچپن چھین گیا تھا..... اس کے حواسوں پر بس وہی چھائی رہی تا عمر..... وہ بڑی تھی اور شاھنزیب چھوٹا اس لیے شاھنزیب اپنی جوانی.... جس میں

اور لڑکے زندگی کی دوسری سرگرمیوں میں مگن ہو کر انجوائے کرتے ہیں وہیں اس نے ذمہداریاں سمبھالیں.....پڑھنا چاہتا تھا تاکے جلد از جلد اس قابل بنے کے اس کا رشتہ مانگ سکے.... مگر آج جب اس کے منہ سے سن آیا کے وہ راحیل کو پسند کرتی ہے تو اب زندگی میں کیا باقی رہ گیا تھا.....

تم صبر کرؤ اور دعا کرؤ" بوڑھے شخص شاھنزیب کو تسلی دیتے ہوے" ...صبر و دعا کی تلقین کر رہے تھے

دعا.....کیا دعا کروں؟؟؟ جیسے زندگی بھر دعاؤں میں مانگتا آیا ہوں" ....آج اسے مانگنے کا حق نہیں رکھتا میں.....اب کیا مانگوں" شاھنزیب .....نڈھال ہو چکا تھا رو رو کر

ولید شاہنزیب کے کمرے میں داخل ہوا تو اسے اپنا سامان پیک کرتے ہوئے پایا: "تم کہیں جا رہے ہو؟؟" ولید پوچھنے لگا

ہاں واپس گھر اور وہاں سے لندن چلا جاؤں گا اپنی پڑھائی پوری کرنے ایک " سال ضائع کر چکا ہوں اپنا اب اور نہیں کرنا چاہتا" شاہنزیب ہینگر سے جلدی جلدی کپڑے نکال کر طے کر رہا تھا اور پورا پلین اس نے اپنی آنے والی زندگی کا ولید کو بتا دیا

تم لندن جا رہے ہو؟؟؟۔۔۔۔۔۔۔یہ کیا کہہ رہے ہو تم؟؟؟۔۔۔۔دماغ تو" خراب نہیں ہو گیا تمہارا؟؟" ولید نے اس کے ہاتھ سے لال رنگ کی شرٹ چھینتے ہوئے حیرت سے بولا تھا جو وہ طے کر کے بیگ میں رکھنے لگا تھا

۔۔۔۔۔

پہلے خراب تھا اب ٹھیک ہوا ہے۔۔۔۔۔واپس دو" شاہنزیب ولید سے "
نظریں نہیں ملا رہا تھا اپنی شرٹ واپس لے کر اس نے بے دلی سے بیگ میں
ڈال دی۔۔۔۔۔۔

کل تک تو سب ٹھیک تھا پھر اچانک ایسا کیا ہو گیا ہے جو تم اتنا بڑا فیصلہ لے "
رہے ہو؟؟؟؟" ولید نے حیرت سے پوچھا۔۔۔شاہنزیب بیگ کی دونوں
طرف سے زیب بند کرتے ہوئے بولا: "میری زندگی ہے جو چاہے کروں
تمہیں اس سے کیا؟؟؟ تم اپنے کام سے کام رکھو میری زندگی میں انٹر فیر کرنا
بند کر دو" شاہنزیب نے صاف الفاظ میں ولید کو کہا اور بیگ اٹھا کر جانے لگا

۔۔۔۔۔

تم میرے دوست ہو میرا حق ہے یہ جاننا کہ ہوا کیا ہے؟؟؟" ولید نے اسے "
جاتا دیکھا تو اسے دوستی کا واسطہ دے کر روکنا چاہا

مرا ہوا انسان کسی کا دوست نہیں ہو سکتا۔۔۔ سمجھ لو آج سے میں مر گیا"

"اس نے ایسے سخت الفاظ اتنی آسانی سے بول دیے کہ مانوا سے اپنے جینے کا یقین ہی نہ رہا ہوں۔۔۔

تم ایسے نہیں جا سکتے تم نے مجھ سے کہا تھا کہ تم میری مدد کرو گے میں جس" شاہنزیب افتخار کو جانتا ہوں وہ اپنے وعدے کا پکا ہے تم میری مدد کیے بغیر نہیں جا سکتے" ولید اسے روکنے کی نیت سے اس کا وعدہ یاد دلا رہا تھا۔۔۔

تم سمجھتے کیوں نہیں اگر میں یہاں رہا تو خود بھی تکلیف میں رہوں گا اور ماہ" نور کو بھی خوش رہنے نہیں دوں گا میرا یہاں سے چلے جانا ہی اچھا ہے ۔۔۔۔میں اگر یہاں رہا تو اس کی شادی کسی اور سے نہیں ہونے دوں گا

اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"شاہنزیب ولید کی بات کا جواب دیتے دیتے رک گیا تھا

اور کیا؟؟؟"ولید تجسس سے اس ادھوری بات کو پورا کرنے کا کہہ رہا تھا"

تمہاری مدد کوئی اور کر دے گا۔۔۔۔مجھے جانے دو"شاہنزیب اپنی بات کا پکا تھا وہ جو کہہ دے اسے ضرور کرتا تھا یہ بات اس کی شان کے خلاف تھی کہ کسی سے وعدہ کرے اور پورا نہ کرے پر آج وہ اس جگہ سے دور چلا جانا چاہتا تھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔جب تم خود غرض بن رہے ہو تو میں کیوں نہ بنوں"

۔۔۔۔۔پہلے میری مدد کرو پھر چلے جانا"ولید کہتا ہوا اس کے برابر سے گزر کر چلا گیا۔۔

دوپہر کا وقت تھا دھوپ اپنی آب وتاب سے نکلی ہوئی تھی سب گاؤں کی سیر کرنے نکلے تھے "تمہارا دل نہیں اکتا جاتا ان لڑکیوں کو دیکھتے دیکھتے اور فلرٹ کرتے کرتے "سعدیہ نے کامران کو گاؤں کی لڑکیوں سے باتیں کرتے ہوئے اور ان کا ہاتھ پکڑتے ہوئے دیکھا تو اسے ٹوکتے ہوئے منہ بسور کر بول رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔۔ سنگل ہونے کا یہی تو مزا ہے "کامران مسکراتے ہوئے" بول کر ایک گاؤں کی لڑکی کو ٹاٹا کر رہا تھا تو وہ شرماتی ہوئی سعدیہ کے سامنے سے گزر گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس میں کیا مزہ ہے؟؟؟؟میری صلاح مانو۔۔۔۔۔۔یہ فلرٹ ولٹ کرنا"
بند کردو اور شادی کرلو کسی پیاری سی لڑکی سے ویسے بھی علی بھائی کے بعد
اب تمہاری باری ہے کہو تو میں تمہارے لیے کوئی لڑکی
دیکھوں؟؟؟؟"سعدیہ نے پرجوش لہجے میں پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جی نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے میں اپنی پسند کی لڑکی سے شادی کروں گا"
"کامران نے صاف انکار کیا ولید نے ان دونوں کی باتیں سنیں تو مسکراتا ہوا آ
کر ان کے پاس کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

تو کب پسند کر رہے ہو اپنے لیے لڑکی ویسے بھی میں نے آنٹی کو بولتے"
ہوئے سنا تھا کہ تمہارے لئے لڑکیاں ڈھونڈی جا رہے ہیں مگر تم ہو کہ
تمہیں کوئی پسند ہی نہیں آتی....ہر لڑکی کی تصویر میں تمہیں کوئی نہ کوئی

عیب نظر آہی جاتا ہے۔۔۔۔"ولید آئبرو اچکائے کر اسے دیکھتے ہوئے سوالیہ انداز میں پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

یار مجھے نہیں پتا کب آئے گی پر یہ پکا ہے کہ کروں گا اس سے جو پہلے ہی نگاہ" میں میرے دل میں اتر جائے جسے دیکھتے ہی میرا فلرٹ کا نہیں شادی کا دل کرے "کامران اپنے خوابوں کی شہزادی کے بارے میں بتا رہا تھا تو سعدیہ "اُواُو" کرنے لگی۔۔۔"بس جیسے ہی وہ ملے گی میں اور لڑکوں کی طرح وقت ضائع نہیں کروں گا اس کا ہاتھ پکڑ کر اسی لمحے پوچھوں گا شادی کرو گی مجھ سے ؟؟"ولید سعدیہ دونوں یہ سن کر ہنسنے لگے .....

اگر اسے تم پسند نہ آئے تو؟؟؟؟؟"سعدیہ نے اسے تصویر کا الٹ پہلو" دکھایا تھا

تو میں اس کے پیچھے پڑ جاؤں گا"کامران نے کہا تو ولید بول پڑا: "اس میں "
کون سی بڑی بات ہے میں بھی تو یہی کر رہا ہوں کوئی نئ بات بتاؤ" ولید نے
آسماء کو ان کی طرف آتے ہوئے دیکھ لیا تھا اس لیے اسے سنانے کی غرض
سے مسکراتے ہوئے بول کر اسماء کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایسا مت کرنا۔۔۔۔ تمہاری جو بچی کچھی عزت ہو گی نہ اس لڑکی کی نظر میں "
وہ بھی گر جائے گی "اسماء نے کامران کو دیکھتے ہوئے ولید کی بات کا منہ توڑ
جواب دیا تھا

دیکھو یار میں تو صرف اتنا جانتا ہوں کہ وہ ابھی تک ملی نہیں ہے جب ملے "
گی تب کی تب دیکھیں گے "کامران نے بات ختم کر دی تھی اس سے پہلے
ولید اور اسماء بحث کرنا شروع کریں

.....

لہلہاتے ہوئے کھیت ہر طرف ہریالی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوااور ڈوبتا ہوا سورج بہت حسین لگ رہا تھا شارق خوبصورت تصویریں بنا رہا تھا۔۔۔اس نے ماہ نور کی لمحہ لمحہ کی تصویریں قید کر لی تھیں پھر بھی اس کا دل بھر نہیں رہا تھا۔۔۔۔بس نہیں چلتا تھا کہ اسے اپنے سامنے بیٹھا لے شارق محسوس کر پا رہا تھا کہ ماھنور خوش نہیں ہے جتنا اسے ہونا چاہیے تھا اِس شادی سے یہ بات اسے فکر مند کر رہی تھی اس نے یہی بات اپنی بھابھی کو فون پر بتائی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔رومیسا یہ سن پریشان ہوئی تھی لیکن اس نے اپنی پریشانی شارق پر ظاہر نہیں ہونے دی۔۔۔۔انہوں نے شارق کو اس بات پر قائل کر لیا اپنی باتوں سے کے ماہنور بس گھبرا رہی ہے شادی سے۔۔۔۔۔۔۔جب سے رومیساء کی شادی ہوئی تھی رومیسا کے لبوں پر بس صبح شام ایک ہی نام رہتا تھا۔۔۔۔۔وہ تھا ماہنور۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے رومیسا سے ماہنور کے بارے میں اتنا سننا تھا کہ اسے ماہ نور سے محبت ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔اس

نے دل ہی دل پکا ارادہ کر لیا تھا کہ ماہنور ھی اس کی جیون ساتھی بنے گی

_____

.....

سب صبح ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھ کر ناشتہ کر رہے تھے "شاہ کچھ کھاؤ نہ۔۔۔۔۔۔۔۔آج کل کچھ کھاتے کیوں نہیں ہو؟؟؟؟"اسماء دو تین دنوں سے شاہنزیب کے کھانے پینے کو لے کر فکر مند ہو گئی تھی مانا کے ناراض تھی اپنے بھائی سے پر محبت ناراضگی پر غالب آگئی تھی۔ ....

راحیل کہاہے کوئی اسے بلا کر کیوں نہیں لایا؟؟؟"علی نے آتے ہی سوال" کیا تھا

وہ تو چلے گئے "ماہ نور نے علی کی بات کا جواب دیا تو شاہنزیب سمجھ گیا کہ وہ" واپس لوٹ گیا ہے بڑے ابو کو منانے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کہاں چلا گیا؟؟؟" علی نے استفسار کیا" وہ رات کو ان کے آفیس سے فون" آیا تھا ان کے باس کا کسی ضروری کام سے انہیں واپس بلایا ہے" ماہ نور نے جو سب کو کہا تھا وہی بہانا علی کو بتا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کمال ہے یار۔۔۔۔۔اس کا باس بھی نہ۔۔۔۔۔۔۔بیچارہ پکنک بھی آرام" سے انجوائے نہ کر سکا" علی بھائی بھی سب کی طرح راحیل کے یوں اچانک چلے جانے پر اداس ہو رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

آج موقع پا کر آسماء سے بات کر لیتا ہوں۔۔۔۔۔ولید سے کیا ہوا وعدہ پورا" کر کے یہاں چلا جاؤں گا" شاہنزیب نے اپنے دل میں پکا عزم

کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اِسی سوچ میں شاہنزیب نے پانی کے گلاس کو پکڑا تو اسی لمحے ماہنور نے بھی پکڑ لیا۔۔۔سب کو لگا اب مزیدار لڑائی دیکھنے کو ملنے والی ہے۔۔۔۔۔۔پر ماہنور اور شاہنزیب دونوں نے ہی اپنا ہاتھ گلاس سے ہٹا لیا۔۔۔۔۔۔سب یہ دیکھ کر حیرت زدہ تھے۔۔۔۔۔۔ماہنور اٹھ کر جاتی اس سے پہلے شاہنزیب اٹھ کر چلا گیا۔۔۔۔

اسماء مجھے تم سے بات کرنی ہے؟؟"شاہنزیب خود اسماء کے کمرے میں آیا تھا۔۔۔۔

اُو۔۔۔مجھے لگا تھا کہ تم تو مجھے بھول ہی گئے۔۔۔۔دیکھ کر اچھا لگا کہ دیر سے " ہی صحیح تمہیں اپنی منگیتر کے علاوہ کوئی نظر تو آیا"اسماء اپنے بیڈ کی چادر ٹھیک کرتے ہوئے اسے دیکھ کھلا طنز کرنے لگی۔۔۔

تمہارا حق بنتا ہے جتنا چاہے مجھے برا بھلا کہو" شاہنزیب نے اپنے دونوں ہاتھ فولٹ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے تم معافی مانگو گے اور سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔ہم جو" ایک سال تک تمہاری فکر کرتے رہے تمہاری خیریت کی دعا کرتے رہے جا کر دیکھو ایک بار اپنے ماں باپ کے چہرے تو پتہ چلے تمہیں کس طرح کاٹے ہیں انہوں نے یہ شب روز تمہارے بغیر۔۔۔۔ تمہیں تو کسی کی پرواہ ہی نہیں تھی تمہارے خواب تمہاری خواہشات یہ اہم تھیں۔۔۔۔ہم تھوڑی۔۔۔ تم تو واپس بھی صرف اپنی منگیتر کے لیے آئے ہو ہم میں سے کسی کی خاطر نہیں۔۔۔ تم جیسے انسان پر مجھے اپنا کوئی حق نہیں جتانا" آسماء کی آنکھیں نم ہو گئی تھی شکوہ کرتے ہوئے پر وہ اپنے آپ پر قابو کر رہی تھی کہ شاہنزیب کے سامنے نہ روئے۔۔۔پر جب دل بھر آتا ہے تو کمبخت یہ آنکھیں سب سے پہلے بھر آتی ہیں۔۔۔وہ نہ چاہتے ہوئے بھی رونے لگی تھی

تم ٹھیک کہہ رہی ھو۔۔۔۔۔میں بہت برا ہوں۔۔۔ تبھی تو یہ سب ہو رہا"
ہے میرے ساتھ۔۔۔میں اسی قابل ہوں" شاہنزیب تو پہلے ہی بہت غمزدہ
اور افسردہ تھا اس کے شکوے سن خود کو ملامت کرنے لگا۔۔۔اس کی آواز
روہانسا تھی ایسا لگ رہا تھا کہ ابھی رونا شروع کر دے گا۔۔۔شاہنزیب کا خود
کو یوں ملامت کرنا آسماء سے برداشت نہ ہو سکا۔۔۔

چپ ہو جاؤ اتنے بھی برے نہیں ہو تم بس تھوڑے سے ضدی اور بیوقوف"
ہو۔۔۔پر تم جیسے بھی ہو, ہو تو میرے چھوٹے بھائی نہ اب یہ ملامت کرنا
بند کرو خود کو" اسماء نے اپنے آنسو صاف کیے اور شاہنزیب کا ہاتھ پکڑ کر
اسے بیڈ پر اپنے ساتھ بیٹھا لیا۔۔۔اس کی آنکھیں بہت سُنی سُنی لگ رہی تھیں
ایسا لگ رہا تھا کہ ابھی رو کر آیا ہو۔۔۔اس کا چہرہ بھی مرجھایا ہوا معلوم ہو رہا

تھا۔۔۔"اب کچھ بولو بھی یا ایسے ہی چپ چاپ بیٹھے رہو گے ؟؟"اسماء کو اس کی خاموشی ذرا بھی اچھی نہیں لگ رہی تھی۔۔

میں واقعی بہت برا ہوں۔۔۔میں نے زندگی میں کبھی کوئی اچھا کام کیا ہی" نہیں شاید تبھی آج خالی ہاتھ ہوں "شاہنزیب بس خود کو ملامت کئے جا رہا تھا۔۔۔

ماہ نور نہاء کر واش روم سے نکلی تو دونوں کو ساتھ بیٹھا دیکھ واپس واش روم میں جا کر خاموش کھڑی ہو گئی تاکہ دونوں کی باتیں سن سکے... "آخر ایسا کیا ہوا ہے جو شاہنزیب ایسی غمگیں باتیں کر رہا ہے۔۔کیوں خود کو ملامت کر رہا ہے اس نے تو اپنی زندگی اپنی بہن اور اس کے بچوں پر قربان کر دی تھی اور اپنی بہن پر ایک آنچ تک نہ آنے دی۔ُ۔پھر وہ کیوں ایسی باتیں کر رہا ہے ؟؟"ماہ نور دل میں سوچنے لگی وہ الجھی تھی شاہنزیب کی باتیں سن۔۔۔

تم نے ولید کے رشتے کے لئے منع کیوں کیا؟؟شاھنزیب کافی دیر باتیں" کرنے کے بعد اسماء کو اصل موضوع پر لے آیا تھا۔۔

میں بڑے ابو سے بات کر چکی ہوں اور وہ راضی ہیں تو پھر دوبارہ وہی" موضوع کیوں شروع کرنا"اسماء جھنجھلاتے ہوئے بات ٹال رہی تھی۔۔۔

میں تمہارا بھائی ہوں یار۔۔۔پلیز مجھے بتاؤ میں تمہارے اور بڑے ابو کے" درمیان ہونے والی باتوں کو نہیں جانتا"شاہنزیب کے اصرار پر آخر کار اسماء نے اسے بتادیا کہ وہ شادی کیوں نہیں کرنا چاہتی۔۔۔

پکا یہی بات ہے؟؟؟"شاہنزیب نے کھڑے ہوتے ہوئے دوبارہ تصدیق" کی تھی تو اس نے اثبات میں سر ہلادیا شانزیب کے جاتے ہی ماہنور واش روم

سے باہر نکل آئی اور اسماء کے سامنے ایسی اداکاری کرنے لگی کے مانو اسے پتا ہی نہ ہو کہ شاہنزیب کمرے میں آیا بھی تھا۔۔۔۔۔

#جاری_ہے☺

#HK❤

#رائٹر:#حسن_کنول❤

#ep_53

#رائٹر:#مرض_عشق_کی_دواء_تم_ہو❤

#donot_copy_without_my_permission

ولید حویلی کے بیچ صحن میں ٹیل لگا رہا تھا اس کا ذہن ابھی بھی شاہنزیب میں الجھا ہوا تھا کہ اسے شاہنزیب آتا ہوا نظر آیا۔۔۔وہ آکر کھڑا ہی ہوا تھا "تم آسماء سے بات کر کے آرہے ہو نا؟؟؟" ولید نے سوال کیا تھا۔۔۔۔

ہاں اس نے شادی سے انکار تمہاری وجہ سے نہیں کیا" شاہنزیب کے "
بتاتے ہی وہ چونکا تھا۔۔۔"تو پھر کس لئے کیا تھا" ولید کے منہ سے بے
ساختہ سوال نکلا۔۔۔۔

دیکھو ولید تم اس کے والد کے بارے میں سب کچھ جانتے ہو اور تمہارے "
گھر والے بھی۔۔۔۔تم یہ بھی جانتے ہو جو کچھ تمھارے پاس ھے وہ اس کے
پاس نہیں ہے" شاہنزیب ابھی بول ہی رہا تھا

مطلب" ولید الجھ کر بیچ میں بول پڑا"

مطلب مکان گاڑی پیسہ عیش و عشرت کی زندگی بڑا نام وغیرہ" شاہنزیب "
نے اسے سمجھایا۔۔

پر مجھے ان سب سے کوئی فرق نہیں پڑتا میں یہ سب جانتا ہوں اور ان سب "
کے باوجود اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں "ولید نے سنجیدگی سے کہا۔۔

میں نے بھی اس سے یہی کہا تھا پر وہ ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی تم سے کیا"
کسی سے بھی نہیں وہ پہلے خود کچھ بننا چاہتی ہے۔۔۔۔نام کمانا چاہتی ہے اچھی
نوکری اور خوبصورت گھر کی مالکن بننا چاہتی ہے اپنی والدہ کو ان کے نام کی
چھت دینا چاہتی ہے اور جب تک وہ یہ سب حاصل نہیں کر لیتی وہ شادی کے
بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہتی "شاہنزیب نے ولید کو اسماء کے انکار کی
اصل وجوہات بیان کر دیں۔۔۔

پر یار اس کا بھائی ہے تو یہ سب کرنے کے لئے اس کو کیا ضرورت ہے "ولید"
منہ بسورتے ہوئے احتجاجا کہہ رہا تھا۔۔۔

میں اب تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا تمہیں تو پتا بھی نہیں ہو گا جو کچھ اسماء" نے بچپن سے سہا ہے تمہاری جیسی آئیڈیل لائف نہیں گزاری اس نے اپنے باپ کی وجہ سے اس نے زندگی بھر سر جھکا کر رکھا ہے پر اب وہ ایسا نہیں چاہتی ہے۔۔۔۔وہ اب اپنے باپ کے نام سے نہیں اپنے نام سے پہچانے جانا چاہتی ہے یہ اس کی زندگی کا مقصد ہے اور میں کسی سے اس کی زندگی کا مقصد نہیں چھین سکتا شاید یہی وجہ تھی کہ بڑے ابو بھی اس کی بات مان گئے میں تمہاری جتنی مدد کر سکتا تھا کر دی میرا وعدہ پورا ہوا اب میں چلتا ہوں" وہ یہ کہہ کر ولید کے کندھے پر تھپتھپاتے ہوئے چل دیا۔۔۔۔ولید انہی سوچوں میں چلتا ہوا باہر گارڈن میں آیا تو اسے ماہنور چوکیدار سے بات کرتی ہوئی نظر آئی وہ اسے ڈانٹ رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ آج سے روزانہ حویلی کے مین دروازے پر تالا لگایا جائے گا جس کی چابی اس کے پاس رہے اور شاہنزیب بھی خوب ہیں۔۔۔۔ایک جانے کی تیاری گی۔۔۔۔"ماہ نور

کر رہا ہے اور ایک روکنے کی اب دیکھنا یہ ہے کہ جیت کس کی ہوتی ہے "ولید نے ہلکے سے خود ہی کلام کیا تھا۔۔

بستر پر لیٹی وہ یہی سوچ رہی تھی کہ شاہنزیب کو ہوا کیا ہے "کون" وہ سوچوں میں گم تھی کہ کمرے کا دروازہ بجا آسماء تو گہری نیند میں تھی ماہ نور نے دروازہ کھولتے ہوئے پوچھا تھا۔۔

شاہنزیب "اس نے نام لیا تو ماہ نور نے فورا دروازہ کھول دیا۔۔ "مین" گیٹ پر تالا تم نے لگوایا ہے؟؟؟؟" شاہنزیب نے ماہ نور کو دیکھتے ہی سوال کیا تھا مانو سفید رنگ کا ڈھیلا ڈھالا کرتا اور سفید رنگ کی شلوار میں ملبوس تھی بال ھاف کیچر کیے ہوئے تھے اور دو تین آوارہ لٹیں اس کے چہرے پر

بکھری ہوئی تھیں سفید رنگ میں وہ کوئی حور سی معلوم ہو رہی تھی

۔۔۔۔"ہاں" ماہ نور نے جواب دیا۔۔۔۔"پر کیوں چابی دولا کر" شاہنزیب نے چابی لانے کا حکم دیا تھا

چابی پر کیوں؟؟؟ اتنی رات ہو رہی ہے تمہیں کہاں جانا ہے اتنی رات کو" ؟؟" ماہ نور فکر مند انداز میں پوچھنے لگی۔۔۔

میں نے کہا چابی لا کر دو" شاہنزیب نے اس بار سختی سے کہا آسماء اٹھ نہ" جائے اس لئے ماہ نور باہر نکل آئی کمرے سے" چلو" ماہ نور نے کہا تو شاہنزیب کو لگا کہ اس نے جہاں چابی رکھی ہے وہاں لے کر جا رہی ہے تا کہ چابی دے سکے اور کمرے کا دروازہ ماہ نور نے ہلکے سے بند کر دیا۔۔۔۔

تم آگے چلو مجھے تھوڑی پتا کہ چابی کہاں ہے "ماہ نور آنکھوں کے اشاروں"
سے شاہنزیب کو آگے چلنے کا اشارہ کر رہی تھی تو وہ سختی سے بولنے لگا...اس
کے کہتے ہی ماہ نور آگے آگے چلنے لگی وہ اسے گھما پھرا کر اسی کے کمرے کے
آگے لے آئی تھی۔۔۔۔"چابی کہاں ہے؟؟؟"ماہ نور اس کے کمرے کا
دروازہ کھول کر اندر جا کر آرام سے صوفے پر چڑھ کر بیٹھ گئ۔۔۔شاہنزیب
کو اس کی اس حرکت پر بہت غصہ آیا وہ اب اس سے سخت لہجے میں پوچھنے گا
۔۔۔۔شاہنزیب سفید رنگ کا ہائی نیک اور بلیک جینز پہنے ہوئے تھا بال
بھی بنے ہوئے نظر آرہے تھے چہرے کا چمکنا بتا رہا تھا کہ منہ ہاتھ دھویا ہے
اس نے اتنے دنوں بعد۔۔۔وہ پرفیوم بھی لگایا ہوا تھا۔۔۔یہ دیکھ وہ سمجھ
چکی تھی کہ کہیں جانے کی پوری تیاری ہے۔۔۔۔

شاہ مجھے نہیں بتاؤ گے کہ کہاں جا رہے ہو "وہ بہت محبت بھری نگاہوں سے"
تکتے ہوئے اس کے وجود کو پوچھ رہی تھی۔۔

مانو چابی کہاں ہے "وہ سخت لہجے میں پھر وہی رٹی رٹائی بات کر رہا تھا۔۔۔۔"

شاہ مجھ سے ناراض ہو کوئی غلطی ہو گئی ہے مجھ سے "وہ ابھی بھی اسے امید"
بھری نگاہ سے دیکھتے ہوئے بول رہی تھی کہ شاہنزیب نہایت سرد لہجے میں
" "چابی دو

تم کوئی طوطے ھو کیا؟؟؟ جو ایک ہی بات رٹے جا رہے ہو چابی دو چابی دو"
"ماہ نور اس کی نقل اتنے پیارے انداز میں اتار رہی تھی کہ وہ دو لمحوں کے
لئے سب کچھ بھول بیٹھا اور اسے دیوانوں کی طرح دیکھنے لگا وہ سفید رنگ میں
بہت حسین لگ رہی تھی۔۔۔ بلا خیز حسن اسے مزید دیوانہ بنا رہا تھا مگر دو لمحے
بعد ہی اسے ساری حقیقت یاد آ گئی اور اسے یاد آ گیا کہ وہ آج ہمیشہ ہمیشہ کے
لیے اس سے دور جا رہا ہے۔۔۔۔

تم میرے صبر کا اور امتحان مت لو میں نے کہا چابی دو دیر ہو رہی ہے مجھے"
"اس نے سرد لہجے میں کہا تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی صوفی سے۔۔۔"کوئی ڈیٹ ویٹ مارنے جا رہے ہو کیا کسی گاؤں کی گوری کے ساتھ۔۔۔۔۔۔ہیں ۔۔۔۔ ھممم۔۔۔بولو"وہ شوخی سے مسکراتے ہوئے اپنا کندھا اس کے کندھے سے ٹکراتے ہوئے چھیڑ رہی تھی۔۔

بس کر دو مانو مجھے دیر ہو رہی ہے سمجھ نہیں آتی تمہیں"اس کے صبر کا پیمانہ" لبریز ہو گیا تھا اور وقت بھی نکلے جا رہا تھا وہ اس پر غصے سے دھاڑا تھا مگر آج ماہ نور پر اس کا کوئی اثر دکھائی نہیں دیتا تھا۔۔۔۔

یہی تو میں کہہ رہی ہوں بس کر دو شاہ بس کر دو"ماہ نور کا لہجہ دھیما تھا مگر" غصہ اس کا بھی آسمان سے باتیں کر رہا تھا۔۔"کیا، کیا ہے میں نے

؟؟؟قصور کیا ہے میرا جو مجھے اتنی بڑی سزا دے رہے ہو کیوں اپنے آپ کو مجھ سے دور کر رہے ہو؟؟؟؟ہم دوست ہیں بھول گئے کیا؟؟"ماہ نور کی آنکھیں آنسوں سے اور الفاظ جذبات و غصے سے لبریز تھے۔۔۔

چابی دو ماہ نور۔۔۔بند کرو یہ ڈرامہ "شاہنزیب ماہ نور سے نظریں چراتے " ہوئے ایسے سخت الفاظ اپنے دل پر پتھر رکھ کر بولنے پر مجبور تھا۔۔۔۔

ڈرامہ تو تمہیں میرے جذبات ڈرامہ لگ رہے ہیں؟؟؟"ماہ نور کو پہلے تو" اپنی سماعتوں پر یقین نہ آیا کہ شاہنزیب اس سے اتنے سخت الفاظ بھی بول سکتا ہے۔۔

ہاں ڈرامہ۔۔۔میں تمہیں بہت اچھی طرح جانتا ہوں مانو۔۔۔اس لئے بند" " کرو یہ رونا دھونا اور جا کر چابی لا کر دو

شاہنزیب کو لگا کے وہ یہ الفاظ کہہ کر باآسانی یہاں سے چلا جائے گا

۔۔۔شاہنزیب کو گمان تھا کہ ماہ نور غصے میں آکر اسے چابی پکڑا دے گی۔۔۔

تمہیں میرے یہ آنسو ڈرامہ لگ رہے ہیں تم واقعی بدل گئے ہو۔۔۔اسماء"
ٹھیک رائے رکھتی ہے تمہارے بارے میں تم ایک نمبر کے خود غرض ہو
تمہیں اپنے سوا کسی کی کوئی پروا نہیں ہے میں پاگل ہوں جو تمہارے خاطر
ایک عرصے سے سکون سے سوئی نہیں تمہاری فکر کرتی رہی کس حالت میں
ہو گے کیا کر رہے ہو گے کھانا کھایا ہو گا یا نہیں اس فکر میں خود کو گھلاتی رہی
اور تمہیں یہ سب ڈرامہ لگ رہا ہے شاہنزیب افتخار تمہیں صرف اپنی ہی فکر
ہے تم اپنی بہن کی خاطر گئے تھے اور واپس بھی اپنی غرض سے لوٹے اپنی
منگیتر کی خاطر" وہ اتنے غصے میں تھی کہ آج وہ سارے شکوے کر ڈالے
تھے جو دل میں چھپائے ہوئے تھی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر

روتے ہوئے شکوے کر رہی تھی۔۔۔اب تو روتے روتے ہچکیاں بن گیں تھیں اس کی۔۔شاہنزیب خاموش کھڑا اس کے شکوے سن رہا تھا۔۔۔

سب ٹھیک کہتے ہیں بیوقوف ہو میں۔۔۔۔۔۔۔۔جو میں تمہیں مناتی رہی" جبکہ غلطی تو ساری تمہاری تھی تم میری منگنی میں نہیں آئے۔۔۔۔اپنی منگنی ٹوٹنے کی خبر سنی تو کیسے دوڑے چلے آئے۔۔۔۔ مجھ سے کہتے تھے کہ میں سعدیہ سے محبت نہیں کرتا مجھے اس میں کوئی انٹرسٹ نہیں پھر کیوں آئے اس کی خاطر ؟؟؟ کیوں شاہ؟؟ مجھے بھی اوروں کی صف میں لا کر کھڑا کر دیا تم نے۔۔۔میں نے زندگی میں ہر بات تم سے شیر کی مگر تم ۔۔۔۔۔۔تم نے تو مجھے کبھی اپنا دوست تک نہیں سمجھا۔۔۔کسی بھی رشتے یا دوستی کے لائق ہی نہیں ہو تم۔۔۔تم صرف ایک خود غرض مطلبی انسان ہی نہیں بلکہ ایک بہت بڑے جھوٹے بھی ہو نفرت کرتی ہو میں تم سے۔۔۔سنا تم نے۔۔۔ نفرت" ماہ نور روتے ہوئے زمین پر بیٹھ گئی تھی شاہنزیب تو پہلے

ہی اپنے غموں سے چور چور تھا اب ماہ نور کا یورونا اس سے دیکھا نہیں جا رہا تھا

فرش برف کی طرح ٹھنڈا تھا جس کا احساس ماہ نور کو تو نہیں مگر شاہ نزیب کو بہت شدت سے محسوس ہو رہا تھا۔۔۔فرش کی ٹھنڈک اس کے نازک پاؤں میں درد نہ کر دے سب سے پہلے یہ خیال دل کو ستایا تھا۔۔۔وہ جانا چاہتا تھا پر ماہ نور کو اس طرح روتا بلکتا چھوڑ کر نہیں۔۔۔

اٹھو۔۔۔اٹھو اوپر بیٹھو۔۔۔رونا بند کرو۔۔۔پانی لاتا ہوں تمہارے لیے"

"اس نے ماہ نور کو شانوں سے پکڑ کر بیٹھ پر بٹھایا تھا ماہ نور کا چہرہ رونے کے سبب لال ہو گیا تھا اور آنکھیں ابھی بھی موتی برسا رہی تھی "اچھا چپ کرو میں کہیں نہیں جا رہا۔۔۔تمہارے پاس ہوں "شاہنزیب نے اسے اپنے ہاتھوں سے پانی پلاتے ہوئے کہا

تمہیں جانا ہے چلے جاؤ مجھے تم سے کوئی مطلب نہیں چابی چاہیے نہ۔۔۔"
تمہیں ابھی لا کر دیتی ہوں" وہ یہ کہتے ہوئے اٹھ کر جانے لگی "اور ہاں
۔۔۔ تمہیں ایک بات بتانی تھی پر جب تمہیں میری ہر بات ڈرامہ لگتی ہے تو
پھر تمہیں بتانے کا کوئی فائدہ نہیں میں تو اپنا دوست سمجھ کر تم سے مدد چاہتی
تھی تم جیسے خود غرض انسان کی مجھے کوئی ضرورت نہیں تمہیں کیا فرق پڑتا
ہے کہ میں خوش ہوں یا غمزدا۔۔۔ میں جیوں یا مروں" وہ کہہ کر تھوڑی دیر
بعد واپس آئی اور چابی پکڑا کر چلی گئی... ماہ نور کی ہر بات اس کے دل پر لگی
تھی

کیا میں واقعی خود غرض ہوں؟؟؟ کیا میں نے کبھی اپنے علاوہ کسی اور کے"
بارے میں نہیں سوچا۔۔۔ میں نے کبھی اس بات کی فکر نہیں کی کہ ماہ نور کیا
چاہتی ہے وہ کس کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتی ہے" یہ سوچتے ہوئے خود کو

مزید ملامت کرنے لگا۔۔۔دل چور چور ہو گیا تھا۔۔۔ماہنور کی باتوں نے اس کے غمگیں دل کو اور بھی زخم لگا دیے تھے ماہ نور بھی پوری رات بیٹھ کر روتی رہی شاہنزیب کہ کہے الفاظ اس کے کانوں میں گونج رہے تھے اس کا ننھا سا دل چھلی کر دیا تھا اس ستم گر نے۔۔۔۔۔۔

.....

صبح ناشتے کی ٹیبل پر وہ صرف اس لیے آ کر بیٹھی تا کہ پتہ چلے کہ وہ جا چکا ہے یا نہیں ذہن تو چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ وہ چلا گیا ہو گا پر دل نادان ابھی بھی امید رکھتا تھا کہ شاید نہ گیا ہو۔۔۔۔

شاہنزیب تو اپنے کمرے میں نہیں ہے؟؟؟"اسماء نے آ کر کہا تو ماہنور کا دل" ٹوٹ گیا نا امیدی سی چھا گئی۔۔۔۔۔

ہاں وہ تو صحن میں ٹیل لگا رہا ہے میں نے کہا آ کر ناشتہ کر لو تو کہہ رہا ہے "
بھوک نہیں ہے "کامران نے اسماء کی بات کا جواب دیا تو ماھنور کے کان
کھڑے ہو گئے وہ تیزی سے اپنی کرسی سے اٹھ کر دوڑی۔۔۔۔"مانو ناشتہ تو
کر لو" ریشم نے کہا مگر ماہنور تیز قدم بڑھاتی ہوئی اسے دیکھنے گئی تھی
۔۔۔صحن میں پہنچی تو واقعی وہ پلر سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔۔۔

شاہنزیب نے اسے مسکراتا ہوا دیکھ "میں اب اتنا بھی خود غرض نہیں ہوں
"وہ نرم لہجے میں دھیمے سے بولا۔۔ماہ نور نے اسے دیکھتے ہی سنجیدگی اختیار کر
لی تھی۔۔۔۔پر اس سے قبل شاہنزیب اس کا مسکراتے ہوئے آنا اور اس
کے چہرے پر جھلکتی خوشی کو پڑھ چکا تھا۔۔۔

اس کا فیصلہ میں کرونگی کہ تم کس حد تک خود غرض ہو"اس نے بے نیازی" سے دونوں ہاتھ فولٹ کیے تھے۔۔۔

ٹھیک ہے"شاھنزیب نے اس کے چہرے پر سرسری سی نظر ڈالتے" ہوئے کہا۔۔

سچ بولنا سعدیہ سے محبت کرتے ہو؟؟"ماہ نور نے سیدھے ہاتھ سے" شاہنزیب کا کالر پکڑ کر برہمی سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال سوال کیا تھا شاہنزیب اس کا سوال سن چونکا تھا۔۔۔۔

تمہیں اس سے کیا مطلب؟؟"اس نے نظریں چراتے ہوئے جواب دیا" ۔۔۔

یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے "ماہ نور ابھی بھی اس کا ایک ہاتھ سے "
کالر پکڑے ہوئے پوچھ رہی تھی پر جب اس کی طرف سے جواب خاموشی ملا
:"بچپن سے تمہارے ساتھ رہی ہوں ہر بات جو میری زندگی میں ہوئی
تمہیں اس کی خبر ہے پر مجھے تو آج تک یہ بھی نہیں پتا چلا کہ تمہاری زندگی
میں میری کوئی حیثیت ہے یا نہیں۔۔۔۔۔۔۔سچ بولو محبت کرتے ہو سعدیہ
سے؟؟؟"اس بار ماہ نور تھوڑا سا اور قریب آکر بڑے جذباتی انداز میں پوچھ
رہی تھی شاہنزیب کا جواب نہ دینا اسے بے قرار کر رہا تھا۔۔۔۔

اگر بات تمہاری حیثیت کی ہے۔۔۔وہ بھی میری زندگی میں۔۔تو" یہ کہہ "
کر اس نے ماہنور کا الٹا ہاتھ پکڑ کر کہا"اس ہاتھ سے بھی میرا کالر پکڑو اور
پوچھو نہیں۔۔۔۔حکم کرو کہ میں جواب دوں تمہاری بات کا" شاہنزیب
کے الفاظ آج اس کی محبت کو جھلکا رہے تھے۔۔

میں حکم کرتی ہوں۔۔۔۔۔جواب دو شاہ کرتے ہو؟؟؟"ماہ نور نے اب" دونوں ہاتھوں سے اس کی شرٹ کے دونوں سائیڈوں کے کالر پکڑ لئے تھے اور اس کے مزید قریب آکر بے صبری سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

نہیں کرتا۔۔۔۔۔ کبھی نہیں کرتا تھا۔۔۔۔۔اور نہ کبھی کروں گا""" شاہنزیب نے بالکل صاف الفاظ میں اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے جواب دیا۔۔ماہ نور کے چہرے پر ایک طرح کی آسودگی سی چھا گئی اس کا چہرہ کھل اٹھا تھا"تو پھر کل واقعی ڈیٹ مارنے جا رہے تھے کیا؟؟؟کسی گاؤں کی گوری کے ساتھ "ماہ نور ساری خفگی بھول چکی تھی اس کا کالر چھوڑا سے شوخی سے آئبر واچکاتے ہوئے سوال کر رہی تھی۔۔۔

گھر جا رہا تھا"اس نے جواب دیا"

پر کیوں؟؟؟دو دن بعد سب ویسے بھی جا رہے ہیں دو دن اور رک جاؤ... "

"ماہنور نے کہا۔۔۔

مجھے یہاں سکون نہیں ملتا" شاہنزیب نے دل کا حال آسان لفظوں میں "

بیان کر دیا تھا۔۔

ایک سوال اور پوچھوں جواب دو گے "جس کے جواب میں شاہنزیب نے "

اثبات میں سر ہلا دیا" تم واپس کیوں آئے اگر تم سعدیہ سے محبت نہیں

کرتے؟؟" ماہ نور کے ذہن کو ابھی بھی یہ بات پریشان کر رہی تھی

مانو اور شاہ دونوں چلو بھا بھی بلا رہی ہیں "ریشم آئی تھی دونوں کو بلانے "

۔۔. شاہنزیب جواب دینا نہیں چاہتا تھا اس لیے فوراً ریشم کے بلانے پر اس

کے پیچھے چل دیا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سب بائیک لیے تیار کھڑے تھے۔۔بائیک ریس کا آئیڈیا کامران کا تھا ۔۔سب لڑکوں نے بلیک جیکٹ اور بلیک پینٹ پہنی ہوئی تھی سب کے سروں پر ہیلمٹ تھا۔۔۔لڑکیاں آئی روڈ پر تو سب پریشان ہو گیں۔۔سب لڑکے بالکل ایک جیسے لگ رہے تھے پہچان پانا مشکل تھا کہ کون کون ہے ۔۔"یہ سب تو بالکل ایک جیسے لگ رہے ہیں ان میں علی کو کیسے پہچانوں "بھابھی پریشان ہوتے ہوئے بولیں۔۔

کہیں میں ولید کے پیچھے جا کر نہ بیٹھ جاؤں "اسماء دل ہی دل فکر مند ہوئی" تھی۔۔بھابھی نے کہا بھی کہ ہیلمٹ اتار وتا کہ ہم دیکھ سکیں پر کوئی لڑکا اس کے لیے راضی نہ ہوا کیونکہ لڑکوں میں ڈیسائیڈ ہوا تھا کہ کوئی اپنی پہچان نہیں

بتائے گااور یہ فیصلہ صرف شہزاد کے لئے کیا گیا تھاتا کہ صباءاوراسے تھوڑا وقت ساتھ گزارنے کا موقع مل سکے

چلیں صباء باجی میں بتاتی ہوں آپ کس کے ساتھ بیٹھیں "ماہ نور نے" مسکراتے ہوئے صبح کا ہاتھ پکڑااور اسے لا کر تیسرے نمبر کے بائیکر کے پیچھے بیٹھادیا۔۔صباء بیٹھ تو گئی تھی پر وہ نروس تھی ماہنور کی مسکراہٹ بتارہی تھی کہ کچھ نہ کچھ تو گڑ بڑ ہے۔۔۔سعد یہ سب سے پہلے والے بائیکر کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔ماہ نور صباء کو بیٹھا کر جانے لگی تھی کہ اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا وہ مسکراتے ہوئے چوتھے بائیکر کے پیچھے بیٹھ گئی۔۔۔سب لڑکیاں اپنی اپنی مرضی سے بیٹھ گئیں

صاحب اسٹارٹ کروں؟؟"چوکیدار کو اس گیم کا انچارج بنایا گیا تھا اس نے" پوچھا تو پہلے بائیکر نے اثبات میں سر ہلادیا۔۔۔

مضبوطی سے پکڑ لو مجھے آج اس گیم میں ہی سہی پر چنا تم نے مجھے ہی ہے"
"ولید نے آسماء کی طرف منہ کر ہیلمٹ کا شیشہ اوپر کرتے ہوئے مسکرا کر کہا تھا۔۔"تم آف اللہ"اسماء نے اسے دیکھ منہ بسورتے ہوئے کہا تو بھی وہ جوابا مسکرانے لگا۔۔۔

میرے آگے کون بیٹھا ہے؟؟"سعدیہ نے بائیکر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے" ہوئے پوچھا تھا۔۔"گیم کاونز"کامران نے خود اعتمادی سے جواب دیا ۔۔۔"کامران.....مجھے لگا تھا شاہنزیب ہے"سعدیہ تھوڑا اداس ہو گئی تھی

شاہنزیب یاد ہے نا کیا کرنا ہے؟؟"ماہ نور نے ہلکے سے اپنے آگے والے" بائیکر سے کہا۔۔"تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں ہوں کوئی اور بھی تو ہو سکتا تھا

"شاہنزیب نے ماہ نور کو دیکھتے ہوئے حیرت زدہ انداز میں پوچھا۔۔۔"کہا تو تھا میں پہچان جاؤں گی"ماہ نور نے پیاری سی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے جواب دیا۔۔"پر کیسے؟؟؟"شاہنزیب تجسس سے پوچھ رہا تھا ۔۔۔سوال کے جواب میں ماہ نور دل پر ہاتھ رکھ فقط مسکرادی۔۔۔

چوکیدار نے ہوا میں فائر کی اور ریس اسٹارٹ ہو گئی۔۔۔علی کے پیچھے ریشم بیٹھی تھی شارق کے پیچھے بھابھی ثانیہ کے ساتھ کوئی نہیں تھا اس لئے وہ چوکیدار کے ساتھ کھڑی ہو گی وہ خود بھی اس میں حصہ نہیں لینا چاہتی تھی کیونکہ اس کے گیم کا پارٹنر تو تھا ہی نہیں۔۔۔

اچھی لگ رہی ہو آج بہت"شہزاد نے ریس میں حصہ ضرور لیا تھا پر صرف" اس لئے تاکہ صباء کے ساتھ تھوڑا وقت گزار سکے اس نے کہا تو صباء نے اس کی آواز سنتے ہی اس کے کندھے سے اپنا ہاتھ ہٹا لیا"ہاتھ کیوں ہٹا لیا کوئی

نہیں دیکھ رہا ہمیں اور نہ ہی کسی کو پتا ہے کہ ہم ساتھ ہیں ہاتھ رکھ لیں

"شہزاد مسکراتے ہوئے بول رہا تھا صباء کے گال گلابی ہو گئے تھے مارے

شرم کے اس نے شرماتے ہوئے واپس کندھے پہ ہاتھ رکھ لیا۔۔"میں نے

ماہ نور سے کہا تھا کہ وہ ایسا کچھ کرے کہ میں آپ کے ساتھ تھوڑا وقت گزار

سکوں اس نے جو یہ آئیڈیا دیا ہیلمٹ والا اس پر سلام پیش کرنے کا دل کرتا

ہے "شہزاد دل سے ماہ نور کو دعائیں دے رہا تھا اس کے ہیلمٹ والے

آئیڈے پر۔۔۔

شاہ جلدی گاڑی موڑو کہیں کوئی آنہ جائے "ماہ نور نے شاہنزیب سے فکر "

مند ہوتے ہوئے کہا۔۔

رک جاؤ ابھی ایک بائیک پیچھے ہے اسے آگے جانے دو پھر موڑوں گا"

"شاہنزیب نے جواب دیا۔۔

ضرورت کیا تھی اتنی تیز بائیک چلانے کی آرام آرام سے چلاتے "ماہ نور" ٹوکتے ہوئے بولی۔۔

گھر والے اندھے نہیں ہیں ہر کام پلینگ سے کرنا پڑتا ہے پر یہ بات تم نہیں سمجھو گی" وہ سرد لہجے میں بولا تو ماہنور چپ ہو کر بیٹھ گئی۔۔ جیسے ہی شاہنزیب نے دیکھا کہ آخری بائیکر بھی اس سے آگے نکل گیا ہے اس نے گاڑی گھمالی اور مزار کی جانب کر لی بہت تیز گاڑی چلا رہا تھا دوسرے راستے سے ماہ نور کو مزا لے جانے کے لیے۔۔۔ راستے میں آنے والی جم دور سے اندھیرے کے سبب اسے نظر ہی نہیں آئی۔۔۔ نظر تو تب پڑی جب بالکل قریب پہنچ گیا اس نے فورا بریک مارا تھا۔۔۔ بریک اتنی زوردار لگا تھا کہ ماہ نور پیچھے سے آکر اس سے لپٹ گئی تھی۔۔۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے کس کے شاہنزیب کو پکڑ لیا تھا۔۔۔ ماہ نور شاہنزیب کے اتنے قریب آنے پر

نروس ہو گئی تھی اس کی یہ نزدیکی شاہنزیب کے سوئے ہوئے جذبات کو بھی ابھار رہی تھی۔

ماہ نور کی نزدیکی شاہنزیب کے سوئے ہوئے جذبات کو ابھار رہی تھی "ٹھیک ہو؟؟" شاہنزیب نے پوچھا تھا تو اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس سے دور ہٹ گی۔۔۔اس کا دل اس کے قابو میں نہ تھا سے زور زور سے دھڑک رہا تھا وہ شاہنزیب سے شرما رہی تھی شاہنزیب نے گاڑی اسٹارٹ کرنا چاہی پر گاڑی اسٹارٹ ہی نہیں ہوئی۔۔ "اترو" اس نے کہا۔۔

کیوں کیا ہوا؟؟" ماہ نور نے استفسار کیا۔۔"

پتا نہیں یار چل نہیں رہی اُو۔۔۔نو" شاہنزیب نے کہا تو ماہ نور فکر مند ہو" کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔"گاڑی کا ٹائر پنکچر ہو گیا ہے" شاہنزیب نے پریشان ہوتے ہوئے کہا تو وہ ہنسنے لگی: "اس میں ہنسنے والی کیا بات ہے ؟؟" شاہنزیب نے اسے ہنستا ہوا دیکھا تو الجھ کر پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

ہیلمٹ تو اتارو شاہ تمہارا چہرہ دیکھنا چاہتی ہوں میں تمہاری ناک کا تصور بنا" رہی ہوں کیسے لال ہو رہی ہو گی اس وقت مارے غصے کہ "ماہ نور ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی اس نے ہیلمٹ اتار کر ماہ نور کو ھی پکڑا دیا۔۔۔

اب یہاں تو کوئی دور دور تک پنچر بنانے والا بھی نہیں ملے گا کیا کریں" وہ" ادھر ادھر دیکھ پریشان ہوتے ہوئے بول رہا تھا

پیدل چلتے ہیں یہاں کھڑے رہنے سے تو کچھ نہیں ہو گا نا" وہ کہہ کر چلنے کا" اشارہ کرنے لگی۔۔۔

کہہ تو ٹھیک رہی ہو یہاں کھڑے رہنے سے تو کچھ نہیں ہو گا چلو گھر چلتے ہیں" "وہ کہہ کر بائیک کو موڑنے لگا۔۔۔۔

جی نہیں ہم مزار جائیں گے گھر نہیں" ماہنور بھرم سے کہنے لگی دونوں بہت" دیر تک بحث کرتے رہے "ٹھیک ہے تم جاؤ گھر میں اکیلے جا رہی ہوں مزار" کہہ کر اکیلے ہی چل دی

تم اتنی ضدی کیوں ہو" وہ جھنجلاہٹ سے کہہ رہا تھا اسے اکیلے جاتا دیکھ" "مانو ایک بار دماغ سے کام لو ہم کل آ جائیں گے ابھی بائیک کا ٹائر پنچر ہے کتنی دور پیدل چل کر اس سنسان جنگل میں جانا پڑے گا سمجھا کرو سب گھر

والے بھی فکر کریں گے یار سب کو پتہ چل جائے گا کہ ہم دونوں غائب ہیں اس بات کو سمجھتی کیوں نہیں ہو تم" وہ رک نہیں رہی تھی تو شاہنزیب بھی مجبوراً پیدل چلتا ہوا اس کے پیچھے جا رہا تھا بائیک کو اپنے ساتھ ساتھ گھسیٹتے ہوئے۔۔۔

ڈر لگ رہا ہے مجھے پر شاہنزیب کو بتاؤں گی تو اور چڑھائی کر ڈالے گا مجھ پر"

"ماہ نور کو سنسان جنگل سے خوف آنے لگا تھا وہ فوراً بھاگتی ہوئی واپس شاہنزیب کے پاس آ کر کھڑی ہو گئی "ڈر لگ رہا ہے نہ تمہیں ؟؟؟۔۔۔"ماہ نور شاہنزیب کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بڑے پیار سے پوچھنے لگی۔۔۔"مجھے ؟؟؟"شاہنزیب اس کی جانب حیرت سے دیکھتے ہوئے۔۔۔

مجھے پتا ہے۔۔۔۔ تمہیں ڈر لگ رہا ہے ڈرو مت میں تمہارے ساتھ ہوں

"ماہ نور نے بڑے بھرم سے شاہنزیب سے کہا۔۔۔ جس کے جواب میں اس نے اپنی ہنسی کو بمشکل روکا تھا اور اثبات میں سر ہلا دیا وہ جانتا تھا کہ ماہنور ڈر رہی ہے اپنی بات نیچے نہیں کرنا چاہتی اسی لئے بہادر بننے کی اداکاری کر رہی ہے اور وہ اس کا بھرم توڑنا نہیں چاہتا تھا اس لیے کچھ نہیں کہا۔۔۔ بس خاموشی سے قدم سے قدم ملا کر اس کے چلتا رہا۔۔۔ "شاہنزیب یہاں اگر بھوت اور چڑیل ہوئی تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تو ہم کیا کریں گے ؟؟" ماہ نور خوفزدہ ہوتی جا رہی تھی جنگل سے طرح طرح کے جانوروں کی آوازیں آتی سن۔۔۔ جو اس کے خوف میں مزید اضافہ کر رہی تھیں اب وہ شاہنزیب کے بالکل قریب آگئی تھی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر چلنے لگی تھی ادھر ادھر خوفزدہ نگاہوں سے تکتے ہوئے سنسان جنگل کو۔۔۔

بھوتوں کا تو میں کچھ کہہ نہیں سکتا البتہ چڑیلوں سے کافی اچھی جان پہچان" ہے میری "اس نے اتنی سنجیدگی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا کہ وہ حیرت سے تکنے لگی "ان میں سے ایک تو میرے ساتھ ہی ھے" وہ کہہ کر مسکرایا تو ماہنور اسے جواباً گھورنے لگی۔۔۔شاہنزیب مسکراتا ہوا بہت حسین لگ رہا تھا۔۔۔ماہ نور اسے ایک دو لمحوں کے لئے تو دیوانوں کی طرح دیکھنے لگی ۔۔۔"کیا؟؟؟" وہ انجان نگاہوں سے۔۔۔

کچھ نہیں" ماہ نور نے کہتے ہوئے فوراً اپنی نظریں نیچے کی تھیں۔۔۔چلتے" چلتے دونوں تھک چکے تھے اور منزل تھی کہ نظر ہی نہیں آرہی تھی مجھے تمہیں ایک بات بتانی ہے۔۔۔ سمجھ نہیں آرہا کہاں سے شروع کروں ۔۔۔۔۔پر بتانا بھی بہت ضروری ہے... تمہارے جانے کے بعد ایک دن راحیل پاجی۔۔"ماہ نور نے اسے پریشانی بتانا شروع ہی کی تھی اپنی۔۔۔

تم مزار پر مجھے کیوں لائی ہو "

۔۔۔۔ہم سب گھر والوں کے ساتھ بھی تو آ سکتے تھے واپسی پر اتنے سوالوں کے جوابات دینے پڑیں گے "شاہنزیب نے ایک نئ بات شروع کر دی تھی وہ ماہ نور کی بات سننا ہی نہیں چاہتا تھا۔۔۔

شاہ میں تم سے اتنی ضروری بات کر رہی ہوں تم سن بھی رہے ہو؟؟"

"جب شاہنزیب نے اس کے بیچ میں بات کاٹ کر نہیں بات شروع کی تو وہ اسے ٹوکتے ہوئے واپس پرانے موضوع پر لے ائی۔۔۔"شاہ ایک دن راحیل پاجی میرے کمرے میں آئے اس وقت میں ڈائجسٹ پڑھ رہی تھی "شارق کا رشتہ آیا ہوا تھا اور میں نے صاف الفاظ میں منع کر دیا تھا۔۔۔

لو آگیا مزار... شکر ہے خدا کا۔۔۔چلتے چلتے پاؤں چور چور ہو گئے ہیں"
میرے "وہ بات سننا ہی نہیں چاہتا تھا اس لی ئے مزار کو سامنے دیکھ بہت
خوش ہو کر بولا تھا

میں تم سے بہت ضروری بات کر رہی ہوں "ماہ نور کو محسوس ہو چکا تھا کہ "
وہ سننا ہی نہیں چاھ رھا اس کی بات۔۔۔

پہلے تم مزار پر جا کر دعا مانگو جس کے لئے تو مجھے اتنی دور لائی ہو۔۔۔۔۔میں "
کونسا کہیں بھاگے جا رہا ہوں یہ بات مجھے بعد میں بتا دینا" وہ بائیک کو سائٹ
میں کھڑا کر دیتا ہے۔۔۔ماہ نور اس کی بات پر اثبات میں سر ہلانے لگتی
ہے۔۔۔۔۔

یاخدا! اتنی ساری سیڑھیاں چڑھنا پڑیں گی ہمیں "ماہ نور نے سیڑھیاں" دیکھیں تو بے ساختہ بول پڑی مزار کافی اونچائی پر تھا پتھر سے بنی اونچی نیچی سیڑھیاں ساٹھ ستر تو ہو گئیں یہ دیکھنے سے اندازہ ہو رہا تھا۔۔۔۔

میں تو اس دن اتنی ساری سیڑھیاں یوہی چڑھ گیا تھا اس دن تو مجھے کسی" تکلیف یا تھکن کا احساس ہی نہیں ہوا" شاہنزیب نے سیڑھیاں دیکھی تو سوچنے لگا۔۔۔۔" چلیں" وہ کہتے ہوئے سیڑھی پر اپنا قدم رکھنے ہی والا تھا "شاہ روکو" ماہ نور نے اسے روکا

کیا چلنا نہیں ہے؟؟؟" اس کے روکنے پر سوالیہ نظروں سے اسے تک رہا تھا"

۔۔۔۔

چلنا تو ہے۔۔۔ مگر ننگے پاؤں۔۔۔جوتے پہن کر نہیں "ماہ نور نے کہتے "
ہوئے اپنی سینڈل اتار دی تھی۔۔

پاگل ہو گئی ہو کیا ان پتھروں پر وہ بھی ننگے پاؤں۔۔۔۔۔ چھالے ہو جائیں "
گے پاؤں میں۔۔۔ چلو واپس سینڈل پہنو "شاہنزیب نے اسے ننگے پاؤں
دیکھ فکر مند لہجے میں کہا۔۔۔
مزار پر جوتے یا سینڈل پہن کر نہیں جاتے بڑی امی میں نے کہا تھا یہاں کے "
بہت آداب ہیں اور کوئی بھی بے ادبی نہیں ہونی چاہیے "وہ یہ کہہ کر دوپٹہ
سر پر تمیز سے اوڑھ کر سیڑھیاں چڑھنا شروع ہو گئ۔۔۔اپنے جوتے اتار
شاہنزیب بھی سیڑھیاں چڑھنا شروع ہوا۔۔۔دونوں کافی دور سے پیدل
چلتے ہوئے آرہے تھے اس لئے دونوں ہی کے لیے سیڑھیاں چڑھنا پہاڑ
چڑھنے کے مترادف تھا۔۔۔شاہنزیب سے برداشت نہیں ہو رہا تھا ماہ نور

کے خوبصورت ونازک پاؤں کا۔۔۔ان سیڑھیوں پر ننگے پاؤں چلنا

۔۔۔۔۔۔

یہ سب کرنا ضروری ہے کیا چلو واپس چلتے ہیں "بہت مشکل سے دونوں "
نے آدھی سیڑھیاں چڑھی تھی دونوں تھکن سے چور چور ہو گئے تھے

اللہ "ماہ نور نے اپنے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ زور سے کہا۔۔۔ "

دعا تو کہیں سے بھی مانگی جا سکتی ہے۔۔۔پھر اتنی تکلیف کیوں اٹھا رہی "
ہو۔۔۔یار تمہیں ننگے پاؤں چلنے کی عادت نہیں ہے چھوڑو یہ سب واپس چلو
"شاہنزیب نے اسے تکلیف میں دیکھا تو تڑپ اٹھا تھا۔۔۔

صرف آدھی تورہ گئی ہیں۔۔۔۔میں اتنی دور آکر واپس نہیں جانا چاہتی"
ہوں"وہ یہ کہہ کر ایک لمبی سانس لینے لگی اور پھر سے سیڑھیاں چڑھنا
شروع کر دیں۔۔۔۔۔

وہ تو آرام سے سو رہا ہو گا اور یہاں ماہ نور اس کی خاطر اتنی تکلیف برداشت "
کر رہی ہے۔۔۔۔حد ہے "شاہنزیب دل ہی دل کڑھا تھا راحیل سے۔۔۔

آہ"ماہ نور زور سے چیخی۔۔۔وہ مزار کے صحن میں بس پہنچنے ہی والے تھے"
کہ ماہ نور کے پاؤں میں کانچ کا ٹکڑا گھس گیا اس کی تکلیف میں شاہنزیب اس
سے بھی زیادہ تڑپ اٹھا"بیٹھو۔۔۔میں دیکھتا ہوں"اس نے ماہ نور کو
سیڑھیوں پر بٹھایا۔۔۔اس کے پاؤں سے کانچ کا ٹکڑا نکالا۔۔۔تکلیف و
کرب کے سبب اس کے منہ سے "آہ" نکلی۔۔۔۔اس کے پاؤں سنگ مرمر
سے تراشے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔۔۔ان حسین پاؤں سے خون نکلنے لگا

تھا۔۔۔"اب میں تمہیں ایک قدم بھی نہیں چلنے دوں گا" شاہنزیب اسے تکلیف میں مبتلا دیکھ پریشان ہو کر گویا ہوا۔۔۔

اوہو بس دو تین سیڑھیاں تو بچی ہیں۔۔۔میں یہاں بہت بڑی مراد لے کر" آئی ہوں میں اتنی سی تکلیف سے گھبرا کر واپس نہیں جاؤں گی" وہ پر عزم لہجے سے کہہ کر کھڑی ہو گئی

پاگل مت بنو" تکلیف میں ماہ نور تھی تڑپ وہ دیوانہ رہا تھا۔۔۔شاہنزیب کا" بس نہیں چل رہا تھا کہ اپنی پلکیں اس کی راہ میں بچھا دے۔۔۔ماہ نور کا تکلیف برداشت کر کے اس مزار پر آنا شاہنزیب کے دل پر بڑا گہرا اثر کر گیا تھا

۔۔۔شاہنزیب ماہ نور دونوں وہیں کھڑے تھے جہاں اس دن وہ آ کر روتے روتے گر گیا تھا۔۔۔اس دن شاہنزیب کے آنسو اس زمین نے پیے تھے

آج وہ ماہ نور کے پاؤں سے نکلنے والے خون کو جذب کر رہی تھی۔۔۔۔۔"جاؤ مانگو دعا۔۔۔جو مانگنے آئی ہو"شاہنزیب باہر رک ماہ نور سے کہنے لگا۔۔۔

یہاں دیا جلانا پڑتا ہے"ماہ نور نے اسے پریشان لہجے میں بتایا ان دونوں کے" علاوہ کوئی نظر نہیں آرہا تھا مزار کے اندر کا حصہ بہت صاف ستھرا تھا اس بات پر شاہنزیب تھوڑا حیران ہوا۔۔۔

اب اس سنسان جگہ پر دیا کہاں سے ڈھونڈوں"وہ بے رخی سے بولا" ۔۔۔ادھر ادھر دیکھتے ہوئے۔۔۔

اچھا رکو یہاں۔۔۔میں دیکھتا ہوں"وہ یہ کہہ کر چلتا ہوا صحن میں آکر دیکھنے" لگا۔۔۔کہیں اسے کچھ نظر نہیں آرہا تھا"مانو بھی نا پہلے بتا دیتی۔۔۔تو میں گھر ہی سے لے آتا۔۔۔اب کہاں سے لاؤں"وہ اسی پریشانی میں تھا۔۔۔

یہ لو" پیچھے سے کسی شخص کی مدھم سی آواز سنائی دی۔۔شاہنزیب پیچھے "
مڑا تو وہی بوڑھے شخص سامنے کھڑے تھے جنہوں نے اس دن شاہنزیب
کو سنبھالا تھا۔۔۔

تھینکس "اس نے جھٹ سے دونوں ہاتھوں سے دیے لیے۔۔۔ان کا"
شکریہ ادا کر اندر چلا آیا۔۔

ارے واہ تم لے آئے "ماہ نور بہت خوش ہو کر کہنے لگی۔۔۔شاہنزیب کے "
ہاتھ سے دیا لیتے ہوئے اسے بتایا کہ یہاں دیا جلا کر دعا مانگی جاتی ہے۔۔۔اس
نے اصرار کیا کہ شاہنزیب بھی دعا مانگ لے لیکن اس نے صاف منع کر دیا
۔۔"تم واقعی کوئی دعا نہیں مانگنا چاہتے؟؟؟"وہ حیرت سے پوچھ رہی تھی تو
اس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہیں تھوڑا سہ دور جا کر جالیوں کے پاس

کھڑا ہو گیا تا کہ ماہ نور جس طرح چاہے دعا مانگ سکے۔۔۔اس کی موجودگی ماہنور کو پریشان نہ کرے وہ دور تھی پر صاف نظر آ رہی تھی وہ رو رہی تھی اس کے آنسو زمین پر موتی بن کر گر رہے تھے۔۔۔

تم نے کچھ نہیں مانگنا؟؟؟" وہی بوڑھے شخص نہ جانیں کہاں سے آ کر اس" کے کندھے پر ہاتھ رکھ بڑے پیار سے پوچھنے لگے۔۔۔

ہم دونوں میں سے ایک کی دعا قبول ہو سکتی ہے یا تو اس کی یا میری"
۔۔۔۔اگر میری محبت خود غرض ہوتی جیسا کہ وہ سمجھتی ہے تو ضرور مانگتا اسے۔۔۔۔پر میری محبت صرف اس کی خوشیاں چاہتی ہے۔۔۔اُس سے میں کیا کہوں۔۔۔وہی میرا سکون۔۔۔وہی میری عاشقی۔۔۔وہی میری زندگی ۔۔۔پر ستم نہ جانے کس نے ڈھایا ہے کہ جتنا میں نے اُسے چاہا وہ بھی اُتنی ہی

شدت سے کسی اور کو چاھ رہی ہے" شاہنزیب کا ایک ایک لفظ جذبات کی صداقت سے بھرا تھا وہ بوڑھے شخص یہ سن کر مسکرانے لگے۔۔۔

اس دن تو وہ اِس حالت میں نہ تھا کہ انھیں دیکھے پر آج وہ انہیں حیرت سے دیکھ رہا تھا وہ سفید رنگ کے کرتے شلوار میں ملبوس تھے داڑھی بھی پوری سفید تھی سر پر سفید رنگ کی ٹوپی۔۔۔روشن چمکتا ہوا چہرہ دراز قد ۔۔۔چوڑی پیشانی اور اس پر نماز کی پہچان کالے رنگ کا نشان جس پر نور برس رہا تھا۔۔۔رنگ سرخ و سفید تھا۔۔۔"آپ اتنے سنسان جنگل میں اس مزار پر کیسے رہتے ہیں؟؟ یہاں تو دور دور تک مجھے کوئی انسان نظر نہیں آتا" شاہنزیب حیرت سے سوال کر رہا تھا۔۔

تمہیں کس نے کہا میں یہاں اکیلے رہتا ہوں میرا خدا میرے ساتھ ہے اور "
پھر تم جیسے بھی یہاں آتے رہتے ہیں" وہ مسکراتے ہوئے جواب دے رہے
تھے ان کے لب و لہجے میں شیرنی جیسی مٹھاس تھی۔۔۔

مزار کے اندر کا حصہ اتنا صاف ستھرا اور باہر کا اتنا ہی گندا کیوں؟؟ آپ برا "
مت مانیے گا مگر آپ سیڑھیوں کی لگتا ہے صفائی نہیں کرتے
۔۔۔۔ سیڑھیوں پر نہ صرف گندگی ہے بلکہ دھول مٹی کے ساتھ ساتھ کانچ
کے ٹکڑے بکھرے پڑیں ہیں اوپر سے آنا بھی ننگے پاؤں پڑتا ہے" شاہنزیب
نے شکایت کی تو جواباً مسکراء کر: "یہ دھول مٹی پتھر کنکر کانچ کے ٹکڑے یہ
میں نے نہیں بکھیرے۔۔۔ یہ تو شروع سے ہی عاشق کی راہ میں رہے ہیں
اب جب عشق کا مزہ چکا ہے تو یہ سب تو بہت معمولی سی چیزیں ہیں اُس کے
" آگے یاد رکھنا عشق نے ہمیشہ اسی کی جان لی ہے جس نے اسے جانا ہے

عشق نے ہمیشہ اسی کی جان لی ہے جس نے اسے جانا ہے" وہ مسکراتے" ہوئے کہہ رہے تھے ان کی باتوں میں ایک الگ طرح کی کشش تھی جو شاہنزیب کو بہت متاثر کر گئی تھی وہ کم گو تھے مگر جو بات کہہ رہے تھے ان کا اثر دل پر ہو رہا تھا۔۔۔

ٹھیک کہا آپ نے میں تو یہاں سے دور جانے کی سوچ رہا تھا مگر جب ماہ نور" کے پاؤں میں وہ کانچ کا ٹکڑا گھسا تو مجھے احساس ہوا کہ میں نے بھی اس کی راہ میں ایسے ہی کانچ کے ٹکڑے بچھا دیے ہیں اور انہیں بغیر ہٹائے جا رہا ہوں بہت تکلیف میں ھے وہ.... آج اسے تکلیف میں دیکھا تو احساس ہوا۔۔"اس نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔اس کا رنج اس کے چہرے پر عیا تھا اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔

خدا نیت دیکھتا ہے اور تمہاری نیت صاف ہے" وہ بوڑھے شخص یہ کہہ کر" جانے لگے۔۔

خدا مجھے معاف کر دے گا نا؟؟ میں نے صرف ماہ نور کی نہیں راحیل ثانیہ" ان دونوں کی زندگیوں کو بھی خراب کیا ہے" وہ شرم ساری سے کہنے لگا

سچے دل کی توبہ ضرور قبول ہوتی ہے اور ہاں تم بہت خوش نصیب ہو تم" تڑپے بعد میں ہو۔۔۔ تمہیں نواز اپہلے گیا ہے" وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگے تو شاہنزیب طنزیہ لہجے میں "خوش نصیب"۔۔۔۔"میں" بے یقینی سے کہتا ہوا مسکرایا۔۔۔

ہاں بہت خوش نصیب۔۔۔ یہاں دوبارہ ضرور آنا شاہنزیب" وہ مسکراتے" ہوئے بولے۔۔۔ان کے منہ سے اپنا نام سن کر وہ چونکا۔۔۔

اپ کو میرا نام کیسے پتا؟؟"شاہنزیب ائبرو اچکائے تجسس سے پوچھنے لگا۔"

۔

شاہنزیب کس سے بات کر رہے ہو؟؟؟"ماہنور کی اواز پیچھے سے آئی تو اس" کی طرف مڑ کر ان بزرگ کی جانب اشارہ کرنے لگا"اِن سے "وہ ماہ نور کی جانب متوجہ ہو کر کہنے لگا۔۔۔

وہاں تو کوئی نہیں ہے "ماہ نور اس کے آگے دیکھتے ہوئے متلاشی نظر سے" بولی۔۔۔

یہ وہ شخص ہیں جن سے میں دیے لایا تھا۔۔یہ تو رہے "وہ کہتا ہوا پلٹا تو" وہاں کوئی موجود نہ تھا۔۔۔

پر یہاں تو ہم دونوں کے علاوہ کوئی ہے ہی نہیں پھر کس شخص کے بارے" بات کر رہے ہو؟؟؟"ماہنور حیرت سے۔۔

میں سچ کہہ رہا ہوں یہاں ایک بوڑھے سے بزرگ تھے وہ میرا نام بھی" جانتے تھے" وہ پریشانی کے عالم میں حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولا

شاہ تم مجھے ڈرانے کے لئے بول رہے ہو نہ یہ سب ؟؟"ماہ نور تیمور" چڑھائے پوچھنے لگی تھی۔۔۔

میں تمہیں کیوں ڈراؤں گا یقین کرو میرا یہاں تھے ایک بزرگ" وہ واپس" اپنی بات دہرا رہا تھا۔۔۔

تمہیں یہاں کے بارے میں کچھ نہیں پتا۔۔۔پر میں سب جانتی ہوں"
او۔کے اس لئے تم مجھے ڈرا نہیں سکتے نہ بے وقوف بنا سکتے ہو میں نے سنا تھا
بڑی امی سے یہاں سچے عاشقوں کو ایک لڑکا نظر آتا ہے پر ایک بزرگ نظر
آتے ہیں ایسا تو بڑی امی نے کچھ نہیں کہا تھا اس لئے بند کرو مجھے پاگل بنانا
۔۔۔اور اب یہ سوچو کہ واپس کیسے جائیں گے "ماہ نور اس کی بات مذاق میں
اڑا کر چل دی۔۔۔۔شاہنزیب کے پورے جسم میں جھرجھری سی
دوڑی۔۔۔اس کے جسم کا رواں رواں کھڑا ہو گیا تھا یہ سن۔۔۔"وہ کون
تھے جن سے میں ملا؟؟؟"شاہنزیب بے یقینی سی کیفیت میں مبتلا ہو کر
خود ی سے سوال کر رہا تھا۔۔۔"وہ مجھے خوش نصیب کیوں کہہ رہے تھے
کیوں کہا انہوں نے میں تڑپا بعد میں ہوں مجھے نوازا پہلے گیا ہے۔۔۔کیا
مطلب ہے ان سب باتوں کا؟؟؟"وہ ان باتوں میں الجھ کر اپنا سر کھجانے لگا
واقعہ اس کی زندگی میں ۔۔۔"چلو"مانو نے آواز دی تو ساتھ چل دیا پر یہ
ناقابل فراموش تھا۔۔

سب رات کے کھانے کے بعد اپنے کمرے میں جانے لگے تھے مجھے ضروری اعلان کرنا ہے سب دس بجے لاونج میں ملیں۔۔۔۔افتخار صاحب نے سب گھر والوں کے واپس آنے کے بعد یہ اعلان کیا تھا۔۔"کیا ضروری بات ہو سکتی ہے؟؟؟"ماہ نور اسماء کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی اس نے نفی میں کندھے اچکا دیے۔۔۔سب لاونج میں جمع ہو گئے تھے افتخار صاحب پھر بھی خاموش تھے۔۔۔"کیا بات ہے چاچا جان؟؟"ماہ نور ان کے برابر میں آ کر بیٹھ گئی تھی پوچھتے ہوئے۔۔"بتا دوں گا صبر کرو پہلے سعدیہ کے گھر والوں کو آنے دو"افتخار صاحب مسکراتے ہوئے کہہ رہے تھے

شاہنزیب سوچ میں پڑ گیا تھا یہ سن کر "ایسی کیا بات ہو سکتی ہے جو سعدیہ کے گھر والوں کے آنے کے بعد ہی ہو گی" ماہ نور دل میں سوچنے لگی تھی سب بے صبری سے انتظار کر رہے تھے دس منٹ کے انتظار کے بعد سعدیہ کی فیملی بھی آگئی سب بڑے کھڑے ہو کر ان سے گلے مل کر ان کا استقبال کرنے لگے۔۔۔

کیا چل رہا ہے؟؟" ماہ نور اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر سعدیہ کے پاس آکر" بڑے اشتیاق سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

مجھے خود نہیں پتا امی نے کہا ہے کہ میرے لیے سرپرائز ہے "سعدیہ نے" لاعلمی کا اظہار کیا۔۔

اب تو بتادیں کیا بات ہے چاچا جان؟؟" علی بھائی بھی تجسس سے پوچھ رہے تھے۔۔۔

آپ سب کے لئے ایک ساتھ دو دو خوشخبریاں ہیں" افتخار صاحب کے لب و لہجے میں مسرت جھلک رہی تھی۔۔

اُوہو چاچا جان جلدی بتادیں اب صبر نہیں ہو رہا کیا خوشخبری ہے؟؟" عمران بے صبر ہو کر۔۔

پہلی خوشخبری تو یہ ہے کہ ایک ہفتے بعد ہمارے گھر میں دو نکاح منعقد ہو رہے ہیں" سب یہ سن بہت خوش ہوئے... جبکہ ماہنور شاہنزیب راحیل اسماء والید یہ سن کر حیران و پریشان تھے۔۔۔ سب نے اندازہ لگالیا تھا کہ

دونوں نکاح کس کس کے ہیں ایک ماہ نور اور شارق دوسرا اسماء اور ولید

پر چاچا جان میں نے تو بڑے ابو سے بات کر لی تھی پھر میرا نکاح"
کیسے۔۔۔۔۔بڑے ابو آپ نے تو وعدہ کیا تھا نا میرا نکاح تب تک نہیں ہو گا
جب تک میری مرضی شامل نہیں ہو گی" اسماء شاکٹ ہوئی تھی یہ خبر سن کر

یہ لوگ اسماء کی مرضی کے بغیر مجھ سے نکاح کیسے کر سکتے ہیں" ولید"
زبردستی کا قائل نہیں تھا۔۔۔۔اسے یہ بات ناگوار گزری تھی۔۔

ماہ نور کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے تھے جیسے وہ بمشکل روک رہی
تھی۔۔۔پہلے دل کو ڈھارس تھی کے ایک ماہ ھے شادی روکنے کے لئے

۔۔۔پر یہ اچانک ایک ہفتے بعد کا نکاح شاہنزیب ماہنور اور راحیل تینوں کو سر سے پاؤں تک ہلا گیا تھا۔۔۔

ارے ارے تم سے کس نے کہا کہ تمہارا نکاح ہو رہا ہے "بڑے ابو اپنی جگہ " سے کھڑے ہو کر اسماء کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھ کر بولے۔۔۔

اگر آسماء کا نہیں تو پھر کس کا ہو رہا ہے؟؟"شہزاد بھی سب کی طرح الجھا ہوا" تھا اس کے لبوں پر بھی وہی سوال تھا جو سب کے لبوں پر تھا۔۔۔

بھئی ایک نکاح تو سب جانتے ہیں مانو اور شارق کا۔۔ مگر ہم بڑوں نے فیصلہ " کیا ہے کہ اس مقدس رشتے میں ایک اور جوڑے کو باندھ دیں اور وہ شاہنزیب اور سعدیہ کا ہے۔۔ہے ناں خوشخبری"افتخار صاحب نے مانو شاہنزیب کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔سب سے پہلے کامران گلے لگا اس کے

مبارک باد دینے کے لیے۔۔۔وہ اس قدر شاکٹ میں تھا کہ بس اپنے والد کو ہی تکتا سہ رہ گیا۔۔۔۔

شاہ بہت بہت مبارک ہو" ماہ نور خود اس کے پاس چلتی ہوئی آئی اپنے دل پر" پتھر رکھ کر مبارکباد دینے۔۔اس نے اپنا خوبصورت ھاتھ آگے بھی بڑھایا "ہاتھ تو ملا ہی سکتے ہو" دل میں طوفان برپا تھا پر لبوں پر مسکراہٹ سجا کر بولی ۔۔"اچھا مجھے ہی مبارک باد دے دو" اس کی خاموشی کے جواب میں خود اس کا ہاتھ تھام مسکراتے ہوئے بولی۔۔

مجھے تو یقین نہیں آرہا شاہ ہمارا نکاح ہو رہا ہے" سعدیہ کے آنے پر ماہ نور" ہاتھ چھوڑ تیزی سے سیڑھیاں چڑھ گئی۔۔سعدیہ کے چہرے پر خوشی جھلک رہی تھی۔۔۔وہ بے یقینی والے انداز میں گویا ہوئی۔۔۔

آپ لوگ اتنا بڑا فیصلہ بغیر میری مرضی جانیں کیسے کر سکتے ہیں"
؟؟؟"شاہنزیب بت بنے کھڑا رہا مٹھائی بٹی۔۔۔سب اصرار بھی کر رہے
تھے کھانے کے لئے پر اس نے صاف منع کر دیا وہ صرف سعدیہ کے گھر
والوں کے جانے کا انتظار کرنے لگا جیسے ہی وہ گئے۔۔۔شاہنزیب نے جذباتی
ہو کر اپنے گھر والوں سے پوچھا تھا۔۔

کیا مطلب کیسے کر سکتے ہیں ہم تمہارے والدین ہیں۔۔۔تم ہمارے"
نہیں۔۔۔جو ہمیں تمہاری مرضی جانیں کی ضرورت پڑے"افتخار صاحب
کے لہجے میں سختی آگئی تھی۔۔

ڈیڈ ایسا مت کریں میں سعدیہ سے نکاح نہیں کرنا چاہتا آپ لوگ میرے"
ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے"شاہنزیب نے کسی کا لحاظ نہیں رکھا وہ سب
بڑوں کے سامنے ڈٹ کر کہنے لگا۔۔ماہ نور اپنے کمرے میں جا کر دروازے

سے لگ کر رونے لگی تھی پر شاہنزیب کے بولنے کی آواز سن کر وہ آنسو صاف کر۔۔۔دوڑتے ہوئے واپس چلی آئی نیچے...

"اس میں زبردستی کی کیا بات ہے بچپن کی منگیتر ہے وہ تمہاری ایک نہ ایک دن تو یہ نکاح ہونا ہی ہے ہم سب نے بہت سوچ کر فیصلہ کیا ہے کہ ایک سال تم پہلے ہی اپنی من مانی کر چکے ہو تم نے پورا ایک سال ضائع کیا ہے اپنی زندگی کا۔۔۔۔اب اور نہیں۔۔۔سعدیہ کے ساتھ تمارا نکاح کر کے لندن بھیج دیں گے اسٹڈی پوری کرنے۔۔۔۔۔تم چار سال بعد لوٹو گے تو سعدیہ کی رخصتی لیں گے اب اس موضوع پر اور بحث نہیں" افتخار صاحب سرد لہجے میں کہہ کر چل دیئے۔۔۔

"آپ لوگ بغیر میری مرضی کے میرا نکاح نہیں کروا سکتے اور رہی بات میری لندن جا کر پڑھنے کی تو آپ مجھے بھیج دیں میں تیار ہوں۔۔۔میں خود

بھی چاہتا ہوں اپنی پڑھائی مکمل کرنا" شاھنزیب نکاح سے صاف الفاظ میں منع کر اپنی پڑھائی مکمل کرنے کی تائید کرتے ہوئے بولا۔۔۔

یہ بات ہمیں مت بتاؤ کہ تم کیا کر سکتے ہو اور کیا نہیں یہ تو ایک سال میں ہم " دیکھ چکے ہیں۔۔۔۔۔ تمہارا ضدی پن بھولے نہیں ہیں ہم ابھی تک اور نہ ہی معاف کیا ہے "افتخار صاحب غصے سے کہہ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھا گئے ۔۔۔شاہنزیب نے غم و غصے میں آکر اپنے سیدھے ہاتھ کی مٹھی بنا کر زور سے صوفے کے اوپر والے حصے پر دے مارا۔۔وہ اپنے اندر کا سارا غصہ اس بے جان صوفے پر نکال رہا تھا۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا "سب جانتے تھے کہ شاہنزیب نکاح کے لیے ابھی " چھوٹا ہے۔۔۔پر افتخار صاحب کے فیصلے کے آگے سب خاموش تھے۔۔۔ماہ

نور نے دھیمی آواز میں اسے دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔وہ مارے غصے کے صوفے کو پاؤں سے ٹھوکر مارتا ہوا باہر نکل گیا۔۔۔

"شاہ تم خوش نصیب ہو تم کم از کم سب سے لڑ تو پا رہے ہو اپنے حق کے لیے ۔۔غصہ تو دکھا سکتے ہو جو تمہارے دل میں ہے۔۔مگر میرے حصے میں تو یہ دونوں ہی نہیں۔۔" ماہ نور دل ہی دل میں اپنی بے بسی پر روئی۔۔۔۔

شاہنزیب گارڈن میں آیا تو اس کی نظر ماہنور پر پڑی جو بری طرح گارڈن میں گھٹنوں پر سر چھپائے رو رہی تھی راحیل بھی کافی غمزدہ تھا شاہنزیب کو دونوں کی حالت پر ترس آ رہا تھا وہ خود کو ملامت کرتا ہوا واپس پلٹ آیا

۔۔۔۔ صبح میں راحیل کو گلاب کے پھولوں کے ھار لاتے دیکھا۔۔"تم نکاح روکنے کے لیے کچھ کرنے والے ہو بھی یا نہیں؟؟؟"شاہنزیب صبح سے راحیل کو بھاگ دوڑ کرتا ہوا دیکھ رہا تھا اب اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تھا اس نے آخر اسے روک پوچھ لیا۔۔۔۔

تم کیا کہہ رہے ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا" وہ انجان بننے کی اداکاری کرتے " ہوئے شاہنزیب کو ٹال کر جانے لگا۔۔۔

میں سب جانتا ہوں اس لئے مجھ سے چھپانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے " تمہیں "شاہنزیب نے اسے جاتے دیکھا تو بلند آواز میں کہا۔۔

کمرے میں چل کر بات کریں یہاں کوئی سن لے گا"راحیل کو لگا کے ماہ نور" نے اسے سب بتا دیا ہے اس لئے وہ شاہنزیب کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے کمرے کی طرف لے کر چل دیا۔۔۔

بولو کیا کرنے والے ہو تم۔؟؟۔۔کیا آئیڈیا ہے تمہارا؟؟"شاہنزیب نے" کمرے میں گھستے ہی سوال کیا تھا وہ بہت پریشان تھا آج ظہر کی نماز کے بعد نکاح تھا ان دونوں کا اور شاہنزیب راحیل سے امید لگائے بیٹھا تھا کہ وہ کچھ نہ کچھ تو ضرور کرے گا اس نکاح کو روکنے کے لیے آخر اسی کے کہنے پر تو ماہنور نے اِس شادی کی رضامندی دی تھی۔۔۔

میں کچھ نہیں کرنے والا یہ بات میں نے کل رات ماہنور کو بتا دی تھی""" راحیل کے ہاتھوں میں کچھ نہ تھا۔۔وہ خود بہت بے بس تھا اس کے لہجے میں مایوسی جھلک رہی تھی۔۔۔

کیا کہا تم نے تم کچھ نہیں کرنے والے راحیل تم ہوش میں تو ہو"
؟؟"شاہنزیب اس کی بات سن کر غصے سے بپھر اٹھا اسے راحیل کی بات
حیران کر گئی تھی۔۔۔

میں اسے سمجھا چکا ہوں اب تم ان سب باتوں کو چھوڑو اور جا کر تیار ہو آج"
تمہارا ابھی نکاح ہے"راحیل یہ کہہ کر پیٹ موڑ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

وہ تمہارے بھروسے پر تھی۔۔۔تم آخری وقت میں پیچھے ہٹ گئے اور"
کہتے ہو سمجھا دیا اسے۔۔ سمجھتے کیا خود کو تم؟؟وہ رو رو کر نڈھال ہو گئی ہے
کل سے کچھ کھایا پیا نہیں ہے اس نے"شاہنزیب راحیل کی بات سن کر غصے
کے مارے تلملا اٹھا تھا اس نے راحیل کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف موڑا تھا

۔۔

دیکھو شاہ تم ابھی بچے ہو اس لیے تم ماہنور کا ساتھ دے رہے ہو بڑے ابو" دشمن تھوڑی ہیں اس کے وہ تم سے۔۔۔ مجھ سے۔۔۔ سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں اس سے اور اگر ان کو لگتا ہے کہ ماہ نور کے لیے شارق بہتر ہے تو شارق ضرور ماہ نور کے لیے اچھا جیون ساتھی ثابت ہو گا" راحیل دھیمے لہجے میں سمجھانے لگا اس کا لب و لہجہ بیان کر رہا تھا کہ وہ تو بہت پہلے ہی ہار مان چکا ہے۔۔۔

میں یہ سب نہیں جانتا میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ ماہ نور اس سے شادی" نہیں کرنا چاہتی اور تم نے اس سے وعدہ کیا تھا اور آج تم آخری موقع پر اپنی بات سے پلٹ رہے ہو اسے اکیلا چھوڑ رہے ہو" شاہنزیب کافی دیر تک راحیل کو اس کا وعدہ یاد دلاتا رہا" تم کچھ نہیں کرنے والے نا تو ٹھیک ہے کم از کم میرا پلین تو سن سکتے ہو نا؟؟" شاہنزیب اپنی پیشانی مسلتے ہوئے راحیل کو

دیکھ بولا۔۔وہ پہلے ہی اس بات کے لئے ذہنی طور پر تیار تھا وہ جانتا تھا کہ راحیل اس قدر بہادر نہیں ہے کہ اکیلا ماہ نور کی شادی کور کوا سکے۔۔۔اس لیے اس نے کل رات ہی سارا پلین بنالیا تھا مگر راحیل پلین پر عمل کرنے کے لیے راضی ہونا تو دور سننے کے لئے بھی تیار نہ تھا۔۔۔

دیکھو شاہ شادی بیاہ بچوں کا کھیل نہیں ہے جو میں پلین بنا کر توڑ دوں" ۔۔۔۔بڑوں کے فیصلے سے ہو رہا ہے سب کچھ اور عقل مندی اسی میں ہے کہ ہم سب بڑوں کی رضامندی میں راضی رہیں۔۔۔۔اب جاؤ تیار ہو بہت کم وقت رہ گیا ہے" راحیل نے اس سے کہہ کر اپنی آنکھیں چرا لیں تھیں۔۔۔

تم سے بڑا کمینہ دھوکے باز اور بزدل انسان میں نے آج تک اپنی زندگی میں" نہیں دیکھا۔۔۔ماہنور پاگل ہے تم جیسے دھوکے باز پر یقین کر کے اتنے آگے

آگئی تمہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ غصے سے دھاڑ رہا تھا پر راحیل بت بن کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔اس سے بات کرنا وقت ضائع کرنے کے مترادف تھا یہ دیکھ وہ پاؤں پٹکتا ہوا باہر آگیا۔۔

کیا کروں؟؟ماہ نور کو بھی پوری دنیا میں راحیل جیسا بزدل ہی ملا تھا۔۔۔۔۔" اب میں کیا کروں؟؟"شاہنزیب پریشانی میں ٹیل لگاتے ہوئے خودی سے ہم کلام ہوا۔۔۔

کتنی عجیب بات ہے نا آج تمہارا اور ماہنور دونوں کا نکاح ہے مگر دو الگ الگ" لوگوں سے "ولید کی بات سن کر وہ بیڈ پر بیٹھ گیا تھا اس کا چہرہ افسردہ تھا ۔۔۔"کیا کرنے کا ارادہ ہے میرے بھائی کا؟؟؟"ولید نے اس کے برابر میں بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

" میں کیا کروں یہی تو سمجھ نہیں پا رہا۔۔۔۔کیسے روکوں ماہ نور کا نکاح"

بھاگ جاؤ اسے لے کر "ولید نے سنجیدگی سے کہا"

پاگل ہو گئے ہو کیا میں اسے لے کر کیوں بھاگوں "شاہنزیب اس کا مشورہ" سن جھنجھلا کر بولا۔۔

کیونکہ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں تم ایک ہفتے سے اپنے گھر والوں کو" سمجھا رہے ہو پر مجال ہے کوئی تمہاری بات سننے۔۔۔تمہارے ساتھ تمہارے گھر والوں کا سلوک اتنا عجیب ہے ایسا لگ رہا ہے پڑھ کر نہیں ایک سال ضائع کر کے آرہے ہو کہیں سے۔ویسے ہاں۔۔۔ایک سوال میرے ذہن میں بھی ہے اُس دن تم جا رہے تھے تو تم نے یہ کیوں کہا کہ تم ایک سال پہلے بھی ضائع کر چکے ہو؟؟؟"ولید الجھا ہوا تھا اس لئے پوچھنے لگا۔۔۔

یہ باتیں میں تمہیں کبھی فرصت میں بتادوں گا ابھی یہ سوچو کہ نکاح کیسے " روکیں " وہ اسے اصل موضوع پر لے آیا تھا۔۔۔

تم ایک کام کرو۔۔۔ تم نکاح سے پہلے پہلے یہاں سے بھاگ جاؤ پھر جب تو " یہاں ہو گے ہی نہیں تو تمہارے نکاح کا تو سوال ہی نہیں اٹھتا " ولید نے مشورہ دیا۔۔

اُو بھائی سارے مشورے بھاگ جانے کیوں دے رہے ہو ؟؟ " شاہنزیب " اسے گھورتے ہوئے دیکھ جنجھلا کر بولنے لگا۔۔

ایک تو تم مجھے اپنی پریشانی نہیں بتا رہے پھر مجھ سے کہہ رہے ہو میں علاج " بھی کر دوں۔۔۔۔ واہ بھئی " ولید اسے دیکھ بولا۔۔۔

میں خود اس لیے نہیں بھاگ سکتا کیونکہ مجھے پتا ہے میں اپنا نکاح روک سکتا" ہوں یہ لوگ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے مجھے ڈر صرف ماہنور کے نکاح کا ہے میں اسے بھگا کر بھی نہیں لے جا سکتا کیونکہ وہ راحیل کے ساتھ جانا چاہتی ہے میرے ساتھ نہیں" اس نے مسئلہ بیان کیا تو ولید حیرت سے: "کیا کہہ رہے ہو تم۔۔۔۔۔سچ میں۔۔۔راحیل کے ساتھ؟؟" شاہنزیب نے اسے ساری باتیں بتا دیں ڈائری والی۔۔۔راحیل کے منع کرنے والی۔۔۔۔ماہ نور اور راحیل کی باتوں والی۔۔

تم دونوں ابھی تک تیار نہیں ہوئے شاہنزیب یہ تو فالتو انسان ہے مگر تمہارا" تو آج نکاح ہے تم جلدی سے تیار ہو" اسماء کمرے میں داخل ہو کر بولی تھی اور ساتھ ساتھ ولید کو دیکھ منہ بسور طنز بھی کر ڈالا تھا۔۔۔

تم جاؤ ہم آتے ہیں" ولید نے سنجیدگی سے جواب دیا۔۔۔"

تمہارے گھر والے تمہاری بات سننے والے نہیں۔۔۔۔راحیل شادی" روکنے والا نہیں۔۔۔۔۔ماہنور تمہارے ساتھ بھاگنے والی نہیں۔۔۔اب ان سب الجھنوں میں خدا ہی تمہاری مدد کر سکتا ہے" ولید بھی پریشان ہو کر اپنا سر پکڑتے ہوئے بولا۔۔۔

آج جمعہ کا دن ہے۔۔۔۔کہتے ہیں جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت آتی ہے کہ اس میں جو مانگا جائے مل جاتا ہے وہ نماز پڑھنے چلا گیا۔۔۔۔کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے دیوانہ دعا مانگنے بیٹھا تو آنسو جاری ہو گئے بس ہر سانس سے یہی دعا نکل رہی تھی کہ کچھ بھی ہو بس ماہنور کا نکاح رک جائے۔۔۔"میں نے زندگی بھر اسے مانگا پر آج صرف اس کی خوشیاں مانگتا ہوں"

نکاح کا وقت آگیا تھا جان نکلے جا رہی تھی ماں کی ضد پر سفید رنگ کی شیر وانی جس میں گولڈن کام ہوا تھا پہن کر لاونج میں کھڑا تھا اس کی نگاہ سیڑھیوں پر پڑی تو بت بن کر کھڑا ہو گیا۔۔۔ماھنور مہرون رنگ کے لباس میں ملبوس تھی سر پر ادب سے دوپٹہ اوڑھا ہوا تھا آگے کے بالوں میں بیک کومنگ کی گئی تھی۔۔اس کی روشن پیشانی پر سونے کی بندیہ سجائی گئی تھی اس کی نظریں جھکی ہوئی تھیں۔۔۔"شاہنزیب آکر بیٹھ جاؤ صوفے پر۔۔۔کب تک کھڑے رہو گے "پیچھے سے شارق نے آواز دے کر اسے بلایا تھا وہ شاہنزیب کو ماہ نور کو یوں ٹکٹکی باندھے دیکھنا برداشت نہیں کر پا رہا تھا اس لیے ہٹائے کی نیت سے گویا ہوا۔۔۔

ماہ نور قاضی کے سیدھے ہاتھ اور شارق الٹے ہاتھ پر بیٹھا۔۔۔شاہنزیب کی سانس رُکنے لگی تھی دل تڑپ اُٹھا تھا ایسا لگ رہا تھا کہ بس وہ نکاح کے تین

بول بولے گی اور یہ جان جو اس کے نام کی ہے جسم سے نکل جائے گی تڑپ کر۔۔۔ماہ نور کی کیفیت بھی کچھ جدا نہ تھی ہاتھ پاؤں بالکل ٹھنڈے پڑ چکے تھے رو رو کر اس نے اپنی آنکھیں سوجھالی تھیں۔۔۔ماہنور صرف اپنے والد کی عزت کی خاطر آئی تھی اس نکاح کے لئے۔۔۔شاہنزیب بالکل اس کے سامنے بیٹھا ہوا تھا صرف سعدیہ کا انتظار ہو رہا تھا۔۔

شاہنزیب کب سے تمہارا موبائل بج رہا ہے اٹھاتے کیوں نہیں "شہزاد" نے اس کا ہاتھ پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے کہا تو اس نے جیب سے موبائل نکال کر کال اٹینڈ کی۔۔۔"ہیلو" شاہنزیب نے تھکی تھکی آواز میں کہا۔۔

ہیلو پہچانا سالے صاحب" شاہنزیب نے فرحان کی آواز سنی تو حیرت سے" شہزاد کو دیکھنے لگا وہ فوراً وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اور سائیڈ میں جا کر بات سننے لگا

سنا ہے نکاح ہو رہا ہے تمہارا سالے صاحب۔۔۔۔۔ ہمیں نہیں بلایا آپ"
نے۔۔آپ تو ہمیں لگتا ہے بھول گئے اپنے گھر والوں سے ملنے کے بعد۔۔پر
میں تمہیں کیسے بھول سکتا ہوں تمہارے خاطر تو میں پاکستان چلا آیا ہوں۔۔
ویسے کمینے بہت خوبصورت ہے تیری منگیتر۔۔۔ سچی دیکھتے ہی دل مچل گیا
مجھے تو تم لوگوں نے دو سال بڑی چپکا دی تھی اور خود کی اتنی خوبصورت لڑکی
سے۔۔"فرحان کی بات مکمل بھی نہ ہوئی تھی کہ "کمینے زبان سنبھال کر
بات کر" شاہنزیب نے دانت پیستے ہوئے غصے سے کہا۔۔سب شاہنزیب
کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہے تھے اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑیں
ہوئیں تھیں۔۔یہ دیکھ شہزاد پریشان ہوا تھا۔۔۔

آج تیرا دن ہے۔۔۔بول لے جتنا بولنا ہے اور ہاں تجھے بہت شوق ہے"
لوگوں کی زندگی میں انٹرفیر کرنے کا۔۔۔تو اب تیری باری ہے تو نے مجھ
سے میرے بچے چھینے ہیں نا میں تجھے کیسے خوش رہے دوں۔۔۔سنا ہے جان

بستی ہے تیری تیری منگیتر میں۔۔اس وقت بالکل سامنے کھڑی ہے
میرے۔۔کار پارکنگ میں۔۔۔اب اگر کوئی آجائے اور اسے گولی مار دے تو
؟؟؟"فرحان نے کہہ کر بلند آواز میں قہقہ لگایا تھا۔۔۔

شاہنزیب واقفیت رکھتا تھا کہ وہ اس کی دشمنی میں کسی بھی حد تک جا سکتا ہے
کسی کو بھی نقصان پہنچا سکتا ہے اس کے ماتھے پر پسینے آنے لگے تھے۔۔۔"کیا
ہوا شاہ؟؟"شہزاد اور باقی سب گھر والے اسے اتنا پریشان حالت میں دیکھ
پوچھنے لگے۔۔

خالہ جان سعدیہ کون سہ پارلر گئی ہے؟؟"شاہنزیب نے گھبرا کر ان سے"
پوچھا تو انہوں نے فورا بتادیا وہ سنتے ہی باہر کی جانب دوڑا۔۔"کیا ہوا شاہ
؟؟"سب اسے یوں بھاگتا دیکھ پوچھ رہے تھے سعدیہ کی ماں کا دل ہل گیا تھا

شاہنزیب کے یوں پوچھنے پر سب نکاح چھوڑ شاہنزیب کے پیچھے چل دیے تھے۔۔

آخر ہو کیا رہا ہے؟؟" بڑے ابو راحیل کو دیکھ کر پوچھ رہے تھے جس کے "
جواب میں اس نے کندھے اچکا دیے۔۔۔

کہاں جا رہے ہو کچھ بتاؤ گے بھی؟؟" کامران بھاگتا ہوا آیا تھا اس کے ساتھ "

گاڑی میں بیٹھو جلدی" شاہنزیب نے کہہ کر گاڑی اسٹارٹ کی تھی وہ بھی "
اس کے ساتھ ہڑبڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔ شاہنزیب تیزی سے گاڑی دوڑاتے
ہوئے اس پارلر کی کار پارکنگ میں پہنچ گیا تھا اسے سامنے ہی لوگوں کا ہجوم
نظر آ گیا۔۔۔ ہجوم دیکھ وہ خوفزدہ ہوا۔۔۔ دل میں طرح طرح کے وسوسے
آ رہے تھے کامران کو اس نے کچھ نہیں بتایا تھا۔۔ بھاگتے ہوئے ہجوم کے

اندر گھس گیااور ساتھ ساتھ کامران بھی۔۔۔اس نے دیکھا کہ سعدیہ روڈ پر پڑی ہوئی ہے اس کے ہاتھوں سے خون نکل رہا ہے۔۔۔"سعدیہ سعدیہ اٹھو "وہ بے جان سے پڑھی تھی شاہنزیب اسے اپنی باہوں میں بھر کر کہہ رہا تھا ۔۔۔اس کا دماغ تو مفلوج ہو گیا تھا سعدیہ کو اس حال میں دیکھ۔۔۔

شاہ یہ رونے کا وقت نہیں ہے جلدی ھسپتال لے کر چلو اسے "شاہنزیب" رونے لگا تھا سعدیہ کو اس حالت میں دیکھ تو کامران نے اسے سنبھالا۔۔۔

ھسپتال پہنچ کر کامران نے سب کو فون کر دیا سب گھر والے دوڑے چلے آئے۔۔۔کامران نے سب کو بتایا کہ دو لڑکے بائیک پر سوار ہو کر آئے اور سعدیہ کو گولی مار کر فرار ہو گئے۔۔۔کسی کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کوئی بھلا کیوں سعدیہ کو مارنا چاہے گا۔۔سعدیہ کی والدہ رو رو کر نڈھال ہوئے جا رہی تھیں۔۔۔

دیکھو سعدیہ میرے سر پر ویسے بھی بہت گناہوں کا بوجھ ہے اب ایک اور" نہ ڈالو اٹھ جاؤ پلیز ہوش میں آجاؤ" شاہنزیب اپنا سر بینچ سے لگائے آنکھیں بند کر دعا گو تھا۔۔۔ سعدیہ کی گولی نکالی جا رہے تھی۔۔ آپریشن جاری تھا سب آپریشن تھیٹر کے باہر کھڑے تھے تھوڑی دیر بعد ہی ڈاکٹر نے آکر بتایا کہ سعدیہ ٹھیک ہے گولی اس کے بازو کو چھو کر نیکل گئی تھی اور دوسری گولی کندھا میں لگی تھی جیسے آپریشن کر کے نیکال لیا گیا.....

ہیلو سالے صاحب سوچ رہے ہو کہ قسمت اچھی تھی تمہاری منگیتر پر دو" فائر ہوئی اور وہ بچ گئی۔۔۔ ایسا نہیں ہے میں نے ہی اسے چھوڑ دیا۔۔ بہت حسین ہے یار دل آگیا ہے اس پر۔۔۔ تیرے خاطر سچ بولتا ہوں آج تو تیری منگیتر کو خود چھوڑ دیا میں نے۔۔ یہ صرف ٹریلر تھا فلم تو ابھی باقی ہے سالے

صاحب۔۔تونے مجھ سے میری فیملی چھینی ہے۔۔میرے بچے میری جان۔۔میں تجھ سے تیری جان چھین لوں گا۔۔یقین مان جس دن وہ تیری دلہن بنے گی وہی اس بیچاری کی زندگی کا آخری دن ہو گا۔۔۔ سمجھا"فرحان نے شاہنزیب کو دھمکی دی تھی فون کر کے۔۔اس کے عزائم شیطانی تھے ۔۔وہ بدلے کی آگ میں پاگل ہو چکا تھا۔۔

تو میرے سامنے آ۔۔۔جان سے مار دوں گا تجھے بزدل انسان لڑکی پر حملہ " کر کے اپنی مردانگی دیکھاتا ہے۔۔۔ہمت ہے تو مجھ سے آ کر لڑ "شاہنزیب شیر کی طرح دھاڑا تھا اس پر۔۔۔

دیکھو سالے صاحب اتنا مت تڑپو۔۔۔ورنہ مجھے دکھ ہو گا اس بات کہ میں " تجھے تڑپتے ہوئے دیکھنے کا چانس مس کر رہا ہوں۔۔۔"وہ اس کی بے بسی پر مانو خوش ہو رہا تھا"اگر اپنی منگیتر پیاری ہے تو دور رہ اس سے۔۔۔ورنہ

ڈولی نہیں جنازہ اٹھے گا۔۔۔تجھے اتنا ہی تڑپاؤں گا جتنا میں تڑپ رہا ہوں۔۔تو نے مجھے میرے بچوں سے دور کیا ہے میں تجھے تیری محبوبہ سے دور کر دوں گا"فرحان فرعونیت پر اتر آیا تھا کھلے عام دھمکی دے رہا تھا۔۔۔

میں تجھے آخری بار وان کر رہا ہوں میرے گھر والوں سے دور رہ ورنہ میں" بھول جاؤں گا کہ قتل کرنا حرام ہے"شاہنزیب نے اسے کھلی دھمکی دی اور موبائل جیب میں ڈال لیا۔۔۔

سعدیہ کی والدہ کی طبیعت خراب ہو گئی تھی اس لیے ماہ نور سعدیہ کے ساتھ رات میں ہسپتال میں رکی۔۔۔"کیا ہوا تھا کس کا فون آیا تھا تمہیں ؟؟"شہزاد ماہ نور دونوں شاہنزیب سے سوال کر رہے تھے سعدیہ دوائی کی وجہ سے نیند میں تھی مگر اسے وہاں ہونے والی ساری باتیں سنائی دے رہی تھیں۔۔۔شاہنزیب نے فرحان کی ساری باتیں دونوں کو بتا دیں۔۔۔۔ماہ

نور کا نکاح رخصتی کے ساتھ ہی ہو گا یہ فیصلہ ہو گیا تھا جسے سن کر شاہنزیب ماھنور دونوں نے سکھ کا سانس لیا تھا۔۔۔

اسماء خوشی خوشی گھر لوٹی تو سب اسے مسکراتا دیکھ کر حیران ہوے ورنہ مزاجا تو وہ سر پھری لڑکی تھی جو ہواؤں سے بھی لڑ پڑے۔۔۔۔"کیا بات ہے آج تو بڑا مسکرا رہی ہو؟؟؟" ولید ٹی وی دیکھ رہا تھا جب اس کی نگاہ آسماء پر پڑی تو بے ساختہ پوچھ بیٹھا۔۔۔

کوئی خوشخبری ہے کیا نوکری پکی ہو گئی تمہاری؟؟"ماہ نور نے سیڑھیوں" سے اترتے ہوئے اندازہ لگایا تھا اس کی خوشی دیکھ۔۔۔

پہلے مٹھائی کھاؤ پھر بتاتی ہوں "اسماء نے ماہ نور کے منہ سے گلاب جامن" لگائی تھی۔۔۔

امی امی امی امی "اسماء نے مٹھائی کا ڈبہ ماہ نور کو پکڑ آیا اور اپنی ماں کو دیکھ" کر خوشی سے ان کے گلے لگی۔۔۔ شاہنزیب اور راحیل ساتھ ہی نماز پڑھ کر لوٹے تھے۔۔۔

کیا بات ہے بہت خوش نظر آرہی ہو؟؟"راحیل بھی پوچھ اٹھا تھا۔۔۔"

مجھے نوکری مل گئی ہے وہ بھی۔۔۔اتنی بڑی کمپنی میں اور پتہ ہے بھائی وہ" مجھے تنخواہ کتنی دے رہے ہیں ایک ماہ کی۔۔۔"وہ خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی اس لئے خود ہی سوال کر بغیر جواب کا انتظار کیے تھریلڈ ہو کر بتانے لگی۔۔۔"پورے دو لاکھ" وہ جتاتے ہوئے بولی۔۔"مجھے تو یقین ہی نہیں

آرہامانو میری قسمت کھل گئی مجھے تو ابھی تک یہ خواب لگ رہا ہے "اس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو سب حیران تھے۔۔۔پر شاہنزیب نے ولید کو گھور کر دیکھا تھا جس کے جواب میں اس نے مسکراتے ہوئے آنکھ ماری تھی

۔۔۔۔

ہائے یہ محبت کیا کیا کرواتی ہے انسان سے "شاہنزیب دل میں سوچتے" ہوئے مسکرایا تھا۔۔۔

تم مذاق کر رہی ہو نا؟؟"راحیل بے یقینی سے پوچھنے لگا۔۔۔"

نہیں بھائی انہوں نے تو یہ بھی کہا ہے کہ اگر انہیں میرا کام پسند آیا تو کمپنی" کی طرف سے مجھے گھر اور کار بھی دیں گے۔۔۔۔"اسماء کے پیر تو خوشی کے مارے زمین پر ہی نہیں ٹک رہے تھے۔۔۔۔

تمہیں کسی کی سفارش پر ملی ہے یہ نوکری؟؟"راحیل تفتیشی انداز میں"
پوچھنے لگا۔۔

" نہیں صرف بڑے ابو کا حوالہ دیا تھا"

کہیں وہ اس نوکری کے ذریعے تم سے ملک کمپنی کی ضروری معلومات نا"
نیکلوالیں۔۔ورنہ کون دیتا ہے اتنی بڑی نوکری گھر اور کار مجھے کوئی گڑ بڑ لگ
رہی ہے تمہارے پاس تو تجربہ بھی نہیں ہے "راحیل کی بات سنتے ہی اس کا
منہ اترا تھا۔۔

اوہو تم تو ہر بات میں فکر کرتے ہو ایسا کچھ نہیں ہو گا میری بیٹی بہت ذہین"
ہے اسے اپنی قابلیت پر ملی ہیں یہ نوکری" اسماء کی والدہ نے اس کا چہرہ مرجھاتا
ہوا دیکھ فورا راحیل سے کہا۔۔

اللہ کرے ایسا ہی ہو" وہ مبارک باد دیتا ہوا اس کے سر پر ہاتھ رکھ"
۔۔۔۔۔دادو کے کمرے کی جانب چل دیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچن میں سے مزیدار کھانوں کی خوشبو آرہی تھی۔۔"مامی کیا بنا رہی ہیں آپ
؟؟؟"ثانیہ نے راحیل کی والدہ سے پوچھا تھا انہیں کھانا بناتا دیکھا۔۔۔

راحیل کی من پسند ڈش مکئ کی روٹی اور سرسوں کا ساگ "وہ مسکراتے" ہوئے بول کر فریج کی جانب بڑھی تھیں۔۔۔

اور راحیل کو کھانے میں کیا پسند ہے؟؟"ثانیہ ہچکچا رہی تھی پوچھنے میں اور" یہ بات اس کی مامی نے محسوس کر لی تھی۔۔۔

ویسے تو صبر شکر کر کے سب کھا لیتا ہے۔۔۔پر یہ جو ڈش میں ابھی بنا رہی" ہوں اس کا تو دیوانہ ہے جس دن بھی میری چھٹی ہوتی ہے بس اس دن راحیل کی یہی فرمائش ہوتی ہے امی اپنے ہاتھوں سے بنا کر کھلائیں مجھے "وہ یہ کہ کر مسکراتے ہوئے ثانیہ کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔

میں بنانا سیکھنا چاہتی ہوں آپ سیکھائیں گی مجھے؟؟"ثانیہ شرماتے ہوئے" نظریں نیچے کیے بڑے ادب سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

ایک شرط پر سیکھاؤں گی۔۔پہلے میری بات کا جواب دو" وہ خوش تھی"
بہت ثانیہ کے چہرے پر چمک دیکھ کر۔۔۔۔اس نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا

۔۔۔

سچ بتاؤ پسند کرتی ہو میرے بیٹے کو؟؟"ان کے جواب میں ثانیہ نے نظریں"
شرمگیں سے جھکا لیں۔۔۔وہ اس کا جواب سمجھ چکی تھیں خوشی کے مارے
اس کے ماتھے کا بوسہ لیا۔۔"اب تو سکھانا ہی پڑے گا اچھا یہ بتاؤ میرا بیٹا کرتا
"ہے؟؟؟

پتہ نہیں"ثانیہ نے نہایت دھیمے لہجے میں جواب دیا۔۔۔"

چلو میں خود پوچھ لوں گی اس سے۔۔۔مجھے یقین ہے اس کا جواب ہاں ہی" ہو گا"انہوں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا انہیں ثانیہ اپنے بیٹے کے لئے بالکل پرفیکٹ جیون ساتھی محسوس ہوئی۔۔۔

شام کا وقت تھا سورج اپنی کرنے سمیٹ رہا تھا تیز ہوا چل رہی تھی جو پورے جسم کو تروتازہ کر رہی تھی۔۔۔۔وہ دونوں سمندر کے کنارے کھڑے تھے۔۔۔شاہنزیب سمندر کی لہروں کو دیکھ رہا تھا"کیا کرنے کا ارادہ ہے اور پلیز مجھ سے سچ کہنا" ولید منتی لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔

بتا تو چکا ہوں کیا کرنا ہے" سنجیدگی سے شاہنزیب نے جواب دیا۔۔۔"

یار یا تو، تو پاگل ہے یا مجھے بنا رہا ہے۔۔۔اتنا آسان لگتا ہے تجھے یہ سب "
؟؟شارق ایک جاگیر دار کا بیٹا ہے رومیساء کی شادی میں شاید تم نے دیکھا نہیں
تھا کتنے سارے گارڈز تھے اس کے آگے پیچھے اور کتنی بڑی بڑی توگا نیں
پکڑے ہوئے تھے دیکھ یار مجھے پتا ہے۔۔۔تجھے تو تیری زندگی محبوب نہیں
رہی۔۔۔۔پر مجھے ہے "ولید آخری لائن جتاتے ہوئے بولا "ابھی تک تو
منگنی بھی نہیں ہوئی ہے میری "وہ بے چارگی والا چہرہ بنائے بولا۔۔۔ولید
الجھا ہوا تھا اور ساتھ ساتھ خوفزدہ بھی تھا شاہنزیب کا پلین سننے کے بعد
۔۔۔

میں نے نہیں کہا تھا کہ میرے دوست بنو۔۔۔اب دوستی کی ہے تو نبھانی تو "
پڑے گی۔۔۔میں اپنا پلین چینج نہیں کرنے والا اور تم خواہ مخواہ اتنا ڈر رہے
ہو بس تمہیں شارق کو اغواہ ہی تو کرنا ہے وہ بھی برات سے صحیح آدھے گھنٹے
پہلے۔۔۔اور اسی کے موبائل سے سب گھر والوں کو میسج کرنا ہے کہ وہ ماھنور

سے شادی نہیں کرنا چاہتا اس لئے جا رہا ہے" شاہنزیب نے اتنا ایزی ہو کر یہ پلین سمجھایا کہ ولید اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورتے ہوئے "اغوا کرنا تو تم اتنا آسان سمجھ رہے ہو جیسے برابر والی دکان سے مٹھائی لانا ہو ۔۔۔۔اُو۔۔۔۔۔۔۔بھائی اغواہ کر رہے ہیں ہم۔۔۔۔اغواہ۔۔۔۔وہ بھی ایک جاگیر دار کے بیٹے کو" ولید اپنا سر پیٹتے ہوئے بولا۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اپنا سر کہیں جا کر پھوڑ لے۔۔"اور کیا لکھوں کہاں جا رہا ہے؟؟" ولید نے آئبرو اچکاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ارے یار کچھ بھی لکھ دینا اب یہ بھی میں ہی بتاؤں خود بھی کچھ کر لو" "شاہنزیب نے اسے سرسری سا دیکھتے ہوئے کہا۔۔

اچھا سن میرے مرنے کے بعد اسماء کو بتا دینا کہ میں سچ میں اس سے بہت" پیار کرتا تھا۔۔۔اور میرے والدین کو بھی" ولید غمگیں لہجے میں اداس چہرہ

بنائے بول رہا تھا۔۔۔دل ہی دل میں وہ اس وقت کو کوس رہا تھا جب اس نے شاہنزیب سے دوستی کا ہاتھ بڑھایا تھا۔۔"اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی ماری ہے میں نے "ولید شاہنزیب کو دیکھ منہ میں بڑبڑایا۔۔۔۔

بس کر ڈرامے باز کچھ نہیں ہو گا تجھے ایک ہفتے سے نظر رکھ رہا ہوں اس" پر۔۔میں کبھی ہوا میں تیر نہیں چلاتا۔۔۔انجینئرنگ کا اسٹوڈنٹ ہوں۔۔ہر کام پورے منصوبہ بندی سے کرنے پر یقین رکھتا ہوں اور گھبرا مت اگر بعد میں بات کھلی۔۔۔جو مجھے پتا ہے ضرور کھلے گی تو ساری ذمہ داری میں اپنے سر لوں گا تم پر انچ تک نہیں آنے دوں گا" شاہنزیب نے ولید کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے اسے دلاسا دیا تھا۔۔۔

اور راحیل کا کیا؟؟؟وہ تو کچھ نہیں کرنے والا" ولید پریشان ہو کر پوچھنے لگا"

۔۔

میں جانتا ہوں وہ صرف بڑے ابو کی وجہ سے خاموش ہے۔۔ لیکن جب " دولہا ہی غائب ہو جائے گا تو بات عزت پر آجائے گی اور ہمارے یہاں جان سے بڑھ کر عزت ہوتی ہے۔۔اس وقت راحیل کھڑا ہو جائے گا ماہ نور سے شادی کرنے اور بڑے ابو وقت کی نزاکت کے ہاتھوں مجبور ہو کر خاموشی سے نکاح ہونے دیں گے " شاہنزیب نے اپنے دل پر پتھر رکھ کر یہ پلین بنایا تھا صرف ماہنور کی خاطر۔۔۔۔

تم اپنے آپ پر رحم کھاؤ اور یہاں سے چلے جاؤ کل سے شادی کی رسمیں " شروع ہو جائیں گی میں سب سنبھال لوں گا۔۔۔ ہم فون پر ہر وقت رابطے میں رہیں گے " ولید نے اس کی حالت پر ترس کھایا تھا وہ جانتا تھا یہ سب شاہنزیب کے لیے آسان نہیں ہے۔۔

نہیں بگاڑا میں نے ہے تو ٹھیک بھی میں ہی کروں گا اور وہ مجھے یہاں سے "
جانے نہیں دے گی اس کی نظروں کے سامنے رہوں گا تو وہ بھی سکون سے
رہے گی "شاہنزیب کھوئی کھوئی مسکراہٹ لبوں پہ سجاتے ہوئے گویا ہوا

"تو لندن جانا کینسل؟؟"

" نہیں۔۔۔۔صرف صحیح وقت کا انتظار کروں گا"

پورا گھر دلہن کی طرح سجا ہوا تھا آج مایوں مہندی کی رسم تھی۔۔۔۔سعدیہ
کو گولی لگنے کی وجہ سے اس کا بازو اب بھی تکلیف میں تھا اس لئے ابھی

شاہنزیب اور سعدیہ کا نکاح بھی رک گیا تھا۔۔"شاہنزیب تمہارے لیے"
کالے رنگ کا کرتا سفید رنگ کی شلوار وہ ہینگر میں پکڑے ہوئے تھی۔۔

یہ "وہ کُرتے کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔کُرتا کافی مہنگا معلوم ہو رہا تھا جس پر"
گولڈن کڑھائی کا باریک اور نفاست سے کام ہوا تھا۔۔۔

میری طرف سے تحفہ سمجھ لو"سعدیہ مسکراتے ہوئے دے رہی تھی"
۔۔شاہنزیب اس کا دل نہیں توڑنا چاہتا تھا اسی لئے اس کا تحفہ مسکراتے
ہوئے قبول کر لیا۔۔۔

میں تو ابھی سے تصور کر پا رہی ہوں تم کتنے خوبصورت لگو گے اس میں آج"
میری دوستیں آ رہی ہیں کالج کی میری خاطر اگر تم ان سے مل لو"سعدیہ
تھوڑا ہچکچاہٹ سے کہہ رہی تھی۔۔۔اس نے جواب میں اثبات میں سر ہلا

دیا تو اس کا چہرہ کھل اٹھا۔۔۔وہ کُرتا بیڈ پر بچھا کر جانے لگی تھی شاہنزیب بالکل اس کے پیچھے کھڑا تھا۔۔۔"اچھا ایک اور بات جلدی۔۔۔۔۔"سعدیہ یہ کہتے ہوئے واپس مڑی تھی۔۔۔ابھی وہ اتنا ہی کہہ سکی تھی کہ اس کا پاؤں سلپ ہو گیا اور وہ آکر شاہنزیب پر گری۔۔شاہنزیب سنبھل پاتا اتنا موقع ہی نہیں ملا وہ بیڈ پر گر پڑا اور سعدیہ اس پر

شاہنزیب "ماہ نور دروازہ کھول اندر گھسی تھی۔۔۔وہ ان دونوں کو اس قدر قریب دیکھ بھول بیٹھی کے کیا کہنے آئی ہے۔۔۔سعدیہ ماہ نور کو دیکھ کر فوراً خود کو سنبھالتی ہوئی سیدھے کھڑی ہوئی۔۔۔

سوری آئندہ نوک کر کے آؤں گی "ماہ نور کہہ کر واپس تیزی سے قدم" بڑھاتی ہوئی جانے لگی۔۔۔شاہنزیب فوراً سنبھل گیا اور ایک لمحہ ضائع کئے بغیر ہی بھاگتا ہوا ماہنور کے پیچھے آیا۔۔۔

جو تم سمجھ رہی ہو ایسا کچھ نہیں تھا" شاہنزیب نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسکی" غلط فہمی دور کرنی چاہی۔۔۔

میں نے کہا نہ سوری آئندہ نوک کروں گی تمہارا دروازہ اب چھوڑو میرا" ہاتھ "ماہنور شاہنزیب کی طرف پلٹی تو اس کی آنکھوں میں موٹے موٹے موتی جیسے آنسو تھے یہ دیکھ شاہ زیب نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔۔۔وہ حیرت سے اس کی آنکھیں دیکھ رہا تھا جن آنکھوں میں آج ایک الگ طرح کی خفگی تھی ماہ نور کی آنکھوں میں جو جذبات تھے وہ پہلے جیسے نہ تھے۔۔۔شاہنزیب الجھ گیا تھا انہیں دیکھ۔۔

سعدیہ کا پاؤں سلپ ہو گیا تھا اور وہ مجھ پر گر گئی اور میں بیٹھ پر....اس کے" علاوہ کچھ نہیں ہو رہا تھا یقین کرنا ہے تو کرو ورنہ جو چاہے سوچ سکتی ہو

"شاہنزیب کی بات سن وہ آنسو صاف کرتی بغیر کچھ کہے چلی گئی۔۔۔ماہ نور کی آنکھوں نے آج اسے الجھا کر رکھ دیا تھا۔۔۔جو اس نے سنا وہ سچ تھا یا جو وہ کچھ دنوں سے ماہنور کی آنکھوں میں محسوس کر رہا ہے۔۔۔۔وہ سچ ہے۔

❤ مایوں مہندی اسپیشل ❤

وہ سیڑھیوں سے اتر کر آیا تو ہر کسی کی نگاہ کا مرکز بن گیا۔۔سعدیہ نے اپنے ساری دوستوں سے شاہنزیب کو ملوایا۔۔۔وہ اس قدر حسین تھا ہر لڑکی اس پر فدا ہو رہی تھی۔۔اس میں ایک عجیب سا چام تھا کہ جو اسے ایک بار دیکھتا وہ اسے مڑ کر دوبارہ ضرور دیکھتا۔۔۔۔کالے رنگ کے کپڑوں میں وہ قیامت ڈھ رہا تھا۔۔

راحیل اپنے کمرے کو اندر سے لوک کیے بیٹھا تھا۔۔آنکھوں میں رنج و غم جھلک رہا تھا۔۔ماہ نور کی تصویر اس کی آنکھوں کے آگے گھوم رہی تھی ۔۔"میں بزدل نہیں ہوں۔۔۔بس حالات نے مجھے مجبور کر دیا ہے ماہنور۔۔۔میں بڑے ابو کی دی ہوئی قسم میں بندھ گیا ہوں۔۔۔میں چاہ کر بھی یہ شادی نہیں روک سکتا۔۔کاش میں تمہیں بتا پاتا کہ کتنا تڑپ رہا ہوں تمہاری محبت میں۔۔یہ دل بھی بڑا ظالم ہے اتنا تڑپتا ہے پر پھر بھی اس کی تڑپ ختم نہیں ہوتی۔۔۔"وہ روتے ہوئے ماہ نور کا تصور کر اسے حالِ دل بیان کر رہا تھا۔۔۔

ماہ نور کو سیڑھیوں سے نیچے لال دوپٹے کی چھاؤں میں لایا جا رہا تھا۔۔۔ شارق اور باقی سب مہمان بھی آ چکے تھے۔۔۔ماہ نور پیلے کپڑوں میں ملبوس حسن سادگی کا نمونہ لگ رہی تھی۔۔اس کا چہرہ کھلتے گلاب کی طرح ہو رہا تھا ۔۔شاہنزیب کی نگاہیں اسی پر ٹک گئیں تھیں۔۔"آنکھیں تو جھپکو"اسماء کے

مسکراتے ہوئے اسے ٹوٹکنے کے باوجود بس ماہ نور کو دیوانوں کی طرح دیکھے جارہا تھا۔۔۔وہ آکر اسٹیج پر رکھی چیئر پر بیٹھ گئی تھی۔۔رومیساء آپا لڑکوں والوں کی طرف سے پھولوں سے بنا زیور لائیں تھیں۔۔انہوں نے ماہ نور کے ہاتھوں میں گیندے کے پھول کے کڑھے پہنائے۔۔۔ماتھے پر بندیا ۔۔اس کی لمبی چوٹی پر گجرے۔۔اور کانوں میں بالے۔۔شاہنزیب دور کھڑا ہو کر ساری رسمیں دیکھ رہا تھا۔۔۔ قوال کے آتے ہی ماہ نور کے سامنے ایک اور اسٹیج جلدی سے بنا دیا گیا۔۔۔وہاں سارے قوال بیٹھ گئے۔۔پہلے تو قوال قوالیاں پڑھتے رہے۔۔۔"شاہ چلو مانو کے اپٹن لگاؤ"کامران نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا اور اسے اپنے ساتھ اس کے منع کرنے کے باوجود زبردستی لے آیا

۔۔۔

اپٹن لگانا وہ بھی اُس لڑکی کو جسے بچپن سے اپنی دلہن مانتا تھا۔۔۔آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔۔۔"شاہ پہلے کیک کھلاؤ"سعدیہ نے اس سے کہا

۔۔۔شاہنزیب کے ہاتھ کپکپا رہے تھے۔۔اس نے کیک کا ٹکڑا بامشکل چمچے میں بھرا اور ماہ نور کے منہ کے پاس لے گیا۔۔۔ماہ نور کو تنگ کرنے کی نیت سے کامران نے وہ اٹھا کر ہاتھوں سے ہی کھا لیا۔۔سب یہ دیکھ ہنسنے لگے ۔۔بس شاہنزیب کا اپٹن لگانا تھا ماہ نور کے ہاتھوں پر۔۔۔وہ زور زور سے رونا شروع ہو گئی۔۔۔

ارے یار رومت ابھی رخصتی میں دو دن ہیں "کامران اس کے سر پر ہاتھ رکھ دلاسہ دیتے ہوئے بولا۔۔آپا نے بڑی مشکل سے اسے چپ کرایا۔۔۔

اِسے شاہ نے رولایا ہے اب اِسے رولانے کی سزا ملے گی "ریشم نے" مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اٹھو شاہنزیب چلو قوالوں کے پاس جا کر بیٹھو اور کوئی قوالی سناؤ یہی تمہاری سزا ہے "علی بھیا نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ سب کے اصرار پر قوالوں کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔۔شاہنزیب نگاہوں میں بس ماہ نور کا چہرہ گھوم رہا تھا اس نے گہری بولتی نگاہوں سے اسے تکتے ہوئے گانا شروع کیا۔۔۔

یہ جو ہلکا ہلکا سرور ہے
یہ تیری نظر کا قصور ہے
کی شراب پینا سکھا دیا
کے شراب پینا سکھا دیا

اس کی آواز سریلی تو پہلے ہی تھی پر آج اس میں رنج و غم و فکر بھی جھلک رہے تھے۔۔اس قدر درد تھا اس کی آواز میں کے اس کے گانا شروع کرتے

ہی ہر طرف خاموشی چھا گئی۔۔ماہ نور جو بس روئے جا رہی تھی اس کی آواز سن نظر اٹھائے اسے دیکھنے لگی۔۔۔سارے قوال تالیاں بجانے لگے تھے ۔۔ماہ نور اور ولید اس کی آنکھوں کے درد کو محسوس کر رہے تھے۔۔۔ولید کو اُس کی حالت پر ترس آگیا ولید چلتا ہوا اس کے پاس آکر اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں منع کرنے لگا پر اب دیر ہو چکی تھی دل کے سارے تار چھڑ گئے تھے گانا شروع کرتے ہی اب پیچھے ہٹنے والا کہاں تھا وہ۔۔۔نفی میں گردن ہلا کر۔۔

یہ جو ہلکا ہلکا سرور ہے
یہ تیری نظر کا قصور ہے
کے شراب پینا سکھا دیا
تیرے پیار نے تیری چاہ نے
تیری بہکی بہکی نگاہ نے

مجھے اک شرابی بنادیا

کے شراب پینا سکھادیا

وہ دنیاوی شراب کی بات نہیں کر رہا تھا وہ تو اپنے محبوبہ کی نگاہوں سے جو شراب پیتا ہے اس کی بات کر رہا تھا آج۔۔آج اسے دیکھ کر۔۔۔۔۔اسے ہی بتا رہا تھا کہ اس کی نگاہیں کتنا ظلم ڈھاتی ہیں اس پر۔۔۔اب وہ اس شراب کا عادی بن چکا ہے اب کیسے چھوڑ دے اسے۔۔۔ بچپن سے آج تک اس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اس کی شرارتیں اس کا مذاق اس کا رونا اس کا مسکرانا اس کا غلطی کر کے اپنے ہونٹوں کو دبا لینا بھول ہونے پر اپنی انگلی اپنے منھ میں رکھ لینا بارش ہونے پر مور کی طرح مست ہو کر ناچنا اور اس کا پیار سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنا حق جتانا ایک ایک لمحہ اس کی نگاہوں میں گھوم رہا تھا۔۔۔اس نے ایک عجیب سہ سماں باندھا تھا۔۔۔ہر کوئی اس کی سریلی آواز کے نشے میں مست تھا مگر وہ صرف ماہ نور کو دیکھے جا رہا تھا

۔۔۔اس کا کہا ایک ایک لفظ اس کے دل کی سچی ترجمانی کر رہا تھا۔۔۔

تیرا پیار ہے میری زندگی

بس میری زندگی تیرا پیار

میرے بعد کس کو ستاؤ گے

مجھے کس طرح سے مٹاؤ گے

مجھ کو تو برباد کیا ہے

اور کسے برباد کرو گے

رو رو کے فریاد کرو گے

اور کسے برباد کرو گے

تیری یہ ادا یہ بے رخی

کہہ رہی ہے ہم سے کہ اور پی

کیوں شراب پینا سکھا دیا

مجھے اک شرابی بنا دیا

Zubi Novels Zone

شاہنزیب ایک لائن بولتا اور وہی لائن دوبارہ سارے قوال گاتے۔۔۔اسے ماہ نور کا چڑیل بن کر اس کے کمرے میں آنا۔۔۔اِس قدر نزدیک آجانا کے سانسوں کی خوشبو کو محسوس کر سکیں ایک دوسرے کی۔۔۔ نظروں میں گھومنے لگا تھا وہ لمحہ۔۔۔۔وہ زیر لب مسکرایا۔۔۔۔پر اگلے ہی لمحے اسے ماہنور کے پاؤں میں کانچ کے ٹکڑے کا گھسنا یاد آیا۔۔جو اس کے چہرے کو غم سے زرد کر گیا تھا۔۔۔ماہ نور اس کا گانا سن مزید رونے لگی تھی۔۔۔جب کہ وہ صرف ماہ نور کو شکوے بھری نگاہ سے تک رہا تھا۔۔اس کا گانا اور اس کی نگاہوں نے شارق اور رومیساء پر یہ انکشاف کر دیا تھا کہ وہ ماہ نور سے بہت محبت کرتا ہے۔۔۔

میرے ہاتھ پر شاہنزیب کا نام لکھ دیں" سعدیہ نے مہندی والی سے کہا تو ماہ نور کے کان کھڑے ہو گئے اور وہ سن حسرت بھری نگاہوں سے سعدیہ کے ہاتھوں پر شاہنزیب کا نام لکھتے ہوئے دیکھنے لگی۔۔

اللہ یہ کیا۔۔کیا تم نے ماہ نور؟؟" سعدیہ نے زور سے بولا تھا جھنجھلا کر" کیونکہ ماہ نور سعدیہ کے بالکل برابر میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔اس کا دوپٹہ سر سے اترا ہوا تھا۔۔اسماء ماہ نور کا دوپٹہ واپس اس کے سر پر ڈالنے لگی تھی کہ ماہ نو نے اسماء کو آپ جان کر دھکا مار کر سعدیہ پر گرا دیا۔۔سعدیہ حملے کے لیے تیار نہ تھی اس لیے زمین پر گرنے سے خود کو بچانے کی کوشش میں زمین پر ہاتھ کا سہارا رکھ کر خود کو گرنے سے روکا۔۔۔اِس سبب سے اُس کے دونوں ہاتھوں کی مہندی خراب ہو گئی۔۔

سوری۔۔یہ دوپٹا نہ میرے چب رہا ہے۔۔میرے منع کرنے کے باوجود" اسماء کی بچی مان ہی نہیں رہی اس لیے میں نے اسے دھکا دیا۔۔۔۔پر مجھے نہیں خبر تھی کہ یہ تم پر گر پڑے گی سوری سعدیہ "ماہ نور نے اتنا بھولا سا چہرہ بنا کر اداس لہجے میں کہا کہ سب کو یقین ہو گیا کہ واقعی غلطی سے ہوا ہے۔۔

رومیساء آپا دیکھ چکی تھی کہ ماہ نور نے آپ جان کر سعدیہ کی مہندی خراب کی ہے۔۔انہوں نے ماہ نور کو گھور کر دیکھا جس پر اس نے نظریں چرا لیں۔۔۔

شاہ مجھے تم سے کچھ پوچھنا ہے "ماہ نور تیزی سے چلتی ہوئی شاہزیب کے " کمرے میں آ گئی اس کے پیچھے پیچھے رومیساء آپا بھی آئیں تھیں۔۔شاہزیب بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا کہ وہ بھی اس کے برابر میں آ کر بیٹھ گئی

پوچھو" شاہنزیب نے ان دونوں کے چہرے دیکھے ایسا لگ رہا تھا کے ان"
دونوں کے درمیان کسی بات پر گرما گرمی چل رہی ہے۔۔۔

شاہ" ماہ نور نے بولنا شروع ہی کیا تھا کہ آپا بات کاٹتے ہوئے" میں پوچھتی"
ہوں۔۔۔" پھر شاہنزیب سے مخاطب ہو کر" تم بتاؤ۔۔۔ تم لڑکے ہو
۔۔۔ کیا کوئی لڑکا اپنے سے بڑی عمر کی لڑکی سے محبت کر سکتا ہے
؟؟۔۔۔ خاص طور پر تب جب اس کی ایک حسین منگیتر بھی ہو۔۔۔ اور وہ
خود بھی بہت حسین و جمیل ہو۔۔۔ بولو" ان کا سوال سن وہ بری طرح چونکا

ولید نے انہیں میرے بارے میں سب کچھ بتا دیا کیا" شاہنزیب دل میں "
سوچ کر پریشان ہوا۔۔۔ اس کی چوڑی پیشانی پر بل پڑھ گے تھے

شاہ جواب دو کیا نہیں کر سکتا محبت؟؟"اس کی خاموشی ماہنور کو ستا رہی تھی"

--

اس سوال میں تو میری پوری زندگی الجھی ہے"وہ طنزیہ دل میں سوچ زیر"
لب مسکرایا۔۔۔

جواب دو۔۔"آپا اصرار کر رہی تھیں۔۔۔"

پہلے آپ بتائیں آپ یہ سوال کیوں کر رہی ہیں؟؟"شاہنزیب نے آئبرو"
اچکا کر تجسس سے پوچھا۔۔۔

سوال پر سوال مت کرو۔۔۔جواب دو۔۔"ماہنور امید باندھے نظر آ رہی"
تھی جب کہ آپا کے ماتھے پر اتنی سردی میں بھی پسینہ تھا۔۔

مجھے نہیں پتا۔۔اور میرے نظریہ کے مطابق تو لڑکے کو ہمیشہ "
۔۔۔"شاہنزیب ابھی بول ہی رہا تھا

میں تمہارا نظریہ نہیں پوچھ رہی صاف الفاظ میں بولو کر سکتا ہے یا نہیں "
؟؟"ماہ نور نے پھر سے وہی سوال دہرایا تھا۔۔

میری چھوڑو اپنی بتاؤ۔۔۔تم ایک لڑکی ہو کیا تم اپنے سے چھوٹی عمر کے "
لڑکے سے محبت کر سکتی ہو؟؟؟"شاہزیب نے سوال الٹ دیا تھا وہ سنجیدگی
سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال ماہ نور سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

ہاں کر سکتی ہے بالکل کر سکتی ہے۔۔مجھے اس میں کوئی قباحت نظر نہیں آتی"
"ماہ نو نے صاف الفاظ میں جواب دیا اس کے لفظوں اور نظروں دونوں میں

صداقت تھی۔۔۔"اب اپنا جواب دو" ماہ نور دوبارہ سوال پوچھنے لگی امید بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے

رومیساء دونوں کی آنکھیں پڑھ چکی تھی انہوں نے شاہنزیب کو گانا گاتے ہوئے بھی سنا تھا وہ اس بات سے واقفیت رکھتی تھیں کہ ماہ نور کی ہاں سننے کے بعد شاہنزیب بھی ہاں ہی کہے گا۔۔ جبکہ دو دن بعد ماہ نور کی شادی تھی وہ بھی انہی کے دیور سے۔۔۔"ماہ نور ڈائجسٹ کی کہانیوں کو اصل زندگی سے کمپئر مت کرو۔۔اس میں تو سب کچھ ہو سکتا ہے پر یہ اصل زندگی ہے ۔۔ہمارے یہاں بڑی عمر کی لڑکیوں کی شادی چوٹی عمر کے لڑکوں سے نہیں ہوتی" آپا نے شاہنزیب کو بولنے کا موقع ہی نہ دیا۔۔ جب شاہنزیب نے سنا کہ وہ صرف ڈائجسٹ کی کہانی کے متعلق بات کر رہی ہے تو وہ ماہ نور کو غصے سے گھورنے لگا۔۔

ماہ نور "وہ سر جھٹک بولا۔۔"

پر آپا "وہ حیرت سے رومیساء کو دیکھ رہی تھی۔۔"

چلو ماہ نور چلو رات کافی ہو گئی ہے پھر کل رجگہ بھی ہے تم تھک جاؤ گی "وہ" ماہ نور کا ہاتھ پکڑ کر زبردستی اسے کھینچتی ہوئی لے گی۔۔۔

کاش مانو تمھارا اصل زندگی میں بھی یہی فیصلہ ہوتا "وہ ایک گہری ٹھنڈی آہ" بھرتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

وہ آفس میں بیٹھے انتظار کر رہے تھے "بھائی صاحب آج گھر میں شادی ہے اور آپ ہیں کہ زمین کے تنازعے میں الجھے ہوئے ہیں۔۔۔شادی کے بعد

فرصت سے اس مسئلے کو حل کر لیں گے "ملک صاحب سے افتخار صاحب کہنے لگے۔۔

ہاں بھائی صاحب وہ زمین کو نسا بھاگے جا رہی ہے "علی کے والد نے بھی" افتخار صاحب کی تائید کی تھی۔۔

"

نہیں میں اپنی وصیت میں ماہ نور کے نام کر کے جانا چاہتا ہوں وہ زمین۔۔وہ زمین ماہنور کی ماں کی ہے جس پر قانونا صرف ماہ نور کا حق ہے۔۔۔وہ لالچی لوگ میری بیٹی کا حق کھا جائیں گے۔۔۔اس لئے میں یہ مسئلہ جلد از جلد حل کرنا چاہتا ہوں "ملک صاحب فکر مند لہجے میں پیشانی پر بل ڈالتے ہوئے بولے۔۔۔وہ اپنی وصیت بھی تیار کروا چکے تھے مگر ماہ نور کی ماں کی ایک زمین جو کافی مہنگی اور نایاب تھی اسے بھی ماہ نور کے نام کروانا چاہتے تھے

جس پر ماہ نور کے ماموں نے قبضہ کر رکھا تھا اس مسئلہ کے لئے انہوں نے ایک وکیل سے رابطہ کیا۔۔

ایک خوبصورت سی خاتون تھوڑی دیر بعد کمرے میں داخل ہوئیں۔۔۔وہ وکیل کے لباس میں تھیں۔۔تینوں بھائی انہیں کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔وہ شہر کی سب سے اچھی وکیل تھیں جنہوں نے آج تک اپنی زندگی کا کوئی کیس نہیں ہارا۔۔۔وہ سارے معاملات طے کرنے کے بعد جانے لگیں تھیں کہ ان کی نظر دیوار پر فریم ہوئی تصویر پر پڑی۔۔

یہ لڑکا؟؟؟" وہ تصویر کے پاس ہی رک گئیں تھیں اور شاہنزیب کی تصویر " پر انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے پوچھنے لگیں۔۔

یہ میرا بیٹا ہے "افتخار صاحب کے کہتے ہی وہ بے یقینی سے انہیں دیکھنے لگیں "

--

شاہنزیب آپ کا بیٹا ہے ؟؟"ان کی آنکھوں کی حیرت بتا رہی تھی کہ وہ "
چونکی تھیں یہ سن۔۔۔

ہاں وکیل صاحبہ یہ انہی کا بیٹا ہے پر آپ اس کا نام کیسے جانتیں ہیں ؟؟"علی "
کے والد تجسس سے پوچھنے لگے۔۔

یہ میرا کلائینٹ ہے۔۔اور یہ لڑکی جو تصویر میں ہے یہ بھی آپ کی بیٹی ہے "
؟؟"وہ اب ماہنور کی تصویر کی جانب اشارہ کرتے ہوئے پوچھ رہی تھیں۔۔

نہیں وہ میری بھتیجی ہے۔۔۔آپ کا کلائینٹ۔۔۔یہ کیسے ہو سکتا ہے"
؟؟"افتخار صاحب حیرت سے استفسار کر رہے تھے۔۔

جی ہاں یہ میرے کلائنٹ ہیں۔۔ان کی بہن کے بچوں کی کسٹڈی کا مقدمہ"
۔۔۔میں انڈیا میں لڑ کر آ رہی ہوں کچھ ماہ پہلے "بس وکیل صاحبہ کا بتانا تھا وہ
تینوں بھائی سر سے پاؤں تک ھل گئے۔۔۔ایسا لگ رہا تھا کہ کسی نے زوردار
بم پھوڑا ہو ان کے سر پر۔۔۔

کیا کہا آپ نے اس کی بہن کا مقدمہ ؟؟"افتخار صاحب کو سب سے بڑا جھٹکا"
لگا تھا

جی۔۔۔۔میں نہیں جانتی تھی کہ وہ لڑکی جو بظاہر مظلوم غریب اور پیسے پیسے کی محتاج نظر آتی تھی وہ آپ جیسے اتنے بڑے بزنس مین کی بیٹی ہے "وکیل صاحبہ خود بھی حیرت زدہ تھیں۔۔

اور آپ ماہ نور کو کیسے جانتی ہیں؟؟؟"ملک صاحب تجسس سے پوچھ بیٹھے "

۔۔۔

یہی تو وہ لڑکی ہے جس نے میری پیمنٹ کی تھی۔۔اس نے ہی مجھے ہائر کیا" تھا۔۔یہ بضد تھی کہ میں انڈیا جا کر کیس لڑوں اس چکر میں اس نے مجھے ڈبل فیس بھی آفر کی تھی۔۔صرف اس کے بار بار اصرار پر ہی میں کیس لڑنے کے لیے راضی ہوئی تھی"جب وکیل صاحبہ نے بتایا تو تینوں بھائی حقابقا تھے۔۔۔کے اُن کو کانوں کان کسی نے خبر تک نہ ہونے دی اور اتنا کچھ ہو گیا گھر میں۔۔

یہ میرا بیٹا ہے میں جاننا چاہتا ہوں ساری بات پلیز مجھے بتائیں "افتخار صاحب" کا دل تڑپ گیا تھا وہ التجائی لہجے میں گذارش کر رہے تھے۔۔۔

افتخار صاحب آپ کی بیٹی کی طلاق ہو چکی تھی جب میں وہاں پہنچی بلکہ وہ" دوسری شادی بھی کر چکی تھی اس کے پہلے شوہر نے مقدمہ کیا تھا اپنے بچوں کو وہ صرف ایک جائیداد کی طرح سمجھ رہا تھا کہ بس کسی طرح حاصل کر لے۔۔۔جب میں وہاں گئی تو حالات کافی خراب تھے آپ کی بیٹی تو ہار مان چکی تھی پر شاھنزیب اور اس کے شوہر نے اس کی ہمت بنائی۔۔۔اس کا پہلا شوہر بہت ظالم تھا اتنا تشدد کیا کرتا تھا وہ آپ کی بیٹی پر اور آپ کے نواسوں پر ۔۔۔کیس کے دوران شاہنزیب پر دو بار جان لیوا حملا بھی کرایا گیا۔۔مجھے بھی دھمکیاں دی گئیں کہ یہ کیس چھوڑ دوں۔۔۔پر یہ لڑکا بہت بہادر اور عقلمند ہے۔۔۔یہ ہار نہیں مانا اتنا سب کچھ ہو جانے کے باوجود یہ ڈرا نہیں

۔۔۔بلکہ مقدمہ جیت کر ہی اس نے سکھ کا سانس لیا۔۔"وکیل صاحبہ کی ساری بات سننے کے بعد افتخار صاحب سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔۔۔

"میری بیٹی اور نواسے اتنی مشکل میں تھے اور مجھے خبر تک نہ تھی۔۔۔میرا چھوٹا بیٹا اتنی بڑی جنگ لڑ آیا اور آ کر ایسے بن گیا کہ مانو اس نے کچھ کیا ہی نہیں بلکہ سب کی گالیاں سنتا رہا"افتخار صاحب نہایت غمگیں لہجے میں گویا ہوئے۔۔

"اس نے ضرور تمہاری طبیعت کا خیال کرتے ہوئے ہم سب سے چھپایا ہو گا "علی کے والد اپنے اندازے کے مطابق گویا ہوئے۔۔۔

"نہ جانے بچوں نے کیا کیا سہا ہے میں تو کچھ نہیں جانتا۔۔میرا بچہ اتنی مشکلوں سے لڑ رہا تھا اور وہ بھی اکیلے۔۔میری بیٹی اور نواسے ایک ایک پیسے

کے محتاج تھے۔۔یہاں سے ماہنور اور شہزاد پیسے بھیج رہے تھے اور مجھے کبھی کچھ پتا ہی نہیں چلا" افتخار صاحب بہت ملامت کر رہے تھے خود کو۔۔۔ غم و غصے کی کیفیت میں مبتلا تھے وہ۔۔۔

شاہنزیب بچہ ہے یہی سمجھتا رہا میں۔۔وہ ضدی اکڑو بد تمیز خود سر ہے یہی" سوچتا رہا بس۔۔پر وہ تو بہت ذہین اور اپنوں پر جان قربان کرنے والا ہوشیار لڑکا نکلا" ملک صاحب داد دے رہے تھے اس کی اعلی ظرفی کی۔۔۔

وہ سب واپس گھر آئے تو شاہنزیہ کو اپنے بچوں کے ساتھ گارڈن میں کھیلتا ہوا دیکھ بہت خوش ہوئے۔۔

شاہنزیب "ملک صاحب کی آواز پر وہ کھڑا ہوا تھا صوفے سے۔۔آج ان" کی آواز میں غصہ نہ تھا بلکہ پہلے سے بھی زیادہ پیار جھلک رہا تھا۔۔"جی بڑے

ابو" وہ کہہ کر دو قدم ہی چلا تھا کہ بڑے ابو آکر اس کے گلے لگ گئے۔۔شاہنزِب ان کے گلے لگتے ہی خوشی و حیرت کی ملی جھولی کیفیت میں مبتلا ہو گیا۔۔۔"تم واقعی بہت پیارے بیٹے ہو جس گھر میں تمہارے جیسا بیٹا ہو اس گھر کی طرف غم آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتے "انہوں نے گلے لگے ہوئے ہی بڑی محبت سے کہا۔۔۔اسماء ماہنور کامران شہزاد چاروں حیرت سے دیکھ رہے تھے۔۔۔آج شاہنزیب نے ملک صاحب کا دل جیت لیا تھا ۔۔جس کے لیے نہ جانے وہ کتنے سالوں سے کوشش کر رہا تھا۔۔

آپ مجھ سے ناراض نہیں ہیں؟؟"شاہنزیب حیرت سے پوچھ رہا تھا" ۔۔۔"نہیں" وہ یہ کہہ کر اس کے ماتھے کو چوم کر مسکراتے ہوئے چلے گئے ۔۔علی کے والد نے آکر اس کی پیٹھ تھپتھپائی اور بغیر کچھ کہے وہ بھی چلے گئے ۔۔۔البتہ افتخار صاحب کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔وہ دور کھڑے اسے دیکھ

رہے تھے ان کی نگاہوں کی خفگی آج غائب تھی۔۔۔۔وہ بغیر کچھ بولے اپنے کمرے کی جانب بڑھا گئے۔۔

کیا ہوا ہے؟؟"شہزاد اور ماہ نور دونوں تیزی سے اس کے پاس آکر پوچھنے لگے۔۔

مجھے خود نہیں پتا"شاہنزیب نے لاعلمی کے اظہار میں کندھے اچکا دیے"

۔۔۔

کہیں شاہز یہ آپا والی بات۔۔۔۔"ماہ نور ابھی آہستگی سے بول ہی رہی تھی"

۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

نہیں۔۔۔وہ بات پتا چل جاتی تو وبال کھڑا ہوتا یہاں۔۔۔یو پیار سے گلے "
نہیں لگایا جارہا ہوتا" شہزاد نے اپنے اندازے کے مطابق جواب دیا۔۔

ھمم۔۔ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ۔۔تو پھر کیا بات ہو سکتی "
ہے؟؟" شاہنزیب بھی الجھا ہوا تھا اس لئے ذہن پر زور ڈالتے ہوئے بول رہا
تھا۔۔۔

تینوں بھائیوں نے شادی کا گھر ہونے کے سبب عیبوں کا پردہ چاک کرنا
درست نہ سمجھا۔۔۔تینوں بھائیوں نے شادی ختم ہونے کے بعد بات کرنے
کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہی دلہن کا لباس۔۔وہی سنسان میدان۔۔۔وہی چیخنے کی آوازیں۔وہی شاہنزیب کو مارتے ہوئے لوگ۔۔۔"چھوڑو شاہنزیب کو چھوڑو۔۔۔خدا کا واسطہ چھوڑ دو اسے۔۔اسے مت مارو پلیز چھوڑ دو اسے"وہ روتے ہوئے نیند میں بول رہی تھی۔۔۔اسماء نے ماہنور کو نیند میں روتے ہوئے کہتے سنا تو وہ سمجھ گئی کہ ماہنور وہی خوفنزدہ کرنے والا خواب آج پھر دیکھ رہی ہے ۔۔۔۔جسے دیکھنے کے بعد وہ بری طرح ڈر جاتی ہے اور بے چین ہو کر شاہنزیب کے کمرے کی جانب بھاگتی ہے"شاہنزیب"وہ چیختی ہوئی اٹھی۔۔۔۔

سب ٹھیک ہے"اسماء نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام کر کہا۔۔۔وہ اپنے" حواسوں میں نہ تھی۔اسماء کا ہاتھ اپنے دوسرے ہاتھ سے ہٹا کر دوپٹے سے بے نیاز ہو کر شاہنزیب کے کمرے کی جانب تیزی سے بڑھ گئی۔۔۔

تمہیں آج بھی میرے متعلق خواب نظر آتے ہیں؟؟"ماہ نور کمرے میں" گھوسی چلی آئی تھی اپنی ریت برقرار رکھتے ہوئے۔۔شاہنزیب بالکل تیار کھڑا تھا اس کے سامنے۔۔آج ماہ نور کی شادی تھی اس لیے شاہنزیب کے ذمہ ماہ نور کو پارلر لے کر جانا اور پھر شادی ہال لانے کی ذمہ داری عائد کی گئی تھی۔۔۔وہ آسمانی رنگ کی شیر وانی پہنے ہوئے تھا ماہ نور کے چہرے کی ہوائیاں اڑی دیکھ مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔

تم ٹھیک ہو؟؟"وہ بے تابی سے اسے دیکھ پوچھنے لگی۔۔اس کی آنکھوں میں" ابھی بھی خوف چھایا نظر آرہا تھا۔۔

ہاں میں بالکل ٹھیک ہوں تم جاؤ جلدی تیار ہو کر نیچے آجاؤں"وہ اطمینان" بخش جواب دے کر اپنے بال بنانے لگا۔۔

ایک تو تم بے وقت شام میں سو گئیں اوپر سے اب یہاں چلی آئی ہو"
۔۔۔تمہیں پارلر نہیں جانا؟؟"رومیسا آپا نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا اور اپنے
ساتھ لے گئیں۔۔۔۔

ساری تیاری ہو گئی؟؟"شاہنزیب پارلر کے باہر کھڑا فون پر ولید سے پوچھ "
رہا تھا۔۔

ہاں میں تیار بیٹھا ہوں تیرا بھائی ہے ناں سب سنبھال لے گا بس تو اپنی"
تیاری مکمل رکھ۔۔۔سامان تو سارا لے لیا نا؟؟"ولید نے استفسار کیا۔۔

ہاں۔۔کار کی ڈگی میں ہے۔۔ماہ نور کو ہال میں چھوڑ دوں۔۔پھر سب کو"
اپنا چہرہ دکھا کر چلا جاؤں گا۔۔بس دکھ ہے کہ تم سے نہیں مل سکوں گا جاتے

وقت۔۔پر شکریہ۔۔جو کچھ بھی تم نے میرے لئے کیا اس کے لئے

"شاہنزیب مسکراتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کر رہا تھا۔۔اسے واقعی ولید سے مل کر ایک سچا دوست مل گیا تھا۔۔۔

چل کوئی نہیں۔۔۔مجھ کو یہ شکریہ وکریہ کہنے کی ضرورت نہیں۔۔اور" رہی ملنے کی بات تو میں خود آجاؤں گا لندن تجھ سے ملنے۔۔۔"وہ یہ کہہ کر سلون کی طرف دیکھنے لگا جہاں اسے شارق نکلتا ہوا نظر آیا۔۔۔"چل بعد میں بات کرتے ہیں۔۔۔ولید نے کہہ کر فون بند کیا تھا۔۔ولید شارق کی کار کے پیچھے والی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔۔اس نے ڈوبلیکیٹ چابی سے کار کا دروازہ کھولا تھا۔۔بے ہوشی کی دوا رومال میں لگا کر تیار بیٹھا تھا حملے کے لیے۔۔پھر کیا تھا جیسے ہی شارق کار میں بیٹھا ولید نے پیچھے سے اس پر حملہ کر دیا

۔۔کیونکہ وہ اس حملے کے لیے ذہنی طور پر تیار نہ تھا۔۔تو ولید کو نہ روک سکا

۔۔ولید نے اس کے منہ پر رومال لگا کر اسے بے ہوش کر دیا تھا۔۔۔پھر بے

ہوشی کی حالت میں اسے پیچھے والی سیٹ پر بیٹھا دیا۔۔"کام ہو گیا"اس نے شاہنزیب کو ایس ایم ایس کیا۔۔

یار ابھی بھی وقت ہے سوچ لے۔۔۔کیا واقعی تجھے یہ کرنا ہے" ؟؟؟۔۔۔کیونکہ اگر تو چاہے تو راحیل کی جگہ کھڑا ہو سکتا ہے۔۔ہم جس طرح کے حالات بنا رہے ہیں اس میں صرف راحیل ہی نہیں تو بھی ماہ نور سے شادی کر سکتا ہے" ولید سلون سے دور نکل آیا تھا اس نے پھر شاہنزیب کو اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنے کے لیے کہا۔۔

یار۔۔۔تیرے بھائی کا دل پہلے ہی بے ایمان ہے۔۔۔بڑی مشکل سے" اسے سمجھایا ہے۔۔۔یا یوں کہوں تو بے جا نہ ہو گا کہ ماہ نور کے آنسو نے اسے طاقت دی ہے کہ اس کی خوشیوں کی خاطر پیچھے ہٹ جائے۔۔سچ کہوں تو دل ابھی بھی بے ایمان ہے اس کو لے کر۔۔۔تبھی یہاں سے جا رہا ہوں اس

کے نکاح سے پہلے پہلے کیونکہ میں جانتا ہوں اگر میں یہاں رہا تو پھر اپنے آپ کو روک نہیں پاؤں گا" شاہنزیب نے کھ کر سیل سوئچ آف کیا۔۔۔اور جیب میں بے دلی سے ڈال لیا۔۔۔پھر کار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا" کیا واقعی۔۔۔میں ماہ نور کی شادی راحیل سے کروا رہا ہوں؟؟" وہ بے یقینی سی کیفیت میں خود ہی سے ہم کلام ہو کر پوچھ رہا تھا۔۔۔"یقین نہیں آتا مجھے ۔۔۔میرا دل کیوں کہتا ہے کہ وہ مجھ سے محبت کرتی ہے۔۔۔اے دل نادان اپنی خوش گمانیوں سے باہر آجا۔۔۔میں جانتا ہوں ایسا نہیں ہے۔۔اس دن دیکھا تو اگر اسے کوئی فرق نہیں پڑتا جب ماہ نور نے مجھے سعدیہ کے نزدیک تھا تو وہ روئی کیوں؟؟۔۔۔جس ماہ نور کو میں جانتا تھا وہ ہوتی تو پورے گھر میں ریکارڈ لگا دیتی میرا اور سعدیہ کا۔۔پر وہ تو روگی۔۔۔جب حویلی میں، میں اسے گن پکڑنا سیکھا رہا تھا تو وہ مجھے گہری بولتی نظروں سے کیوں دیکھ رہی تھی؟؟اور کل رات کیا ماہ نور واقعی کسی ڈائجسٹ کی کہانی کے متعلق بات کر رہی تھی۔۔۔کہیں میں کچھ غلط تو نہیں کر رہا۔۔۔نہیں نہیں میں شاید کچھ

زیادہ ہی سوچ رہا ہوں۔۔۔میرا دل مجھے بہکا رہا ہے۔۔اور پھر وہ دونوں یوں چھپ چھپ کر راتوں میں کیوں ملتے۔۔۔راحیل بڑے ابو کو منانے بھی تو گیا تھا۔۔وہ کیسے بھول سکتا ہوں میں "شاہنزیب خود ہی کو یقین دہانی کرا رہا تھا۔۔۔ماہ نور کی نظروں اور باتوں نے اسے الجھا دیا تھا بری طرح۔۔۔وہ انہی سوچوں میں گم سم کھڑا تھا کہ اس کے کانوں کی سماعت سے چھن چھن کی آواز ٹکرائی۔۔اس پازیب کی چھن چھن کو اس کا دل بہت اچھے سے پہچانتا تھا۔۔اس نے نظر اٹھائیں تو وہ شرارہ سنبھالے اکیلے چلی آ رہی تھی۔۔۔

ماہ نور کو اس سے پہلے بھی لال رنگ میں بہت بار دیکھا تھا اس نے۔۔۔پر آج کوئی اور بات تھی۔۔وہ لال رنگ کے شرارے میں چلتی ہوئی اسی کی جانب آ رہی تھی شاہنزیب اسے اپنی جانب آتا دیکھ بچپن کی یادوں میں کہیں کھو گیا ۔۔اسی طرح جب وہ بچپن میں شادی والا کھیلا کرتے تھے تو وہ ہمیشہ اس کا دولہا بنتا تھا۔۔یہ یاد آتے ہی اس کا دل ریزہ ریزہ ہو گیا تھا۔۔وہ پاس آ کر

کھڑی ہوئی تو وہ دیوانوں کی طرح حسرت سے تکنے گا ماہ نور کے بالوں میں آگے کا جل چوٹی پیچھے بیک کومنگ اور جوڑا باندھا ہوا۔۔آگے ماتھے پر سونے کی ماتھا پٹی۔۔اس کا میک اپ بالکل اس کی جلد کے مطابق ہوا تھا۔۔وہ سونے کا بالا ناک میں پہنی ہوئی تھی اور گلے میں ہار۔۔اس کی آنکھوں پر لال گولڈن اور کالے رنگ کے آئی شیڈ لگائے گئے تھے اور آنکھوں کے نیچے باریک سہ کا جل۔۔۔لال رنگ کی لپ اسٹک اور ناخنوں پر لال رنگ کا نیل پینٹ۔۔وہ حسین تو بہت لگ رہی تھی پر اس کے چہرے پر مایوسی چھائی تھی ۔۔۔وہ چہک چلبلا پن آج غائب تھا۔۔جو اس کے حسن کو مزید دوبالا کرتا تھا

۔۔

تم نے بینک سے پیسے نکالے ہیں؟؟"اس نے آتے ہی تیمور چڑھائے" سوال کیا۔۔۔

ہاں" شاہنزیب کہہ کر اسے کار میں بیٹھانے لگا اور خود بھی بیٹھ گیا"

پر کیوں وہ بھی اتنی بڑی رقم تمہیں ایسی کیا ضرورت پڑ گئی؟؟ کیا میں پوچھ " سکتا ہوں" ماہ نور تفتیشی افسران کی طرح اس سے تفتیش کرنے لگی۔

۔شاہنزیب ماہ نور کا ایک جوائنٹ اکاؤنٹ تھا جسے شاہنزیب نے خالی کر دیا تھا اس لیے بینک والوں نے ماہ نور کو یہ خبر دے دی۔۔۔ جسے جاننے کے بعد وہ پریشان ہو گئی تھی۔۔۔

میں تمہیں بعد میں لوٹا دوں گا" شاہنزیب نے لاپرواہی سے کہہ کر کار " اسٹارٹ کی۔۔

تم جانتے ہو بات پیسوں کی نہیں ہے میں پوچھ رہی ہوں کہ تم نے نکالے" کیوں ہیں؟؟۔۔وہ بھی اتنی بڑی رقم "مانو فکر مند تھی کہ کہیں وہ کسی پریشانی میں تو مبتلا نہیں ہے جس کی وجہ سے وہ اتنے پیسے نکال رہا ہے

ہم پھر کبھی بات کریں گے اس موضوع پر "وہ جھنجھلا کر کہنے لگا"

پر آج کیوں نہیں "وہ جانتی تھی کہ وہ جھنجھلا کر صرف بات ٹالنے کی" کوشش رہا ہے۔۔ لیکن بار بار پوچھنے کے باوجود اس نے جواب نہیں دیا۔۔

کار میں کافی دیر سے خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔نہ جانے کیوں شاہنزیب کا دل ماہ نور کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پرس پر اٹک گیا۔۔۔اس نے کار سائٹ میں لگائی۔۔"پرس دیکھانا" شاہنزیب نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے پرس کی جانب کہا۔۔۔

کیوں؟؟" وہ ہڑ بڑا کر بولی۔۔"

ایسے ہی۔۔۔نہ جانے کیوں میرا دل عجیب سا محسوس کر رہا ہے"
۔۔"شاہنزیب کہہ کر اس کا پرس لینے لگا۔۔ایک انجانی سی الجھن ہو رہی تھی اسے۔۔ماہ نور کے پرس سے۔۔۔

شاہ اس میں کچھ نہیں ہے" وہ گھبرا گئی تھی۔۔۔اس نے جھٹ سے پرس" اپنی کمر کی طرف رکھ لیا تھا۔۔۔

میں تو صرف دیکھنا چاہتا ہوں اگر اس میں کچھ نہیں ہے تو دیکھا دو"
ناں۔۔۔۔۔لاؤ" وہ ماہ نور کی جانب جھک کر پرس والا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا۔۔۔

ہر بات کے پیچھے کیوں پڑ جاتے ہو؟؟۔۔میں نے کہا نہ۔۔اس میں کچھ "
نہیں ہے "ماہ نور نے اس کا ہاتھ فورا ہٹایا تھا پرس سے۔۔۔اور اپنی کمر کے
پیچھے چھپا کر غصے سے بولی تھی۔۔

پہلے تو میں صرف سرسری سا دیکھنا چاہتا تھا پر اب مجھے شک ہو رہا ہے کے "
ضرور کچھ گڑبڑ ہے۔۔دیکھاؤ "ماہ نور نے اسے روکنا چاہا مگر شاہنزیب نے
اس کا بازو مضبوطی سے دبوچ کر اپنی جانب کھینچا اور دوسرے ہاتھ سے اس
کی کمر کے پیچھے رکھا ہوا پرس نکال لیا۔۔۔ماہ نور نے پر زور احتجاج کیا
شاہنزیب کی اس حرکت پر۔۔۔پر وہ خاطر میں نہ لایا اور پرس کھولنے لگا
۔۔۔ماہ نور نے روکنا چاہا پر وہ کامیاب نہ ہو سکی۔۔پرس کے اندر زہر کی بوتل
دیکھ شاہنزیب کا دل ھل گیا۔۔"تم خودکشی کرنے والی تھی؟؟"اس کے
منہ سے بے ساختہ نکلا تھا مارے حیرت کے۔۔"میں کچھ پوچھ رہا ہوں

؟؟"جب ماہ نور نے جواب نہ دیا تو وہ اس کا بازو جھنجھوڑتے ہوئے دھاڑا

۔۔۔اس کی آنکھیں بے تحاشا سرخ ہو گئی تھیں مانو خون اتر آیا

ہو۔۔۔"تمہارے ذہن میں یہ گھٹیا آئیڈیا آیا کہاں سے؟؟۔۔۔کیا تمہیں

معلوم نہیں خود کشی کرنا ہمارے اسلام میں حرام ہے؟؟"شاہنزیب کی

آنکھیں ماہ نور کی آنکھوں میں گڑی تھیں جو برسنے کو بے تاب تھیں لیکن

مقابل پر کوئی اثر نہ ہوا۔۔"مانو تم نے اتنا بڑا فیصلہ کرنے سے پہلے ایک بار

بھی بڑے ابو یا رومیساء آپا یا میرے بارے میں نہیں سوچا؟؟۔۔تم مجھے خود

غرض کہتی ہو ناں؟؟۔۔اور تم جو کر رہی ہو وہ کیا ہے۔۔بتاؤں گی مجھے

؟؟"ماہ نور کی آنکھوں میں آنسوؤں کی لڑی بن گئی تھی۔۔۔

تم کچھ بولو گی بھی؟؟" شاھنزیب غصے سے تلملاتے ہوئے آستفسار کر رہا" تھا..."ٹھیک ہے رہو چپ...کچھ مت بولو" وہ غصے میں کہ کر اس کے سامنے زہر کی شیشی کھولنے لگا...

کیا، کیا کر رہے ہو؟؟؟" وہ شیشی کھولتے ہوئے دیکھ بے ساختہ پوچھ اٹھی" تھی...

وہی جو تم کرنے والی تھیں...مانو اگر تم نے یہ زہر پینے کا پکا ارادہ کر لیا ہے تو" تم اکیلے نہیں مرؤ گی...میں بھی تمھارے ساتھ...نھیں...بلکے تم سے پھلے جاؤں گا" شاھنزیب شیشی کا ڈھکن کھول اسے دیکھ بولا...

ماھنور جانتی تھی وہ سر پھرا ہے..وہ ڈرا نہیں رہا۔۔۔وہ واقعی پی جائے گا۔۔۔بغیر انجام کی پرواہ کیے۔۔

شاھنزیب پاگل ہو گے ہو کیا؟؟۔۔۔۔ چھوڑو اسے "اس نے شیشی منہ "
سے لگانے کے لیے اپنے منہ کی جانب بڑھائی تو اس نے جھٹ سے جھپٹتے
ہوے اس کے اتھ سے شیشی چھین لی۔۔۔

واپس دو مانو..... مرنا ہے ناں تمھیں.... ٹھیک ہے مرؤ۔۔۔۔۔۔۔پر "
اب تم اکیلے نہیں مرؤ گی۔۔۔۔میں تمھارے ساتھ ہی مروں
گا۔۔۔۔۔۔دو مجھے بوتل" شاھنزیب کی آنکھوں میں غم و غصہ دونوں ہی
جھلک رہے تھے... اس نے ماھنور سے واپس شیشی چھینے کی کوشش بھی
کی۔۔۔۔ مگر ماھنور نے شیشی شاھنزیب سے دور رکھنے کی کوشش کی
۔۔۔۔جب اس نے دیکھا کے وہ اس میں کامیاب نہیں ہو پا رہی۔۔۔اس
نے شیشی کار سے باہر پھینک دی۔۔۔۔۔

یہ کیا۔۔۔کیا تم نے؟؟۔۔۔۔۔۔پھینک کیوں دی؟؟؟" وہ نہایت سرد" ".....لہجے میں پوچھنے لگا

آپا اور ڈیڈ مجھے جینے نہیں دے رہے۔۔۔۔۔۔تم مجھے مرنے نہیں دے" رہے...میں جاؤں تو جاؤں کہاں۔۔۔۔۔۔۔میری زندگی تباہ کر دی ہے تم لوگوں نے۔۔۔۔۔۔بچپن سے اتنا لاڈ پیار کرنے کی کیا ضرورت تھی جب ایک دن اِس طرح جان مانگنی تھی۔۔۔۔۔۔لمحہ لمحہ مر رہی ہوں میں تمھیں نظر نہیں آتا۔۔۔۔۔۔سوچا تھا کے نکاح سے پہلے پی کر آرام سے مر جاؤں گی۔۔۔پر تم نے وہ بھی منصوبہ خراب کر دیا۔۔۔۔۔۔سکون سے جینے نہیں دے رہے کم از کم مرنے تو دو۔۔۔۔۔۔۔۔میں تھک گی ہوں اپنے آپ کو سمجھاتے سمجھاتے اپنے آپ سے لڑتے لڑتے۔۔۔۔۔۔۔۔پر میں نہیں کر پا رہی۔۔۔۔۔۔۔نہیں دیکھ پاتی شارق کو میں اپنے لائف پارٹنر کے طور پر۔۔۔۔۔۔۔تو اس میں میری کیا خطاء ہے۔۔۔۔۔۔وہ راحیل کا بچہ،

کمینا، گھٹیا، کتے کی اولاد آخر وقت میں پلٹ گیا۔۔۔۔اور اس سے بھی زیادہ گھٹیا ہو تم۔۔۔۔۔۔جو مجھے مرنے تک نہیں دے رہے۔۔۔۔۔میری زہر کی بوتل بھی توڑ دی ظالم"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ بری طرح رونے لگی تھی۔۔۔۔۔۔روتے روتے اپنے دل کی بھڑاس نیکال رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور گالیاں دو۔۔۔۔۔مجھے بھی دو۔۔۔۔۔۔راحیل کو بھی دو اور اگر دل" پھر بھی سکون نہ پائے تو میں تو کہتا ہوں ایک دو بڑے ابو اور رومیسا آپا کو بھی دے ڈالو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور بے فکر ہو کر دو میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا۔۔۔دو" اس نے اپنا لہجہ اب بدل لیا جو چند لمحوں پہلے غصے سے پاگل ہوئے جا رہا تھا اب اس کو روتا دیکھ محبت سے اسے سمجھانے لگا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا کے ماھنور صرف اس سے عمر میں ہی بڑی ہے۔۔۔۔۔وہ مسکراتے

ہوئے آسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔وہ روتے ہوئے بولتی ہوئی بہت بھولی بھالی سی لڑکی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔

تم مجھ پر ہنس رہے ہو۔۔۔۔۔۔دفاع ہو تم۔۔۔۔۔۔مجھے تمھارے ساتھ" نہیں جانا۔۔۔۔۔۔پیدل چلی جاؤں گی میں۔۔۔اور ہاں راستے میں اپنے لیے ایک نئی شیشی بھی خرید لوں گی۔۔۔"وہ یہ روتے ہوئے کہہ کر مارے غصے کے کار کا دروازہ کھولنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

مانو"اس نے بڑے پیار سے کہہ کر ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔"چلو اب غصہ" چھوڑو۔۔۔اور میری بات غور سے سنو"شاھنزیب نے الٹے ہاتھ سے ماھنور کے چہرے پر آنے والے بال اس کے کان کے پیچھے کیے۔۔۔اس کے خوبصورت و گلابی گال پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے پیار سے سمجھانے لگا۔۔۔"ہم سب تم سے بہت پیار کرتے ہیں۔۔۔۔۔اور یہ خودکشی مسئلوں کا حل نہیں

ہے۔۔۔۔بڑے ابو اور رومیسا آپا کبھی بھی تمھارا برا نہیں چاہیں گے۔۔۔۔وہ دونوں ہی تم پر جان نیچھاور کرتے ہیں اور رہی راحیل کی بات تو وہ بیچارہ مجبور ہے۔۔۔۔وہ کیا خاندان کا کوئی بھی فرد بڑے ابو کے فیصلے کے خلاف نہیں جا سکتا" وہ نہایت نرم لہجے میں سمجھا کر دوبارا کار اسٹارٹ کرنے لگا

بس اتنا ہی کہو گے؟؟" وہ امید بھری نگاہ سے تک رہی تھی۔۔۔۔۔شاید" اس کے کان کچھ اور سننا چاہتے تھے

میں نے سیل آف کر رکھا ہے پر مجھے یقین ہے گھر والے ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے" وہ کار ڈرائف کرتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔۔

میں یہ شادی نہیں کرنا چاھتی" ماھنور پر امید نظروں سے شاھنزیب کو" دیکھ حالِ دل بیان کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

بے فکر ہو جاؤ" شاھنزیب نے بے نیازی سے جواب دیا تھا جیسے اس کی" نظر میں سب پہلے سے ہی انڈر کنڑول ہو۔۔

بے فکر ہو جاؤں ؟؟ کیسے ؟؟؟" ماھنور نے اس کی جانب دیکھ بے صبری" سے پوچھا۔۔۔

میں وعدہ کرتا ہوں تمھارا نکاح اسی سے ہو گا جس سے تم چاہو گی۔۔یقین" رکھو مانو مجھ پر" وہ اسے ٹشو آفر کرتے ہوئے پُر اعتماد انداز میں دلاسہ دیتے ہوئے بولا.....

یقین رکھو مانو مجھ پر۔۔۔ بڑے آئے شاہرخ خان۔۔۔" وہ اس کی نقل" اتارتے ہوئے منہ بسور بولی... "ایسے وعدے مت کرؤ جو پورے نہیں کر سکتے" یہ کہ کر ٹشو لے کر واپس اسی کے سامنے ٹشو باکس پر زور سے پٹکا۔۔۔ گویا شاھنزیب کا غصہ اس بے جان ٹشو باکس پر نیکال رہی ہو۔۔۔ اور غصہ سے منہ پھولا کر باہر کی جانب منہ موڑ کر بیٹھ گی

میں کبھی ایسا وعدہ نہیں کرتا جو پورا نہ کر سکوں... میرا وعدہ ہے تم سے" ماھنور افتخار....." شاھنزیب بولتے بولتے رکا تھا.... اس نے غلطی سے اپنا سر نیم ماھنور کے نام کے ساتھ جوڑ دیا تھا.... ماھنور بھی اس کے کہتے ہی چونک کر اس کی جانب پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھنے لگی۔۔۔

سوری۔۔۔میرا مطلب تھا ماھنور ملک" وہ شرمندہ سہ ہو گیا تھا اپنی زبان" کے پھسل جانے پر۔۔۔ماھنور کے چہرے پر یہ سن پر اسرار سی مسکراھٹ بکھر آئی تھی۔۔۔۔

کیا؟؟؟ایسے کیوں مسکراء رہی ہو؟؟؟" ماھنور بھت دنوں بعد پھر سے" مسکرائی تھی۔۔۔اس کی مسکراھٹ کے سبب وہ الجھی نگاہ سے دیکھ پوچھنے لگا۔۔۔۔

اس مسکراھٹ کی دو وجوہات ہیں۔۔۔ایک تو تم نے میرا نام ملک کی جگہ" افتخار کر دیا۔۔۔اور دوسری"۔۔۔اس نے {دوسری} کا لفظ کافی کھینچ کرادا کیا۔۔۔"جس کا میں تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔تم نے مجھے زندگی میں پہلی بار سوری کہا۔۔اُو مجھے تو اپنے ان گناھگار کانوں پر یقین ہی نہیں آرہا۔۔۔ایک بار ذرا دو بارا بول دو۔۔۔۔یہ میرے بیچارے کان بھت

ترسے ہیں تمھارے منہ سے یہ لفظ سننے کے لیے" ماھنور نے بڑی شوخی سے اپنا ایک کان اس کے منہ کے قریب کر بولا تھا...

میرے منہ سے سلپ ہو گیا" وہ ذرا بھرم سے بولا جبکے ماھنور صرف " مسکرائے جا رہی تھی۔۔۔

وہ دونوں شادی ہال سے پہلے ہی راستے میں رک گئے۔۔ کیونکہ وہاں کامران شہزادر احیل علی چاروں ڈولی بینڈ باجے والوں کے ساتھ تیار کھڑے تھے ماہ نور کو ڈولی میں بٹھایا دیا گیا۔۔ڈولی لال رنگ کی نیٹ سے بنی ہوئی تھی ۔۔ جس پر سفید رنگ کے پھولوں والے کارنر بنے ہوئے تھے۔۔ علی اور کامران نے پیچھے سے اٹھایا اور شہزاد نے آگے والا اٹھایا۔۔۔اب راحیل اور

شاہنزیب بچے تھے۔۔دونوں میں سے ایک کو تو آنا ہی تھا اپنی محبوبہ کی ڈولی کو کندھا دینے۔۔دونوں ہی دور ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔۔

آو راحیل "شہزاد نے کہا۔۔"

شاہ تم پکڑ لو "راحیل شاہنزیب سے کہتا ہوا ایک قدم پیچھے ہٹا۔۔"

اگر میں نہیں اٹھاؤں گا۔۔تو راحیل کو اٹھانا پڑے گی۔۔اور اس سے ماہ نور "کی تکلیف میں مزید اضافہ ہو جائے گا "اپنے دل پر پتھر رکھ صرف یہ سوچ کر وہ آگے آ گیا۔۔

آو راحیل تم یہ والا پکڑ لو "شہزاد نے اپنا حصہ چھوڑ راحیل کو پکڑنے کو کہا"

۔۔راحیل نے صاف منع کیا۔۔شاہنزیب نے اسے بچانے کی نیت سے کار

ڈرائف کر کے دوسرے راستے سے شادی ہال آنے کو کہا اور راحیل چابی لے کر جانے بھی لگا تھا پر شہزاد کو لگا کے وہ کہیں برا نہ مان۔۔۔اس لیے راحیل کو زبردستی ڈولی کا ڈنڈا پکڑا کر خود کار کی چابی لے کر چلا گیا۔۔راستہ صرف پانچ منٹ کا تھا پر لگ سالوں کا رہا تھا۔۔روڈ پر رکھتے ہوئے قدم گویا یوں گمان ہوتے تھے تپتی ہوئی ریت پر رکھ رہے ہوں۔۔۔ہر ایک قدم رنج و تکلیف میں اضافہ کر رہا تھا۔۔راحیل نے تو پہلے ہی اپنا دماغ بنا رکھا تھا کہ وہ شہزادی اس کی نہیں ہو سکتی پر شاہنزیب۔۔اس کے لئے یہ سب بہت مشکل تھا ۔۔وہ پہلا عاشق تھا جو خود اپنی محبوبہ کی ڈولی اٹھائے چل رہا تھا۔۔ماہ نور کی کیفیت بھی کچھ الگ نہ تھی وہ بھی ہر لمحہ تڑپ رہی تھی "کیا قسمت ہے میری ۔۔۔میں جس کی دلہن بننے کا ارمان رکھتی ہوں آج وہی میری ڈولی اٹھائے " چل رہا ہے

ماہ نور کو اسٹیج پر بیٹھا دیا گیا تھا۔۔رومیساء اور باقی گھر کی ساری خواتین پہلے ہی سے شادی ہال میں موجود تھیں۔۔راحیل اور شاہنزیب دونوں ہی دور کھڑے ہو کر ماھنور کو اسٹیج پر بیٹھا دیکھ رہے تھے۔۔شاہنزیب اسے آنکھوں میں بھر کر لے جانا چاہتا تھا تاکہ زندگی بھر اس کی یہ چھبیٔ اپنے دل میں بسا کر رکھے۔۔"الوداع" منہ سے آہستگی سے ادا کیا اور باہر آ گیا ہال سے۔۔۔"ہاں ولید۔۔آدھے گھنٹے بعد ایس ایم ایس کر دینا سب کو۔۔ابھی تو مہمان آنا شروع ہوئے ہیں۔۔اور ہاں کوئی رابعہ نام کی لڑکی ہے جس سے شارق کا امریکہ میں افیئر تھا۔۔اس کے بارے میں لکھ دینا۔۔۔ٹھیک ہے الوداع دوست "الوداع کھ کر شاہنزیب کار میں بیٹھ گیا۔۔پہلے تو ساحل سمندر پہنچ گیا۔۔۔دل بری طرح تڑپ رہا تھا۔۔۔لگا تھا کہ سانسیں تھم جائیں گی اگر اس کا نکاح کسی اور سے ہو گیا۔۔بس خاموشی سے کھڑا روتا رہا جان نکال رہا تھا کہ آج وہ کسی اور کی ہو جائے گی۔۔اسے ماہ ۔۔یہ تصور ہی نور کے ساتھ گزارا ہوا ایک ایک لمحہ یاد آ رہا تھا۔۔۔نہ جانے کتنی دیر وہاں

کھڑا اکیلا روتا رہا۔۔اپنے سینے پر مکھے مار رہا تھا۔۔مارے تکلیف کے ایسا لگ رہا تھا سینہ پھٹ جائے گا۔۔موبائل آف کر رکھا تھا اس نے۔۔گھڑی پر نظر پڑی "شادی مبارک ہو" وہ ایڈوانس میں مبارک باد دے کر کار میں بیٹھ گیا ۔۔ایئرپورٹ پہنچا تو اس کی نظر کار سے اترتے وقت ایک چمکیلی چیز پر پڑی ۔۔۔"او۔نو۔۔یہ تو ماہ نور کی پائل ہے۔۔"اس چمکتی چیز کو اٹھا کر دیکھا تو الجھن میں پڑ کر بولنے لگا۔۔"میرے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا ہے میں جا کیوں نہیں پا رہا۔۔۔پہلے ولید نے پھر ماہ نور نے اور آج ماہ نور کی پازیب نے روک لیا۔۔۔اب کیا کروں؟؟۔۔۔اسے اپنے ساتھ بھی نہیں لے جا سکتا۔۔بڑی امی کی آخری نشانی ہے یہ۔۔۔ماہ نور کی زندگی میں یہ بہت اہمیت رکھتی ہے ۔۔اور آج تو اس کی زندگی کا سب سے بڑا دن ہے وہ ضرور اپنی ماں کو یاد کرے گی۔۔۔کیا کروں؟؟؟۔۔۔اب واپس نہیں جا سکتا بہت دیر ہو چکی ہے۔۔ہو سکتا ہے وہاں نکاح چل رہا ہو۔۔نہیں میں کمزور پڑ جاؤں گا اس کا نکاح ہوتے دیکھ۔۔۔پہلے ہی بڑی مشکل سے صرف اسی کی خاطر اسے چھوڑ

کر جارہا ہوں۔۔۔یہ نہیں ہو گا مجھ سے۔۔اور اگر ساتھ لے گیا۔۔تو ماہ نور رو رو کر آسمان و زمین ایک کر دے گی۔۔۔یہ صرف پایل تھوڑی ہے اس کی نظر میں۔۔۔یہ تو اس کی ماں کی دعا ہے"۔۔۔۔

❤ ماہ نور کا نکاح ❤

وہ کار میں بیٹھا سوچتا رہا کہ اب کیا کرنا چاہیے واپسی بھی نہیں جانا چاہتا تھا اور اس پازیب کو ماہ نور سے جدا بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔آخر کار فیصلہ کیا کہ پازیب کو دینے واپس جائے گا۔۔شادی ہال سے باہر ہی کسی کو پکڑا کر لوٹ آئے گا۔۔ویسے بھی فلائٹ 4 گھنٹے بعد کی تھی۔۔کار اسٹارٹ کی اور بھگاتا ہوا شادی ہال واپس آگیا۔۔پورے راستے بس یہی ذہن میں چل رہا تھا کہ اب تو اس کا نکاح ہو چکا ہو گا۔۔ساتھ ساتھ یہ خوف بھی لاحق تھا کے کہیں کوئی آ

کر مجھے زبردستی اندر نہ لے جائے۔۔واپس لوٹا تو لوگ ھال سے واپس جاتے نظر آئے۔۔"لگتا ہے سب کچھ ختم ہو گیا ہے۔۔شاہنزیب سنبھالو خود کو ۔۔بس ولید کو فون کرو اسے پازیب دو اور چلو یہاں سے "اس لمحے شاہنزیب کو لگا کے دل پھٹ رہا ہے۔۔وہ دل پر ہاتھ رکھ خود کو دلاسہ دیتے ہوئے بولا۔۔۔"ولید میں باہر کھڑا ہوں جلدی باہر آجاؤ"شاہنزیب نے سے فون پر کہا۔۔ ولید

میں باہر نہیں آرہا تم جلدی اندر آؤ۔۔یہاں بہت بڑی گڑ بڑ ہو گئی ہے" "ولید گھبراتے ہوئے بولا۔۔۔

کیا، کیا ہوا ہے؟؟"وہ پریشان ہو گیا تھا۔۔"

پہلے جلدی سے اندر آؤ"ولید پریشانی کے عالم میں گویا ہوا۔۔"

شاہنزیب نے پازیب جیب میں ڈالی اور تیز قدم بڑھاتا ہوا اندر آیا۔۔اندر کا ماحول اس کے گمان سے بالکل بر عکس تھا۔۔ہر طرف رونا دھونا مچا ہوا نظر آ رہا تھا۔۔اس کی نگاہ سب سے پہلے اسٹیج پر بت بنے بیٹھی ماہنور پر پڑی۔۔۔

ارے ضرور لڑکی میں کوئی خرابی ہو گی ورنہ اس طرح کون سا لڑکا شادی سے بھاگتا ہے "دو عورتوں کو اسنے باتیں بناتے ہوئے سنا تھا۔۔کامران سائڈ میں سر پکڑے ہوئے بیٹھا نظر آیا۔۔

میں جا رہا ہوں اس کمینے کو ڈھونڈ کر قتل کرنے۔۔آج وہ زندہ نہیں بچے گا"

"علی بھائی غصے کے مارے زور سے دھاڑتے ہوئے کھڑے ہوئے تھے

۔۔شاہنزیب کہ یہ دیکھ پسینے چھوٹے تھے۔۔۔"علی سنبھالو اپنے آپ کو

"افتخار صاحب علی کے والد اور شہزاد بڑی مشکل سے اسے روک رہے تھے

--

یہ سب میری غلطی ہے۔۔۔میں ہی رشتہ لائی تھی ماہ نور کا۔۔آج یہ سب "
میری وجہ سے ہوا ہے۔۔۔ بڑا مان سے میں خود کو ماہ نور کی ماں کہتی تھی
۔۔آج میں نے ہی اس کی زندگی تباہ کر ڈالی "رومیسا سر پیٹ پیٹ کر رو رہی
تھی۔۔شاہنزیب کا دل ھل گیا تھا یہ سب دیکھ۔۔۔

ہائے میری بچی دلہن بنی بیٹھی رہ گئی " بڑی پھوپھو سینہ پیٹ کر روتے ہوئے "
چیخ چیخ کر کہہ رہی تھیں۔۔

اب کون کرے گا ماہ نور سے شادی؟؟ بیچاری بن ماں کی بچی دلہن بنی اسٹیج پر "
بیٹھی رہ گئی۔۔۔ہائے شارق تجھے اللہ اٹھالے۔۔"شمسہ بیگم روتے ہوئے

ماہنور کے سر پر ہاتھ رکھ شارق کو کوسے دے رہی تھیں۔۔۔دادو پر نظر پڑی تو وہ منہ چھپائے رو رہی تھیں۔۔۔

بڑے ابو "ملک صاحب کو کرسی پر بے جان ہوتے ہوئے گرتا دیکھ سب " چیختے ہوئے آئے۔۔۔جن میں شاہنزیب بھی شامل تھا۔۔۔" بڑے ابو سمبھالیں خود کو۔۔۔پانی لاؤ کوئی "شہزادا نہیں چیئر پر بٹھاتے ہوئے بولا ۔۔پہلی بار زندگی میں شاہنزیب نے ملک صاحب کو روتے ہوئے دیکھا۔۔اب اس کی نگاہیں راحیل کو ڈھونڈ رہی تھیں۔۔

سنا ہے کل خود دلہن اپنے منگیتر کی پارٹی میں گئی تھی۔۔۔ہو سکتا ہے وہاں " کچھ ایسا ویسا کر لیا ہو۔۔ تبھی تو اب لڑکا شادی کرنے سے پہلے ہی بھاگ گیا ہے۔۔۔ویسے بھی آج کل پارٹیوں کے نام پر سب کچھ ہو رہا ہے

"شاہنزیب کی سماعت سے ایک عورت کی آواز ٹکرائی تھی اور یہ سن کر اس

کا خون کھول گیا تھا۔۔ بڑی مشکل سے اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا وہ۔۔۔اسماء اس عورت کی بات سنتے ہی غصے کے مارے اس کا منہ نوچنے چلی آئی تھی۔۔اسماء کو بڑی مشکل سے صبا ریشم اور اس کی والدہ نے ہاتھ پکڑ روکا تھا۔۔۔"میں جان سے مار دوں گی اس عورت کو۔۔۔اس کی یہ مجال کہ میری پاکیزہ بہن کے بارے میں ایسی باتیں کرے۔۔ چھوڑ دیں مجھے "اسماء بس کوشش میں لگی تھی کہ یہ تینوں اسے چھوڑ دیں اور وہ جا کر اس عورت کا منہ نوچ لے۔۔۔

آپ یہاں بیٹھی ہوئی کیوں ہیں پلیز جائیں "صبا نے اس عورت کے آگے " ہاتھ جوڑتے ہوئے منتی انداز میں کہا تو وہ عورت یہ کہہ کر چل دی "سچ تو کڑوا " ہی ہوتا ہے

شاہنزیب کے حواس اس کا ساتھ چھوڑ رہے تھے۔۔سارے مہمان تقریبا تقریبا جا چکے تھے۔۔اس کا سر چکرانے لگا تھا مارے ٹینشن کے۔۔اس نے تین چار بار راحیل کے سیل پر کال کیں۔۔۔پر اس کا فون سوئچ آف تھا ۔۔۔اس نے گھر پر بھی کال کی لیکن راحیل وہاں بھی موجود نہ تھا۔۔اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اب کیا کرے۔۔۔۔کیونکے اب بات عزت پر آ گئی تھی۔۔

اب کون کرے گا ایسی لڑکی سے شادی جس کا دولہا عین برات والے دن " بھاگ گیا ہو " چھوٹی پھوپھو بار بار روتے ہوئے ایک ہی جملہ بولے جا رہی تھیں۔۔۔جنہیں سن کر شاہنزیب کا دماغ مفلوج ہونے لگا تھا۔۔

ولید راحیل کہاں ہے؟؟؟میں تو اسے یہیں چھوڑ کر گیا تھا"ولید پریشانی"
کے عالم میں چلتا ہوا شاہزیب کے پاس آیا تھا۔۔اس سے پہلے وہ شانزیب
سے پوچھے۔۔۔الٹا وہی سوال شانزیب نے کر ڈالا تھا۔۔۔

یہی بتانے کے لئے تو کب سے فون کر رہا تھا تمہیں۔۔۔پر تمہارا فون سوئچ"
آف بتا رہا تھا۔۔جب میں کار پارکنگ میں تھا تو راحیل کو جاتے دیکھا اس کے
پیچھے پیچھے تمہاری کزن ثانیہ کو بھی۔۔۔مجھے لگا شاید کچھ لینے گیا ہوا ابھی
تھوڑی دیر میں واپس آجائے۔۔پر وہ تو واپس آیا ہی نہیں"یہ سن شاہنزیب
سر پکڑ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

اچھا اب مجھے اجازت دیں۔۔میں چلتا ہوں"مولوی صاحب اجازت طلب"
کر رہے تھے جانے کی۔۔ان کی بات سن شاہنزیب کے پاؤں سے زمین

کھسک گئی تھی۔۔۔مجرم تھاوہ سب گھر والوں کا۔۔۔بار بار بس ذہن میں یہی بات آرہی تھی۔۔۔

نہیں مولوی صاحب۔۔۔آپ یہاں نکاح کرانے آئے ہیں اور نکاح کرا کر" ہی جائیں گے "آخر کار نہ جانے کہاں سے اس میں یہ ہمت آگئی تھی کہ وہ ماہنور کا ہاتھ سب کے سامنے تھامنے کے لیے تیار کھڑا ہوا۔۔اس نے مولوی صاحب سے کہا تو سب حیرت زدہ ہو کر اسے دیکھنے لگے۔۔وہ اسٹیج پر بڑے بھرم سے چلتا ہوا گیا اور ماہنور کا ہاتھ پکڑا اسے اپنے ساتھ بڑے ابو کے سامنے لے آیا۔۔سب شاہنزیب کے اس فیصلے پر ہل کر رہ گئے تھے اس نے کسی کی پروانہ کی۔۔۔"بڑے ابو میں جانتا ہوں کہ میں آپ کی بیٹی کے قابل نہیں ہوں۔۔۔پر میں ماہ نور سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔کیا آپ کی اجازت ہے ؟؟"شاہنزیب نے بڑے ادب سے کھڑے ہو کر اجازت طلب کی تو سعدیہ اسے دیکھ رونے لگی۔۔

شاہ یہ کیا کہہ رہے ہو؟؟" شمسہ بیگم اس کی بات سن دوڑے چلی آئیں"
تھیں "تم ابھی بچے ہو اتنا بڑا فیصلہ کیسے لے سکتے ہو" شمسہ بیگم نے
شاہنزیب کے ہاتھ سے ماہ نور کا ہاتھ چھڑانا چاہا تھا

نہیں امی میں اب اتنا بھی بچہ نہیں ہوں۔۔کہ یہ نہ جانتا ہوں کہ کیا فیصلہ "
کرنے لگا ہوں۔۔۔سو پلیز" شاہنزیب نے نہایت ادب سے جواب دے کر
ان کا ہاتھ ماہ نور اور اپنے ہاتھ سے ہٹا دیا۔۔۔

بھائی صاحب میں آپ کی بیٹی کا ہاتھ مانگتا ہوں اپنے بیٹے شاہنزیب کے "
لیے" افتخار صاحب اپنے بیٹے کے فیصلے پر بالکل راضی تھے۔۔۔ملک صاحب
کا دل تو وہ پہلے ہی جیت چکا تھا۔۔

مجھے بڑی خوشی ہو گی اگر تم میرے دمات بنو گے۔۔میری ماہ نور کے لیے تم" سے بڑھ کر اچھا جیون ساتھی اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔مجھے یہ رشتہ منظور ہے "ملک صاحب اٹھنا چاہتے تھے پر آٹھ نہیں پا رہے تھے تو شہزاد اور کامران نے انہیں سہارا دے کر اٹھایا۔۔وہ مسرت بھرے لہجے میں بول کر شاہنزیب کے گلے لگ گئے تھے۔۔پر دونوں ماہ نور کو لے کر فکر مند تھے کہ "کیا وہ راضی ہے اس رشتے کے لیے

سعدیہ کے والدین ایک ہفتے سے ملک سے باہر گئے ہوئے تھے۔۔۔وہ اکیلی کھڑی تھی۔۔دل ہی دل دعا گو تھی کہ ماہ نور منع کر دے۔۔پر ساتھ ساتھ اسے علم تھا کہ ماہ نور جس سچویشن میں ہے وہ ہاں ہی کرے گی۔۔

بولومانو شادی کرو گی میرے اس نالائق بیٹے سے ؟؟"افتخار صاحب نے ماہ" نور کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھ کر پوچھا تھا۔۔ماہ نور کی آنکھوں سے آنسو موتیوں کی طرح گرنے لگے اس نے سر جھکا لیا۔۔

اسماء ماہ نور کا شرارہ پکڑو اور اسٹیج پر بیٹھاو"کامران بہت خوش ہوا تھا اس نے" مسرت بھرے لہجے میں اسماء سے کہا۔۔

بچپن میں اپنے باپ کی پگڑی پہن کر شادی کرتا تھا ناں میری پوتی سے" ؟؟۔۔۔آج پھر وہی ریت دوبارہ دوہرا دے۔۔میرے پیارے بچے" بڑے پیار سے کہتے ہوئے دادو نے اس کا ماتھا چومتا تھا۔۔آج انہیں بھی وقت و قسمت کے آگے مجبور ہونا پڑا تھا۔۔شاہنزیب کو افتخار صاحب نے اپنی پگڑی اتار کر پہنا دی۔۔

آج زندگی کا وہ حسین لمحہ آ پہنچا تھا جب وہ صرف اس کی دلہن تھی۔۔ سعدیہ اس کے یوں ظلم پر آج شکوہ بھی نہ کر سکتی تھی کیونکہ حالات ہی کچھ ایسے تھے وہ چپ چاپ اسٹیج کے سامنے کرسی کو مضبوطی سے پکڑے ان دونوں کا نکاح ہوتے دیکھتی رہی۔۔

قبول ہے قبول ہے قبول ہے "دونوں نکاح کے مقدس رشتے میں بن گئے " تھے۔۔ سعدیہ کو روتا دیکھ شاہنزیب نے کامران کو اشارے سے بلایا "کامران سعدیہ کو اکیلے مت چھوڑنا۔۔اس کا خیال رکھو" اس نے کامران کے کان میں پریشانی کے عالم میں ہلکے سے سرگوشی کی۔۔

تم بے فکر ہو جاؤ میں خیال رکھوں گا اس کا" کامران کہہ کر سعدیہ کے " بالکل پاس جا کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔ نکاح ہو چکا تھا وہ اس کے نام کی ہو گئی تھی

۔۔اب شریک سفر تھی وہ۔۔پر دونوں ہی گم سم سے تھے۔۔اگر یہ نارمل شادی ہوتی تو آج شاہنزیب کے پاؤں زمین پر نہ ٹک رہے ہوتے۔۔

سعدیہ کا دل بری طرح ٹوٹا تھا۔۔ بچپن سے اس کے نام پر منگی ہوئی تھی اور آج اس ظالم نے ایک ہی لمحے میں اتنا پرایا کر دیا کہ وہ بکھر گئی۔۔ طوفان مچا تھا دل میں پر لب خاموش تھے۔۔آنکھوں سے آنسو بہے جا رہے تھے
شاہنزیب کو یوں کسی اور کے ساتھ بیٹھا دیکھ۔۔وہ منہ موڑ کر چلی گئی
۔۔شاہنزیب کی ماں ہاتھ ملتے رہ گئیں تھیں ان کی کسی نے ایک نہ چلنے دی تھی۔۔پر ماہ نور کو اپنی بہو مان لینا یہ تو ان کے لیے ناممکن تھا۔۔

ولید رومیساء افتخار صاحب ملک صاحب شاھزیہ یہ سب اس نکاح سے بے انتہا خوش تھے۔۔اور باقی سب اسے قسمت کا لکھا سمجھ کر مسکراء رہے تھے۔

راحیل تم یہاں ہو؟؟"میں تمہیں کب سے ڈھونڈ رہی تھی "ثانیہ نے "

راحیل کو ساحل سمندر کے کنارے بیٹھا ہوا پایا تو فکر مند انداز میں بولنے لگی

۔۔۔وہ دونوں ہی ماہ نور کے ساتھ ہونے والے واقعہ سے انجان تھے

۔۔۔ثانیہ کل صبح اپنے والدین کے ساتھ واپس جانے والی تھی۔۔اس لیے

اس نے پکا ارادہ کر رکھا تھا کہ آج اسے کچھ بھی کر کے اپنے دل کی بات بتا

دے گی۔۔راحیل شادی ہال سے نکلا تو وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے نکل پڑی

۔۔مگر راحیل کی گاڑی ہواؤں سے باتیں کرتے ہوئے ثانیہ کی نظروں سے

اوجھل ہو گئی۔۔۔وہ اسے ڈھونڈتے ڈھونڈتے یہاں سے گزر رہی تھی کہ

اس کی نظر راحیل کی کار پر پڑی۔۔۔وہ پیچھے سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ

کر پوچھنے لگی۔۔۔"تم شادی چھوڑ کر کیوں چلے آئے اور یہاں کیا کر رہے ہو

؟؟؟"ثانیہ کھڑے کھڑے اس سے استفسار کرنے لگی۔۔وہ سر جھکائے بیٹھا

ہوا تھا۔۔وہ بس خاموش تھا۔۔ثانیہ کی نظر راحیل کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی

بوتل پر پڑی۔۔وہ شراب کی بوتل تھی۔۔۔"تم نے شراب پی ہے ؟؟؟"ثانیہ حیرت زدہ ہو کر اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

شراب نہیں تو۔۔۔میں نے بس غم ختم کرنے کی دوا مانگی تھی۔۔۔اس" شخص نے مجھے یہ بوتل دے دی۔۔۔شاید بہت نیک آدمی تھا وہ"راحیل نے زندگی میں کبھی شراب نہ پی تھی بلکہ وہ تو اتنا شریف تھا کہ یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ یہ بلائے شراب دیکھتی کیسی ہے۔۔۔وہ یہاں بیٹھ کر بہت دیر سے رو رہا تھا تڑپ رہا تھا تو ایک شرابی اس کے سامنے سے گزرا راحیل کی حالت پر اسے ترس آیا اور وہ راحیل کو شراب کی بوتل پکڑا کر چل دیا یہ کہہ کر کہ یہ ہر غم کی دوا ہے۔۔۔

راحیل تم نشے میں ہو تم نے شراب کیوں پی؟؟"وہ غصے سے پوچھنے لگی تھی"
ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اسے راحیل کے علاوہ دور دور تک کوئی نظر نہیں آرہا
تھا۔۔۔

کہانا میں نے شراب نہیں پی۔۔۔میں نے تو دوا پی ہے۔۔۔وہ دواء جو"
میرے درد کو ختم کر دے۔۔۔مجھے سکون دے دے۔۔جو میری جان نکل
رہی ہے وہ ایک ہی بار میں نکل جائے۔۔۔میں یوں بار بار نہ تڑپوں۔۔۔پر
لگتا ہے صرف ایک دوا کی بوتل سے میرا کچھ نہیں ہونے والا۔۔۔میں اس
آدمی سے کہتا ہوں مجھے ایک اور دے دے"راحیل یہ کہتا ہوا نشے میں جھومتا
کھڑا ہوا۔۔۔ثانیہ کو اس کے منہ سے شراب کی بو آرہی تھی۔۔وہ کھڑا ہو کر
لڑکھڑاتے ہوئے اس شرابی کو ڈھونڈنے چل دیا۔۔۔

کیاہو گیاہے راحیل تمہیں؟؟۔۔ تمہیں ایسا کونسا غم لاحق ہے کہ شراب" جیسی حرام چیز سے اسے مٹاناچاہتے ہو" وہ رونے لگی تھی اس کی یہ حالت دیکھ کر۔۔راحیل ایک قدم بھی آگے نہ چلا تھا کے لڑکھڑا کر گرنے لگا ۔۔ثانیہ نے فوراً اسے تھاما تھا گرنے سے بچانے کے لیے۔۔۔

بہت ظالم ہو تم۔۔۔ تمہیں پتا ہے کتنا۔۔۔۔۔۔کتنا پیار کرتا ہوں میں" تمہیں۔۔۔پر تمہیں نظر ہی نہیں آتا۔۔۔ تمہیں لگتا ہے میں دھوکے باز ہوں۔۔۔فریبی ہوں جو صرف تمہارے جذبات سے کھیل رہا ہے۔۔پر ایسا نہیں ہے۔۔۔میں تم سے بہت بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔ماہ نور" وہ ثانیہ کو نشے میں ماہ نور سمجھنے لگا تھا۔۔۔اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی محبت کا یقین دلانے لگا ۔۔ثانیہ کا ننھا سا دل ٹوٹ گیا تھا راحیل کے منہ سے ماہ نور کا نام سن۔۔۔

پتاہے کتناچاہتاہوں تمہیں؟؟۔۔۔نہیں۔۔نہیں تم نہیں جانتیں۔"
۔۔۔اگر جانتیں تو مجھے یوں چھوڑ کر تھوڑی جاتیں۔۔یہ تھوڑی کہتی مجھ سے کہ مجھ سے نفرت کرتی ہو۔۔تمہیں پتاہے تم بہت ظالم ہو"وہ یہ کہ کر ثانیہ کاہاتھ چھوڑ کر ریت پر گر گیااور روتے ہوئے بولنے لگا۔۔اس کی حالت پر اب توثانیہ کو بھی ترس آنے لگا تھا۔۔اپنے محبوب کو یوں اس طرح کسی اور کے لیے تڑپتاہوادیکھ کر اس کادل پارے پارے ہوا تھا۔۔

راحیل سنبھالو خود کو"ثانیہ نے اسے اٹھانے کے لئے ہاتھ پکڑ کر کہا"
۔۔۔جیسے ہی اس نے ہاتھ پکڑ کر راحیل کو اٹھاناچاہاراحیل نے اسے اپنی جانب پکڑ کر کھینچ لیا۔۔۔وہ پوری اس کے سینے سے آکر لگی تھی۔۔۔ثانیہ نے خود کو بامشکل سنبھالا تھا۔۔اوراس سے دور ہٹنے لگی تھی۔۔مگر راحیل نے اسے دور ہٹنے ہی نہ دیاخود سے۔۔اس کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے مزید اپنے قریب کر لیا تھا۔۔"میں نے تمہیں پہلے بھی لال لباس میں دیکھا تھاماہ نور

۔۔پر آج جب تم دلہن کے لباس پہنیں میرے سامنے کار سے اتریں تو پتہ ہے میرا دل رک گیا تھا۔۔۔ تمہیں ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہا تھا میں۔۔پر تمہاری نظروں میں جو شکوہ تھا نہ۔۔۔مجھے دیکھتے وقت اس نے میرا دل توڑ ڈالا۔۔میں تمہیں کتنی بار بتا چکا ہوں میں نے کوشش کی تھی بڑی ابو کو منانے کی۔۔ان سے کہا تھا کہ تم شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔پر وہ مانے ہی اس میں میرا کیا قصور۔۔بولو" وہ ثانیہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال نہیں تو محبت سے لبریز گفتگو کر رہا تھا۔۔اس نے نشے میں ثانیہ پر وہ انکشافات کر ڈالے تھے جو اپنی زندگی میں ہوش میں رہ کر وہ کبھی نہ کرتا۔۔۔بہت درد تھا اس کی آواز میں۔۔۔ثانیہ مسلسل اپنے آپ کو اس سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی کیونکہ وہ جان چکی تھی کہ راحیل نشے میں اسے ماہ نور سمجھ رہا ہے ۔۔۔ثانیہ اس کا ہاتھ اپنی کمر سے ہٹانے لگی تو راحیل نے اس کا وہ ہاتھ بھی اپنی مضبوط گرفت میں لے لیا۔۔۔

دیکھو راحیل تم نشے میں ہو اور مجھے تم سے ڈر لگ رہا ہے پلیز میرے ہاتھوں" کو چھوڑو اور گھر چلو" ثانیہ اس سے گھبراتے ہوئے بولی تھی۔۔راحیل اتنے نشے میں تھا کہ اسے کوئی خبر نہ تھی کہ وہ کیا کر رہا ہے۔۔۔

تمہیں مجھ سے ڈر لگ رہا ہے ماہ نور؟؟؟" راحیل نے اتنی محبت سے کہا کہ " ثانیہ رو پڑی۔۔۔اس نے اثبات میں سر ہلا دیا تو وہ دونوں ہاتھوں کو چھوڑ کر کہنے لگا" میں تمہیں ڈرانا نہیں چاہتا تھا۔۔میں تو تمہیں بتا رہا تھا کہ میں بہت مجبور تھا۔۔۔مجھے بڑے ابو نے اپنی قسم دی تھی" کہہ کر اس نے پھر سے رونا شروع کر دیا تھا۔۔۔ثانیہ نے اسے بڑی مشکل سے اٹھایا اور اپنی کار میں بیٹھا لیا۔۔۔وہ روتے روتے ہی کار میں سو گیا تھا۔۔جبکہ ثانیہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ اب وہ کیا کرے۔۔

تو وہ ساری شاعری اور غزلیں راحیل ماہ نور کے لیے کیا کرتا تھا۔۔۔پر اس " میں تو لکھا تھا کہ وہ صرف تصوری لڑکی ہے۔۔یا خدا!!!۔۔۔اب میں کیا کروں۔۔راحیل کو اس حالت میں گھر بھی نہیں لے جا سکتی " وہ یہ سوچ کر ریت پر بے جان گڑیا کی مانند گر پڑی۔۔۔دل بری طرح ٹوٹ گیا تھا اس کا ۔۔۔وہ راحیل کے سامنے ہی روتی رہی مگر وہ ستمگر آرام سے نشے میں مست ہو کر سوتا رہا۔۔۔۔۔

شاہنزیب ماہ نور کا صرف نکاح ہوا تھا۔۔رخصتی نہیں۔۔اور ہو بھی کیسے سکتی تھی وہ پورے خاندان کی نظر میں بچہ تھا۔۔۔اس نے جذباتی ہو کر نکاح تو کر لیا تھا۔۔پر رخصتی سے خود ہی انکار کر دیا تھا۔۔۔اگر وہ ہاں کرتا تو گھر والے اس کی بات مان لیتے یہ جانتا تھا وہ۔۔۔پر صرف ماہنور کی خاطر تا کہ وہ اپنا ذہن بنا سکے اسے اپنے شوہر کے روپ میں قبول کر سکے اس کے لیے وقت

دینا چاہتا تھا وہ۔۔۔گھر واپس آئے تو ماہ نور گھر کی دہلیز پر رک گئی

۔۔۔"یہاں سے بیٹی بن کر گئی تھی تم پر آج واپس بہو بن کر لوٹی ہو" دادو نے پیار سے کہا اور اس کو اندر لے آئیں۔۔۔شاہنزیب ماہ نور دونوں کو ہی صوفے پر بیٹھا دیا گیا تھا۔۔۔ماہ نور کے چہرے پر ابھی بھی کوئی تاثر نہ تھا ۔۔شاہنزیب اسے بت بنے بیٹھے دل ہی دل اپنے آپ کو ملامت کرنے لگا تھا۔۔۔

بیٹا آج سے یہی تمہارا میکا ہے اور یہی سسرال۔۔۔میں بہت خوش ہوں" تمہارے لیے۔۔خدا تمہاری جوڑی کو سلامت رکھے "علی کے والد نے دونوں کے سر پر ایک ساتھ ہاتھ رکھ کر دعا دی تھی۔۔

جاؤ لڑکیوں اپنی چھوٹی بھابھی کو ان کے کمرے میں چھوڑ دو۔۔۔جاؤ ماہنور" آج تمہارے لئے بہت مشکلات بھرا دن تھا پر وہ کٹ گیا۔۔۔ٹھیک ہے

میری بچی۔۔۔اب آرام کرو" چھوٹی پھوپھو نے ساری لڑکیوں سے کہا اور ماہ نور کو پیار سے اٹھانے لگیں۔۔۔ماہنور کو اس کے کمرے میں بھیج دیا تھا انہوں نے۔۔۔

تم بھی جا کر آرام کر لو شاہ" دادو نے اسے اکیلے صوفے پر بیٹھا دیکھا تو کہا"

۔۔۔وہ پگڑی اتار کر سر سے۔۔۔۔ہاتھوں میں پکڑے اپنے کمرے میں آ گیا

۔۔۔کمرے میں آتے ہی دروازہ اندر سے لوک کیا۔۔۔۔پگڑی بیڈ پر رکھی۔۔۔سب سے پہلے جا کر آئینے کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔۔تھوڑی دیر تک تو خود کو ہی گھورتا رہا۔۔۔"آج رات۔۔۔۔میری خوف میں نہیں گزرے گی کے کوئی اسے مجھ سے چھین لے گا۔۔۔زندگی میں پہلی بار اب مجھے کوئی ڈر باقی نہیں رہا۔۔وہ میری ہے۔۔ہاں ہاں۔۔۔وہ میری ہے

۔۔۔ماہ نور صرف میری ہے" وہ آئینے کے سامنے خود سے ہی کلام کر رہا تھا

۔۔۔اس کے چہرے پر آج خوشی ہی خوشی جھلک رہی تھی۔۔۔"ہاں وہ

میری ہے۔۔۔آج سے اس کا نام میرے نام کے ساتھ جوڑ گیا ہے۔۔۔ماہ نور افتخار۔۔آئی لو دیس۔۔۔"اس لمحے اس دیوانے کی خوشی دیکھنے سے تعلق تھی رکھتی تھی۔۔۔سب بھول گیا تھا اس کی نگاہوں میں ماہنور گھوم رہی اس کا قبول ہے کہنا بار بار کانوں کی سماعت سے ٹکرا رہا تھا۔۔۔"مانو تو بہت غمزدہ ہے۔۔۔میں نے اس سے اس کی محبت چھین لی ہے۔۔۔نہیں مجھے خوش نہیں ہونا چاہیے۔۔بلکہ غمگیں ہونا چاہیے کیونکہ وہ غمگیں ہے۔۔۔پر میں خوش ہونا چاہتا ہوں۔۔چاہتا ہوں چیخ چیخ کر سب کو بتا دوں کہ وہ میری ہے۔۔صرف میری"شاہنزیب الجھ گیا تھا کہ وہ کون سی کیفیت میں مبتلا ہو اس لمحے۔۔۔"ایک کام کرتا ہوں۔۔۔آج رات میرے نام کیونکہ اسے قسمت نے مجھے دیا ہے اور کل سے ماہ نور کے ساتھ اس کے غم میں شریک ہو جاؤں گا"۔۔۔کہتے ہی سب سے پہلے شکرانے کے دو نوافل ادا کیے۔۔۔

پھر گٹار لے کر بیٹھ گیا اپنا۔۔

تو مجھے سوچ کبھی۔۔۔

یہی چاہت ہے میری۔۔۔

میں تجھے جان کہوں۔۔

یہی حسرت ہے میری۔۔

میں تیرے پیار کا۔۔

ارمان لیے بیٹھا ہوں۔۔

تو کسی اور کو چاہے کبھی یہ خدا نہ کرے۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے گٹار بجا رہا تھا۔۔۔شاہنزیب پاؤں خوشی کے مارے زمین پر نہیں ٹک رہے تھے۔۔۔اس نے گانا گایا تو سب سے پہلے آواز ماہنور کی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔

یہ تو وہی گانا ہے جو شاہ سعدیہ کے لیے گاتا ہے روزانہ "اسماء ماہ نور کے" کمرے میں ہی تھی اور باقی لڑکیاں بھی۔۔۔جب ماہ نور نے روہانسہ آواز میں یہ کہا۔۔۔ماہ نور کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔۔آپا اسے چپ کرانے لگی: "ماہ نور شاہ بہت دوکھی ہے۔۔۔سعدیہ بچپن کی منگیتر ہے اس کی۔۔۔اتنی آسانی سے ایک رات میں تھوڑی بھول سکتا۔۔تم صبر کرو اللہ سب ٹھیک کرے گا" رومیسا آپا نے ماہ نور کو روتے ہوئے دیکھا تو اس کو پیار سے سمجھانے لگیں۔۔۔وہ کچھ بولنا چاہتی تھی رومیسا آپا سے پر سب لڑکیاں تھیں وہاں اس لیے خاموش رہی

نہیں یار۔۔۔یہ گانا تو میں تب گاتا تھا جب وہ میری نہیں تھی۔۔۔آج تو" پارٹی ٹائم ہے۔۔ڈیگ چلاتا ہوں" وہ یہ کہ کر بیڈ پر گٹار رکھ کر زوردار آواز میں ڈیگ چلانے لگا۔۔اسے آج کسی کی کوئی فکر نہ تھی وہ تو اپنی خوشی کا جشن منا رہا تھا۔۔۔

اتنی زور زور سے گانے کون بجا رہا ہے؟؟؟"دادو اپنے کمرے سے نکل آئی" تھیں گانے کی آواز سن کر۔۔۔

میرا بیٹا اور کون۔۔۔"شمسہ بیگم دل جلے انداز میں بولیں۔۔"دل ٹوٹا" ہے اس کا۔۔۔آپ لوگوں نے ماہ نور پر میرا بیٹا قربان کر دیا۔۔۔ایک بار یہ نہ سوچا کہ وہ یہ سب صرف جذباتی ہو کر کر رہا ہے۔۔۔بچہ ہے وہ ابھی کم عقل ہے۔۔۔اس نے کہا اور سب فورا مان گئے۔۔۔میرے بیٹے کو بلی کا بکرا بنا دیا آپ سب نے۔۔۔ سنیں یہ گانیں جو بتا رہے ہیں کہ بری طرح تڑپ تڑپ کر رو رہا ہے وہ۔۔۔رونے کی آواز کسی کو سنائی نہ دے اس لیے ڈیگ چلا لیا ہے اس نے "شمشہ بیگم اپنے بیٹے کو لے کر بہت پریشان تھیں انہوں نے بہت غصے سے دادو سے کہا تو وہ خاموش ہو کر واپس اپنے کمرے میں چلی گئیں اور باقی سب بھی۔۔۔سب کا یہی گمان تھا کہ وہ ڈیگ چلا کر اپنے دکھ

چھپا رہا ہے۔۔۔جبکہ شاہنزیب خوشی کے مارے بیڈ پر بچوں کی طرح کودنے لگا تھا۔۔۔وہ اچھلتے اچھلتے بیڈ پر ہی لیٹ گیا۔۔۔

کب سے فون ملا رہا ہوں اٹھا کیوں نہیں رہے ہو؟؟؟۔۔۔پہلے میرے" ساتھ نیچے چلو شارق ابھی بھی میری کار کی ڈیگی میں ہے۔۔۔ویسے تو میں اکیلے جانے والا تھا اسے چھوڑنے پر سوچا۔۔۔جب تم ہو۔۔۔تو تم مجھے کمپنی ہی دے دو" ولید نے مسکراتے ہوئے اس سے کہا تھا جیسے ہی شاہنزیب نے دروازہ کھولا۔۔

چلو" وہ یہ کہہ کر اس کے ساتھ چل دیا تھا۔۔۔دونوں بالکل خاموشی سے" گھر سے باہر نکل آئے تھے" ویسے تم مسکراتے بھی ہو؟؟؟۔۔۔دیکھ کر اچھا لگا۔۔۔مسکراتے ہوئے تو بڑے پیارے لگتے ہو" ولید نے اسے مسکراتا دیکھ کر حیرت سے کہا۔۔۔

تھینکس۔۔۔میری تعریف چھوڑواور یہ بتاؤبے ہوشی کااثر کب تک " رہے گا؟؟؟"شاہنزیب فکر مند ہو کر گویاہوا۔۔۔

میڈیکل والے نے توچوبیس گھنٹے کا کہا تھا۔۔اس لیے فکر مت کرو ابھی تو" پکابے ہوش ہو گا" وہ دونوں گارڈن میں کھڑے ہو کر باتیں کر رہے تھے

کسی سنسان سڑک پر پھینک دیں گے اسے "شاہنزیب نے سوچتے ہوئے" کہا

ہاں ٹھیک ہے "ولید اثبات میں سر ہلا کر ہاں کرنے لگا۔۔۔دونوں ولید کی" کار کی جانب بڑھ گئے تھے ولید نے اپنی کار گھر کے پیچھے والی سائیڈ کے دروازے کے پاس پارک کی تھی۔۔۔

کار کہاں ہے؟؟"شاہنزیب پریشان ہوتے ہوئے استفسار کرنے لگا"

۔۔۔"میں نے تو یہی پارک کی تھی"ولید بھی پریشان ہو کر بولا

۔۔۔شاہنزیب کار کو ڈھونڈنے کے لئے مین گیٹ سے باہر چلا گیا۔۔۔اسے کہیں ولید کی کار نظر نہیں آرہی تھی جبکہ ولید گھر کے آگے والے دروازے کی جانب آیا تھا۔۔۔اسے وھاں اپنی کار کھڑی نظر آگئی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ شہزاد بھی۔۔۔"کمینے گھٹیا انسان ہم نے تجھے اپنے گھر میں مہمانوں کی طرح رکھا اور تو نے ہمارے ساتھ اتنا بڑا دھوکا کیا"شہزاد اس قدر آگ بگولا ہو رہا تھا کہ ولید بری طرح گھبرا گیا۔۔اس نے شہزاد کا یہ روپ پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔۔۔ڈیگی کھلی ہوئی تھی۔۔ولید اسے دیکھ کر سمجھ گیا تھا کہ شہزاد نے شارق کو رسیوں سے بندہ ہوا بے ہوش ڈیگی میں پڑا دیکھ لیا ہے۔۔"آج تو زندہ یہاں سے واپس نہیں جائے گا"شہزاد یہ کہتا ہوا غصے سے اس کی جانب آیا تھا۔۔۔ولید گھبرا کر آہستہ آہستہ قدم پیچھے لے رہا تھا اس کا

دماغ مفلوج ہو گیا تھا اچانک شہزاد کے حملے سے۔۔۔"آج تو میں گیا

۔۔۔لیکن یہ کتنا بھی مارے میں شاہ کا نام نہیں لوں گا۔۔اس بیچارے کو اتنی

مشکل سے ماہنور ملی ہے" ولید نے دل ہی دل پکا ارادہ کر لیا تھا کہ وہ کچھ نہ

بولے گا۔۔۔شہزاد نے اس کے منہ پر اتنا زوردار مکا مارا کہ فوراً ہی منہ سے

خون نکل آیا تھا۔۔۔شہزاد نے دوسرا وار کرنے کے لیے جیسے ہی اس کی

جانب ہاتھ بڑھایا اسی لمحے شاہنزیب بیچ میں آ گیا۔۔۔

ہٹ جاؤ شاہ۔۔۔تم اسے مت بچاؤ۔۔۔تم نہیں جانتے اس نے کیا، کیا ہے"

"شہزاد کا ہاتھ شاہنزیب نے پکڑ لیا تھا۔۔۔تو وہ اسے اپنے اور ولید کے بیچ

سے ہٹا رہا تھا کہ کر۔۔

بھائی۔۔ولید بے قصور ہے۔۔شارق کی یہ حالت میں نے کی ہے"

"شاہنزیب نے اپنا وعدہ نبھایا تھا جو اس نے ولید سے کیا تھا۔۔۔شارق کو

اس نے اغواء کیا ہے یہ سن کر شہزاد کو یقین ہی نہیں آیا۔۔۔"تم جانتے بھی ہو؟؟؟۔۔تم کیا کہہ رہے ہو"شہزاد اسے بے یقینی کی کیفیت میں دیکھ غصے سے بولا تھا

مجھ سے غلطی ہو گئی بھائی"شاہنزیب نے شرمندگی سے جواب دیا"

ZNZ Zubi Novels Zone

تم جانتے بھی ہو تم کیا بول رہے ہو؟؟؟"شہزاد غصے سے بول رہا تھا"

"۔۔شاہنزیب نے شرمندگی سے سر جھکا لیا"مجھ سے غلطی ہو گئی بھائی

غلطی۔۔۔تم اسے غلطی کے رہے ہو"شہزاد کا سر چکرا گیا تھا پہلے تو اپنا سر پکڑ تھوڑی دیر کھڑا ہو گیا۔۔ولید کو لگا کہ اب وہ کچھ نہیں کرے گا پر

شاہنزیب اچھی طرح واقف تھا کہ یہ صرف طوفان سے پہلے کی خاموشی ہے ۔۔۔"غلطی۔۔ تمہیں یہ غلطی لگ رہی ہے صرف" وہ یہ کہتا ہوا شاہنزیب کے روبرو آکر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔آنکھوں سے آگ نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔ شہزاد نے ولید سے زیادہ زوردار وار شاہنزیب پر کیا وہ بیچارہ زمین پر گرنے لگا ابھی خود کو ٹھیک طرح سنبھالا بھی نہ تھا کہ شہزاد نے مارے غصے کے دوسرا وار کر ڈالا تھا۔۔۔ولید تو ھل گیا تھا یہ دیکھ کر۔۔۔اس بار شہزاد نے اتنا زوردار وار کیا تھا گریبان پکڑ کر کے اگلے لمحے وہ زمین پر چت پڑا تھا۔۔۔ شاہنزیب کی ناک منہ دونوں سے خون نکلنے لگا تھا۔۔۔وہ اس قدر غصے میں تھا کہ ولید کو لگا کہ وہ شاہنزیب کو جان سے مار دے گا بغیر کہ اس نے ایسا کیوں کیا۔۔۔شاہنزیب نے خود کو بچانے کی کوئی یہ پوچھے کوشش نہ کی۔۔۔شہزاد اس کا گریبان پکڑ زمین سے اٹھاتے ہوئے پھر مارنے لگا تھا۔۔۔

کیا جان سے مار دو گے اسے ؟؟؟۔۔۔ چھوڑ وا سے۔۔۔پاگل ہو گئے ہو کیا" ؟؟؟بھائی ہے یہ تمہارا چھوٹا" ولید نے اس بار شہزاد کا ہاتھ پکڑ لیا تھا اور اسے سمجھانے لگا۔۔۔

ہاں مار دوں گا۔۔۔کیا سمجھتا ہے یہ کہ یہ میرا چھوٹا بھائی ہے اس لئے جو" چاھے کرے گا اور میں اس کی غلطیوں پر پردہ ڈالوں گا" شہزاد یہ کہہ کر ولید سے ہاتھ چھڑا کر پھر سے شاہنزیب کی جانب بڑھا۔۔۔اس بار اپنی پوری طاقت لگاتے ہوئے پیٹ پر مکا دے مارا تھا۔۔۔

بھائی میری بات تو سن لیں" شاہنزیب نے درد کی شدت سے کراتے" ہوئے شہزاد سے کہا۔۔

کیا سنو۔۔۔جب میں پہلے سے ہی جانتا ہوں۔۔۔میں جانتا ہوں تم نے یہ"
ساری گھٹیا چالیں ماہ نور کو پانے کے لیے چلی ہیں۔۔۔بیوقوف سمجھتے ہو مجھے
؟؟؟۔۔۔اس دن جب تم قوالی سنا رہے تھے تب میں سمجھ گیا تھا کہ وہ امانت
جس کی تم بات کر رہے ہو وہ سعدیہ نہیں ماہ نور ہے۔۔۔۔تم اسے لینے آئے
تھے۔۔۔پر مجھے تم سے اس گری ہوئی حرکت کی توقع نہ تھی"شہزاد
گریبان پکڑ کر شاہنزیب کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

بس کر دو۔۔۔۔اس نے جو کیا سو کیا۔۔۔تم تو عقلمندی کا ثبوت دو شہزاد"
۔۔۔۔اسے جان سے مار دو گے تو کیا سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔خود سوچو
۔۔۔اگر یہ مر گیا تو ماہ نور کا کیا ہو گا یہ سوچا ہے تم نے۔۔۔تمہارے بڑے ابو
جو خوشی خوشی اس لڑکے کو اپنا داماد بنا کر بیٹھ گئے ہیں ان کا سوچا تم نے
"شہزاد نے اسے مارنے کے لیے گریبان پکڑا ہی تھا۔۔۔کہ ولید بیچ میں آ کر
اس کا گریبان چڑھاتے ہوئے شہزاد کو روکنے لگا۔۔۔"خود سوچو۔۔۔ابھی

وہ دونوں باپ بیٹی اتنے بڑے صدمے سے گزرے ہیں۔۔۔دیکھی تھی نہ تم نے ملک صاحب کی حالت؟؟۔۔۔تمہیں لگتا ہے وہ اس نئے صدمے کے لئے تیار ہیں جو تم انہیں دینے لگے ہو۔۔۔میری مانو۔۔۔پلیز پہلے ان بیچاروں کو سنبھلنے کا موقع تو دو۔۔۔ابھی تو ان کے غصے کا نشانہ شارق ہے۔۔۔مگر جب تم ان کو شاہ کا کارنامہ بتاؤ گے تو تم نے سوچا ہے کہ کیا ہو گا؟؟؟۔۔۔میں بتاتا ہوں تمہیں کہ کیا ہو گا۔۔۔ابھی جو لوگ شارق کو برا بھلا کہہ رہے ہیں وہ حقیقت جاننے کے بعد اس لڑکے (شاہنزیب) کو تو برا کہیں گے پر ساتھ ساتھ ماہ نور کے کردار پر سوال اٹھائیں گے۔۔۔"ولید شہزاد کو بڑے جذباتی لہجے میں سمجھا رہا تھا۔۔۔وہ بس اسے روکنا چاہتا تھا کسی بھی طرح۔۔۔جس طرح وہ مار رہا تھا ولید تو ڈر گیا تھا کہ کہیں شاہنزیب کو جان سے ہی نہ مار دے۔۔۔۔

تو کیا چاہتے ہو تم؟؟؟۔۔۔اسے۔۔۔اس کے منصوبے میں کامیاب ہو" جانے دوں۔۔۔بولو؟؟؟"شہزاد ولید سے غصے کے مارے پوچھنے لگا تھا۔۔

نہیں۔۔۔پر ابھی صبر کرو۔۔۔ابھی سب پہلے ہی اتنے بڑے صدمے" میں ہیں۔۔۔اگر تم جا کر کہو گے سب سے کہ یہ سب شاہ نے کیا ہے تو جو اس وقت درد و تکلیف و غصہ تم محسوس کر رہے ہو وہ سب کریں گے۔۔۔اور لوگوں کا تو سوچو انہیں تو موقع مل جائے گا اس خاندان کی بے عزتی کرنے کا ۔۔۔ماہ نور کا جینا مشکل کر دے گا یہ معاشرہ۔۔۔آج دیکھا تھا نہ تم نے کیسے وہ عورتیں منہ پر بول کر گئیں تھیں بیچاری ماہ نور کو۔۔۔جب کہ اس بیچاری کا تو ان سب میں کوئی قصور بھی نہیں ہے" ولید نے شہزاد کو سمجھا دیا تھا اور وہ شہزاد کا دماغ بنانے میں کامیاب بھی ہو گیا تھا۔۔۔

اسے سزا تو ابھی ملنی چاہیے ورنہ اسے احساس کیسے ہو گا کہ اس نے غلطی" نہیں گناہ کیا ہے "شہزادیہ کہہ کر سوچنے لگا" میں دادو کو بلا کر لاتا ہوں وہی فیصلہ کریں گی کہ اسے کیا سزا دیں اور آگے کیا کرنا ہے "شہزادیہ کہہ کر دادو کو بلانے اندر چلا گیا

تم ٹھیک تو ہو۔۔۔اف کتنا خون نکل رہا ہے۔۔۔مجھے امید نہیں تھی کہ وہ" تمہیں اتنی بری طرح مار مار کر لہولہان کر ڈالے گا" ولید نے اسے سہارا دے کر اٹھاتے ہوئے کہا۔۔شہزاد نے اسے کافی لہولہان کر ڈالا تھا۔۔ولید اسے گارڈن میں لے گیا اور جا کر اسے بینچ پر بیٹھا دیا" یہ روپ تو میں نے بھی کبھی ان کا نہیں دیکھا تھا آج یقین آ گیا وہ میرے ہی بڑے بھائی ہیں۔۔۔ورنہ میں یہی سوچا کرتا تھا کہ ہم میں کوئی بات تو ایسی ھو جو کو من ہو" شاہنزیب اتنی مار کھا چکا تھا پھر بھی اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی یہ دیکھ ولید حیران تھا۔۔۔

کیامارا ہے سالے نے۔۔۔ایک مکے میں ہی میرا سارا منہ بگاڑ دیا" وہ جیب "
سے رومال نکال کر شاہنزیب کے برابر میں بیٹھتے ہوئے اپنے منہ سے نکلنے
والا خون صاف کرتے ہوئے بولا

ہاں۔۔۔سوری۔۔۔میں بتانا بھول گیا تمہیں۔۔۔بھائی کالج کے زمانے "
میں بہت بڑے باکسنگ چیمپئن تھے۔۔" شاہنزیب نے بتایا تو ولید یہ سن
طنزیہ مسکراتے ہوئے بولا" بڑی جلدی بتا دیا۔۔۔اندازہ تو اس کا مجھے تب ہی
ہو گیا تھا جب اس نے مجھے پہلا مکہ مارا تھا۔۔" ولید کو منہ بسورتے دیکھ وہ
مسکرانے لگا۔۔

اچھا وعدہ کرو۔۔۔تم راحیل کا ذکر کبھی نہیں کرو گے۔۔۔یہ سب میں نے "
میرے لئے کیا ہے ایسا ہی کہو گے سب سے۔۔۔میں نہیں چاہتا کہ میری

بیوی کا نام کسی اور لڑکے کے ساتھ لیا جائے" شاہنزیب نے وعدہ طلب کیا تو وہ مسکراتا ہوا وعدہ کرنے کو تیار ہو گیا۔۔"بے فکر ہو جاؤ۔۔۔راحیل کی کہانی آج سے ختم"۔۔۔۔

دادو آئیں تو دونوں کھڑے ہو گئے۔۔۔انہوں نے بھی آتے ہی شاہنزیب کے منہ پر زوردار طمانچہ مارا۔۔بہت دیر تک کھڑی کوٹھی سناتی رہیں شاہنزیب کو۔۔۔اور وہ بیچارا خاموشی سے سنتا رہا۔۔۔دادو نے فیصلہ سنایا ولید اور شہزاد کی ساری باتیں سننے کے بعد کے ابھی سب خاموش رہیں گے پہلے ملک صاحب اور ماہ نور کو اس صدمے سے نکلنے دیا جائے۔۔۔پھر انہیں شاھنزیب کے کارنامے کا بتایا جائے گا۔۔۔۔۔پھر جو ملک صاحب اپنی بیٹی کے لیے فیصلہ کرنا چاہیے۔۔ان کی مرضی۔۔۔"جاؤ جا کر دونوں اپنے اپنے منہ دھولو اور شارق کو کہیں چھوڑ آؤ" دادو یہ کہہ کر واپس چلی گئیں تھیں۔

۔۔ولید اور شہزاد مل کر شارق کو کہیں دور سنسان سڑک پر ڈالنے چلے گئے تھے۔۔اور شاہنزیب اپنے کمرے میں آکر منہ دھونے لگا۔۔۔

شاہ۔۔۔سعدیہ نے خودکشی کی کوشش کی ہے "کامران کا فون آیا تھا جیسے " ہی وہ منہ ہاتھ دھو کر واش روم سے نکلا۔۔۔اس کا دل دھل گیا تھا یہ سن ۔۔۔سعدیہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی ہے وہ ان دونوں کے جینے کا واحد سہارا ہے۔۔۔شاہنزیب کو سعدیہ کی محبت کا احساس آج ہوا تھا۔۔وہ بری طرح بھاگتا ہوا اسپتال پہنچا "کیا ہوا ہے کامران اسے ؟؟؟" شاہنزیب نے گھبراتے ہوئے اس سے پوچھا

ہاتھ کی نس کاٹ لی تھی اس نے۔۔۔خون بہت بہے چکا ہے ڈاکٹر کے " مطابق۔۔۔دعا کرو اس کے لیے "کامران بہت فکر مند لہجے میں اسے بتانے لگا۔۔۔

شاہنزیب کا ضمیر بار بار اسے کہہ رہا تھا کہ اگر آج سعدیہ کو کچھ ہو گیا تو اس کا ذمہ دار صرف اور صرف وہ ہو گا۔۔۔وہ دل ہی دل دعائیں کرنے لگا کہ سعدیہ بچ جائے۔۔۔بہت گہرا اثر ہوا تھا شاہنزیب کے دل پر سعدیہ کی خودکشی کا۔۔۔اس کا مسکراتا ہوا چہرہ شاہنزیب کی نگاہوں کے سامنے گھومنے لگا تھا۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر نے آکر بتایا کہ سعدیہ خطرے سے باہر ہے

۔۔۔۔

تم پاگل ہو سعدیہ ؟؟؟؟۔۔۔۔تم خودکشی کیسے کر سکتی ہو؟؟؟۔۔۔کیا یہ " زندگی جسے تم ختم کرنے چلی تھیں اس پر صرف تمہارا حق ہے۔۔۔تمہارے ماں باپ کا نہیں۔۔۔بولو۔۔۔صرف میرے خاطر تم نے اپنی زندگی ختم کرنا چاہی " شاہنزیب اسے ڈانٹ رہا تھا۔۔۔اسے اپنی کزن سے جو محبت تھی وہ آج اس کی نگاہوں میں جھلک رہی تھی۔۔۔

دیکھو سعودیہ۔۔۔۔۔زندگی بار بار نہیں ملے گی اسے میرے خاطر تباہ نہ" کرو۔۔۔۔۔اگر آج تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں اپنی ہی نظروں میں گر جاتا یار ۔۔۔یار زندگی خدا کا انمول تحفہ ہے اسے یوں ضائع مت کرو" وہ شر مساری میں ڈوبا ہوا سعدیہ کو پیار سے سمجھانے لگا۔۔۔

کیوں کیا تم نے میرے ساتھ ایسا؟؟۔۔۔اتنا بڑا فیصلہ کرتے وقت تمہیں" میری یاد نہیں آئی۔۔۔اپنے بچپن کی منگیتر۔۔۔بالکل سامنے کھڑی تھی میں تمہارے۔۔۔تم نے مجھے دیکھا تک نہیں۔۔۔یوں انڈیکھا کر ڈالا مانو میں وھاں ہوں ہی نہیں۔۔۔۔۔۔کیسے کر سکتے ہو تو تم ایسا؟؟؟۔۔۔۔ تمہیں لگتا ہے میری خودکشی کی خبر میرے ماں باپ پر گرا گزرے گی۔۔۔پر تمہاری۔۔۔۔تمہاری تو انہیں توڑ ڈالے گی یہ نہیں سوچا تم نے اتنا بڑا فیصلہ لیتے وقت۔۔۔۔کیسے ملاؤ گے میری ماں سے نظریں؟؟۔۔۔۔جن کی زبان

نہیں تھکتی تھی تمہیں بیٹا بیٹا کرتے کرتے "سعدیہ اس کا گریبان پکڑ کر آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سوال کر رہی تھی۔۔شہزاد نے مار مار کر لہولہان کر ڈالا تھا پر اس کا دل پر کوئی اثر نہ ہوا تھا۔۔۔البتہ سعدیہ کے صرف چند جملے ہی دل کو گھائل کر گئے تھے۔۔۔اس کی نظریں جھک گئیں سعدیہ اس کے سینے سے ہی سر لگا کر رونے لگی تھی۔۔اور وہ اس کا مجرم بنا بیٹھا رہا۔۔

میں نے تم سے کبھی محبت نہیں کی۔۔۔نہ کرتا تھا نہ کروں گا۔۔۔نہ ہی" کوئی جھوٹا وعدہ کیا۔۔میں تو تم سے ہمیشہ یہی کہتا رہا کہ مجھے تم میں کوئی دلچسپی نہیں ہے "شاہنزیب نے کامران کو کمرے میں آتے دیکھ لیا تھا اس نے یہ کہہ کر سعدیہ کو سینے سے ہٹا کر جانے لگا۔۔

ایک بار مجھ پر بھروسہ تو کر کے دیکھتے۔۔۔میں جانتی ہوں تم جھوٹ بول" رہے ہو۔۔۔تم مجھ سے بہت محبت کرتے ہو۔۔۔صرف اس فرحان کے ڈر

سے ایسا بول رہے ہو۔۔۔پر میں تمہارے خاطر جان دینے تک کے لیے تیار تھی۔۔۔مجھے اس فرحان کی دھمکیوں سے کوئی ڈر نہیں لگتا۔۔۔پر تم نے مجھ سے بات کی ہی نہیں۔۔۔میں انتظار کرتی رہی کہ تم خود مجھ سے آکر کہو گے "سعدیہ کو لگ رہا تھا کہ وہ صرف جھوٹ بول رہا ہے وہ شاہنزیب کی ندامت کو محبت سمجھ رہی تھی۔۔۔۔اسے لگ رہا تھا کہ شاہنزیب نے اس فرحان کی دھمکیوں سے ڈر کر یہ قدم اٹھالیا ہے تاکہ فرحان اسے کوئی نقصان نہ پہنچائے۔۔۔کامران کے کان کھڑے ہو گئے تھے سعدیہ کی بات سنتے ہی۔۔۔شاہنزیب حیرت سے واپس مڑا تھا سعدیہ کی طرف۔۔کہ وہ کیسے جانتی ہے فرحان کے بارے میں۔۔۔پر ساتھ ساتھ وہ کامران کی موجودگی چل جائے سے ڈر گیا تھا کہ کہیں اسے شاہزیہ آپا کے بارے میں پتہ نہ ۔۔۔"سعدیہ پلیز" شاہنزیب اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے خاموش کرانے لگا۔۔۔کامران تو جس دن سعدیہ کو گولی لگی تھی اسی دن اتنے سوال کر رہا تھا

آج تو وہ بغیر پوری بات جانے چھوڑنے والا نہیں یہ سمجھ گیا تھا شاہنزیب

شاہ تم سمجھو۔۔۔اس زندگی کا کیا فائدہ جو تمہارے بغیر جینی پڑے۔"

۔۔شاہنزیب تم نے میری زندگی کو چنا ہے میں جانتی ہوں پر تم نہیں جانتے کہ تمہارے بغیر تو میں ویسے بھی مر جاؤں گی۔۔۔میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں" وہ روتے روتے کہہ رہی تھی۔۔۔نرس نے اسے نیند کی دوائی دے کر سولا دیا تھا۔۔۔۔اس کی حالت پر کامران اور شاہنزیب دونوں ہی افسردہ تھے۔۔۔

کہاں چلے؟؟۔۔۔پہلے بتاؤ سعدیہ کیا بول رہی تھی؟؟؟" صبح ہونے کو تھی" وہ کامران کے سوالات سے بچنا چاہتا تھا اس لئے ہسپتال سے جانے لگا تھا

کامران کو چھوڑ کر۔۔مگر اس نے پھرتی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

وہ۔۔۔فرحان سے میں انڈیا میں ملا تھا۔۔وہاں وہ مجھے دیکھ کر گھر والوں کو" گالیاں دینے لگا تو مجھ سے برداشت نہ ہوا اور میں نے اسے مارنا شروع کر دیا اسے بچانے کے لیے اس کے دوست بھی آ گئے۔۔انہیں بھی میں نے دھول چٹا دی۔۔۔بس اسی کا بدلہ لینے آیا ہے وہ۔۔۔تمہیں تو پتہ ہی ہے وہ گنڈوں کے خاندان سے ہے۔۔۔نہ جانے کیوں میرے پیچھے پڑا ہے اور نقصان سعدیہ کو پہچانا چاہتا ہے مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا کہ وہ میری بجائے اچانک سے سعدیہ کے پیچھے کیوں پڑ گیا۔۔اس دن سعدیہ پر گولی بھی اسی کے ساتھیوں نے چلائی تھی" شاہنزیب نے سچ ضرور بیان کیا تھا لیکن آدھا ادھورا۔۔۔کامران نے جب یہ سنا تو غصے سے تلملا اٹھا

بزدل عورتوں پر وار کر کے اپنی مردانگی دیکھا رہا ہے۔۔۔اب تم بے فکر ہو" جاؤ۔۔دیکھو میں کیسے فرحان کے چھکے چھڑاتا ہوں۔۔۔تم بس دیکھتے جاؤ ۔۔۔اب وہ سعدیہ کو ہاتھ بھی نہیں لگا سکے گا"کامران نے سعدیہ کی ذمہ داری لے لی تھی

سورج کی کرنیں اس کے منہ پر پڑھ رہی تھیں۔۔۔آنکھ کھولی تو خود کو کار میں پایا سر بھی بھاری بھاری سا محسوس ہو رہا تھا۔۔ہلکے سے چکر آ رہے تھے وہ آنکھیں مسلنے لگا اسے رات کے بارے میں کچھ یاد نہ تھا۔۔"شادی مبارک ہو ماہ نور"اس کے ھوش بحال ہوئے تو یاد آیا کہ ماہ نور کی شادی کی رات گزر چکی ہے۔۔اس کی نظر اپنے برابر میں سوتی ہوئی ثانیہ پر پڑی وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی سو رہی تھی۔۔۔"ثانیہ"اس کی پہلی آواز پر ہی اٹھ

گئی تھی۔۔۔آج ثانیہ کو راحیل ایک اجنبی لڑکا لگ رہا تھا۔۔"تم یہاں کیسے اور میں تمہاری کار میں کیسے سو گیا؟؟؟"راحیل نے الجھ کر سوالیہ انداز میں پوچھا تو وہ سمجھ گئی کہ اسے کل رات کے بارے میں کچھ یاد نہیں۔۔۔

وہ۔۔۔تم کل شاری چھوڑ کر اچانک چلے گئے تھے۔۔۔۔تو میں تمہیں" ڈھونڈتی ہوئی یہاں چلی آئی۔۔۔تمہیں سمندر کے کنارے سوتا ہوا دیکھا تو اٹھا کر اپنی کار میں لیٹا دیا۔۔"ثانیہ کی زبان میں لکنت محسوس ہو رہی تھی جیسے وہ بڑی مشکل سے بول پا رہی ہو۔۔۔۔

راحیل نے اور سوال کیے ہی نہیں وہ گھر جانا چاہتا تھا اسے اپنی ماں کی فکر ستا رہی تھی کہ کل رات انکی نہ جانے کیسے کٹی ہو گی وہ تو فکر کر کر کے آدھی ہو گئیں ہوں گی۔۔۔ثانیہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔

ثانیہ راحیل شاہنزیب تینوں ایک ساتھ ہی گھر پہنچے۔۔شاہنزیب نے ان دونوں سے کوئی سوال نہ کیا۔۔گھر میں گھستے ہی انہیں بہت سارے لوگ نظر آئے۔۔۔وہ تینوں حیرت سے ایک دوسرے کے منہ تکنے لگے

۔۔۔گارڈن میں اتنے سارے آدمی کھڑے باتیں کرتے ہوئے نظر آرہے تھے۔۔آفس کے ایک ورکر نے آکر شاہنزیب کے کندھے کو تھپتھپایا اور صبر کرنے کی تلقین کرنے لگا۔۔

کیا ہوا ہے؟؟؟ کہیں ماہ نور نے خود کو کچھ کر تو نہیں لیا۔۔"ہر کوئی اُسے ہی" صبر کی تلقین کر رہا تھا۔۔شاہنزیب بری طرح گھبرا گیا تھا یہ خیال آتے ہی۔۔۔تیز قدم بڑھاتا ہوا وہ گھر میں داخل ہوا اس کے پیچھے پیچھے ثانیہ اور راحیل بھی۔۔۔گھر کے لانچ میں پہنچتے ہی جہاں اکثر صوفے رکھے ہوتے تھے وہاں آج صوفے نہیں تھے بلکہ ایک جنازہ رکھا ہوا تھا۔۔۔جنازہ دیکھ تینوں کے پسینے چھوٹے تھے "یہ کس کا جنازہ ہے؟؟؟"ثانیہ کی آواز سے ہی

خوف جھلک رہا تھا۔۔۔شاہنزیب نے سب سے پہلے نظریں گھر کی سبھی خواتین پر دوڑائیں تھی۔۔۔۔دل کو سکون آیا یہ دیکھ کر کہ ماہ نور صحیح سلامت سامنے بیٹھی ہوئی ہے۔۔۔وہ سفید رنگ کے کپڑوں میں ملبوس تھی بال کھلے ہوئے اور بے جان سی گڑیا بنے جنازہ کے پاس بیٹھی تھی۔۔۔ساری گھر کی خواتین کا رو رو کر برا حال تھا۔۔۔"شاہ۔۔۔۔بڑے ابو نھیں رھے آکر روتے ہوئے اس کے گلے لگ گئی تھی ۔۔۔۔"یہ کہتے ہوئے اسماء ۔۔۔یہ سننا تھا کہ راحیل مارے غم کے زمین پر گیا تھا جبکہ شاہنزیب یہ سن سر سے پاؤں تک ھل کر رہ گیا تھا۔۔۔۔یہ صدمہ اس کے لئے نا قابل برداشت تھا۔۔۔۔راحیل کے لئے تو بڑے ابو ہی اس کے والد تھے ۔۔۔اس کے سر سے آج باپ کا سایہ اٹھ گیا تھا۔۔۔

بہت خوددار اور عزت والے شخص تھے ملک صاحب۔۔۔بیٹی کی کل" برات نہ آنے کا صدمہ ان کی جان لے گیا" وہاں بیٹھی عورتیں تبصرے کر

رہی تھیں۔۔۔۔"ارے بیٹی کا غم لے گیا ان کی جان" وہاں بیٹھی ایک عورت بولی۔۔۔۔۔

شارق میں تجھے جب تک خون کے آنسو نہ رولا دوں۔۔۔تب تک سکون "
سے نہیں بیٹھوں گا" علی بھائی روہانسا آواز میں بولے۔۔۔ہر کوئی رو رہا تھا چیخ رہا تھا پر جانے والا تو چلا گیا تھا اس فانی دنیا سے۔۔۔۔

چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔مجھے نا تمہاری کوئی بات سنی ہے نہ سنو گی اب جاؤ "
یہاں سے۔۔۔پلیز جاؤ" ماہ نور اب شارق کی طرف مڑتی تھی اور اسے ہاتھ جوڑ کر کہہ رہی تھی۔۔۔پر وہ بتانے کے ارادے سے آیا تھا۔۔۔

بتائے بغیر کہاں ہلنے والا تھا وہ۔۔۔"میں تیار تھا بالکل تیار تم چاہو تو سلون جا کر پوچھ سکتی ہو۔۔میں کار میں بیٹھا تو اچانک کسی نے پیچھے سے میرے منہ پر رومال رکھ دیا۔۔۔اور میں بے ہوش ہو گیا۔۔۔پھر جب ہوش آیا تو میں ایک میدان میں پڑا تھا۔۔۔تم چاہے تو وہاں جا کر اس چائے والے سے پوچھ سکتی ہو جس نے مجھے وہاں سے اٹھایا اور اپنے ہوٹل میں لے گیا۔۔۔یقین کرو مجھے نہیں پتا کہ میرے موبائل سے ایس ایم ایس کس نے کیا اور کیوں"وہ سب باتیں سچ سچ بتا کر چلا گیا۔۔۔پر کسی نے اس کی بات کا اعتبار نہ کیا۔۔۔

زمینیں اور فیکٹریاں اور جو کچھ بھی ملک صاحب کا تھا وہ سب ماہ نور کے نام ہے یہ بات تو سب جانتے ہی تھے۔۔۔پر وصیت میں ملک صاحب نے اسماء کے نام بھی دو فیکٹریاں کی تھیں اور راحیل کو اپنا پورا امریکہ والا کاروبار

سونپ گئے تھے۔۔۔وہ صرف کہتے نہیں تھے وہ واقعی اسماء اور راحیل کو اپنے بچوں کی طرح مانتے تھے۔۔۔یہ بات ان کی وصیت نے ثابت کر دی تھی ۔۔۔۔ثانیہ راحیل کی ڈائری اس کے کمرے میں رکھ کر چلی گئی تھی اپنے والدین کے ساتھ واپس اپنے ملک۔۔۔

شاہنزیب بھی شہزاد کہ دباؤ میں آکر سب گھر والوں سے اپنی پڑھائی مکمل کرنے کی خواہش کر چکا تھا۔۔اور اس کی خواہش کا سب نے احترام کیا۔۔وہ پڑھنے کے لئے لندن چلا گیا۔۔

علی کے والد نے گھر کے نزدیک ہی ایک نیا بنگلہ خرید لیا ان کی پوری فیملی وہاں شفٹ ہو گی۔۔۔دادو ان کے ساتھ چلی گئیں کیونکے علی کے والد کی بڑی چاہت تھی کے وہ ان کے ساتھ رہیں۔۔۔اب گھر میں صرف افتخار

صاحب ان کی بیوی۔۔۔ شہزاد۔۔۔ماھنور۔۔۔اسماءاوران کی والدہ رھنے لگے۔۔۔راحیل امریکہ چلا گیا تھااپنا کاروبار سمبھالنے۔۔۔۔۔

******____********

ایک سال گزر گیا تھا۔۔۔ایک دن شاھنزیب کے پاس ولید کا فون آیا ۔۔۔وہ بڑے مسرت بھرے لھجے میں اسے اپنی شادی میں بلا رھا تھا۔۔۔

یہ تو بتاؤ دولھن کون ھے تمھاری؟؟؟؟''شاھنزیب نے بڑے تجسس'' سے پوچھا۔۔۔

Zubi Novels Zone

میرے خوابوں کی شھزادی۔۔یعنی سالے صاحب آپ کی نک چڑھی" بھن۔۔۔"ولید نے خوش ھو کر بتایا۔۔"سب سے پھلے تجھے خبر دے رھا ھوں سالے "

شکریہ۔۔۔عین نوازش آپ کی۔۔۔۔کے آپ نے ھم ناچیز کو اس قابل" سمجھا۔۔۔"کھ کر شاھنزیب زور سے ھسنا تھا۔۔۔دوسری طرف ولید بھی ھسنے لگا۔۔۔"کمینے۔۔۔۔سالے۔۔بھت یاد آتا ھے تو" ولید اداس ھو کر بولا تو جواباً شاھنزیب مسکراء دیا۔۔۔"تو بھی۔۔۔میرے ھونے والے جیجا" اس نے بڑے پیار سے کھا۔۔۔شاھنزیب بھت خوش تھا ولید کے لیے۔۔۔۔۔پر وہ شادی میں شرکت نھیں کر سکتا تھا اس لیے معذرت طلب کرلی تھی۔۔۔البتہ شادی پر تحفہ بھیجنے کا وعدہ کیا تھا۔۔۔ولید اس کی مجبوری سے اچھی طرح واقفیت رکھتا تھا۔۔۔

اسماء کی شادی کے بعد تو ماہنور بالکل اکیلی ہو گئی تھی۔۔۔اتنا بڑا گھر پر ہر وقت سنسان۔۔۔۔ کبھی ایک وقت تھا یہاں ہنسنے کی آوازیں گونجا کرتی تھیں۔ ۔۔یہاں کی ہر ایک دیوار پر خوشیوں کے رنگ تھے۔۔ماہ نور اکثر یہی سوچ کر بے انتہا رونے لگتی تھی۔۔۔"بی بی جی آپ یہاں میڈم صاحبہ کب سے آپ کو بلا رہی ہیں "نوکرانی نے آکر کہا تو وہ آنسو صاف کرتی ہوئی کھڑی ہو گئی۔۔اس نے چائے پکائی بسکٹ سموسے چپس نمکو پلیٹوں میں سجائے اور مہمانوں کے سامنے پیش کیے۔۔۔

یہ ماہ نور ہے میری جیٹ کی بیٹی۔۔وہ جن کا ایک سال پہلے انتقال ہوا تھا"

"ایسا کون سا مہمان تھا جنھیں وہ پکڑ کر یہ نہ بتاتی ہوں کہ ماہنور انکی کون ہے ۔۔۔ماہ نور ادب سے ان مہمانوں کے سامنے کھڑی ہو گئی سلام کرنے کے بعد۔۔۔۔

وھی ناں جس کی بارات نہیں آئی تھی "وہ عورتیں جو شاہنزیب کی ماں "
کے دوستی تھیں ان میں سے ایک منہ پھٹ ہو کر بولی تھی۔۔ماہ نور کے
کانوں کو تو عادت سی ہو گئی تھی یہ بات سننے کی۔۔۔دل بری طرح تلملا جاتا
تھا شروع شروع میں پر اب تو مانو کوئی فرق ہی نہ پڑتا ہو

ہاں... وہی۔۔۔۔میرا بیٹا چھوٹا والا بہت رحم دل اور محبت کرنے والا "
ھے۔۔۔اس کی بیوی ہے یہ "شاہنزیب کی ماں نے اپنے دوستوں سے کہا تھا
مسکراتے ہوئے۔۔ماہ نور یہ بات سن کر کاٹوں پر لوٹی تھی۔۔۔

پر شاہنزیب تو ابھی پڑھنے گیا ہے۔۔۔اور ہم نے تو سنا تھا کہ اس کی منگنی "
بچپن سے ہوئی وی ہے "ان میں سے ایک جو نیلی ساڑھی والی تھی وہ ماہ نور کو
دیکھ منہ بسور بولی۔۔۔

ہاں۔۔۔جی۔۔۔بس قسمت کی بات ہے۔۔۔وہ میرا بیٹا ذرا جذباتی ہے"
اس نے جب دیکھا کہ برات نہیں آئی تو اپنے بڑے ابو سے ماہ نور کا ہاتھ مانگا
اور حالات بھی ایسے تھے کہ انہوں نے بھی جھٹ سے ہاں کر دی
۔۔۔سعدیہ تو ابھی چھوٹی ہے شاہنزیب کی طرح وہ بھی پڑھ رہی ہے
"انہوں نے مسکراتے ہوئے ماہنور کے جلے پر نمک لگایا تھا۔۔۔ماہ نور بس
خاموش کھڑی رہی سر جھکائے۔۔

پر ماہنور تو عمر میں شاہنزیب سے بڑی ہے نا؟؟؟"وہ نیلی ساڑھی والی ماہ نور"
کو دیکھ برا سا منہ بناتے ہوئے پھر بولی تھی۔۔یہ بات سن ماہ نور کا دل چاہا کہ
اس کے چائے میں زہر ملا دے۔۔۔

ہاں۔۔۔وہ بھی پورے دو سال"شمسہ بیگم کافی جتاتے ہوئے بولیں۔"
۔"پر بھئی وہ جذباتی فیصلہ تھا۔۔اب اتنے بڑے فیصلے جذباتی ہو کر تھوڑی

کیے جاتے اس لئے ہم سب اس کے پڑھ کر واپس آنے کا انتظار کر رہے ہیں ۔۔۔پھر ابھی رخصتی تھوڑی ہوئی ہے صرف نکاح ہی تو ہوا ہے "انہوں نے اپنی آخری لائن پر خاصا زور دیا تھا۔۔ساتھ ساتھ نکاح کا لفظ اس لاپرواہی سے ادا کر رہی تھیں کہ مانو وہ کوئی حیثیت ہی نہ رکھتا ہو۔۔

ہاں۔۔۔کہ تو آپ ٹھیک رہی ہیں۔۔پھر ویسے بھی لندن جیسے ملک سے " آنے کے بعد وہ سمجھدار بھی ہو چکا ہو گا اور اپنے فیصلے میں خود مختار بھی ۔۔۔پھر اگر وہ ماہ نور کے ساتھ نہ رہنا چاہے تو؟؟؟"اس بار وہ عورت بولی تھی جو کب سے بیٹھی بسکٹ پر بسکٹ منہ میں ٹوسے جا رہی تھی۔۔۔

اس کا بسکٹ ٹھوسنا۔۔۔بولنے سے بہتر ہے۔۔۔"ماہنور دل ہی دل کو " کڑکڑائی تھی اس کی بات سن کر۔۔۔۔

دیکھیں یہ بھی میری بیٹی ہے اور شاہنزیب میرا بیٹا ہے۔۔۔نکاح جو ہوا تھا" وہ تو صرف جذباتی ہو کر اور وقت کی نزاکت کی وجہ سے۔۔۔اگر یہ دونوں ساتھ نہ رہنا چاہیں گے تو ہم پھر کیا کر سکتا ہیں۔۔۔۔طلاق کروادیں گے ان کی "شمسہ بیگم اتنی بڑی بات اتنی آسانی سے بول جاتی تھیں کہ مانو ان کے نزدیک ماہ نور اور شاہنزیب کا نکاح محض ایک کاغذ کے ٹکڑے پر کیے ہوئے دستخط ہوں۔۔۔۔"آؤ ماہ نور میرے پاس بیٹھو" انہوں نے ماہ نور کو بڑے پیار سے اپنے پاس بلایا تھا بیٹھنے کے لیے

نہیں چاچی جان کچن میں بہت کام ہیں" ماہ نور میں اور ہمت نہ تھی ان کی " کڑوی باتیں سننے کی۔۔۔اس لیے وہاں سے جانے لگی" چھپکلی چھپکلی" ماہ نور زور سے چیخی تھی اس نیلی ساڑی والی عورت کو دیکھ کر۔۔۔بس اس کا چیخنا تھا کہ وہ چاروں کے چاروں پاگلوں کی طرح اٹھ کر صوفے سے بھاگنے لگیں ۔۔۔اس بھاگمدوڑی میں جو عورت اتنی دیر سے بیٹھ کر بسکٹ کھا رہی تھی

اس پر گرما گرم چائے گر گئی تھی۔۔۔اور وہ نیلی ساڑھی والی چھپکلی کے ڈر سے ایسی بھاگی کہ اسے راستے میں رکھا سائیڈ ٹیبل نظر ہی نہیں آیا۔۔۔وہ اس سے ٹکرا کر زمین پر گر پڑی تیسری والی اسے گرتا ہوا دیکھ چکی تھی پر پھر بھی خود کو سنبھال نہ سکی وہ کافی بھاری بھر کم نظر آ رہی تھی۔۔جبکہ نیلی ساڑھی والی دبلی پتلی تھی۔۔جب وہ اس دبلی پتلی پر گر گئی تو ماہنور کی بے ساختہ ہنسی بلند ہو گئی تھی۔۔۔شمسہ بیگم ماہ نور کو غصے بھری نگاہ سے گھورنے لگیں۔۔۔

سوری مجھے لگا چھپکلی ہے "ماہ نور نے اپنی ہنسی کو بڑی مشکل سے کنڑول کیا تھا" شمسہ بیگم کو گھورتا ہوا دیکھ۔۔۔وہ نظریں جھکائے ان عورتوں کو منہ چڑا کر چلی گئی تھی

زبردست بی بی جی۔۔۔آپ کے پاس آتے کہاں سے ہیں ایسے آئیڈیے "
؟؟؟۔۔ہر بار آپ میڈم جی کی بولتی بند کرواہی دیتی ہیں "ستارہ جوان کے
گھر کی نوکرانی تھی برتن دھوتی جارہی تھی اور خوب ہنستے ہوئے داد دیے جا
رہی تھی۔۔۔

چپ ہو جاؤ سن لیں گئی وہ۔۔۔پھر میرا غصہ تم پر نکالیں گی "ماہ نور نے ستارہ "
کو خاموش کرایا تھا۔۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آتا ان کو آپ سے مسئلہ کیا ہے۔۔۔جب کوئی مہمان آتا ہے "
اس کے سامنے شروع ہو جاتی ہیں۔۔۔کتنی بے عزتی کرتی ہیں آپ کی
۔۔۔آپ کیسے سہتی ہیں یہ سب ؟؟؟۔۔۔آپ چلیں کیوں نہیں جاتی یہاں
سے اپنے تایا کے گھر۔۔وہ تو آپ سے کتنی محبت کرتے ہیں۔۔ہر بار آپ
سے ضد کرتے ہیں کہ آپ ان کے ساتھ چلیں۔۔۔۔پھر کیوں رہ رہی ہیں

یہاں؟؟؟"ستارہ سے برداشت نہیں ہو رہا تھا شمشہ بیگم کا بار بار ماہنور کو ذلیل کرنا وہ بھی لوگوں کے سامنے۔۔اس لیے وہ پوچھ بیٹھی تھی

کیونکہ یہ میرے شاہ کا گھر ہے۔۔۔اور وہ جاتے وقت کہہ کر گیا تھا کہ میں" اس کی امانت ہوں۔۔اور میں چاہتی ہوں جب وہ واپس آئے تو اپنی امانت کو اسی طرح پائے جس طرح چھوڑ کر گیا تھا" ماہ نور کے الفاظ اس کے دل کی سچی ترجمانی کر رہے تھے وہ اپنی چاچی کے اتنا ذلیل کرنے پر بھی شاہنزیب کا گھر چھوڑ کر جانے کے لیے تیار نہ تھی۔۔

ماہ نور۔۔۔ماہ نور" چاچی جان لان میں کھڑی کھڑی چیخ رہی تھیں۔"لو" جی آگیا آپ کا بلاوا۔۔اب خوب ڈانٹ پڑھے گی" ستارہ برتن دھوتے ہوئے منہ بسور کہہ رہی تھی

آئی چاچی جان" وہ اپنا کام چھوڑ مسکراتے ہوئے کچن سے باہر آگئی تھی "
۔۔۔چاچی جان کو غصے سے آگ بگولا ہوتے دیکھا تو سنجیدگی اختیار کر لی۔۔۔

تم نے میرے مہمانوں کی بے عزتی کی ہے میں تمہیں اپنی بیٹی مانتی ہوں"
اور تم ہو کہ میری ناک سب کے سامنے کٹوانے پر تُلی رہتی ہو" وہ کہتے ہوئے
اس کے روبرو آکر کھڑی ہو گئیں تھیں۔۔ شمسہ بیگم نے ماہ نور کو بہت ڈانٹا
اور وہ بالکل خاموش رہی۔۔رومیسا اسے سمجھا کر گئی تھی کہ کچھ بھی ہو جائے
چاچی جان سے بد تمیزی مت کرنا اور نہ ہی ان کے سامنے ذرا سی بھی کوئی غلط
بات کرنا۔۔۔ورنہ وہ ایک کی دو لگا کر تمہیں پورے خاندان میں بدنام کریں
گی وہ الگ اور ساتھ ساتھ شاہنزیب کے کان بھی بھریں گی۔۔۔ماہ نور نے
یہ بات گرہ سے باندھ لی تھی۔۔ایک سال گزر چکا تھا شاہنزیب کا فون آتا تو
چاچی کبھی بھی ماہ نور کی اس سے بات نہیں کرواتی تھیں۔۔۔ماہ نور کے دل

میں یہ شکوہ تھا کہ وہ خود کبھی کیوں نہیں کہتا کہ مجھے ماہنور سے بات کرنی ہے۔۔۔

آپ کو بھی لگتا ہے چاچی جان کہ وہ مجھے چھوڑ دے گا؟؟؟"ماھنور نھایت" اداس ھو کر پوچھنے لگی۔۔۔ماہ نور راحیل کی والدہ کے پہلوں میں بیٹھی ہوئی تھی وہ اس کے سر پر تیل ڈال کر مالش کرتے ہوئے بولیں: "میں تو بس یہ چاہتی ہوں کہ میری بیٹی کا گھر بس جائے۔۔۔ہر لمحے بس یہی دعا کرتی ہوں کہ شاہ جب واپس لوٹے تو میری پیاری سی بیٹی کا ہاتھ تھام کر کہے سب کے سامنے کے مجھے رخصتی چاہیے" وہ بڑے پیار سے بول رہی تھیں۔۔

کیا ایسا واقعی ہو گا؟؟؟"ماہ نور نے فورا منہ موڑا تھا ان کی جانب اور پر امید" نظروں سے جھانکتے ہوئے ان کی آنکھوں میں پوچھنے لگی۔۔۔

انشاءاللہ۔۔۔میری بیٹی اتنی خوبصورت ہے کیسے دل کو نہ بھائے گی اس "
کے۔۔۔دیکھنا آتے ہی کہے گا رخصتی چاہیے مجھے فورا۔۔۔"انہوں نے اس
کی امید باندھی تھی۔۔۔یہ بات سن ماہنور مسکرادی۔۔۔

پتا ہے کل راحیل آرہا ہے۔۔۔اس بار تو پکا ارادہ کر لیا ہے میں نے اس سے "
ثانیہ کے بارے میں بات کر کے رہوں گی "انہوں نے ماہ نور کو بتایا تو وہ
خوشی سے اچھل پڑی "سچ۔۔۔اللہ کرے راحیل باجی مان جائیں۔۔۔آپ
جلد سے جلد ان کی دلہن بنا کر ثانیہ باجی کو لے آیئے گا۔۔۔اچھا ہے اس
ویران گھر میں بھی تھوڑی رونق ہو جائے گی "۔۔۔۔۔

ماہ نور یونیورسٹی سے آتے ہوئے اپنے بڑے چچا کے گھر چلی گئی "مانو اوپر جا کر
میرے کمرے میں آرام سے سو جاؤ ورنہ یہاں تو ابھی تھوڑی دیر میں

کامران آجائے گااور تم تواسے جانتی ہی ہو وہ تمہیں چھیڑے بغیر رہ ہی نہیں سکتا"بھابھی نے ماہ نور سے کہاتو وہ اوپر چلی گئی سونے۔۔

کامران ایک بار سوچو تو صحیح۔۔تم نہیں چاہتے کہ ماہ نور کا گھر بسے وہ تمہاری بہن ہے آخر"ماہ نور گھر میں ہی موجود ہے اس بات سے بڑی چاچی کامران رومیساسب انجان تھے۔۔۔وہ آرام سے چائے پیتے ہوئے گارڈن میں بات کررہے تھے ماہ نور بھی ان کے ساتھ بیٹھنے ہی آرہی تھی کہ اس کے قدم بڑی چچی کی بات سن کر دروازے پر ہی رک گئے تھے۔۔

امی میں ایسا کیسے کر سکتا ہوں یہ؟؟؟میں نے سعدیہ کو کبھی اس نظر یے" سے نہیں دیکھا"کامران جھنجھلا کر بولا تھا۔۔۔ماہنور خاموش کھڑی ان کی باتیں سننے لگی وہ اپنی بحث میں اتنا مگن تھے کہ انہیں قریب کھڑی ماہ نور کی موجودگی کا احساس ہی نہ ہوا۔۔۔

تواب دیکھ لو۔۔۔پلیز کامران مان جاؤ۔۔۔ماہنور کی خاطر۔۔وہ بہن ہے" تمہاری چھوٹی تم اس کے خاطر اتنا نہیں کر سکتے "رومیسا آپانے کامران پر دباؤ ڈالا تھا کسی بات پر جس سے ماہ نور انجان تھی۔۔۔

آپ سمجھ کیوں نہیں رہی ہیں۔۔۔میں سعدیہ سے شادی نہیں کر سکتا" ۔۔وہ میرے چھوٹے بھائی کی منگیتر رہی ہے بچپن سے۔۔۔میں نے اسے کبھی اس نظریے سے نہیں دیکھا اور پھر خود سوچیں میں شاہنزیب کو کیا منہ دیکھاؤں گا۔۔۔وہ کیا سوچے گا میرے بارے میں "کامران پر زور احتجاج کر رہا تھا

تم چاہتے ہو نا کہ ماہ نور کا گھر بس جائے تو تمہیں یہ کرنا پڑے گا۔۔۔دیکھو" ہم سب جانتے ہیں کہ شاہنزیب واپس آنے کے بعد ماہ نور کو صرف سعدیہ

کی خاطر چھوڑ دے گا کیونکہ اس نے جذباتی ہو کر فیصلہ کیا تھا نکاح کا۔۔۔پر اب واپس آتے ہی طلاق کا مطالبہ کر ڈالے گا۔۔میں نہیں چاہتی کہ ایسا ہو۔ ۔۔ماہ نور کو دیکھا ہے نہ تم نے کتنی اداس رہتی ہے پہلے والی ماہ نور تو وہ رہی ہی نہیں۔۔۔مجھے ترس آتا ہے اسے دیکھ کر۔۔۔نہ ماں ہے نہ باپ اور اب شاہنزیب بھی چھوڑ دے گا۔۔۔پلیز کامران میری بچی ہے وہ۔۔اسکا گھر بس جائے گا اگر تم ہماری بات مان جاؤ" آپا نے خاصا داؤ ڈالا تھا کامران پر۔۔

دیکھ کامران اگر وہ تیری منگیتر یا بیوی ہو گی تو شاہنزیب کبھی اس کی طرف" نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا" بڑی چاچی نے کامران کو ماہ نور پر قربان کرنے کی سوچ لی تھی۔

چلیں فرض کریں میں مان جاتا ہوں۔۔۔۔پر سعدیہ کا کیا؟؟؟۔۔۔وہ مان" جائے گی مجھ سے شادی کے لیے جیسے آپ سب جانتے ہیں کہ شاہنزیب

ماہنور کو طلاق دے گا ویسے وہ بھی تو جانتی ہے۔۔پھر وہ مجھ سے شادی کیوں کرے گی "کامران نے جب یہ کہا تو ماہنور کا دل کانچ کے ٹکڑوں کی مانند بکھر گیا تھا کیونکہ صرف کامران ہی تھا جو اس کی ہمت بناتا تھا کہ شاہنزیب واپس آکر اس کا ہاتھ تھام لے گا۔۔آج جب وہی کہہ رہا تھا۔۔۔کے شاہنزیب طلاق دے گا واپس آتے ہی۔۔۔۔تو ماہ نور کے ننھے سے دل کی بچی کچی سی امید بھی ٹوٹ گئی تھی۔۔۔

تم راضی ہو؟؟؟؟۔۔۔اپنی بتاؤ۔۔۔میں اس شاخ کو ہی کاٹ ڈالوں گی " جس پر آکر الو بیٹھے گا۔۔ سمجھے "آپا نے اس سے ابرو اچکاتے ہوئے پوچھا تھا

۔۔۔

ہاں۔۔۔اگر میری مانو بلی کا گھر بستہ ہے تو میں راضی ہوں۔۔میری مانو کے " لئے میں جان دے سکتا ہوں۔۔پھر شادی تو بہت معمولی سی چیز ہے۔۔اگر

اس کی خوشی اسی میں چھپی ہوئی ہے تو میں سعدیہ سے شادی کرنے کے لئے بالکل تیار ہوں "کامران بالکل تیار ہو گیا تھا سعدیہ سے شادی کے لیے۔۔۔ ماہ نور روتے ہوئے وہاں سے بھاگتی ہوئے اندر آ گئی واپس۔۔۔وہ واش روم میں جا کر تھوڑی دیر تک روتی رہی۔۔اس کا چہرہ سرخ لال ہو گیا تھا رو رو کر ۔۔

مانو تم یہاں؟؟؟؟تم کب آئیں؟؟؟"ماہ نور واپس گھر جانے لگی گارڈن" سے گزرتے ہوئے تو وہ تینوں اسے دیکھ کر چونکے۔۔۔کامران نے اسے دیکھ کر سوال بھی کیا۔۔۔پر اس نے کوئی جواب نہ دیا اور کار خود ڈرائیوف کر کے واپس گھر آ گئی۔۔گھر آ کر اس نے خود کو اپنے کمرے میں بند کر لیا۔۔

کیا کروں؟؟؟۔۔کچھ سمجھ نہیں آتا"ماہ نور زور زور سے رو رہی تھی" ۔۔۔ستارہ نے اس کے رونے کی آواز سنی تو دوڑی چلی آئی۔۔۔اس کے

بہت اصرار پر ماہ نور نے اس کے لئے دروازہ کھول دیا۔۔۔"مجھے سمجھ نہیں آتا میں کیا کروں پتہ ہے میں نے سب جگہ آنا جانا چھوڑ دیا کیونکہ لوگ مجھے دیکھ کر مجھ پر تبصرے کرنا شروع کر دیتے تھے ہنستی تھیں عورتیں مجھے دیکھ۔ ۔لیکن اب جب میرے اپنے ہی یہ باتیں کر رہے ہیں تو بتاؤ میں کہاں جاؤں ؟؟؟" وہ یہ کہہ کر روتے ہوئے ستارہ کے گلے لگی تھی۔۔ماہ نور کو اپنی بڑی پھوپھو سے کی ہوئی بحث آج بہت یاد آ رہی تھی اور اسے یاد کر کے وہ اور زیادہ تڑپ کر رونے لگی تھی۔۔

میں کہہ رہی ہوں امی۔۔۔ابھی ایک سال ہی ہوا ہے نکاح کو۔۔ہم خلاں") لے لیتے ہیں ماہ نور کی طرف سے اور پھر سب جانتے ہیں کہ صرف نکاح ہوا ہے رخصتی نہیں" بڑی پھوپھو نے دادو کو اپنی رائے دی تھی اس جذباتی نکاح کے متعلق ماہ نور چائے رکھنے آئی تو اس نے بڑی پھوپھو کی بات سن لی۔۔

بڑی پھوپھو انسان کو ہمیشہ اچھا بولنا چاہیے میں بھی آپ کی بیٹی جیسی ہوں""" ماہ نور نے ان کے منہ پر ہی جواب دے ڈالا تھا

ارے لڑکی تم تو بڑی بد تمیز ہو۔۔۔ تمہیں بیٹی سمجھتی ہوں تبھی تو بول رہی" ہوں۔۔" وہ ماہ نور کو دیکھ غصے سے بولیں۔۔ پھر دادو سے مخاطب ہو کر "امی آپ بولیں کیا غلط کہا میں نے ؟؟؟۔۔۔ارے وہ لندن جیسے ملک گیا ہے۔۔ وہاں اتنی حسین حسین لڑکیاں وہ بھی آدھے کپڑے پہنے ہوئے دیکھے گا تو تمہیں لگتا ہے تم اس کی نگاہوں کو بھاؤ گی ؟؟؟۔۔۔اوپر سے اگر ہم عمر ہوتیں تو ہم سوچ بھی سکتے تھے۔۔پر تم تو اس سے پورے دو سال بڑی ہو۔۔ میرا تجربہ ہے آج نہیں تو کل وہ تمہیں چھوڑ دے گا پھر روگی بیٹھ کر۔۔ چار سال بعد رونا دھونا مچاؤ گی۔۔اس سے اچھا ہے ابھی مچالو۔۔ لمحہ لمحہ مرنے سے اچھا ہے لڑکی ایک بار ہی مر جاؤ۔۔ ختم کرو یہ معاملہ۔۔۔ پھر لوگ بھی باتیں بنا رہے ہیں" بڑی پھوپھو کڑوا کہتی تھیں پر کتنا سچ۔۔آج

اسے احساس ہو رہا تھا یہ یاد کر کے)ہر دن ماہ نور کا اسی خوف میں گزرتا تھا کے جب وہ اسے طلاق دے دے گا۔۔ ایک دن آئے گا

وہ خواب خرگوش کے مزے لے رہا تھا کہ اچانک اسے کسی کے زور زور سے رونے کی آوازیں آنے لگیں بہت دیر سے اس کی سماعتوں سے رونے کی آواز ٹکرا رہیں تھیں پر نیند کے غلبے کی وجہ سے وہ اٹھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔۔آخر کار وہ نیند سے بیدار ہوا "یہ تو ماہنور کے رونے کی آواز ہے" شہزاد کو ہوش آیا تو اسے محسوس ہوا کہ یہ رونے کی آواز تو ماہ نور کی ہے وہ بھاگتا ہوا بستر چھوڑ کر کمرے سے نکلا تھا سیڑھیاں چڑھ کر جیسے ہی ماہنور کے کمرے کی جانب بڑھا اس کے قدم رک گئے یہ دیکھ کر کہ ماہنور شاہنزیب کے کمرے کے دروازے سے لگ کر رو رہی ہے شہزاد سمجھ گیا تھا کہ وہ خواب سے ڈر کر اٹھی ہے اور اب وہ سکون نہ پائے گی جب تک شاہنزیب کے کمرے میں جا کر

اس کی چیزوں کو نہ دیکھ لے اور اس کی اچھی صحت کے لیے صلوۃ الحاجات نہ پڑھ لے۔۔۔ شہزاد کا دل اپنی بہن کو یوں روتا ہوا دیکھ بری طرح سے تڑپ اٹھا تھا۔۔۔ اسے اچھی طرح علم تھا کے وہ اس وقت ماہنور کو قابو نہیں کر سکتا۔۔۔ وہ بے قرار رہے گی جب تک اسے شاہنزیب کے کمرے میں نہ جانے دیا جائے۔۔۔ پر وہ اپنی ماں سے بھی تو نہیں لڑ سکتا ہے۔۔۔ جنہوں نے ماہ نور سے صرف چوپ میں آکر شاہنزیب کمرہ کو لاک کر دیا تھا۔۔۔ شمس بیگم آج سعدیہ کی ماں سے ملی تھیں انہوں نے بتایا کہ کامران کا رشتہ آیا ہوا ہے سعدیہ کے لیے۔۔۔ انہوں نے یہ کہہ کر ٹال دیا سعدیہ اپنی پڑھائی مکمل کر لے پھر وہ اس بات کا جواب دیں گی۔۔۔ شمسہ بیگم نے انہیں یقین دہانی کرائی کہ شاہنزیب ماہنور کو چھوڑ دے گا اور سعدیہ سے ہی نکاح کرے گا واپس آکر۔۔۔ یہ بات ماہنور نے سن لی اور دونوں کے درمیان بحث ہو گی۔۔۔ ماہ نور بس یہی بول رہی تھی کہ وہ شاہنزیب کے آنے سے پہلے کیوں وعدہ کر رہی ہیں اپنی بہن سے۔۔۔ پہلے اسے آتو جانے دیں۔۔۔ جس

کروادیا تین چار کی وجہ سے غصے میں آکر انہوں نے شاہنزیب کا کمرا لاک دنوں سے۔۔شہزاد بہت بے بس محسوس کر رہا تھا خود کو۔۔۔وہ ماہ نور کو یوں ہی تڑپتا ہوا شاہنزیب کے کمرے کے باہر چھوڑ چلا گیا۔۔۔۔

وہ بالکل تیار کھڑا تھا فون بجا تو ریسو کیا"ہیلو سالے صاحب۔۔۔بھول گئے کیا ہمھیں"آواز سے ہی پتہ چل گیا تھا کہ یہ فرحان کا فون ہے

۔۔۔۔شاہنزیب کو اس نے سعدیہ کو گولی مارنے کے واقعے کے بعد آج فون کیا تھا۔۔۔"تم بھولنے کی چیز نہیں ہو فی الحال کیا میں جان سکتا ہوں اتنے سال بعد تمہیں میری یاد کیوں آئی ہے؟؟۔۔شاہنزیب کو یونیورسٹی جانا تھا اسے دیر ہو رہی تھی اس نے فالتو باتوں سے گریز کیا تھا۔۔۔"بتانا تھا کہ

کل جیل سے آزاد ہو رہا ہوں"اس نے کہا تو شاہنزیب الجھ گیا"کیا جیل سے؟؟؟"

اب اتنے بھولے مت بنو میں جانتا ہوں تم نے چوری کے جھوٹے " مقدمے میں مجھے پھنسا کر جیل میں ڈلوایا ہے"اس نے کہا۔۔۔

کیا بکواس کر رہے ہو؟؟؟۔۔میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔مجھ پر جھوٹے " الزام مت لگاؤ۔۔۔"شاہنزیب اس کی بات پر غصے سے بولنے لگا تھا۔۔۔

مجھے نہیں پتہ تھا کہ تو جھوٹ بھی بولتا ہے"وہ حیرت سے کہنے " لگا۔۔"اور ہاں یار ایک ضروری بات تو بھول ہی گیا۔۔۔مبارک ہو سالے صاحب دو سال بڑی عمر کی لڑکی سے شادی۔۔۔بہت خوشی ہوئی یہ خبر سن کر دل کو۔۔۔بڑے بول بچن تھے جناب کے۔۔۔اب خود پر پڑی

ہے۔۔اب آئے گا مزہ۔۔۔ کیسی ہیں ہماری بھابھی؟؟؟۔۔۔تو سوچ بھی نہیں سکتا کتنا سکون ملا ہے دل کو یہ خبر سن کر۔۔۔۔اب کر کے دیکھا تو دو سال بڑی عمر کی لڑکی سے عشق۔۔ پھر مانوں گا تجھے۔۔۔ بڑا بولتا تھا تو۔۔۔ کہ محبت عمر نہیں دیکھتی'' وہ بول ہی رہا تھا۔۔۔

منہ بند کرا اپنا اگر میں تجھے جیل میں ڈلواتا تو ضرورت نہیں تھی مجھے تجھ '' سے ڈرنے کی۔۔۔۔اب فون بند کر۔۔۔ تیری بکواس کے لیے حکومت نے جیلوں میں فون نہیں لگوائے'' شاہنزیب فون کاٹنے لگا تھا۔۔

ارے ارے۔۔رک۔۔۔۔ایک خوشخبری تو سن لے۔۔۔میں اب '' تیری زندگی میں انٹرفیئر نہیں کروں گا کیونکہ اب اس کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔۔۔۔ تیری زندگی تو تیری قسمت ھی تباہ کر چکی ہے۔۔۔۔

بچے کی بیوی دو سال بڑی ہے۔۔۔اووووو۔۔آلے ےےےےے"

یہ کہہ کر فرحان نے زوردار قہقہہ لگایا تھا۔۔۔

ہیلو السلام علیکم"شاہنزیب نے اپنے ذہن پر زور ڈالا تھا۔۔۔کے آخر "

کون ہو سکتا ہے فرحان کو جیل میں ڈلوانے والا۔۔۔اسے کامران یاد آیا تھا

۔۔۔اس نے کامران کو کال ملائی

وعلیکم اسلام کیسے ہو؟؟؟"کامران نے حال دریافت کیا تھا۔۔ "

ٹھیک ہوں۔۔۔تم سے کچھ پوچھنا تھا"اس نے تیز لہجے میں کہا۔۔۔ "

"ہاں پوچھو "

تم نے فرحان کو جیل کروائی تھی؟؟؟"اس نے تجسس سے پوچھا تھا۔۔۔ "

ہاں۔۔۔پر تمہیں کیسے پتا؟؟؟۔۔"اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے حیرت سے پوچھا۔۔۔

"اس کا فون آیا تھا تھا "

اواچھا"کامران نے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔"تم فکر مت کرو سعدیہ ٹھیک ہے"کامران کو محسوس ہوا کے شاہنزیب کچھ پوچھنا چاہ رہا ہے ہے مگر بول نہیں پا رہا۔۔۔

ہاں مجھے بہت فکر تھی اس کی۔۔۔اس کے بارے میں کسی اور گھر والے " سے پوچھنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔تم سمجھ رہے ہو نہ میں ایسا کیوں

بول رہا ہوں" وہ مفاہیمانہ انداز میں کہنے لگا۔۔۔"سعدیہ کو فرحان سے خطرہ ہے۔۔۔میں مانتا ہوں کہ وہ کہہ رہا ہے کہ سعدیہ کو اب تکلیف نہیں دے گا پر مجھے اس پر ذرا سہ بھی یقین نہیں۔۔۔اس لیے اس کا خیال رکھنا کامران"اس نے التجائی لہجے میں میں کامران سے کہا۔۔

کامران کو بہت احساس ہوا کہ وہ تین سال بعد بھی صرف سعدیہ کے لئے فکر مند ہے اس نے جھوٹے منہ بھی ماہ نور کے بارے میں نہیں پوچھا

وہ گھر میں داخل ہوئی تو حیران رہ گئی۔۔۔پولیس والے اس کے باپ کا گریبان پکڑے انہیں کھینچ رہے تھے۔۔۔"چھوڑیں میرے ڈیڈ کو"ثانیہ روتے ہوئے اپنے باپ کا ہاتھ پکڑ کر بولی تھی۔۔۔پولیس والوں نے ایک نہ سنی اور اس کے والد کو اس کی آنکھوں کے سامنے ہی گاڑی میں بٹھا کر لے گئے۔۔"امی۔۔۔امی کیا ہو گیا؟؟؟"ثانیہ کی ماں روتے روتے زمین پر گر

گئی تھی۔۔۔ثانیہ نے انہیں بامشکل سنبھالا تھااور روتے ہوئے استفسار کمپنی کے مالک نے اس کے R.1 کرنے لگی۔۔۔اس کی ماں نے بتایا کہ باپ پر دھوکہ دہی کا مقدمہ کر دیا ہے۔۔۔۔

پر اس کمپنی کا مالک تو امریکہ میں ہے۔۔۔۔پھر وہ پاکستان میں کیوں " مقدمہ کر رہا ہے ڈیڈ پر؟؟؟۔۔۔آخر ہے کون یہ؟؟؟۔۔۔۔جو ہمارے بری طرح پیچھے پڑ گیا ہے سب تو چھین لیا اس نے ہمارا۔۔۔اب کیا جان لینا چاہتا ہے ہماری؟؟؟"ثانیہ روتے روتے بول رہی تھی۔۔۔۔ تین چار دن گزر چکے تھے۔۔۔وہ اور اس کی ماں تھک چکے تھے پولیس تھانے کے چکر کاٹ کاٹ کر۔۔۔ جس پولیس تھانے میں وہ جاتیں پتہ چلتا کہ اس کے والد کو یہاں نہیں لایا گیا۔۔۔۔

ثانیہ کو راحیل کا خیال آیا تھا وہ جانتی تھی کہ راحیل کی والدہ کا انتقال ہو چکا ہے اور وہ ان کی موت کا ذمہ دار ثانیہ کے والدین کو ٹھہراتا ہے لیکن اس مشکل وقت میں میں اسے راحیل کے سوا کوئی دوسرا سہارا نظر نہیں آیا تھا وہ راحیل کے گھر جا پہنچی۔۔۔

تم؟؟؟" دروازہ شہزاد نے کھولا تو ثانیہ کو دیکھ کر حیرت سے پوچھنے لگا"
۔۔۔ان دنوں راحیل بھی گھر آیا ہوا تھا ثانیہ ہر بڑائی ہوئی تھی۔۔۔
شہزاد نے اسے صوفے پر بیٹھا دیا۔۔"میں تمہارے لئے پانی لاتا ہوں"
شہزاد کہ کر پانی لینے جانے لگا تو ثانیہ نے پیچھے سے ہاتھ پکڑ کر روکا۔۔

نہیں مجھے راحیل سے بات کرنی ہے۔۔وہ گھر پر موجود ہے؟؟؟"ثانیہ کی " آواز روہانسہ تھی۔۔۔شہزاد نے اثبات میں سر ہلایا

لیکن ثانیہ وہ تم سے ملنا نہیں چاہے گا اور اس کی وجہ تم جانتی ہو" شہزاد"
نہایت نرم لہجے میں اسے سمجھانے لگا

آخر وہ مجھے کیوں معاف نہیں کرتا؟؟؟۔۔۔اتنی بار تو معافی مانگ چکی "
ہوں اس سے۔۔۔"اس نے روہانسہ آواز میں شہزاد کو دیکھ کہا تو شہزاد
خاموش ہو گیا۔۔۔

تم اوپر جا کر خود ہی بات کر لو اس سے"شہزاد یہ کہہ کر چلا گیا تھا۔۔۔ "

تم؟؟؟"ثانیہ نے کمرے کا دروازہ نوک کیا تو راحیل اسے دیکھ کر حیرت"
سے گویا ہوا۔۔۔۔

اندر آجاؤں؟؟؟"اس نے نظریں جھکائے اجازت طلب کی تھی اندر آنے "
کی

راحیل تو اس کے نام سے بھی نفرت کرنے لگا تھا۔۔جب وہ سامنے آئی تو منہ موڑ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔لہجے میں بلا کی بے رخی بھرے۔۔۔سوال کرنے لگا۔۔۔"کیا کام ہے؟؟؟"

اتنے ناراض ہو کہ اندر بھی نہیں بلاؤ گے؟؟"ثانیہ روہانسہ آواز میں اسے " دیکھ حسرت سے پوچھنے لگی۔۔۔

ناراض اور تم سے"وہ طنزیہ بولا۔۔۔"ناراضگی اپنوں سے کی جاتی ہے اور" تم کون ہو؟؟؟میں تو تمہیں نہیں جانتا میری نظر میں تم صرف اقبال کی شہزادی بیٹی ثانیہ ہو۔۔"اس کا لہجہ اس کی نفرت کا پتہ دے رہا تھا۔۔۔مانو دنیا

جہان کی سختی سمیٹ لی تھی اس نے اپنے لہجے میں۔۔۔۔ثانیہ کا ننھا سا دل اس کی بات سن کر پارے پارے ہوا تھا۔۔

ہمم۔۔۔۔ٹھیک کہا تم نے۔۔۔میں صرف اقبال کی بیٹی ہوں۔۔۔ "تمہاری دوست تھوڑی۔۔" وہ نہایت غمگیں لہجے میں گویا ہوئی تھی۔۔۔" کیا تم انسانیت کی خاطر میری مدد کر سکتے ہو مجھے اس وقت مدد کی سخت ضرورت ہے" وہ خودی کمرے میں ایک قدم رکھ کر اسے دیکھ استفسار کرنے لگی پُر امید نظروں کے ساتھ۔۔۔

کاش تمہارے ڈیڈ نے بھی تھوڑی انسانیت دیکھا دی ہوتی اس دن تو آج " میری ماں زندہ ہوتی" وہ ثانیہ کی طرف مڑ کر غصے سے کہنے لگا۔۔۔۔اس کی آنکھوں میں بھری نفرت ثانیہ کو دل میں چبتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

اب تو اتنے سال گزر چکے ہیں۔۔۔اب تو معاف کر دو راحیل میں کتنی بار " معافی مانگوں۔۔۔آخر کیوں معاف نہیں کرتے تم مجھے۔۔۔۔جو کچھ ہوا ان سب میں میرا کیا قصور تھا؟؟مجھے واقعی نہیں پتا تھا کہ چاچی میرا رشتہ لے کر آئیں ہیں اور نہ ہی مجھے یہ خبر تھی کہ ڈیڈا نہیں منع کر دیں گے۔۔۔۔تم اتنی سی بات کیوں نہیں سمجھتے؟؟"بس ثانیہ کا کہنا تھا کہ وہ غصے سے بھڑک اٹھا۔۔۔"اتنی سی بات؟؟"وہ خاصہ جتاتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔"میرے سر سے میری ماں کا سایہ اٹھ گیا اور تم اسے اتنی سی بات کہہ رہی ہو"راحیل کی آنکھیں سرخ انگاروں کی طرح لال ہو گئیں تھیں۔۔۔۔وہ ثانیہ کی طرف تیزی سے چلتا ہوا آیا اور اس کا بازو جھنجھوڑتے ہوئے کہنے لگا۔۔

تو تم ھی بتادو کہ میں کیا کروں؟؟؟۔۔۔مجھے اس گیلڈ سے نکالو " راحیل۔۔۔"وہ روتے ہوئے اسی کے سینے سے لگ گ ئ ی تھی ۔۔۔۔بس اس کا سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونا تھا۔۔۔کے راحیل

کا دل نرما گیا۔۔۔اس نے بازو پر پکڑ ڈھیلی چھوڑ دی۔۔۔خیال آیا دل میں۔۔
کے اسے ہٹائے۔۔۔پر وہ اس طرح رو رہی تھی کے ہٹانے کی ہمت ہی نہ
ھو سکی۔۔۔وہ بس روئے جا رہی تھی۔۔۔اب تو اس نے راحیل کی کمر پر ہاتھ
بھی رکھ لیا تھا۔۔۔وہ بت بنے کھڑا رہا۔۔۔اچانک اسے محسوس ہوا کہ ثانیہ
خاموش ہوئی ی ھے۔۔وہ سمجھ گیا کہ وہ بے ہوش ہو گئی ہے۔۔۔اس نے
فورا اس کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے گرنے سے پہلے ہی تھام لیا۔۔۔۔اسے
اپنی باہوں میں اٹھا کر اپنے بیڈ پر لیٹا دیا۔۔۔پہلے تو تھوڑی دیر تک اس کے
خوبصورت چہرے کو تکتا رہا۔۔"کاش تم اقبال کی بیٹی نہ
ہوتیں۔۔۔ تمھارا قصور صرف اقبال کی بیٹی ہونا ہے جیسے میرا چور کا بیٹا ہونا
تھا۔۔۔"راحیل نے نہایت دھیمے لہجے میں اسے دیکھ کر کہا۔۔۔

"ماہ نور پانی لانا" اس نے زور سے آواز لگائی تھی سیڑھیوں سے نیچے جھانکتے ہوئے۔۔۔۔ماہ نور نے سنا تو فوراً اثبات میں سر ہلا کر پانی لینے چلی گئی ۔۔وہ پانی لے کر اوپر آئی تو ثانیہ کو بے ہوش دیکھ حیران ہو گئی۔۔۔

"ثانیہ باجی کو کیا ہوا؟؟" وہ فکر مند ہو کر راحیل کو دیکھ کر پوچھنے لگی۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔۔بس بے ہوش ہو گئی روتے روتے" راحیل نے لاپرواہی سے جواب دیا۔۔۔۔

"آپ کتنا بدل گئے راحیل پاجی" ماہ نور کو بہت دکھ ہوا تھا جب راحیل نے اس قدر لاپرواہی سے ثانیہ کو دیکھ یہ جملہ ادا کیا۔۔۔

"وقت بدل دیتا ہے مانو" وہ سنجیدگی سے مامنور کو دیکھ کر کہنے لگا۔۔۔۔

وقت پر الزام مت ڈالیں راحیل پاجی۔۔۔آپ بدلنا چاھتے تھے تو بدل "
گ ئے ورنہ ثانیہ باجی تو نہیں بدلیں۔۔۔۔وہ اس دن بھی معافی مانگ رہی
تھیں جب چاچی کا انتقال ہوا تھا اور وہ آج بھی معافی مانگ رہی ہیں آپ
سے۔۔۔بس آپ ہی ہیں جو اتنی سی بات سمجھ نہیں پا رہے کہ یہ سب
قسمت میں لکھا تھا۔۔۔۔جو اقبال نے آپ کے ساتھ کیا وہی تو آپ ثانیہ باجی
کے ساتھ کر رہے ہیں۔۔۔آپ بھی تو ثانیہ باجی کو صرف اقبال کی بیٹی ہونے
کی سزا دے رہے ہیں۔۔جیسے وہ آپ کو چور کا بیٹا ہونے کی دے رہا تھا۔۔
سوری الفاظ ذرا سخت ادا کر دیئے۔۔مگر آپ کو سمجھانے کے لیے یہ ضروری
تھا" ماہنور راحیل کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سمجھانے والے انداز میں
کہہ کر پانی کا گلاس رکھ کر چلی جاتی ہے۔۔۔۔

راحیل خود اس کے چہرے پر پانی کا چھڑکاؤ کرتا ہے جس سے ثانیہ ہوش میں آ جاتی ہے۔۔۔ماہ نور کے الفاظ سخت تھے پر دل پر وار کر گ ئے تھے ڈائی رک۔۔۔۔۔

سوری۔۔۔"ثانیہ ہوش میں آتے ہی اٹھ کر بیٹھی اور راحیل سے معافی" مانگنے لگی اپنے نا کردہ گناہ کی۔۔۔وہ برابر میں ہی بیٹھا ہوا تھا

کس کام سے آئیں تھیں تم۔۔۔یہ بتاؤ؟؟؟۔"وہ ثانیہ کو ڈائرک موضوع " پر لاتے ہوئے بولا۔۔۔اس بار اس کا لہجہ کافی بدلہ بدلہ معلوم ہو رہا تھا۔۔۔

کمپنی R . L میرے ڈیڈ کو پولیس پکڑ کر لے گئی ہے پلیز مدد کر دو کسی " کے مالک نے میرے ڈیڈ پر دھوکہ دہی کا مقدمہ کر دیا ہے"ثانیہ اس بات کمپنی کا مالک تو خود راحیل ہے۔۔۔ R .L سے ناواقف تھی کہ

او۔۔۔تو اس لئے آئی ہو۔۔۔ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں میں کیا کر سکتا ہوں" وہ لاپرواہی سے کہتا ہوا کھڑا ہی ہوا تھا کہ ثانیہ نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔ "

پلیز راحیل۔۔۔پلیز میرے ڈیڈ کو بچالو۔۔۔بدلے میں تم جو کہو گے میں وہ کروں گی۔۔۔پلیز"ثانیہ کے یہ کہتے ہی راحیل کے چہرے پر ایک پراسرار مسکراہٹ لبوں پر دوڑ گئی۔۔۔ "

جو میں کہوں گا وہ کرو گی؟؟۔۔۔وہ آبرو اچکاتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔"اگر تم بعد میں پیچھیں ہٹیں۔۔۔تو میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا"وہ ورن کرتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ شرط کوئی خطرناک ہی رکھے گا وہ لیکن ثانیہ کے پاس اس کی مدد لینے کے سوا کوئی

چارہ نہ تھا۔۔۔"مجھے منظور ہے جو بھی تم کہو گے میں کروں گی بس میرے ڈیڈ کو اس قید سے آزاد کرواو" وہ التجائی لہجے میں گویا ہوئی تھی۔۔۔

"سوچ لو میں پھر ایک بار کہہ رہا ہوں اگر ایک بار میں نے اقبال کو آزاد کروا دیا تو میں تمہیں پیچھے نہیں ہٹے دوں گا تمہارے اس قول سے" وہ ڈر گئی تھی اس کا دھمکی آمیز لہجہ دیکھ۔۔۔۔لیکن دوسرے ہی لمحے وہ فورا تیار ہو گی اپنے ڈیڈ کی خاطر۔۔۔۔۔"مجھے منظور ہے" ثانیہ نے روہانسہ آواز میں کہہ کر سر اثبات میں ہلا دیا۔۔۔وہ یہ سنتے ہی مسکراتا ہوا اس کے برابر میں بیٹھ گیا۔۔۔اس کی مسکراہٹ کافی مفاہمانہ تھی۔۔۔۔۔

"ٹھیک ہے تو پھر تیار ہو جاؤ" وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھ کہنے لگا۔۔۔۔۔۔

کس چیز کے لیے؟؟؟" وہ الجھ کر پوچھنے لگی۔۔ "

نکاح کے لیے۔۔۔۔یہاں تم مجھ سے نکاح کرو گی وہاں تمہارے باپ کو " پولیس چھوڑ دے گ ئی ی۔۔۔اور وہ گھر پہنچ جائے گا لیکن پھر تمہیں کبھی اجازت نہیں ہو گی دوبارا اس سے ملنے کی۔۔۔۔۔ سمجھ لو میری بیوی بنتے ہی تمہارا اس سے تعلق ختم ہو جائے گا" راحیل نے ثانیہ کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔۔۔وہ حیرت سے راحیل کا چہرہ تکنے لگی۔۔

یہ کیا بول رہے ہو تم؟؟؟۔۔۔۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ میں اپنے والدین " سے نہ ملوں۔۔۔ تمہاری بات سن کر مجھے شدت سے احساس ہو رہا ہے کہ میں نے غلطی کی تم سے مدد مانگ کر۔۔۔۔تم وہ راحیل نہیں ہو جسے میں جانتی تھی۔۔۔" کہتے ہوئے وہ غصے سے دانت پیستے ہوئے کھڑی ہوئی تھی۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔جیسی تمہاری مرضی۔۔"وہ لاپرواہی سے بولا"پر میں " تمہاری معلومات میں اضافہ کردوں کہ جس مقدمہ میں تمہارا باپ اندر ہے اس مقدمے سے رہائی تبھی ممکن ہے جب مجھ جیسا کوئی پاور فل بزنس مین اس کے حق میں گواہی دیے۔۔۔آگے تمہاری مرضی۔۔۔"راحیل کھڑا ہوتے ہوئے اس کی آنکھوں میں جھانک کر مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔ آج پہلی بار راحیل کی مسکراہٹ اس کا دل جلا رہی تھی۔۔۔۔

تم واحد پاور فل بزنس مین نہیں ہو پوری دنیا میں۔۔۔سمجھے۔۔۔۔۔میں " کسی اور سے مدد لے لوں گی۔۔۔شکریہ تمہاری اس آفر کا"وہ طنزیہ لہجے میں اسے دیکھ کر کہنے لگی۔۔۔۔اس کی آنکھیں نہایت نفرت سے بھرپور تھیں ۔۔۔جو راحیل کے دل کو نہ جانے کیوں گہرا صدمہ دے گئی تھیں۔۔۔۔وہ تو کہہ کر چلی گئی لیکن راحیل انجانی کشمکش میں مبتلا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

چاچی جان اپنا سارا زیور ٹی وی لان میں سجائے بیٹھی تھیں۔۔۔کچھ وہ صباء کے لئے رکھ رہی تھی اور کچھ سعدیہ کے لیے۔۔۔ماہ نور اپنا کام ختم کر کے اوپر جانے لگی تھی کہ ان کی آواز دینے پر رکی۔۔۔۔"بتاماہنو۔۔۔کونسا سیٹ صباء پر سوٹ کرے گا؟؟؟" وہ ماہنور سے بڑے پیار سے پوچھ رہی تھیں۔۔۔۔ماہ نور سیڑھیوں کے پاس کھڑی تھی اسے اتنی دور سے کچھ صحیح سمجھ نہیں آرہا تھا اس لیے وہ ان کے برابر میں ہی آکر بیٹھ گئی۔۔۔۔ان کی بات چیت کافی دنوں سے بند تھی۔۔کیونکے چاچی جان نے ابھی تک شاہنزیب کا کمرہ نہیں کھولا تھا اور وہ ان کی شکایت چاچا جان اور شہزاد سے کہنے میں بھی ھچکچا رہی تھی پر جب آج انہوں نے خود پہل کی تو ماہنور ان کی آواز پر فوراً آگ ئی ی۔۔۔

یہ اچھا ہے۔۔۔بلکہ بہت خوبصورت ہے یہ سوٹ کرے گا صباء بھابھی " پر" ماہنور نے ایک سیٹ کا باکس ہاتھ میں اٹھا کر کہا تھا۔۔۔

میں سوچ رہی ہوں کہ صباء کے لیے اور سعدیہ کے لئے سونے کے " سارے سیٹ ایک جیسے بناؤں۔۔۔بعد میں کہیں اس بات پر میری دونوں بہوئیں لڑائی نہ کریں کہ امی نے مجھے پرایا سمجھا اور دوسری کو سگا ۔۔۔۔ہئی میرے دو دھی تو بیٹے ہیں۔۔۔میں تو ان کی بیویوں کو بیٹی بنا کر رکھوں گی۔۔۔یہ والا دیکھو مانو۔۔۔۔یہ سعدیہ پر کیسا لگے گا" انہوں نے نے پیار ہی پیار میں ماہنور کے مرچیں لگا دی تھیں۔۔وہ برداشت کرتے کرتے تھک چکی تھی مگر چاچی کے ظلم کی کوئی انتہائی نہ تھی کہ وہ اسی سے پوچھ رہی تھیں کہ اس کے دولھے کی بچپن کی منگیتر کے لیے کونسا سیٹ اچھا رہے گا۔۔۔۔

چاچی جان یہ والا بالکل بھی اچھا نہیں ہے سعدیہ کے لئے۔۔۔یہ والا " دیکھیں۔۔۔۔یہ زیادہ اچھا لگے گا۔۔۔پھر ویسے بھی میں اور صباء بھابھی سعدیہ سے کیوں جلنے لگے وہ تو ہماری نند ہے" ماہ نور نے بھی اینٹ کا جواب پتھر سے دیا تھا سعدیہ کو نند بنا کر شاہنزیب کی بہن ہی بناڈالا تھا۔۔۔۔وہ طنزیہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے کھ رھی تھی۔۔۔۔۔

" وہ کوئی تمہاری نند وند نہیں ہے اور خوابوں کی دنیا سے نکل آؤ مانو اور یہ جو رومیسا تمھیں سبق پڑھا پڑھا کر جاتی ہے اس سے بھی کہو کہ باز آجائے میرا بیٹا سعدیہ کو پسند کرتا تھا وہ جذباتی ہو گیا تھا۔۔۔تمہاری برات نہ آتی دیکھ ۔۔اس لیے تم سے نکاح کر لیا اور تم اتنی بے وقوف نہیں ہو جو یہ نہ جانتی ہو کہ سوچے سمجھے فیصلے اور جذباتی فیصلے میں بہت فرق ہوتا ہے۔۔۔۔وہ واپس آتے ہی تمھیں چھوڑ دے گا پھر پچھتاؤ گی۔۔۔اس سے اچھا ہے اپنی بڑی پھوپھو کی بات مان لو بہت خوبصورت ہو تم۔۔۔کیوں گھر میں بیٹھ کر

شاہنزیب کے انتظار میں اپنی خوبصورتی کو داغ لگا رہی ہو۔۔۔۔میری مانو میں ماں جیسی ہوں تمہاری۔۔۔۔تمہارا برا نہیں چاہوں گی کبھی۔۔۔خلاء لے لو اس سے ابھی۔۔۔شاہ کے آنے میں پورا ایک سال ہے۔۔۔"شمسہ بیگم اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر بڑے پیار و جذباتی انداز میں اسے سمجھانے لگیں۔۔ماہ نور کو ان کے خلوص پر جو وہ اس لمحہ دیکھا رہی تھیں ذرہ برابر بھی یقین نہ تھا۔۔

جہاں اتنے سال انتظار کر چکی ہوں وہاں ایک اور صحیح"ماہنور بھرم سے" کہتے ہوئے وہاں سے اٹھ کر چل دی۔۔۔چاچی جان کے سامنے تو بھرم سے کھ آئی تھی۔۔۔پر اپنے کمرے میں آتے ہی زمین پر بیٹھ کر رونے لگی وہ سب سے سن۔۔۔سن کر یہ بات بالکل ناامید ہو چکی تھی۔۔بہت غصہ آرہا تھا اسے شاہنزیب پر۔۔۔کے آخر اس نے شادی کی ہی کیوں؟؟؟۔۔۔۔۔اس سے تو بہتر تھا کہ نہ کرتا۔۔۔آج کم از کم پورے زمانے میں مذاق کا

نشانہ تو نہ بنی ہوتی۔۔۔۔ سیل سامنے دیکھ ہر بار کی طرح دل چاہا کہ فون کر کے اپنے دل کی ساری بھڑاس اتار دے۔۔۔ایسی کھری کھری سنائے کہ دل خوش ہو جائے شاہنزیب کا۔۔۔چودہ طبق روشن کر دے اس کے ۔۔۔پھر یہ خیال ہاتھ روک دیتا ہے۔۔۔کے وہ بھی تو فون کر سکتا ہے پر تین سال سے نہیں کر رہا۔۔۔نہ ہی اس کے متعلق کسی سے پوچھتا ہے۔۔۔۔تو کہ میں پھر وہ کس حق سے اسے فون کرے۔۔۔۔"اسے کہیں ایسا نہ لگے اس کے گلے پڑھ رہی ہوں کہ مجھے اپنا لے" ماہ نور موبائل ہاتھ میں اٹھا کر خود ہی سے ہم کلام ہوئی اور ہر بار کی طرح موبائل واپس بیڈ پر پٹک دیا۔۔۔۔

******_____*********

ثانیہ مدد لینے شہزاد کے آفس آئی تھی۔۔۔شہزاد پہلے ہی واقف تھا کے ثانیہ آنے والی ہے۔۔۔۔اس کی راحیل سے بات ہو چکی تھی۔۔۔"سوری ثانیہ پر

میں تمہاری اس معاملے میں کوئی مدد نہیں کر سکتا۔۔۔تم ایک بار راحیل سے پھر بات کر کے دیکھو مجھے یقین ہے وہ تمھاری اس معاملے میں مدد کر سکتا ہے ۔۔۔"ثانیہ پاکستان میں ن ئی ی تھی۔۔وہ کسی کو نہیں جانتی تھی سوائے اپنے ننھیال والوں کے۔۔۔اس لیے وہ اپنے ماموں اور ان کے بیٹوں سے مدد مانگ رہی تھی لیکن راحیل کی طرح شہزاد نے بھی مدد کرنے سے صاف انکار کیا ساتھ ساتھ اسے راحیل کی مدد لینے کا مشورہ دیا جسے سن کر وہ اداس ہو کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔اس کے جاتے ہی شہزاد نے کامران کو فون کیا تھا یہ انفارم کرنے کے لئے کے ثانیہ اب مدد مانگنے اس کے پاس آئے گی۔۔۔۔

"یاد رکھنا کامران اسے اتنا ناامید کرنا کہ اسے سوائے راحیل کے اور کوئی مددگار اپنا نظر نہ آئے"کامران شہزاد کی بات سن مسکراتے ہوئے کہنے لگا "تم فکر مت کرو میں اسے اتنا ناامید کروں گا کہ اسے سوائے راحیل کی بات ماننے کے کوئی اور راستہ نظر ہی نہیں آئے گا۔۔۔۔اقبال کو تو بدلہ چکانا ہی

پڑے گا۔۔۔بہت غرور تھاناں سالے کو۔۔۔اب نیکلے گ ئی ی سالے کمینے کی اکڑ۔۔۔۔جب اس کی شہزاری جیسی بیٹی خود التجاء کرے گی راحیل کے سامنے کے میری مدد کردو۔۔۔۔"کامران اور شہزاد کے دل میں بھی راحیل کی طرح اقبال سے بدلہ لینے کی آنکھ سلگھ رہی تھی۔۔۔تینوں نے مل کر ہی اقبال کو آج پائی ی پائی ی کا محتاج بنایا تھا۔۔۔۔

*****_____********

راحیل گارڈن میں ٹیل لگا رھا تھا کے سامنے سے ثانیہ آتی نظر آئی ی۔۔۔وہ گہری مسکراہٹ لبوں پر سجائے اسے اپنی جانب آتا دیکھنے لگا۔۔۔۔"میں تیار ہوں۔۔۔تم سے نکاح کے لیے"ثانیہ نے روہانسہ آواز میں کھا۔۔۔

پوری شرط کے ساتھ؟؟"وہ آئبرو اچکا کر پوچھنے لگا۔۔۔"

ھممم"اس نے اثبات میں سر ہلادیا۔۔۔اس کا خوبصورت چہرہ نہایت" مرجھایاہوا معلوم ہورہا تھا۔۔۔راحیل نے اپنے پلین کے مطابق اسے مجبور کرہی دیا تھا۔۔۔شرط قبول کرنے کے لیے۔۔۔وہ بہت مجبور ہو کر صرف اپنے والد کی خاطر راحیل کی شرط ماننے کے لئے تیار ہو گئی تھی۔۔۔ راحیل نے اس کا مرجھایاہوا چہرہ دیکھ ایک لمبی سانس لی۔۔

تم تو ایسے چہرہ بنا رہی ہو جیسے مجبور کر رہا ہوں تمھیں۔۔۔تم اپنی مرضی " سے آئی ہو کسی نے مجبور نہیں کیا تمہیں۔۔۔۔سو پلیز منہ ٹھیک کرو اور اندر میرے ساتھ چلو"راحیل اس کی غم سے نڈھال حالت دیکھنے کے باوجود نہایت ہی لاپرواہی سے اسے دیکھ گویا ہوا۔۔۔۔

اندر کیوں؟؟"وہ فورا پوچھنے لگی "

سب سے یہ کہنے کے ہم دونوں نکاح کرنا چاہتے ہیں اور یہ ہم دونوں کی "
خواہش ہے۔۔۔کے ہمارا جلد سے جلد نکاح کروایا جائے" راحیل یہ کہہ کر
ایک قدم آگے چلا ہی تھا۔۔"تم واقعی نکاح کروگے مجھ سے؟؟؟" ثانیہ
واقف تھی کے راحیل ماہ نور سے محبت کرتا ہے۔۔۔اس سبب سے پوچھے
بغیر نہ رہ سکی۔۔۔ساتھ ساتھ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ وہی راحیل ہے
جو پہلے کبھی بہت نرم دل اور نیک شخص ہوا کرتا تھا۔۔۔

جی بلکل۔۔۔کوئی شک۔۔۔میرا بس چلے تو میں آج ہی کرلوں۔۔۔" "
اس کے لبوں پر نہایت پر سرار مسکراہٹ بکھر آئی تھی۔۔۔

مجھے یقین نہیں آتا کہ تم میرے دوست راحیل ہو" وہ بے یقینی سی کیفیت "
میں اسے دیکھتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔اسے ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ

راحیل اس کی مجبوری کا اس طرح فائدہ اٹھا رہا ہے۔۔۔"تو مت کرؤ" وہ مسکراتے ہوئے کہتا ہوا آگے بڑھ گیا۔۔۔۔

راحیل ثانیہ کا نکاح جمعہ کے دن سب گھر والے کی موجودگی میں منعقد ہوا۔۔ راحیل نے اپنے وعدے کے مطابق ثانیہ کے والد کو رہا کروا دیا۔۔۔ لیکن وہ انہیں ملنے تک نہیں جا سکتی تھی۔۔

ھر لڑکی کے بڑے ارمان ھوتے ھیں شادی کی پھلی رات کے۔۔۔پر اس کی آنکھوں میں سوائے غم و غصے کے کچھ نہ تھا۔۔۔وہ مارے غصے کے راحیل کے کمرے میں دولھن بن کر آتے ھی اپنا بال پینوں سے سیٹ ھوا دوپٹا بیڈ پر غصے سے پھینک دیتی ھے۔۔۔خود کو بھت بے بس محسوس کر رھی تھی وہ ۔۔۔راحیل کمرے میں آتا ھے تو اسے روتا ھوا دیکھ اپنی شیر وانی اتار کر بیڈ پر

رکھ دیتا ھے۔۔۔"کب تک ماتم کا ارادہ ھے؟؟؟" وہ ثانیہ کو روتا دیکھ جھنجھلا کر پوچھنے لگا۔۔۔۔

"پلیز راحیل مجھے میرے ڈیڈ سے ملوا دو۔۔۔۔۔ صرف ایک بار۔۔۔ میں پھر کبھی تم سے نہیں کھوں گی۔۔ پلیز" وہ راحیل کے پاس تیزی سے چلتی ھوی آئی۔۔۔اور منتی انداز میں گویا ھوئی۔۔۔۔

"یار۔۔۔اس منحوس کا ذکر آج رات کرنا ضروری ہے کیا؟؟؟" راحیل نے ثانیہ کی آنکھوں سے بہتے ہوے آنسوں اپنے ہاتھ سے صاف کرتے ہوے منہ بسور کہا۔۔۔ثانیہ اپنے والد کے لیے توھین آمیز لفظ سن غصے سے تلملا اٹھی۔۔۔۔

(منحوس)کالفظ سن ثانیہ خاموش نہ رھ سکی۔۔۔راحیل کاہاتھ بڑی بے رخی سے اپنے چہرے سے ھٹاکر غصے سے بولی:"تم بڑوں کی عزت کرنا بھول گے ہو کیا؟؟؟۔۔۔۔میں مانتی ہوں ان سے غلطی ہوئی پر۔۔۔۔"ثانیہ کا جملاابھی مکمل بھی نہ ہواتھاکے راحیل تیزی سے بولا"بڑے؟؟؟۔۔۔کون سے بڑے؟؟؟؟۔۔۔۔ہمارے معاشرے میں بڑاصرف پیسے والاہوتاہے ۔۔۔اور پیسہ آج میرے پاس ہے۔۔۔ تمھارے باپ کے پاس نہیں۔۔۔فلحال میں اپنامونڈ خراب نہیں کرناچاھتاخاص طورپر آج کی رات۔۔ ھمم۔۔۔"راحیل اپنی آنکھوں میں رومانس لیے ثانیہ کے قریب آکراس کے خوبصورت گلاب کی پنکھڑی جیسے ہونٹوں پر اپنی انگلی پھیرتے ہوے گویاہوا۔۔۔۔

راحیل کی رومانس بھری نظریں ثانیہ کوخوفزدہ کررہی تھیں۔۔وہ اس کاہاتھ بے رخی سے جھٹکتے ہوے:"شرط صرف نکاح کی تھی۔۔۔۔اور میرے

والدین سے نہ ملنے کی۔۔۔۔۔میاں بیوی کا رشتہ نیبھانے والی کوئی بات نہیں ہوئی تھی ہمارے درمیان۔۔۔۔تم بھی جانتے ہو۔۔۔تم نے میری مجبوری کا فائدہ اٹھایا ہے۔۔اس لیے پلیز خامخواہ کا ناٹک مت کرو میرا شوہر بننے کا۔۔۔"وہ ایک قدم اس سے دور ہٹ غصے سے بولی۔۔۔۔

تم بچی ہو؟؟؟۔۔۔جو تمھیں بتانا پڑتا کے نکاح کے بعد کیا ہو گا۔۔۔پاگلوں" والی باتیں بند کرؤ۔۔بیوی ہو تم میری۔۔۔میرا قانونا اور شرعا پورا حق ہے تم پر۔۔۔۔اور یہ حق مجھ سے تم بھی نہیں چھین سکتیں۔۔۔"کہتے ہی اس نے ثانیہ کو اپنی باھوں میں جکڑ لیا تھا۔۔۔۔۔وہ اس کے نزدیک آنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ثانیہ کو ذرا سہ بھی یقین نہیں آرہا تھا کے راحیل اس کے ساتھ زبردستی کر رہا ہے۔۔۔

تم زبردستی کر رہے ہو میرے ساتھ" وہ رونے لگی۔۔۔اس کی آنکھوں"
سے موٹے موٹے موتی بھنا شروع ہو گے تھے۔۔۔وہ تو ویسے بھی بہت
پیاری و نازک سی گڑیا تھی روتے ہوے تو اس کی سرمائی آنکھیں قیامت ڈاھ
رہی تھیں۔۔۔راحیل چاھ کر بھی اسے مزید تنگ نہ کر سکا۔۔۔۔وہ پھر سے
خودی سینے سے لگ گی تھی۔۔۔

ایک تو سمجھ نہیں آتا یہ میرے ہی سینے سے لگ کر کیوں رونے لگتی ہے"
"راحیل دل ہی دل کڑا تھا اس کی معصومیت دیکھ۔۔۔۔۔وہ اتنی زور زور
سے رونے لگی کے راحیل کو خوف لاحق ہو گیا کے باہر موجود گھر والے اس
کے رونے کی آواز نہ سن لیں۔۔۔۔۔

اچھا بابا۔۔۔چپ ہو میں تو صرف تنگ کر رہا تھا تمھیں۔۔۔۔جب تک"
تمھاری مرضی شامل نہیں ہو گی ہاتھ بھی نہیں لگواؤ گا تمھیں۔۔۔"راحیل

نے اسے اپنی باھوں میں جکڑے ہوے ہی نہایت پیار سے کہاتا کے وہ خاموش ہو جاے۔۔۔۔۔

نہیں تم جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔تم زبردستی کرؤ گے میرے ساتھ"وہ" روتے ہوے اس کے سینے سے منہ ھٹا کر اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوے کہنے لگی۔۔۔وہ تو پہلے ہی پیاری لگتی تھی پر نکاح کے بعد کچھ زیادہ ہی پیاری لگ رہی تھی راحیل کی آنکھوں کو۔۔۔نہ جانے کیوں اس کا روتے ہوے یہ کہنا سو سو جان فدا کر گیا تھا راحیل کو۔۔۔

کہاناں۔۔نہیں کروں گا تو نہیں کروں گا۔۔اب کیا لکھ کر دوں؟؟"وہ" جھنجھلاتے ہوے کہنے لگا۔

اچھا جاؤ کپڑے بدلو۔۔۔اور منہ ہاتھ دھولو۔۔۔میک اپ کا نقشہ تو تمھارا" پہلے ہی کافی خوف صورت۔۔ شکل اختیار کر گیا ہے۔۔۔"اس نے (خوف صورت) کا لفظ کافی جتاتے ہوے کہا تا کے اسے احساس ہو کے اس کی آنکھوں سے بھتا کاجل اور ہونٹوں پر لگی لپ۔اسٹک رونے کے سبب جو منہ پر پھیل گی ہے وہ کوئی عجیب ہی منظر پیش کر رہی ہے۔۔۔ثانیہ بس اسے بے یقینی سی نگاہوں سے تکتی رہی تو وہ اسے چھوڑ کر بیڈ پر لیٹ کر: "ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟؟؟۔۔۔جاؤ چینج کرؤ" وہ نرمی سے کہنے لگا۔۔۔

☺ جاری_ہے#

#HK❤#Paage_no_67

❤رائٹر:#حُسن_کنول#

❤ناول:#مرض_عشق_کی_دواء_تم_ہو#

#donot_copy_without_my_permission

دادو آب گھر چلیں۔۔۔مجھ سے ماہنور کی حالت نہیں دیکھی جاتی امی اچھا " رویہ نہیں رکھتیں مانو کے ساتھ۔۔۔انھوں نے شاہ کا کمرہ بھی لاک کر دیا ہے"شہزاد کرسی پر بیٹھتے ہوئے بتا رہا تھا۔۔۔

آپ کچھ کر کیوں نہیں رہی ہیں۔۔میں آپ سے دو تین بار یہ بات کہہ " چکا ہوں... پھر آپ ڈیڈ سے بات کیوں نہیں کر رہیں؟؟؟۔۔۔۔میرے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں کیونکے وہ میری ماں ھیں۔۔۔پر غلط تو غلط ہی ہوتا ہے وہ اچھا نہیں کر رہی مانو کے ساتھ۔۔۔اوپر سے مجھے شاہ کی سمجھ نہیں آتی ویسے تو محبت میں شارق کو اٹھا لیا عین برات والے دن اور اب ایک بار بھی مانو کا حال تک نہیں پوچھتا۔۔۔۔ویسے تو کبھی کسی کی نہیں سنتا تھا۔۔۔۔جو بھی کہتے رہو کرتا وہی تھا جو اس کا دل کرے۔۔۔۔پھر اس بار کیوں اتنا فرماں بردار بن رہا ہے میرا۔۔۔۔مانا میں نے ہی کہا تھا کہ نام تک نہ لینا مانو کا۔۔پر یہ تھوڑی کہا تھا کہ وہ ماہنور کو بھول ہی جائے۔۔۔شاہ کا مانو سے یوں لاپرواہ

ہو جانا امی کو یقین دلاتا ہے کہ وہ نکاح ختم کر دے گا۔۔۔۔۔ تبھی تو خالا سے وعدے کر رہی ہیں سعدیہ کو اپنی بہو بنانے کے۔۔۔۔آپ کو پتہ ہے ماہنور کے سامنے سعدیہ کو بہو بلاتی ہیں اپنی۔۔۔ مجھ سے یہ سب برداشت نہیں ہو رہا۔۔۔آپ پلیز گھر چلیں"شہزاد نے دادو کو دیکھ نہایت روہانسا آواز میں کہا وہ بہت پریشان معلوم ہو رہا تھا ماہ نور کے لیے۔۔۔

کیا بولوں۔۔۔۔میں تو پہلے سے ان سب کا اندازہ لگا چکی تھی "
۔۔۔شاہنزیب کو بچپن سے ماہ نور کے ساتھ رہنے کی وجہ سے ایک جذباتی لگاؤ تھا جسے وہ محبت کا نام دے رہا تھا۔۔۔پر اب ماہ نور سے دور رہنے کے سبب وہ لگاؤ ختم ہو گیا ہے۔۔۔۔۔اس نے اب صحیح معنوں میں دنیا دیکھی ہے کون سی محبت؟؟؟۔۔۔کہاں کی محبت؟؟؟۔۔۔یہ کہے گا واپس آ کر۔۔۔کہے گا میرا بچپنہ تھا وہ سب۔۔مجھے کوئی ماہنور سے محبت نہیں۔۔۔"
دادو نے اپنے دل پر پتھر رکھتے ہوئے کہا بڑے سخت لہجے میں۔۔۔۔

ایسانہ بولیں خدارا۔۔۔مانو ٹوٹ گئی ہے وہ پہلے جیسی بالکل نہیں رہی۔۔" "
شہزاد دعا گو تھا کہ ایسا کبھی نہ ہو

دل مضبوط رکھو شہزاد۔۔۔اگر ہم کمزور پڑ گئے تو مانو کو کون سنبھالے گا " ۔۔۔جو ہونا ہے وہ تو ہو کر رہے گا۔۔۔رہی بات کمرے کی تو اچھا ہی کر رہی ہے تمہاری ماں۔۔۔۔ماہنور کا دماغ بنا رہی ہے اور یہی بہتر ہے" داد و نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے شہزاد کو دیکھ کہا۔۔۔۔

یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ شاہ واپس آنے کے بعد ماہنور کو اپنا لے۔۔۔۔ہم " سب صرف یہی کیوں سوچ رہے ہیں کہ وہ واپس آ کر مانو کو چھوڑ دے گا" وہ احتجاج کرتے ہوئے گویا ہوا

کیونکہ ایسا ہی ہو گا" دادو نے اپنی لائن پر خاصا جماؤ دیا تھا۔۔۔۔ "

چلیں فرض کریں کہ وہ آیا اور اس نے کہا کہ اسے رخصتی چاہیے۔۔۔۔تو " ہم کیا کریں گے ؟؟؟۔۔۔کیونکہ ہم نے تو اس سے کہا تھا کے آخری فیصلہ ماہ نور کرے گی۔۔اور اگر ماہ نور پہلے سے ہی اس رشتے سے جلی بیٹھی ہو گی ۔۔۔جو مجھے نظر آرہا ہے کہ ہو گا۔۔۔۔تو وہ سب جاننے کے بعد شاہ کی محبت کو اپنائے گی ؟؟؟۔۔۔۔میرا بھائی ٹوٹ جائے گا اگر وہ واپس آنے کے بعد بھی محبت کرتا ہے ماہنور سے۔۔۔تو اس کا مطلب ہو گا کہ وہ جذباتی لگاؤ نہیں رکھتا تھا وہ واقعی محبت کرتا تھا۔۔۔۔اگر مانو سچ جاننے کے بعد اسے نہ اپنائے تو۔۔۔۔۔میری کچھ سمجھ نہیں آتا۔۔۔۔"شہزاد اپنا سر پکڑتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔۔"میرے لیے تو دونوں ہی بہت عزیز ہیں۔۔۔مجھے دونوں کی فکر ہے۔۔یہ سب جو ہو رہا ہے اس کی وجہ سے مانو شاہ سے دور ہو رہی ہے۔۔۔

اگر واپس آنے کے

بعد شاہ نہ مانا تو ماہنور ٹوٹ جائے گی اور اگر شاہ تیار ہوا اور سچائی سننے کے بعد ماہنور نہ مانی تو میرا چھوٹا بھائی ٹوٹ جائے گا دونوں طرف سے تکلیف تو مجھے ہی ہو گی" شہزاد کی آنکھوں میں نمی آگئی تھی وہ بہت پریشان تھا دونوں کو ہی لے کر۔۔۔۔

*******_**********

رات کو راحیل کام کرتے کرتے ہی سو گیا تھا اس لئے جب صبح دیر سے اٹھا تو ثانیہ اسے فائلوں کے پاس کھڑی ہوئی نظر آئی۔۔۔۔اس کی آنکھوں کمپنی تمہاری ہے" وہ R.L کی حیرت راحیل نے پڑھ لی تھی۔۔۔"تو پھٹی پھٹی نظروں سے راحیل کو دیکھا استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

اف۔۔۔تو تمہیں پتہ چل گیا۔۔۔ہاں یہ کمپنی میری ہے" وہ لاپرواہی کا" مظاہرہ کر رہا تھا

کمپنی کے R.L تو تم نے ہمیں پھنسایا وہ بھی آپ جان کر۔۔۔تم ہی وہ " مالک ہو۔۔۔جس نے ڈیڈ پر کیس کر رکھا ہے۔۔۔کتنے ظالم ہو تم۔۔۔تم اتنے گھٹیا نکلو گے میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔"اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔۔۔وہ شکوے بھری نگاہ سے راحیل کو دیکھ بولی۔۔۔۔۔"میں یہ تو جانتی تھی کہ تم مجھ سے بدلہ لے رہے ہو جو کچھ مامی کے ساتھ ہوا اس کی وجہ سے۔۔۔۔تم مجبوری کا فائدہ اٹھا رہے ہو میری اور میرے والد کی۔۔۔پر میں یہ نہیں جانتی تھی کے تم اس قدر گر جاؤ گے ۔۔۔بدلے کی آگ تمہارے اندر سے انسانیت ہی ختم کر دے گی۔۔۔۔۔" ثانیہ رنجیدہ ہو کر راحیل کو دیکھ بولی۔۔۔ثانیہ پر آج انکشاف ہوا تھا کہ اس کے باپ کی بربادی کے پیچھے راحیل ہی تھا۔۔۔۔

ہو گیا؟؟؟۔۔۔اب جاؤ۔۔۔جا کر میرے لئے ناشتہ تیار کرو"اس نے" ثانیہ کی بات کو ان سنی کرتے ہوئے ناشتہ تیار کرنے کا حکم صادر کیا۔۔۔پر ثانیہ ایک قدم بھی نہ ہٹی اپنی جگہ سے۔۔۔بلکے غصے سے اس کی جانب دیکھنے لگی"تو تم تھے وہ۔۔۔۔جس نے ہمارا سب چھین لیا۔۔۔تم تھے جو پاکستان میں بھی ڈیڈ کو جھوٹے مقدمے میں پھنسا رہے تھے۔۔۔۔میں پاگل تمہاری مدد لینے آئی ی۔۔۔جبکہ تم نے ہی تو سب کچھ کیا تھا۔۔۔۔۔..."وہ روتے روتے جذباتی ہو کر بولنے لگی تھی۔۔۔

ہاں۔۔۔میں نے کیا۔۔۔اور ہاں ابھی تم پوری طرح برباد نہیں ہوئی ی" ہو۔۔۔ابھی ایک مقدمہ جیتنا باقی ہے۔۔۔تمہارے باپ نے مقدمہ کیا ہے مجھ پر دھوکہ دہی کا کہ میں نے اس کے شیئرز خریدے اور اس کے بندوں کو بھی۔۔۔اگر وہ یہ مقدمہ جیت گیا تو تمہارے باپ کی ساری

جائیداد مجھے واپس دینی پڑے گی اور وہ ہار گیا تو اس مقدمے کے لیے اس نے جو اپنا بچا کچا لگا دیا ہے وہ بھی ھار جائے گا۔۔۔۔۔ سڑک پر آجائے گا تمہارا باپ" یہ کہ کر راحیل مسکرانے لگا۔۔۔۔۔

تم سے شدید نفرت ہو رہی ہے مجھے آج اور اس سے بھی زیادہ خود " سے۔۔۔۔کے تمہیں کبھی اپنا دوست سمجھا" یہ کہہ کر وہ غصے سے جانے لگی تو راحیل پیچھے سے "دعا کرو گی میرے لئے؟؟؟۔۔۔کیونکے کہتے ہیں انسان جس کا کھاتا ہے اسی کا گاتا ہے اور تم تو میرا کھاتی ہو۔۔۔۔بولو" وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر سوالیہ نظروں سے پوچھنے لگا

یہ بڑی بھول ہے تمہاری۔۔۔میں اپنے نصیب کا کھاتی ہوں تمہارا" نہیں۔۔۔۔" وہ جتاتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔۔

پر ذریعہ تو میں ہی بنتا ہوں ناں۔۔۔۔تو دعا کرو گی میرے لیے؟؟؟؟" وہ "
ابرو اچکائے سوال کرنے لگا۔۔۔

ہاں ضرور کروں گی۔۔۔۔پتہ ہے کیا؟؟؟۔۔۔خدا کرے تم برباد ہو "
جاؤ" اس نے قریب آکر آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بڑی کدورت بھری
نظروں سے اس کے وجود کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میں آباد ہوں ہی کب۔۔۔۔جو برباد ہو سکوں" ثانیہ تو کہہ کر چلی گئی پر "
اس کے الفاظ دل کو لگے تھے وہ خود سے ہی کہہ کر اپنا دل ہلکا کر رہا تھا۔۔۔

********_____********

ایک ھفتہ گزر چکا تھا نکاح کو۔۔۔وہ سامنے صوفے پر بیٹھی ھاتھوں پر لوشن لگا رھی تھی۔۔۔راحیل کام سے فارغ ھو کر لیپ ٹائی پ بیڈ کے سائی ڈ ٹیبل پر رکھتے ھوے ثانیہ کو دیکھ دو کھی ھونے لگتا ھے۔۔۔اسے شدید رنج و غم اس لمحے گھیر لیتا ھے۔۔۔"یہ کیا کر رھا ھوں میں۔۔۔۔اپنے بدلے کے چکر میں۔۔میں نے ماھنور کو ھمیشہ کے لیے کھو دیا۔۔۔جب شاھنزیب آکر اسے طلاق دے گا تو میں چاھ کر بھی اس کا ھاتھ نھیں تھام سکوں گا۔۔۔۔یہ کیا کر دیا تم نے راحیل؟؟؟؟" وہ خود ی کو ملامت کر رھا تھا۔۔۔ بھت پچھتا رھا تھا ثانیہ سے نکاح کر کے۔۔۔وہ دل سے ابھی بھی ثانیہ کو صرف اچھی دوست ھی مانتا تھا۔۔۔۔"کیا ھوا؟؟؟۔۔۔کھاں جا رھے ھو اتنی رات میں؟؟" راحیل اٹھ کر باھر کی جانب جانے لگا تو ثانیہ نے ٹوکتے ھوے تجسس سے استفسار کیا۔۔۔

کیوں تمھیں فکر ھو رھی ھے میری؟؟؟؟" وہ ابرو اچکاے آسے دیکھ"
پوچھنے لگا۔۔۔

مجھے کیوں فکر ھونے لگی تمھاری۔۔۔میری طرف سے بھاڑ میں جاؤ" وہ"
نفرت بھرے لھجے سے گویا ھوی۔۔۔جیسے سن راحیل زیر لب مسکرا
دیا۔۔۔

اگر میں بھاڑ میں جاؤں گا تو تمھیں ساتھ ھی لے کر جاؤں گا۔۔یہ سمجھ لو"
ثانیہ بیگم" راحیل اس کی بات سن اسے تنگ کرنے کی نیت سے اس کی
جانب چلتا ھوا آیا۔۔ثانیہ اسے اپنی جانب آتا دیکھ تھوک منہ میں نیگلنے لگی
۔۔۔وہ ثانیہ کے چھرے پر جھکتے ھوے بڑی شوخ نگاھوں سے گویا ھوا تھا
۔۔۔وہ راحیل کی نزدیکی سے گھبرا کر تیزی سے سر پیچھے لینے لگی۔۔۔وہ
راحیل کی شوخ نگاھوں کے خوف سے پیچھے دیوار کو بھول ھی گی تھی

۔۔۔اس کا سر زور سے پھوٹنے ھی والا تھا کے راحیل نے اس کے سر کو دیوار سے لگنے سے بچانے کے لیے فورا دیوار پر اپنے ھاتھ کی ہتھیلی رکھ لی ۔۔۔ جس سے اس کا سر پھوٹنے سے بچ گیا۔۔۔۔اس کا سر راحیل کے ھاتھ سے ٹکرایا تھا۔۔۔ ''دیکھ کر یار''اس کے منہ سے بے ساختہ نیکلا تھا ۔۔راحیل کو آج بھی اپنی اتنی فکر کرتا دیکھ ثانیہ چونکی تھی۔۔۔۔''ھمم''اس نے آھستگی سے کھا۔۔۔

یار۔۔۔ایک ھفتہ ھو چکا ھے ھمارے نکاح کو۔۔۔۔۔۔تو۔۔۔ تمھیں '' نھیں لگتا مجھے میرا حق ملنا چاھیے'' وہ ثانیہ سے بلکل لگ کر ھی بیٹھ گیا تھا صوفے پر۔۔۔اس کے بیٹھتے ھی وہ فورا کھڑی ھو گی۔۔۔تو راحیل نے دوستانہ انداز میں اس کا ھاتھ پکڑ بڑے پیار سے کھا۔۔۔''ٹھیک کھا تم نے ۔۔۔ تمھارا حق ھے مجھ پر۔۔۔۔''وہ رنجیدہ ھو کر کھنے لگی۔۔۔اور اس کے برابر میں بت بن کر دو بارا بیٹھ گی۔۔۔۔۔۔۔''لو اپنا حق۔۔۔۔کس بات

کاانتظار ھے؟؟؟"راحیل اس کے چھرے کو حیرت سے تک رھا تھا۔۔۔وہ صرف ثانیہ کو تنگ کرنے کی نیت سے بول رھا تھا۔۔۔لیکن پھر بھی اس کا یوں بت بن کر برابر میں بے جان گڑیا کی مانند بیٹھ جانا۔۔۔راحیل کا دل تڑپا گیا تھا۔۔۔ثانیہ نے جب آنکھوں میں جھانکتے ھوے آنتظار کا سبب پوچھا تو کوئی ی جواب ھی نہ تھا اس کے پاس۔۔۔"کیا؟؟؟۔۔۔ایسے کیوں دیکھ آؤں تو بھول رھے ھو؟؟؟۔۔۔اگر چاھتے ھو تمھارے لیے سج سور کر جاؤ۔۔۔تمھارے لیے تیار ھوتی ھے میری جوتی" وہ غصے سے دانت پیستے ھوے راحیل کو دیکھ بولی۔۔۔"اپنا حق لو اور دفاع ھو" وہ شعلا بار نگاھوں سے راحیل کو نفرت سے دیکھتے ھوے بولی۔۔۔

پھلے تو راحیل خاموشی سے اس کا چھرہ دیکھتا رھا۔۔۔اس کی آنکھوں کی کدورت پڑھتا رھا۔۔اس کا آخری جملا اسے طیش دلا گیا تھا۔۔۔لیکن اپنے چھرے پر اس نے کوئی ی تاثر ظاھر نہ ھونے دیا۔۔۔بس اسے دیکھ گہری

مسکان لبوں پر سجائے آتے "ٹھیک ھے۔۔۔یادرکھنا زبردستی نھیں کی میں نے تمھارے ساتھ۔۔۔تم راضی تھیں بلکے بار بار آفر دے رھی تھیں مجھے ۔۔۔۔پھر میں تو مر دھوں۔۔ تمھاری آفر چھوڑ دوں اتنا بھی الو کا پٹھا نھیں۔۔۔۔ چلیں بیگم صاحبہ بیڈ آپ کا انتظار کر رھا ھے" اس کے کھتے ھی ثانیہ کی آنکھوں میں آنسوں بھر آئے۔۔۔۔۔"او۔۔۔۔میم۔۔۔پلیز ۔۔۔پھر سے سینے سے لگ کر رونا شروع مت کر دینا" وہ فورا ھی اس کے آنسوں صاف کرتے ھوے بولا۔۔۔اور مسکرایا۔۔۔ثانیہ نے اپنے دل میں جو راحیل کے لیے محبت تھی وہ دل کے کسی کونے میں دفنا دی تھی ۔۔۔۔۔لیکن جب بھی ذرا سی بھی تکلیف میں مبتلا ھوتی نا جانے کیوں وھی سے پھلے یاد آتا۔۔۔۔۔شاید محبت کو فناء ھے ھی نھیں جب تک ستمگر سب عاشق زندہ ھے۔۔۔۔وہ ایک لمحہ ضائع کیے بغیر سینے سے خود ھی لگ گی۔۔۔۔راحیل اب تو واقف ھو چکا تھا کے یہ اس کا ھتیار ھے اپنی ھر بات اس سے منوانے کا۔۔۔۔ایک پر سرار مسکراھٹ راحیل کے لبوں پر دوڑ

گی۔۔۔۔۔"سوری یار۔۔۔اس اقبال کے سبب میں تمھیں اتنا رولا رہا ھوں۔۔۔مانو ٹھیک کھ رھی تھی میں بھی تو اقبال والی گھٹیا حرکت ھی دہرا رھا ھوں۔۔۔۔۔ تمھیں اقبال کی بیٹی ھونے کے سبب میرا تکلیف دینا ناانصافی ھے۔۔۔۔ غلطی اس نے کی ھے تو سزا بھی وھی بھوکتے گا۔۔۔تم نھیں۔۔۔۔میری ماں کی آخری خواھش ھو تم۔۔۔۔ بڑے ارمان تھے ان کے تمھیں لے کر۔۔۔۔اگر آج وہ ھوتیں تو مجھے یقین ھے تمھاری سپوٹر بن کر مجھ سے ھر وقت لڑتیں۔۔۔۔۔چلو۔۔۔کوئی ی نھیں۔۔۔۔ابھی تو زندگی شروع ھوئی ی ھے۔۔میں تمھیں ویسا ھی رکھوں گا جیسا میری ماں کا کا۔۔۔۔۔۔"راحیل اپنے دل میں سوچ مسکراتے ارمان تھا تمھیں رکھنے ھوے آس کی کمر سھلانے لگا۔۔۔۔۔۔وہ ابھی بھی رو رھی تھی

۔۔۔۔۔"یار یہ اچھا طریقہ ھے تمھارا۔۔۔۔ مجھی سے لڑتی ھو۔۔۔۔مجھے بددعائیں دیتی ھو اور آخر میں میرے ھی سینے سے لگ کر روتی ھو۔۔اچھا چپ تو ھو۔۔۔ میم۔۔۔۔"اس نے کھتے ھوے آسے اپنے سینے سے ھٹایا اور

مسکراتے ھوے آس کی پیشانی چومنے لگا۔۔۔۔۔"چلو۔۔۔آئی س کریم کھا کر آتے ھیں۔۔۔ تمھارا مونڈ بھی اچھا ھو جاے گا۔۔۔۔"آئی س کریم ثانیہ کی کمزوری تھی اسی بات کا فائدہ اٹھا رھا تھا راحیل۔۔۔۔۔۔پھلے تو ثانیہ نے ھلکا سہ احتجاج کیا پر پھر اس کی بات مان آئی س کریم کھانے چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

راحیل ثانیہ کو بھت خوش رکھنے لگا۔۔۔اس نے صرف کچھ ھی دنوں میں ثانیہ کو صوفے سے بیڈ تک کا سفر طے کرا دیا تھا۔۔۔۔وہ ثانیہ کو نکاح کے دو ھفتوں بعد اپنے ساتھ ھی امریکہ لے گیا۔۔۔۔تا کے اس کے والدین سے دور اور اپنے قریب رکھ سکے۔۔۔۔

فون کی گھنٹی کب سے رنگ ہو رہی تھی"او۔۔۔نو۔۔اس گھر میں تو سارے کام مجھے ہی کرنے پڑتے ہیں"چاچی جان نے کہتے ہوئے فون اٹھایا تھا

۔۔"ماہ نور۔۔۔ماہ نور" انہوں نے آواز لگائی تھی۔۔۔"جی چاچی جان" وہ کہتی ہوئی گھر میں داخل ہوئی تھی۔۔۔"باہر کیا کر رہی تھیں اتنی دھوپ میں؟؟؟" چاچی جان نے اس سے پوچھا تھا

وہ میں نے کامران بھائی سے کہہ کر جھولا باہر رکھوا دیا ہے بس اسی پر بیٹھی" ہوئی تھی"۔۔۔ماہنور نے جواب دیا۔۔۔

اچھا یہ سب چھوڑو۔۔۔تمہارے لئے کسی لڑکے کا فون آیا ہے" انہوں" نے منہ بسورماہ نور کو فون پکڑاتے ہوئے کہا

لڑکے کا" وہ حیران تھی یہ سن کر۔۔۔"

کہہ رہا ہے۔۔۔تمہارا دوست ہے" چاچی کے چہرے کے زاویے بتا رہے تھے کے انھیں اچھا نہیں لگا ہے ماہنور کے لئے کسی لڑکے کا فون آنا۔۔۔۔

ہیلو ہیلو ہیلو" آج پھر خاموشی تھی جواب میں۔۔۔۔ماہنور کا دل کہہ رہا تھا " کہ یہ شاہنزیب ہے۔۔۔ "ہیلو" وہ بولتی رہی پر فون کٹ گیا۔۔۔۔پھر فون رنگ ہوا۔۔۔اس نے پھر اٹھایا پر اس بار بھی صرف خاموشی ہی خاموشی چھائی رہی دوسری طرف۔۔۔پھر فون وہیں سے کٹ گیا۔۔۔۔

ستارہ وہاں آکر ماہنور کے پاس کھڑی ہو گئی۔۔ "کس کا فون آرہا ہے؟؟؟؟" کا" ستارہ S.M" ستارہ نے پوچھا تو ماہنور پہلے تو تھوڑی دیر خاموش رہی۔۔ بولتی " S .M "کو شاہنزیب کا نام کافی مشکل لگتا تھا اس لیے وہ صرف آپ کو فون S.M تھی۔۔۔ماہنور نے بولا تو وہ خوش ہو گئی "کیا واقعی

کرنے لگے ہیں اور آپ نے مجھے بتایا بھی نہیں" وہ شکوے کرنے لگی تھی

پکا نہیں کہہ سکتی پر دل کہتا ہے کہ شاہ کا ہے۔۔۔پر اگر اس کا ہے تو کچھ " بولتا کیوں نہیں؟؟؟؟" وہ الجھی ہوئی تھی اسی سوال میں۔۔۔

وہ خاموش رہتے ہیں کچھ بولتے نہیں؟؟؟" اس نے حیران ہو کر پوچھا تو " ماہ نور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔

کہیں وہ بھی آپ کے ساتھ ویسا تو نہیں کرنے کی سوچ رہے جیسا میرے " چچازاد بہن کے میاں نے کیا ہے" اس نے کہا تو ماہنور اسے الجھی نگاہوں سے دیکھنے لگی "کیا۔۔کیا ہے؟؟؟" وہ بے ساختہ پوچھنے لگی تھی۔۔۔

ارے میری بھن اپنے میاں سے لڑ کر آئی اپنے میکے۔۔۔پھر پھلے تو کچھ" دن تک اس کے میاں کا فون آتا رھا پر وہ کچھ بولتا ھی نھیں تھا۔۔۔۔پھر ایک دن اس نے فون پر ھی تین طلاق دے ڈالیں۔۔۔۔سب کھتے ھیں کے لڑکا اپنی ماں بھن کے کھنے میں تھا۔۔بیوی سے پیار کرتا تھا پر ان کے بھڑکانے پر اس کو یوں فون پر ھی طلاق دے کر چھوڑ دیا۔۔۔۔"اس نے قصہ سنایا تو ماھنور نے منہ پر ھاتھ رکھ لیا۔۔۔۔

کیا فون پر طلاق ھو جاتی ھے ؟؟؟"ماھنور نے پوچھا تھا۔۔۔"

ھاں جی۔۔۔ھو جاتی ھے"اس کا کھنا تھا کے فون دوبارا بجا اب تو ماھنور کی" جان نیکل رھی تھی فون کی گھنٹی بجتی دیکھ۔۔۔

فون مت اٹھانا۔۔۔بجنے دو" ستارہ فون اٹھانے لگی تو ماھنور گھبرا کر بولی"

تھی۔۔۔"کھیں شاھنزیب نے بھی تو مجھے طلاق دینے کے لیے تو فون نھیں کیا؟؟؟؟۔۔۔۔پھلے تو تین سال تک فون نھیں کیا اب اچانک اس کا یوں فون آنا۔۔۔ھاں ضرور وہ بھی ایسا ھی کرنے والا ھے۔۔۔۔نھیں

۔۔۔نھیں شاہ میرے ساتھ ایسا نھیں کرے گا۔۔۔۔۔کیوں۔۔کیوں نھیں کرے گا۔۔۔اس نے صرف جذباتی ھو کر شادی کی تھی وہ تھوڑی مجھ سے پیار کرتا ھے۔۔۔ھو سکتا ھے کے وہ ھمت جمع کر رھا ھو۔۔۔۔اور ایک دن جب میں فون اٹھاؤں تو وہ ھیلو کے جواب میں طلاق دے دے" وہ اپنے دل میں سوچنے لگی۔۔۔ماھنور کو ستارہ کی باتوں نے اتنا خوفزدہ کر دیا تھا کے پھر فون بجتا رھا پر نہ ماھنور نے خود اٹھایا نہ اسے اٹھانے دیا

*******_**********

وقت ریت کی طرح مٹھی سے پھیسل رھا تھا۔۔کل کا سورج بھت اھمیت کا حامل تھا کیونکے کل اس پردیسی کو لوٹ کر آنا تھا جس کے آنے سے پھلے ھی نہ جانے کیوں سب یہ فیصلہ کر بیٹھے تھے کے وہ آکر چھوڑ دے گا اسے۔۔۔پر دل نادان جانتا نھیں ھے دنیا کو۔۔وہ تو جانتا ھے بس اپنے محبوب کی نظروں کو۔۔۔۔شاید کوئی ی وعدہ تھا ان نظروں میں۔۔۔جو جانتے بوجھتے ھوئے بھی یہ ماننے کو تیار نہ تھا کہ سب جو کہہ رہے ہیں وہ صحیح ہے۔۔۔۔دل صحیح غلط کے فیصلے نہیں کیا کرتا یہ تو دماغ کا کام ہے۔۔۔دل تو محبوب کی ایک جھلک کا منتظر ہوا کرتا ہے اور یہی حال ماہنور کا تھا۔۔۔شہزاد نے شادی کا فیصلہ کیا تو سب بہت خوش ہوئے یہی وجہ تھی کہ وہ تین ماہ پہلے ہی واپس آرہا تھا گھر میں شادی کی تیاریاں چل رہی تھیں۔۔۔سارے مہمان آچکے تھے۔۔۔اس کی آمد کے سب ہی منتظر تھے۔۔ثانیہ راحیل ۔۔۔۔اسماء ولید۔۔۔۔رومیسا اور ان کے شوہر۔۔۔۔شاہزیہ آپا اور ان کے دونوں بیٹے سب آچکے تھے رہنے اور سب ہی کل کا بے صبری سے انتظار کر

رہے تھے سوائے شہزاد کے۔۔۔اس کی آنکھوں میں وہ بے صبری نظر نہ آتی تھی جو باقی سب کی آنکھوں میں تھی۔۔۔۔

کامران نے سعدیہ کو فون کیا تھا تو اس نے کہا کہ وہ ابھی نہیں آسکتی۔۔۔۔ہو سکتا ہے برات یا اس سے ایک دو دن پہلے آجائے۔۔۔یہ سن کر کامران کو اور باقی سارے کزنوں کو بہت خوشی ملی تھی کہ سعدیہ نہیں آرہی پہلے سے

خاندان کے سارے ہی لڑکے بہت خوبصورت ہیں پر سب سے زیادہ " خوبصورت راحیل پاجی ہیں۔۔۔" باتوں ہی باتوں میں جب خوبصورتی کا ذکر نکلا تو اسماء نے خوبصورتی کا تاج راحیل کے سر پر پہنایا تھا۔۔۔اور سب اس کی بات سے متفق تھے۔۔۔۔

نہیں۔۔۔اب نھیں۔۔۔میں ابھی شاہ سے مل لے کر آیا ہوں کچھ "
دنوں پہلے اور اب میری رائے مختلف ہے تم سب سے۔۔۔اس خاندان کا
سب سے حسین لڑکا شاہنزیب ہے۔۔۔وہ ناک نقشے سے تو پہلے ہی مالا مال
تھا پر اب اس کا جسم ورزشی ہو گیا ہے اتنی پیاری بوڈی بنائی ہے اس نے"
شہزاد نے شاہنزیب کی تعریف کی تو بھابھی ماہ نور کو کوفی مارنے لگیں۔۔۔۔

واہ۔۔۔۔مانو۔۔۔۔خاندان کا سب سے خوبصورت پیس تیرے نصیب " میں آیا ہے"اسما نے ماہ نور سے کہا تو سب ہسنے لگے۔۔۔۔

جی نہیں۔۔۔ہماری ماہ نور خود بہت حسین ہے۔۔۔اگر شاہ خاندان کا " سب سے خوبصورت لڑکا ہے تو مانو سب سے حسین لڑکی ہے۔۔۔مقابلہ برابری کا ہے"ثانیہ نے ماہنور کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا

۔۔۔ماہنور بس خاموش کھڑی سب کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔رات کے دو بج گئے تھے پر کسی کی آنکھوں میں نیند دور دور تک نہ تھی۔۔۔

خوبصورت ہونے سے کیا ہوتا ہے؟؟؟۔۔۔عمر بھی اہمیت رکھتی ہے اور "یہ اس سے دو سال بڑی ہے" چاچی جان یہ کہتے ہوئے آکر نوجوانوں کی محفل میں بیٹھی تھیں۔۔۔سب کو ان کی کہی بات نشتر کی طرح دل میں چبتی محسوس ہوئی ی تھی۔۔پر سب خاموش تھے۔۔۔۔ماہنور ان کے آتے ہی وہاں سے اٹھ کر چل دی تھی۔۔۔

کل صبح وہ آجائے گا سارے فیصلے جو چار سال سے اس کے منتظر ہیں" ہو جائیں گے اب دیکھنا یہ ہے کہ اس کا فیصلہ کس کے لئے خوشی لاتا ہے اور کسی کے حصے میں غم۔۔۔۔آج رات کتنا بھی سونے کی کوشش کروں۔۔۔ جانتی ہوں نیند نہیں آئے گی۔۔۔ان ساری الجھی باتوں میں بس ایک بات

ہے تو بالکل سلجھی ہوئی ہے۔۔۔وہ ہے کل اس کا دیدار۔۔۔۔۔وہ آئے گا تو نہ صرف آواز سننے کو ملے گی بلکہ خوش قسمتی سے دیدار بھی نصیب ہو گا ۔۔۔۔میں نہیں جانتی کہ میں اس خاندان کی سب سے خوبصورت لڑکی ہوں یا نہیں۔۔۔۔پر اتنا جانتی ہوں اگر تمہاری نظروں کو نہ بھائی ی تو کتنی ہی حسین ہو جاؤں کوئی فائدہ نہ پاؤں گی۔۔۔۔چاچی کہتی ہیں ناں۔۔۔جسے سجن چاہے وہ سجنی ہوا کرتی ہے۔۔۔آجاؤ شاہنزیب یہ آنکھیں یہ کان ترس رہے ہیں تمھیں دیکھنے اور سننے کے لیے۔۔۔۔۔دیکھتے ہیں کل کی صبح اپنے کمرے میں میرے لئے خوش قسمتی لاتی ہے یا زندگی بھر کا اندھیرا'' وہ کھڑکی سے لگی سوچ رہی تھی۔۔۔چاند کی چاندنی چاروں اور پھیلی ہوئی تھی۔۔۔پر دل تھا کے اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔اس دل کے اندھیروں کو دور کرنے والا کل واپس آرہا ہے یہ سوچتے ھی اس کا پورا جسم جھرجھری لینے لگا تھا آنکھوں میں نمی تھی اور ساتھ ساتھ اس کا خوبصورت سراپا بھی۔۔۔۔۔۔

وقت آج پہلی مرتبہ ایسا لگ رہا تھا کہ گزر نہیں رہا ہر کوئی اس کی آمد کا منتظر بیٹھا تھا۔۔۔چاچی جان اس کے آنے سے پہلے ہی حکم جاری کر دیا تھا کے شاہنزیب پر کوئی زور زبردستی نہ کی جائے ماہ نور کے حوالے سے۔۔۔۔وہ جو فیصلہ خود کرے گا اسے سب منظور کریں گے۔۔۔اگر اسے ماہ نور سے ملنا ہو گا تو وہ خود چلا جائے گا اس سے ملنے۔۔۔۔انہوں نے یہ سب صرف یہ سوچ کر کہا تھا کے شاہنزیب خود سے تو کبھی بھی ملنا نھیں چاہیے گا ماہ نور سے۔۔۔۔ماہ نور کام کچن میں کر رہی تھی پر دل کے کان دروازے پر لگے تھے

ابھی تک کامران بھائی شاہ کو لے کر آئے کیوں نہیں؟؟؟"اسماء دروازے" کے سامنے کھڑے ہو کر بول رہی تھی۔۔۔

آنے والے ہیں میں خود سن کر آرہی ہوں باہر سے"ستارہ S.M بس" خوش ہو کر ماہنور کو اس کی آمد کی خبر دے رہی تھی۔۔۔

وہ آگیا" ماہنور کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا دل کی دھڑکنیں اچانک سے" خود بہ خود بہت تیز ہو گئیں تھیں وہ سمجھ گئی۔۔۔کہ وہ آگیا ہے۔۔۔

آئے نہیں ہیں۔۔۔آنے والے ہیں"ستارہ نفی کرتے ہوئے گویا " ہوئی۔۔۔

نھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ آگیا ہے" ماہ نور نے ستارہ کو دیکھتے ہوئے" کھوئے کھوئے انداز میں بولا تھا۔۔۔۔۔

مانو۔۔۔۔۔شاہ آگیا" بھابھی نے آکر سب سے پہلے ماہ نو کو بتایا تھا بڑے " مسرت بھرے لہجے میں۔۔۔۔ستارا ماہنور کو حیرت سے دیکھنے لگی تھی یہ بات سنتے ہی۔۔۔۔بھابھی تو بتا کر چلی گئیں تھیں۔۔۔

کے آنے کا؟؟؟" وہ حقاء بقاء نگاہوں سے S.M آپ کو کیسے پتا چلا " ماہنور کو دیکھ پوچھنے لگی۔۔۔

ان دھڑکنوں کا عجیب رشتہ ہے اس سے۔۔۔۔۔جب وہ قریب آتا ہے " خود بہ خود تیز ھو جاتیں ھیں۔۔۔یہ دل کا رشتہ ہے۔۔۔تم نہیں سمجھ سکتیں ۔۔۔" وہ یہ کہہ کر باہر اس کی ایک جھلک دیکھنے دوپٹہ سر پر تمیز سے اڑے

آئی تھی۔۔۔۔شاہنزیب کو سب گھر والے گھیر کر کھڑے تھے۔۔۔پر چاچی جان ماہنور کو دیکھ غصے سے گھورنے لگیں تھیں۔۔۔ماہنور نہیں چاہتی تھی کہ اس کے آتے ہی کوئی بحث ہو۔۔۔اس لئے واپس کچن میں چلی گئی۔۔۔۔شاہنزیب اکیلا نہیں آیا تھا اس کے ساتھ ایک بڑی حسین لڑکی تھی۔۔۔۔شاہنزیب نے جس کا تعارف اپنی دوست کہہ کر کروایا تھا۔۔۔

تو اپنے ساتھ کوئی گوری لے آئیں S.M بی بی۔۔۔۔۔جی۔۔۔۔۔" ہیں" ستارہ ماہنور کو آکر فکر مند لہجے میں بتانے لگی۔۔۔۔

کیا؟؟؟" ماہ نور حیرت سے"

ہاں میں جھوٹ نہیں بول رہی" اس کے کہنے پر ماہنور فکر مند ہو گئی " تھی۔۔۔۔

کون ہے وہ؟؟؟۔۔۔۔کچھ بتایا شاہ نے" ماہ نور بے تاب ہو کر پوچھنے "
لگی۔۔۔۔

کی کون ہے یہ میں S.M نام تو۔۔۔۔اقصی ہے اس لڑکی کا۔۔۔۔پر "
"نہیں جانتی

اچھا۔۔۔۔دیکھنے میں کیسی ہے؟؟؟" ماہنور تجسس سے پوچھنے لگی۔۔۔۔ "

بہت خوبصورت۔۔۔پوری انگریز جیسی۔۔۔کپڑے بھی ثانیہ بھابھی "
"جیسے پہنی ہوئی ہے

"اچھا۔۔۔مجھ سے بھی زیادہ خوبصورت؟؟؟؟"وہ مقابلہ حسن لگا رہی تھی۔۔۔۔

"نہیں بی بی جی۔۔۔۔آپ کے مقابلے میں وہ کھڑی بھی نہیں ہو سکتی ۔۔۔۔وہ تو اتنا میک۔اپ۔۔۔۔مغربی لباس اور کھلے ہوئے بالوں میں خوبصورت لگ رہی ہے اور آپ۔۔۔۔تیل والی چوٹی اور سادگی کے حسن سے مالا مال ہو۔۔آپ تو مشرقی لباس میں بھی بہت خوبصورت لگتی ہو" ستارہ نے اس کی تعریف کی تھی۔۔۔۔جو سچ بھی تھی۔۔۔۔۔پر دل ناداں کو تو شاہ کی تعریف کی ضرورت تھی۔۔۔۔

"یہ ہے ماہنور"رومیسا آپا ماہ نور کے کمرے میں ہی اقصی کو لے آئی تھیں" انہوں نے دونوں کا ایک دوسرے سے تعارف کروایا تو دونوں ہی ایک دوسرے کو سر سے پاؤں تک بغور دیکھنے لگیں۔۔۔۔

ھائے ماہنور" اقصی نے کہتے ہوئے اس کی جانب مصافحہ کے لئے ہاتھ "
بڑھایا تھا۔۔۔ماہنور نے ہاتھ ملایا تو کافی دیر تک اس کا معائنہ کرتی رہی
۔۔۔۔ماہنور کو اس کی نگاہوں میں حسرت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

آپ شا۔۔۔شاہ۔۔۔۔شاہنزیب کی؟؟؟" ماہ نور کی زبان کپکپا رہی "
تھی۔۔۔وہ جھجک رہی تھی پوچھنے میں۔۔۔بڑی ہمت کر کے اس نے آخر
استفسار کر ہی لیا تھا۔۔۔۔

حس وائف" اقصی نے سنجیدگی سے جواب دیا تو ماہ نور سر سے پاؤں تک "
ھل گئی۔۔۔کمرے میں ان دونوں کے علاوہ کوئی موجود نہ تھا۔۔۔ماہنور نے
فورا اس کا ہاتھ چھوڑا یہ سنتے ہی۔۔۔اسے اپنی کانوں کی سماعت پر یقین نہیں

آرہا تھا۔۔۔وہ اقصی کو پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھنے لگی ایسا لگ رہا تھا جیسے اس نے ماہنور کے سر پر بم پھوڑا ہو۔۔۔

ماہ نور نے فورا اقصی کا ہاتھ چھوڑا اور اسے پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھنے لگی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے اس نے سر پر بم پھاڑ دیا ہو۔۔۔اس نے ماہ نور کو حقاء بقاء دیکھ ہسنا شروع کر دیا۔۔۔

سوری۔۔۔آئی ایم جسٹ جوکنگ۔۔۔۔میں صرف اس کی دوست ہوں۔۔نو تھیگ ایلس۔۔۔اس لئے ڈونٹ وری''اقصی مسکراتے ہوئے بولی

اگر وہ کچھ دیر اور خاموش رہتی تو شاید ماہ نور کی تو سانسیں تھم جاتیں یہ مزاق سن کر۔۔۔اس کا روکا ہوا سانس بحال ہوا تھا۔۔۔''سوری۔۔۔اگر میں شاہ

کی دوست ہوں تو تمہاری بھی تو ہوئی ی ناں؟؟؟۔۔۔"اقصی نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو ماہنور اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔

بہت لکی ہوں تم"اس کے لفظوں میں بھی بہت حسرت تھی یہ الفاظ ادا " کرتے ہوئے۔۔۔۔

اچھا۔۔وہ کیسے؟؟؟"وہ اقصی کی باتوں سے کچھ عجیب محسوس کر رہی تھی" اس کی باتیں نہیں کہہ رہی تھی کہ وہ صرف شاہزیب کی دوست ہے بلکہ عاشقہ معلوم ہو رہی تھی۔۔۔

کیونکہ تم شاہ کی بیوی ہو۔۔۔مجھے لگتا ہے یہ وجہ کافی ہے تمہارے خوش " قسمت ہونے کے لئے"وہ یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔"بہت

چاہت تھی تمہیں دیکھنے کی" وہ حسرت بھری نگاہوں سے ماہنور کو دیکھتے ہوئے کمرے سے چلی گئی

ماہنور کو اس کی باتیں اور نظریں الجھا گئیں تھیں۔۔۔

سب سے ملنے کے بعد شاہنزیب کی نگاہیں چاروں طرف چلنے لگیں "چلو شاہ اتنا لمبا سفر طے کر کے آئے ہو تھوڑا آرام کر لو" یہ کہہ کر اسماء اسے اوپر لے جانے لگی تھی کہ پیچھے سے رومیسا نے اسماء کو کسی کام کے لئے بلایا تو شہزاد شاہنزیب کو کمرے کی جانب لے جانے لگا ماہ نور کے کمرے کے دروازے پر شاہنزیب کے قدم خود بخود رک گئے تھے۔۔۔ "چلو" شہزاد نے کہا تو وہ چل دیا۔۔۔اپنے کمرے میں داخل ہوتے ہی کمرے کے چاروں طرف دیکھنے لگا۔۔

"کیاہوا؟؟؟۔۔۔تمہاراہی کمرہے"شاہنزیب جس حیرت سے کمرے کودیکھ رہاتھااسے شہزادنے پڑھ لیا۔۔۔کمرے میں کوئی ردوبدل نہیں کیاگیا تھاتوپھروہ اتنی حیرت سے کیوں اپنے کمرے کے چاروں طرف دیکھ رہاتھا اورافسردہ ہورہاتھا؟؟؟۔۔۔

"کیاماہنورمیرے کمرے میں نہیں آتی تھی؟؟؟"اس نے شہزادکودیکھ سوال کیاتوشہزادبری طرح چونکا۔۔۔کمرابالکل چمک رہاتھاہرچیزہی ویسی تھی جیسی وہ چھوڑکرگیاتھا۔۔۔پھرایسی کیاچیز تھی جس نے اسے بتایاکہ اس کے کمرے میں اب ماہنورنہیں آتی۔۔۔

"تم یہ سوال کیوں کررہے ہو؟؟؟"شہزادتجسس سے پوچھنے لگا۔۔۔

"میرے کمرے کے در و دیوار شکوہ کر رہے ہیں مجھ سے کے انھوں نے ماہ نور کو کافی عرصے سے نہیں دیکھا۔۔۔۔میرے کمرے میں اس کی مہک نہیں ہے بس سناٹا سہ محسوس ہو رہا ہے۔۔۔۔بولیں کیا نہیں آتی تھی میرے کمرے میں مانو؟؟؟۔۔۔میرے جانے کے بعد" شاہنزیب نے پوچھا تو شہزاد خاموش ہو گیا۔۔۔۔کیا بتاتا کہ ماہنور کو آنے نہیں دیا جا رہا تھا اس کے کمرے میں اور روکنے والا اور کوئی نہیں خود اس کی ماں تھی۔۔۔۔

"یہ سب چھوڑو تھک گئے ہو گے آرام کر لو" شہزادیہ کہہ کر اٹھ کر جانے لگا تھا۔۔۔۔

"سنیں وعدہ یاد ہے نہ اپنا؟؟؟۔۔۔۔آپ یاد دوا سے کچھ نہیں بتائیں گے ۔۔۔جب تک میں اسے خود نہ بتا دوں اور جب میں بہتر سمجھوں گا اسے بتا دوں گا۔۔آخری فیصلہ اسی کا ہو گا" شاہنزیب اور شہزاد دونوں ہی لندن میں

مل چکے تھے ان کے درمیان کچھ معاہدے بھی ہوئے تھے۔۔۔شاہنزیب نے اسے یاد کر آیا تھا۔۔۔۔

"مجھے میرا وعدہ یاد دلانے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔تم بس اپنا وعدہ یاد رکھو۔۔۔تم حدود میں رہ کر ماہنور سے اپنی محبت کا اظہار کرو گے۔۔۔اور جب تمہیں لگے گا کہ وہ بھی تم سے کرتی ہے تو تم اسے پہلے ساری سچائی بتاؤ گے پھر اگر سچ جاننے کے باوجود ماہنور تیار ہوئی تو رخصتی ہو گی ورنہ خلاں لینے کے لئے کورٹ کے چکر نہ لگانے پڑیں خود ہی شرافت سے طلاق دے دینا۔۔۔۔۔سمجھے"شہزاد کے لہجے میں آج بھی بہت سختی تھی۔۔شاہنزیب نے اثبات سر ہلایا تھا۔۔۔"اور ہاں میں اپنی بہن سے بہت محبت کرتا ہوں اگر اسے کوئی تکلیف ہوئی تمہاری وجہ سے یا مجھے لگا کہ تم اسے تکلیف دے رہے ہو تو اٹھا کر باہر پھینک دوں گا تمہیں اپنی بہن کی خاطر اگر تمہیں معاف کر کے واپس لا سکتا ہوں اور ایک موقع دے سکتا

ہوں تو یہ بھی سمجھ لو کے۔۔۔۔۔"شہزادا بھی شاہنزیب کو دھمکا ہی رہا تھا۔۔

"کیا ضرورت ہے یہ سب کہنے کی؟؟؟۔۔۔میں جانتا ہوں اگر آپ کو مجھ میں اور ماہنور میں کوئی ایک چناپڑا تو آپ اسے چنو گے"اس نے بڑے ادب سے کہا تو شہزاد وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔وہ زیر لب مسکرانے لگا تھا

شاہنزیب بیڈ پر گرتے ہوئے سوچنے لگا"وہ میرے جانے کے بعد کبھی اس کمرے میں آئی ہی نہیں۔۔۔ کہیں وہ آج بھی راحیل سے تو پیار نھیں کرتی ۔۔۔ نھیں راحیل کی تو شادی ہو چکی ہے۔۔۔۔ہو سکتا ہے کہ ابھی تک مجھے وہ اپنے شوہر کے روپ میں قبول نہیں کر پا رہی ہو۔۔۔پر چار سال ہو چکے ہیں۔۔چار سال بہت ہوتے ہیں۔۔۔۔میں آ گیا ہوں ناں۔۔۔۔سب خود ٹھیک کر لوں گا۔۔۔وہ مجھے اگر ابھی تک اپنے شوہر کے روپ میں قبول

نہیں کر پائی ہے تو کوئی بات نہیں میں ہوں ناں۔۔۔۔۔پر وہ ہے کہاں ؟؟؟۔۔۔۔سب نظر آئے بس وہی نہیں آئی" وہ انہی سوچوں میں گم سم تھا کہ اسے نیند نے ہلکے ہلکے اپنی آغوش میں لے لیا

ارد گرد لوگوں کا ہجوم اور اس ہجوم میں کھڑے ہوئے وہ دونوں۔۔۔پوری محفل میں صرف اس کی آواز گونج رہی تھی جو اس قدر جذباتی ہوئی وی تھی کہ اس نے محفل کا لحاظ بھی نہ رکھا تھا" طلاق تو مجھے۔۔۔۔طلاق دو" وہ بار بار بس یہی کہہ رہی تھی گریبان پکڑ کر۔۔۔جان نکل گئی تھی اس کے منہ سے یہ الفاظ سن کر۔۔۔اس سے جدا ہو جانا اب اس کے اختیار میں نہ تھا۔۔۔۔سانس رک رہی تھی غم و غصے سے دونوں کی آنکھیں لال تھیں ۔۔۔"ماہ نور میری بات تو سنو" بڑی مشکل سے زبان نے ساتھ دیا تھا اس نے التجائی لہجے میں بولا تھا۔۔"مجھے طلاق چاہیے تم نے سنا نہیں۔۔۔تم طلاق دو مجھے۔۔۔تم نے جھوٹا وعدہ کیا تھا مجھ سے تم نے کہا تھا میری شادی

اس سے ہو گی جس سے میں کرنا چاہتی ہوں....اور دھوکے باز انسان دولہے بن کر آ گئے تم۔۔۔۔تم جانتے تھے ناں کہ میری شادی زبردستی کروائی جا رہی ہے۔۔اس شارق سے۔۔۔پھر کیوں؟؟؟۔۔۔کیوں راحیل کی جگہ پر آ کر بیٹھ گئے۔۔۔میں راحیل سے پیار کرتی ہوں شاہنزیب افتخار۔۔۔تم سے نہیں اور اب تو ھر گز کروں گی بھی نہیں کیونکہ تمہاری بے وقوفیوں نے میرے باپ کی جان لی ہے قاتل ہو تم میرے باپ کے۔۔اور میرے پیار کے۔۔۔۔مجھے طلاق دو سنا تم نے" وہ آنکھوں میں نفرت اور لہجے میں کدورت بھرے لفظوں سے شاہنزیب سے طلاق مانگ رہی تھی وہ صرف اس کا گنہگار بنے کھڑا تھا۔۔۔۔

"ماہنور ماہنور" وہ چیختا ہوا اٹھ بیٹھا تھا۔۔خواب سے بیدار ہوا تو خود کو اپنے کمرے میں اپنے بستر پر پایا یہ خوف کہ ایک دن وہ اس سے طلاق کا مطالبہ کرے گی اسے سکون سے سونے نہیں دیتا تھا۔۔۔شاہنزیب کے ماتھے پر

پسینہ چمک رہا تھا۔۔۔"یا خدا میں ماہ نور سے محبت نہیں کرتا تو شاید سب بہت خوش ہوتے۔۔۔ بڑے ابو زندہ ہوتے ہیں مانو یتیم نہ ہوئی ہوتی ۔۔۔۔میں قصور وار ہوں جانتا ہوں پر بے انتہا محبت ہے مجھے اس سے ۔۔۔مجھے صرف ایک موقع ملا ہے اسے پانے کا تو میری مدد کر دے۔۔۔ سب کچھ میرے لئے آسان کر دے۔۔میری راہ میں آنے والی ساری مشکلات کو ہٹا دے۔۔۔۔ تھک چکا ہوں سیراب کے پیچھے بھاگتے بھاگتے۔۔ اب تو مجھے میری محبت عطا کرے تو جانتا ہے میں نے شارق کو اٹھایا ضرور تھا پر اپنے لئے نہیں صرف ماہنور کی خوشی کے لیے۔۔۔اس میں میری کیا خطاء کے آخری لمحے میں راحیل غائب ہو گیا تھا" شاہنزیب اپنے منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے خود سے ہی کلام کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ دعا گو بھی تھا کے اب اس کی منزل اسے مل جائے۔۔۔وہ سونا چاہتا تھا دوبارہ۔۔۔پر نیند تو مانو روٹھی بیٹھی تھی۔۔وہ بستر سے اٹھا اور کمرے سے باہر آیا۔۔۔۔وہ سفید کرتے اور سفید شلوار میں ملبوس تھا۔۔جو نئے اور کلف لگے ہونے کی وجہ

سے چمک رہے تھے۔۔۔وہ ماہنور کے کمرے کے پاس آیا تو دروازہ کھلا دیکھ سمجھ گیا کہ وہ بھی کمرے میں موجود نہیں ہے۔۔۔جب سے آیا تھا اسے دیکھنے کے لئے ترس رہا تھا اور وہ ستم گری کی انتہا کر رہی تھی ایک جھلک تک نہیں دیکھائی تھی اس نے اپنے دیوانے کو۔۔۔رات کافی ہو چکی ہے سب سو رہے تھے پورے گھر میں اندھیرا چھایا ہوا تھا وہ ماہنور کو پورے گھر میں تلاش کرنے لگا۔۔۔۔"او۔۔۔۔نو۔۔۔یہ لائٹ کس وقت کی گئی ہے۔۔۔۔" اسے معلوم تھا کہ سرونڈ کوارٹر سے جنریٹر کافی دور رکھے ہوئے ہیں اس لئے تھوڑی دیر بعد ہی لائٹ آن ہو گی وہ اندھیرے میں ہی ادھر ادھر دیکھتا رہا۔۔۔"کہاں ہو ماہ نور؟؟؟" وہ سب جگہ دیکھ چکا تھا۔۔۔پر وہ اسے نہ ملی "ہو سکتا ہے لائبریری میں ہو۔۔۔۔پر مانو اور لائبریری۔۔۔" وہ سوچنے لگا تھا کہ یہ تو ناممکن ہے۔۔۔"نہیں وہ تو کبھی بھی وہاں جاتی ہی نہیں۔۔۔پر دیکھ لینے میں کیا حرج ہے" وہ سوچتا ہوا لائبریری کے باہر پہنچ گیا تھا۔۔۔۔ ماہنور آرام سے صوفے پر بیٹھ کر موم بتی کی دھیمی دھیمی روشنی میں کتاب

کھول کر بجائے پڑھنے کے شاہنزیب کی تصویر۔۔۔ان میں رکھ کر اپنی آنکھوں کو سکون دے رہی تھی۔۔۔۔

جب سے تم آئے ہو چاچی مجھے دیکھنے ہی نہیں دے رہی ہیں تمھیں۔۔۔" سب کہ رہے ہیں تم پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گئے ہو۔۔۔۔کیا واقعی ہو گئے ہو؟؟؟۔۔۔ایک گھر میں رہتے ہوئے بھی میں تمہیں دیکھ نہیں پا رہی۔۔یہ ستم نہیں تو اور کیا ہے؟؟؟۔۔۔کب تک یوں ہی تصویر سے باتیں کرنی پڑیں گی۔۔۔میں نہیں آسکتی کیونکہ میں مجبور ہوں۔۔۔تم خود آجاؤ۔۔۔۔تم تو مجبور نہیں" یہ کہہ کر وہ شکوہ کر رہی تھی تصویر سے۔۔۔" ابھی تک جنریٹر اون کیوں نہیں ہوا؟؟؟۔۔۔۔لگتا ہے سب پڑے سو رہے ہیں۔۔۔۔بس میں ہی جاگ رہی ہوں" وہ اس کی تصویر کو دیکھ کر منہ بسور کر بولی تھی۔۔۔۔دل کی دھڑکنیں اچانک اسپیڈ میں آگئیں تھیں۔۔ایسا لگا کوئی ہوا کا تیز جھوکا اسے چھو کر گزرا ہو۔۔۔۔۔۔۔لگا شاہ آیا

ہے۔۔۔۔"شاہنزیب" ماہنوریہ کہتے ہوئے کھڑی ہوئی ابھی دروازے کی پیچھے سے زمین پر طرف دو قدم ہی چلی تھی کہ دروازہ باہر سے کھولا ماہنور کو کسی کتاب کے گرنے کی آواز آئی۔۔وہ چونک کر دروازے کے بجائے پیچھے دیکھنے لگی۔۔۔ٹیبل پر رکھی ایک نیلے رنگ کی بک زمین پر گر گئی تھی۔۔۔وہ بک کو دیکھ کر جیسے ہی واپس سامنے کی طرف موڑی۔۔۔۔شاہنزیب اس کے بالکل روبرو کھڑا تھا۔۔۔کمرے میں کافی اندھیرا تھا۔۔۔پھر بھی وہ دونوں ایک دوسرے کو پہچان گئے تھے۔۔وہ دونوں ہی ایک دوسرے کے چہرے کو صحیح سے دیکھ نہیں پا رہے تھے کیونکہ موم بتی ٹیبل پر رکھی تھی جو دروازے سے کافی دور تھی۔۔۔

شاہنزیب اس کی جانب آہستہ آہستہ قدم بڑھانے لگا تھا اور وہ آہستہ آہستہ اپنی طرف بڑھتے ہوئے اس کے قدم دیکھ بغیر پیچھے مڑے۔۔۔۔پیچھے کی جانب قدم لے رہی تھی۔۔۔ماہنوریہ بھول گئی تھی اسے دیکھتے ہی کے ٹیبل

کے پاس ایک بک گر گئی ہے۔۔۔جیسے ہی ماہنور اس بک سے جو زمین پر گری ہوئی تھی۔۔اس کا پاؤں ٹکرایا۔۔۔وہ اپنا بیلنس قائم نہ رکھ سکی اور گرنے لگی۔۔۔شاہنزیب نے تیزی سے اسے اپنی باہوں میں تھام لیا تھا۔۔۔ماہنور نے گرنے کے خوف سے آنکھیں بند کر لیں تھیں۔۔۔۔

موم بتی کی دھیمی دھیمی روشنی اب دونوں کے خوبصورت رخسار پر پڑ رہی تھی۔۔۔ماہ نور اس کی باہوں میں تھی اور وہ اس کے خوبصورت چہرے کو دیوانوں کی طرح تک رہا تھا۔۔۔موم بتی کی دھیمی دھیمی روشنی اس کی سادگی کے حسن کو دوبالا کر رہی تھی۔۔۔ماہ نور سفید رنگ کے قمیض شلوار اور دوپٹے میں ملبوس تھی۔۔۔۔بالوں میں کیچر تھا جو گرتے وقت اس کے بالوں سے پھیسل کر گر گیا تھا اور اس کی گھنی زلفیں کھل گئی تھیں۔۔۔۔

چار سال بعد آج اس نے ماہنور کو دیکھا تھا۔۔۔ماہنور نے اگلے لمحے محسوس کیا تھا کہ وہ شاہنزیب کے حصار میں ہے۔۔۔اس نے آنکھ کھولی تو سامنے اس کا دلبر کھڑا تھا جو اسے ہی گہری بولتی نظروں سے دیوانوں کی طرح تک

رہا تھا۔۔۔۔جسے دیکھنے کے لیے آنکھیں ترس رہی تھیں۔۔۔۔جب وہ خود ہی یوں سامنے آگیا تو وہ مدھوش ہونے لگی۔۔۔۔اس بے چین روح کو قرار آیا تھا اسے دیکھ۔۔۔۔اس کی یوں نزدیکی نے ماہنور کی سانس روک سی دی تھی۔۔۔۔وہ شاہنزیب کو ٹکٹکی باندھ دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔شاہنزیب کا خوبصورت چہرا موم بتی کی دھیمی دھیمی سی روشنی میں بڑا نورانی لگ رہا تھا ۔۔۔آج اس نے ماہنور کو نظروں سے شراب پینا سکھایا تھا۔۔۔وہی شراب جس کا اسے شکوہ تھا کہ ماہ نور نے اسے عادی بنا دیا ہے اب چاہے بھی تو چھوڑ نہ ملی تو مر جائے گا۔۔۔آج جانا تھا کہ محبت کس قدر نہیں سکتا اور خوبصورت ہوتی ہے۔۔۔وہ لمحہ دونوں کی زندگی کا حسین ترین لمحہ تھا۔۔۔۔ماہنور دل بھر کر نظروں میں اسے بساتی رہی۔۔۔آج وہ بہت خوش تھی اور یہ خوشی وہ سمبھال ہی نہ پائی۔۔۔"شاہنزیب" بامشکل یہی لفظ ادا کر سکی۔۔۔اسے اتنے سالوں بعد سکون ملا تھا کہ وہ نشے میں آگئی تھی ۔۔۔۔ماہنور اسی کی باہوں میں بے ہوش ہو گئی۔۔۔۔۔

بہت حسین ہو تم۔۔۔۔بہت۔۔۔میری قسمت بھی کتنی عجیب ہے نا ''
ماہنور۔۔۔۔۔ کبھی تم سے مجھے اتنا دور لے جاتی ہے کہ میں تمہیں دیکھنے تک
کے لئے ترس جاتا ہوں اور کبھی اتنے قریب لے آتی کہ مجھے اس پر پیار آجاتا
ہے۔۔۔۔میں تو صرف خدا سے تمہاری ایک جھلک مانگ رہا تھا اور دیکھو اس
کی کرم نوازی تمہیں میرے اتنا قریب کر دیا کہ مجھے یقین نہیں آرہا اپنی
خوش قسمتی پر'' یہ کہہ کر اسے اپنی گود میں اٹھا لیا۔۔۔۔ایسا لگ رہا تھا کہ
ایک لمحے میں ایک صدی جی لی ہو اس کے ساتھ۔۔۔لائٹ آگئی تھی اس
نے پھوک مار کر موم بتی بجھا کر اپنے کرتے کی جیب میں ڈال لی۔۔جانے لگا
تو نظر اپنی تصویر پر پڑی۔۔۔۔''لگتا ہے حالات اتنے بھی خراب نہیں ہیں
جتنا میں سوچ رہا ہوں'' یہ کہہ کر ماہنور کا چہرہ دیکھ کر مسکرانے لگا
۔۔۔۔اسے اس کے بیڈ پر لا کر لیٹا دیا۔۔''میں ابھی آتا ہوں'' کہہ کر تیز قدم
بڑھاتا ہوا اپنے کمرے کی جانب گیا اور ماہنور کی پازیب جو اتنے سالوں سے

اس کے پاس تھی وہ لے آیا۔۔۔اس کے پاؤں کے پاس ہی بیٹھ گیا۔۔۔۔وہ سیدھا پاؤں میں پازیب پہنی ہوئی تھی۔۔۔شاہنزیب نے بڑی محبت سے اسکے الٹے پاؤں میں بھی پازیب پہنادی۔۔اس کے پاؤں نہایت حسین۔۔۔ سنگ مرمر سے تراشے ہوئے معلوم ہورہے تھے۔۔انہیں دیکھ کر دل جذبات میں آگیا۔۔۔اس کے پاؤں کو چوم کر اسے بڑے پیار سے دیکھنے لگا ۔۔۔۔سو سو جان فدا ہورھا تھا اس پر۔۔نیچے پانی لینے جانے لگا تا کے اسے بے ہوشی سے جگائے۔۔۔وہ جگ لے کر ابھی کمرے سے نکل ہی رہا تھا کہ بھابھی سامنے کھڑی نظر آئیں۔"وہ بھابی میں تو۔۔۔۔۔میں پانی لے کر آتا ہوں۔۔مانو بے ہوش ہوگئی ہے اسے جگانے کے ل ئی ے"بھابھی کی آنکھوں میں حیرت تھی۔۔ کہیں سوال کر رہی تھیں ان کی آنکھیں۔۔۔ جس کے جواب میں وہ یہ بول کر جانے لگا۔۔۔۔

پر مانو بے ہوش کیسے ہوئی؟؟؟"آنکھوں میں ان کے الجھاپن تھا۔۔وہ "
یکھ شاہنزیب نے مزید کچھ نہ کہا۔۔۔صرف یہ بول کر چلا گیا کہ صبح خود
پوچھ لیجئے گا۔۔۔اس نے پانی لا کر بھابھی کے ہاتھ میں دیا اور اپنے کمرے میں
چلا گیا۔۔۔

سب کھانے کی میز پر آچکے تھے وہ ابھی بھی کچن کی طرف دیکھ رہا تھا
۔۔۔سب نے کھانا شروع کیا۔۔۔تو شاہنزیب خاموش نہ رہ سکا"کیا ہو گیا
ہے آپ لوگوں کو؟؟؟ماہنور کے بغیر ہی کھانا شروع کر دیتے ہیں۔۔ستارہ
جاؤ۔۔۔جا کر ماہنور کو بلا کر لاؤ"وہ مزید ماہنور کا اپنی نظروں سے اوجھل ہونا
برداشت نہیں کر پا رہا تھا اس نے سب کے سامنے ہی ماہنور کو بلایا تھا تو سب
یہ دیکھ کر حیرت سے اس کا چہرہ تکنے لگے۔۔"کیا ہوا؟؟؟"سب کو حیرت
زدہ دیکھ وہ ابرو اچکا کر کنفیوس ہو کر بولا تھا۔۔۔اسماء نہ چاہتے ہوئے بھی دبی
دبی ہنسی ہسنے لگی۔۔۔اور باقی سب بھی۔۔شمسہ بیگم نے جو اتنی ساری

پابندیاں ماہ نور پر لگائی ہوئی تھیں ان میں یہ تو کہیں نہ بتایا تھا کہ اگر خود شاہنزیب نے اسے بلایا تو کیا کرنا ہے۔۔۔سب کے چہروں پر مسکراہٹ بکھر آئی تھی۔۔۔شمسہ بیگم جھنجھلا کر بولی تھیں۔۔۔"بیٹا اس نے کھانا کھا لیا ہو گا اس لیے نہیں آئی"ان کے کہتے ہی شاہنزیب ستاہ کو دیکھنے لگا جو اس کے حکم کے باوجود اپنی جگہ ہی حیرت سے کھڑی اسے گھور رہی تھی۔۔۔"کھانا کھا لیا؟؟؟"شاہنزیب نے پوچھا تھا ماہنور کے حوالے سے۔۔۔

"ہاں میں نے کھا لیا"ستارہ کو سمجھ نہیں آیا تھا کہ شاہنزیب ماہ نور کے متعلق پوچھ رہا ہے اس کے نہیں۔۔۔سب اس کا جواب سن ہنسنے لگے تھے۔۔۔

"میں تمہاری نہیں ماہ نور کی پوچھ رہا ہوں"اس نے اپنی بات کل ئی یر کی تھی۔۔۔

نہیں۔۔۔انہوں نے نہیں کھایا ابھی تک" وہ ڈر رہی تھی بتانے میں" کیونکہ شمشہ بیگم اسے نفی کرنے کو کہہ رہی تھیں۔۔۔پر وہ تو بتا چکی تھی ان کی گردن کا اشارہ دیکھنے سے پہلے ہی۔۔

جاؤ اسے بلا کر لاؤ" شاہنزیب نے دوبارا کہا۔۔"کہنا شاہ بلا رہا " ہے" شاہنزیب نے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔داد واور باقی گھر والے بہت خوش ہوئے تھے یہ دیکھ کر کہ شاہنزیب اسے خود بلا رہا ہے۔۔۔

خدا کا شکر ہے شاہ کو احساس ہوا کے ماہنور ہمارے ساتھ کھانا نہیں کھا رہی " ہے۔۔۔اب دعا ہے کہ وہ بیوی کے روپ میں ماہنور کو قبول کر لے" کامران دل ہی دل دعا گو ہوا تھا۔۔

بلارھاہے"دادونے S.M جاؤ ستارہ اور کہو ماہنور سے کے تمھارا"
مسکراتے ہوئے بولا تو سب ہنسنے لگے ستارہ بھی خوشی خوشی اسے لینے
گئی۔۔۔۔

بلارہے ہیں"ستارہ نے خوشی S.M ماہ نور بی بی جی۔۔۔آپ کو ناں "
خوشی اسے بتایا تھا۔۔۔۔

کیا؟؟؟۔۔۔شاہ مجھے ملارہاہے؟؟؟"ماہنور حیرت سے پوچھ رہی تھی۔۔۔"

ہاں جلدی جائیں"اس نے یہ کہہ کر ماہنور کا ہاتھ پکڑا سے کچن سے باہر کیا "
تھا۔۔وہ چلتی ہوئی آئی اور شاہنزیب کے پیچھے آکر ادب سے کھڑی ہو گئی۔
وہ گھبرا رہی تھی کہ نہ جانے کیوں اسے بلایا ہے۔۔۔

کیا؟؟؟"شاہنزیب مڑ کر اسے دیکھتے ہوئے کندھے اچکا کر پوچھ رہا "
تھا۔۔

آپ نے بلایا؟؟؟"ماہ نور کے منہ سے (آپ) کا لفظ سن شاہنزیب "
آنکھیں مسلنے لگا کہ وہ کہیں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہا۔۔۔پھر پھٹی پھٹی
نظروں سے ماہنور کو تکنے لگا۔۔۔

آپ؟؟؟۔۔۔۔۔میں آپ کب سے ہو گیا؟؟؟"وہ آنکھیں جھپکتے ہوئے"
تیزی سے۔۔۔حیرت سے بولا تھا تو سب ہنسنے لگے یہاں تک کہ افتخار
صاحب اور گھر کے دوسرے بڑوں نے بھی بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کو دبایا
تھا۔۔۔شہزاد شاہنزیب کے سامنے ہسنا نہیں چاہتا تھا اس لیے منہ پر ہاتھ

رکھ کھانسنے کی اداکاری کرتے ہوئے مسکراہٹ روکنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔۔۔

تو کیا بولوں؟؟؟" وہ نظر جھکائے بڑے ادب سے پوچھنے لگی "

یہ بھی میں ہی بتاؤں؟؟" اس نے اپنی پیشانی مسلتے ہوئے بولا تھا۔۔۔وہ "
الجھ گیا تھا کے آخر ماہنور اس سے اتنی تمیز سے بات کیوں کر رہی ہے۔۔۔۔

شاہ وہ نروس ہو رہی ہے تم سے۔۔۔اسے اور مت کرو۔۔۔ماہنور بیٹھو "
کھانا کھاؤ۔۔۔ کھانا کھانے کے لئے بلایا ہے" وہ گھبراہٹ میں کیا بول رہی
تھی وہ خود نہیں جانتی تھی اس لیے رومیسا نے کہا تو ماہنور ان کے کہنے پر
اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔

کیا؟؟؟۔۔۔کھانا کھڑے ہو کر کھانے کا ارادہ ہے کیا؟؟؟۔۔آؤ" بیٹھو" شاہنزیب نے جب اسے اتنا گھبرایا ہوا دیکھا تو خود کھڑا ہو کر اس کی چئی پر کھسکا کر اسے پہلے بیٹھایا۔۔۔پھر خود بیٹھ گیا۔۔۔

یہ چل کیا رہا ہے؟؟؟۔۔۔ماہ نور مجھ سے اتنا گھبرا کیوں رہی " ہے۔۔۔پہلے مجھے دیکھ کر بے ہوش ہو گئی اور اب ایسے باتیں کر رہی ہے۔۔۔جیسے پہلی بار ملی ہو۔۔۔جیسے میں کوئی اجنبی ہوں" شاہنزیب الجھ گیا تھا اس نے ولید کو اشارے میں کہا کہ مجھے گارڈن میں آکر ملو تھوڑی دیر بعد۔۔تو ولید نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔

کیا ہوا؟؟؟۔۔۔ایسے کیوں بولایا؟؟" ولید نے بینچ پر بیٹھے ہوئے سوال " کیا تھا۔۔۔

"کچھ جاننا تھا اس لئے۔۔۔"

"میں جانتا ہوں کیا۔۔۔ماہ نور کے بارے میں ناں؟؟۔۔"وہ اندازہ لگا چکا تھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔وہ اتنا عجیب بیہیو یئر کیوں کر رہی ہے جیسے مجھے جانتی تک نہ ہو۔۔ مجھ سے گھبرا کیوں رہی ہے؟؟"وہ پریشان ہو کر پوچھنے لگا۔۔

"تمہارے جانے کے بعد بہت کچھ ہوا ہے یہاں۔۔۔۔جو وہ سہ سہ کر ایسی ہو گئی ہے"ولید نے اسے یہاں ہونے والی ساری باتیں بتائیں تو وہ حیرت سے سننے لگا

تم نے یہ سب مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟؟؟۔۔"وہ پوچھنے لگا پریشان ہو کر" اس نے پیشانی مسلنا شروع کر دی تھی وہ ساری باتیں سننے کے بعد جو ماہ نور کے ساتھ ہوئیں اس کے پیچھے۔۔

"کیونکہ تم خود بہت پریشان تھے اور میں تمہیں مزید پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔اور پھر اگر فرض کرؤ۔۔۔بتا بھی دیتا تو کیا کر لیتے تم۔۔۔سوائے پریشان ہونے کے۔۔۔شہزاد نے تم پر کتنی سختی کی ہوئی تھی ماہ نور کے حوالے سے۔۔۔۔میں سب جانتا تھا پھر تمہیں بتا کر اور زیادہ پریشان کرنا مجھے ٹھیک نہیں لگا۔۔۔۔میں نے سوچا کہ لوگ کچھ بھی بولتے رہیں کیا فرق پڑتا ہے؟؟؟۔۔۔آخری فیصلہ لوگوں کی نظر میں تمہارے ہاتھ میں ہے پر ہم چاروں جانتے ہیں کہ اصل فیصلہ آخری میں ماہ نور کرنے والی ہے۔۔۔۔ اور میری نظر سے دیکھو تو لوگوں نے تمہیں ماہ نور کے اور قریب کر دیا ہے یہ سب کر کے۔۔۔۔وہ نہ صرف تمہیں اپنا شوہر مانتی ہے بلکہ تمہاری عزت

بھی کر رہی ہے۔۔" ولید نے اپنی رائے دی تھی۔۔۔شاہنزیب کھڑے ہوتے ہوئے بولا

"وہ عزت نہیں کر رہی صرف ڈر رہی ہے مجھ سے۔۔۔میری نظر سے دیکھو تو پتہ چلے گا کہ کتنا دور ہو گئی ہے وہ مجھ سے۔۔۔۔وہ گھبرا رہی ہے۔۔ میں تمہیں بتا بھی نہیں سکتا کتنی تکلیف ہو رہی ہے مجھے یہ دیکھ کر کہ وہ اپنے شاہ سے گھبرا رہی ہے۔۔۔جسے وہ اپنے دل کی ہر بات بلا خوف بتایا کرتی تھی" وہ دونوں ہاتھ فولٹ کر غمزدہ لہجے میں گویا ہوا۔۔۔"پتہ ہے میں سمجھ رہا تھا کہ شہزاد بھائی کو مجھ پر ترس آگیا ہے جو خود مجھے ایک موقع دینے چلے آئے ہیں۔۔۔۔اب پتہ چلا وہ میرے لئے نہیں آئے تھے۔۔۔ ورنہ اسماء کی شادی پر کہاں آنے دیا تھا انہوں نے مجھے۔۔۔ہر وقت مجھے یہ کہہ کر ڈراتے تھے کہ وہ ماہنور کو سب بتا دیں گے اگر میں نے اس سے کوئی بھی رابطہ کرنے کی کوشش کی اور پتہ ہے کہ زندگی میں پہلی بار خوف۔۔ڈر

کس بلا کا نام ہوتے ہیں میں نے جانا تھا۔۔۔میں نے چار سال اس خوف کے ساتھ گزارے ہیں کہ کہیں وہ مجھے چھوڑ نہ دے۔۔۔۔۔جب راحیل کی شادی کی خبر ملی تو میں بتا نہیں سکتا کتنا خوش ہوا تھا ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے آدھی جنگ جیت گیا ہوں"اس نے ولید کو اپنے دل کا حال بتایا تو وہ اسے دلاسہ دینے لگا۔۔۔"اس معاشرے کے لوگوں نے مجھے اور اسے بہت تنگ کیا ہے۔۔۔پہلے مجھے دو سال چھوٹا دو سال چھوٹا کر کے اور اب اسے دو سال بڑی دو سال بڑی کر کے۔۔۔اب میں نئی ریت قائم کروں گا اس خاندان میں۔۔۔کے عمر کا محبت میں کوئی دخل نہیں ہوتا اور جس پر ایک بار دل آجائے وہ پھر بڑا اور چھوٹا نہیں ہوتا" شاہنزیب پکا عزم کر چکا تھا کہ اب اسے پانا صرف اس لئے نہیں ہے کہ وہ اس کی محبت ہے بلکہ اس لیے بھی ہے کہ ماہنور کو ستانے والوں کو منہ توڑ جواب بھی دینا ہے۔۔۔

وہ اندر داخل ہوا تو ماہنور ٹی وی لان میں صوفے پر بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔وہ اسے دیکھ چکی تھی۔۔۔""""ہو سکتا ہے مجھے دیکھ کر بھی اندھا کر کے چلا جائے" ماہنور اسے دیکھ دل میں سوچنے لگی۔۔۔پر یہ دیکھ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے کہ وہ چلتا ہوا اسی کی جانب آیا تھا ماہنور نے ایسی اداکاری کی ۔۔۔جیسے فرق ہی نہ پڑھا ہو اس کے آنے کا۔۔۔اور ٹی وی کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔وہ اس کی بالکل برابر میں لگ کر بیٹھ گیا۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔اس کی سانس رُکنے لگی۔۔۔۔۔

تم تو اس وقت ڈائجسٹ پڑھا کرتی تھیں۔۔پھر آج ٹی وی " کیسے ؟؟؟۔۔" وہ ابرو اچکا کر پوچھ رہا تھا۔۔۔۔اس نے ماہنور کو دیکھتے ہوئے پوچھا تو وہ حیران ہوئی کہ اسے آج بھی یاد ہے کہ وہ کس وقت کیا کرتی تھی۔۔۔۔

اگر چاچی آگئیں تو شاہ کے سامنے ہی مجھے عمر میں بڑی۔۔۔دو سال بڑی " اور جو منہ میں آئے گا کہ دیں گئی۔۔۔میں شاہ کے سامنے یہ سب نہیں سننا چاہتی۔۔۔اگر اس کے سامنے اپنی عزت رکھنی ہے۔۔۔تو جتنا اس سے دور رہوں۔۔۔اتنا اچھا ہے ورنہ چاچی دیر نہ لگائیں گئی اس کے سامنے میری عزت کا فالودہ کرنے میں" وہ دل میں سوچ کر گھبرا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

کیا؟؟؟" شاہنزیب اسے دیکھ صرف (کیا) کا لفظ ہی بول سکا تھا کہ وہ تیزی " سے سیڑھیاں چڑھ گئی تھی۔۔۔۔

اب کیا ہوا؟؟۔۔۔ابھی تو کوئی نہیں تھا یہاں۔۔۔اکیلے میں تو بات کر ہی " سکتی تھی" وہ یہ کہ کر ٹی وی بند کر کے منہ بسور چلا گیا۔۔۔۔

****_____*********

ماہنور سیڑھیوں سے نیچے آرہی تھی اور شاہنزیب اوپر جانے کی نیت سے چڑھا تھا پہلی سیڑھی پر جیسے ہی ماہنور نے اسے دیکھا۔۔۔اس کے چہرے کی ہوائیاں اڑ گئیں۔۔۔جو وہ تین چار سیڑھیاں اتری تھی اسے دیکھتے ہی تیزی سے واپس چڑھ گئی۔۔۔"زبردست۔۔۔میں انسان ہوں یا جن؟؟؟۔۔ جسے دیکھتے ہی ڈر کے مارے بھاگ جاتی ہے۔۔۔اف" وہ جھنجھلا کر دانت پیس رہا تھا۔۔۔۔

سارے کزن محفل جمائے ماہ نور کے کمرے میں ہی بیٹھے ہوئے تھے۔۔" ایک خوشی کی خبر سناؤں؟؟؟۔۔جو ابھی نیچے سے سن کر آیا ہوں" کامران نے تجسس پھیلاتے ہوئے پوچھا۔۔۔سب نے فوراً ہی ہاں کہا تھا

"سعدیہ شادی میں نہیں آرہی ہے"بس کامران کا خوش خبری دینا تھا کہ سب خوش ہو کر "اووووو" چیخنے لگے۔۔۔

"ارے یار پوری بات تو سن لو اور چاچی جان اس سے بہت ضد کر رہی ہیں کہ وہ آئے" کامران کو پوری بات بولنے کا موقع ہی نہیں دیا تھا اس کے سارے کزنوں نے تو ان کو روکتے ہوئے۔۔۔وہ اپنی بات پوری کر رہا تھا جو ادھوری رہ گئی تھی۔۔۔"او۔نو" سب کے چہرے کی خوشی ایک لمحے میں ہی بدل گئی تھی یہ سن۔۔۔۔

"مانو بے فکر ہو جاؤ مجھے نہیں لگتا کہ شاہ کا فیصلہ سعدیہ کے آنے یا نہ آنے سے بدلنے والا ہے"۔۔۔۔راحیل نے دلاسہ دیا تھا۔۔۔۔

مجھے تو لگتا ہے وہ تمہیں اپنی بیوی کے روپ میں قبول کرنے کے لیے تیار" ہے"ثانیہ راحیل کے بالکل برابر میں بیٹھی تھی۔۔۔اس نے بھی رحیل کی بات کی تائید کی

اگر سعدیہ نہ آئی تو مجھے لگتا ہے سب کچھ بہت جلدی ٹھیک ہو جائے گا " ماہنور اور شاہ کے درمیان"بھابھی اندازہ لگاتے ہوئے

پر ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔وہ آجائے گی دیکھ لینا۔۔۔وہ تو صرف نخرے " دکھا رہی ہے اور چاچی جان اٹھا بھی رہی ہیں۔۔۔دیکھ لینا کل پرسوں تک یہاں موجود ہو گی۔۔۔"اسماء نے کہا منہ بسور کر تو سب اس کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلانے لگے۔۔۔کمرے میں شاہنزیب کے علاوہ سارے کزن موجود تھے۔۔۔۔

چھوٹی مامی جان اگر آپ بولیں گی تو ہم سعدیہ خالہ کی کار کے ٹائر پنچر " کر دیں گے پھر وہ آہی نہیں سکیں گی" جنید جمشید جو ماہنور کے دونوں سائیڈوں سے بالکل لگ کر بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگے تو سب ان کی معصومیت دیکھ مسکرا دیئے۔۔۔۔

کاش میرے بچوں ٹائر پنچر کرنا مسئلے کا حل ہوتا تو کب کا کر ڈالتے " "شاہزیہ نے ایک گہرا سانس لیتے ہوئے افسردہ لہجے میں کہا۔۔۔۔ شہزاد بالکل خاموش بیٹھا ہوا تھا اور ولید بھی۔۔۔۔۔

میں بتا رہی ہوں اگر وہ آئی ناں تو سارا مسئلہ خراب ہو جائے گا۔۔۔۔ وہ" آتے ہی شاہ سے چھپکلی کی طرح چپک جائے گی" اسماء منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے بولی تھی۔۔۔ سب یہ سن پریشان ہو گئے تھے۔۔۔۔

چلو یار فکر مت کرو۔۔۔وہ اگر چھپکلی بنے گی تو میں اس کا چھپکلا بن جاؤں گا۔۔۔وہ جیسے شاہ کے پاس جانے کی کوشش کرے گی میں ویسے ہی اس کے اور شاہ کے درمیان دیوار بن کر کھڑا ہو جاؤں گا" کامران نے آنکھ مارتے ہوئے شوخی سے بولا توسب ہنسنے لگے۔۔۔۔

اللہ کرے وہ آئے ہی نہ" راحیل نے دعا کی تھی توسب نے اجتماعی دعا کی طرح "آمین" کہا تھا

اور اگر آگئی۔۔۔جو پتہ ہے۔سب کو۔۔ضرور آئے گی توسب تیار رھنا۔۔۔ذراسہ بھی اسے شاہ کے قریب جانے کا موقع نہیں دینا" شاہزیہ آپا نے بولا توسب ہاں میں ہاں ملانے لگے

شاہنزیب جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا ماہنور بیڈ پر ہی مارے خوف کے کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔سب اسے حیرت سے دیکھنے لگے کہ اچانک کیا ہوا ہے۔۔۔"کیا ہوا کھڑی کیوں ہو گ ئی یں اچانک ؟؟؟"کسی نے شاہنزیب کو آتا ہوا نہیں دیکھا تھا سوائے مانور کے تو سب حیرت سے اسے اچانک کھڑا ہوتا دیکھ سوال کر رہے تھے

میں آتی ہوں "ماہنور یہ کہہ کر بیڈ سے اتر کر اس کے پاس سے ہی گزر کر " کمرے سے نکل گئی اور وہ دیکھتا سہ رہ گیا

واہ جی واہ۔۔۔اگر اتنی ہی رفتار سے میری محبت کی گاڑی چلتی رہی تو شہزاد" بھائی کے بچوں کی شادی تک تو میں ماہ نور کو منا ہی لوں گا" وہ دل ہی دل کڑ کڑا کر رہ گیا تھا۔۔۔وہ کمرے میں بیٹھا سب کی باتیں سنتا رہا پر وہ ظالم حسینہ تو ایسی گ ئی کہ لوٹی ہی نہیں۔۔بیچارہ دروازے پر نظر جمائے ہی بیٹھا رہا۔۔۔

شاہ تم نے سنا تو ہو گا ریشم کی بھاری منگنی ہو رہی ہے" شاہنزیہ آپا اسے دیکھ "
بولیں۔۔۔

ہاں۔۔۔پر اس کی منگنی تو ہو چکی تھی پھر دوبارہ کیوں؟؟؟۔۔۔اور وہ بھی"
صباء باجی کی مایوں والے دن۔۔۔۔بات سمجھ نہیں آئی" شاہنزیب الجھ کر
پوچھنے لگا

ارے وہ منگنی ہلکی ہوئی تھی۔۔گھر کے ہی افراد تھے بس۔۔۔تو ریشم "
صاحبہ رونے لگیں کہ میری بھاری منگنی کرو۔۔۔اسے بھاری منگنی اور
دولہن بنے کا بہت شوق ہے۔۔آسان تھوڑی ہوتا منگنی کرنا وہ بھی بھاری
۔۔۔اتنے کام ہوتے ہیں اور پھر شادی کے دنوں میں۔۔۔اوپر سے پھوپھو کا
کوئی بیٹا بھی نہیں ہے۔۔۔اس لئے بڑی پھوپھو نے صرف اس کا دل

رکھنے کے لیے صباء باجی کی مایوں میں اس کی بھاری منگنی کا کہہ دیا۔۔۔ویسے بھی مایو کافی بڑے پیمانے پر ہو رہی ھے۔۔۔کیا فرق پڑ جائے گا وہ دلہن بن کر بیٹھ جائے گی اور دو تین رسمیں ہو جائیں گیں"اسما نے بولا تو شاہنزیب اور راحیل دونوں سوچوں میں گم سم ہو گئے

"ماہنور کو تو دلہن بننے کا بہت شوق تھا پر شادی جس طرح ہوئی وہ انجوائے ہی نہیں کر سکی۔۔"شاہنزیب کو احساس ہوا تھا۔۔۔

"کیا؟؟؟"راحیل کو احساس ہوا تھا کہ ثانیہ کے بھی بہت خواب ہوں گ ئے شادی کو لے کر۔۔۔آخر وہ بھی تو ایک لڑکی تھی۔۔۔وہ ثانیہ کو اداس نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔تو وہ الجھ کر پوچھنے لگی۔۔۔

"کچھ نہیں"راحیل نے نفی میں گردن ہلا دی۔۔۔

*******_____**********

وہ کچن میں داخل ہوئی تو سب سے پہلے اپنے بالوں کو فولٹ کر کے کیچر کر لیا۔۔۔وہ لائٹ برون رنگ کے سادھے سے لباس میں ملبوس تھی۔۔۔ کانوں میں سونے کی چھوٹے سے ٹوپس تھے۔۔۔اس نے ایپرین باندھا اور جہاں آٹا گوندنا تھا وہاں کے سلیپ کو صاف کی۔۔۔۔تھال دھو کر لائی ی اور سلیپ پر رکھا۔۔۔''ارے یہ آٹا کس نے اوپر والے باکس میں رکھ دیا؟؟۔۔۔۔۔میرا تو ہاتھ بھی نہیں جاتا۔۔۔'' وہ یہ سوچ کر ہاتھ ٹاؤل سے صاف کر کے پاؤں کے انگوٹھے پر کھڑے ہو کر اتارنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔''او۔۔۔یار۔۔۔اس کا کیپ تک نہیں لگا ہوا۔۔۔ضرور یہ ستارہ کا کام ہے۔۔۔یہ ہر وقت بس کام چوری کرتی ہے۔۔ستارہ۔۔۔۔ستارہ'' وہ کہ کر چلائی تھی۔۔اس کا ہاتھ پہنچ ہی نہیں رہا تھا اس بکس تک۔۔۔ستارہ تو نہ

آئی ی پر شاہنزیب آگیا تھا۔۔۔وہ فورا مڑی تھی۔۔۔وہ چلتا ہوا اس کی جانب آیا تو ماہنور سیدھے ہو کر کھڑی ہو گئی۔۔"یہ میرے دل کو کیا ہو جاتا ہے شاہ کے آتے ہی" ماہنور کے دل کی دھڑکنوں نے اسپیڈ پکڑ لی تھی۔۔۔

میں اتار دیتا ہوں" شاہنزیب نے آتے وقت دیکھ لیا تھا کے ماہنور آٹے " کے باکس کو اتارنے کی کوشش کر رہی ہے۔۔شاہنزیب ماہنور سے لمبا تھا وہ اس کے کندھے سے تھوڑی اونچی تھی۔۔۔شاہنزیب مسکراتا ہوا ماہنور کو دیکھنے لگا۔۔۔اس کا ہاتھ باآسانی آٹے کے بکس تک ہاتھ پہنچ گیا تھا پر اس کا سارا دھیان ماہنور پر تھا جو اس کے بالکل نزدیک کھڑی تھی۔۔۔شاہنزیب اسے محبت بھری نگاہ سے تکتے ہوئے مسکراء رہا تھا۔۔اس کی نظروں کی تپش کو ماہنور اپنے چہرے پر محسوس کر پا رہی تھی۔۔اس نے نظریں جھکا لیں۔۔۔ شاہنزیب نے آٹے کے باکس پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔۔۔اس کے اوپر والے حصے کو پکڑ کر کھڑا رہا اور ماہنور کو دیوانوں کی طرح دیکھتا رہا۔۔۔شاہنزیب ماہنور

کو دیکھنے میں اتنا مگن تھا کہ اس نے دیھان ہی نہ دیا کے بکس کا کیپ نہیں ہے اور اس نے جیسی ہی بے دھیانی میں آٹے کا باکس میں اتارنے کی نیت سے باکس آڑا ہو گیا۔۔۔اور سارا آٹا شاہنزیب پر آکر گرا۔۔ کھینچا تو

کہیں پر نگاہیں اور کہیں پر نشانہ لگاؤ گے تو یہی ہو گا شاہنزیب میاں" "
بھابھی مسکراتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔ماہ نور بھی مسکرانے لگی تھی۔۔۔وہ پورا آٹے سے لت پت ھو گیا تھا۔۔۔وہ خود کو جھاڑنے لگا تو اس کی نظر ماہنور کے مسکراتے سراپے پر پڑی۔۔۔۔۔چار سال بعد اس کا مسکراتا ہوا خوبصورت چہرہ دیکھ وہ آٹا جھاڑنا بھول اسے ہی دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔۔

" شاہ آج تک میں نے تمہارے لئے کتنی چالیں چلیں اور تم تھے کہ کسی میں پھنستے ہی نہیں تھے اور آج دیکھو میرے بغیر کچھ کیے ہی تمہارا یہ حال ہو گیا"
اسے پورنا وقت یاد آگیا تھا۔۔۔جب وہ کتنی کوششیں کیا کرتی تھی اسے تنگ

کرنے کے لیے۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے سب بھول گئی تھی اس لمحے۔۔
اسے آٹے میں لت پت دیکھ اور بولنے لگی تھی۔۔۔پر اگلے ہی لمحے وہ
خاموش ہو گئی۔۔۔اس کے چہرے سے مسکراہٹ بھی غائب ہو گئی تھی اور
وہ تیزی سے کچن سے باہر چلی گئی۔۔۔

******_____**********

کامران گھر میں آیا تو سب کے منہ اترے ہوئے تھے ''کیا ہوا؟؟؟'' وہ اسما
سے پوچھنے لگا'' وہی جس کا ڈر تھا۔۔۔چھپکلی شام سے گھر میں ہے اور تم صبح
سے غائب ہو'' اس نے بولا تو کامران بے ساختہ بول اٹھا'' تو آ گئی وہ
؟؟؟'' اسماء نے جواب میں اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔

ارے چاچی جان نے اس سے کہا تھا کہ جب تک وہ نہیں آئے گی شادی کی رسمیں شروع نہیں ہونے دیں گی کیونکہ آخر وہ ان کی اکلوتی بھانجی ہے" رومیسا آپا نے آکر کامران سے کہا۔۔

اچھا وہ ابھی کہاں ہے؟؟؟" کامران نے استفسار کیا۔۔۔ "

"تمھارے کمرے میں"

کیا؟؟۔۔وہ میرے کمرے میں کیوں ہے؟؟" وہ ابرو اچکا کر "

اس لئے کیونکہ ہم نے اس سے کہا کہ وہ تمہارے کمرے میں جا کر آرام کر" لے" رومیسا آپا نے کہا

پر یہ تو غلط ہے یار آ۔۔۔پ لوگ اسے میرا کمرہ کیسے دے سکتے ہیں"
؟؟کامران شکوہ کر رہا تھا

او۔۔۔ھو۔۔سارے کمرے بھرے ہوئے تھے۔۔وہ لڑکی ہے۔۔" صوفے پر تھوڑی سولا سکتے۔۔۔اس لئے تمہارا کمرا دینا پڑا اور تم جاؤ اور جا کر اس کے سامنے ایسی اداکاری کرو جیسے تمہیں اس کا بڑا خیال ہے اور تم خود کہ کر گئے تھے کہ تمہارا کمرہ اسے دے دیا جائے"اسما نے کہا تو وہ غصے سے گھورنے لگا

یہ بتائیں میں کس اینگل سے آپ لوگوں کو بیوقوف نظر آتا ہوں"اس " نے طنزیہ سوال کیا تو اسماء اس کا منہ پکڑ کر اس کے چہرے کا معائنہ کرنے لگی ۔۔۔بڑی سنجیدگی سے۔۔۔

کیا دیکھ رہی ہو؟؟؟"کامران نے جنھجھلا کر ہاتھ ہٹاتے ہوئے بولا تھا"

یہی کہ ایسا کون سہ اینگل ہے جس سے تم بے وقوف نظر نہیں آتے"اسماء"
نے سنجیدگی سے کہا تو رومیسا آپا مسکرا دیں۔۔۔اسما نے اچھا خاصا ذلیل کر دیا
تھا کامران کو۔۔۔

مسکرا لیں۔۔۔ مسکرا لیں۔۔۔پر میں بتا دوں۔۔میں اپنا کمرہ اس چھپکلی کو "
نہیں دینے والا"کامران نے غصے سے گھورتے ہوئے دونوں کو کہا۔۔۔

یار ایک روم کی تو بات ہے۔۔۔شئیر کر لو نا اس سے۔۔۔رات کو وہ "
سو جایا کرے گی اور دن میں تم رہ لینا"رومیسا آپا نے کہہ کر اسے مزید غصہ
دلا دیا تھا

"واہ جی واہ۔۔۔۔کیا بات ہے۔۔۔آپ لوگ تو ایسے بول رہے ہیں جسے میں نیکما پورے دن گھر میں ہی پڑا رہتا ہوں۔۔۔۔میں تو خود اپنے کمرے میں رات کو سونے کے لئے ہی جاتا ہوں۔۔میں کچھ نہیں جانتا۔۔۔میرا روم مجھے واپس چاہیے۔۔۔اور میں ابھی جا کر خالی کروا تا ہوں۔۔۔ویسے بھی چاچی جان نے بلایا ہے ناں اسے۔۔۔۔تو وہی اس کے رہنے کی جگہ بھی کریں" کامران غصے سے بول کر سیڑھیوں کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

"او۔۔۔ہو۔۔۔۔۔۔کامران سمجھا کرو۔۔ایک کمرے کی تو بات ہے"اسما نے التجائی انداز میں کہا تھا۔۔۔

"رومیسا آپا نے خود سوچو اس کی نظر میں تمہاری عزت کتنی بڑھ جائے گی" اسے سنہرے خواب دیکھائے تھے۔۔

آپا۔۔۔مجھے اس کی نظر میں عزت نہیں بڑھانی۔۔۔میرا کام بس اسے " شاہنزیب سے دور رکھنا ہے اور رہی بات روم کی تو وہ میں نہیں دینے والا۔۔ کل سے شادی کی تیاریاں شروع ہو رہی ہیں اگر چھپکلی کو روم دیا۔۔۔تو خود چھت پر جا کر سونا پڑے گا۔۔۔ایک تو پورا دن بھاگم دوڑی میں گزرے گا اور اس پر آپ چاہتی ھیں کے رات کو سونے کے لئے میں چھت پر جاؤں۔۔ہر گز نہیں"کامران نے صاف انکار کیا اور غصے سے سیڑھیاں چڑھ گیا۔۔۔

دیکھو ذرا میری بہنیں ہیں یا دشمن؟؟؟۔۔۔۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ " کوئی روم خالی نہیں ہے۔۔۔میرا روم اس چھپکلی کو دے دیا ابھی جا کر اسے باہر نکالتا ہوں میں اپنا روم کسی سے شیئر نہیں کرنے والا"کامران دل ہی

دل کڑتا ہوئے دروازہ نوک کیا۔۔۔دو تین بار نوک کرنے کے باوجود کوئی جواب نہ ملا تو خود ہی کمرے کا دروازہ کھول کر داخل ہوا۔۔۔

اسے سعدیہ اپنے سامنے نماز پڑھتی ہوئی نظر آئی۔۔۔وہ پیلے رنگ کے سوٹ میں تھی اور سفید رنگ کا دوپٹہ اس نے رکعات کی طرح باندھا ہوا تھا۔۔۔اس لمحے کامران اسے دیکھتے ہی رہ گیا۔۔۔اس نے زندگی میں پہلی بار سعدیہ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔نہ صرف چونکہ بلکہ دل ہی دے بیٹھا۔۔۔وہ اسے ٹکٹکی باندھے حیرت سے دیکھنے لگا تھا۔۔۔وہ اتنی حسین لگ رہی تھی کہ اس کی نگاہ کا مرکز بن گئی۔۔۔۔۔سعدیہ کے وجود سے اسے نور نیکلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔اس نے بہت بار سعدیہ کو برانڈڈ کپڑوں اور جیولری میں دیکھا تھا پر آج بات اور تھی۔۔۔جیسے ہی وہ سجدے میں گی۔۔۔کامران بیٹھ گیا۔۔۔سعدیہ جتنا خدا کے آگے جھکتی۔۔۔کامران کا دل اس کے آگے اتنا ہی جھکنے لگا۔۔۔وہ اتنی حسین لگ رہی تھی کہ وہ سب

بھول بیٹھا تھا۔۔۔اس کا یہ روپ کامران کو گرویدہ کر گیا تھا۔۔۔۔اس کا نورانی چہرہ۔۔۔۔اس کے گلابی ہونٹ جو اس لمحے اللہ کی عبادت میں مشغول تھے۔۔۔اس کی کھڑی ناک پر ہلکا سا گیلا پن تھا شاید وہ ابھی ابھی وضو کر کے نماز پڑھنے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔اس کی آنکھیں جو خدا کے حضور جھکی ہوئی تھیں۔۔اس نے سلام پھیرا تو کامران کو خود کو گھورتا ہوا دیکھ حیران ہوئی۔۔۔۔کامران بالکل اس کے سامنے دروازے کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

سعدیہ نے محسوس کیا کہ وہ تو کھیں کھویا ہوا ہے اس کی جانب چلتی ہوئی آئی اور آنکھوں کے آگے چٹکی بجا کر ''یہاں کیوں بیٹھے ہو؟؟اور تم بالکل سامنے ہی کیوں بیٹھ گئے تھے؟؟؟۔۔۔جب دیکھ لیا تھا کہ میں نماز پڑھ رہی ہوں تو چلے جاتے۔۔۔۔تمہیں پتا نہیں ہے کیا نمازی کے سامنے نہیں آتے ''سعدیہ تھوڑا سہ جھکی تھی چٹکی بجانے کے لیے اس کی آنکھوں کے

سامنے۔۔۔۔۔جیسے ہی کامران ہوش میں آیا وہ سیدھے کھڑے ہو کر کامران سے بات کرنے لگی۔۔۔۔۔

کامران گھبرایا ہوا تھا وہ ایک لمحہ بھی وہاں نہ رکا اور باہر آگیا۔۔۔اس کے حواس ابھی تک کام نہیں کر رہے تھے۔۔۔کامران سمجھ نہیں پا رہا تھا اس کے ساتھ سعدیہ نے کیا۔۔۔کیا ہے؟؟؟۔۔۔۔۔وہ تیزی سے چلتا ہوا نیچے آیا تو اسماء اور رومیسا اس کا چہرے ہ جو پسینہ پسینہ ہوا تھا دیکھ حیران ہوئے۔۔۔۔۔

کیا ھوا؟؟؟" وہ دونوں پریشان ہو کر استفسار کرنے لگیں۔۔۔وہ سمجھ ہی" نہیں پا رہا تھا کہ ہوا کیا ہے۔۔۔۔تو ان کو کیا بتاتا۔۔۔نفی میں گردن ہلا کر واپس چلا گیا۔۔۔اس بار وہ چھت پر گیا تھا۔۔۔چاند کو دیکھا تو سعدیہ کا سراپا جو نورانی تھا آنکھوں میں گھومنے لگا۔۔۔۔"مجھے سعدیہ کو دیکھتے وقت کیا ہو

گیا تھا؟؟؟۔۔۔۔کیوں آج اتنی حسین لگی مجھے؟؟؟۔۔۔میں نے تو اسے۔۔۔۔ کبھی اس نظر سے دیکھا تک نہ تھا پھر آج یہ کیسا جادو کیا اس نے مجھ پر۔۔۔وہ بھی کیا سوچتی ہو گی میرے بارے میں۔۔۔۔کے کامران مجھے کیسے دیکھ رہا تھا" وہ خود سے الجھ کر سوال کر رہا تھا جس کا اس کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔۔۔۔

راحیل آفس میں بیٹھا ہوا تھا کامران کے ساتھ اس کے روم میں "سر ۔۔۔۔راحیل سر سے کوئی جینٹل مین ملنے آئے ہیں۔۔بہت اصرار کر رہے ہیں کے راحیل سر سے ملے بغیر نہیں جائیں گے"

آنے دو" اس نے اجازت دے دی تھی بغیر راحیل سے پوچھے"

کون ہے؟؟؟" راحیل نے اسے انٹر کام پر بات کرتے سنا تو پوچھا"

"تیرا سسر۔۔۔بہت دنوں سے آفس کے چکر کاٹ رہا ہے تم سے بس ایک بار ملاقات کرنا چاہتا ہے اس لیے تو میں نے تمھیں آفس بلایا ہے" کامران نے اسے بلانے کی وجہ بیان کی تھی۔۔

"مجھے اس سے کوئی بات نہیں کرنی پہلے بتا دیتا اس وجہ سے بلا رہا ہے تو اپنا وقت یہاں آنے میں ضائع نہیں کرتا" راحیل غصے سے بولا۔۔

"یار سن تو لے کے وہ بولنا کیا چاہ رہا ہے۔۔۔" کامران نے اپنی چی ئی رسے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اسے اقبال سے بات کرنے کے لیے اکیلا چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔

میں آئے کمنگ" وہ دروازہ نوک کرتے ہوئے اجازت طلب کرنے "
لگے۔۔۔

یس پلیز" راحیل نے کہا تو وہ اندر آ گئے۔۔۔"

بیٹھیں" راحیل نے اپنے سامنے والے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا "
تھا۔۔۔ تو وہ بیٹھ گئے

بیٹا وہ میں" اقبال کا تو آج رنگ ہی بدلا ہوا تھا اس کے منہ سے اپنے لئے بیٹا "
سن راحیل چونکا تھا۔۔ "آپ مجھے راحیل بولیں۔۔" راحیل نے انھیں ٹوک
دیا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے جیسا تم بولو۔۔۔۔بیٹا۔۔۔"ان کی زبان سے پھر بیٹے کا لفظ " پھیسل گیا تھا۔۔۔جسے وہ فوراً ہی درست کرتے ہوئے بولے "نہیں راحیل وہ میں"

کھانا منگاؤں یا کافی۔۔۔۔ویسے شام کا وقت ہے چائے زیادہ اچھی رہے " گی۔۔۔کیا پسند کریں گے ؟؟؟"راحیل مہمان نوازی کرنے لگا تو وہ انکساری سے نفی کرنے لگے۔۔۔"ایسے کیسے نہیں۔۔۔جب میرے گھر والے آپ کے گھر رشتہ لائے تھے۔۔۔تو آپ نے ان کو کھانا کھلایا تھا"راحیل نے طنزیہ کہا۔۔مانو وہ اس کھانے کا بدلہ پورا کر رہا ہو۔۔۔اس نے خود ہی کھانا آرڈر کر دیا۔۔۔"تو بولیں کیسے آنا ہوا؟؟؟۔۔۔کیوں ملنا چاہتے تھے آپ مجھ سے ؟؟؟"اقبال کپڑے تو ٹھیک ٹھاک پہنا ہوا تھا مانا تھوڑے پرانے تھے پر ابھی بھی چمک رہے تھے۔۔۔

وہ میں یہ ثانیہ کے سارے کاغذات لے آیا ہوں۔۔۔یہ لو "

بیٹا۔۔۔او۔۔۔سوری۔۔۔میرا مطلب راحیل۔۔۔۔اس میں ثانیہ کی ڈگریاں بھی ہیں تاکہ اگر وہ نوکری کرنا چاہے تو آرام سے کر لے۔۔۔میں تو اسے کرنے نہیں دیتا تھا اس لیے کبھی کام ہی نہیں آئی یں۔۔۔پر بہت شوق ہے اسے ٹیچنگ کرنے کا" اقبال صاحب نے یہ کہہ کر اس کی جانب ایک کالے رنگ کی فائل بڑھائی تھی راحیل نے فورا لے لی۔۔۔آج اقبال کے چہرے پر نہ وہ آکڑ تھی نہ غرور اور نہ ہی راحیل کو دیکھتے وقت نظروں میں حقارت و نفرت۔۔۔وہ چہرے سے بہت غمگیں لگ رہے تھے اتنے کے کیسا لگ رہا تھا کہ وہ ابھی رو دیں گے۔۔۔

راحیل ایک اور بات بولنا چاہتا ہوں وہ بہت ضروری ہے" انہوں نے کہا " تو راحیل نے کوفت ظاہر کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔"بیٹا میری بیٹی بے قصور ہے وہ تو یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ اس کا رشتہ تمہارے گھر سے

آیا ہے۔۔۔میں اپنی بیٹی سے بہت پیار کرتا ہوں اور وہ تم سے اور یہ بات وہ مجھے بہت سال پہلے ہی رومیساء کی شادی پر بتا چکی تھی۔۔۔۔وہ بہت خوش تھی اور چاہتی تھی کہ میں تم سے ملوں۔۔۔وہ میری نازک سی بچی ہے پھولوں کی طرح پلی ہے میں نے اسے کبھی کسی چیز کے لیے انکار نہیں کیا۔۔۔اس لیے جب اس دن میں تم سے ملا تو اس کے سامنے اچھے طریقے سے ملا اور اس کے جاتے ہی اپنی سوچ کے مطابق جیسا میں تمھیں سمجھتا تھا ویسے بات کی''ان کے اس انکشاف نے راحیل کو حیران کر دیا۔۔۔

رومیسا آپا کی شادی والے دن جو آپ بات کر رہے تھے وہ ثانیہ کے متعلق '' کر رہے تھے؟؟؟''راحیل بے ساختہ پوچھ بیٹھا۔۔

ہاں''اقبال صاحب نے فوراً اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔ان کا جواب اسے'' پرانی یادوں میں لے گیا تھا وہ تو سمجھتا تھا کہ اس دن انھوں نے جو کچھ کہا تھا وہ

ماہنور کے متعلق تھا۔۔۔۔"ہاں۔۔۔اور جب وہ ماہنور کی شادی پر یہاں آئی تھی تو یہ ارادہ کر کے آئی تھی کہ تم سے اپنے دل کی بات کہہ دے گی وہ بالکل ویسی لڑکی بن جانا چاہتی تھی جیسی لڑکی تم چاہتے تھے جیسی تم نے اپنی ڈائری میں لکھی تھی اس نے خود کو بدلنا شروع کیا تو ہمیں بالکل پسند نہیں آیا۔۔وہ کیوں تم جیسے لڑکے کے لیے خود کو بدل رہی ہے؟؟؟۔۔۔۔وہ تم سے محبت کرتی تھی یہ بات تمہاری ماں کو بھی اس نے خود بتائی تھی اور اپنی خواہش بھی ظاہر کی شادی کرنے کی اور تمہاری ماں بھی بہت خوش ہوئی تھیں یہ سن کر۔۔۔۔پھر اسے پتہ چلا کہ تم کسی اور سے پیار کرتے ہو وہ بری طرح ٹوٹ گئی تھی ہر وقت غمزدہ رہتی۔۔۔بڑی مشکل سے ہم اسے تمہاری یادوں سے نکال رہے تھے۔۔۔تم سوچ بھی نہیں سکتے کتنے خواب تھے اس کی آنکھوں میں۔۔کہتی تھی پاپا میں بھی رومیسا آپا جیسی شادی کروں گی ۔۔کبھی کہتی میں امریکا میں نہیں بلکہ پاکستان میں شادی کروں گی تاکہ میرے سارے کزن اس شادی کو اسی طرح یادگار بنائیں جیسی رومیساء آپا کی

بنائی تھی۔۔۔۔پھر اچانک ایک دن تمہارے گھر والے رشتہ لینے آئے میرا خون کھول گیا تھا کہ جب تم کسی اور سے محبت کرتے ہو۔۔۔تو تمہارے گھر والے میری بیٹی کا رشتہ لے کر کیوں آئے ہیں مجھے لگا انہیں میری بیٹی نہیں بلکہ اس کی جائیداد میں انٹرس ہے۔۔میں نے تمہارا رشتہ لانے پر بہت بے عزتی کی تمہاری دادو کی تمہاری ماں کی تمہاری بہن اور چاچی کی۔۔۔۔"

وہ یہ کہہ کر خاموش ہو گئے ان سے مزید بولا نہیں جا رہا تھا آواز کافی روہانسا ہو گئی تھی۔۔۔۔

راحیل کا منگوایا ہوا آرڈر آ گیا تھا۔۔۔وہ یہ دیکھ کر بہت حیران ہوا کہ وہ صرف کپڑے ہی اچھے پہنے ہوئے تھے۔۔۔جیسے ہی ان کے آگے چائے اور اس کا سامان لگا۔۔۔بھوکوں کی طرح اس پر ٹوٹ پڑے وہ جلدی جلدی کھا رہے تھے ان کی حالت دیکھ راحیل بہت افسردہ ہو گیا۔۔۔اس کا بدلہ پورا ہوا تھا وہ اقبال کو آج اس حالت کو پہنچا چکا تھا کہ وہ روٹی روٹی کا محتاج تھا شاید یہی

وجہ تھی کہ اس نے اپنی ضد چھوڑ دی اور ثانیہ کو آج پوری طرح راحیل کے حوالے کر دیا تھا۔۔۔

"اور منگاؤں؟؟؟" راحیل اسے یوں کھاتا دیکھ عجیب طرح کی کیفیت میں گرفتار ہو گیا تھا۔۔۔اس کا ذہن مفلوج ہو گیا اس نے نہایت رحم کھا کر اقبال سے کہا۔۔۔

"نہیں بیٹا۔۔۔بس۔۔۔۔ہمارے یہاں کہتے ہیں کہ دامات کے گھر کا پانی بھی نہیں پیتے۔۔۔میں نے تو پھر بہت کچھ کھا لیا ہے۔۔۔۔اور ہاں بیٹا میں جانتا ہوں کہ تم مجھ سے بدلے کے لیے یہ سب کر رہے ہو پر میں سچ کہتا ہوں ۔۔۔ثانیہ کا اس میں کوئی قصور نہیں۔۔۔مجھے تو میرے غرور کی سزا مل رہی ہے جو ملنی بھی چاہیے پر اسے کیوں؟؟؟" وہ یہ کہہ کر اٹھ کھڑے ہوئے تھے ان کی آنکھوں میں آنسو تھے جسے وہ صاف کر رہے تھے وہ صرف بول

نہیں رہے تھے کہ وہ شرمندہ ہیں۔۔۔وہ واقعی شرمسار تھے اور ان کا یہ معافی مانگنا راحیل کو بھی شرمسار کر گیا تھا۔۔۔وہ جاتے جاتے واپس مڑے

"بیٹا۔۔۔اگر ہو سکے تو ہمیں معاف کر دینا اور تمہاری پھوپھو کہہ رہی تھیں کہ ایک بار تم سے کہہ دوں۔۔۔اس لیے بول رہا ہوں کہ اپنی شرط ختم کر دو اور ہمیں ہماری بیٹی سے ملنے دو۔۔۔ہم بوڑھے اپنی لخت جگر کو دیکھنے ہیں" انہوں نے التجائی انداز میں کہا۔تو راحیل کے لئے ہر لمحہ ترستے شرمندگی کی اتھا گہرائیوں میں اتر گیا۔۔۔راحیل نے مگر اقبال صاحب کو کوئی ی تاثر نہ دیا۔۔۔تو اقبال صاحب وہاں سے چلے گئے۔۔۔ان کے جاتے ہی وہ ایک لمحہ بھی وہاں نہ رکا۔۔۔وہ تیزی سے اپنے گھر لوٹا اور اپنی ڈائری ڈھونڈنے لگا۔۔۔

جب ثانیہ اس کے کمرے میں ڈائری رکھ کر گئی تھی تو راحیل نے کبھی اسے کھول کر دیکھا ہی نہیں۔۔۔کیونکہ ماہ نور کی شادی ہو چکی تھی اور وہ بہت

ناامید ہو گیا تھا اس لیے ڈائری مل جانے کے باوجود الماری میں اسے کپڑوں کے نیچے دبا دیا تھا۔۔۔

ڈائری ملی تو اسے کھول کر دیکھا۔۔۔ بہت حیران ہوا کہ اس میں ماہ نور کی تصویر نہیں تھی۔۔۔ جب صفحے پلٹے تو ایک کاغذ رکھا نظر آیا۔۔۔ یہ وہی کاغذ تھا جس پر اس کی رائٹنگ میں شاہنزیب نے ایک شعر لکھا تھا وہ پڑھا تو راحیل خود چونک گیا تھا۔۔۔ ''میری ڈائری میں یہ شعر کس نے لکھا؟؟؟'' اس نے کافی سوچا۔۔۔ تو اسے شاہنزیب کی رائٹنگ کاپی کرنے کی صلاحیت یاد آئی۔۔۔ ''شاہنزیب۔۔۔ ہاں۔۔۔ وہی ہو سکتا ہے کیونکہ وہ رائٹنگ کاپی کرنے میں ماہر تھا بچپن میں۔۔۔ ہاں یہ اسی کی حرکت ہے پر اس نے یہ شعر کیوں لکھا۔۔۔ یعنی میری ڈائری ماہ نور نے نہیں شاہنزیب نے غائب کی تھی۔۔۔ اور پھر اس میں سے ماہنور کی تصویر غائب کر کے اس میں یہ شعر ڈال کر ثانیہ تک پہنچا دی اور وہ بے چاری سمجھی کے یہ ساری

غزلیں میں نے کسی تصوراتی لڑکی کے لئے لکھی تھیں اور وہ یہ لڑکی بننے کیا شاہنزیب تم نے یہ کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔یاخدا۔۔۔۔کیوں سب؟؟؟؟"وہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا تھا

راحیل۔۔۔راحیل۔۔۔تم یہاں ہو میں تمہیں پورے گھر میں ڈھونڈ رہی" ہوں"ثانیہ کہتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔تو وہ ڈائری واپس الماری میں رکھ کر ثانیہ کی جانب پلٹا۔۔۔"تم واقعی بہت اچھی ہو۔۔۔میں خوش قسمت ہوں کے مجھے تم ملیں"وہ ثانیہ کی جانب تیزی سے چلتا ہوا آیا۔۔۔اور اسکے سینے سے لگ کر بڑی محبت کھنے لگا۔۔۔اس نے ثانیہ کو بہت کس کے اپنی باہوں کے حصار میں جکڑ لیا۔۔۔پہلی بار وہ اتنی گرم جوشی سے گلے لگا تھا۔۔۔ثانیہ اچانک راحیل کے اس رویہ پر حیران تھی۔۔۔۔"کچھ ہوا ہے کیا؟؟؟؟"وہ الجھ کر پوچھنے لگی۔۔۔۔

تمہارے ڈیڈ آئے تھے آج آفس۔۔۔ بہت دکھی تھے۔۔۔۔ مجھ سے معافی بھی مانگ رہے تھے۔۔۔۔" راحیل نے اتنا ہی کہا کے ثانیہ اس کے سینے سے ذرا ہلکا سہ ہٹی۔۔۔ راحیل کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔۔ "تو تم نے معاف کیا؟؟؟" اس کی آنکھوں میں ایک امید کی کرن نظر آئی تھی۔۔۔۔ وہ دلی طور پر تمنا رکھتی تھی کہ راحیل کا جواب ہاں میں ہو۔۔۔۔۔

"میں نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا لیکن تم ان سے خود فون کر کے بات کر لو۔۔۔ چاہو تو شادی میں بھی بلا سکتی ہو۔۔۔۔ گھر والوں سے میں خود بات کر لوں گا" ثانیہ کی محبت کا انکشاف اسے اپنی ہی نظر میں گرا گیا تھا۔۔۔ اسے آج خبر ہوئی تھی کہ ثانیہ جانتی ہے کہ وہ ماہنور سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔ پھر بھی

اس نے کبھی کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیا اور نہ ہی کبھی اس بات کا طعنہ دیا۔۔۔۔۔

واقعی۔۔۔تم سچ کہہ رہے ہو؟؟؟"ثانیہ کا چہرہ کھل اٹھا تھا مارے خوشی" کے۔۔۔وہ خوشی کے مارے دوبارہ تصدیق کرنے لگی۔۔۔

ہاں۔۔۔اپنے والد سے میری طرف سے معافی مانگ لینا"اس نے جھجھکے" ہوئے انداز میں کہا۔۔۔تو اس بار ثانیہ خوشی کے مارے اس سے چیمٹ گئی۔۔۔۔

*******_**********

وہ اپنے کمرے کی جانب آرہا تھا کہ اسے اپنے کمرے سے ماہنور روتے ہوئے بھاگتی ہوئی باہر آتی اور پھر اپنے برابر سے گزر کر اوپر کے فلور پر جاتی نظر آئی.... وہ اپنے کمرے میں گیا تو سعدیہ اور اس کی والدہ کھڑی تھیں۔۔۔۔

کیا ہوا ہے؟؟" شاہنزیب نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔۔ "

کچھ نہیں بدتمیز لڑکی سے اور امید بھی کیا کی جاسکتی ہے" شمسہ بیگم نے " نہایت برے لہجے میں بولا تھا۔۔

کیا؟؟۔۔۔ایسا کیا، کیا ہے ماہنور نے؟؟" وہ الجھی نگاہ سے دیکھتے ہوئے " پوچھنے لگا۔۔۔

میں ابھی آتی ہوں" سعدیہ یہ کہ کر وہاں سے چلی گئی۔۔ "

شاہ تم کچھ نہیں جانتے۔۔۔کتنی بد تمیز اور بد زبان ہو گی ہے یہ لڑکی"
۔۔۔ارے ماں جیسی ہوں اس کی۔۔۔اس کا برا تھوڑی چاہوں گی۔۔۔میں نے ذرا سا یہ کیا کہہ دیا کہ تمہاری مایوں کے کپڑے سعدیہ پسند کر کے لائے گی مارکیٹ سے۔۔۔اس نے تو زبان چلانا شروع کر دی۔۔۔"شمسہ بیگم شکوہ کرتے ہوئے کہنے لگیں۔۔۔۔

"پر سعدیہ کیوں لائے گی میرے کپڑے؟؟؟"وہ سوالیہ نظروں سے تکتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

"بیٹا۔۔۔وہ تمہاری بچپن کی منگیتر ہے۔۔۔میں نے ہی اس سے کہا ہے کہ وہ جا کر اپنی پسند کا سوٹ لائے تمہارے لیے"

کیا؟؟۔۔۔مما پلیز۔۔۔"اس کے لہجے میں خود بخود سختی آگئی تھی۔۔۔"
اپنی والدہ کی بات سن۔۔۔لیکن اگلے ہی لمحے اس نے اپنے غصے پر قابو پاتے
ہوئے کہا"سعدیہ میری منگیتر تھی۔۔۔۔۔ہے نہیں اور ماہنور میری بیوی
ہے۔۔۔۔اگر آپ اس کے سامنے کسی اور کو میرا کام کرنے کی بولیں گی تو
یقیناً اسے برا لگے گا۔۔۔۔دیکھیں میں صاف صاف لفظوں میں بول رہا ہوں
۔۔۔۔ماہنور میری بیوی ہے اور سعدیہ سے میرا کوئی رشتہ نہیں
ہے۔۔۔۔سوائے خالہ زاد بہن کے۔۔۔اس لئے پلیز میرے کام میری
بیوی کو کرنے دیں۔۔۔۔کسی اور لڑکی کو نہیں"وہ بڑے بھرم سے کہہ کر
باہر چلا تھا کمرے سے۔۔

شمسہ بیگم کا منہ کھلا کا کھلا ہی رہ گیا تھا مارے حیرت کے۔۔۔شاہنزیب تیزی
سے اوپر کی جانب گیا۔۔۔۔وہ دیوار سے ٹیک لگائے۔۔۔۔۔لائبریری کے
دروازے کے بالکل سامنے کھڑی رو رہی تھی۔۔۔۔۔شاہنزیب آیا تو دل کو

پہلے ہی خبر ہو گی۔۔۔وہ آنسوں صاف کر کے جانے لگی۔۔۔جب شاہنزیب کے بالکل برابر سے گزرنا چاھا تو اس نے ہاتھ کو دیوار سے لگا کر ماہنور کا راستہ روکا۔۔۔ماہ نور نے ایک نظر شاہنزیب کی جانب دیکھا اور پھر واپس دوسری طرف جہاں سے آئی تھی وہاں کے لئے مڑی تو شاہنزیب نے اس طرف بھی ہاتھ رکھ لیا"جاؤ بھاگو" وہ راستہ دونوں طرف سے روک۔۔۔اسے دیوار سے لگائے بڑے بھرم سے کہہ رہا تھا۔۔۔۔"بھاگو ناں مانو" وہ پھر سے بولا تھا۔۔۔ماہنور سر جھکائے اپنے آنسوں صاف کر رہی تھی۔۔۔"چلو میرے ساتھ یہ کہہ کر اس نے ہاتھ تھاما اور لائبریری میں لے گیا۔۔۔لائبریری کا دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔۔۔ماہنور بک شیل سے بالکل چپک کر کھڑی ہو گئی مارے گھبراہٹ اور ڈر کے۔۔۔۔جو اس وقت اور بڑھ گیا یہ دیکھ کے اس نے لائبریری کا دروازہ اندر سے لاک کر دیا ہے۔۔۔وہ قریب آنے لگا تو ماہ نور اس سے دور جانے کے لیے ہلکے ہلکے قدم پیچھے لینے لگی۔۔۔"کہاں جا رہی ہو؟؟" یہ کہہ کر اس نے پھر سے

دونوں طرف سے اپنے ہاتھوں کو اس کے راستے میں رکاوٹ بنا کر حائل کر دیا تھا۔۔۔

"ماہنور۔۔۔ماہنور۔۔۔تم اندر ہو کیا؟؟"اسماء نے دروازہ بجاتے ہوئے باہر سے بولا۔۔۔

"جب بھی تمہارے ساتھ ہوتا ہوں کوئی نہ کوئی ضرور آجاتا ہے۔۔۔اب جو میں بولوں وہی بولو اسماء سے"شاہنزیب نے اسے گھورتے ہوئے حکم دیا تو وہ مزید ڈر گئی

"مانو تم رو رہی ہوں ناں؟؟؟۔۔۔مجھے پتہ ہے کچھ تو بولو"اسماء کو سعدیہ نے سب کچھ بتا دیا تھا تو وہ چپ کرانے آئی تھی۔۔۔

میں رو نہیں رہی۔۔۔۔کتاب پڑھ رہی ہوں" شاہنزیب نے اس کے "
کان کے پاس اپنا منہ لا کر ہلکے سے کہا۔۔۔

میں جھوٹ نہیں بولتی" وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے اپنے وجود میں "
ہمت جمع کر بولی۔۔۔

یہی دنیا کا سب سے بڑا جھوٹ ہے۔۔" وہ ماہ نور کو طنزیہ چھوٹی آنکھیں "
کرتے ہوئے بولا۔۔ "تم کیا ہو۔۔۔یہ مجھ سے بھتر کوئی نہیں جانتا اب بولو
ورنہ" دھمکی آمیز لہجے میں ڈرانے کی نیت سے بولا۔۔۔۔ماہنور نے اس کے
کہے الفاظ زور سے دہرا دیے۔۔۔۔

مجھے سب بتایا ہے سعدیہ نے۔۔۔۔تم دروازہ کھولو یار۔۔۔چاچی تو کچھ نہ "
کچھ بولتی رہتی ہیں۔۔۔۔اسے دل پر کیوں لے رہی ہو۔۔ تمھیں تو عادت

ہو جانی چاہیے ان کی کڑوی باتوں کی۔۔۔۔میری مانو تو ایک کان سے سننا کرو اور دوسرے کان سے نکال دیا کرو" اسماء نے فکر مند ہوتے ہوئے کہا اور ساتھ ساتھ مشورہ بھی دیا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔اب مجھے کتاب پڑھنے دو۔۔۔۔تم جاؤ" شاہنزیب پھر " مسکراتے ہوئے اس کے کان میں سرگوشی کر رہا تھا۔۔۔ماہنور نے جو اس نے کہا زور سے دھرا دیا۔۔۔

اگر تم کتاب پڑھ رہی ہو تو دروازہ کیوں لاک کیا ہے؟؟؟۔۔۔۔دروازہ " کھولو تمہاری آواز بتا رہی ہے کہ تم رو رہی ہو" اسماء نے بولا۔۔۔۔

میں نہیں رو رہی بس میں چاہتی ہوں کچھ دیر مجھے اکیلا چھوڑ دو اور پلیز مجھے " دوبارہ تنگ کرنے مت آنا" شاہنزیب نے جب یہ بات اس کے کان میں

ہلکے سے کہی تو ماہنور نفی میں گردن ہلانے لگی آنکھیں بڑی کرتے ہوئے کہ وہ نہیں بولے گی۔۔۔۔

"بولو ورنہ میں بول دوں گا"اس نے گھورتے ہوئے بولا تو ماہنور سوچنے لگی۔۔"اگر شاہ نے بول دیا تو اسماء نا جانے کیا کیا مطلب اخذ کر لے گی خود سے ہی۔۔۔اس کا دماغ ویسے بھی اس طرح کی باتوں میں بہت تیز چلتا ہے" وہ سوچ میں پڑ گئی۔۔۔شاہنزیب نے اسے ڈرانے کے لئے جیسے ہی بولنے کے لئے منہ کھولا۔۔۔

"جب جانتی ہو کہ میں رو رہی ہوں تو سوال کیوں کر رہی ہو؟؟؟۔۔۔جاؤ یہاں سے۔۔۔مجھے کچھ دیر کے لئے اکیلا چھوڑ دو"اس نے جب شاہنزیب کا منہ کھلتے دیکھا تو اس کے منہ پر جلدی سے ہاتھ رکھ زور سے اسماء سے کہنے لگی۔۔۔ماہ نور کی اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی نیچے ہی رہ گئی تھی

مارے گھبراہٹ کے۔۔۔۔وہ دروازے کی جانب دیکھ رہی تھی جبکہ شاہنزیب کی نظر اس کے حسین چہرے پر ٹکیں تھیں۔۔۔وہ مسکرانے لگا کیونکہ وہ اپنا ہاتھ رکھ کر ہٹانا بھول گئ تھی۔۔۔اس کے خوبصورت ہاتھ شاہنزیب کے ہونٹوں سے مس تھے۔۔۔۔مانو دیوانے کی عید ہوئی ی تھی ۔۔۔مارے خوشی کے اس کا دل جھوم اٹھا تھا۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے"اسماء اسے اکیلا چھوڑ گئ تھی۔۔۔"

ماہنور۔۔۔۔۔۔۔ماہنور"شاہنزیب نے اسماء کے جانے پر ایک لمبی سکون" کی سانس لی ہی تھی۔۔۔ماہنور نے اس کی جانب دیکھا تو فورا اپنا ہاتھ ہٹایا تو وہ دیوانوں کی طرح مسکرانے لگا لیکن جیسے ہی وہ بات کرنے لگا اب دوبارہ دروازہ بجا تھا اس بار آواز رومیسا آپا کی تھی ان کی آواز سن کر شاہنزیب نے اپنا سیدھا ہاتھ زور سے اپنے ماتھے پر دے مارا۔۔۔

ماہنور رومت۔۔۔امی تو کچھ نہ کچھ بولتی ہی رھتی ہیں۔۔۔ان کی بات کو دل پر مت لو۔۔۔۔باہر آجاؤ یار" یہ آواز شاہنزیب آپا کی تھی۔۔۔۔ "

ہاں۔۔۔۔مانو۔۔۔چاچی کی باتوں کو دل پر مت لو"اب کے بھابھی دروازہ بجاتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔۔ "

زبردست ایک گئی تو تین آگئیں"شاہنزیب جھنجھلا کر بول رہا تھاان کی آوازیں سن کر۔۔۔۔"ان سے کہو کہ تم ٹھیک ہو جائی یں یھاں سے" شاہنزیب نے اس کے کان میں ہلکے سے سرگوشی کی تو ماہنور نے احتجاجا نفی میں گردن ہلادی۔۔۔۔"بولو ورنہ میں بول دوں گا۔۔۔چلو جلدی جانے کو کہوان سے"شاہنزیب نے اس بار دانت پیستے ہوئے غصے سے کہا۔۔۔۔ "

ان کو برا لگ جائے گا"اس نے بھی بلکل ہلکے سے بولا تھا اس کے کان کے پاس اپنا منہ لا کر۔۔۔۔وہ ذرا منتی انداز میں گویا ہوئی تھی "

واہ۔۔۔۔ان کو برا لگ جائے گا۔۔۔اس کی بڑی فکر ہے تمہیں اور میرا" کیا؟؟؟۔۔۔مجھے تو دیکھتے ہی بھاگ جاتی ہو کبھی سوچا بھی ہے مجھے کتنا برا لگے گا"اس نے شکوہ کیا تو وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

ماہ نور تم کچھ بول کیوں نہیں رہی ہو؟؟؟"رومیسا فکر مند ہو کر بولی تھی"

۔۔۔۔۔

یہ خواتین دروازہ توڑ کر اندر آجائیں گی۔۔۔تمہارے چکر میں"شاہنزیب کے اصرار پر وہ بولی تھی

میں ٹھیک ہوں بس کچھ دیر اکیلے رھنا چاہتی ہوں یہاں۔۔۔۔ تھوڑی " دیر بعد خود ہی باہر آجاؤں گی۔۔۔پلیز آپ لوگ مجھے اکیلا چھوڑ دیں"اس نے التجائی انداز میں بولا تو وہ تینوں چلی گئیں۔۔۔۔۔۔

کبھی تم میری ناک کا مذاق اڑاتی تھی ناں کہ بالکل لال ہو جاتی ہے " ۔۔۔۔اب اپنی دیکھو۔۔۔۔ایسا لگ رھا ہے کسی نے ٹماٹر پھوڑ دیا ہو۔۔۔۔ ویسے لگ بہت کیوٹ سی رہی ہو" یہ کہہ کر اس کی ناک پکڑ کر مسکرانے لگا۔۔۔۔رونے کی وجہ سے ماہنور کا پورا چہرہ لال ہو رہا تھا جو اس کے حسن کو دوبالا کر گیا تھا۔۔۔۔شاہنزیب مسکرا مسکرا کر اسے دیکھے جا رہا تھا اور وہ روئے جا رہی تھی۔۔۔۔" یہ لو ٹیشو" یہ کہہ کر جیب سے ٹیشو پیپر نکال کر اسے دیا تھا تو وہ آنسوں صاف کرنے لگی۔۔۔۔۔" چلو بیٹھ جاتے ہیں پاؤں تھک جائیں گے ورنہ۔۔۔"اسے صوفے پر زبردستی بیٹھا دیا اور خود اس کے قدموں میں بیٹھ گیا۔۔۔۔" بولو۔۔۔۔روکیوں رہی ہو؟؟؟۔۔۔۔یہ

پوچھنے کی گستاخی کر سکتا ہوں" وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا بڑے پیار سے۔۔۔۔"بولو۔۔۔۔کیا ہوا ہے؟؟؟۔۔۔"وہ اصرار کر رہا تھا کہ وہ اپنے منہ سے بتائے کہ ہوا کیا ہے۔۔۔۔جیسے پہلے بتاتی تھی ورنہ علم تو تھا اسے کے رونے کی وجہ کیا ہے۔۔۔"بولو ناں۔۔۔اپنے شاہ کو نہیں بتاؤ گی" شاہنزیب کا یہ آخری جملہ حیرت میں ڈال گیا تھا ماہ نور کو۔۔۔۔وہ حیرت سے رونا چھوڑ۔۔۔۔اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔سب نے کہا تھا آتے ہی چھوڑ دے گا۔۔۔۔کوئی کہتا تھا کہ خلاء لے لو۔۔۔۔کسی نے کہا چہرہ تک نہیں دیکھنا چاہے گا۔۔۔۔کسی نے کہا کہ کہیں فون پر ہی طلاق نہ دے دے۔۔۔۔کسی نے کہا بڑی ہو دو سال اس سے۔۔۔کچھ بھی کر لو آنکھوں کو نہ بھاؤ گی اس کے.....اور وہ جس کے متعلق ہر کوئی رائے دیتا تھا۔۔۔وہ خود اس کے قدموں میں بیٹھ کر کہہ رہا تھا کہ *تمہارا *شاہ*

کیا کہا تم نے ؟؟؟"اسے اپنی کانوں کی سماعت پر یقین نہ آیا تھا اس" ل ئے دوبارہ تصدیق کرنے کے لیے پوچھنے لگی۔۔۔

یہی کے اپنے شاہ کو نہیں بتاو گی ؟؟"اس کا یہ کہنا دل کو سکون دے گیا تھا " ماہنور کے۔۔۔۔

ہمارے بیچ اتنا کچھ ہو گیا پھر بھی ؟؟"وہ حیرت سے روہانسہ آواز میں بولی " تھی۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔کیا ہوا ہے ہمارے بیچ ؟؟"وہ ابرو اچکا کر پوچھ رہا تھا۔۔۔بالکل" انجان بن کر۔۔۔۔۔

اس کا مطلب تم مجھے طلاق دینے کا نہیں سوچ رہے؟؟؟"اس کے منہ " سے بے ساختہ نکل گیا تھا۔۔۔۔

تم اس لئے مجھ سے بھاگ رہی ہو؟؟؟"شاہنزیب نے مسکراتے ہوئے " پوچھا تو ماہنور اثبات میں سر ہلانے لگی بڑی معصومیت سے۔۔۔۔

میں تمہیں طلاق کیوں دوں گا؟؟؟۔۔۔تم میری مانو بلی ہو یار " ۔۔۔۔میرے بچپن کے ساتھی۔۔۔تم نے سوچا بھی کیسے میں تمہیں طلاق دے دوں گا؟؟؟" وہ انجان بننے کی اداکاری کر رہا تھا۔۔۔۔جیسے جانتا نہ ہو کہ اس کے پیچھے یہاں کیا کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔

کیونکہ سب یہی کہتے ہیں۔۔۔۔۔ہر کوئی۔۔۔۔"ماہنور نے روتے " ہوئے کہا تھا۔۔۔شاہنزیب کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔۔

سب کیا کہتے ہیں مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔تم کیا سوچتی ہو اس سے پڑتا ہے" شاہنزیب نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی زندگی میں اس کی اہمیت کا احساس دلایا تھا۔۔۔

مجھے نہیں پتہ میں کیا سوچتی ہوں یا شاید میں کچھ سوچتی ہی نہیں " ۔۔۔بس سب جو بولتے رہتے ہیں وہ سنتی رہتی ہوں اور ڈرتی رہتی ہوں کے تم مجھے چھوڑ دو گے "اس نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ڈرتا تو میں بھی بہت ہوں کہ کہیں تم خود آکر مجھ سے نہ کہو کے تمہیں مجھ " سے طلاق چاہیے۔۔۔اس وجہ سے نہ جانے کتنی راتوں سے سویا نہیں ہوں۔۔۔مجھے بھی سب یہی کہتے ہیں کہ چھوڑ دو گی تم مجھے۔۔۔"اس نے اپنا حال بیان کیا تو ماہنور بے ساختہ مسکرا دی۔۔۔

کیا؟؟"شاہنزیب اسے مسکراتا دیکھ الجھ کر استفسار کرنے لگا "

تم اور مجھ سے ڈرتے ہو۔۔ جھوٹے"وہ اس کا حال دل سن بول اٹھی" تھی۔۔۔اس کی نظر میں شاہنزیب جیسا لڑکا اس سے ڈرے یہ ناممکن تھا

۔۔۔

میں سچ بول رہا ہوں اور تم ہو کے جھوٹ سمجھ رہی ہو"وہ سنجیدگی سے" دیکھتے ہوئے شکوہ کرنے لگا۔۔۔

تم باتیں ایسی کر رہے ہو"وہ تکلف کی دیوار جو دونوں کے بیچ میں تھی " اسے ختم کر رہی تھی۔۔۔

یار میں سچ بول رہا ہوں" وہ اسے یقین دلا رہا تھا تو ماہنور رونا بھول ہنسنے "
لگی۔۔۔وہ ناراض ہو کر کھڑا ہو گیا

سوری۔۔۔وہ۔۔۔بات ہی ایسی ہے۔۔۔میں کیا کروں؟؟۔۔۔" "
مطلب تم خود سوچو میں نے چار سال اس خوف کے ساتھ گزارے کہ تم
مجھے چھوڑ دو گے اور تم نے بھی اسی خوف کے ساتھ گزارے کے میں تمہیں
چھوڑ نہ دوں" وہ یہ کہہ کر مسکرانے لگی۔۔۔

ہاں یہ تو عجیب ہے" وہ یہ کہہ کر مسکرانے لگا لیکن اس کی مسکراہٹ کافی "
جھوٹی تھی۔۔۔

اس کا مطلب پکا ہے نا تمہارا کوئی ارادہ نہیں ہے مجھے طلاق دینے کا؟؟؟" "
ماہنور پھر سے پوچھ رہی تھی اپنے دل کو سکون دینے کے لئے۔۔۔

نہیں ہے۔۔۔اب لکھ کر دوں کیا؟؟"اس کا کہنا تھا کہ ماہنور خدا کا شکر ادا" کرنے لگی۔۔۔"پر"اسے کوئی بات فوراہی پریشان کر گ ئی تھی

کیا ہوا؟؟۔۔۔اچانک مسکراہٹ غائب کیوں ہو گئی تمہاری۔۔۔"اس " نے حیرت سے استفسار کیا۔۔۔

وہ۔۔۔تو کیا ہم میاں بیوی کے رشتے میں ؟؟"وہ جھجک رہی تھی بولنے " میں۔۔۔اس کا چہرہ اس سوال پر کافی لال ہو گیا تھا مارے جھیپ کے۔۔۔

نہیں ہم دوست بن کر رہیں گے۔۔۔جو ہم بچپن سے ہیں اور ساتھ ساتھ " اس بار کوشش بھی کریں گے کہ ایک دوسرے سے محبت کریں اور ہم میں سے جب دونوں اس رشتے کے لیے تیار ہوں گے تو ہی اس رشتے کو آگے

بڑھائیں گے ٹھیک ہے۔۔۔اس لئے فکر کی کوئی بات نہیں

"شاہنزیب بن کہے اس کی بات سمجھ گیا تھا کیونکہ وہ اچھی طرح واقف تھا کہ وہ لوگوں کے ڈر سے شادی رکھنا چاہتی ہے۔۔۔پر یہ شادی کر کے اس کا ہو جانا۔۔۔میاں بیوی کا رشتہ نبھانا شروع کر دینا وہ ابھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

ہاں یہ بالکل صحیح ہے۔۔۔مجھے منظور ہے۔۔۔کاش یہ بات تم پہلے کر لیتے " تو مجھے یہ چار سال اتنے خوف و درد و تکلیف میں نہ گزارنے پڑتے" ماہ نور یہ کہ کر صوفے پر اطمینان سے بیٹھ گئی تھی اب اس کے دل میں شاہنزیب کے متعلق کوئی خوف باقی نہ رہا تھا۔۔۔۔

اچھا ایک بات اور۔۔۔۔اگر ہم دونوں میں سے کسی کو محبت ہو گی تو وہ" چھپائے گا نہیں۔۔۔۔بلکہ اظہار کرے گا اس کا۔۔۔چاہے وہ میں ہوں یا تم

اور کوشش کرے گا دوسرے کے دل میں بھی محبت جگانے
کی۔۔۔"شاہنزیب نے یہ بات کہی تو ماہنور فورا کھڑے ہو کر بولی "ٹھیک
ہے۔۔۔اگر تمھیں ہو جائے تو مجھے جلدی سے بتا دینا اور کوشش کرنا کہ
میرے دل میں بھی جگا سکو" ماہنور یہ کہہ کر مسکرانے لگی۔۔۔۔وہ بہت
خوش لگ رہی تھی۔۔

کاش میں تمہیں بتا سکتا کہ میں اس وقت یہی کر رہا ہوں۔۔۔۔کتنا برا "
ہوں میں۔۔۔ابھی بھی تمھیں اندھیرے میں رکھ کر اپنے قریب لا رہا
ہوں پر کیا کروں۔۔۔کوئی دوسرا طریقہ نہیں ہے" وہ سوچوں میں گم سم تھا
۔۔۔۔

کہاں کھو گئے؟؟" وہ آنکھوں کے آگے چٹکی بجاتے ہوئے بولی۔۔۔"

تودوستی پکی سمجھوں؟؟"کہ کر شاہنزیب نے ہاتھ بڑھایا تو ماہنور "
مسکرانے لگی۔۔۔"کیا؟؟؟۔۔۔ہاتھ نہیں ملاؤ گی اپنے شوہر سے"اس
نے خود کو شوہر کہہ کر مخاطب کیا تو ماہنور اسے گھومنے لگی۔۔۔"مطلب
دوست سے"اس نے اپنی غلطی جو آپجان کر کی تھی فوری درست کی۔۔۔

"پتہ ہے جب تم انڈیا گئے اور وہاں سے لوٹے تو سب تمہارے گلے لگے
تھے سوائے میرے اور اب بھی جب تم لوٹے تو سب تم سے گلے لگے
۔۔۔اس بار بھی صرف میں ہی نہیں لگی۔۔۔یہ کہہ کر شکوہ کیا اور فورا
دوسرے ہی لمحے اس کے گلے لگ گ ئی۔۔۔وہ اتنی گرم جوشی اور خوشی
سے گلے ملی تھی۔۔۔پر شاہنزیب نے اسے ہاتھ تک نہ لگایا۔۔۔وہ خود ی
لگی اور دو تین لمحے بعد آہستہ سے ہٹ گ ئی۔۔۔

ہوگ ئی ی حسرت پوری؟؟؟"وہ مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔"

نھیں۔۔۔جیسے اکثر فلموں اُور ڈراموں میں ہوتا ہے ناں۔۔۔ھیروین" بھاگتے ہوئے آکر ھیرو کے گلے لگتی ہے۔۔۔۔۔۔ویسے لگنا چاھتی ہوں ایک بار۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے اپنی تمنا کا اظہار کرنے لگی۔۔۔شاہنزیب اس وقت بیزاری کا اظہار کر رہا تھا"کیا ہوا؟؟؟۔۔۔ایسے برے برے منہ کیوں بنا رہے ہو؟؟؟"وہ اسے منہ بسورتا دیکھ پوچھ اٹھی

تو اور کیا کروں؟؟؟۔۔۔۔تمہاری تو ساری خواہشات گلے لگنے تک ہی" محدود ہیں۔۔۔اب میں اگر تمہارا عاشق ہوتا تو اتنے سے خوش ہو جاتا پر میں تمہارا شوہر ہوں نا"وہ یہ کہہ کر بھولا سا چہرہ بناتے ہوئے اس سے شکوہ کر رہا تھا۔۔۔۔

شرم کرو شاہ۔۔۔تم تو ابھی سے میرے شوہر بن رہے ہو"اس کے سینے" پر ہلکے سے ہاتھ مارتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

شرم کیوں کروں؟؟؟جس کی اتنی خوبصورت بیوی ہو گی وہ پاگل کا بچہ ہی" ہو گا جو دوست بن کر رہنا چاہئے گا"اس نے ہاتھ پکڑ کر بڑے پیار سے بولا تو ماہنور ہنس دی۔۔۔۔

تو شاہ صاحب۔۔۔آپ فلرٹ بھی کرتے ہیں؟؟؟یہ روپ تو آپ کا پہلے" کبھی نہیں دیکھا" وہ شرارت سے اسے دیکھ گویا ہوئی ی۔۔۔

تو اب دیکھ لو۔۔۔محبت تو تمہیں مجھ سے کرنی پڑے گی۔۔۔ظالم حسینہ""" اس نے جو ہاتھ پکڑا تھا وہ اب زور سے کھینچا۔۔۔تو وہ اس کے سینے سے آ لگی تھی اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال رومانی انداز میں بول رہا تھا۔۔۔۔

"بول تو ایسے رہے ہو جیسے بھت محبت کرتے ہو مجھ سے اور بس میری محبت کے منتظر ہو" ماہنور نے مسکراتے ہوئے کہا تھا پر وہ واقف نہ تھی۔۔کہ یہ مذاق۔۔۔۔سچ ہے۔۔۔۔وہ واقعی صرف اسی کی محبت کا منتظر بیٹھا ہے۔۔۔"اور یہ جو ظالم حسینہ کا خطاب دیا ہے تم نے مجھے۔۔۔۔۔مجھے بہت اچھا لگا۔۔مجھ پر سوٹ کرتا ہے" وہ دوسرے ہاتھ سے اپنے بالوں کی چوٹی جو اس کے سینے پر ڈلی ہوئی تھی اسے اتراتے ہوئے پیچھے کمر پر ڈالتے ہوئے بولی۔۔۔۔تو شاہنزیب کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر آئی

"مانو تم ابھی تک رو رہی ہو کیا؟؟" اسماء کو بہت فکر تھی اس کی۔۔۔۔وہ پھر سے آگئی تھی۔۔۔

اسماء روئے میرے دشمن۔۔۔تم جاؤ میں بس ابھی آتی ہوں" وہ ہنستے " ہوئے کہنے لگی۔۔۔

تم ٹھیک تو ہو نا؟؟۔۔۔پہلے رو رہی تھیں اب ہنس رہی ہو؟؟" وہ مزید " فکر مند ہوئی تھی ماہنور کی ہسی کی آواز سن کر۔۔۔"میں تب تک یہاں سے نہیں جاؤں گی جب تک تو دروازہ کھول ناں دو" وہ بولی تو ماہنور دروازہ کھولنے جانے لگی۔۔۔

کیا کر رہی ہو؟؟؟" وہ ہلکے سے ہاتھ پکڑ کر گویا ہوا۔۔۔" "

نظر کم آتا ہے کیا؟؟؟۔۔۔دروازہ کھولنے جا رہی ہوں" وہ پیچھے مڑ کر " آہستہ سے بولی۔۔۔

کیا پاگل ہو گئی ہو۔۔۔اگر دروازہ کھولا تو اسماء جان جائے گی کہ ہم " دونوں اکیلے تھے اندر۔۔۔اتنی دیر سے "شاہنزیب آہستگی سے بولا۔۔۔۔

تو کیا ہوا میں اسے بتا دوں گی کے ہم ایسا ویسا کچھ نھیں کر رہے " تھے۔۔۔ہم ابھی صرف دوست ھیں "اس کی معصومیت پر شاہنزیب کا دل چاہا کہ اپنا سر دیوار سے پھوڑ لے۔۔۔۔

چپ ہو۔۔۔تم کسی کو بھی ہمارے درمیان ہونے والی باتیں نہیں بتاؤ" "گی۔۔۔ سمجھیں

"تو پھر کیا ہم دونوں دوست نہیں ہیں؟؟ "

"ہیں۔۔۔پر کیا اعلان کرنا ضروری ہے دنیا کو؟؟"

ھممممم۔۔۔۔۔۔کہ تو ٹھیک رہے ہو۔۔۔بڑا مزہ آئے گا۔۔۔کسی کو نہیں" بتائیں گے اور چھپ چھپ کر ملا کریں گے" وہ شوخی سے بولی۔۔۔۔

اف۔۔۔۔"اس نے اپنے سر پر ہاتھ مارا تھا" میں یہ نہیں کہہ رہا۔۔۔میں" "بس اتنا سمجھا رہا ہوں کہ ہم نارمل رہیں گے سب کے سامنے

چلو ٹھیک ہے جیسا تم کہو پر ابھی تو میں دروازہ کھولنے جا رہی ہوں۔۔۔۔ " چھپ سکتے ہو تو چھپ جاؤ۔۔۔۔ورنہ مجھ سے شکوہ نہ کرنا کہ ماہنور نے بتایا نہیں" اس کی آنکھوں میں شرارت جھلک رہی تھی۔۔۔یہ کہہ کر اس نے تیزی سے ہاتھ چھوڑایا اور بھاگتی ہوئی دروازے کے پاس گ ئی۔۔۔شاہنزیب یہ سن کر تیزی سے بھاگتا ہوا آیا اور دروازے کے پیچھے والی دیوار سے بالکل چپک کر کھڑا ہو گیا

ماہنور نے دروازہ کھولا تو اسکے چہرے کی رنگت ہی بدلی بدلی نظر آرہی تھی۔۔۔"تم ٹھیک تو ہو نا؟؟؟"اسماء نے فکر مند لہجے میں پوچھا

ہاں" وہ کھینچتے ہوئے بولی۔۔۔اسما نے ایک بار خالی کمرے پر نظر دوڑائی" اور پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ لے کر چلی گئی۔۔۔

سعدیہ کافی بدل گئی تھی اور اس کا یہ بدلہ بدلہ روپ کامران کو گرویدہ کر گیا تھا۔۔۔یہ بات سب نے نوٹ کرلی تھی کے سعدیہ خود بھی شاہنزیب سے دور رھنے کی کوشش کر رہی ہے۔۔۔

رات کو کھانے کی ٹیبل پر سب کی آنکھیں حیرت سے پھٹی ہوئی تھیں"شاہ یہ بھی لو۔۔۔یہ میں نے خود اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔۔۔"ماہ نور پہلے ہی

شاہنزیب کی پلیٹ بھر چکی تھی مزے مزے کے کھانوں سے اور پھر بھی اس کی بھری ہوئی پلیٹ کو مزید بھرے جا رہی تھی۔۔۔۔

بس کرو مانو اس کی پلیٹ میں جو ہے۔۔۔وہ تو کھا لینے دو اسے" ولید آخر " چپ نہ رہ سکا تھا اس لیے بول پڑا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔مانو پہلے میں یہ ختم کر لوں۔۔۔پھر ڈالنا۔۔۔۔ورنہ ضائع " ہو گا" شاہنزہب نے بھی مزید ڈالنے کو منع کیا تھا۔۔۔

سب حیرت سے ماہنور اور شاہنزیب کو ہی گھور رہے تھے "کیا ہوا؟؟؟۔۔۔ ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں؟؟؟" ماہنور کے ٹوکنے پر سب کھانا کھانے لگے

۔۔۔

یہ چل کیا رہا ہے؟؟؟"اسماء نے رومیسا آپا کے کان میں ہلکے سے پوچھا"

مجھے تو خود کچھ سمجھ نہیں آرہا"سب کی طرح وہ بھی الجھی ہوئی "
تھیں۔۔۔۔شاہنزیب کی ماں دل ہی دل کڑھ رہی تھی یہ سب دیکھ کر۔۔۔۔
جبکے باقی سب کافی خوش اور حیرانی کے عالم میں تھے۔۔۔۔ماہنور کے چہرے
کی رنگت ہی بدلی ہوئی تھی وہ نہایت پر سکون اور خوش نظر آرہی تھی اور
شاہنزیب بھی مسکرا مسکرا کر اس سے باتیں کر رہا تھا۔۔۔۔
یار یہ کامران کہاں ہے؟؟"علی بھائی بولے تو ماہنور کے منہ سے فوراہی "
بے ساختہ نکل گیا

بائیک ریس پر"اس کے منہ سے نکل تو گیا تھا پر اس نے دوسرے ہی لمحے"
اپنی زبان دانتوں میں دبائی ی تھی۔۔۔علی بھئی یا اسے غصے سے دیکھتے

ہوئے پوچھنے لگے ''کیا وہ ابھی تک بائیک ریس میں حصہ لیتا ہے؟؟'' ماہ نور کا خاموش رہنا انہیں یقین دلا گیا تھا۔۔۔ سبھی یہ سن غصے سے لال پیلے ہو گئے تھے۔۔۔

ماہ نور کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ کامران آج بھی ریس میں حصہ لیتا ہے ۔۔۔۔اس نے اپنی بہن مان کر ہی اسے اپنا ہمراز بنایا تھا کیونکہ یہ کھیل نہایت ہی خطرناک ہے اور آئے دن اس میں حادثات ہوتے رہتے ہیں اس لیے اگر کبھی کوئی مدد کی ضرورت ہو تو آرام سے ماہنور سے رابطہ کر سکے۔۔۔۔پر آج اس کہ ہم راز نے ہی بھانڈا پھوڑ دیا تھا۔۔۔۔سب غصے سے اس کا انتظار کرنے لگے۔۔۔۔ حویلی میں جب ریس لگائی تھی تو وہ ریس جیتنے کے چکر میں کامران نے اس قدر تیز بائیک چلائی کہ اسے راستے میں آنے والی کھائی نظر ہی نہیں آئی اور جب تک نظر آئی کافی دیر ہو چکی تھی۔۔۔۔ بریک لگا ہی نہیں اور ان کی بائیک کھائی میں گر گئی کامران کو تو معمولی سی چوٹیں آئیں

تھیں پر سعدیہ اس کا پورا سیدھا پاؤں بری طرح چھل گیا تھا۔۔۔۔تب سے سخت منع کیا گیا تھا کامران کو بائیک ریس لگانے کے لیے۔۔۔۔اس نے بھی سب کے سامنے جانا چھوڑ دیا تھا اس حادثے کے بعد سے پر آج پتہ چلا تھا کہ وہ ابھی تک نہیں سدرہ۔۔۔۔۔

روڈ پر بائی یک بالکل تیار کھڑی تھی وہ آکر بڑی شان سے بائی یک پر بیٹھا ۔۔۔۔وہاں کا سب سے بڑا کھلاڑی مانے جانے لگا تھا وہ۔۔۔۔۔وہ بیٹھا تو سب نے زور زور سے ''کامران کامران'' نعرے لگانا شروع کر دیئے۔۔۔ اس نے بائی یک اسٹارٹ کی ہی تھی۔۔۔اس کے ساتھ مقابلے میں پانچ اور لڑکے تھے۔۔۔وہ بلکل تیار تھا ہر بار کی طرح جنون سے بھرپور ہو کر جیتنے کے لیے۔۔۔۔''کتنے لگے ھیں مجھ پر پیسے'' کامران نے اپنے دوست سے پوچھا تھا۔۔۔۔

پورا ایک لاکھ۔۔۔۔جیت کر آنا میرے شیر۔۔۔ہر بار کی طرح"اس کا "
دوست اس کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

کامران خوش ہوا تھا یہ سن کر یہ کھیل اسے دل و جان سے عزیز تھا
۔۔۔سب کی شدید مخالفت کے باوجود وہ یہ کھیل چھوڑنے کے لئے تیار نہ تھا
۔۔جیسے ہی اس کے پیچھے لڑکی آکر بیٹھی۔۔۔۔اسے سعدیہ یاد آگی آج۔۔
اس حادثے کو چار سال سے بھی زیادہ گزر گئے تھے اور اس دوران وہ بہت بار
ریس کر چکا تھا اور جیت بھی جاتا تھا پر آج نا جانے دل کو کیا ہو گیا تھا
۔۔۔۔اسے سعدیہ کا گرنا۔۔۔۔وہ زور زور سے رونا۔۔۔اس کے پاؤں کا
چھل جانا یاد آگیا تھا۔۔۔پہلی بار زندگی میں اس کے ہاتھ کپکپا رہے تھے۔۔۔
سعدیہ کا چہرہ جو نورانیت سے بھرپور تھا نگاہوں میں گھومنے لگا۔۔۔۔وہ اس
لمحے سعدیہ کی یادوں میں محو ہو کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔میں ریس نہیں لگا سکتا۔۔۔۔"کامران کے کہتے ہی اس کے "
"پیچھے والی لڑکی حیران ہو گئی۔۔۔"اترو

کیا؟؟؟"وہ لڑکی حیرت سے کامران کو دیکھ بولنے لگی۔۔"

"میں نے کہا اترو "

کامران یہ تو کیا کر رہا ہے؟؟؟۔۔۔تو کھیل چھوڑ کر کیسے جا سکتا "
ہے؟؟؟؟"اس کا دوست فوراً ہی اسے دیکھ بولا

اترو میں نے کہا"کامران ہیلمٹ اتار کر غصے سے کہا۔۔۔تو وہ لڑکی اتر "
گی۔۔۔"دیکھ یار۔۔۔آج تک خبر نہیں تھی کہ میری زندگی کتنی اہمیت کی
حامل ہے۔۔۔لگتا ہے آج جان گیا ہوں۔۔۔اس ریس کے کھیل کی وجہ سے

اسے بہت تکلیف پہنچائی تھی میں نے۔۔۔پر اب پکا ارادہ کرتا ہوں جو چیز اسے تکلیف دے گی اسے چھوڑ دوں گا"۔۔۔اپنے دوست سے بڑے بھرم سے کہ کر بائیک اسٹارٹ کی اور گھر کی طرف روانا ہوا۔۔۔۔۔۔

یہ کیا ہو گیا ہے مجھے ؟؟؟۔۔۔میں نے سعدیہ کی خاطر بائیک ریس چھوڑ " دی۔۔۔یہ احساس کیا ہے ؟؟۔۔۔جو میں اس کے پاس ہونے پر محسوس کرنے لگا ہوں۔۔۔کیا میری پسند سعدیہ جیسی لڑکی تھی ؟؟؟۔۔۔کیا واقعی وہ ہے جسے میرا دل اتنے سالوں سے ڈھونڈ رہا تھا؟؟؟" وہ خود سے ہمکلام ہو کر سوالات کر رہا تھا۔۔۔۔

کہاں تھے تم ؟؟؟" علی کی آواز غصے کے مارے بلند ہوئی تھی۔۔۔ "

یہ تو علی بھائی کی آواز ہے" راحیل اور ثانیہ چونکے تھے "

کیاہواہے؟؟"ثانیہ جو سونے لیٹ چکی تھی وہ گھبرا کر اٹھ کر بیٹھ "
۔۔۔۔۔پوچھنے لگی

پتہ نہیں۔۔۔چل کر دیکھتے ہیں"راحیل نے کہااور دونوں نیچے "
آئے۔۔۔۔۔دونوں سیڑھیوں سے اترے تو یہ دیکھ کر حیران ہوئے کہ
کامران کے منہ سے خون نکل رہا تھااس کے ہاتھ پاؤں پر چوٹ کے نشان
تھے۔۔۔جس کی وجہ سے وہ لڑکھڑا کر چلتا ہوااندر آیا تھا۔۔۔۔

میں نے پوچھا کہاں تھے تم؟؟"علی بھائی پھر سے غصے سے دھاڑتے "
ہوئے پوچھ رہے تھے۔۔۔۔

وہ میں گھر آرہا تھا۔۔۔اس لئے"وہ ابھی بول ہی رہا تھا "

یہ چوٹیں کیسے لگیں تمھیں؟؟؟"ان کے سوال پر وہ پہلے تو خاموش رہا "

راستے میں میری بائیک سامنے والے کی بائی یک سے ٹکرا گئی تھی"

۔۔۔۔"اس بیچارے کا اتنا کہنا گناہ ہو گیا تھا۔۔۔۔علی بھائی نے مزید کچھ سنا ہی نہیں۔۔۔۔زوردار طمانچہ اس کے چہرے پر لگا دیا۔۔۔۔تماچہ اس قدر زوردار تھا کہ پورے گھر میں اس کی آواز گونجی تھی۔۔۔۔جنید جمشید ڈر کے مارے سعدیہ کے پیچھے چھپ گئے تھے۔۔۔سب حیرت سے دیکھ رہے تھے ۔۔۔۔سعدیہ سہم گ ئی ی تھی اس سے پہلے اپنی پوری زندگی میں کبھی کسی کو مار کھاتے نہیں دیکھا تھا اس نے۔۔۔۔جبکے ماہنور ندامت میں مبتلا ہو گئی تھی۔۔۔۔

کیا کر رہے ہو؟؟؟۔۔۔جوان بھائی پر کوئی اس طرح ہاتھ اٹھتا ہے "

کیا؟؟"انہوں نے جیسے ہی کامران کو مزید مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا بھابھی

کامران کے سامنے آکران دونوں کے بیچ کھڑی ہو گئیں اور علی بھائی کو دیکھ کر بولیں۔۔۔۔

"ہاتھ اٹھانا تو بہت کم سزا ہے اس لڑکے کے لیے۔۔۔۔میرا بس نہیں چل رہا۔۔۔۔اس کا سارا بائیک ریسنگ کا شوق یہیں اتار دوں۔۔۔اسے کتنی بار پیار سے سمجھیا۔۔۔۔ کتنی بار سخت لہجے میں کہا کہ باز آجائے اپنے اس خطرناک شوق سے پر اس کا بھوت اترتا ہی نہیں۔۔۔۔بولو اگر ہاتھ نہ اٹھاؤں تو کیا کروں؟؟؟۔۔۔۔تم کیا چاہتی ہو کرنے دیں اسے من مانی ۔۔۔اور ایک دن یہ شوق کے چکر میں اپاہج ہو جائے" انہوں نے جو کہا وہ اپنی جگہ بالکل ٹھیک تھا۔۔۔۔کامران شرمندگی سے پانی پانی ہوئے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

کامران تم اوپر جاؤ" بھابھی علی بھائی کو مزید غصہ کرنے سے روک رہی تھیں انہوں نے غصہ ٹھنڈا کرنے کے لیے دادو سے کہا۔۔۔تو دادو ہاتھ پکڑ کر علی کو اپنے کمرے میں لے گ ئی یں۔۔۔۔۔

تم کیا چاہتے ہو کامران۔۔۔تمہارا بوڑھا باپ اس عمر میں اپنے نوجوان " بیٹے کا جنازہ اٹھائے ؟؟؟"اس کے والد نے کہا تو کامران مزید شرمندگی کی اتھاگہرائیوں میں اتر گیا۔۔۔

بھائی آپ غصہ مت کریں۔۔۔آپ کا بلڈ پریشر ہائی ہو جائے گا آپ " میرے ساتھ چلیں"افتخار صاحب ان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنے ساتھ لے گئے تھے کامران کو غصے سے گھور کر۔۔۔۔

مجھے تمہاری سمجھ نہیں آتی"شہزاد یہ کہہ کر غصے سے چلا گیا "

میرا دل چاہ رہا ہے ایک دو میں بھی لگا دوں۔۔۔۔ تمھیں اپنی جان عزیز " کیوں نہیں ہے؟؟؟۔۔۔یہ جان اتنی سستی چیز نہیں ہے کامران کے تم بائیک ریس میں ہار جاؤ "راحیل کامران کے روبرو کھڑا ہو کر اسے غصے بھری نگاہ سے دیکھتے ہوئے بولا اور پھر واپس چلا گیا۔۔۔۔

۔۔۔سعدیہ۔۔۔۔ماہنور۔۔۔۔۔ثانیہ۔۔۔۔۔۔شاہزیہ

۔۔۔۔۔۔اسما۔۔۔۔۔رومیسا

۔۔۔۔۔۔جنید۔۔۔۔۔۔۔جمشید۔۔۔۔۔شاہنزیب۔۔۔۔۔۔ولید

۔۔۔۔سب ایک جگہ کھڑے ہو کر اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔کامران ایک لمحہ مزید وہاں نہ روکا اور بھاگتا ہوا اوپر جانے کی کوشش کرنے لگا پر وہ دوسری ہی سیڑھی پر لڑکھڑا کر گرنے لگا تھا کے شاہنزیب اور ولید نے اسے سہارا

دیا"کہاں جاؤ گے ؟؟؟۔۔۔۔مجھے بتاؤ میں لے چلتا ہوں"شاہنزیب نے ہمدردی سے پوچھا تھا

چھت پر"کامران نے جواب دیا۔۔۔ "

تو میں بھی مدد کر دیتا ہوں"ولید نے بھی اسے سہارا دیا تھا۔۔۔۔۔ "

تمہیں کچھ نہیں کہنا مجھے ؟؟"کامران کو گھر کے ہر مرد نے برا کہا تھا "

سوائے شاہنزیب کے۔۔۔۔اس لئے وہ الجھ کر شاہنزیب سے پوچھنے لگا۔۔۔

میں کیا کہوں ؟؟؟۔۔۔۔میں تو خود خطاوں کا پتلا ہوں میں شہزاد بھائی علی" بھائی راحیل کی طرح اس خاندان کا فرمانبردار بیٹا نہیں رہا ہوں شروع سے اور

ویسے بھی جس کو جو راہ پسند ہو وہ وہی چنتا ہے۔۔۔چاہے پھر کوئی کچھ بھی کہتا رہے" شاہنزیب نے اسے چئیر پر بیٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔اشارتا اسے بتا دیا کہ وہ اکیلا نہیں ہے جس نے مار کھائی ہے خاندان میں۔۔۔۔۔وہ بھی پہلے کھا چکا ہے۔۔۔۔۔۔

" سعدیہ تم جاؤ اور اس کے پٹی کر دو۔۔۔۔اگر ہم میں سے کوئی گیا تو مجھے پورا یقیں ہے وہ کبھی نہیں کروائے گا" اسماء اس کے ہاتھ میں میڈیکل باکس پکڑاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

" سعدیہ نے باکس ماہنور کو پکڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔ میں۔۔۔نہیں۔۔ماہنور تم چلی جاؤ۔۔مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔

نہیں مجھے تو دور رکھو کامران بھائی سے۔۔۔۔کامران بھائی مجھے جان سے " مار دیں گے اگر انہیں پتہ چلا کہ میں نے سب کو بتایا ہے" ماہنو ڈرتے ہوئے بولی۔۔۔باکس واپس سعدیہ کو پکڑاتے ہوئے۔۔۔۔

اچھا تو کوئی اور میرے ساتھ ہی چل لے سپورٹ کے لئے۔۔۔۔اگر وہ" غصے میں ہوا تو وہ سارا غصہ مجھ پر ہی نکال دے گا وہ تو ویسے بھی بڑی جلدی جھنجھلا جاتا ہے" سعدیہ نے گھبراتے ہوئے کہا تو شاہزیہ نے جنید جمشید کو اس کے ساتھ بھیج دیا۔۔۔

کامران ماما۔۔۔۔سعدیہ انی پوچھ رہی ہیں آپ ٹھیک تو ہیں " ؟؟؟" سعدیہ کامران کے سامنے فورا نہیں گئی بلکہ خود سیڑھیوں پر کھڑی ہو گئی اور جنید جمشید کو پہلے بھیجا۔۔۔۔حالات کا جائزہ لینے۔۔۔۔۔

وہاں کیوں کھڑی ہو؟؟؟۔۔۔آجاؤ" کامران کو لگا کوئی پیچھے کھڑا"
ہے۔۔۔وہ مڑا تو سعدیہ کو سیڑھیوں پر کھڑا دیکھ بلانے لگا۔۔۔سعدیہ
اس کے سامنے والی چیئر پر بیٹھ گئی

ماما۔۔۔بڑے ماما نے آپ کو کیوں مارا؟؟" جنید نے بھولے پن سے"
پوچھا

وہ میں نے شرارت کی تھی۔۔۔ان کے منع کرنے کے باوجود اس لیے""
کامران نے بڑے پیار سے اسے جواب دیا تو سعدیہ کو لگا کے حالات کافی بہتر
ہیں۔۔۔۔

میں پٹی باندھ دوں؟؟"سعدیہ نے بڑے التجائیہ انداز میں پوچھا تو "
کامران اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔اس کی ہاں دیکھ اپنی چئی پر تھوڑی
کھسکاتے ہوئے اس کی چیئر کے بالکل سامنے سیٹ کی۔۔۔

سعدیہ اب بالکل پہلے جیسے کپڑے نہیں پہنتی تھی۔۔۔ہر وقت مشرقی لباس
میں ملبوس نظر آتی تھی وہ اس وقت نیلے رنگ کی سادی سی فراک اور اس پر
گولڈن رنگ کی بنارسی کپڑے کی کوٹی پہنے ہوئے تھی۔۔۔چوڑی دار
پاجامہ بھی گولڈن رنگ کا تھا اور گلے میں اسی رنگ کا دوپٹہ۔۔۔۔۔۔وہ
بالوں میں آگے بیک کومنگ کا پف اور پیچھے پونی باندھے ہوئے تھی۔۔۔۔
اس کے کان میں گولڈن بالے تھے جو اسے اور دلکش بنا رہے تھے۔۔۔۔

جنید ڈیٹول کی بوتل پکڑو"سعدیہ نے کہہ کر بوتل پکائی تھی۔۔۔پہلے "
اس نے کامران کے ہونٹوں سے جو خون نکل رہا تھا وہ روئی سے صاف کیا پھر

روئی میں ڈیٹول لگا کر اس کے زخم پر لگانے لگی جو ہونٹوں کے بالکل سائیڈ میں تھا۔۔۔"ویسے ایک بات پوچھوں؟؟"اس نے پٹی کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"ہاں"

جب سب اتنا منع کر رہے ہیں۔۔۔تو چھوڑ کیوں نہیں دیتے؟؟"سعدیہ نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

ہمممممم۔۔۔۔۔۔۔سچ کہوں یا جھوٹ"وہ سعدیہ کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھنے لگا

جو دل چاہیے کیونکہ میں علی بھائی نہیں"وہ مسکرا کر بولی تھی"

میں نے چھوڑ دی"کامران نے سنجیدگی سے کہاتو سعدیہ جھوٹ سمجھی" "
اچھاتو پھر یہ چوٹیں کیسے لگیں؟؟؟کامران جھوٹ ایسے بولنا چاہیے کہ سچ کا
گمان ہو۔۔۔"سعدیہ یہ کہ کر اس کا ہاتھ پکڑ کر دیکھنے لگی جس پر چوٹیں
تھیں۔۔۔۔

میں واقعی سچ بول رہا ہوں۔۔۔میں تم سے جھوٹ کیوں بولوں گا "
؟؟؟۔۔۔تم علی بھائی تھوڑی ہو"اسی کی لائن دوبارہ دہراتے ہوئے
مسکرایا۔۔۔

تو پھر یہ چوٹیں"وہ الجھ کر دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی "

وہ۔۔۔۔جب میں گھر آرہا تھا تو کسی کے خیالات میں اتنا کھویا ہوا تھا کہ " سامنے والے روڈ پر غلطی سے چلا گیا وہاں سامنے آنے والی بائی یک سے زبردست ٹکر ہو گئی۔۔۔وہ تو خدا کا شکر ہے کہ بائی یک سے ٹکر ہوئی ورنہ کار یا بس یا ٹرک سے بھی ہو سکتی تھی"اس نے سعدیہ کو بتایا تو وہ مسکرانے لگی

ایسا کون تھا جس کے خیالوں میں تم اتنا کھوئے ہوئے تھے؟؟؟"وہ شوخی " سے پوچھنے لگی

تم"کامران نے سچ کہا تو وہ ہنسنے لگی۔۔۔"

اچھا بچو۔۔۔۔ مجھ سے فلرٹ کر رہے ہو۔۔۔اب سچ بتاؤ کون ہے" وہ؟؟؟۔۔۔میں کسی کو نہیں بتاؤں گی میرے کان میں بتا دو" یہ کہہ کر وہ اس کے چہرے کے پاس اپنے کان لے آئی

انی ہم بھی سن لیں۔۔۔ہم بھی کسی کو نہیں بتائیں گے" یہ کہہ کر وہ بھی" اپنے کان کامران کے منہ کے قریب لے آئے۔۔۔۔سعدیہ اور جنید جمشید بے صبری سے انتظار کر رہے تھے کہ اب جلدی سے کامران انھیں نام بتا دے۔۔۔

آ۔۔۔۔۔آ۔۔۔۔۔آ" کامران نے ان تینوں کے کانوں میں اتنی زور سے" چیخا کہ وہ خود واپس دور ہٹ کر بیٹھ گئے

کامران کے بچے"سعدیہ کان میں انگلی ڈال مسلتے ہوئے گھورتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

تم سوال غلط کر رہی ہو۔۔۔۔یہ پوچھو کہ میں نے بائیک ریسنگ کیوں چھوڑ دی"اس نے خود ہی اسے درست سمت بتائی تھی

تو بتاؤ کیوں چھوڑی؟؟؟"اس نے تجسس سے پوچھا"

کیونکے مجھے تم یاد آگئیں تھیں۔۔۔تمہاری وہ چیخیں۔۔۔وہ رونا"
۔۔۔۔۔سب کچھ۔۔۔۔اس لئے چھوڑ آیا"کامران نے کہا تو سعدیہ کو عجیب محسوس ہوا کیونکہ اس کا انداز بولنے کا نہایت الفت بھرا تھا اور ساتھ ساتھ ایسا لگ رہا تھا کہ واقعی وہ اس کی زندگی میں بہت اہمیت رکھتی ہو۔۔۔۔"اور مزے کی بات دیکھو جب کر کے آتا تھا تو کبھی بھی کسی نے کچھ

نہ کہااور آج جب چھوڑ آیاہوں توانعام میں تھپڑ پڑااور پتہ ہے زیادہ شرمندگی کب ہوئی؟؟۔۔۔جب تمہیں سامنے کھڑادیکھا۔۔۔میں تمہیں بتا بھی نہیں سکتا کتنا شرمندہ ہوں تمہارے سامنے تھپڑ کھا کر"اس نے شرمندہ ہو کر کہاتو سعدیہ مسکرائے بغیر نہ رہ سکی۔۔۔۔۔

تم خو ہمخواہ شرمندہ ہو رہے ہو۔۔۔۔"وہ کامران سے مخاطب ہو کر کہنے لگی۔۔۔۔"جمشید یہ کاٹو قینچی سے۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔یہاں سے"اس نے کہہ کر جمشید سے پٹی کٹوائی تھی۔۔۔"مجھے تو تم پر ترس آرہا تھاجب علی بھائی نے تمہیں مارا"سعدیہ نے ترس کھانے والے انداز میں بولا تو کامران کہ لبوں پر مسکراہٹ بکھر آئی۔۔۔

تو پھر میں ایک کام کرتا ہوں بھائی سے جا کر کہتا ہوں 2۔۔۔۔3 اور لگا "
دیں تا کہ تمھیں مجھ پر اور زیادہ ترس آئے اور تم ہاں کر دو" کامران اس کے
چہرے کے قریب آ کر آنکھوں میں آنکھیں ڈال بولا تھا۔۔۔۔

ماما پٹی خراب ہو جائے گی۔۔ ھلیں مت۔۔۔۔۔انی اتنی محنت سے باندھ "
رہی ہیں" جنید نے اسے ٹوکا تو وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا "اب ٹھیک ہے" وہ جنید
جمشید کو دیکھ پوچھنے لگا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیا

کس بات کی ہاں؟؟" وہ الجھی تھی کیونکہ اسے ابھی تک کامران کی رشتے"
کی خبر نہ تھی اس کی ماں نے اسے کچھ نہیں بتایا تھا اس متعلق۔۔۔۔اور
کامران سمجھا کہ وہ انجان بننے کی اداکاری کر رہی ہے

جھوٹ ایسا بولنا چاہیے کہ حقیقت کا گمان ہوا ابھی ابھی تھوڑی دیر پہلے "
آپ نے ہی سکھایا تھا استانی صاحبہ" وہ یہ کہہ کر مسکرانے لگا۔۔۔۔

پر "سعدیہ آگے بولتی اس سے پہلے کامران کا فون آیا اور وہ بات کرنے لگا""
کامران پاؤں پر جو چوٹ تھی۔۔۔اس پر تو میں نے مرہم لگا دیا ہے پر تم
ڈاکٹر کو ضرور دیکھا دینا" وہ یہ کہہ کر چلی گئی

وہ پورا کمرہ پھیلائے بیٹھی تھی کپڑوں سے.... شاہنزیب سامنے ہی صوفے
پر بیٹھا تھا۔۔"یہ والا دیکھو۔۔۔یہ اچھا ہے" ماہنور نے اسے اپنا ایک سوٹ
دیکھاتے ہوئے بولا تو وہ نفی کرنے لگا۔۔۔۔۔

شاہ۔۔۔۔یہ آخری سوٹ ہے میری الماری میں۔۔۔۔بتاؤ یہ پہنوں" آج۔؟؟؟"۔۔۔۔اس نے سوٹ دیکھایا تو ہر سوٹ کی طرح اس پر بھی نفی کرنے لگا

تمہارے پاس ایک بھی ڈھنگ کا سوٹ نہیں ہے۔۔۔یہ سب ستارہ کو دو " اور میرے ساتھ مارکیٹ چلو۔۔۔۔میں تمہیں نئے کپڑے دلاتا ہوں" کہتا ہوا کھڑا ہوا۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔میں تھوڑی دیر میں تیار ہو کر آتی ہوں پھر چلتے ہیں" وہ کہتے ہوئے بڑے پر جوش انداز میں کھڑی ہوئی۔۔۔

ماہ نور تیار ہو کر نیچے آئی تو چاچی اسے گھورنے لگیں۔۔۔"چلو" شاہنزیب نے اسے دیکھتے ہی کہا تو چاچی سے نظریں چورا کر اس کے ساتھ جانے لگی

کہاں جارہے ہو تم دونوں؟؟"رومیسا آپا نے پوچھا تھا"

مارکیٹ۔۔۔شاہ مجھے کپڑے دلانے لے جارہا ہے"ماہنور مسکراتے" ہوئے بولی

شاہنزیب سعدیہ کو بھی لے جاؤاسے بھی مارکیٹ جانا تھا"انہوں نے کہہ" کر سعدیہ کو آواز دے کر نیچے بلالیا۔۔۔سعدیہ منع کر رہی تھی پر اپنی خالہ کے اصرار پر ان دونوں کے ساتھ جانے کے لئے راضی ہو گئ

سوری مجھے نہیں پتا تھا کہ تم لوگ جانے والے ہو۔۔۔مجھے رات کو پہننے" کے لئے سینڈل لینی تھی میں نے صبح ہی خالہ سے کہا تھا"اس نے ماہ نور سے معافی مانگی تو وہ بغیر جواب دیئے کار میں بیٹھ گئ۔۔

سعدیہ میرے ساتھ چلو گی؟؟؟۔۔۔۔پہلے میں ڈاکٹر کے جاؤں گا پھر " تمہیں مارکیٹ لے چلوں گا" کامران گھر سے نکل کر آیا تھا۔۔۔۔۔سعدیہ کو جاتا ہوا دیکھ۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔پر ابھی چلو۔۔۔۔میں اندر نہیں جاؤں گی" واپس۔۔۔ورنہ خالا برا مان جائیں گئی" سعدیہ نے جواب دیا تو وہ چابی لینے چلا گیا

تم لوگ جاؤ میں کامران کے ساتھ جا رہی ہوں" سعدیہ مسکراتے ہوئے " کہ کر سائیڈ میں کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔۔

"ماہ نور یہ والی دیکھو" شاہنزیب نے اسے بڑی خوبصورتی سے فراک دیکھاتے ہوئے بولا۔۔۔

"شاہ۔۔۔یہ اچھی ہے۔۔۔پر آج کی تقریب کے اعتبار سے بہت بھاری ہو جائے گی مجھے بالکل سادی سے قمیض شلوار چاہیے جو خوبصورت بھی ہو اور سمپل بھی۔۔۔" ماہنور نے اپنی رائے دی تھی۔۔۔شاہنزیب کے پسند کردہ سوٹ کے متعلق۔۔۔

"دادو مجھے لگ رہا ہے شاہنزیب ماہنور کو قبول کر چکا ہے" بھابھی خوش ہو کر دادو کو بتا رہی تھیں۔۔

"ہاں دادو۔۔۔پتہ ہے اسے خود لے کر گیا ہے شاپنگ کرانے ابھی" رومیسا بھی فوراً دادو کو آ کر بتانے لگی

دیکھ کر مجھے بھی بہت خوشی ہو رہی ہے کہ شاہنزیب ماہنور کو اپنا رہا ہے۔۔۔اب لگتا ہے وقت آگیا ہے اس سے رخصتی کے متعلق بات کرنے کا۔۔۔"داد و نے ارادہ کیا تھا۔۔۔"

اگر وہ مان گیا۔۔۔تو ہم ماہنور اور صباء کی ایک ساتھ کر دیں گے۔۔۔۔۔" کتنا مزا آئے گا۔۔۔دونوں بھائی ایک ساتھ دولہے بنیں گے"ثانیہ ایکسائیڈ ہو کر بولنے لگی۔۔۔۔

خدا کرے وہ مان جائے"رومیسا آپا دعا گو ہوئی تھیں۔۔۔۔"

خدا نہ کرے۔۔۔تو یہ لوگ میرے بیٹے کو اس ماہ نور کے ساتھ رخصتی " کرنے کے لیے دباؤ ڈالنے والے ہیں۔۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔لگتا ہے کچھ کرنا

پڑے گا۔۔۔میں اپنے بیٹے کی زندگی یوں تباہ نہیں ہونے دوں گی۔۔۔اس کی نرم تربیت کا فائدہ اٹھا رہے ہیں یہ لوگ''شمسہ بیگم نے جو دادو کے کمرے میں باتیں ہو رہی تھیں وہ سن کر پکا عزم کر لیا تھا کے وہ کچھ نہ کچھ تو کریں گی ۔۔۔۔۔ماہنور کو شاہنزیب کی زندگی سے نکالنے کے لئے۔۔۔۔۔

"ماہ نور یہ والا دیکھو''شاہزیب نے اسے ایک قمیض شلوار دکھایا تھا جس کی قمیض ڈارک ہرے رنگ کی اور شلوار گولڈن تھی۔۔۔۔ قمیض کا گلا سفید رنگ کے موٹے نگوں سے جڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔یہ بہت پیارا ہے۔۔۔''ماہ نور کی آنکھیں چمکی تھیں اس سوٹ کو دیکھ۔۔۔۔یہ لے لو''اس نے کہا تو شاہنزیب اسے گھور کر دیکھنے لگا''تم آج تک صرف کپڑے دیکھ کر ہی پسند کر لیتی ہو۔۔۔۔۔ٹرائے نہیں کرتیں ''شاہنزیب نے اسے پیار سے ٹوکا۔۔۔۔

اچھا بابا۔۔۔۔میں ٹرائے کر کے آتی ہوں"وہ یہ کہہ کر سوٹ لے کر چلی" گئی۔۔۔۔اسی لمحے شاہنزیب کی نظر سامنے والی شاپ پر پڑی جس میں ایک سفید رنگ کی ڈمپی ایک نہایت ہی حسین شرارہ پہنے ہوئے تھی۔۔۔۔۔اسے دیکھ کر شاہنزیب خود کو روک نہیں سکا۔۔۔۔لال رنگ کا دوپٹہ جس کے چاروں طرف گولڈن اور سفید نگوں سے جڑے ہوئے چھوٹے چھوٹے لٹو لٹکتے ہوئے نظر آرہے تھے۔۔۔بلاؤز گولڈ رنگ کا تھا جو گلے اور دامن سے کڑھائی میں بھرا ہوا اور بیچ کے حصے سے بالکل سادہ تھا اور نیچے کا شرارہ لال رنگ کا تھا جس پر نہایت ہی خوبصورتی سے ہاتھوں کا باریک کام ہوا تھا۔۔۔۔یہ پورا شرارہ نہایت ہی دلکش تھا۔۔۔۔۔شاہنزیب کا اس پر دل اٹک گیا۔۔۔۔"یہ شرارہ پیک کر دیں"اس نے شرارہ خریدنا چاہا تھا

۔۔۔

"سر۔۔۔۔سوری۔۔۔۔پر یہ پہلے ہی فروخت ہو چکا ہے"

کیا؟؟؟۔۔۔۔۔۔پر مجھے بہت پسند آیا ہے یہ۔۔۔۔میں اسے خریدنا چاہتا "

ہوں"

سر سوری۔۔۔۔پر یہ ابھی ابھی انہوں نے خریدا ہے" وہاں کھڑی لیڈی "
ور کرنے کہہ کر سامنے کھڑے لڑکے کی طرف اشارہ کیا تو شاہنزیب اس
حسین اتفاق پر مسکرا دیا کہ شرارہ خریدنے والا کوئی اور نہیں شہزاد
تھا۔۔۔۔۔

بھائی یہ آپ نے لیا ہے؟؟؟" شاہنزیب نے شہزاد کے پاس جا کر استفسار "
کیا

ہاں"اس نے سنجیدگی سے جواب دیا۔۔۔"تمہیں اگر پسند ہے تو تم لے لو"
۔۔۔۔میں کوئی اور لے لوں گا۔۔۔۔پر رخصتی کے خواب تب دیکھنا جب سچ
بولنے کی ہمت رکھتے ہو"یہ کہہ کر ور کر کی طرف متوجہ ہوا"ان کو دے
دیجئے"کہہ کر شہزاد چلا گیا۔۔۔۔

پیک کر دیں پلیز"وہ کہہ کر اسی شاپ میں واپس آ گیا تھا۔۔۔۔۔ "

کہاں چلے گئے تھے؟؟؟"ماہ نور پوچھ رہی تھی "

"سامنے شاپ پر گیا تھا۔۔۔۔یہ چھوڑو سوٹ پسند آیا؟؟ "

ہاں"ماہنور نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔تو وہ بھی جواباً مسکرانے"
لگا۔۔۔۔شہزاد کی بات دل پر لگ گئی تھی۔۔۔۔۔وہ ماہنور کے ساتھ تھا پھر

بھی اسے کھونے کا ڈر لاحق تھا۔۔۔۔اس نے ماہ نور کا ہاتھ خود ہی تھام لیا تھا۔۔۔ماہنور اسے اپنا ہاتھ پکڑتا ہوا دیکھ مسکرانے لگی۔۔۔۔۔۔۔"کیوں میں تمہارے ساتھ ہو کر بھی اطمینان نہیں پاتا؟؟۔۔۔ہر لمحہ تمہیں کھونے کا ڈر بڑھتا کیوں جا رہا ہے؟؟؟۔۔۔۔۔۔میں نے شرارہ خرید تو لیا ہے ۔۔۔۔پر نا جانے تمہیں کبھی دے پاؤں گا یا نہیں" شاہنزیب اسے دیکھتے ہوئے سوچ رہا تھا۔۔۔ماہنور بہت خوش نظر آ رہی تھی۔۔۔اس کا دل رکھنے کے لیے اپنے لبوں پر جھوٹی مسکراہٹ بکھیرنے پر مجبور تھا۔۔۔۔

"اچھا چلو آئس کریم کھاتے ہیں" وہ دونوں ہاتھ تھام کر آئیس کریم کون لے کر چلتے چلتے کھانے لگے۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔میری آئی س کریم ایسے کیوں دیکھ رہے ہو؟؟؟اپنی کھاؤ " ناں" شاہنزیب اسے مسکرا مسکرا کر آئی س کریم کھاتا دیکھ رہا تھا تو ٹوٹکتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

ایک بائی یٹ لے سکتا ہوں؟؟؟" شاہنزیب کا دل اس آئی س کریم پر اٹک گیا تھا جسے وہ کھا رہی تھی۔۔۔وہ منتی انداز میں پوچھنے لگا

اچھا یہ لو۔۔۔پر تھوڑی سی کھانا" وہ بھولے پن سے اس کے منہ کے " قریب لے گ ئی ی شاہنزیب نے جیسے ہی منہ کھولا کھانے کے لیے ماہنور نے بجائے اس کے منہ۔میں کھلانے کے اس کی ناک پر لگادی۔۔۔"مزہ آیا" یہ کہ کر تیزی سے ہستے ہوئے بھاگنے لگی۔۔۔شاہنزیب نے اپنی جیب سے رومال نکال کر آئی س کریم اپنی ناک سے صاف کی۔۔۔

شاہ۔۔۔لال پہنوں یا مہرون" وہ چوڑیاں دیکھاتے ہوئے بولی"
تھی۔۔۔اس کی آنکھیں خوشی کے مارے جھلملا رہی تھیں۔۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔۔۔دونوں پہن لو" وہ سوچتے ہوئے بولا"

دونوں۔۔۔۔چلو صحیح ہے۔۔۔۔پہناؤ "اس نے یہ ہے کہ کر جب اس"
کے ہاتھ کے آگے اپنا ہاتھ کیا تو نہ جانے کتنے سالوں کی حسرت آج پوری
ہوئی تھی۔۔۔بہت شوق تھا اسے اپنے ہاتھوں سے چوڑی پہنانے کا۔۔۔۔
آنکھوں میں خود بخود نمی آگئی تھی۔۔۔جسے اتنا چاہا ہو۔۔۔جسے پانے کی اتنی
دعائیں کی ہوں۔۔۔۔جس کو کھونے کا ڈر ہر لمحہ دل کو لگا رہتا ہوں
۔۔۔۔جس کی ایک نظر ہر تکلیف و غم میں ہمت بنا دیتی ہو۔۔وہ ابھی انہی
سوچوں میں گم سم کھڑا تھا۔۔

کہاں کھو گئے ؟؟ ماہ نور اس کی آنکھوں کے آگے چٹکی بجاتے ہوئے "
بولی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔کچھ نہیں" وہ نفی میں گردن ہلانے لگا"

کسی اور رنگ میں لوں ؟؟ یا۔۔۔یہی رنگ اچھے لگ رہے ہیں ؟؟" وہ "
دوسری چوڑیاں دیکھتے ہوئے بولی

نہیں یہی اچھی ہیں" بس مشکل سے یہی لفظ ادا ہو سکے۔۔۔شاہنزیب "
نے اپنے ہاتھ سے ایک ہاتھ میں لال۔۔۔اور دوسرے ہاتھ سے مہرون
پہنا دیں۔۔۔ماہنور اپنے دونوں ہاتھ چوڑیوں سے بھرے ہوئے دیکھنے لگی
اس کی آنکھیں جھلملا رہی تھیں مارے خوشی کے۔۔۔اس کے حسین

ہاتھوں میں چوڑیاں اور حسین لگ رہی تھیں۔۔۔۔شاہنزیب کا دل خوشی سے جھوم رہا تھا اسے چوڑیاں اپنے ہاتھوں سے پہنانے کے بعد۔۔۔۔۔

*******_________**********

"ارے سنو۔۔۔میری گھڑی لا دو میرے کمرے سے"کامران اور سعدیہ گھر واپس آ گئے تھے۔۔۔شاہنزیب اور ماہنور بھی وہ دونوں اتنا خوش لوٹے تھے کہ چاچی جان کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔۔۔سعدیہ کامران سے پوچھ کر ہی کمرے میں مایوں کیلئے تیار ہونے گ ئی ی تھی لیکن وہ اپنی گھڑی پہننا تو بھول ہی گیا تھا۔۔۔جب یاد آیا تو اسماء سے منتی انداز میں کہنے لگا

"خود لے آؤ۔۔۔دیکھ نہیں رہے میں کام کر رہی ہوں"اسماء لیپ ٹاپ پر نظر جمائے بولی۔۔۔

آپا۔۔۔آپ لادو" رومیساء آپا وھیں آرام سے صوفے پر بیٹھیں چپس کھا"
رہی تھیں۔۔۔جب کامران نے ان سے التجائی انداز میں کہا

میں تھک گی ہوں اوپر نیچے کے پھیرے کر کر کے۔۔۔۔میں نہیں جا "
رہی" کہ کر اپنے گھٹنوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے دیکھایا کے انہیں بہت درد ہو رہا
ہے۔۔

اپ کروانا مجھ سے اپنا کوئی کام۔۔۔۔جب دیکھو کامران یہ کر دے۔۔۔ "
کامران وہ کر دے اور میرا ایک کام کرنے میں دونوں کی جان نکل رھی ہے
"کام ان دونوں کو گھورتے ہوئے بولا۔۔۔۔

شاہزیہ آپا۔۔۔آپ لادو میری گھڑی سعدیہ کے کمرے سے" شاہزیہ "
جیسے ہی وہاں آکر بیٹھی صوفے پر کامران نے منتی انداز میں کہا۔۔۔

تم خود چلے جاؤ۔۔۔ویسے بھی تمہارا کمرا ہے اس کا تھوڑی ہے اور وہ کونسا "
تم سے پردہ کرتی ہے جو تم خود نہیں جا سکتے۔۔۔۔اور ہاں اوپر جا تو رہے
ہو۔۔۔میرے کمرے سے جنید جمشید کے ہینگر ہوئے کپڑے بیڈ پر آ گئے ہی
رکھے ہیں۔۔۔لیتے آنا" شاہزیہ آپا نے تو آسما اور رومیسا کو دو ہاتھ پیچھے چھوڑ
دیا تھا انہوں نے تو اپنا کام بھی پکڑ اڈالا تھا کامران کو۔۔۔۔وہ منہ بسور کر
ان کو دیکھ بولا "ڈاکٹر نے منع کیا ہے اوپر نیچے کے پھیرے کرنے سے
۔۔۔ڈاکٹر نے کہا ہے جتنا ہو سکے آرام کرنا اس لئے بول رہا ہوں آپ
"لوگوں سے

ہم نے نہیں کہا تھا تم سے ریس پر جاؤ۔۔۔اب"۔۔۔۔شاہزیہ آپا "
ابھی بول ہی رہی تھیں کہ کامران غصے سے نفی میں گردن ہلا کر خود آئستہ
آئستہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر چلا گیا اس نے دروازے نوک کیا۔۔۔۔

"آجاؤ"سعدیہ کی اندر سے آواز آئی۔۔۔۔تو وہ اندر چلا آیا۔۔۔۔۔سعدیہ نہاء کر نکلی تھی۔۔۔۔اس کی آبشار گیلیں تھیں۔۔۔۔اور رنگت نکھری نکھری۔۔۔۔

وہ میں۔۔۔۔۔۔"کامران نے سعدیہ کو دیکھا تو بمشکل یہی لفظ ادا کر" سکا۔۔۔۔

کامران۔۔۔۔ڈاکٹر نے منع کیا تھا ناں۔۔۔۔پھر بھی۔۔۔انہوں نے کہا" تھا ناں کے آرام کی ضرورت ہے تمہیں۔۔۔"سعدیہ نے ڈپٹنے والے انداز میں کہا۔۔

وہ۔۔۔۔گھڑی لینے آیا تھا" کامران نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔جو"
اس لمحے نہایت حسین لگ رہی تھی پیلے رنگ کے کرتے اور مہرون رنگ
چوڑی دار پاجامے میں۔۔۔۔وہ پیلے رنگ میں نہایت حسین معلوم ہو رہی
تھی۔۔

گھڑی۔۔۔۔تم بیٹھو یہاں۔۔۔۔مجھے بتاؤ۔۔۔۔میں دوں تمہیں" "
سعدیہ نے فکر مند انداز میں کہا۔۔۔۔تو کامران اثبات میں سر ہلا کر صوفے
پر بیٹھ گیا۔۔۔۔سعدیہ اس کے سامنے ہی الماری کھول کر دیکھنے لگی "یہ
والی" وہ ایک گھڑی ہاتھ میں لیئے۔۔۔۔دیکھاتے ہوئے بولی

" نہیں۔۔۔۔۔وہ سلور ہے "

اچھا"۔۔۔۔وہ پھر ڈھونڈنے لگی "کہاں رکھی تھی تم نے؟؟۔۔۔یہاں" تو نہیں ہے" وہ ڈھونڈتے ہوئے بولی

میں نے خود رکھی تھی دیکھو وہیں ہو گی" اس نے اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے کہا تھا "۔۔۔۔جب اسے لگا کے سعدیہ کو نہیں مل رہی تو آہستہ قدم بڑھاتے ہوئے اس کی جانب چلتا ہوا آیا۔۔۔اس کے پیچھے آکر کھڑا ہوا ۔۔۔۔سعدیہ الماری کی بیچ والی دراز میں گھڑی ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔کامران کہنے ہی والا تھا۔۔۔۔ہٹو سعدیہ میں خود دیکھ لوں۔۔۔۔اس سے پہلے وہ کہتا۔۔۔سعدیہ کامران کی پیچھے موجودگی سے بے خبر اچانک سے اسے گھڑی دیکھانے کے لئے مڑی۔۔۔۔سعدیہ کے سارے گیلے بال کامران کے چہرے پر لگے تھے۔۔۔۔اس کے بالوں کی مہک دیوانہ کرنے کے لئے کافی تھی۔۔۔۔

سوری" وہ زبان کو دانتوں میں دباتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔"

دیوانا مجھے بناؤ ناں۔۔۔۔۔دیوانگی کی حد تک" وہ اسے تکتے ہوئے بول رہا" تھا۔۔۔وہ کھوئے کھوئے انداز میں کہہ کر اس کے قریب آنے لگا تو وہ بالکل الماری کے دروازے سے لگ گئی

کیا کر رہے ہو کامران؟؟" کامران کا یوں دیکھنا۔۔۔۔۔۔۔۔یوں قریب" آنا اسے حراسہ کر گیا تھا۔۔۔"کامران تم سے بات کر رہی ہوں میں" وہ بس سعدیہ کو الفت بھری نظروں سے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔کامران نے اپنا ایک ہاتھ الماری کے لوک پر رکھا تھا اسے تکتے ہوئے۔۔۔

کامران بہت ہو گیا یار۔۔۔۔۔۔۔مجھے عجیب فیل ہو رہا ہے۔۔۔۔پلیز ہٹو" "سعدیہ نے کامران کو خود سے دور ہٹانے کے لیے اپنا ہاتھ اس کے سینے پر

زور سے مارتے ہوئے کہا تھا۔۔۔وہ اس قدر بے رخی و بے زاری سے بولی تو وہ حواس میں لوٹ آیا۔۔۔۔

"کیا کر رہی ہو تم میرے ساتھ ؟؟؟۔۔۔کیا بنا رہی ہو مجھے ؟؟؟۔۔۔۔ کیوں تمہیں دیکھتے ہی کچھ ہو جاتا ہے۔۔۔۔پلیز دور رہا کرو مجھ سے" کامران کو اس کی بے رخی اس قدر بری لگی کہ جو محبت کے جذبات ابھرے تھے وہ انھیں خود سولا دینا چاہتا تھا۔۔۔اس لیے سعدیہ سے شکوہ کر کے غصے سے دروازہ زور سے بند کر کے چلا گیا۔۔۔

"میں نے کیا کیا ہے ؟؟؟۔۔۔پاگل۔۔۔۔میں سناتی اس سے پہلے مجھے ہی الٹا سنا کر چلا گیا۔۔۔۔ چھوڑو۔۔۔۔میں تیار ہو جاؤں۔۔۔۔۔پہلے ہی بہت دیر ہو چکی ہے" وہ کڑ کڑا کر رہ گئی تھی کامران کی حرکت پر۔۔۔۔۔

سعدیہ تیار ہو کر نیچے آئی ی تو کامران سامنے ہی صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔باقی سب چلنے کے لیے تیار تھے

شہزاد بھائی بتادیں اگر کوئی پیغام پہنچانا ہو تو" ماہ نور نے شوخی سے استفسار کیا۔۔۔"

نہیں۔۔۔میں شریف بچہ ہوں" شہزاد نے بھولا سا چہرہ بنا کر اپنی شرافت کا مظاہرہ کیا"

آپ اور شریف؟؟" وہ طنزیہ بولی۔۔۔۔"رہنے دیں اس سے بول ئی یے گا جو آپ کو جانتا نہ ہو۔۔۔۔میں تو آپ کی ہر واردات کی پارٹنر رہی ہوں" ماہنور شہزاد کے کندھے پر ہاتھ رکھ۔۔۔۔آنکھ مارتے ہوئے بولی۔۔۔۔

ماہنور ہر وقت چھچھورپن مت کیا کرو۔۔۔۔اتنے کام ہیں گھر میں اور تم'' یہاں کھڑی ہو۔۔۔۔۔جاؤ دیکھو صباء کا سامان جس بیگ میں تھا وہ کار میں رکھوادیا گیا ہے یا ابھی تک میرے کمرے میں پڑا ہے''شمسہ بیگم صبح سے غصے میں تھیں اور اب ان سے ماہنور کے چہرے کی خوشی برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔اس سبب سے وہ ڈپٹتے ہوئے گویا ہوئی یں۔۔۔۔

چاچی جان فکر مت کریں۔۔۔۔میں نے خود رکھوایا ہے''اسماء نے بول '' کر ماہنور کو اشارہ کر کے اپنے ساتھ چلنے کے لئ یے کہا تھا۔۔۔۔ابھی وہ جاتی اسے ساتھ لے کر اس سے پہلے

اسماء یار۔۔۔۔۔یہ کالر کا بٹن لگادو''ولید سیڑھیوں سے اتر کر نیچے آیا تھا '' چیختے ہوئے۔۔۔

او۔۔۔ولید لاؤ میں لگاؤں ''اسماء یہ کہتے ہوئے اس کے پاس آئی '' تھی۔۔۔ ''گردن تواوپر کرؤ ''وہ بٹن لگاتے ہوئے بولی۔۔۔

اتناٹائٹ ہے یار۔۔۔دم گھٹ رہا ہے ''بٹن لگانے کے بعد وہ کالر کو '' ہاتھوں سے ہلاتے ہوئے بولا۔۔۔

ارے ابھی مت کھولو۔۔۔وہاں جاکر تھوڑی دیر بعد کھول لینا '' ۔۔۔بس۔۔۔''اسماء بول کر کچن میں چلی گئی تھی۔۔۔

ماہنور یار۔۔۔یہ بٹن لگادو۔۔۔لگ ہی نہیں رہا ہے ''شاہنزیب بھی یہی '' کہتاہوں نیچے آیاتوولید سعدیہ مسکرانے لگے۔۔۔جبکے کامران کی ہنسی چھوٹ گ ئی ی تھی۔۔۔۔

لاؤ۔۔میں"مانو یہ بولتے ہوئے اس کے پاس آکر ابھی بٹن پکڑ کر کھڑی" ہی ہوئی تھی۔۔۔

ماہنور پہلے جا کر بولو اپنے چاچا سے کہ جلدی سے آجائیں تیار ہو کر۔۔۔" سب باہر تیار کھڑے ہیں۔۔۔بس دولہے کا باپ ہی ہے جو ابھی تک سولہ سنگھار میں مصروف ہے" چاچی ماہنور کو شاہنزیب سے ہٹانے کے لئے بولیں لیکن یہ بات شاہنزیب کو محسوس نہ ہو جائے اس لیے لبوں پر مصنوعی مسکراہٹ سجالی۔۔۔۔

اچھا چاچی" ماہ نور فوراہی ان کے حکم کی تابع داری میں چاچا کو بلانے چلی" گئی۔۔۔

یار۔۔یہ لگ ہی نہیں رہا ہے" شاہنزیب خود لگانے کی کوشش کرتے" ہوئے جھنجھلا کر بولا۔۔۔۔

سعدیہ تم لگادو۔۔۔اس کا بٹن" شمسہ بیگم نے جب سعدیہ سے کہا تو" شاہنزیب۔۔۔۔سعدیہ۔۔۔۔کامران تینوں ہی ہچکچاھٹ کا شکار ہو گئے۔۔۔

ارے لگادو۔۔۔۔سوچ کیا رہی ہو" انہوں نے دوبارہ کہا تو وہ آہستہ آہستہ" قدم چلتی ہوئی اس کے پاس آئی۔۔۔۔

آ۔۔۔۔۔آ۔۔۔آہ۔۔۔۔میرا پاؤں۔۔۔۔یار سعدیہ میں دوائی کھانا تو" بھول ہی گیا۔۔۔اوپر سے لادو جلدی" کامران اپنا پاؤں پکڑتے ہوئے بولا

مانو اسے بہت تکلیف ہو رہی ہو۔۔۔۔سعدیہ اسے تکلیف میں چیختا ہوا دیکھ اوپر بھاگی تھی دوائی لینے۔۔۔۔

لاؤ میں لگا دیتا ہوں۔۔۔۔اب ہر کسی کی قسمت میں ہماری طرح بیوی " سے بٹن لگوانے کا مزا نہیں ہوتا" ولید شاہنزیب کو چھیڑتے ہوئے اس کا بٹن لگانے لگا۔۔۔۔اس کی بات سن شاہنزیب کی چہرے پر بھی مسکراہٹ بکھر آئی تھی۔۔

کامران دوائی تو تم کھا چکے ہو۔۔۔۔دیکھو" سعدیہ دوائی کا باکس دیکھاتے " ہوئے بولی جو خالی تھا

ہاں تو کھالی ہو گی۔۔۔۔میں بھول گیا ہوں گا۔۔۔۔اب چلو۔۔۔۔۔سب" گاڑی میں بیٹھ گ ئی ے ہیں"کامران نے لاپروائی سے جواب دیا تو سعدیہ اسے الجھی نگاہ سے دیکھتے ہوئے باہر چلی گئی۔۔۔

کوئی ی پیغام دینا ہے؟؟؟"کامران نے آخری بار شہزاد کو دیکھتے ہوئے" سنجید گی سے پوچھا کیونکہ شہزاد کے سوائے پورا گھر جا رہا تھا۔۔۔۔

بس میری طرف سے سلام کہنا"شہزاد مسکراتے ہوئے کہ کر گاڑی کا" دروازہ بند کر کے واپس گھر میں چلا گیا۔۔۔۔

شاہ تم یہاں"شاہنزیب اور ماہ نور ایک ساتھ کھڑے ہوئے تھے" ۔۔۔۔شاہنزیب جو کیمر الندن سے لایا تھا اس کا رزلٹ ماہنور کو دیکھا رہا تھا کہ عباس کی آواز پر حیرت سے اسے دیکھنے لگا

تو یہاں کیسے ؟؟؟"شاہنزیب کے منہ سے نکلا تھا"

ارے۔۔۔۔میری دعوت میں آکر مجھ سے پوچھ رہا ہے۔۔۔۔شرم تو" آنھیں رہی ہو گی تجھے۔۔۔"عباس نے شاہنزیب سے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

بس رہنے دے۔۔۔تیری دعوت"وہ طنزیہ بولا"یہ میرے گھر کی" تقریب ہے"شاہنزیب نے بھرم سے کہا تھا۔۔۔۔

ماہنور رائے ٹ؟؟"عباس کی نظر جیسے ہی ماہنور پر پڑی اس کے منہ سے خود" بخود نکل گیا۔۔اس نے اندازہ بھی پر اعتماد ہو کر لگایا تھا

جی" ماہنور نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔"

دیکھا کہا تھا ناں میں نے۔۔۔ تصویر مت دیکھا۔۔۔ جتنا تو نے بتایا " ہے۔۔۔ میں خود دیکھتے ہی بھابھی کو پہچان لوں گا" اس نے ماہنور کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

شاہنزیب تم انھیں کیسے جانتے ہو؟؟؟ ماہنور حیرت سے شاہنزیب سے" پوچھنے لگی

ماہنور۔۔۔ یہ عباس ہے میرا یونیورسٹی کا دوست" ماہنور یہ سن اس حسین" اتفاق پر حیران ہوئی ی کیونکے عباس ہی ریشم کا منگیتر ہے۔۔۔۔

دولہابھائی ی آپ۔۔۔"ماہنورابھی بول ہی رھی تھی کہ اسماءوہاں آکر"
اس کاہاتھ کھینچتے ہوئے لے گئی۔۔۔اس کی بات ادھوری ہی رھ
گ ئی ی۔۔۔۔

ماہنورتجھے دولہابھائی کیوں کہ رہی تھی؟؟"شاہنزیب الجھ کر عباس سے"
استفسار کرنے لگا۔۔۔

شاید میں ریشم کا منگیتر ہوں اس لئے"عباس ذرا لچک دار آواز میں اندازہ"
لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

ریشم کی منگنی تجھ سے ہوئی ی ہے؟؟"شاہنزیب حیرت سے پوچھنے"
لگا۔۔۔

ہاں۔۔۔اور تو کون ہے ریشم کا؟؟؟؟"عباس نے ابرو اچکا کر پوچھا"

میں اس کے سب سے چھوٹے ماموں کا بیٹا ہوں اور صباء میری ہونے والی" بھابھی ہیں"اس نے مسکراتے ہوئے کہا

ارے واہ۔۔۔۔ہم تو رشتے دار بن گ ئی ے"یہ کہ کر وہ بھی خوش" ہونے لگا۔۔۔۔

ایک منٹ کچھ تو گڑ بڑ ہے اگر تو صباء کا دیور ہے تو یہ ساری باتیں جو میں" سن رہا ہوں وہ تیرے متعلق ہو رہی ہیں۔۔۔۔اس کا مطلب وہ لڑکا تو ہے جس نے اپنی دو سال بڑی کزن سے شادی کی ہے۔۔۔جس کی عین برات والے دن دولہا بھاگ گیا تھا۔۔۔ہے ناں"وہ ہکا بکا ہو کر شاہنزیب کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔وہ میں ہی ہوں"شاہنزیب کی ایک ہاں نے عباس کو پورا ہلا دیا تھا۔۔۔۔۔ "

یعنی وہ لڑکا تو ہے جس کو اپنی بچپن کی منگیتر سے بے پناہ عشق ہے اور قسمت نے ایسا کھیل کھیلا کہ اسی کے سامنے تو نے اپنی کزن سے شادی کرلی؟؟؟"عباس الجھ کر پوچھ رہا تھا۔۔۔ "

ہاں۔۔۔۔۔پر۔۔۔۔"ابھی شاہنزیب بول ہی رہا تھا۔۔۔۔ "

یعنی وہ جو سب لوگ کہتے ہیں کہ لڑکا واپس آکر طلاق دے گا اس لڑکی کو ۔۔۔۔۔وہ لڑکی اور کوئی نہیں ماہنور بھابھی ہیں؟؟؟؟"وہ شاہنزیب کی بات کاٹتے ہوئے حیرت سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

ہولڈاون۔۔۔رک جاؤ۔۔۔۔تو مجھے کچھ بولنے دے گا یا خود ہی بولتا رہے گا؟؟؟" شاہنزیب نے بیچ میں اسے روک کر بولنے کی کوشش کی

۔۔۔۔

نھیں۔۔۔۔تو۔۔۔۔تو بہت محبت کرتا ہے ماہنور بھابھی سے۔۔۔ارے" بھابھی کے چکر میں تو نے کبھی کسی لڑکی کو تو دور اقصی جیسی حسین لڑکی کو بھی آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا۔۔۔۔۔۔۔تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو وہ ہے جو رات کو بھی انہی کا نام لے کر چیختا ہوا اٹھتا ہے۔۔۔۔ تیری تو جان ہے بھابھی میں۔۔۔۔میں نے دیکھا ہے تیرے جنون کو۔۔۔۔ تیری دیوانگی کو ان چار سالوں میں۔۔۔۔۔میں نے دیکھا ہے کیسے تو ان کی تصویر کو سینے سے لگائے رکھتا تھا۔۔۔۔کیسے ان کو فون کر کے ان کی آواز سن کر خوش ہو جایا کرتا

تھا۔۔۔تو انہیں طلاق کیسے دے سکتا ہے؟؟؟"عباس بس بولے جا رہا تھا جذباتی ہو کر۔۔۔۔

تو چپ ہو اور میرے ساتھ چل۔۔۔میں تجھے سب بتاتا ہوں"شاہنزیب" اسے اپنے ساتھ ہال سے باہر لے گیا۔۔۔

میں اسے بھت محبت کرتا ہوں۔۔۔۔یہ بات میں نے آج تک ماہ نور کو" نہیں بتائی۔۔۔۔میں اسے آج سے نہیں بچپن سے بہت پیار کرتا ہوں ۔۔۔۔وہ میرے جینے کی وجہ ہے۔۔۔۔اسے طلاق دینے کی بات تو میں مر کے بھی نھیں سوچ سکتا۔۔۔۔یہ سب تو صرف لوگ بول رہے ہیں اور لوگوں کا تو کام ہی ہوتا ہے بولنا اور باتیں بنانا۔۔۔۔۔تو فکر مت کر ۔۔۔۔۔سب کچھ میرے کنڑول میں ہے۔۔۔۔اب تو ماہ نور بھی اس رشتے کو قبول کرنے لگی ہے۔۔۔۔تو بس دیکھتا رھ۔۔۔۔۔۔میں کیسے بہت جلد

سب افواہوں کو غلط ثابت کرتا ہوں۔۔۔۔"شاہنزیب نے جب عباس کو یہ سب بتایا تو اس وقت ہال کے باہر صرف وہ دونوں ہی نہیں تھے۔۔۔کوئی تیسرا بھی تھا جو ان کی باتیں کان لگا کر سن رہا تھا۔۔۔۔اور وہ شخص کوئی اور نہیں رومیسا کا شوہر یعنی شارق کا بڑا بھائی تھا۔۔۔۔جن پر آج رات یہ انکشاف ہوا تھا کے شاہنزیب ماہنور سے بچپن سے محبت کرتا ہے اور شارق جو اس کے بارے میں کہا کرتا تھا وہ ٹھیک تھا۔۔۔۔

"ہیلو سعدیہ"شاہنزیب کا پورہ ننھیال جو لاہور میں رہتا ہے۔۔۔۔۔آج کی تقریب میں شرکت کے لیے آئے تھے۔۔۔۔سعدیہ کا چھوٹے ماموں کا بیٹا جو بچپن سے اسے پسند کرتا تھا اسے دعوت میں دیکھ مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

ہیلو"سعدیہ اسے کہہ کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔۔۔وہ اسے اگنور کر رہی تھی۔۔۔

"تم یہاں ملو گی اس کی امید نہیں تھی۔۔۔۔تم نے تو سرپرائز دے دیا ۔۔۔۔بہت اچھا لگا تم سے مل کر۔۔"وہ بہت خوش مزاجی سے کہہ رہا تھا

"اچھا۔۔۔شہزاد بھائی صرف تمہارے نہیں میرے بھی کزن ہیں۔۔۔اس لئے مجھے تو آنا ہی تھا"سعدیہ نے سرسری سہ دیکھتے ہوئے جواب دیا پھر مڑ کر جانے لگی۔۔۔

"تم بالکل نہیں بدلیں۔۔۔۔وہی غصہ۔۔۔وہی بے رخی۔۔۔وہی انداز۔۔۔۔اب تو شاہنزیب کی شادی ہو گئی ہے۔۔۔۔اب تو نظر کرم مجھ غریب پر کرو"اس نے ہاتھ تھامتے ہوئے کہا

تم بھی نہیں بدلے۔۔۔۔وہی چیپ ڈائیلاگ"اس نے ہاتھ چھڑایا تھا "
بڑی بے رخی سے کہتے ہوئے

یار میں آج بھی تمہارا منتظر ہوں۔۔۔۔میری محبت پر ذرا تھوڑا سا تو ترس "
کھاؤ"وہ بڑے جذباتی ہو کر کہہ رہا تھا

ترس کھائے گی تو محبت نہیں کرے گا"کامران نے آکر سعدیہ کا ہاتھ اس "
کے سامنے پکڑ کر کہا۔۔۔اس کا جملا مزمل کے تن بدن میں آگ لگا گیا
تھا۔۔۔۔

آپ کی تعریف؟؟؟"وہ اس کے یوں اچانک بیچ میں آجانے پر جھنجھلا کر "
پوچھنے لگا۔۔۔

وہ میں اپنے منہ سے کیا کروں۔۔۔لوگوں سے سن لو اور سعدیہ چلو تمہاری" "
ممابلا رہی ہیں" یہ کہہ کر اس کے سامنے ہاتھ پکڑ کر چلا تھا۔

کون ہے یہ؟؟؟" کامران نے ابرو اچکاتے ہوئے سوال کیا "

" مزمل ماموں کا بیٹا"

بڑا ہی کوئی چپکو ہے۔۔۔تمہارے تو سارے ہی کزن چیپسٹر ہیں" اس نے "
سعدیہ کو دیکھ منہ بسورتے ہوئے کہا

Zubi Novels Zone

تمہیں دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے مجھے بھی۔۔۔۔" وہ طنزیہ کامران کی آنکھوں" میں جھانکتے ہوئے بولی "اب میرا ہاتھ چھوڑو۔۔۔" کہ کر اپنا ہاتھ چھڑا کر اپنی ماں کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی

ارے۔۔یہ ماہنور ہے ناں؟؟" ماہنور کے پاؤں چلتے چلتے رکے تھے اپنا نام" سن کر۔۔۔۔کوئی عورت اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

بہت خوبصورت ہے یہ تو۔۔۔یقین نہیں آتا لڑکا اتنی خوبصورت لڑکی کو" چھوڑ کر چلا گیا تھا" تین چار عورتیں ماہنور کو دیکھتے ہی تبصرے کرنا شروع ہو گئی یں۔۔۔۔ماہ نور گلاس میں پانی نکال رہی تھی جب عورتوں کی باتوں کی آوازیں اس کے کانوں کی سماعتوں سے ٹکرائیں۔۔۔۔

بیچاری کا نہ تو باپ ہے اور نہ شوھر رہے گا۔۔۔سنا ہے لڑکے کی "
منگیتر۔۔۔۔وہ بھی آئی ہوئی ہے۔۔۔ بڑی خوبصورت ہے وہ بھی
۔۔۔۔بہت بدنصیب ہوتے ہیں کچھ لوگ۔۔۔سب کچھ ہے اس کے پاس
۔۔۔بس پھر بھی اکیلی ہے"ایک عورت نے کہا تو ماہنور کی آنکھوں میں آنسو
آنے لگے۔۔۔

ایسا نہیں بونا چاہیے۔۔۔۔اتنی پیاری بچی ہے۔۔۔بس عمر میں بڑی نہ ہوتی" تو نہایت ہی حسین کپل ہوتا" وہ عورتیں بہت دیر تک ماہنور کی زندگی پر تبصرہ کرتی رھیں۔۔۔۔

اگر اس کی ساس نے رسم اس کے ہاتھوں سے ادا کروائی نئی دلہن " کی۔۔۔۔تو سمجھ لینا لڑکی کی شادی قائم ہے اور اگر شمسہ نے اپنی بھانجی سے کروائی تو اس کا مطلب ہے بہت جلد طلاق کی خبر ملے گی"ان میں سے

ایک نے جب یہ بات کہی تو وہ وہاں سے بغیر پانی پیے ہی گلاس رکھ کر رومیسا آپا کے برابر میں آکر بیٹھ گئی۔۔۔

"کیا ہوا؟؟؟۔۔۔رو کیوں رہی ہو؟؟؟"آپا پریشان ہو کر پوچھنے لگیں۔۔۔۔"چلو میک۔اپ روم میں۔۔۔چلو جلدی سے۔۔۔"آپا اسے اٹھا کر اپنے ساتھ میک۔اپ روم میں لے آئیں

"آپا چاچی جان رسم سعدیہ سے کروائیں گئی تو لوگ میرے متعلق بہت باتیں کریں گے۔۔۔مجھے آپ گھر بھیج دیں کامران بھائی کے ساتھ۔۔۔ میں لوگوں کی نظریں اور باتیں مزید برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔"وہ روتے ہوئے بولی تھی۔۔

نہیں۔۔۔۔۔چپ ہو۔۔۔۔بالکل چپ۔۔۔۔۔بچوں جیسی باتیں مت کرو یہی تو وقت ہے دیکھنے کا کہ شاہنزیب تمہارے لئے کیا سوچتا ہے"آپا اسے چپ کراتے ہوئے کہنے لگیں

پر۔۔۔۔۔آپا۔۔۔۔۔شاہ کی چاچی کے سامنے کبھی نہیں چلتی"

۔۔۔۔۔۔۔۔چاچی مجھے صباء باجی کی رسم ادا نہیں کرنے دیں گی"ماہ نور نے کہا تو وہ اسے چپ کرا کر دلاسے دے کر واپس باہر لے آئیں۔۔۔۔سب منتظر تھے یہ دیکھنے کے لیے کہ صباء کو گجرے پہنانے کی رسم کون ادا کرتا ہے ۔۔۔۔ماہنور بالکل ناامید تھی۔۔۔۔

پہلے ریشم کی منگنی ہوئی۔۔۔۔پھر صباء کو لا کر اسٹیج پر بٹھایا گیا۔۔۔۔سب ان کے ارد گرد ہجوم بنائے ہوئے تھے۔۔۔۔شاہنزیب تصویریں بنا رہا تھا اپنے نئے کیمرے سے۔۔۔۔

"السلام علیکم۔۔۔میری نہیں۔۔۔۔آپ کے ہونے والے کی طرف سے"
"کامران نے ہلکے سے صباء کے کان میں شہزاد کا پیغام پہنچایا تو وہ مسکرا کر جواب دینے لگی۔۔۔۔

"چلو بھئی ی۔۔۔رسم ادا کرتے ہیں"شمسہ بیگم نے جب کہا تو سب جمع تو پہلے ہی تھے اب منتظر ہو گئے یہ سننے کے لیے۔۔۔اب نام کس کا لیتیں ہیں وہ۔۔۔ماہنور کا یا سعدیہ کا۔۔۔۔ماہ نور سب سے پیچھے کھڑی تھی اسے ذرا سی بھی امید نہ تھی کہ اس سے یہ رسم ادا کروائی جائے گی۔۔۔

"ماہ نور۔۔۔ماہنور آؤ۔۔۔رسم کرؤ صباء کی۔۔"چاچی جان نے جب گجرے کی تھال پکڑ کر ماہنور کا نام لیا تو سب ہکا بکا ہو کر کا شمسہ بیگم کو دیکھنے لگے۔۔۔

چلو مانو۔۔۔۔۔رسم ادا کرؤ" اسماء بہت مسرت بھرے لہجے میں اسے "
بولانے لگی۔۔۔۔۔ماہنور کو تو یقین ہی نہیں آرہا تھا اپنے کانوں پر۔۔۔۔۔۔
سعدیہ کی ماں بہت غصے سے پاؤں پٹختی ہوئی وہاں سے چلی گئیں۔۔۔۔۔پر
سعدیہ وہیں کھڑی مسکراتی رہی۔۔۔۔۔ماہنور چلتے ہوئے آئی ی اپنی بے
یقینی سی کیفیت میں۔۔۔۔تو چاچی جان نے مسکراتے ہوئے اسے تھال
پکڑایا۔۔۔۔۔۔اس نے تھال لے کر ٹیبل پر رکھا۔۔۔۔۔۔اسے تو ابھی تک
یقین ہی نہیں آرہا تھا۔۔۔وہ لوگوں کی نظروں کا مرکز بن گ ئی ی تھی اس
سبب سے کنفیوز ہونے لگی۔۔۔۔۔شاہنزیب بلکل اس کے سامنے ہی بیٹھ
گیا تھا کیمرہ لے کر۔۔۔۔۔

ماہنور پہناؤ" شاہزیہ آپا نے کہا۔۔۔سب کے چہرے کھل اٹھے تھے یہ "
دیکھ کر کہ شمسہ بیگم ماہ نور سے رسم ادا کروا رہی ہیں۔۔۔۔

"ارے یار۔۔۔۔۔رکیں۔۔۔۔وہ گھبرا رہی ہے۔۔۔اسے آہستہ آہستہ بتائیں کہ کیا کرنا ہے" ماہنور نے اس سے پہلے کبھی کسی کو گجرے نہیں پہنائے تھے۔۔۔اس لئے یے سب سے پوچھنے لگی۔۔۔سب کے ایک ساتھ بتانے سے وہ مزید کنفیوز ہو گئی تو شاہنزیب نے سب کو ٹوکتے ہوئے اس کی ہمت بڑھائی ی۔۔۔۔۔گجرے کی رسم ادا کرنے کے بعد

"یہ مت سمجھنا کہ ایک رسم ادا کرنے سے تم میری بہو بن گئیں۔۔۔۔اگر شاہ نے خود آکر مجھ سے نہ کہا ہوتا تو میں کبھی بھی یہ رسم تمہارے ہاتھوں سے نہ کرواتی" چاچی جان نے ماہنور کے کان میں آہستہ سے کہا اور پھر مسکراتی ہوئی اسٹیج سے اتر کر چلی گئیں۔۔۔۔۔

ماہنور شاہنزیب کو الفت بھری نگاہ سے دیکھنے لگی۔۔۔۔اسکی نگاہیں شکریہ ادا کر رہی تھیں۔۔۔۔شاہنزیب نے اسے جب خود کو اتنی محبت سے تکتے ہوئے دیکھا"کامران یہ لے۔۔۔۔اب تو بنا" وہ اپنا کیمرا کامران کو پکڑا کر ماہنور کے پاس آکر کھڑا ہو گیا"کیا ہوا؟؟؟۔۔۔۔ایسے کیوں دیکھ رہی تھیں مجھے؟؟؟کیا بہت پیارا لگ رہا ہوں آج؟؟؟؟" شاہنزیب شوخ بھری نظروں سے ماہنور کو تکتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

تھینکس" شاہنزیب کو بڑی الفت بھری نظر سے دیکھ کر۔۔۔ مسکراتے " ہوئے شکریہ ادا کرنے لگی۔۔۔۔آج شاہنزیب نے یہ رسم چاچی کے ذریعے ماہ نور کے ہاتھوں سے کروا کر پورے معاشرے کو جواب دے دیا تھا کہ وہی اس کی بیوی ہے اور وہ اسے طلاق نہیں دینے والا۔۔۔۔۔

جب میں ادھر موجود ہوں۔۔۔تو فکر کی کیا بات ہے۔۔۔خواہ مخواہ رو کر اپنا میک۔اپ خراب کیا"۔۔۔اس نے کہا تو ماہنور حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔"تمہارا جو پانی سے بھرا گلاس تھا ناں۔۔۔جوان عورتوں کی وجہ سے تم وھیں چھوڑ آئیں تھیں وہ میں نے پی لیا" شاہنزیب نے بڑی محبت سے اسے بتایا کہ وہ سب کچھ دیکھ اور سن چکا تھا۔۔۔۔

"تم دونوں یہاں کیوں کھڑے ہو؟؟؟۔۔سب اپٹن لگا چکے ہیں ۔۔۔۔۔شاہ تم رہ گئے ہو بس" ریشم نے کہا تھا اپنا بھاری سے دوپٹہ سنبھالتے ہوئے۔۔۔

"تم ایک جگہ ٹک کر بیٹھ جاؤ۔۔۔۔پھوپھو نے دیکھ لیا تو بہت غصہ کریں گی۔۔۔۔۔دیکھو تمہاری سسرال والے بھی تمہیں ہی دیکھ رہے ہیں" ماہنور نے اس سے کہا تھا بازو پکڑ کر۔۔۔۔۔

اوـــــــــہوـــــــــتو کیاان کی وجہ سے اپنی بہن کی مایوں انجوئے نہ" کروں؟؟؟"ریشم چڑتے ہوئے بولی

تو ہم نے تھوڑی کہا تھا بھاری منگنی کرنے کو۔۔۔۔اب جا کر سامنے " والے صوفے پر بیٹھو۔۔۔میں نے تمہاری تصویریں لینی ہیں۔۔۔۔میں بس اپٹن لگا کر آتا ہوں پھر تصویریں لونگا تمہاری"شاہنزیب یہ کہ کر صباء کو اپٹن لگانے چلا گیا۔۔۔۔

سب مہمان چلے گئے تھے صرف خاندان کے مین افراد ہی بچّے۔۔۔۔ سارے بڑے افراد کھانا کھانے لگے تو سب نوجوان صبا کو گھیر کر ارد گرد بیٹھ گئے۔۔۔

شاہ تم ہاتھوں کے چار گجرے کیوں لائے تھے؟؟صباء بھابھی کے ہاتھ دو " ہیں۔۔۔چار نہیں"اسمانے ٹوکا تو شاہنزیب کو یاد آیا کہ وہ تو ماہنور کے لئے بھی گجرے لایا تھا پر اسے روتا ہوا دیکھ۔۔۔۔۔دینا بھول گیا۔۔۔۔۔۔

اچھا یاد دلایا۔۔۔۔۔لاؤ دو۔۔۔۔کہاں ہیں وہ؟؟؟"شاہنزیب نے مانگا " تو ریشم نے فورا اسے پکڑا دی ئی ے۔۔۔

لاؤ مانو۔۔۔۔ہاتھ دو"اس نے ہاتھوں کے کڑے کاغذ سے نیکال کر جب " سب کے سامنے ماہنور کا ہاتھ بڑے پیار سے مانگا تو سب حیرت زادہ ہو کر اسے دیکھنے لگے

شاہ"اسماء حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ماہنور بلکل صباء سے لگ " کر صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔

کیا؟؟؟۔۔۔۔۔۔میں اپنی بیوی کو گجرے نہیں پہنا سکتا کیا؟؟؟؟" "

شاہنزیب نے جب یہ جواب دیا تو سب اس کے منہ سے (بیوی) کا لفظ سن کر بہت خوش ہوئے۔۔۔ سوائے سعدیہ کے۔۔۔اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے یہ لفظ سنتے ہی....

او۔۔۔۔ہو۔۔۔۔۔بیوی۔۔۔۔"سب ایک آواز ہو کر چھیڑنے لگے" تھے دونوں کو۔۔۔۔

اب بس کرئو آپ سب۔۔۔۔لاؤ ماہ نور ہاتھ دو"اس نے سب کو ٹوکتے " ہوئے ماہنور سے بڑے پیار سے ہاتھ مانگا۔۔۔

ایسے کیسے شاہنزیب میاں۔۔۔۔ہم اپنی اتنی خوبصورت سی بچی کا ہاتھ " آپ کے ہاتھ میں دے دیں۔۔۔کچھ لینا دینا تو بنتا ہے نا بھئی"بھابھی نے کہا توسب متفق ہو کر ہاں کرنے لگے۔۔۔

ہاں جی۔۔۔۔ایسے۔۔۔۔کیسے تم بس ہاتھ پکڑھ کر گجرے پہنادو" گے۔۔۔۔پہلے ہمیں اپنی سالیاں بنا کر کچھ دو تو صحیح"اسماء نے اب مزید لینے دینے کی بات پر زور دیا تھا

ماہنور۔۔۔وہ تجھ سے تیرا ہاتھ مانگ رہا ہے اور تو ٹکر ٹکر اسے ہی دیکھ رہی " ہے۔۔۔۔یہ نہیں تھوڑا شرمائے۔۔۔۔تھوڑی تو شرم کر لڑکی۔۔۔۔تیرا شوہر ہے وہ"شاہزیہ آپا نے ماہنور کو دیوانوں کی طرح شاہنزیب کو تکتا ہوا دیکھا تو ٹوکنے لگیں۔۔۔۔

واہ آپا۔۔۔۔دل جیت لیا یہ کہہ کر۔۔۔۔سنا مانو۔۔۔یار میں تمہارا شوہر" ہوں تھوڑا بہت ہی صحیح شرما لیا کرو مجھ سے"شاہنزیب یہ کہ کر شوخی سے اس کا ہاتھ۔۔۔سب کی نگاہوں سے بچاتے ہوئے پکڑنے لگا۔۔۔وہ کامیاب ہو بھی جاتا اگر اسماء فورا ماہنور کے دونوں ہاتھ نہ پکڑتی۔۔۔۔

اچھا بچو۔۔۔۔۔باتوں میں لگا کر ہاتھ پکڑا جا رہا تھا۔۔۔۔"رومیسا آپا نے" مسکراتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔

اچھا بولیں۔۔۔۔کیا دوں آپ سب کو اپنی سالیاں بنا کر"شاہنزیب نے" سنجیدگی سے پوچھا تھا۔۔۔۔

ارے آپ لوگ صرف ماہنور کی نہیں شاہ کی بھی بہنیں ہوں۔۔۔بھول " گئیں کیا؟؟؟۔۔۔اسے لئے کوئی تو شاہ کا ساتھ دو" کامران نے سب کو دیکھتے ہوئے کہا

شاہزیہ آپا۔۔۔آپ ہی کم از کم میرے سائٹ ہو جاؤ" شاہنزیب نے " اپنی بہن سے منتی انداز میں کہا۔۔۔جو ماہ نور کے سر پر کھڑی تھیں یعنی صوفے کے پیچھے۔۔

اگر تمہاری بہن بننے میں فائدہ ہو گا تو بن جاؤں گی پر ابھی ماہنور کی بہن بنے " میں فائدہ نظر آرہا ہے مجھے" آپا اتراتے ہوئے کہ کر ماہنور کے کندھے پر ہاتھ رکھنے لگیں۔۔۔۔

شاہ ہم سب کو دس۔۔۔دس ہزار روپے دے دو اور پہنا لو اپنی بیوی کو "
گجرے "اسماء نے شاہنزیب کو دیکھتے ہوئے اپنی ڈیمانڈ بتائی۔۔۔

دس۔۔۔دس ہزار۔۔۔ارے یہ تو بہت زیادہ ہیں۔۔پوری لڑکی تھوڑی "
مانگ رہے ہیں۔۔۔۔ہم تو صرف گجرے پہنا رہے ہیں۔۔۔۔آپ خواتیں
تو حد کر رہی ہیں۔۔۔۔۔تھوڑی تو شرم کرو اپنے ہی چھوٹے بھائی کو لوٹ
رہی ہو" علی بھائی جو کافی دیر سے صرف مسکرا مسکرا کر سب کی باتیں سن
رہے تھے۔۔۔۔وہ ان کی ڈیمانڈ سنتے ہی بول پڑے تھے۔۔۔۔۔سعدیہ اب
مزید یہ سب نہیں دیکھ پا رہی تھی اس کی آنکھوں میں آنسو آ رہے
تھے۔۔۔۔اس لئے وہ اسٹیج سے اتر کر چلی گئی۔۔۔۔۔کامران بھی اس
کے پیچھے پیچھے چل دیا۔۔۔۔۔

سعدیہ روکو۔۔۔۔میں کہہ رہاہوں روکو"کامران بھاگتے ہوئے اس "
کے پیچھے آیا تھا۔۔۔۔

کامران اتروکار سے"وہ بھاگتاہوا آیاتواس نے دیکھا کہ سعدیہ کار میں بیٹھ "
گئی ہے۔۔۔۔کامران دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ کے برابر والی سیٹ پر
بیٹھ گیا۔۔۔۔۔تووہ روتے ہوئے بولی۔۔۔۔"کامران میں نے کہااترو"وہ
پھر سے روتے ہوئے کہنے لگی پر وہ کھڑکی کی طرف منہ کر کے بیٹھ
گیا۔۔۔سعدیہ نے غم وغصے کے عالم ہے تین چار بار کہاپر کامران نے جیسے
ہونٹ سی لیے ہوں۔۔۔سعدیہ نے غصے میں کار اسٹارٹ کر دی
۔۔۔۔۔سعدیہ کے پیچھے پیچھے اس کے والدین بھی ھال سے باہر چلے آئے
تھے اور جب انہوں نے سعدیہ کی کار کو جاتا دیکھا تو خود بھی فوراً اس کا پیچھا
کیا۔۔

چلیں اپنا بھائی سمجھ کر ہی تھوڑی رعایت کر دیں۔۔۔یار دس۔۔۔دس ہزار تو بہت زیادہ ہیں میں تو پانچ ہزار بھی رکھ کر نہیں لایا ہوں" شاہنزیب اپنی جیب پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

بس رہنے دو شاہ۔۔۔اتنے بھی کوئی غریب نہیں ہو تم۔۔۔سیدھے سیدھے نیکالو پیسے ورنہ رکھوا اپنے گجرے اپنے پاس۔۔۔" ریشم نے بڑے بھرم سے کہا

شاہ دے دے پیسے۔۔۔ورنہ یہ خواتین گجرے پہنانے نہیں دیں گی" بہت دیر بحث ہونے کے بعد علی بھائی تھک کر بولے تھے۔۔۔

اچھا یہ لیں بس۔۔۔" شاہنزیب نے پیسے نکال کر اسماء کو دیے۔۔۔

چلو تم بھی کیا یاد کرو گے۔۔۔پہنالو اپنی دلہن کو گجرے۔۔اسماء مسکراتے ہوئے پیسے گن کر بولی تھی۔۔۔

"دیکھو دیکھو یہ تو واقعی شرما رہی ہے"شاہنزیب کے ہاتھ میں اسماء نے خود ماہنور کا ہاتھ پکڑ یا تھا۔۔۔ماہنور کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔مارے حیاء کے نظریں اٹھ ہی نہیں رہیں تھیں شاہنزیب کی جانب۔۔۔۔۔وہ شرماتے ہوئے اور بھی حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔۔شاہنزیب نے جب ہاتھ پکڑ کر اسے گجرے پہنائے تو اس بار ماہ نور کی آنکھیں نم ہو گیں ماہنور کے ناخنوں پر لال رنگ نیل پالش لگی تھی اور دونوں ہاتھوں میں چوڑیاں جو شاہنزیب نے ہی پہنائی تھیں اس کے خوبصورت ہاتھ میں۔۔۔۔اب اسی کے ہاتھ سے یہ سفید پھولوں کے گجرے پہن کر پوری اس کی دلہن بن گئی تھی۔۔۔۔اسماء نے ماہنور کو شرماتے ہوئے دیکھ۔۔۔کہا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔یہ رو رہی ہے"ثانیہ ماہنور کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔"

رو کیوں رہی ہے پاگل؟؟۔۔۔۔صباء باجی جو اس کے برابر میں بیٹھی " تھیں۔۔۔وہ اسے روتا دیکھ بڑے پیار سے پوچھنے لگیں۔۔۔۔

کیا ہوا؟؟؟۔۔۔رو کیوں رہی ہو؟؟؟"شاہنزیب سب سے زیادہ بے " صبر اہو کر پوچھنے لگا۔۔۔۔ماہ نور اپنے ہاتھوں سے آنسو صاف کر کے مسکرانے لگی۔۔۔پر آنکھیں آج بار بار بہے جا رہی تھیں۔۔۔۔۔

ماہ نور میری بچی رو کیوں رہی ہے؟؟"رومیسا آپا اسماء کو ہٹا کر اس کے پاس " آکر کھڑی ہوئی تھیں اور اس کے سر پر محبت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے استفسار کرنے لگیں۔۔۔۔

ڈیڈ کی یاد آگئی" ماہنور روتے ہوئے بولی تھی اسے آج اپنے باپ کی شدت "
سے یاد آئی تھی۔۔۔۔

او۔۔۔ہو۔۔۔۔۔اس طرح روتے ہوئے یاد کرو گی انہیں۔۔۔۔وہ تو"
بہت خوش ہوں گے آج۔۔۔کے تمہارا شوہر تمہیں پہلی بار تحفہ دے رہا ہے
۔۔۔اس خوشگوار لمحے کو یوں نم نہ کرو" آپا نے اسے بڑے پیار سے سر پر
ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تھا

اگر ماہنور کو پتہ چلا کہ اس کے ڈیڈ جس صدمے سے مرے ہیں وہ میں "
نے انھیں دیا تھا۔۔۔تو کیا وہ مجھے معاف کرے گی؟؟" شاہنزیب اسے
دیکھتے ہوئے سوچ میں پڑ گیا تھا۔۔۔۔

*****_______********

"یہ تو ہم گھر آ گئے" سعدیہ نے کار گھر پر آ کر روکی تو کامران حیران ہو کر بولنے لگا۔۔۔

"تو تمہیں کیا لگا دوبارہ خودکشی کرنے جا رہی ہوں؟؟؟۔۔۔ سعدیہ نے غصے سے دیکھتے ہوئے بولا اور کار سے اتر کر چلی گئی۔۔۔

"یہ اللہ تیرا شکر ہے۔۔۔ میں تو یہی گمان کر رہا تھا۔۔۔ شکر ہے خدا کا" کہہ کر اس کے پیچھے پیچھے گھر میں آیا۔۔

"تم دونوں اکیلے؟؟" شہزاد ٹی وی لان میں بیٹھ کر فلم دیکھ رہا تھا پوپون کھاتے ہوئے کے انھیں گھر میں داخل ہوتے دیکھ بول پڑا۔۔۔ پر اس نے دیکھا کہ سعدیہ روتے ہوئے تیزی سے سیڑھیاں چڑھ گئی ہے۔۔۔

کیاہوا؟؟؟۔۔۔۔روکیوں رہی ہے سعدیہ؟؟؟"شہزاد فکر مند ہو کر "
پوچھنے لگا۔۔۔۔کامران ابھی جواب دیتا کہ سعدیہ کے ماں باپ بھی گھر
میں داخل ہوئے۔۔۔۔

السلام علیکم خالہ جان"شہزاد کہتا ہوا کھڑا ہوا اور ان کے پاس آیا "
تھا۔۔۔۔۔

اپنی ماں سے کہہ دینا۔۔۔آج سے اس کا اور میرا رشتہ ختم۔۔۔۔اس "
نے اچھا نہیں کیا ہماری یوں سب کے سامنے بے عزتی کر کے۔۔۔مجھ سے
وعدہ کیا تھا تمہاری ماں نے میری بیٹی کو ہی اپنی بہو بنائی گئی اور صباء کی رسم وہ
سعدیہ سے کروائے گی۔۔۔۔اسی لیے اسے یہاں زبردستی رہنے بلایا اور میں
نے تمہاری ماں کے بھروسے اپنی بچی کو یہاں دوبارہ بھیجا جبکہ وہ تو بار بار منع

کر رہی تھی۔۔۔بتا دینا شمسہ کو آج سے سب ختم" خالا جان تو آتے ہی شہزاد پر برس پڑی تھیں۔۔۔۔

پر خالا" شہزاد بولنا چاہتا تھا پر خالا نے اس کی ایک نہ سنی"

سعدیہ کو بلاؤ کامران۔۔۔۔ہم اسے لے کر جا رہے ہیں" اب وہ کامران " سے مخاطب ہو کر کہنے لگیں۔۔۔۔"سعدیہ کو بلا کر لاؤ کامران" کامران کے یہ سنتے ہی ہوش اڑے تھے۔۔۔۔وہ سوچ میں پڑ گیا تھا۔۔۔۔خالا نے اب اپنی بات سختی سے دوھرائی ی تھی۔۔۔۔۔

کامران پہلے تو خاموش رہا پھر اسے احساس ہوا کہ وہ سعدیہ سے دور نہیں رہ سکتا اور اگر آج اس کی ماں اسے اپنے ساتھ لے گی تو دوبارہ اسے شاید مل بھی نہ سکے۔۔۔اس کی نگاہوں میں سعدیہ کا نورانی چہرہ گھومنے لگا۔۔۔۔

میں خود جا کر بلا لیتی ہوں کھڑے رہو یہیں" یہ کہہ کر وہ غصے سے ابھی دو "
تین قدم ہی چلی تھیں

پلیز۔۔۔۔۔روکیں" کامران نے التجائیہ انداز میں بولا تھا۔۔۔""ایسا "
مت کریں اسے یہاں سے مت لے کر جائیں" کامران نے جب اس طرح
کہا تو وہ پلٹ کر اس کے پاس واپس چل کر آئی یں۔۔۔۔۔

کیوں؟؟؟۔۔۔۔کیوں نہ لے کر جاؤں اپنی بچی کو یہاں سے۔۔۔۔کون "
ہے اس کا یہاں؟؟؟۔۔۔۔اس کی خالہ جس کے بھروسے میں نے اسے بھیجا
تھا وہ تو اب بدل چکی ہے اپنے بیٹے کی ضد کے آگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیا سمجھتی
ہے میری بیٹی کوئی آئی گ ئی لڑکی ہے؟؟؟۔۔۔۔۔وہ میری بیٹی ہے
۔۔۔۔۔وہ سعدیہ شیخ ہے۔۔۔۔اکلوتی وارث ہے وہ شیخ خاندان کی۔۔۔۔

اسے رشتوں کی کمی نہیں ہے ابھی بھی تم سمیت بھت سے رشتے آئے ہوئے ہیں اس کے "خالہ بڑے فخرانا انداز میں بولیں۔۔۔۔

میں مانتا ہوں سعدیہ کے پاس سب کچھ ہے۔۔۔۔۔لیکن جو ایک چیز اس " کے پاس نہیں ہے وہ صرف میں اسے دے سکتا ہوں اور وہ ہے پیار ۔۔۔۔میں اس سے سچا پیار کرتا ہوں اور یقین مانیں۔۔۔۔میں زندگی بھر خوش رکھ سکتا ہوں اسے۔۔۔۔بس مجھے ایک موقع دیں۔۔۔۔اسے یہاں سے لے کر نہ جائیں" کامران اپنی محبت کا کھلے عام اظہار کر رہا تھا وہ بھی سعدیہ کے والدین کے سامنے شہزاد کا تو منہ کھلا کا کھلا ہی رہ گیا تھا مارے حیرت کے۔۔۔۔۔

تم کیا کہہ رہے ہو کچھ جانتے بھی ہو؟؟؟" سعدیہ کے والد غصے سے " بولے۔۔۔

میں جانتا ہوں میں کیا کہہ رہا ہوں۔۔۔۔میں واحد شخص ہوں جو یہ بات " اچھی طرح جانتا ہے کہ سعدیہ شاہنزیب سے کتنی محبت کرتی ہے کہ اس کی خاطر اس نے خودکشی تک کرنے کی کوشش کی ہے۔۔۔۔"کامران کا کہنا تھا کہ شہزاد کے کان کھڑے ہو گئے۔۔۔۔

سعدیہ نے خودکشی کی کوشش کی تھی یہ بات سعدیہ کے ماں باپ ۔۔۔۔۔۔شاہنزیب اور کامران کے سوا کسی کو معلوم نہ تھی۔۔۔۔۔۔"وہ بدلنا چاہتی ہے۔۔۔۔بھولنا چاہتی ہے شاہ کو اور وہ کوشش بھی کر رہی ہے۔۔۔۔۔آپ نے دیکھا تھا ناں۔۔۔جب چاچی نے رسم ماہنور کو کرنے کو کہا تو وہ مسکرا رہی تھی وہ غصہ ہو کر وہاں سے گ ئی ی نہیں تھی وہ وہاں سے روتی ہوئی تب نکلی جب اس نے شاہنزیب اور ماہ نور کو ساتھ دیکھا ۔۔۔۔۔وہ برداشت نہیں کر سکی اور روتی ہوئی گھر چلی آئی اس کا مطلب

صاف ہے کہ وہ شاہنزیب کو بھولنے کی پوری کوشش کر رہی ہے
۔۔۔۔۔بس اسے کسی کے ساتھ کی ضرورت ہے جو اسے ہمت دے ان
سب سے نکلنے میں اور مجھے پورا یقین ہے۔۔۔۔۔میں یہ کر سکتا ہوں"
کامران نے خود پر جو اعتماد دیکھایا وہ سعدیہ کے والدین کا دل جیت
گیا۔۔۔۔۔۔

کیا واقعی تم کر سکتے ہو؟؟؟۔۔تم میری بیٹی کے چہرے کی وہ مسکراہٹ "
۔۔۔وہ ہسی لا سکتے ہو۔۔۔۔جو کہیں کھو گئی ہے ہم نے اسے بہت سالوں
سے دل کھول کر ہنستے ہوئے خوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھا ہے"سعدیہ کی
ماں کی آنکھیں نم تھیں وہ جذباتی ہو کر بول رہی تھیں۔۔۔۔

ضرور انشاءاللہ۔۔۔بس آپ اسے یہاں رہنے دیں وہ یہاں رہے گی تبھی تو " میں اس کی کوششوں میں کامیاب ہونے میں مدد کر سکوں گا" کامران کو خود پر پورا بھروسہ تھا اور یہ بھروسہ اس کی محبت نے اسے دیا تھا۔۔۔۔

ہمارا کوئی بیٹا نہیں تھا کامران۔۔۔ہم نے ہمیشہ شاہنزیب کو اپنا بیٹا مانا " ۔۔۔۔پر بیٹا کیا ہوتا ہے یہ نہیں جان سکے مگر آج لگتا ہے خدا نے ہمیں بیٹا دے دیا ہے" وہ یہ کہہ کر کامران کے گال پر پیار سے سہلانے لگیں۔۔۔۔

ٹھیک ہے ہم سعدیہ کو صرف تمہارے بھروسے چھوڑ کر جا رہے ہیں اس " کا خیال رکھنا" سعدیہ کے والد نے کامران کے کندھے پر اپنا بھاری ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔ان کے جانے کے بعد کامران صوفے پر بے جان ہو کر گرا تھا۔۔۔

"کامران یہ سب کیا تھا؟؟؟۔۔تم نے کبھی کچھ بتایا کیوں نہیں؟؟"شہزاد اس کے برابر بیٹھتے ہوئے بولا

"کیا بتاتا؟؟؟۔۔۔مجھے تو خود کچھ سمجھ نہیں آتا۔۔۔تمہیں کیا بتاؤں ۔۔۔۔میں بس اتنا جانتا ہوں میں خود سے دور جاتے نہیں دیکھ سکتا سعدیہ کو۔۔۔۔میں نہیں جانتا یار کیا ہو گیا ہے مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے لگتا ہی نہیں ہے کے میں کامران ہوں۔۔۔۔۔۔ایسا لگتا ہے میں کوئی اور ہوں۔۔۔پتہ ہے میں نے ہمیشہ اپنے لیے ایک آئیڈیل لڑکی تلاش کی جسے دیکھتے ہی میرا دل کہے یہی وہ لڑکی ہے جو میں ڈھونڈ رہا تھا اور میری قسمت دیکھ۔۔۔۔۔وہ لڑکی جس کو دیکھ دل حیران اور عقل پریشان ہے وہ لڑکی اور کوئی نہیں وہ نیکلی جسے میں سالوں سے جانتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔وہ میرے سامنے بڑی ہوئی ہے پر مزے کی بات یہ ہے کہ وہ مجھے اپنا آئیڈیل نہیں مانتی اور یہ بات میں اچھی طرح جانتا ہوں۔۔۔۔ہیں ری تو قسمت ہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟۔۔۔۔۔

یار کیا کہوں۔۔۔۔۔پہلے لڑکی ڈھونڈنے میں آدھی جوانی گزر گئی اب لگتا گزر جائے گی مجھے لگتا ہے میں ہے اس لڑکی کو منانے میں پوری زندگی کنوارہ ہی مروں گا" کامران اپنی قسمت کے اس عجیب کھیل کو دیکھ نہایت پریشان ہو کر افسردگی سے شہزاد کو بتانے لگا۔۔۔

چل۔۔۔۔کوئی ٹینشن نہیں""۔۔۔۔شہزاد اس کی کمر سہلاتے ہوئے " مسکرا کر بولا۔۔۔

ہاں تجھے کیوں ہو گی۔۔۔تو تھوڑی کنوارا مرے گا" وہ سنجیدگی سے منہ " بسور کہنے لگا اور دو لمحے بعد دونوں خوب ہنسے لگے۔۔۔۔

خدا کا شکر ادا کر لڑکی دیکھنے کو تو ملی کہ آخر ہے کیسی وہ۔۔۔۔جس کو دیکھ " دل خود کہے (ہاں بس یہی ہے)" شہزاد نے اسے چھیڑتے ہوئے مسکرا کر

کہا۔۔۔"ویسے توز بردست ہے یار۔۔۔پہلے توسعدیہ کوماہنور شاہنزیب کے بیچ میں سے ہٹادیااور پھر ہماری بھابھی بھی تلاش کرلیں"شہزاداس کی بڑائی بیان کررہاتھاتووہ فخرانہ اپنی شرٹ کاکالر پکڑکراوپر کرنے لگااتراتے ہوئے۔۔۔۔"بس بس زیادہ آسمانوں پر چڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔پہلے بھابھی کو منا کر دیکھا۔۔۔پھر دیکھانا یہ کالر چڑھا کے"شہزاد نے یہ کہہ کر پوپون کا بھرا پیالا کامران کے سر پر الٹ دیااور مسکراتے ہوئے کہہ کر اپنے کمرے کی جانب جانے لگا۔۔۔۔

"کہاں جارہاہے مجھے چھوڑ کر؟؟"کامران نے اسے کمرے کی جانب جاتادیکھاتوفورابولا۔۔۔۔

"یہ فلم بورلگ رہی ہے۔۔۔اس لیے دوسری فلم کی سی ڈی لینے جارہا ہوں"

اچھا ٹھیک ہے جلدی لے آ۔۔۔۔۔تیرا بھائی ی بیٹھا ہوا ہے یہاں" "

کامران نے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دل میں آیا کہ اسے ایک بار دیکھ آئے۔۔۔

اس لئے دبے پاؤں جا کر سعدیہ کے کمرے کا دروازہ کھولا تو یہ دیکھ کر

حیران رہ گیا ہے کے وہ تو آرام سے سو رہی ہے۔۔۔۔دروازہ پورا کھول کر

کمرے میں داخل ہوا۔۔۔اسے سوتا ہوا دیکھ دل کو سکون آگیا تھا۔۔۔۔

جانے لگا تو نظر وہاں رکھی شیشی پر پڑی۔۔۔۔وہ نیند کی دوائی کی شیشی

تھی۔۔۔پر وہ پوری بھری ہوئی تھی۔۔۔پانی کا گلاس رکھا تھا جو آدھا خالی تھا

"او۔۔۔۔۔تو نیند کی دوائی کھا کر سو گئی ہے" وہ بول کر اس کے اوپر کمبل

اوڑھا کر اس کے برابر میں ہی بیٹھ گیا۔۔۔۔سعدیہ کا بچا پانی اس کے برابر

میں ہی بیٹھ کر پیار سے اس کا خوبصورت سراپا تکتے ہوئے پیا اور مسکرانے

لگا۔۔۔۔

سب باتوں میں مگن تھے... شاہنزیب اشاروں کی زبان اپنائے ہوئے تھا ''تصویر بنوالو مجھ سے'' وہ ماہ نور کو دیکھتے ہوئے بولا تھا اشاروں میں۔۔۔

نہیں'' وہ نفی میں گردن ہلانے لگی۔۔۔۔شاہنزیب نے اسے گھورتے '' ہوئے دوبارہ کہا۔۔۔۔۔وہ نفی کرنے لگی اور اس کے سامنے ہی رومیسا آپا کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

شاہ تم نے جنید جمشید کو کہیں دیکھا ہے؟؟'' شاہنزیہ آپا اِدھر اُدھر ان '' دونوں کو تلاش کرتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔

نہیں تو۔۔۔۔میں دیکھتا ہوں'' شاہنزیب پریشان ہو گیا تھا اسے لگا کہ وہ '' مل نہیں رہے۔۔۔

نہیں۔۔۔ نہیں ڈھونڈو مت۔۔۔ورنہ ناراض ہو جائیں گے مجھ سے۔۔۔" میں ان کے ساتھ چھپن چھپائی کھیل رہے ہی ہوں" آپا نے کہا تو وہ مسکرانے لگا۔۔۔

شاہزیہ بہت اکیلی ہے۔۔۔ تمھیں نہیں لگتا کہ ہمیں اس کی خاطر کچھ کرنا " چاہیے" علی کے والد نے افتخار صاحب سے شاہزیہ کے متعلق بات کی۔۔۔

مجھے بھی لگتا ہے اب اس جھوٹی انا کو توڑنے کا وقت ہے میرے لیے میری " بیٹی اور اس کے بچے اہم ہیں اس معاشرے کی باتیں نہیں۔۔۔" افتخار صاحب اپنی بیٹی کو دیکھتے ہوئے ایک گہری سانس بھرتے ہوئے گویا ہوئے۔۔۔

ایک کام کرتے ہیں۔۔۔شہزاد کی مایوں سے پہلے پہلے عاشر کو بلا لیتے ہیں۔۔۔عاشر کا حق ہے اپنے سسرال آنا اور اپنے بڑے سالے کی شادی میں بہنوئی بن کر شرکت کرنا" علی کے والد نے کہا تو افتخار صاحب اثبات میں سر ہلانے لگے۔۔۔

"کیا ہوا؟؟؟" رومیسا آپا پوچھنے لگیں جب ماہ نور کو بار بار اپنے ہونٹوں کو رومال سے صاف کرتے دیکھا

"نہیں۔۔۔کچھ نہیں آپا" اس نے کہا تھا پھر شاہنزیب کو دیکھنے لگی جو اسے بار بار اشاروں سے کہہ رہا تھا کہ اس کے ہونٹوں پہ کچھ لگا ہوا ہے ماہنور بار بار صاف کر بھی رہی تھی پر شاہنزیب پھر بھی اشارے سے صاف کرنے پر زور دی ئے جا رہا تھا کہ کچھ لگا ہوا ہے آخر کار وہ اپنی لیپ اسٹک ٹھیک کرنے

رومیساء آپا سے کہہ کر میک۔اپ روم میں گ ئی ی۔۔۔شاہنزیب کے لبوں پر پُر سرار مسکراہٹ بکھر آئی

میک۔اپ روم کافی خوبصورت ڈیزائن کیا ہوا تھا۔۔۔ماہنور مرر میں اپنا عکس دیکھنے لگی ''شاہ بھی نا۔۔کچھ بھی تو نہیں لگا میرے ہونٹوں پر'' وہ مرر میں دیکھتے ہوئے بولی اور پھر اس کی نگاہ مرر کے عکس میں شاہنزیب پر پڑی جو میک۔اپ روم میں داخل ہوا اور کمرے کا دروازہ اندر سے لوک کر دیا ماہ نور گھبرا کر پیچھے مڑی تھی وہ چلتا ہوا آیا تو ماہنور بالکل آئینے سے لگ کر کھڑی ہو گ ئی ی

بڑی مغرور ہو گئی ہو تم۔۔۔کب سے بول رہا ہوں تصویر بنوالو مجھ'' سے۔۔۔۔پر جناب کے مزاج ہی نہیں مل رہے'' وہ بالکل اس کے قریب آکر آنکھوں میں آنکھیں ڈال کہنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔ماہنور کی سانس اوپر کی

اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئی تھی۔۔۔شاہنز ہب نے اتنے قریب آکر کہا تھا کہ لگا دل باولہ ہوا جارہا ہے۔۔۔۔اتنا زور زور سے دھڑک رہا تھا کہ لگا جان ہی نکل جائے گی۔۔۔"چلو کوئی بات نہیں۔۔۔مغرور ہونا جچتا ہے تم پر۔۔۔۔ آخر تم ہو ہی اتنی حسین" یہ کہہ کر اس کے بال جو چہرے پر آرہے تھے ان کو کان کے پیچھے کیا۔۔تن بدن دونوں اس کی اس نزدیکی اور الفت بھرے جذبات سے پیگھل رہے تھے۔۔۔۔ایسا لگ رہا تھا کہ اب جان نیکلی۔۔۔۔کے اب جان نیکلی۔۔۔۔۔"بہت حسین لگ رہی ہو آج۔۔۔۔کہیں میری نظر نہ لگ جائے تمھیں" پیار سے کہتے ہوئے اس کے وجود کو تکنے لگا۔۔۔۔"ظالم حسینہ کیا آج اپنے حسن سے ہی قتل کر دینے ارادہ ہے؟؟" شاہنزیب بڑے پیار سے مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔ کا اس کے لہجے اور آنکھوں میں رومانیت جھلک رہی تھی۔۔۔

شاہ۔۔۔میں مر جاؤں گی'' وہ شرماتے ہوئے اپنے خوبصورت چہرے پر'' دونوں ہاتھ رکھ کر بولی

ماما۔۔یہ کیا ہو رہا ہے؟؟؟'' اچانک جنید کی آواز سن شاہنزیب اور ماہ نور'' چونکہ تھے ان دونوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔۔۔تو حیران ہو گئے کہ جنید جمشید صوفے کے پیچھے سے نیکلتے ہوتے بولے تھے۔۔۔

تم دونوں یہاں صوفے کے پیچھے کیا کر رہے ہو؟؟؟'' شاہنزیب حیرت '' سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

ہم امی کے ساتھ کھیل رہے تھے ماما۔۔۔پر آپ کیا کر رہے ہو؟؟؟'' '' جمشید نے اپنی ننھی سی ابرو اچکا کر کہا۔۔۔۔تو وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔۔۔بڑی عجیب سی کیفیت سے دوچار ہو گئے تھے دونوں ایسا

لگ رہا تھا جیسے چوری کرتے ہوئے پکڑے گئے ہوں۔۔ماہنور شرمسار ہو گئی تھی۔۔۔

وہ۔۔۔۔تم لوگوں نے کچھ دیکھا؟؟؟"ماہنور گھبرائے گھبرائے انداز میں " پوچھنے لگی۔۔۔

ہاں۔۔۔۔ہم نے سب دیکھا اور سنا ہے۔۔۔کیوں جمشید؟؟؟"جنید نے " ہاں کو کافی کھینچتے ہوئے ادا کیا تھا۔۔۔ان دونوں کی ہی آنکھوں میں شرارت دوڑتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔۔

ہمممم۔۔۔۔۔تو دیکھا ہے تم لوگوں نے۔۔۔"وہ گھمبیر لہجے میں گویا" ہوا۔۔"چلو تو پھر کچھ لینا دینا کریں؟؟؟"شاہنزیب نے کہا تو ماہنور اسے گھورنے لگی۔۔۔

شاہ یہ بچے ہیں۔۔۔ان سے ایسی باتیں مت کرؤ" ماہنور ٹوکتے ہوئے "
کہنے لگی

بچے اور یہ" اس نے طنزیہ لہجے میں بولا۔۔۔یہ میرے بھانجے ہیں "
۔۔۔میں انھیں اچھی طرح جانتا ہوں یہ کہہ کر ان کی طرف دیکھنے لگا" پانچ
ہزار۔۔۔کافی ہیں؟؟؟" شاہنزیب ان سے ڈیل کر رہا تھا۔۔۔

نہیں یہ تو بہت کم ہیں۔۔۔اتنے میں تو ہم صرف دو دن ہی چپ رہ سکیں "
گے" جمشید نے ذرا اکڑ کر کہا تو ماہنور کا منہ حیرت کے مارے کھل گیا تھا۔۔۔

یہ تو واقعی تمھارے بھانجے ہیں" وہ بے ساختہ حیرت سے بولی تھی۔۔۔۔"

تو تم لوگ خود ہی اپنی ڈیمانڈ بتادو" شاہنزیب نے جب آفر خود ان کو "
ڈیسائیڈ کرنے کو دی تو وہ دونوں پہلے تو تھوڑیہ دیر کے لئے ایک
دوسرے کے کان میں کانا پوسی کرنے لگے۔۔۔۔

ہمیں کچھ نہیں چاہئے چھوٹے ماما ہمارے پاپا کو یہاں بلالو سب بچوں کے "
پاپا یہاں موجود ہیں صرف ہمارے ہی نہیں ہیں" جنید جمشید اداس چہرہ
بنائے بولے۔۔۔ان دونوں بچوں کا اداس چہرہ شاہنزیب اور ماہنور کو بھی
افسردہ کر گیا تھا۔۔۔۔

ہم انشاءاللہ بہت جلد آپ کے پاپا کو یہاں بلائیں گے۔۔۔ٹھیک ہے "
"ماہنور فوراان دونوں کو گلے لگا کر پر امید کرنے لگی۔۔۔۔شاہنزیب اسے
نفی کرنے لگا کہ وہ بچوں کو جھوٹی امید نہ دلائے ورنہ ان کا ننھا سا دل اور
دوکھے گا۔۔۔"ڈیل پکی" ماہنور نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

ماما آپ بھی تو بولو جو بات آپ کہ دیتے ہو۔۔۔وہ ضرور ہوتی ہے" جنید"
نے شاہنزیب کی جانب دیکھتے ہوئے پر امید نظروں سے کہا تو شاہنزیب
ایک دو لمحوں کے لئے کنفیوز ہو گیا کہ وہ کیا کرے وہ ماہنور کی طرح جذباتی
ہو کر وعدہ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

تصویریں بنائیں ورنہ رہ جائیں گی۔۔۔چلو تم دونوں ایک ساتھ کھڑے ہو "
جاؤ" شاہنزیب نے اپنے گلے میں ڈلا کیمرہ پکڑ کر کہا تھا اس نے بات کا
موضوع بدلنے کی کوشش کی۔۔۔اور وہ کامیاب بھی ہو گیا تھا دونوں بھائی
تصویر کے چکر میں بالکل سیدھے ہو کر کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔۔

ماہنور چلو اب تمہاری باری" یہ کہہ کر اسے صوفے پر بٹھایا خود اس کے "
سر پر دوپٹہ اڑایا اور اس کی تصویر کیپچر کرنے لگا۔۔۔۔

ماہ نور آڑا پوس دو" شاہنزیب نے جیسا کہا وہ ویسی ہی ہو کر بیٹھ "
گئی۔۔۔"زبردست" وہ تصویر بناتا جا رہا تھا اور مسکرا مسکرا کر ماہنور کو
دیکھے جا رہا تھا۔۔۔بہت خوش تھے شاہنزیب اور ماہنور۔۔۔دونوں کی خوشی
ان کے چہرے پر آشکار تھی۔۔۔"اچھا رو کو۔۔۔۔سارے بال آگے
کندھے پر ڈال لو اور دوپٹا ہٹا دو" شاہنزیب جس جس طرح پوس بنواتا رہا وہ
خوشی خوشی بنواتی رہی۔۔۔آج وہ اس کا پرائیویٹ فوٹو گرافر بنا ہوا تھا۔۔۔

شاہ بس کرو۔۔۔اور کتنی بناؤ گے؟؟؟۔۔"وہ ڈر رہی تھی کہ کافی دیر سے "
وہ چاروں اندر میک اپ روم میں بند ہیں۔۔۔کہیں باہر سب پریشان نہ ہو
رہے ہوں۔۔۔

تھوڑی سی اور۔۔۔اچھا کھڑی ہو جاؤ اور دوپٹا ایک کندھے پر ڈالو اور" سارے بال دوسری سائیڈ" شاہنزیب نے کہا تو ماہنور مسکراتے ہوئے زبان نکال کر اسے چڑھانے لگی۔۔۔۔شاہنزیب نے ماہنور کا زبان چڑانے والا پوس بھی فورا کیپچر کر لیا۔۔۔۔۔

دیکھاؤ۔۔۔" وہ خود کیمرے کے پاس آکر تصویر دیکھنے لگی۔۔۔"نہیں " نہیں شاہ۔۔۔ڈیلیٹ کرو اسے۔۔۔بہت بری لگ رہی ہے" وہ منہ بسورتے ہوئے اپنی ہی تصویر دیکھ کہنے لگی۔۔۔

مجھے تو بہت کیوٹ لگ رہی ہے۔۔۔رہنے دو اسے" یہ کہہ کر اس تصویر " کو دیکھ دیوانوں کی طرح مسکرانے لگا۔۔۔۔

ماہ نور تمہاری جھمکی کہاں ہے سیدھے کان کی؟؟؟" ماہنور کار میں بیٹھی تو " اسماء نے ٹوکا تھا۔۔۔ماہ نور نے اپنے کانوں پر ہاتھ لگایا تو اس کے کان کی ایک جھمکی غائب تھی۔۔

پتہ نہیں کہاں گر گی۔۔۔۔میں ابھی ڈھونڈ کر لاتی ہوں" یہ کہہ کر وہ " واپس ہال میں ڈھونڈنے گئی تھی۔۔۔شاہنزیب۔۔راحیل۔۔۔۔ولید تینوں اس کے ساتھ ڈھونڈنے میں مدد کر رہے تھے

ماہنور اب چلو۔۔۔کون سا سونے کی تھی۔۔۔اب گر گئی تو گر " گی" شاہنزیب نے کہا تو ماہنور اثبات میں سر ہلاتے ہوئے واپس آ کر کار میں بیٹھ گئی۔۔۔

ملی؟؟؟" اسماء نے بیٹھتے ہی پوچھا۔۔"

نہیں" وہ اداس ہو کر بولی تھی "ایک تو سمجھ نہیں آتی میرے ساتھ ہی ایسا " کیوں ہوتا ہے؟؟؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔میری فیوریٹ جھمکیا تھیں یہ"۔۔اپنی دوسری جھمکی کان سے اتار کر دیکھتے ہوئے اداس ہو کر بول رہی تھی۔۔۔۔

وہ نیچے اتر کر آیا تو سب پہلے سے موجود تھے... سب اس کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے... وہ ماہنور کے برابر میں آکر بیٹھ گیا.. "ڈیڈ۔۔۔۔آپ نے بلایا " تھا

ہاں۔۔۔یہ لو پیپر" انہوں نے ایک لال رنگ کی فائل شاہنزیب کے " آگے بڑھائی تھی۔۔

یہ کیا ہے؟؟؟" وہ دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔ "

خود دیکھ لو" ماہ نور مسکراتے ہوئے بولی تھی۔۔۔ "

یہ کیا ہے؟؟؟۔۔۔تم اپنی ساری جائیداد میرے نام کر رہی ہو" "

شاہنزیب نے فائل پڑھی تو ھل گیا اور حیرت سے ماہنور کو دیکھتے ہوئے بولا

ہاں" ماہنور اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔"

ماہنور نے خود فیصلہ کیا ہے اور ہم سب کی نظر میں یہ بالکل صحیح فیصلہ ہے"

"افتخار صاحب بولے۔۔

پر۔۔۔۔یہ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔یہ سب بڑے ابو کا ہے اور ان کے بعد"

تمہارا۔۔۔۔۔میرا اس پر کوئی حق نہیں" شاہنزیب ماہ نور سے مخاطب ہو

کر۔۔۔۔صاف منع کرنے لگا تو سب حیران ہوئے سوائے شہزاد اور دادو کے۔۔۔

"پر۔۔۔۔شاہ۔۔۔تم میرے شوہر ہو۔۔۔۔کب تک میری ساری جائیداد شہزاد بھائی سنبھالیں گے مجھے لگتا ہے یہ فیصلہ بالکل صحیح ہے ۔۔۔۔۔وہ اب اپنی نئی عائی لی زندگی کی ابتداء کرنے جا رہے ہیں میں میں اپنا بوجھ ان پر کیسے ڈالا سکتی ہوں؟؟؟۔۔۔۔تم میرے شوہر ہو اور جو میرا ہے وہ تمہارا ہے۔۔۔۔۔۔۔ٹھیک کہہ رہی ہوں ناں میں دادو"اس نے دادو کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی بات کی تائید چاہی۔۔۔۔

"شاہ۔۔۔۔مانو۔۔۔۔ٹھیک کہہ رہی ہے۔۔۔میاں بوی میں کیا میرا اور کیا تیرا۔۔۔جو میرے بیٹے کا تھا وہ اب اس کے دمات کو ملے تو اس میں کیا ہرائی ی ہے۔۔۔۔۔"دادو نے اسے بڑے پیار سے سمجھایا۔۔۔

مجھے پتا ہے دادو آپ یہ سب صرف ان لوگوں کے سامنے بول رہی ہیں۔۔۔۔" شاہنزیب دادو کو دیکھ دل میں سوچنے لگا "سوری ماہنور۔۔۔کاش میں واقعی تمہارا شوہر ہوتا پر میں ایک دھوکے باز ہوں۔۔۔اور جب تک تمہیں میری سچائی پتہ نہیں چل جاتی مجھے کوئی حق نہیں کہ میں تمہاری جائیداد تمہارا شوہر بن کر سنبھالوں۔۔۔۔میرے لیے تو یہ میری زندگی کا سب سے حسین لمحہ ہے۔۔۔جب تم مجھے اپنا شوہر بول رہی ہو اور اپنا سب کچھ میرے نام کر کے مجھے بتا رہی ہو کہ تم میرے ساتھ میاں بیوی کا مقدس رشتہ نبھانے کے لیے بالکل تیار ہو پر شاید ابھی میری قسمت میں تمہارا ساتھ دینا نہیں ہے اس لئے چاہتے ہوئے بھی میں تمہارا شوہر ہونے کی حیثیت سے تمھاری جائیداد نہیں لے سکتا۔۔" شاہنزیب دل ہی دل سوچ اداس ہوا تھا۔۔۔۔

شاہنزیب واقفیت رکھتا تھا کہ اس کا انکار کرنے کا مطلب سب گھر کے ممبرز الگ الگ طرح سے اخذ کریں گے اور ماہنور کو بہت دوکھ پہنچے گا پر وہ ہاں بھی تو نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

شاہ کے دستخط کرتے ہی ہم رخصتی کی بات کریں گے "اسماء نے دادو کی" کان میں ہلکے سے کہا تھا جس پر وہ اس اثبات میں سر ہلانے لگیں۔۔۔۔ شمشہ بیگم مجبوراخاموش کھڑی تھیں۔۔۔

سب پرامید تھے کے شاہنزیب دستخط کر دے گا۔۔۔ "کروناں دستخط شاہ ۔۔۔۔ سوچ کیا رہے ہو۔۔۔" ماہنور اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

شاہنزیب کے سامنے پین رکھا ہوا تھا۔۔۔ فائل کھلی رکھی تھی۔۔۔۔۔" نہیں۔۔۔۔۔ میں نہیں لے سکتا۔۔۔۔ (ابھی نہیں)۔۔۔۔ ہاں سنبھال

سکتا ہوں کل سے ہی شہزاد بھائی میں ماہنور کی ساری جائیداد خود سمبھالنا شروع کر دوں گا۔۔۔آپ میری مدد کر دیجئے گا"اس نے سنجیدگی سے جواب دیا۔۔۔

"پر۔۔۔شاہ تمہیں بہت مشکل ہو گی۔۔۔ایک ایک کام کے لیے تمہیں گھر آکر ماہ نور سے دستخط لینے ہوں گے۔۔۔ہر اہم میٹنگ میں ماہنور کا ہونا ضروری ہو گا۔۔۔جبکے ہم سب جانتے ہیں کے ماہنور کو بزنس کی کوئی سمجھ نہیں ہے۔۔۔اگر بڑے ابو ہوتے تو وہ بھی یہی فیصلہ کرتے"راحیل اسے سمجھانے لگا۔۔۔

"مس ئی لہ سنبھالنے کا ہے اور وہ میں کرنے کے لئے تیار ہوں۔۔۔یہ سب ماہ نور کا ہے اور اسی کے نام پر رہے یہی اچھا ہے۔۔میں ماہنور سے اونر شپ کے پیپر پر دستخط کروالوں گا جس سے کمپنی اور دیگر چیزوں کے

معاملات میں خود طے کر سکوں گا اور مجھے ماہنور کی اجازت کی ضرورت نہیں پڑے گی" شاہنزیب کہتا ہوا کھڑا ہوا اور پھر سب کے سامنے ہی گھر سے چلا گیا۔۔۔ماہنور کو بہت رنج پہنچا تھا اسے کل رات کی تعریفیں اور محبت سے لبریز آنکھیں یاد آرہیں تھیں جن کے بھروسے اسے لگا تھا کہ اب شاہنزیب اس کا شوہر بننے کو قبول کر رہا ہے۔۔۔

تو میں دھوکہ کھا گئی۔۔۔وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا۔۔۔وہ صرف مجھ " پر ترس کھا رہا ہے اور ابھی وہ ان سب کے لئے تیار نہیں ہے۔۔۔اسے لگے گا میں نے جلد بازی کی ہے۔۔۔مجھے کیا ضرورت تھی بغیر شاہ سے پوچھے اتنا بڑا فیصلہ کرنے کی۔۔۔اسے لگے گا میں اس کی دوستی کو غلط لے گئی اور اب وہ میرے قریب آنے سے قطرائے گا۔۔۔یہ میں نے کیا کر دیا۔۔۔خود اس کے بڑھتے ہوئے قدم کو روک دیا" وہ وہاں سے بھاگتی ہوئی اوپر اپنے کمرے میں آکر رونے لگی تھی یہ سوچ سوچ کر۔۔۔۔۔۔سب کو لگا کے ابھی

شاہنزیب پوری طرح اس رشتے کے لیے تیار نہیں ہے۔۔۔سوائے دادو شہزاد اور ولید کے جو اس کی بات میں کہے گئے لفظ ''ابھی'' مطلب سمجھ گئے تھے۔۔۔۔

یہ ہم نے کیا کر دیا اب اسے لگے گا کہ ہم سب اس پر دباؤ ڈال رہے ہیں '' ۔۔۔۔ماہنور کو اپنانے کے لیے۔۔۔وہ بیچارہ کتنا اچھا ہے اس نے ماہنور کو اپنانے کی پوری کوشش کی آنے کے بعد۔۔۔بس ہم نے ہی جلد بازی سے کام لیا اسے آئے ہوئے دن ہی کتنے ہوئے ہیں جو ہم نے امید باندھ لی کہ وہ اس کا اور اپنا رشتہ نبھانے کے لیے بالکل تیار ہے'' رومیسا آپا سر پکڑ کر بولی تھیں

شاہ کی ماں کی آخری امید جاگ گ ئی ی تھی۔۔۔شاہنزیب کا فیصلے سننے کے بعد۔۔۔۔''لگتا ہے شاہ صرف لوگوں کے سامنے ماہ نور کو اپنا رہا تھا اس

کے دل میں تو آج بھی سعدیہ ہے ورنہ وہ ساری جائیداد اپنے نام کیوں نہ کرتا ہمارے یہاں تو یہی ہوتا ہے۔۔۔۔بیوی کی جائیداد شوہر کے نام ہو جاتی ہے۔۔۔اس کا مطلب ابھی بھی میں چاہوں تو شاہ کو سمجھا کر اس کا فیصلہ بدل واسکتی ہوں۔۔۔پر مجھے اما کا خیال رکھنا ہو گا۔۔۔اگر یہ موجود ہوئیں تو یہ ''کبھی بھی شاہ کا ذھن نہیں بدلنے دیں گی

تمہیں کیا لگتا ہے شاہ ماہنور کی جائیداد اپنے نام کیوں نہیں کر رہا ''

؟؟؟''کامران نے سعدیہ سے پوچھا تھا

مجھے کیا پتا۔۔۔''وہ کندھے اچکاتے ہوئے۔۔۔''یہ سوال مجھ سے کیوں ''

پوچھ رہے ہو؟؟؟۔۔۔''سعدیہ بے رخی سے بولتی ہوئی ی آکر بیڈ پر بیٹھ گئی اور ٹی وی اون کر کے دیکھنے لگی

کیا تم دونوں کے بیچ اب کچھ ہے؟؟؟"کامران نے تفتیشی انداز میں "
پوچھا۔۔۔۔

اگر ہے بھی تو تمہیں کیوں بتاؤں؟؟؟"وہ اسے دیکھ کر بھرم سے بولنے "
لگی

کیونکہ مجھے جانا ہے اور وہ جانے بغیر میں یہاں سے نہیں جاؤں گا" "
کامران نے جس ہاتھ سے وہ ٹی وی کا ریموٹ پکڑی ہوئی تھی اسے بازو سے پکڑ کر زور سے اپنی طرف کھینچا تھا۔۔۔۔سعدیہ اس کے سینے سے آ لگی تھی اور اسے نہایت آگ بگولہ ہو کر کہنے لگا

پاگل ہو گئے ہو کیا؟؟؟۔۔۔۔شاہ کا غصہ مجھ پر کیوں اتار رہے ہو۔۔۔ "
میں کل تمہارے ساتھ ہی گھر آ گئی تھی اور صبح جب شاہ نے منع کیا تب بھی

میں تمہارے ساتھ ہی کھڑی تھی۔۔۔۔۔شاہ سے میرا اب کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔"سعدیہ نے جب غصے سے کہا تو کامران نے اس کے بازو پر پکڑ ڈھیلی چھوڑ دی۔۔۔۔

تو پھر اس نے ایسا کیوں کیا؟؟؟"کامران نے الجھ کر استفسار کیا۔۔۔ "

مجھے کیا پتا۔۔۔۔۔میں خود حیران ہوں جو کل دنیا کے سامنے اسے اپنا رہا تھا آج گھر والوں کے سامنے کیسے پیچھے ہٹ گیا"سعدیہ خود الجھی ہوئی تھی

میں جانتا ہوں تمہاری وجہ سے۔۔۔۔"کامران گمبھیر لہجے میں سوچتے" ہوئے سعدیہ کو دیکھ بولا"تم روتی ہوئی آئی یں تھیں اس کے سامنے سے۔۔۔۔وہ اتنا بھی پتھر دل نہیں ہے کہ تمہیں روتا ہوا دیکھے اور اسے کچھ

محسوس نہ ہو"اس نے جب سعدیہ پر الزام ڈالا تو وہ بھی بے انتہا غصہ میں آگئی۔۔۔۔

تمہیں شاید پتہ نہیں ہے وہ شروع سے اتنا ہی پتھر دل ہے۔۔۔۔میری " والدین اور میری محبت کی کبھی قدر نہیں کی اس نے۔۔۔۔وہ نہایت ہی ایک خود غرض انسان ہے۔۔۔۔چار سال میں اکیلے رہی۔۔۔اور اسی کے بارے میں سوچتی رہی اور اس کی شخصیت کو سمجھنے کی کوشش کرتی رہی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کی کہی ایک ایک بات یاد کرتی رہی پھر آشکار ہوا مجھ پر کہ میں تو ایک اندھیری دنیا میں جی رہی تھی جس کے ارد گرد خوابوں کا بسیرا تھا بچپن سے سنتی آئی تھی۔۔۔۔۔یہ شاہنزیب ہے اور یہ میرا منگیتر ہے۔۔۔۔اس لئے کبھی سوچا ہی نہیں وہ کسی اور سے بھی تو محبت کر سکتا ہے بلکہ ڈرتی تھی اور جلتی تھی ماہنور سے جس کے ساتھ وہ ہمیشہ بہت پیار سے بات کرتا تھا جبکہ اس پیار پر صرف میرا حق تھا۔۔۔وہ ماہنور سے ہی محبت کرتا

تھااس نے کوئی فرحان کے ڈر سے مجھے نہیں چھوڑاوہ تو ویسے بھی ماہنور سے شادی کرنا چاہتا تھا۔۔۔قسمت نے اسے موقع دیا تو شاہنزیب نے جھٹ سے ماہنور کا ہاتھ تھام لیا"سعدیہ غصے سے بپھر اٹھی تھی۔۔۔وہ کامران کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے غصے سے بولی۔۔۔"میں بچپن سے اس کے نام سے منسوب رہی ہوں۔۔۔تم جانتے بھی نہیں ہو گے کسی کی جب بچپن سے منگنی کر دی جائے تو وہ کتنے خواب سجالیتا ہے۔۔۔۔میں بہت چھوٹی تھی جب شاہنزیب سے میری منگنی کر دی گئی۔۔۔۔میں اس گھر میں جب بھی آتی تھی تو ہمیشہ اسے اپنی سسرال سمجھ کر آتی"سعدیہ کی آنکھیں نم ہو گئیں تھیں یہ بتاتے ہوئے۔۔۔۔پھر وہ بڑی حسرت سے کہنے لگی"تم کیا جانو ایک لڑکی کے کتنے خواب ہوتے ہیں جب اس بے رحم نے ان خوابوں کو توڑتے وقت ایک بار نہ سوچا تو تمہیں لگتا ہے وہ میرے آنسو دیکھ کر پگھل گیا ہو گا ضرور اس کی کوئی اپنی وجہ ہو گی اس انکار کی۔۔۔۔میرا اس سے کوئی تعلق نہیں اور آئندہ میرے ساتھ اسے ملانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔نہ وہ

میرا پہلے کبھی تھا اور نہ اب ہے۔۔۔۔۔اور نہ میں شاہنزیب کو اس قابل سمجھتی ہوں کے اپنی زندگی میں مستقبل میں بھی اسے شریک ہونے دوں ۔۔۔۔۔۔ناؤ گیٹ آؤٹ ''سعدیہ نے غصے سے کہا اور ہاتھ فولٹ کر کے کھڑی ہو گئی۔۔۔کامران کے دل کو اس کی یہ بات سن کر کافی سکون ملا تھا ۔۔۔وہ ایک لمبا سانس لیتے ہوئے ''اوکے'' کہہ کر باہر آ گیا

دو دن گزر چکے تھے اس کی آنکھوں میں تھوڑی خفگی تھی اور تھوڑا غصہ ۔۔۔۔۔جب شاہنزیب قریب آ کر بیٹھتا ماہ نور اٹھ کر چلی جاتی پر وہ کوشش کرنا نہیں چھوڑ رہا تھا۔۔۔اس کی خفگی جائی زہے یہ جانتا تھا وہ۔۔۔''مجھے بات کرنی ہے'' شاہنزب نے راستہ روکتے ہوئے بولا تھا

راستہ چھوڑو۔۔۔مجھے اپنے کمرے میں جانا ہے" ماہنور بغیر دیکھے ہی بول"
کر دوسری طرف قدم بڑھانے لگی۔۔۔شاہنزیب نے وہاں سے بھی نہیں
جانے دیا۔۔۔وہ دونوں بیچ لاؤنج میں کھڑے تھے۔۔۔۔۔

مجھ سے ایک بار بات کرو تو صحیح" وہ پھر سے راستہ روکتے ہوئے بولا "

کیا بات کروں؟؟؟۔۔۔بولو...مذاق بنا دیا تم نے میرا۔۔۔۔سب "
گھر والوں کے سامنے" یہ کہہ کر وہ کچن کی طرف جانے لگی۔۔۔
شاہنزیب نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا روکنے کے لئے

مانو۔۔۔میری بات" وہ بول ہی رہا تھا ذرا لچک کے ساتھ "

نہیں۔۔۔۔تم سنو۔۔۔۔۔اس دن تم نے میری تعریف کیا کر"
دی۔۔۔۔۔میں سمجھی ہمارے درمیان سب ٹھیک ہو گیا ہے۔۔۔۔مجھے تو
آنکھیں پڑھنا آتا ہی نہیں۔۔۔۔۔۔بہت بے وقوف ہوں میں
۔۔۔۔۔۔آنکھوں کو پڑھنے کی ھنر کے معاملے میں۔۔۔۔ سمجھی جو اس دن
میں نے تمہاری آنکھوں میں پڑا وہ پیار تھا پر دیکھو کھا گ ئی ی ناں دھوکا
"۔۔۔۔۔یہ کہتے ہوئے اس کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگ گیا تھا وہ اپنا ہاتھ
"مسلسل چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔"چھوڑو

میری بات سن لو ایک بار"پہلی بار زندگی میں شاہنزیب کے لہجے میں "
التجاء تھی کیونکے وہ جانتا تھا بہت دوکھ پہنچایا ہے اس نے ماہنور کو۔۔۔۔

"چھوڑو میرا ہاتھ"

"نہیں پہلے میری بات اطمینان سے سنو"

مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سنی" وہ جھنجھلاتے ہوئے ہاتھ چھڑانے" لگی۔۔۔۔"نہیں سننا۔۔۔اور کیا سنو؟؟؟۔۔۔اب کچھ رہ گیا ہے باقی ۔۔۔۔۔میں بیوی ہوں تمہاری۔۔۔۔چاہوں ناں پھر بھی دوست نہیں بن سکتی۔۔۔۔بیوی تم مجھے مانتے نہیں اور دوست میں بننا چاہتی نہیں۔۔۔۔اس لئے اب میرا ہاتھ چھوڑو" اس نے اتنی بے رخی سے بولا تھا کہ پورے گھر میں آواز گونجی تھی۔۔۔۔۔

زبردست۔۔۔۔۔بڑے ڈرامے ہو رہے ہیں یہاں تو" شمسہ بیگم کمرے" سے نکل آئیں اور زور زور سے 43 تالیاں بجاتے ہوئے بولی تھی ان کا لہجہ نہایت طنزیانہ تھا۔۔۔۔۔

چاچی "ماہنور انھیں دیکھ گھبرا گئی تھی۔۔۔۔ "

چھوڑ دو شاہ اس کا ہاتھ۔۔۔۔۔میڈم کے نخرے نہیں مل رہے ہیں "

"۔۔۔پھر وہ ماہنور کی جانب مخاطب ہو کر "۔ایک تو میرے بیٹے نے ترس کھا کر تم سے شادی کی اوپر سے تم میرے بیٹے کو نخرے دیکھا رہی ہو" شمسہ بیگم کو جس موقع کی تلاش تھی وہ انہیں آج آسانی سے مل گیا تھا آج داد و بھی گھر پر نہیں تھیں اور کوئی مرد بھی نہیں سوائے کامران کے "کیا چاہتی ہو تم ؟؟؟میرے بیٹے کو اپنے اشاروں پر نچانا؟؟" وہ غصے سے ماہنور سے پوچھنے لگیں۔۔۔ان کی بات اور لہجہ دیکھ شاہنزیب نے فوراً ہی ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔

امی جیسا آپ سمجھ رہی ہیں۔۔۔۔۔ویسا کچھ نہیں ہے" وہ اپنی ماں کو " دھیمے لہجے میں سمجھانے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔

سمجھ تو تم نہیں رہے ہو اس لڑکی کی چالاکیوں کو۔۔۔۔کتنی آسانی سے تمہیں اپنے قابو میں کر رہی ہے یہ اور تمہیں پتہ بھی نہیں چل رہا" شمسہ بیگم نہایت جذباتی ہو کر بولی تھیں۔۔۔۔۔

"امی آپ یہ سب چھوڑیں میرے ساتھ چلیں۔۔۔۔" یہ کہہ کر وہ شمسہ بیگم کی جانب بڑھا۔۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔چھوڑ ہی تو دیا ہے تمہیں تمہارے حال پر اور اس چالباز لڑکی پر۔۔۔۔لیکن ماں ہوں تمہاری۔۔۔۔فکر کرنا کیسے چھوڑ دوں؟؟؟" وہ روتے ہوئے کہنے لگیں۔۔۔۔ماہنور تو سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ کیا کرے اس لئے بے خاموش کھڑی رہی۔۔۔۔۔

سب چھین لیا تم نے مجھ سے ماہنور۔۔۔میری بہن مجھ سے اپنے سارے رشتے ختم کر کے چلی گئی صرف تمھاری وجہ سے۔۔۔۔۔میرا بیٹا جو بچپن سے سعدیہ سے محبت کرتا تھا۔۔۔۔تم نے اور تمہارے باپ نے اس کی معصومیت کا فائدہ اٹھایا اور کتنے آرام سے پھانس لیا۔۔۔۔واہ۔۔۔واہ۔۔ کتنی بھولی دیکھتی ہو اور ہو کتنی چلاک تم" شمسہ بیگم ماہنور کو دیکھتے ہوئے اپنی بھڑاس نکالنے لگی تھیں

امی کیا ہو گیا ہے؟؟؟۔۔۔۔کیوں بات کو بڑھا رہی ہیں؟؟؟" شاہنزیب انھیں روتا ہوا دیکھ۔۔۔۔ان کے بالکل قریب آ کر ان کی کمر سہلاتے ہوئے کہنے لگا

میں بات بڑھا رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔" انہوں نے کافی جتاتے ہوئے بولا پوچھا" شاہ تمھیں میرے آنسو نظر نہیں آ رہے

؟؟؟۔۔۔۔۔"۔۔۔۔۔۔پھر وہ ماہ نور کی جانب دیکھتے ہوئے

"ماہنور۔۔۔۔میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔تم نے مجھ سے میرا بیٹا چھین لیا ہے" وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے ماہنور کو دیکھ بولیں

۔۔۔۔

امی۔۔۔۔بس کریں۔۔۔۔۔خواہ مخواہ آپ بات کو طول دے رہی ہیں""" وہ تھوڑا جھنجھلا کر بولنے لگا۔۔۔۔

" یہ لڑکی جو تمہارے سامنے اتنی بے چاری بن رہی ہے ناں۔۔۔یہ کتنی تیز ہے۔۔۔۔یہ صرف میں جانتی ہوں اور کتنی بے حیا" ان کا یہ کہنا تھا کہ ماہنور کے کان کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔۔

بے حیاء؟؟؟" ماہنور تعجب سے انہیں دیکھتے ہوئے وہی الفاظ دہرا رہی تھی۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔بے حیاء۔۔۔۔۔کیوں تمھیں فون نہیں آیا کرتے تھے " لڑکوں کے؟؟؟۔۔۔۔شاہ اس کے لیے لڑکوں کے یونیورسٹی سے فون آیا کرتے تھے۔۔۔۔تم خود بتاؤ جس لڑکی کو پڑھنے کا ذرا سا بھی شوق نہیں تھا وہ کیسے پڑھنے کی اتنی شوقین ہو گئی؟؟ پورے پورے دن پڑھائی کے نام پر لیپ ٹاپ پر چپکی رہتی تھی یہاں تک کہ گھنٹوں گھر سے غائب رہتی" شمسہ بیگم نے جب ماہ نور کے کردار پر انگلی اٹھائی تو ماہنور کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔۔۔۔۔۔شمسہ بیگم اس قدر بلند آواز سے گویا ہوئی تھیں کہ گھر کے باقی افراد بھی جمع ہو گئے تھے۔۔۔۔۔رومیساء۔۔۔۔۔شاہزیہ۔۔۔۔۔کامران۔۔۔۔سعدیہ۔۔۔۔علی کی امی۔۔۔۔۔بھابھی۔۔۔۔اسماء سب جمع ہو گئے تھے۔۔۔۔

خداکاخوف کریں چاچی۔۔۔۔۔کیسی باتیں کر رہی ہیں ''
آپ؟؟؟۔۔۔۔۔۔شاہ میرا یقین کرو میں واقعی پڑھا کرتی تھی لیپ ٹاپ
پر۔۔۔۔۔۔چاہے تو چیک کر لو اور غائب؟؟؟۔۔۔۔میں کب گھر سے
غائب ہوئی؟؟؟۔۔۔۔۔چاچی۔۔۔۔میں بس بڑے چاچو کے گھر جایا کرتی
تھی اور آپ تو خود گھر پر موجود نہیں ہوتی تھیں۔۔۔۔'' ماہنور اب جوابی
کراوئی پر اتر آئی تھی۔۔۔۔۔اپنے کردار پر انگلی اٹھتے ہوئے کوئی بھی
پاکیزہ لڑکی برداشت نہیں کر سکتی اور یہی حال ماہ نور کا تھا۔۔۔۔۔۔

ہاں چاچی۔۔۔۔۔۔مانو میرے ساتھ رہتی تھی'' بھابھی ماہنور کی بات کی ''
تائید کرتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔۔

"ماہنور تم اوپر جاؤ" شاہنزیب سمجھ گیا تھا اس کی ماں کیا کرنے کی کوشش کر رہی ہے اس لیے وہ ذرا سہ بھی جذباتی نہ ہوا اور ماہنور کو اوپر بھیجنے لگا۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔۔میں نہیں جاؤں گی۔۔۔۔یہ مجھے گالی دے رہی ہیں" ماہنور نفی کرتے ہوئے غصے سے بولی۔۔۔۔

"میں سچ بول رہی ہوں۔۔۔میں نے خود تمہیں ایک بار فون دیا تھا یہ کہہ کر کے تمہاری دوست کا فون ہے" وہ اسے یاداشت پر زور ڈالنے کو کہہ رہی تھیں

"آپ ظلم کر رہی ہیں مجھ پر۔۔۔۔میرے شوہر کے سامنے میرے کردار پر انگلی اٹھا کر آپ میرا رشتہ خراب کرنا چاہ رہے ہیں ناں۔۔۔میں جانتی

ہوں۔۔۔آپ اسی لئے بول رہے ہیں یہ سب" ماہنور غصے سے بولنے لگی تھی

تمہارا شوہر؟؟۔۔۔۔تمہارا رشتہ؟؟۔۔۔شاہ کوئی تمہارا شوہر نہیں ہے" ۔۔۔۔۔اس نے صرف ترس کھا کر تم سے شادی کی تھی" وہ بھی غصے سے جوابی کارروائی کرنے پر اتر آئی تھیں۔۔۔

آپ لوگ چپ کر جائیں۔۔۔بہت تماشہ کر لیا۔۔۔۔ماہنور اوپر جاؤ " ۔۔۔ سمجھ نہیں آ رہی تمہیں" شاہنزیب ماہنور کو غصے سے کہنے لگا وہ نہیں چاہتا تھا کہ معاملہ مزید بگڑے۔۔۔۔

میں نہیں جاؤں گی۔۔۔۔پہلے ان سے بولو اپنے الفاظ واپس لیں " ۔۔۔میں سچ کہتی ہوں شاہ۔۔۔میں نے کبھی تمہاری امانت میں خیانت

نہیں کی۔۔۔۔چاچی مجھ پر جھوٹے الزام لگا رہی ہیں" وہ روتے ہوئے اپنے کردار کی صفائی پیش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

اب بس کرو۔۔۔۔ہمارے گھر میں پہلے کبھی ایسی لڑائی نہیں ہوئی۔۔۔۔ "
جاؤ رومیساء شاہ ٹھیک کہ رہا ہے ماہنور کو اوپر لے جاؤ "۔۔۔۔علی کی امی رومیساء سے کہنے لگیں۔۔۔۔رومیساء نے ماہنور کا ہاتھ پکڑا تو ماہنور نے فوراً چھڑوالیا

آپا چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔۔۔۔شاہ تم مجھ سے پوچھ رہے تھے ناں کے میں تم " سے کیوں بھاگ رہی تھی۔۔۔۔چاچی کی وجہ سے بھاگ رہی تھی میں۔۔۔۔۔پتا ہے ان چار سالوں میں سب سے زیادہ ذلیل مجھے انھوں نے کیا ہے۔۔۔۔ان کے آئے دن مہمان آتے کبھی کوئی آرہا ہے۔۔۔۔ کبھی کوئی اور اس سے بات صرف ایک ٹوپک پر ہوتی۔۔۔۔ماہ نور۔۔۔۔ماہنور

۔۔۔۔۔ماہنور۔۔۔۔۔ماہنور عمر میں بڑی ہے۔۔میرا بیٹا اسے چھوڑ دے گا۔۔۔۔۔۔وہ آتے ہی طلاق دے گا یہاں تک کہ انہوں نے تو تمہارے آنے سے پہلے ہی سعدیہ کی ماں سے وعدہ کر لیا تھا کہ تمہاری شادی سعدیہ سے کروائی گئی اور جب میں نے صرف اتنا کہا کہ چاچی۔۔۔۔۔شاہ کو آتو جانے دیں تو انہوں نے تمہارا کمرہ بھی مجھ سے چھین لیا۔۔۔۔پوچھو ان سے کیا انھوں نے میرے ساتھ ایسا نہیں کیا؟؟؟" روتے ہوئے ماہنور نے ۔۔۔۔۔اسے چار سال حالِ ماضی بیان کیا تھا۔۔۔۔جس سے شاہنزیب پہلے ہی واقف تھا۔۔۔۔۔۔

دیکھ لی اس کی کی گز بھر کی زبان۔۔۔۔بس یہی دیکھانا چاہتی تھی میں " تمہیں۔۔۔۔۔تم خود سوچو جس کا تمہارے سامنے یہ حال ہے۔۔۔۔وہ تمہارے پیچھے تمہاری ماں کی کتنی عزت کرتی ہو گی۔۔۔میں نے اس سے بیزار ہو کر ہی گھر سے باہر جانا شروع کر دیا تھا پارٹیوں میں۔۔۔۔۔شاہ یہ

تمہارے رحم کے قابل نہیں ہے۔۔۔۔۔طلاق دو اسے" وہ غصے سے تلملاتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔ان کا یہ کہنا تھا کہ سب ہکا بکا ہو کر شمسہ بیگم کو دیکھنے لگے تھے

" تم پاگل ہو گئی ہو کیا؟؟؟۔۔۔۔اتنا بڑا فیصلہ کوئی اتنا جذباتی ہو کر کرتا ہے کیا؟؟؟۔۔۔۔ماہنور۔۔۔شاہ تم دونوں اپنے کمرے میں جاؤ" علی کی امی اب دونوں کو غصے سے کہنے لگیں۔۔۔۔۔

" شاہ تم میرے بیٹے ہو۔۔۔۔تم یہاں سے کہیں نہیں جاؤ گے۔۔۔جو لڑکی تمہاری ماں کی عزت نہیں کرتی تو اسے اپنے نکاح میں کیسے رکھ سکتے ہو۔۔۔۔۔طلاق دو اسے ابھی کے ابھی" وہ اب شاہنزیب پر دباؤ ڈالنے لگیں۔۔۔۔

گھر میں آج تک ایسی لڑائی کبھی بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔اسما۔۔۔۔رومیسا ۔۔۔بھابھی۔۔۔ماہنور۔۔۔سعدیہ سب کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے

"چاچی یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ؟؟؟"رومیسا حیران وپریشانی کے عالم میں پوچھنے لگی تھی۔۔۔۔ماہنور کے اوسان خطا ہو رہے تھے۔۔۔۔وہ زندگی میں کبھی کسی سے نہیں لڑی تھی۔۔۔اس کا پورا جسم کپکپا رہا تھا ۔۔۔۔طلاق کا لفظ سنتے ہی اسے سانپ سونگھ گیا تھا۔۔۔

"بس کرو۔۔۔ماہ نور تمہاری بھی بچی کی طرح ہے۔۔۔۔تمہاری اور میری گود میں کھیلی ہے۔۔۔تم اس کی زندگی کیسے تباہ کر سکتی ہو؟؟؟۔۔۔۔خدا کا خوف کرو کس گھر میں لڑائی جھگڑے نہیں ہوتے پر اس طرح جذباتی ہو کر آر پار کے فیصلے کروانا کہاں کی سمجھ داری ہے؟؟؟" وہ اب چاچی کو سناتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔دادو کے بعد اگر گھر میں کوئی

عورت بڑی تھی تو وہ علی کی امی تھیں اور وہ اپنا فرض بخوبی نبھا رہی تھیں۔۔۔۔

"اگر میری جگہ آپ ہوتیں تو آپ بھی یہی کرتیں بھابھی" شمسہ بیگم نے علی کی والدہ سے مخاطب ہو کر غصے سے کہا۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔۔میں ایسا ہرگز نہیں کرتی۔۔۔۔ماہنور اور شاہنزیب دونوں ہی میرے بچے ہیں۔۔۔میری گود میں کھیلے ہیں۔۔۔میں ماہنور کو صرف اپنی بیٹی کہتی ہی نہیں۔۔۔۔مانتی بھی ہوں" علی کی امی اپنی محبت کا سچا اظہار کر رہی تھیں۔۔۔۔

رہنے دیں بھابھی۔۔۔آپ اپنے کامران کو ماہنور پر قربان کر سکتی ہیں؟؟؟۔۔۔یہ سب کہنے کی باتیں ہیں" شمسہ بیگم نے بے رخی سے کہا۔۔۔۔ان کا لہجہ بڑا سخت تھا "

کر سکتی ہوں؟؟؟" وہ تعجب کا اظہار کرتے ہوئے "میں کر چکی ہوں "

۔۔۔۔۔تمہیں کیا لگتا ہے ہم نے کامران کا رشتہ سعدیہ کے لئے کیوں بھیجا؟؟؟۔۔۔۔۔"پھر وہ نہایت جتاتے ہوئے "صرف ماہنور کی خاطر" ان کا یہ کہنا تھا کہ سعدیہ حیرت سے کامران کو دیکھنے لگی۔۔۔کامران نے اپنا سیدھا ہاتھ اپنے ماتھے پر مارا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اپنا سر کسی دیوار پر دے مارے۔۔۔۔۔شاہنزیب بھی حیرت سے سننے لگا۔۔۔وہ بھی اس بات سے ناواقفیت رکھتا تھا" رومیساء کو ایسا لگا کہ اگر سعدیہ شاہنزیب اور ماہنور کے بیچ سے ہٹ جائے تو سب بہتر ہو جائے گا اور یقین مانو میں نے صرف ماہنور کی خاطر۔۔۔۔کامران سے خود کہا کہ سعدیہ سے شادی

کرلے۔۔۔تاکے میری بچی کا گھر بسا رہے۔۔۔ورنہ کامران کو کوئی انٹرس نہیں تھا سعدیہ میں"انہوں نے غصے میں کہہ تو دیا تھا پر سعدیہ کو حیرت زدہ دیکھ انہیں احساس ہوا کہ وہ کچھ زیادہ ہی بول گ ئی ہیں۔۔۔

"بہت ہو گیا یہ سارا ڈرامہ۔۔۔شاہ تم میرے بیٹے ہو اور میں تم سے کہہ رہی ہوں طلاق دو اس بدزبان لڑکی کو"۔۔۔وہ پھر سے طوطے کی طرح طلاق کا کلمہ پڑھنا شروع ہو گئی تھیں۔۔۔

"آپ کو یہ سب کرنا زیب نہیں دیتا امی۔۔۔۔مجھے بہت تکلیف ہوئی آپ کے منہ سے یہ سب سن کر۔۔۔۔۔مانو میری بیوی ہے اور میں کسی کے کہنے میں آکر طلاق نہیں دوں گا اسے۔۔۔۔۔آپ یہ سب کر کے صرف اپنی عزت میری نظروں میں کم کر رہی ہیں۔۔۔۔۔آپ کا رتبہ بہت بلند ہے۔۔۔۔پلیز اسے قائم رہنے دیں۔۔۔۔اور جو آپ ماہنور کو گالی دے رہی

ہیں پلیز بند کریں۔۔۔۔۔میری عزت ہے ماہنور۔۔۔جو گالیاں آپ اسے دے رہی ہیں وہ مجھے مل رہی ہیں۔۔۔۔آپ جس یونیورسٹی کے لڑکے کی بات کر رہی ہیں۔۔۔۔ جس کا فون آتا تھا ماہ نور کے لیے وہ اور کوئی نہیں۔۔۔۔۔میں تھا۔۔۔۔آپ یہ سب کیوں کر رہی ہیں یہ میں اچھی طرح جانتا ہوں۔۔۔۔بس کر دیں۔۔۔۔میں نے سعدیہ سے کبھی محبت نہیں کی۔۔۔۔میں صرف آپ کی اور خالہ کی محبت کو دیکھ اور معاشرے میں سعدیہ کے خلاف ہونے والی باتوں کی وجہ سے آج تک خاموش تھا۔۔۔۔ شادی نہیں کی۔۔۔میں میں نے ترس کھا کر ماہنور سے

نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"شاہنزیب آگے بولتا۔۔۔۔اس سے پہلے ولید گھر میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔اسے لگا اگر اس نے شاہنزیب کو نہ روکا تو وہ سب کچھ بتا دے گا جذباتی ہو کر۔۔۔۔۔

شاہنزیب" ولید نے زور سے اس کا نام پکارا تو شاہنزیب بولتے بولتے" رک گیا۔۔۔۔۔۔

چلو مانو" شاہنزیب پہلے تو تھوڑی دیر خاموش ہو گیا۔۔۔تا کے خود کے" جذبات اور غصے پر قابو پا سکے۔۔۔۔کیونکہ ماہنور کے کردار پر اس کی ماں کا انگلی اٹھانا اسے طیش دلا گیا تھا۔۔۔۔وہ ماہنور کا ہاتھ بڑے بھرم سے اپنی ماں کے سامنے پکڑ کر کہنے لگا۔۔۔۔۔

روکو۔۔۔۔۔آج فیصلہ کر ہی دو۔۔۔۔۔ تمھیں اپنی ماں عزیز ہے یا یہ" ماہنور" انہوں نے ماہنور پر حقارت بھری نظر ڈالتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

امی آپ میری ماں ہیں اور یہ میری بیوی۔۔۔۔۔۔آپ لوگوں کے درمیان میں کیسے کسی کو چن سکتا ہوں؟؟؟۔۔۔۔" وہ بہت محبت سے اپنی بات سمجھانے لگا۔۔۔۔

نہیں فیصلہ کرو۔۔۔۔۔۔میں مر جاؤں گی پر اسے اپنی بھو نہیں بناؤں گی۔۔۔" چاچی نے بھرم سے کہا۔۔۔۔اب انہیں یقین تھا کہ شاہنزیب ماہ نور کو طلاق ضرور دے گا۔۔۔۔

آپ کیوں مریں گی؟؟؟۔۔۔۔۔۔۔۔میں مر جاتی ہوں۔۔۔۔کیونکہ " سارے فساد کی جڑ میں ہی ہوں" ماہنوران کی بات سنتے ہی خوفزدہ ہو گئی۔۔۔۔اسے لگا آج شمسہ بیگم طلاق کرا کر ہی دم لیں گی۔۔۔۔۔اس نے شاہنزیب سے اپنا ہاتھ تیزی سے چھڑایا اور سامنے ڈائننگ ٹیبل پر رکھی نائف (چھری) اپنے ہاتھوں میں اٹھالی۔۔۔۔شمسہ

بیگم کو دیکھ روتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔"میں نے اپنی پوری زندگی جیسے چاہا وہ صرف تم ہو شاہ۔۔۔۔۔میں ویسے بھی مر جاؤں گی اگر تم نے مجھے طلاق دی۔۔۔۔میں" وہ نہایت رنجیدہ ہو کر شاہنزیب سے اپنی محبت کا اظہار کر رہی تھی۔۔۔۔۔

پاگل مت بنو۔۔۔۔۔نائی ف چھوڑو ماہنور" وہ غصے سے اس سے نائی ف" لینے کے لئی یے لپکا تھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔میں آج خود کو ختم کر لوں گی۔۔۔تا کے چاچی کو سکون" آجائے" وہ نائی ف چھوڑنے کے لئی یے تیار نھیں تھی۔۔۔۔شاہنزیب کے نائی ف چھینے میں ہاتھ زخمی ہو گئے تھے۔۔۔۔اس کے ہاتھوں سے خون زمین پر ٹپکنے لگا تھا۔۔۔۔سب گھر والے ماہنور کی خود کشی کی کوشش پر اسے روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔۔آخر کار شاہنزیب کامیاب ہوا

اس سے نائی ف چھینے میں۔۔۔۔"مجھے مر جانے دو شاہ۔۔۔۔میں تمھارے بغیر نھیں جی سکتی۔۔۔۔"نائی ف ماہنور کے ہاتھ سے چھین کر شاہنزیب نے دور پھینک دی تھی۔۔۔۔اور اسے اپنے سینے سے لگالیا۔۔۔تو وہ روتے ہوئے اظہارِ محبت کر رہی تھی۔۔۔۔

بے وقوف لڑکی تم سے کس نے کہا کے میں تمھیں چھوڑ رہا ہوں" ؟؟۔۔۔"وہ اسے اپنی باھوں میں جگڑ کر بڑے پیار سے کھنے لگا۔۔۔۔"شاہنزیب مر سکتا ہے۔۔۔پر ماہنور کو نھیں چھوڑ سکتا" شاہنزیب نے اپنی ماں کو غصے سے دیکھتے ہوئے پورے گھر میں زوردار آواز میں اعلان کیا تھا۔۔۔ماہنور کی خود کشی کی کوشش دیکھ شاہنزیب مارے غم وغصے کے پاگل ہو گیا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔۔۔۔اس کی آنکھوں کا جنون آج پہلی بار صاف عیاں کر رہا تھا اس کا حالِ

دل۔۔۔ماہنور پھوٹ پھوٹ کر اس کے سینے سے لگ کر رو رہی تھی۔۔۔۔۔

"میں نے صرف تم سے محبت کی ہے شاہ۔۔۔صرف تم سے۔۔۔تم مجھ سے عمر میں چھوٹے تھے۔۔مجھے لگا تم کبھی میری محبت نہیں سمجھو گے۔۔۔۔میں نے رومیساء آپا اور اسماء کو بتایا تو انھوں نے کہا کے خاموش رھوں۔۔۔کیونکے تم غلط سمجھو گے۔۔۔۔پر میں سچ کہتی ہوں شاہ۔۔۔میں نے کبھی تمھاری امانت میں خیانت نہیں کرئی۔۔۔چاچی مجھ پر الزام لگا رہی ہیں۔۔۔۔تم چاہے۔۔۔" وہ ابھی بول ہی رہی تھی روتے روتے۔۔۔اس کے سینے سے لگے کے شاہنزیب اسے اپنے سینے سے ہٹا کر اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بھت محبت سے کہتا ہے "بس کرؤ۔۔۔۔چپ ہو۔۔۔کوئی ی تم سے صفائی ی نہیں مانگ رہا تمھارے کردار کی۔۔۔۔۔مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے میری جان۔۔۔۔

پر شاہ۔۔میں"ماہنور بار بار اپنے شوھر کو اپنے کردار کے پاکیزہ ہونے کی" صفائی دے رہی تھی۔۔۔۔

شاہ۔۔۔تمھارے ہاتھوں سے خون نکل رہا ہے"رومیسا آپا پریشان ہو کر" بولیں۔۔ماہنور کے ہاتھ بھی اس چھینم چھانی میں زخمی ہو گ ئے تھے۔۔۔۔دونوں ہی ہاتھوں پر لگے زخم سے لاپرواہ تھے۔۔۔کیونکے شمسہ بیگم نے ماہنور کے کردار پر انگلی اٹھا کر دونوں کی روحوں کو چھلی کر دیا تھا ۔۔۔جتنا ماہنور تڑپ تڑپ کر سینے سے لگ کر رو رہی تھی۔۔۔۔شاہنزیب اتنے ہی خون کے گوڈپی رہا تھا۔۔۔۔۔

ماہنور کو اوپر لے جاؤ شاہ۔۔۔میں میڈکل باکس لے کر آتی ہوں۔۔"اسماء" نے دونوں کے ہاتھوں سے خون نیکلتے دیکھ پریشان ہو کر کہا۔۔۔

ہمم"اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔اور ماہنور کا ہاتھ پکڑ کر اپنی ماں"
کے برار سے ہی گزر کر اسے آج پہلی بار اپنے کمرے میں لے
آیا۔۔۔ماہنور کے آنسوں ابھی بھی رکنے کا نام نہیں لے رہے
تھے۔۔۔اسے بیڈ پر بیٹھایا تو اسماء باکس لے کر آگ ئی ی۔۔۔

لاؤ میں تم دونوں کے کر دوں۔۔۔"اسماء نے کہا"

نہیں۔۔۔میں اپنی مانو کے خود کروں گا۔۔۔تم چھوڑ"
دو۔۔۔۔۔"شاہنزیب کا لہجہ نہایت خفگی بھرا تھا۔۔۔اسماء کو اس کے لہجے
سے لگا کے وہ کسی بات پر ناراض ہے اس سے

کیا ہوا؟؟۔۔۔میں نے کیا۔۔۔کیا ہے؟؟۔۔۔مجھ سے ناراض کیوں"
ہو رہے ہو شاہ؟؟؟"اسماء اس کے رویے پر الجھ کر رہ گئی تھی۔۔

کیونکے تم اور رومیساء آپا ان سب میں برابر کے شریک ہو۔۔۔جو آج" ہوا۔۔۔میں غصے میں تم سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔۔۔میں نہیں چاہتا میں کچھ غلط بول دوں۔۔۔اس لیے پلیز ابھی جاؤ۔۔۔۔"اس کا لہجہ برف سے زیادہ سرد تھا۔۔۔اسماء باکس دے کر خاموشی سے چلی گئی۔۔۔۔اسماء نے جب رومیساء اور اپنا نام ایک ساتھ سنا تو وہ سمجھ گئی کہ شاہنزیب کے غصے کا سبب کیا ہے۔۔۔۔

تم اسماء پر کیوں غصہ ہو رہے ہو؟؟؟۔۔۔اس بیچاری کی ان سب میں کوئی" غلطی نہیں ہے" ماہنور نے جب روتے ہوئے کہا تو شاہنزیب اسے غصے سے گھورنے لگا۔۔۔

خاموش رہو۔۔۔تم پر بھی بہت غصہ آرہا ہے مجھے۔۔۔۔"اس کی آنکھیں سرخ انگاروں کی طرح لال ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔وہ ماہنور کہ وجود کو تکتے ہوئے بولا۔۔۔

"لاؤ۔۔مجھے دو۔۔پہلے میں تمھاری پٹی کروں"شاہنزیب جب ماہ نور کے پٹی کرنے لگا تو اس کا خون ماہ نور کی پٹی پر آرہا تھا تو پہلے اپنا ہاتھ روئی سے صاف کیا۔۔۔تو ماہنور اس کا ہاتھ پکڑ کر بولی

"چھوڑو۔۔۔۔میں خود کرلوں گا"شاہنزیب بے رخی سے بولا۔۔۔

"تم اتنا غصہ کیوں ہو رہے ہو؟؟؟"وہ بے چارگی والا چہرہ بنائے۔۔۔اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

میں تمہیں کیوں بتاؤں؟؟۔۔کیا تم نے مجھے اس قابل سمجھا کہ اپنے دل "
کی بات مجھ سے شئیر کرؤ۔۔۔بجائے رومیساء آپا اور اسماء کے "شاہنزیب
خفگی سے گویا ہوا۔۔۔

او۔۔۔۔تو تم اس لئے ناراض ہو" ماہنور اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے "
بولی "اچھا غصہ بعد میں کر لینا پہلے مجھے پٹی کرنے دو" ماہنور نے اتنے پیار
سے کہا کہ وہ منع نہ کر سکا۔۔۔شاہنزیب نے ماہ نور کی بات کا کوئی
ری۔ایکشن نہ دیا۔۔۔مگر پھر بھی وہ اس کی خاموشی کو سمجھ
گ ئ ی۔۔۔۔اس کا ہاتھ خود ہی پکڑ کر پٹی کرنے لگی۔۔۔۔"ساری
میرے ہاتھ کی پٹی خونم خون کر دی ہے تم نے۔۔۔دیکھو تمھارے خون
سے رنگ گ ئ ی ہے میری پٹی۔۔۔۔اب دوبارا کر دے ناں۔۔ٹھیک
ہے" ماہنور بھت پیار سے بول رہی تھی اسے دیکھتے ہوئے۔۔۔۔۔

کب سے پیار کرتی ہو مجھ سے؟؟"شاہنزیب کے سوال پر ماہ نور کی" آنکھیں بڑی بڑی ہو گئیں۔۔

جب سے جاننا ہے کے محبت کا احساس کیا ہے۔۔۔لیکن میری محبت میری" ٹینشن ہے۔۔۔ تمہیں اس کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔ہم اسی ڈیل پر رہے گ ئی ے جیسے پہلے تھے۔۔۔میں پوری کوشش کروں گی تمھیں خود سے محبت کرنے پر مجبور کرنے کی۔۔۔۔۔میں تمھیں اتنی محبت دوں گی کے تم مجبور ہو جاؤ گے مجھ سے محبت کرنے پر" وہ نہایت رومانس بھری نظروں سے شاہنزیب کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

ہاں۔۔۔اور تم یہ کیسے کرو گی؟؟؟۔۔۔خود کشی کر کے" وہ طنزیہ بولا۔۔۔"

وہ۔۔۔تو۔۔۔۔"ماہنور شرمندہ ہو گئی تھی اس کی بات"
سن۔۔۔۔وہ بول ہی نہیں پا رہی تھی۔۔۔اس نے اپنی آنکھیں جھکا لیں
تھیں

کاش۔۔۔تم نے پہلے بتا دیا ہوتا۔۔۔۔۔تو آج سب بہت الگ ہوتا۔۔"وہ"
نہایت افسردگی سے کہنے لگا۔۔۔۔

تم سعدیہ کی وجہ سے کہ رہے ہو؟؟؟"ماہنور الجھ گئی تھی اس کی"
افسردگی دیکھ۔۔۔اس کے لہجے میں موجود رنج شاہنزیب محسوس کر گیا
تھا۔۔۔۔

نہیں بابا۔۔۔۔تمھاری وجہ سے۔۔۔میں نے تم سے بار بار کہا ہے"
۔۔۔اور اب پھر کہ رہا ہوں۔۔۔میں نے کبھی بھی سعدیہ سے محبت نہیں

کی۔۔۔۔۔"شاہنزیب اس کے بالوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے بڑے پیار سے کہنے لگا۔۔۔۔"مجھ سے ان بزرگ نے سچ کہا تھا۔۔۔۔میں تڑپا بعد میں ہوں مجھے نوازا پہلے گیا ہے۔۔۔"کہ کر اس کی پیشانی سے اپنی پیشانی ملا لیتا ہے۔۔۔۔شاہنزیب آج اپنی خوش قسمتی پر رشک کر رہا تھا اسے آج اپنا محبوب مل گیا تھا۔۔۔۔آنکھیں بند کر کے بس اس کی نزدیکی اس کی محبت اس کی سانسوں کی مہک سے خود کو عجیب سی بے یقینی سی کیفیت سے نیکلانے لگا۔۔۔یقین کرنا چاھتا تھا کے وہ واقعی اتنا خوش قسمت ہے کے ماہنور کی محبت اسے مل گ ئ ی ہے۔۔۔۔جس کے ل ئ ے وہ آج تک تڑپ رہا تھا۔۔۔۔۔

شاہ۔۔۔میں سچ کہ رہی"ماہنور پھر صفائی دینے لگی تو شاہنزیب مسکرا" کر بات کاٹتے ہوئے "چپ ہو جاؤ بانو بلی۔۔۔۔مجھے بس یہ کچھ لمحے بغیر کسی فکر کے اپنے ساتھ جینے دو۔۔۔۔"کہ کر اسے اگلے ہی لمحے اپنے سینے سے لگا

لیا تھا۔۔۔۔ماہنور اس کی اس ادا پر الجھ کر رہ گ ئی ی تھی۔۔۔۔جب پیاسا اچانک سے سیر اب ہو جائے تو جس خوشی کو اس لمحے وہ محسوس کرتا ہے وہی خوشی اس لمحے شاہنزیب محسوس کر رہا تھا۔۔۔"تبھی تم نے اس دن لائبریری میں خوشی سے کہا تھا۔۔۔کہ اگر مجھے تم سے محبت ہو جائے تو میں بتادوں تمہیں"اب شاہنزیب کو ماہنور کی یہ بات سمجھ آئی ی تھی۔۔۔

ہاں"ماہنور کے منہ سے فقط اتنا ہی ادا ہو سکا۔۔۔۔کیونکے شاہنزیب کی" نزدیکی۔۔۔اس کا یوں گرم جوشی سے گلے لگنا اسے سر سے پاؤں تک ھلا گیا تھا۔۔۔۔بس اس کا جواب سنتے ہی شاہنزیب نے مزید کس کے اسے اپنی باھوں میں جکڑ لیا۔۔۔۔

سعدیہ پلیز ایک منٹ میری بات سن لو۔۔۔"کامران اس کا ہاتھ پکڑ کر " التجائی ی انداز میں بولا تھا

پلیز لیف مائے ھینڈ"سعدیہ نے اتنے غصے سے کہا تھا کے کامران نے فورا" ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔"میں نے تمہیں اپنا دوست سمجھا اور تم۔۔۔۔تم نے کیا کیا۔۔۔مجھے ایسی گری ہوئی لڑکی سمجھے تم اور تمہارے گھر والے ۔۔۔۔جو آتے ہی ایک شادی شدہ مرد کے گلے لگ جائے گی۔۔۔چپک جائے گی اس سے اور اگر تم ایسا سوچتے بھی تھے تو کیا تم نے نہیں دیکھا مجھے شاہ سے دور رہتے ہوئے۔۔۔پھر کیوں مجھ سے دوستی کا ڈرامہ کرتے رہے؟؟؟۔۔۔نفرت ہو رہی ہے مجھے تم سے۔۔۔۔۔مجھ سے چھت پر پیار بھری باتیں کرنا۔۔۔میرا خیال رکھنا۔۔۔مجھے اپنا کمرہ دینا یہ سب تمہارا سو کولڈ آئیڈیا تھا مجھے شاہ سے دور رکھنے کا۔۔۔ہے ناں؟؟؟۔۔۔تم مجھ سے فلرٹ کر رہے تھے تاکہ مجھے اپنی جھوٹی محبت کے جال میں پھنسا سکو"سعدیہ غصے سے بولے جا رہی تھی اور وہ خاموش کھڑا سن رہا تھا۔۔۔

ہو گیا یا کچھ اور بھڑاس باقی ہے؟؟؟"کامران اسے دیکھتے ہوئے بے نیاز " بن کر پوچھنے لگا۔۔۔۔

میں تم پر اپنی بھڑاس نہیں نیکال رہی۔۔۔۔میں سچ بول رہی ہوں۔۔۔۔ " اور تم مجھے اس طرح گھورنا بند کرو"کامران محبت بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا جس کی وجہ سے سعدیہ تھوڑا سہ نروس فیل کر رہی تھی۔۔۔۔اس لیے اسے ٹوک کر غصے سے دیکھنے لگی۔۔۔

یاد ہے۔۔۔ایک بار کہا تھا میں نے اگر کوئی لڑکی پسند آئی تو وقت ضائع " نہیں کروں گا اس کا ہاتھ پکڑ کر پوچھوں گا اسی وقت۔۔۔"یہ کہنے کے بعد وہ گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھ گیا تھا اور بڑی محبت سے سعدیہ کو شادی کیلئے پرپوز کرنے لگا جس کی اسے ذرا سی بھی امید نہ تھی "مجھ سے شادی کرو گی؟؟؟"

کامران ڈرامہ بند کرو۔۔۔۔میں سب جان چکی ہوں اس لیے اب یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں"سعدیہ اسکی نگاہوں میں محبت کا سمندر ٹھاٹھیں مارتے دیکھ کر حیران رہ گئی تھی لیکن وہ سب کچھ نیچے۔۔۔۔خود اپنے کانوں سے سن کر آئی تھی تو وہ اتنی جلدی اس پر کیسے یقین کر لیتی ۔۔۔۔وہ بے رخی سے اپنا منہ موڑ کر کہنے لگی۔۔۔۔۔جبکے اس نے کامران کی نگاہ میں جو محبت اپنے لئے دیکھی تھی اس سے پہلے کبھی کسی کی نظروں میں نہیں دیکھی۔۔۔۔۔

"میں کامران ہوں سعدیہ اور اگر میں تم سے کہہ رہا ہوں کہ مجھے تم سے شادی کرنے کی خواہش ہے تو اس کا مطلب ہے۔۔۔میں واقعی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔میں کوئی ڈرامے بازی نہیں کر رہا۔۔۔مجھے اس کی ضرورت ہی نہیں ہے۔۔۔"سعدیہ کا ہاتھ پکڑ کر گھٹنوں کے بل بیٹھے ہی کہہ رہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے تم سنجیدہ ہو کر پوچھ رہے ہو ناں مجھ سے شادی کے" لئے؟؟؟؟۔۔۔۔تو میں بھی تمہیں صاف لفظوں میں سنجیدہ ہو کر ہی جواب دے رہی ہوں۔۔۔۔ نہیں کرنی مجھے تم سے شادی۔۔۔۔۔جاؤ کوئی اور لڑکی تلاش کرؤ۔۔۔۔" یہ کہہ کر جھنجھلاتے ہوئے ہاتھ چھڑا کر دروازے کے پاس جا کر کھڑی ہو گئ۔۔۔۔۔۔" جاؤ اب۔۔۔۔۔۔ تمہیں تمھارا جواب مل چکا ہے" یہ کہہ کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

تم میرا پرپوزل ٹھکرا رہی ہو؟؟؟" کامران بہت رنجیدہ ہوتے ہوئے " استفسار کرنے لگا۔۔۔

ہاں۔۔۔۔بلکہ اپنے پاؤں کے نیچے روند رہی ہوں۔۔۔۔بس اب جاؤ" وہ " کہ کر اسے آنکھوں سے جانے کا اشارہ کرنے لگی۔۔۔۔وہ کھڑا ہوا اور بغیر

کچھ کہے رنجیدہ رنجیدہ چہرہ لئے چلا گیا ناامید ہو کر۔۔۔۔۔سعدیہ کی بے رخی نے اس کا دل توڑ دیا تھا۔۔۔سعدیہ نے اس کا پرپوزل ٹھکرا تو دیا تھا پر دل قرار نہیں پا رہا تھا ایک عجیب سی بے چینی میں مبتلا کر گیا تھا کامران اسے۔۔۔۔

سعدیہ نے اس کے جاتے ہی دروازہ اندر سے لاک کر لیا۔۔

ماہ نور جنید جمشید کے ساتھ سیڑھیوں سے اتر کر نیچے آئی تو دروازے سے عاشر کو داخل ہوتا دیکھ وہ ہکا بکا رہ گئی۔۔۔۔۔۔"پاپا۔۔۔۔۔پاپا" جنید جمشید تیزی سے ماہ نور کا ہاتھ چھوڑ عاشر کے گلے لگے تھے۔۔۔۔

عاشر تم یہاں؟؟"شاہزیہ کچن سے نیکلی تو حیران ہو کر بولنے لگی"

شاہ۔۔۔جلدی نیچے چلو۔۔۔۔۔۔نیچے آج قیامت کا سماں ہے"وہ بھاگتی" ہوئی شاہنزیب کے کمرے میں آکر اسے بتانے لگی۔۔۔ماہنور نہایت پریشان نظر آرہی تھی۔۔۔

کیاہوا؟؟؟۔۔۔۔۔۔ڈیڈ اور امی کی لڑائی زیادہ بڑھ گئی ہے کیا" ؟؟؟۔۔۔"کل جو گھر میں ہوا تھا اس کے بعد گھر کا ماحول سوگوار تھا ۔۔۔۔۔۔کسی نے بھی صبح کا ناشتہ تک نہیں کیا تھا کیونکہ کل دادو کے آنے کے بعد گھر میں عدالت لگی تھی۔۔۔جس میں چاچی اور افتخار صاحب کی کافی بحث ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔دادو نے بھی چاچی کو ہی ڈانٹا تھا ان کے جذباتی فیصلہ کرانے والے واقعے کی وجہ سے۔۔۔

کیا؟؟"وہ پھر سے پوچھنے لگا۔۔۔الجھ کر۔۔۔"

عاشر بھائی آئے ہیں" ماہنور کا یہ کہنا تھا کہ شاہنزیب کے بھی ہوش اڑ گئے "
تھے

کیا؟؟؟۔۔۔۔کہاں ہیں وہ؟؟؟" نیچے لانچ میں۔۔۔۔جلدی چلو" وہ "
دونوں تیزی سے نیچے آئے تو سب پہلے ہی جمع تھے۔۔۔۔عاشر شاہزیہ ایک
ساتھ کھڑے تھے سر جھکائے۔۔۔

لو آگ ئی ے لاڈ صاحب۔۔۔۔آیئے آپ کا ہی انتظار ہو رہا تھا" افتخار "
صاحب شاہنزیب کو دیکھ طنزیہ بولے تھے۔۔۔شہزاد بھی وہیں سر جھکائے
کھڑا تھا ماہنور اور شاہنزیب بھی شہزاد کے برابر میں آکر کھڑے
ہو گئے۔۔۔"کون ہے یہ لڑکا؟؟؟" افتخار صاحب سب کے سامنے شہزاد
شاہنزیب ماہنور سے سوال کرنے لگے عاشر کی طرف اشارہ کر کے۔۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔۔۔وہ۔۔۔و۔۔۔۔۔وہ۔۔۔ی۔۔۔۔یہ "شہزاد لکنت کے" ساتھ بولنے لگا۔۔۔وہ مزید کچھ بولے شاہنزیب نے ہاتھ پکڑ لیا تھا شہزاد کا اور نفی میں گردن ہلانے لگا۔۔۔۔۔

اچھا تو تم شہزاد کو منع کر رہے ہو بتانے سے" افتخار صاحب نے شاہنزیب" کو اشارہ کرتے دیکھ لیا تھا۔۔۔"تو اب تم بتاؤ۔۔۔۔۔کون ہے یہ؟؟؟۔۔۔۔کیوں جنید جمشید اسے پاپا، پاپا کہے رہے ہیں" افتخار صاحب شاہنزیب کے بالکل روبرو ہو کر پوچھنے لگے تھے رعب دار آواز میں۔۔۔۔۔

یہ ہو کیا رہا ہے گھر میں؟؟۔۔۔۔کوئی مجھے بھی بتایئے" علی کی والدہ الجھ" کر پوچھنے لگیں۔۔۔۔یہ وہ سوال تھا جو اس وقت سب گھر والوں کے ذہن میں چل رہا تھا۔۔۔۔

میں بتاتا ہوں۔۔۔۔میں عاشر ہوں۔۔۔۔شاہزیہ کا شوہر" عاشر نے اپنا " تعارف جب خود کرایا تو سب ہکا بکا تھے۔۔۔۔ہر کوئی عاشر کو دنیا کے آٹھویں عجوبے کی طرح دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

" یہ کیا بکواس کر رہے ہو۔۔۔۔ہوش میں تو ہو تم۔۔۔شاہزیہ کا شور فرحان ہے۔۔۔۔تم کہاں سے آ گئے؟؟؟" علی بھائی غصے سے آ کر عاشر کا کالر پکڑ کر کہنے لگے۔۔۔

" علی بھئی یا کالر چھوڑیں۔۔۔۔۔۔یہ سچ بول رہے ہیں۔۔۔۔۔۔یہی میرے شوہر ہیں۔۔۔۔عاشر" شاہزیہ رونے لگی تھی۔۔۔وہ علی سے عاشر کا کالر چھڑواتے ہوئے بولی تھی۔۔

کیا کہہ رہی ہو تم؟؟۔۔۔۔ہوش میں تو ہو؟؟؟۔۔۔اس سے زیادہ گھٹیا" بات میں نے آج تک نہیں سنی۔۔۔۔تم ایک غیر مرد کو اپنا شوہر کہہ رہی ہو"شمسہ بیگم غصے سے شاہزیہ کے سامنے کھڑے ہو کر اسے برا بھلا کہنے لگیں۔۔۔۔

امی یہی میرے شوہر ہیں میری فرحان سے طلاق ہو چکی ہے وہ بھی چار " سال پہلے"اس کا کہنا تھا کہ سب کو ایسا لگا کہ شاہزیہ آپا نے ان کے سر پر کوئی بم پھاڑا ہو۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔سچ بول رہی ہیں شاہزیہ آپا۔۔۔عاشر بھائی ان کے شوہر ہیں " پر یہ بات اس طرح نہیں ہے جس طرح آپ لوگ سمجھ رہے ہیں وہ ۔۔۔۔۔"ماہنور نے شاہزیہ کی سائیڈ لے کر بولنا چاہا تو رومیساء اسے غصے سے گھورتے ہوئے بولی۔۔۔۔

چپ رہو تم۔۔۔۔ تم ان معاملات میں نہ بولو۔۔۔۔ تم بچی ہو۔۔۔۔ تم" شاہزیہ کی گواہ کیوں بن رہی ہو۔۔۔۔ تم تھوڑی اس کے ساتھ تھیں۔۔۔" رومیسا آپا نے اسے ڈپٹتے ہوئے انداز میں چپ کرا دیا۔۔۔۔

ہاں ماہنور بیٹا تم چپ رہو۔۔۔۔ بھلے ہی تم سب جانتی ہو۔۔۔ بھلے ہی تم " نے ہی وکیل بھیجا تھا۔۔۔۔ مقدمہ لڑنے کے لیے۔۔۔۔ بھلے ہی تم ان دونوں بھائیوں کے ساتھ ملی ہوئیں تھیں پر تم چپ رہو" افتخار صاحب ماہنور کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے تو شہزاد۔۔۔۔ شاہزیہ۔۔۔ شاہنزیب اور سعدیہ کے کان کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔۔ انھوں نے پیار ہی پیار میں ان پانچوں کو بتا دیا تھا کے وہ سب کچھ جانتے ہیں۔۔۔۔۔

تم دونوں بھائیوں نے اکیلے ہی اپنی بہن کی برات چڑھالی تھی؟؟؟"علی " کے والد غصے سے پوچھ رہے تھے۔۔۔

نہیں ڈیڈ۔۔۔۔ نہیں تائے ابو۔۔۔یقین مانیں۔۔۔۔ ہمیں تو خود آپا سے " تب پتہ چلا تھا جب ان کی شادی عاشر سے ہو گئی تھی"شہزاد نے صفائی پیش کی تھی۔۔۔۔

ہاں ڈیڈ۔۔۔۔ ہم نے آپا کی شادی نہیں کروائی۔۔۔ ہم نے تو صرف " مقدمہ لڑا تھا جنید جمشید کی کسٹڈی کا"شاہنزیب نے پوری بات بیان کر دی۔۔۔۔

اوا چھا۔۔۔۔تو دونوں لاڈ صاحبوں کے منہ میں زبان بھی موجود ہے " "افتخار صاحب طنزیہ بولے تھے۔۔۔۔

"ڈیڈان دونوں کی بلکہ تینوں کی کوئی غلطی نہیں ہے میں نے ہی انہیں منع کیا تھا۔۔۔۔مجھے اتنی مشکل سے آپ لوگوں کے دلوں میں واپس جگہ ملی تھی اسے کھونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔میں ڈرتی تھی کہ آپ کہیں سب کچھ جاننے کے بعد مجھے اپنی زندگیوں سے بے دخل نہ کر دیں اور ساتھ ساتھ مجھے اس خاندان کی بدنامی کا خوف بھی کھائے جاتا تھا" شاہزیہ روتے ہوئے اپنے باپ کا ہاتھ پکڑ کر بولی تھی۔۔۔۔۔

"میری بچی۔۔۔۔میری لختِ جگر۔۔۔۔۔تم نے کیسے سوچ لیا کہ میں تم سے ناراض ہو جاؤں گا؟؟؟۔۔۔۔کیا صرف تمہاری ضد پر تمہاری شادی اس فرحان جیسے گھٹیا انسان سے نہیں کروائی ی تھی۔۔۔مجھے تو پہلے ہی پتہ تھا کہ انجام یہی ہونا ہے۔۔۔۔۔پر مجھے یہ نہیں پتا تھا کہ میری بیٹی مجھ سے اتنی دور ہو جائے گی۔۔جو اپنی ہر چھوٹی بڑی تکلیف اپنے ڈیڈ سے شئیر

کرتی تھی وہ اتنا بدل جائے گی کے اس کا شوہر اسے مارے گا وہ برداشت کرے گی پر مجھے نہیں بتائی گئی۔۔۔۔۔وہ اسے طلاق دے کر گھر سے نیکال دے گا تو وہ بجائے اپنے باپ کے گھر آنے کے ماری ماری پھرے گی۔۔۔۔ بیٹا میں اتنا سخت دل لگتا تھا تم تینوں کو۔۔۔۔جو کسی ایک نے بھی مجھے بتانا ضروری نہ سمجھا۔۔۔۔۔بولو" وہ شاہزیہ کے گال پر پیار سے سہلاتے ہوئے نہایت جذباتی ہو کر پوچھنے لگے۔۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔۔ڈیڈ۔۔۔۔۔۔میں تو یہ سب صرف یہ سوچ کر برداشت " کر رہی تھی کہ کہیں لوگوں کو پتہ نہ چل جائے کہ میری طلاق ہو گئی ہے ۔۔۔۔۔میں پہلے ہی خاندان کی بہت بدنامی کرا چکی تھی۔۔۔آپ کے ۔۔۔۔۔تائے ابو کے۔۔۔۔بڑے ابو سب کے منع کرنے کے اور سمجھانے کے باوجود اس فرحان سے شادی خود کی تھی میں نے۔۔۔اس لئے اس کا ہر ظلم یہ سوچ کر برداشت کر لیتی تھی کہ یہ میرے بڑوں کا کہنا نہ ماننے کی سزا

ہے" یہ کہہ کر شاہزیہ بری طرح رونے لگی تھی۔۔۔۔گھر کی ساری خواتین کی آنکھیں نم ہو گئیں تھی ان کی بات سن۔۔۔۔۔

میری بچی بس کرؤ۔۔۔۔بہت رولیں تم۔۔۔ تمھارا باپ ابھی زندہ ہے" "
کہ کر افتخار صاحب نے شاہزیہ کو گلے لگا لیا تھا

پر اس فرحان نے تمہیں طلاق کیوں دی؟؟؟"شمشہ بیگم غم و پریشانی کے "
عالم میں پوچھنے لگی تھیں۔۔۔۔

میں بتاتی ہوں" دادو صوفے سے کھڑے ہوتے ہوئے بولیں "
تھیں۔۔۔۔"جس بات پر تم اس بچی کو طلاق دلوا رہی ہو" وہ ماہنور کے سر پر
ہاتھ رکھ کر بولیں۔۔۔"نہیں سمجھیں؟؟"شمسہ بیگم الجھی نگاہوں سے
دادو کو دیکھنے لگیں۔۔۔"عمر میں بڑے ہونے کی وجہ سے۔۔۔۔۔۔فرحان

کو جب سے پتہ چلا کہ شاہزیہ اس سے عمر میں بڑی ہے وہ پاگل ہو گیا اور اسی بات پر اس نے ایک دن شاہزیہ کو طلاق دے دی۔۔۔۔" دادو نے کہا تو افتخار صاحب اور علی کے ابو دونوں حیران ہوئے

آپ کو سب پتا تھا؟؟" افتخار صاحب حیرت سے پوچھنے لگے۔۔۔"

ہاں۔۔۔۔۔میرے بچوں نے مجھے سب بتا دیا تھا۔۔۔۔۔شاہ کوئی سنگر" بننے نہیں جانا چاہتا تھا اسے جنید جمشید کی کسٹڈی کا مقدمہ لڑنے جانا تھا اور اسی لیے میں نے ملک کو مشورہ دیا تھا کہ وہ شاہ کو اس کی ضد پر گھر سے باہر نیکال دے۔۔۔تاکہ وہ آرام سے وہاں جا کر مقدمہ لڑ سکے اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔۔۔۔اس بچی کے بے ہوش ہو جانے کی وجہ سے شاہ کو نہیں نیکالا گیا تھا بلکہ میرے کہنے پر نیکالا گیا تھا۔۔۔۔۔یہ بچی بے قصور تھی۔۔۔۔جسے تم ہر وقت کوستی رہتی تھیں میرے سامنے۔۔۔۔اور یہ بیچاری چپ چاپ سنتی

رہتی بلکہ اس کے پیسوں کی وجہ سے آج جنید جمشید شاہزیہ کے پاس ہیں ۔۔۔۔اس لڑکی نے سب سے چھپ کر وکیل بھیجا تاکہ تمہاری بیٹی شاہزیہ کی گود نہ اجڑے تاکہ شاہزیہ کے بچے اس کے پاس رہیں۔۔۔۔اور ایک تم ہو جو اِس بچی کا گھر تباہ کرنے میں لگی ہو۔۔۔۔" دادو نے شمسہ بیگم کو دیکھتے ہوئے ساری حقیقت بیان کی تو وہ ندامت میں مبتلا ہو گئیں۔۔۔۔۔

امی ماہ نور بہت اچھی ہے اس نے قدم قدم پر میرا ساتھ دیا ہے۔۔۔۔کیا " آپ چاہتی ہیں جس وجہ سے فرحان نے آپا کا یہ حال کیا۔۔۔۔اسی وجہ سے میں ماہنور کو چھوڑ دوں۔۔۔۔کیا فرحان جو آپا کو عمر میں بڑا ہونے پر مارتا تھا وہ ٹھیک تھا؟؟؟۔۔۔۔۔۔کیا فرحان نے جو آپا کو طلاق دی عمر میں بڑے ہونے کے سبب آپ کی نظر میں وہ ٹھیک عمل تھا؟؟؟۔۔۔۔پتا ہے وہ ہمیشہ ایک بات کہتا تھا کہ بڑی عمر کی لڑکی سے محبت نہیں کی جا سکتی اور بیوی بنا کر تو ہر گز نہیں۔۔۔۔میں نے بڑے بھرم سے کہا تھا کہ محبت عمر نہیں

دیکھتی۔۔۔۔۔اب آپ بولیں۔۔۔۔۔۔ہم دونوں میں سے کون صحیح ہے ؟؟؟"شاہنزیب اپنی ماں کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سوال کرنے لگا۔۔۔"آپ کی خاموشی اس بات کا جواب ہے کہ میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔میں بالکل درست راہ پر ہوں۔۔"اس نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ کر کمرے کی جانب بولا تو وہ بھی رونے لگیں۔۔۔وہاں سے روتے ہوئے اپنے تیزی سے چلیں گی ئی ں

تو تم سنگر بننے نہیں گ ئی ے تھے ؟؟؟"اسماء شاہنزیب سے بہت خفاء " تھی شروع شروع میں۔۔۔۔پر آج اسے پتہ چلا تھا سچائی ی کے بارے میں۔۔۔۔تو خود اس کے پاس آکر پوچھنے لگی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔میں مقدمہ لڑنے گیا تھا۔۔۔"شاہنزیب نے جواب " دیا۔۔۔۔تو اسماء اس کے گلے لگ گئ

مجھے معاف کردو شاہ۔۔۔میں نے تمہیں خود غرض سمجھا تھا" وہ روتے "
ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

تم واقعی صرف عمر میں چھوٹے ہو شاہ۔۔۔۔ عقل اور شعور کے معاملے "
میں تو ہم سب کے باپ ہو" کامران یہ کہہ کر اسکے گلے لگ گیا تھا اسماء کے
ہٹتے ہی۔۔۔۔۔

اگر گلے ملنا اور تعریفیں ہو گئیں ہوں۔۔۔۔۔تو کیا میں اس الو کے پھٹے "
سے بات کر سکتا ہوں" افتخار صاحب شاہنزیب کو گھورتے ہوئے
بولے۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔۔"شاہنزیب آہستہ آہستہ قدم لیتا ہوا ان کے پاس آیا تھا اور بڑی مشکل سے دو ہی لفظ ادا کر سکا۔۔۔۔

"تم بھی ادھر آؤ شہزاد۔۔"وہ شہزاد کو بھی گھورتے ہوئے بولے تھے۔۔۔ وہ بھی چلتا ہوا آیا تھا انہوں نے شاہزیہ کو سینے سے ہٹایا اور اپنے دونوں ہاتھ پیچھے کر کے کھڑے ہو گئے "تم دونوں خود کو سمجھتے کیا ہو؟؟؟۔۔۔۔کیا سوچ کر اتنے بڑے فیصلے کرتے رہے؟؟؟بولو۔۔۔۔۔چپ کیوں ہو اب؟؟"افتخار صاحب ڈانٹ رہے تھے تو شہزاد نے ان کی ڈانٹ پر نہیں ان کی آنکھوں کی نمی پر توجہ دی۔۔۔جسے دیکھتے ہی وہ ان کے گلے لگ گیا۔۔۔۔شاہنزیب نے جب شہزاد کو گلے لگتے دیکھا تو وہ بھی اپنے بھائی کی طرح اپنے ڈیڈ سے چپک گیا۔۔۔۔

سوری ڈیڈ۔۔۔۔۔غلطی ہو گئی ہم سے۔۔۔۔"شہزاد نے دونوں کی طرف سے معافی مانگی تھی۔۔۔۔

"ہٹو تم دونوں۔۔۔۔۔۔ہر بار ایک ہی طریقے سے منا لیتے ہو" یہ کہہ کر انھیں ہٹانے لگے۔۔۔۔۔افتخار صاحب کی بات سن سب مسکرانے لگے تھے۔۔۔۔۔۔

"آپ ہمارے دمات ہیں عاشر میاں۔۔۔۔اور اسی لیے ہم نے آپ کو بلایا تھا۔۔۔آپ کو وہ عزت اور مرتبہ ضرور ملے گا جس کے آپ حقدار ہیں" علی کے والد عاشر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے۔۔۔شاہزیہ اپنی ماں کو سمجھا کر لے آئی تھی

ماہنور میری بیٹی۔۔۔۔میں نے تمھارے ساتھ بہت برا کیا ہے۔۔۔مجھے" معاف کر دو" شمسہ بیگم نے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگی تو ماہ نور نے ان کے ہاتھ پکڑ لی ئے۔۔۔

" یہ کیا کر رہی ہیں چاچی جان آپ۔۔۔۔آپ تو میری ماں جیسی ہیں۔۔۔۔ میں بلکے آپ سے معافی مانگتی ہوں۔۔۔۔میں نے کل آپ سے بہت بد تمیزی کی تھی" وہ روتے ہوئے الٹا معافی مانگنے لگی۔۔۔۔

" او۔۔۔۔ہو۔۔۔۔۔معافی مانگنا بند کریں اور ایک دوسرے کے گلے ملیں" شاہزیہ نے اپنی ماں سے مسکراتے ہوئے کہا تو انہوں نے اس بار آگے بڑھ کر ماہ نور کو گلے لگا لیا

آج سے میں واقعی تمھاری ماں بن کر دیکھاؤں گی اور یہ جو میرا بیٹا ہے ناں "
۔۔۔۔۔یہ بھی تیرا کیونکہ وہ ٹھیک کہہ رہا ہے محبت عمر سے نہیں ہوا کرتی
۔۔۔۔ماہنور مجھے سمجھ نہیں آرہی میں تم سے معافی مانگوں یا شکریہ ادا کروں
تمہارا" وہ بڑے پیار سے ماہ نور کے گال پر ہاتھ سے سہلاتے ہوئے کہنے
لگیں۔۔۔۔

چاچی جان آپ کو دونوں کی ضرورت نہیں۔۔۔۔آپ نے اتنے سالوں " بعد مجھے اپنی بیٹی سمجھا میرے لیے یہی بہت ہے" یہ کہہ کر ماہنور رونے لگی تھی پر اس بار آنسوں خوشی کے تھے۔۔۔۔

شاہ ادھر آؤ۔۔۔"انہوں نے خود اپنے بیٹے کو بلایا تھا" یہ تمہاری امانت "
۔۔۔۔آج سے یہ تمہارا ہے" شمسہ بیگم نے شاہنزیب کا ہاتھ ماہنور کے ہاتھ
میں پکڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔شاہنزیب نے ماہنور کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا

تھا۔۔۔باقی سب بہت خوش ہوئے تھے یہ دیکھ کر۔۔۔۔شاہنزیب محبت بھری نگاہ سے ماہنور کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

شہزاد کی مایوں بڑی ہی دھوم دھام سے گھر کے گارڈن میں ہوئی۔۔۔۔ سعدیہ کی ماں نے اسے کامران کے متعلق ہر بات بتادی جس کے بعد کامران کے لیے سعدیہ کے دل میں تھوڑی سی جگہ بن گئی تھی۔۔۔۔

*******_________********

وہ کمرے میں داخل ہوا تو شاہنزیب نے فوراً اپنی بیچ والی الماری بند کر دی۔۔۔"میں تمھارے واش روم یوس کر سکتا ہوں۔۔۔۔میرے واش روم کا شاور خراب ہو گیا ہے"شہزاد نے کہا تو شاہنزیب اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔۔

شہزاد کے واش روم میں جاتے ہی شاہنزیب نے دوبارہ الماری کھولی

میں تمہیں کیسے بتاؤں کہ کتنا پیار کرتا ہوں تم سے۔۔"وہ ماہنور کی تصویر "
کو دیکھتے ہوئے اداس ہو کر شکوہ کر رہا تھا۔۔۔

شاہ پانی کیوں نہیں آرہا؟؟؟"شہزاد نے واش روم سے آواز لگائی ی"
تھی۔۔۔۔

کیا پانی نہیں آرہا؟؟؟۔۔۔۔"وہ تعجب سے "لگتا ہے پانی ختم ہو گیا ہو گا "
۔۔۔میں دیکھتا ہوں"کہ کر الماری بند کرنے لگا

شاہ جلدی کرؤ۔۔۔میری آنکھوں پر صابن لگا ہوا ہے"شہزاد کی آواز پھر"
سے آئی تھی۔۔۔

جی بھائی۔۔۔جارہاہوں۔۔۔" یہ کہ کر وہ جلد بازی میں الماری لاک کیے" بغیر ہی چلا گیا۔۔۔

ماہنور جاؤ شاہ کی الماری سے وہ ساڑھی لے آؤ" شمسہ بیگم صوفے پر گرتے" ہوئے بولیں۔۔۔

ساڑھی؟؟۔۔۔شاہ کی الماری سے؟؟" ماہنور الجھ کر پوچھنے لگی۔۔۔"

ہاں۔۔۔وہ میں نے رکھ دی تھی صبح۔۔۔میں نے اس سے کہا تھا کہ وہ " ساڑھی کے کورنر پر کڑھائی کروادے تو اس نے کہا میں شام تک کروادوں گا۔۔۔اب میں سوچ رہی ہوں جب میں مارکیٹ جا ہی رہی ہوں تو خود ہی

کر والوں" انہوں نے کہا تو ماہنور نے اثبات میں سر ہلا کر شاہنزیب کے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔

اس نے ساڑھی نیکالی اور بند کر کے جانے لگی پھر اچانک اس کی نظر بیچ والی الماری کے دروازے پر پڑی جو زندگی میں پہلی بار کھلا ہوا تھا۔۔۔۔

ماہنور نے کونے والی الماری کا دروازہ اتنی زور سے بند کیا تھا کہ بیچ والا دروازہ دھمک سے کھل گیا تھا۔۔۔۔

یہ کیسے کھلی ہوئی ہے آج؟؟؟" ماہنور تعجب سے دیکھنے لگی۔۔۔۔الماری" کا پورا دروزہ کھولا تو سب سے پہلے اس کی نگاہ۔۔۔۔۔سب سے نیچے والے حصے میں رکھے ہوئے ٹیڈی بیئر پر گئی۔۔۔۔"یہ تو میرا ہے۔۔۔۔جو ڈیڈ لائے تھے میرے لئے۔۔یہ شاہ کے پاس کیسے؟؟؟۔۔۔۔" یہ کہہ کر اس نے ساڑھی بیڈ پر رکھی اور ٹیڈی بیئر اٹھا کر دیکھنے لگی۔۔۔

میری گڑیا۔۔۔۔یہ بھی شاہ کے پاس تھی اور مجھے لگا کامران بھائی نے "
چھپائی ہے۔۔۔۔۔میں کتنا لڑئی ی تھی ان سے اس کے پیچھے" ماہنور گڑیا کو
ہاتھ میں لے کر حیرت سے بولی۔۔۔۔

میرا بریسلیٹ۔۔۔۔۔میرا کیلکولیٹر۔۔۔۔۔میرا سیل۔۔۔میری"
" چوڑیاں۔۔۔۔میرے جولری

وہ جتنا الماری کا سامان دیکھ رہی تھی اتنا حیرت کی غوطے کھاتی جا رہی
تھی۔۔۔۔

اس الماری میں موجود ہر چیز شاہنزیب کے عشق کی داستان خود بیان کر رہی
تھی۔۔۔۔

ایک پورا فوٹو البم جو صرف اس کی تصویروں سے بھرا ہوا تھا
۔۔۔۔۔۔۔دیکھ۔۔۔۔۔۔۔وہ مسکرانے لگی۔۔۔۔اس کی آنکھیں نم
ہو گئی یں تھیں۔۔۔۔

میری کتاب جواس دن لائبریری سے غائب ہوگئی تھی۔۔۔شاہ کی تصویر "
جواس رات میں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔شاہ اسے بھی اٹھالایا" ماہنور مسرت
بھرے لہجے میں ایک ایک چیز کو دیکھ کر بول رہی تھی۔۔۔

میری جھمکی جو صباء بھابھی کی مایوں والے دن غائب ہوگئی" تھی۔۔۔" ماہنور حیرت سے اس جھمکی کو دیکھتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔۔۔
موم بتی۔۔۔۔شاہ موم بتی تک اٹھالایا تھا" وہ حیرت سے مسکراتے ہوئے "
۔۔۔۔
میری پونی۔۔۔میرا کیچر" وہ مسکراتے ہوئے ایک ایک چیز کو دیکھتے"
ہوئے بولی۔۔۔۔

بھائی پانی۔۔۔۔" شاہنزیب کمرے میں اعلان کرتا ہوا داخل ہوا تھا پر "
جیسے ہی ماہنور پر نظر پڑی اور اپنی کھلی ہوئی الماری پر وہ سکتے کی کیفیت میں آ
گیا۔۔۔ سمجھ نہیں سکا کے کیا کرے۔۔۔

کب سے شاہ؟؟؟" ماہنور حیرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے استفسار "
کرنے لگی۔۔۔۔

جب سے تمہیں پازیب پہن کر ناچتے ہوئے دیکھا تھا" شاہنزیب نہیں "
جانتا تھا کہ وہ کیا بولا رہا ہے۔۔۔
ماہنور سوال کر رہی تھی اور وہ بغیر سوچے سمجھے بس جو دل میں تھا آج پہلی بار
بول رہا تھا۔۔۔۔

کب؟؟" ماہ نور تجسس سے پوچھنے لگی۔۔۔"

شاہزیہ آپا کی شادی پر" شاہنزیب نے جواب دیا تو ماہنور اٹھ کر اس کی "
جانب چلتی ہوئی آئی تھی۔۔۔۔

کتنا کرتے ہو؟؟؟" بڑے اشتیاق سے آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔ماہنور کے اس سوال پر دیوانا خاموش ہو گیا کیونکہ اس سوال کا جواب نہ دماغ کے پاس تھا نہ دل کے۔۔۔۔۔

زندگی میں شاید سانسیں کم لیں تھیں اور محبت زیادہ کی تھی۔۔۔

کبھی حساب ہی نہ لگایا کہ کتنا چاہتا ہے اسے۔۔۔بس اتنا جانتا تھا کہ ہر سانس پر اس کا نام ہے۔۔۔ہر لمحہ اسی کی چاہت میں گزارا ہے

کتنا کرتے ہو شاہ؟؟؟" وہ پھر سے مزید قریب آکر پوچھنے لگی۔۔وہ جاننا چاہتی تھی کہ کتنی محبت چھپائے بیٹھا ہے وہ اپنے دل میں اس کے لئے۔۔۔دیوانگی تو دیکھ ہی چکی تھی۔۔۔۔۔بس اس کے منہ سے سننا چاہتی تھی۔۔۔"بولو ناں شاہ۔۔۔۔کتنی محبت کرتے ہو؟؟؟" وہ اس کے

خوبصورت چہرے پر اپنا نازک سہ ہاتھ رکھ کر بڑی امید بھری نظروں سے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

"میں نہیں جانتا۔۔۔بس اتنا جانتا ہوں بچپن سے ایک مرض میں مبتلا ہوں اور اس مرض کی دواء تم ہو" شاہنزیب کی آنکھیں بھی نم تھیں۔۔۔اس کے الفاظ۔۔۔اس کے دل کی سچی ترجمانی تھے۔۔۔اس کے کہے ہر لفظ میں محبت ہی محبت جھلک رہی تھی۔۔۔اس کی آنکھیں اس قدر محبت سے لبریز تھیں کہ ماہنور رونے لگی۔۔۔ شہزاد اسی وقت نہاء کر نکلا تھا۔۔۔

"مرض عشق دواء تم ہو۔۔۔۔صرف تم" شاہنزیب بڑی محبت اور دیوانگی سے اسے تکتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔شہزاد کی نظر بھی اس کھلی ہوئی

الماری پر پڑھی تھی جس میں سارا سامان ماہنور کا تھا وہ بری طرح چونکا تھا۔۔۔۔

ماہنور۔۔۔تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟؟ساڑھی لینے بھیجا تھا اس پر کڑھائی کرنے تھوڑی،،شمسہ بیگم ماہنور کو دیر ہو جانے کے سبب خود ہی چلی آئی تھیں اور اسے دیکھ کر کہنے لگیں۔۔۔ماہنور نے انھیں دیکھتے ہی فوراً الماری کا دروازہ خود ہی بند کر دیا تھا۔۔۔

چاچی بس میں لا ہی رہی تھی۔۔۔"ماہنور کی آواز بھری بھری معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔

تم رو رہی تھیں کیا؟؟؟"وہ ابرو اچکا کر فکر مند ہو کر پوچھنے لگیں"

نہیں۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔و۔۔۔۔۔کچ۔۔۔۔کچھ نہیں"اسے سمجھ ہی "
نہیں آیا کہ وہ چاچی کو کیا جواب دے اس لیے بغیر کچھ بولے ہی چلی گئی۔۔۔

یہ ایسے کیوں چلی گئی"وہ الجھ کر پوچھنے لگیں تھیں "

امی چھوڑیں۔۔۔۔یہ لیں آپ کی ساڑھی"شاہنزیب تو ابھی تک بت "
بنے کھڑا تھا۔۔۔۔اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ اچانک کیا ہو گیا ہے۔۔۔
اس لیے شہزاد نے ساڑھی بیڈ سے اٹھا کر اپنی والدہ کی جانب بڑھادی۔۔۔۔

تم بھی یہاں موجود ہو؟؟؟"وہ حیرت سے بولیں "

" ہاں میں نہاء رہا تھا۔۔۔شاہ کے واش روم میں "

شاہ تم ٹھیک تو ہو؟؟"شہزاد نے اپنی والدہ کے جانے کے بعد۔۔۔۔۔ "

جب شاہنزیب کو ابھی تک اسی کیفیت میں دیکھا تو اس کا بازو جھنجھوڑتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔

بھائی میں نے گناہ کیا ہے۔۔۔مجھے شارق کو اغواہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔۔میں نے کیوں نہیں سوچا کہ بڑے ابو پر کیا گزرے گی ۔۔۔۔میری وجہ سے وہ آج اس دنیا میں نہیں ہیں۔۔۔۔۔میں نے ماہنوں کو یتیم بنایا ہے۔۔۔میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں بھائی۔۔۔۔پر یہ بتانے کی ہمت نہیں ہے مجھ میں۔۔۔۔کے اس کا سب کچھ چھین لینے والا اور کوئی نہیں۔۔۔۔۔۔۔میں تھا۔۔۔۔میں اسے پا کر کھونے سے ڈرتا ہوں۔۔۔آج میری زندگی اس کے سامنے کھلی کتاب بن گئی تو اب میں مزید خوف میں مبتلا ہو گیا ہوں۔۔۔میں سمجھ نہیں پاتا کہ اسے کیسے بتاؤں۔۔۔۔۔۔اپنا کیا ہوا گناہ۔۔۔۔اگر میرا کارنامہ جاننے کے بعد وہ مجھے صرف سزا دینے کے لیے

مجھ سے دور چلی گئی تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں مانتا ہوں مجھے سزا ملنی چاہیے۔۔۔۔پر سزا میں اور سزائے موت میں فرق ہوا کرتا ہے۔۔۔۔۔ اس کی ذرا سی بے رخی بھی مجھ سے برداشت نہیں ہوتی۔۔۔۔۔اسے ہمیشہ کے لئے کھو دینا تو میرے لیے موت کے برابر ہے بھائی۔۔۔۔میں اس کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔میں اسے کھونا نہیں چاہتا'' شاہنزیب آج پہلی بار زندگی میں ایک کھلی ہوئی کتاب کی مانند تھا۔۔

جس کا محبوب جان گیا تھا کہ وہ اس کے پیچھے کتنا دیوانہ ہے اور سزا کا حق بھی محبوب کے پاس تھا

وہ جو چاہے سزا دے سکتی تھی

اس لیے شاہنزیب آج اور زیادہ فکر مند اور رنج میں ڈوب گیا تھا

اسے خوف لاحق تھا کہ اب اس کی سزا کہیں ماہنور کی دوری کی صورت میں نہ ملے۔۔۔۔

شہزاد کے سینے سے لگ کر اپنا حال بیان کر رہا تھا۔۔۔شاہنزیب کی آواز اس کا حال بیان کرنے کے لیے کافی تھی۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ شاہنزیب جھوٹ نہیں بول رہا۔۔۔۔وہ واقعی ڈر رہا ہے ماہ نور کی جدائی سے۔۔۔۔شہزاد نے شاہنزیب کو اپنے سینے سے لگے رہنے دیا

ماہنور اپنے کمرے میں آکر سیدھے ہو کر بیڈ پر لیٹ گئی۔۔۔۔۔اسے ابھی تک اپنی خوش قسمتی پر یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔۔۔شاہنزیب کے ساتھ گزارا ایک ایک لمحہ اس کے سامنے تصویر کی طرح گھوم رہا تھا۔۔۔۔۔

ماہنور کے چہرے سے آج مسرت کے جام بٹ رہے تھے۔۔۔وہ مسکرانے لگی تھی۔۔۔۔خوش ہو رہی تھی۔۔۔دو تین لمحے بعد مرر کے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔۔"کیا واقعی میں اتنی حسین ہوں کہ وہ مجھے بچپن سے چاہتا ہے

۔۔۔کوئی کسی کو اتنا کیسے چاہ سکتا ہے؟؟؟۔۔۔۔۔۔پر وہ چاہتا ہے اور وہ بھی صرف مجھے یعنی وہ جو گانا گاتا تھا وہ صرف میرے لئے تھا۔۔۔" وہ خود کی حسن پر اترا رہی تھی۔۔شاہنزیب کی محبت بھری نگاہ یاد آئی تو خود سے ہی شرمانے لگی۔۔۔اپنے دونوں ہاتھ چہرے پر رکھ کر "شاہ مجھ سے محبت کرتا ہے صرف اور صرف مجھ سے۔۔۔۔۔کوئی ترس کھا کر اس نے شادی نہیں کی تھی۔۔۔۔۔وہ تو دیوانہ ہے میرا" یہ کہہ کر اپنی خوش قسمتی پر اترا رہی تھی۔۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوئی دادو کے تو کامران کو نماز پڑھتا دیکھ چُونکی تھی" کامران بھائی اور نماز" ماہ نور اسے دیکھ کر حیرت سے بولی تھی۔۔۔وہ بھاگتی ہوئی کچن کی جانب آئی ی۔۔۔ساری خواتین وہاں موجود تھیں۔۔۔کوئی بیٹھا ہوا تھا۔۔۔کوئی کھانا پکا رہا تھا۔۔۔کوئی باتوں میں مصروف تھا۔۔۔

اسماء۔۔۔۔کامران بھائی نماز پڑھ رہے ہیں۔۔۔"ماہنور نے اسماء کو دیکھ" یہ حیران کن خبر دی تو سب ماہنور کو حیرت سے دیکھنے لگے۔۔۔۔

پاگل ہو گئی ہو کیا؟؟؟۔۔۔۔کامران اور نماز۔۔۔۔وہ سال میں صرف " دو نمازیں ادا کرتا ہے وہ بھی عید کی۔۔۔۔وہ آج کیسے نماز پڑھ سکتا ہے؟؟" اسماء نے حیرت سے کہا تھا اسے ماہنور کی بات پر ذرا سہ بھی یقین نہیں آیا۔۔۔

میں سچ بول رہی ہوں۔۔۔چاہو تو خود جا کر دیکھ لو" ماہنور کے آفر کرتے" ہی ساری خواتین آٹھواں عجوبہ یعنی کامران کو نماز پڑھتا دیکھنے چل پڑیں

اسما۔۔۔۔رومیساء۔۔۔۔سعدیہ۔۔۔۔بھابھی۔۔۔۔ثانیہ۔۔۔۔۔ شاہزیہ اور خود ماہنور اسے نماز پڑھتا ہوا دیکھنے گئے۔۔

یہ تو واقعی نماز پڑھ رہا ہے" رومیساء کے منہ سے بے ساختہ نکل گیا "
تھا۔۔۔اسے نماز پڑھتا دیکھ۔۔۔۔

اسے بخار تو نہیں ہو گیا کہیں؟؟؟" بھابھی تعجب کی وجہ سے بولیں "

پر یہ تو بخار میں بھی نماز نہیں پڑھتے" ماہنور فوراً ہی بھابھی کی بات کا"
جواب دے اٹھی تھی۔۔۔۔

کیا؟؟؟۔۔۔ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں آپ لوگ مجھے؟؟؟" کامران "
سلام پھیرنے کے بعد انہیں اپنے آپ کو گھورتا ہوا دیکھ ابرو اچکا کر استفسار
کرنے لگا۔۔۔

تم نماز؟؟؟۔۔۔۔۔کب سے؟؟؟"۔۔۔ثانیہ حیرانی سے پوچھنے لگی"

مسلمان ہوں میں بھی"وہ سرسری سہ انھیں دیکھ کر جتاتے ہوئے بولا "

وہ تو پیدائشی ہو۔۔۔پر نماز؟؟؟"۔۔۔ثانیہ نے پھر حیرت سے پوچھا"

کیوں؟؟؟میں اچھا نہیں لگ رہا آپ لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے۔۔۔۔"
اب جائیں مجھے نماز پڑھنے دیں"اس نے جھنجھلاتے ہوئے کہا تو سب اس کے گھورنے کی وجہ سے مسکراتے ہوئے چلے گئے سوائے سعدیہ کے

کیا؟؟؟۔۔۔تمہارے لئے نہیں پڑھ رہا۔۔۔اگر دعا میں مانگنا بھی "
ہو گا تو تمہیں نہیں مانگوں گا تمہاری خوشیاں مانگوں گا"یہ کہہ کر واپس نیت باندھنے کے لئے کھڑا ہو گیا۔۔۔

میں نے تو کچھ کہا ہی نہیں''سعدیہ کہہ کر بے رخی سے اپنے کندھے اچکاتے ہوئے واپس آگئی تھی۔۔۔۔

*******_____**********

ارے کیوں ناں ہم سب پیلی ساڑھیاں پہنیں آج''بھابھی نے آئیڈیا دیا تو'' سب فوراً مان گئے۔۔۔۔۔

آج مہندی تھی صبا کی۔۔۔۔۔

پر اس کے لئے تو بازار جانا پڑے گا''اسماء تھکے تھکے انداز میں'' بولی۔۔۔۔۔

تو کیا ہو گیا؟؟۔۔۔۔۔چلتے ہیں بڑا مزہ آئے گا۔۔۔۔وہاں ریشم اور صبا کو" فون کر کے بتا دو کہ وہ بھی پیلی ساڑھیاں پہنیں" رومیسا آپا نے کہا

پر مجھے تو ساڑھی پہننا نہیں آتا" ثانیہ فکر مند ہوتے ہوئے بولی"

کوئی بات نہیں راحیل پا جی کو آتا ہے۔۔۔۔۔۔کیوں مانو؟؟" اسماء نے ہستے ہوئے ماہنور کے ہاتھ پر تالی ماری تھی۔۔۔

اُووووو۔۔۔۔۔ہمممووووووو۔۔۔۔۔۔۔۔پورا رومینٹنک سین ہو گا" ۔۔۔۔۔۔جیسا ڈراموں میں ہوتا ہے۔۔۔۔راحیل پا جی ساڑھی باندھیں گے۔۔۔۔ثانیہ با جی شرمائیں گی۔۔۔اللہ کوئی ی آ جائے گا راحیل" ماہنور

نے کھڑے ہو کر ثانیہ کی نقل اتارتے ہوئے کہا تھا تھوڑا گھبرا ہوئے انداز میں۔۔۔۔۔۔۔۔جس پر سب ہنسنے لگے

مانو کی بچی"ثانیہ نے اسے کوشن مارتے ہوئے دانت پیسے تھے۔۔۔۔۔"

چلو پھر مارکیٹ چلیں"شاہزیہ بولی "

سب جائیں گے تو پھر گھر کے کام کون کرے گا۔۔۔۔۔ایک کام کرتے" ہیں ثانیہ۔۔۔۔۔۔میں اور اسماء مارکیٹ چلے جاتے ہیں اور آپ سب گھر کے کام سنبھالو"بھابھی نے کہا تو سب راضی ہو گئے۔۔۔۔

*******_**********

دادو۔۔۔۔ولید مجھے آپ دونوں سے ضروری بات کرنی تھی اسی لئے " اپنے کمرے میں لے کر آیا ہوں"شہزاد نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا تھا

کوئی اہم بات ہے؟؟؟"دادو نے تجسس سے پوچھا"

ہاں۔۔۔۔بہت اہم"شہزاد کہہ کر خاموش ہو گیا تھا"

بتاؤ کیا؟؟؟"۔۔۔۔۔ولید بے صبرا ہو کر بولا تھا "

دیکھیں۔۔۔شاہنزیب۔۔۔۔ماہنور سے کتنی محبت کرتا ہے یہ بات ہم " تینوں بہت اچھی طرح جانتے ہیں۔۔۔۔میں نے سوچا ہے کہ"شہزاد کہہ کر خاموش ہوا تھا۔۔۔۔ایک لمبی سانس منہ سے خارج کرتے ہوئے

کیا سوچا ہے؟؟؟" ولید نے سیدھا بیٹھتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔"

یہی کے ہم سب پرانی باتیں بھول جائیں۔۔۔۔۔میری نظر میں"
شاہنزیب ماہنور سے محبت کرتا ہے

اور ماہنور شاہنزیب سے

بڑے ابو بھی ماہنور کو خوش دیکھنا چاہتے تھے اور ماہنور کی خوشی شاہزیب کے ساتھ رہنے میں ہے۔۔۔۔۔کیا ملے گا ہمیں ساری باتیں ماہنور کو بتا کر۔۔۔۔۔سوائے اس کے کہ وہ خود بھی تکلیف میں مبتلا ہو گی اور شاہنزیب کو بھی کر دے گی۔۔۔۔۔بہتر یہی ہے جو جیسا ہے ویسا ہی رہنے دیا جائے۔۔۔۔۔کیا مل جائے گا ماہ نور کو یہ جان کر کہ شاہنزیب نے شارق کو اغوا کیا تھا۔۔۔۔۔کچھ بھی نہیں۔۔۔۔

وہ تو خود بھی شادی نہیں کرنا

چاہتی تھی۔۔۔۔۔بس شاہ کا طریقہ غلط تھا پر ارادہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ

کبھی غلط نہ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔داد و پلیز۔۔۔۔میں آپ سے شاہ کی طرف سے معافی مانگتا ہوں۔۔۔۔۔۔اسے معاف کر دیں۔۔۔۔۔"شہزاد نے جب التجائی یہ انداز میں کہا۔۔

تو ولید بے انتہا خوش ہو گیا۔۔۔۔"مجھے منظور ہے۔۔۔۔میں زندگی بھر کے لئے اپنا منہ بند رکھنے کے لیے تیار ہوں"ولید مسرت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔

جبکہ داد و گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھیں"کیا ہوا داد و؟؟؟۔۔۔۔آپ کو نہیں لگ رہا کہ ہماری خاموشی میں ہی شاہ اور ماہنور کی خوشی ہے۔؟؟"شہزاد نے پر امید نظروں سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا

پر یہ ماہ نور کو اندھیرے میں رکھنا ہو گا۔۔۔۔جو غلط ہے" دادو نے "
اختلاف کیا تھا شہزاد کی بات سے۔۔۔۔

بات اب صحیح غلط کی نہیں رہی۔۔۔۔۔اب بات زندگی کو آباد "
۔۔۔۔۔۔۔یا۔۔۔۔۔۔۔برباد کرنے کی ہے۔۔۔۔آپ کو کیا لگتا ہے جب
ماہنور سب جان جائے گی تو خوش ہو گی۔۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔۔ہر گز
نہیں۔۔۔۔ماہنور کی خوشی اندھیرے میں ہی ہے۔۔۔۔۔اسے خوابوں کی
دنیا میں رہنے دیں۔۔۔وہ پہلے ہی بہت کچھ برداشت کر چکی ہے۔۔۔۔اب
اچھا یہی ہے کے وہ کچھ نہ جانے" شہزاد نے انہیں سمجھایا تھا

نہیں۔۔۔۔تم صرف اپنے بھائی کی طرف جھک رہے ہو" دادو کہتے "
ہوئے کھڑی ہو گئیں تھیں۔۔۔۔۔"شاہ نے کوئی احسان نہیں کیا ہے ماہنور

کو اپنا کر۔۔۔۔۔بلکہ وہی مجرم ہے اس کا۔۔۔۔۔اسی کی محبت نماد شمنی آج ماہنور کو یہ دن دیکھا رہی ہے۔۔۔۔۔"دادو نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔۔

ٹھیک ہے آپ بتادیں ماہنور کو۔۔۔۔جائیں۔۔۔۔۔کیونکہ میں اب " شاہنزیب پر اس معاملے میں سختی نہیں کرنے والا۔۔۔مجھے یقین ہے ولید بھی میرے ساتھ ہے۔۔۔۔دادو میری بات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔۔۔۔ماہنور میری بہن ہے اور ایک بھائی ہونے کے ناطے بھی میں یہی چاہوں گا کے اس کا گھر بسا رہے۔۔۔۔۔۔پلیز اس بات کو سمجھیں۔۔۔۔کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کا یہ صحیح غلط کا فیصلہ ۔۔۔۔۔۔شاہنزیب کی جان لے لے۔۔۔۔۔۔کیونکے میں نے خود اس کی دیوانگی دیکھی ہے۔۔۔۔اس کا جنون دیکھا ہے۔۔۔۔اگر وہ کہہ رہا ہے کہ وہ ماہنور کی دوری اور نفرت نہیں سہ سکتا۔۔۔۔تو اس کا مطلب ہے واقعی نہیں سہ سکتا۔۔۔۔میں نے خود اسے ماہنور کو کہتے سنا ہے کہ {مرض عشق کی دواء

تم ہو}۔۔۔۔۔۔۔شاہ جی نہیں سکتا ماہنور کے بغیر۔۔۔۔اگر وہ مر گیا تو گھر میں ایک نہیں دو جنازے اٹھیں گے کیونکہ یہ تو آپ بھی جانتی ہیں ۔۔۔۔جی تو ماہنور بھی نہیں سکتی شاہ کے بغیر۔۔۔۔شاہنزیب کے سر تو ایک قتل کا گناہ ہے۔۔۔۔آپ کے سر پر تو دو ہوں گے"شہزاد کا کہنا تھا کہ دادو اسے حیرت سے دیکھنے لگیں۔۔۔آج وہ شہزاد نہیں دوسرا شاہنزیب لگ رہا تھا۔۔۔۔یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔۔۔۔۔

دادو شہزاد ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔۔اس سچ کا کیا فائدہ جو دو میاں بیوی کو الگ" کر دے۔۔۔۔اس کا چھپا رہنا ہی بہتر ہے" ولید اپنی رائے دے کر چلا گیا تھا۔۔۔۔

صباء کا پورا گھر آج دلہن کی طرح سجا ہوا تھا۔۔۔ان کے صحن میں ساری عورتیں جمع تھیں اور صرف گھر کے مرد تقریب میں شامل ہوئے تھے ۔۔۔"ماہنور مہندی لگوالو" شاہزیہ آپا بولی تھیں۔۔۔۔

آپ لگوالیں۔۔۔میں ابھی تھوڑی دیر میں لگواتی ہوں" وہ شاہنزیب کا" انتظار کر رہی تھی۔۔۔

سعدیہ آنی" رباب کہ رہی تھی اس کا دوپٹہ پکڑ کر۔۔۔۔ "

کیا ہوا بچہ ؟؟" سعدیہ اس کے چہرے پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے " استفسار کرنے لگی۔۔۔

"یہ لیں"

"یہ کس نے دیا؟؟؟ "

" باہر کھڑے ہوئے انکل نے اور کہا آپ کو دوں"

اچھا" رباب سعدیہ کو ایک کاغذ دے کر گئی تھی۔۔۔اس نے کھولا تو اس" میں لکھا تھا(باہر آکر ملو سعدیہ) اسے لگا یہ کامران نے بھیجا ہے کیونکہ وہ کافی دیر پہلے باہر گیا تھا اس کے سامنے اور ابھی تک واپس نہیں آیا تھا

۔۔۔۔"رباب کامران کو انکل کیوں بولے گی؟؟؟" وہ الجھ کر خود ہی سے پوچھنے لگی۔۔۔۔"پر کامران کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے" یہ سوچ کر وہ باہر چلی آئی تھی۔۔۔وہاں کوئی شخص موجود نہ تھا۔۔۔صرف گاڑیاں کھڑی یں ہوئیں تھیں۔۔۔وہ ادھر ادھر نظر دوڑانے لگی

ہیلو"گاڑی کے پیچھے سے فرحان نکل کر بولا تھا۔۔۔سعدیہ اسے پہچانی" نہیں اس لیے انجانی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔

"آپ نے مجھے بلایا تھا؟؟ "

ہاں۔۔۔میں نے بلایا تھا"فرحان کہ کر سعدیہ کا سر سے پاؤں تک جائزہ" لینے لگا

سوری۔۔۔میں آپ کو پہچانی نہیں"سعدیہ نے اسے دیکھتے ہوئے" کہا۔۔۔۔

میں فرحان"اس نے کہ کر ہاتھ بڑھایا تھا ملانے کے لئے۔۔۔"

کون؟؟؟۔۔۔"وہ تعجب سے پوچھنے لگی۔۔۔"

فرحان۔۔۔۔بتایاتو"وہ اپنے نام پر کافی زور ڈال رہا تھا۔۔۔یہ کہتے ہوئے" سعدیہ کو دیکھنے لگا جو پیلی ساڑھی میں کھلتے گلاب کی مانند لگ رہی تھی۔۔۔

سعدیہ کو اپنا گولی لگنا یاد آگیا تھا۔۔۔وہ گھبرا کر دو قدم پیچھے ہٹی تھی اس سے۔۔۔"تم نے مجھے کیوں بلایا ہے؟؟؟"وہ گھبراتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

ایک ضروری بات کرنے۔۔۔تم ڈر کیوں رہی ہو مجھ سے۔۔۔میں کھا " تھوڑی جاؤں گا تمہیں"فرحان یہ کہتا ہوا اس کے قریب آنے لگا ۔۔۔۔سعدیہ بالکل وہاں لگی گاڑی سے چپک کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔۔دور ہٹو مجھ سے"سعدیہ ڈرئے " ہوئے لہجے میں گویا ہوئی

میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں سعدیہ۔۔۔مجھے تم بہت اچھی لگتی ہو" ۔۔۔جب سے دیکھا ہے پاگل ہو گیا ہوں تم بہت خوبصورت ہو۔۔۔۔۔وہ شاہنزیب اس قابل نہیں تھا کہ تم جیسی حسین لڑکی اسے ملے" یہ کہتے ہوئے سعدیہ کے خوبصورت رخسار کی جانب ہاتھ بڑھانے لگا۔۔۔

ڈونٹ ٹچ می" یہ کیا کر اس نے زور سے فرحان کا ہاتھ جھٹک دیا۔۔۔۔ "

اف۔۔۔مرچی ہو یار تم۔۔۔۔۔" وہ سعدیہ کو دیکھ ٹھنڈی آہیں بھر۔۔۔" کہنے لگا"اب تو اور زیادہ پاگل ہو رہا ہوں میں تم سے شادی کے لیے"فرحان

سعدیہ کے اس طرح جھڑک دینے پر بجائے دور ہٹنے کے۔۔۔اس کے مزید قریب آنے لگا۔۔۔۔

"اپنی لمٹ میں رھو۔۔۔ سمجھے" یہ کہہ کر اپنے ہاتھوں سے اس کے سینے پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے خود سے دور دھکیلا۔۔۔۔

"سنو" فرحان نے تیزی سے ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا۔۔۔"اس میں تمہارا بھی فائدہ ہے اور میرا بھی۔۔۔اس شاہنزیب نے تم جیسی حسین لڑکی کو دو سال بڑی عمر کی لڑکی کی خاطر چھوڑ دیا۔۔۔ تم چاہو تو اس سے بدلہ لے سکتی ہو۔۔۔ مجھ سے شادی کر کے۔۔۔۔۔وہ میرا سب سے بڑا دشمن ہے۔۔۔ تم اگر مجھ سے شادی کرو گی تو جل کر خاک ہو جائے گا وہ۔۔۔۔ تمھیں بھی تو بدلہ لینا ہے اس سے۔۔۔۔ سوچ لو۔۔۔ ہم دونوں کی شادی دیکھ تڑپ اٹھے گا وہ حرام زادہ۔۔۔اس طرح تمہارا بھی بدلہ پورا ہو جائے گا اور میرا بھی

۔۔"فرحان نے جب اپنے ناپاک ارادے سعدیہ کو بتائے تو سعدیہ فوراً اس سے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

مجھے شاہنزیب اور ماہنور کو جلانے میں یا بدلا لینے میں کوئی ی انٹرس نہیں" "سعدیہ کے ماہنور کا نام لینے پر فرحان کے کان کھڑے ہو گ ئی ے۔۔۔اسے اب علم ہوا تھا شاہنزیب کی وائی ف کا نام ماہنور ہے۔۔۔۔

پر مجھے ہے اور میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں" یہ کہہ کر اسے اپنی " طرف کھینچنے لگا۔۔۔

" چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔میں شور مچا دوں گی ورنہ"

مچادو۔۔۔پر پہلے میری بات سنو غور سے" یہ کہہ کر اس نے جب سعدیہ کا"
ہاتھ مزید زور سے کھینچا تو وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی طرف کھینچی چلی آئی

کوئی ہے۔۔۔۔۔۔۔مدد کروں"۔۔۔۔۔۔۔سعدیہ زور زور سے چیختے"
ہوئے مدد کی پکار لگا رہی تھی۔۔۔۔۔"چھوڑ مجھے"اس نے اپنی پوری جان
لگاتے ہوئے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی کیونکہ گھر کے اندر گانے زوردار
آواز میں چل رہے تھے۔۔۔۔اس لئیے سعدیہ کی مدد کی پکار کا لوگوں
تک پہنچنا بہت مشکل تھا۔۔۔۔۔

چپ بالکل چپ۔۔۔۔۔۔بیٹھو گاڑی میں"فرحان نے اپنی گاڑی کا "
دروازہ کھول کر بولا تھا۔۔۔

میرا ہاتھ چھوڑو۔۔۔میں تمہارے ساتھ کہیں نہیں جا رہی"سعدیہ نے"
خود کو اس ظالم سے چھوڑانے کے لئے۔۔۔۔زور سے اس کے ہاتھ پر
کاٹ لیا۔۔۔۔

آہ" جیسے ہی سعدیہ نے کاٹا اس نے فورا چیختے ہوئے ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔اس"
نے تیزی سے اگلے ہی لمحے سعدیہ کی ساڑھی کا پلو پکڑ لیا۔۔۔۔سعدیہ بھاگتی
پر اس کا پلو پکڑ لینے کی وجہ سے۔۔۔۔اپنا پلو جو کندھے تک تھا اسے پکڑ کر
کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

پلو۔۔۔۔چھوڑو میری ساڑھی کا"سعدیہ خوف میں مبتلا ہو گئی"
تھی۔۔۔وہ شیطان کی طرح ہنس رہا تھا۔۔۔

آہ" وہ ہنس ہی رہا تھا ابھی کے اچانک اس کے کندھے پر پیچھے سے کسی نے "
ہاتھ رکھا۔۔۔وہ موڑا تو اس کے منہ پر زوردار مکا کامران نے رسید کیا
تھا۔۔۔وہ زمین پر جا کر منہ کے بل گر گیا۔۔۔۔سعدیہ کی ساڑھی کا پلو بھی
اب اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا تھا۔۔۔

تو نے مجھے مارا؟؟؟؟" فرحان اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے غصے سے بولا۔ "

ابھی مارا نہیں ہے صرف ٹیلر دیکھایا ہے مجھے امید ہے پوری فلم دیکھنے کی "
تاب تجھ میں نہیں ہو گی" اس کا کالر پکڑ کر گھورتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔

تیری تو" یہ کہ کر فرحان نے جوابی کارروائی میں اسے مارا تھا"
۔۔۔۔کامران کی ناک اور ہونٹوں سے خون نیکل آیا تھا اس مار پیٹ
میں۔۔۔۔جبکے فرحان کو اس نے لہولہان کر ڈالا تھا۔۔۔۔

"اگر آئیندہ سعدیہ کے ارد گرد بھی نظر آیا تو جان سے مار دوں گا" یہ کہہ کر اسے زمین پر پڑا چھوڑ سعدیہ کا ہاتھ تھام کر اسی کے سامنے سے گھر تک لے آیا تھا۔۔۔۔

"چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔میری نظر میں تم بھی اس فرحان سے کم نہیں ہو ۔۔۔۔وہ بھی شاہنزیب ماہنور کے لئے مجھے استعمال کرنا چاہتا ہے اور تم بھی" یہ کہہ کر سعدیہ۔۔۔۔ہاتھ چھڑا کر کدورت بھری نگاہ ۔۔۔۔کامران پر ڈالتے ہوئے جانے لگی۔۔۔۔۔

"جی نہیں۔۔۔۔مجھ میں اور اس میں زمین آسمان کا فرق ہے۔۔۔۔وہ الگ بات ہے تم دیکھنا نہیں چاہتیں۔۔۔میں نے مانا کہ تم سے دوستی اس نیت سے کرنے آیا تھا کہ تم شاہنزیب اور ماہنور سے دور رکھ سکوں۔۔۔۔لیکن پھر

بھی یقین مانو میں اپنا کمرہ تمھیں نہیں دینے والا تھا۔۔۔کیونکے اپنی چیزیں شئی رکرنے کی عادت مجھے بچپن سے نہیں ہے۔۔۔چاہے تو جا کر رو میساء آپا۔۔۔۔یا۔۔۔۔اسماء سے پوچھ لو میں تمہیں کمرے سے نیکالنے ہی آرہا تھا۔۔۔۔پر نہ جانے کیا ہو گیا مجھے تمھیں نماز پڑھتا دیکھ۔۔۔دل ہار بیٹھا تھا میں۔۔۔نہیں جانتا کیوں اتنی اچھی لگتی ہو تم مجھے۔۔۔میں صرف اتنا علم رکھتا ہوں میں شاہنزیب ماہنور سے تمھیں دور نہیں کر رہا تھا۔۔۔بس میں تو تمھیں اپنے قریب کرنا چاہتا تھا۔۔۔اگر صرف ڈرامہ کر رہا ہوتا ناں۔۔۔تو تمہارے والدین کے سامنے کبھی بھی اپنی محبت کا کھلا اظہار نہ کرتا۔۔"کامران نے سعدیہ کا بازو پکڑ کر اسے سائیڈ میں لے جا کر۔۔۔۔۔۔۔اس کے چہرے پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بڑے پیار سے اپنی محبت سمجھانے کی دوبارہ کوشش کی تھی۔۔۔"تمہاری مرضی ہے اب۔۔۔میں زندگی بھر تمہارا منتظر نہیں رہ سکتا۔۔۔اب تمہاری مرضی۔۔۔۔چاہے تو زندگی بھر شاہ کے ارد گرد اداس ہو کر گھومتی رہو یا

پھر اس چاھنے والے کا ہاتھ تھام لو۔۔۔۔میں انتظار کروں گا تمہارے جواب کا" یہ کہہ کر جانے لگا تھا اس کی باتوں میں کوئی جادو ہو سیدھے دل پر اثر کر گئیں تھیں سعدیہ کے۔۔۔۔

روکو" سعدیہ نے پیچھے سے آواز لگا کر روکا تھا۔۔۔"

وہ خون نکل رہا ہے تمہاری ناک سے۔۔۔اندر ایسے جاؤ گے تو سب سوال" کریں گے۔۔۔۔یہاں بیٹھ جاؤ پہلے میں صاف کر دیتی ہوں" اس نے کہا تو وہ سننے کے باوجود ان سنی کر کے جانے لگا۔۔۔۔سعدیہ نے تیز قدم بڑھاتے ہوئے آ کر اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔۔"سنا نہیں تم نے پہلے خون صاف کرالو" اس بار سعدیہ نے تھوڑا حق جتاتے ہوئے کہا۔۔۔

تو کامران اسے شکوے بھری نظروں سے دیکھنے لگا" یہ دل تم ہر وقت۔۔۔۔ہر لمحہ تڑپاتی ہو وہ نظر نہیں آتا تمھیں" وہ دل ہی دل کہہ رہا تھا

بیٹھ جاؤ"سعدیہ نے کہا"

فرش پر بیٹھوں کیا؟؟؟"کامران جھنجھلا کر کہنے لگا"

نہیں۔۔۔۔گارڈن میں چل کر بیٹھتے ہیں"اس کی آواز میں تھوڑی لچک آگئی تھی

چلو"اس کے ساتھ ساتھ وہ گارڈن کے بینچ کے پاس جو پانی کا فوارا لگا ہوا تھا" اس کی دیوار پر کامران چڑھ کر بیٹھ گیا۔۔۔فوارے سے ہلکی ہلکی بوندیں ان دونوں پر آرہی تھیں۔۔۔ہوا بھی ٹھنڈی ٹھنڈی چل رہی تھی۔۔۔"کرو اب"وہ اسے دیکھ کر کہنے لگا

کس سے کروں؟؟؟۔۔۔۔میرے پاس کوئی کپڑا نہیں ہے"سعدیہ "
پریشان ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

یہ لو"وہ اپنا رومال اسے دیتے ہوئے بولا۔۔۔۔ "

سعدیہ اس کے ہونٹوں سے نیکلنے والے خون کو صاف کرنے نزدیک آئی ی تو کامران کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔کامران سو سو جان واری ہوتے ہوئے اسے تکنے لگا۔۔۔اس کی نگاہوں کی تپش سعدیہ اپنے چہرے پر محسوس کر پا رہی تھی۔۔۔اس نے ہلکا سہ کامران کی آنکھوں کی جانب دیکھا تو نروس ہو گ ئی ی۔۔۔ایک دو لمحوں کے ل ئی ے تو کامران کی محبت بھری نگاہوں نے سعدیہ کو اپنی جانب مائی ل کر لیا۔۔۔اس کا ہاتھ خون صاف کرتے کرتے رک گیا تھا۔۔۔۔"ایسے مت دیکھو۔۔۔بڑی مشکل سے کنڑول کر رکھا ہے میں نے اپنی فیلنگز کو۔۔۔۔پھر مجھ سے مت کہنا اگر

اٹھا کر لے جاؤں۔۔۔اور زبردستی نکاح کر لوں تو" کامران نے سعدیہ کے چہرے پر آتی ہوئی لٹ کو کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے۔۔۔شوخ نگاہوں سے کہا۔۔۔۔

"کامران سدھر جاؤ" سعدیہ نے اس کی محبت سے لبریز جذبات سننے کے باوجود اگنور کرتے ہوئے اس کے کندھے پر ہلکے سے دھپ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔اسنے خون صاف کیا پھر کامران کو رومال واپس کرنے لگی۔۔۔۔

"میں کیا کروں گا اس گندے رومال کا؟؟؟۔۔۔۔۔پھینک دو" یہ کہہ کر فوارے کی جو دیوار تھی اس سے اتر کر جانے لگا۔۔۔پہلے سعدیہ کے دل میں آیا کہ پھینک دے پھر نہ جانے دل میں کیا سمائی اور کیا عجیب احساس دل میں جاگا اس نے رومال نہ پھینکا۔۔۔

"کہاں چلی گئیں تھیں تم؟؟؟"سعدیہ آئی تو شاہنزیہ فکر مند ہو کر پوچھنے لگی۔۔۔

"وہ۔۔۔۔آپا۔۔۔۔وہ"سعدیہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا بہانہ بنائے ۔۔۔۔

"اچھا یہ باتیں چھوڑو مہندی لگوالو"انہوں نے کہا اور خود جا کر صباء کے پاس بیٹھ گئیں۔۔۔۔

"کس کا نام لکھوں؟؟؟؟"مہندی والی نے پوچھا تو ماہنور دروازے کو تکنے لگی۔۔۔انتظار کر کر کے تھک گئی تھی وہ۔۔۔۔ناامید ہو گئی تھی کہ اب شاہنزیب آئے گا۔۔۔

شاہنزیب"اس نے کہاتو مہندی والی نے اس کی ہتھیلی پر لکھ"
دیا۔۔۔۔۔۔اس کی پوری مہندی لگ چکی تھی"نہیں آیاوہ۔۔۔۔۔۔۔
اب تواتنی دیر ہوگئی ہے۔۔۔۔۔شاید نہ آئے۔۔۔اس نے تمہیں بتایا تھاناں
ماہنور کے آج وہ شیروانی لینے جارہاہے شہزاد بھائی کے ساتھ۔۔۔تو پھر
اداس کیوں ہورہی ہو۔۔۔۔گھر جاکر دیکھادینااسے اپنی مہندی"وہ اپنی
اداسی کو کم کرنے کے لئے خودی سے ہمکلامی کررہی تھی۔۔۔خود کواتنا
سمجھانے کے باوجود بھی دل کی اداسی تھی کہ کم ہونے کانام ہی نہیں لے رہی
تھی۔۔۔۔اداس ہوکر اپنی مہندی دیکھنے لگی۔۔۔۔دل کو بڑی چاہت تھی
کے جس کے نام کی مہندی لگائی ہے سب سے پہلے وہی دیکھے۔۔۔۔۔

وہ اداس ہوکر اپنی مہندی دیکھ رہی تھی کہ اچانک پورے گھر کی لائٹ آف
ہوگئی یں اور گٹار بجنے کی آواز کانوں کی سماعت سے ٹکرانے لگیں یہ دھن
اس کادل اچھی طرح جانتا تھا۔۔۔اس کادل زور زور سے دھڑکنے لگا

۔۔۔ماہنور جان گ ئی ی تھی وہ آگیا ہے جس کا اسے بے صبری سے انتظار تھا گٹار کی آواز پورے لاونج میں گونج رہی تھی پھر اچانک ایک سفید لائٹ ماہنور پر پڑی۔۔۔۔وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔۔ایک سحر تھا جو اس کے آتے ہی چھا گیا تھا مانو اپنے ساتھ ایک حسین دنیا لے آیا ہو۔۔۔۔۔اس میں سارے احساسات جادوئی تھے۔۔۔۔پورا ماحول پُر کشش بن گیا تھا۔۔۔ اسے صرف دھن کی آواز آرہی تھی۔۔۔شاہنزیب کہیں نظر نہیں آرہا تھا

۔۔۔

ماہنور کھڑی ہو گئی تھی اپنی جگہ سے وہ بیچ لاونج میں آکر کھڑی ہوئی تو سفید لائٹ اسی پر ٹک گئی۔۔۔۔

ٹن۔۔۔۔ٹن۔۔۔۔ٹن۔۔۔۔ٹن۔۔۔۔۔

او۔۔۔۔۔۔او۔۔۔۔۔۔۔او۔۔۔۔۔او۔۔۔۔۔

تو مجھے سوچ کبھی۔۔۔۔۔

یہی چاہت ہے میری۔۔۔۔۔۔۔

میں تجھے جان کہوں۔۔۔۔۔۔

یہی حسرت ہے میری۔۔۔۔۔

میں تیرے پیار کا ارمان لیے بیٹھا ہوں۔۔۔۔۔۔۔

تو کسی اور کو چاہے کبھی یہ خدا نہ کرے۔۔۔۔۔۔۔۔

تو کسی اور کو چاہے کبھی یہ خدا نہ کرے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شاہنزیب اندھیروں کو چیرتے ہوئے اس کے سامنے آیا تو حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔ماہنور کے دونوں ہاتھوں میں اسی کے نام کی مہندی تھی اور وہ ماہنور کے وجود کے گرد گھومتے ہوئے گاہ رہا تھا۔۔۔شاہنزیب آنکھوں ہی آنکھوں میں ماہنور کو بتا رہا تھا کہ کتنی حسرت ہے اس کی محبت کی اسے۔۔۔ماہنور اپنے وجود سے اس کی نہ ہٹنے والی نگاہوں کی تپش کی وجہ

سے مسکرانے لگی تھی۔۔۔ماہنور شرمیلی شرمیلی سی لگ رہی تھی۔۔۔وہ جانے لگی شرماتے ہوئے تو شاہنزیب راستہ روک کر گانے لگا تھا۔۔۔

او۔۔۔۔۔او۔۔۔۔۔او۔۔۔۔او۔۔۔۔

ٹن۔۔۔۔۔ٹن۔۔۔۔۔ٹن۔۔۔۔۔ٹن۔۔۔۔۔۔۔

آ۔۔۔۔۔۔آ۔۔۔۔۔۔آ۔۔۔۔۔

میری محروم محبت کا سہارا تو ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں جو جیتا ہوں تو جینے کا اشارہ تو ہے۔۔۔۔۔۔

اپنے دل پہ تیرا احسان لیے بیٹھا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔

میں تیرے پیار کا ارمان لیے بیٹھا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو کسی اور کو چاہے کبھی خدا نہ کرے۔۔۔۔۔۔

تو کسی اور کو چاہے کبھی یہ خدا نہ کرے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہ نور جانے لگی تھی مارے حیاء کے اس کا چہرہ گلابی ہو گیا تھا پر شاہنزیب نے جانے نہ دیا اس بڑے پیار سے تکتے ہوئے گانے لگا۔۔۔۔ایسا لگ رہا تھا وہ دونوں کسی اور دنیا میں ہوں۔۔۔مانو روح سے روح کا ناطہ تھا۔۔۔۔۔اپنی محبت اس پر لوٹا کر اپنے ارمان پورے کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔آج جانتا تھا کہ جو مہندی ماہنور نے لگائی ہے وہ اسی کے نام کی ہے۔۔۔۔دل میں مسرت بھری تھی اور چہرے پر مسکراہٹ۔۔۔۔۔وہ سفید رنگ کی ٹیشرٹ اور اس پر ڈاک نیلے رنگ کی جیکٹ پہنے ہوئے تھا اور کالی جینز زیبِ تن تھی۔۔۔۔ بہت حسین لگ رہا تھا وہ۔۔اس کے حسن کو دوبالا اس کے چاند سے چہرے پر محبت بھری مسکراہٹ کر رہی تھی۔۔۔۔

سے یوں لوومی بے بے۔۔۔۔۔۔

ای ویٹ ہم فوریو۔۔۔۔۔۔۔۔

اوـــــــاوـــــــاوـــــــاوـــــــــ

پیار میں شرط کوئی ہو تو بتادے مجھ کو۔۔۔۔

وہ آبرو اچکا کر پوچھ رہا تھا تو ماہنور مسکراتے ہوئے نفی کرنے لگی۔۔۔۔۔

سب کی نگاہوں کا مرکز تھے دونوں۔۔۔۔۔۔دونوں ایک ساتھ بہت خوبصورت لگ رہے تھے جیسے چاند اور سورج کی جوڑی ہو۔۔۔۔

اگر خطا مجھ سے ہوئی ہو تو بتادے مجھ کو۔۔۔۔۔۔

شاہنزیب اپنا ایک کان پکڑ کر اپنی خطاء کی معافی مانگ رہا تھا جو اس نے اتنی دیر اسے انتظار کرا کر کی تھی۔۔۔۔۔۔ماہنور بہت خوش تھی آج۔۔۔۔۔یہ گانا وہ بچپن سے سنتی آئی تھی۔۔۔۔۔پر ماہنور اس بات سے واقف نہ تھی

کے یہ گانا خود اسی کے لئے وہ دیوانہ گاتا ہے۔۔۔۔۔تو ماہنور اس کا ہاتھ پکڑ کر پھر سے نفی کرنے لگی۔۔۔۔۔

جان ہتھیلی پہ میری جان لئے بیٹھا ہوں۔۔۔۔

اب گٹار اتار کر سائیڈ میں رکھا تھا شاہنزیب نے۔۔۔۔۔

میں تیرے پیار کا ارمان لیے بیٹھا ہوں۔۔۔۔۔۔۔
تو کسی اور کو چاہے کبھی یہ خدا نہ کرے۔۔۔۔۔۔
تو کسی اور کو چاہے کبھی یہ خدا نہ کرے۔۔۔۔۔۔۔۔

خود گھٹنوں کے بل سب کے سامنے بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔سب بالکل اندھیرے میں تھے اور سفید لائٹ صرف شاہنزیب اور ماہنور پر تھی۔۔۔۔۔اس نے

اپنی جیب سے ایک لال رنگ کا باکس نیکالا تھا۔۔۔اسے کھولا تواس میں ایک نہایت نازک سے انگوٹھی تھی۔۔۔جو سفید ڈائمنڈ کی تھی۔۔۔

یاد ہے ایک بار۔۔۔۔میں ایک شعر ادھورا چھوڑ کر چلا گیا تھااور تم نے " چھت پر آکر شکوہ کیا تھا کہ میں کیوں چھوڑ آیا؟؟؟۔۔۔ثانیہ باجی کیا سوچیں گی؟؟ ہمممم۔۔۔تولو۔۔۔۔ثانیہ باجی بھی یہاں موجود ہیں اور باقی سب بھی۔۔۔آج اس شعر کو پورا کر دیتا ہوں شاہنزیب اسے دیوانوں کی طرح دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

بس اک معافی ہماری توبہ جواب ہم ستائیں تم کو۔۔۔
لو ہاتھ جوڑے لو کان پکڑے اور کیسے منائیں تم کو۔۔۔
سچ بتائی یں تو غصے نے اور بھی دلکش بنا دیا ہے تمہیں۔۔
من کو تو سوچتی ہے اور غصہ دلائی یں تم کو۔۔۔۔۔

سچ بتاؤ

کیااب بھی میری نظروں کے تقاضے سے ہو بے خبر تم
ہمیں پیار ہے تم سے پگلی اور کیسے بتائیں تم کو۔۔۔۔۔۔

شاہنزیب کا شعر کہنا تھا کہ سب تالیاں بجانے لگے تھے۔۔۔ماہنور کی آنکھیں خوشی کے مارے جھلملا اٹھیں تھیں۔۔۔۔شاہنزیب نے اوروں کی طرح اس کا ہاتھ نہیں مانگتا تھا بلکہ حق سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کی انگلی میں انگوٹھی پہنادی تھی۔۔۔اس کا انگوٹھی پہنانا تھا کہ ماہنور اور رومیساء کی آنکھیں بھر آئیں تھیں۔۔۔

پورے گھر کی لائٹ آن ہو گی۔۔۔۔۔شاہنزیب ماہنور کے برابر میں ہی کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔"بہت بہت مبارک ہو منگنی کرنا" رومیساء آپا سب سے پہلے آکر انہیں مبارکباد دے رہی تھیں

کہاں جارہی ہو؟؟؟۔۔۔پہلے مجھے مہندی تو دیکھادو"مبارکباد دینے " کے بعد۔۔۔سب کھانا کھانے لگے تو ماہنور اسماء کے کہنے پر مہندی کا ٹوکرا اٹھائے کچن میں جانے لگی تھی کہ راستے میں ہی اس کا ہاتھ انجانی گرفت میں تھااور اس نے اتنی زور سے کھینچا تھا کہ ماہنور اس کے سینے سے آلگی تھی۔۔۔۔۔

جان نیکال دی تھی تم نے میری"وہ اسے دیکھ گہرا سانس لیتے ہوئے " ۔۔۔۔۔۔اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بولی۔۔۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہے۔۔۔پتا ہے مجھے بہت ارمان تھا تمہارے ہاتھ میں " اپنے نام کی مہندی دیکھنے کا"شاہنزیب اس کا ہاتھ پکڑ کر بولنے لگا تھا جبکہ

ماہنور کی نظر اس ٹوکری پر تھی جو اس کے ہاتھ سے شاہنزیب کے کھینچتے وقت گر گئی تھی۔۔۔۔۔

او۔۔۔۔ہو۔۔۔۔شاہ کیا کیا تم نے؟؟؟۔۔مجھے بہت ڈانٹ کھانی پڑے گی اسماء سے" ماہنور ٹوکری کی وجہ سے پریشان ہوتے ہوئے بولی تھی۔۔شاہنزیب مسکرا کر اس کے بالوں کو کان کے پیچھے کرنے لگا اور باآسانی ماہنور کے کان سے بوندا اتار لیا۔۔"میں کچھ بول رہی ہوں۔۔۔۔۔ اب چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔اور یہ سارا سامان اٹھواؤ۔۔۔تمہاری وجہ سے مجھے ڈانٹ کھانی پڑے گی" ماہنور اس سے ہاتھ چھڑا کر فرش پر بیٹھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔شاہنزیب نے مسکراتے ہوئے اس کا بوندہ اپنی جیب میں ڈال لیا تھا۔۔۔جس کی ماہنور کو ذرا بھی خبر نہ ہوئی ی تھی۔۔۔۔

اب مسکرا کیا رہے ہو؟؟؟۔۔۔چلو میرے ساتھ اٹھاؤ۔۔۔۔ورنہ اسماء یا " کوئی اور آیا تو میں یہ کہہ دوں گی کے تم نے گرائی ہے یہ ٹوکری" ماہنور اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے بھرم سے کہنے لگی۔۔۔۔

" تم بچپن سے یہی کرتی آئی ہو۔۔۔۔غلطی خود کرتی ہو اور الزام مجھ پر ڈال دیتی ہو۔۔۔۔تو اگر آج بھی کرو گی تو کوئی نئی بات نہیں ہو گی" خود بھی بھرم سے کہتا ہوا بیٹھ گیا۔۔۔

" ماہ نور مٹھائی پلیٹ میں سجا کر باہر لے آؤ" اسماء کی آواز پر ماہنور تیزی سے کچن کی جانب بڑھی۔۔۔مٹھائی نیکال کر پلیٹ میں سجانے لگی۔۔۔۔شاہنزیب بھی اس کے پیچھے پیچھے کچن میں آگیا تھا۔۔۔۔

شاہ۔۔۔کیا کر رہے ہو۔۔۔۔کوئی ی آجائے گا" شاہنزیب نے ماہ نور کا وہ"
ہاتھ پکڑ لیا تھا جس میں میٹھائی تھی اور اس کے ہاتھ سے کھانے لگا۔۔۔۔وہ
گھبرا کر باہر کی طرف دیکھ رہی تھی کہ کوئی آنہ جائے۔۔۔۔

بھت مزے دار ہے" شاہنزیب اس کے ہاتھ سے پوری میٹھائی ی کھانے"
کے بعد مسکراتا ہوا کہنے لگا۔۔۔۔اس کی نگاہیں رومانیت ٹپکا رہی تھیں
۔۔۔۔ماہنور جھیپ گ ئی ی تھی۔۔۔۔اس کے گلابی گال مزید گلابی
ہو گ ئی ے تھے۔۔۔۔یہ دیکھ شاہنزیب کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر
آئی ی۔۔۔

شاہنزیب کمرے میں داخل ہوا اپنے تو اسے پہلے ہی وہاں موجود پایا۔۔۔
سانسیں رک گئیں تھیں اسے دیکھتے ہی۔۔۔یہ علم تھا کہ وہ شرارے میں

ملبوس ہو کر خوبصورت لگے گی۔۔۔پر اس قدر کے آنکھیں جھلملا جائیں۔۔۔۔۔یہ خبر نہ تھی۔۔۔لگا ایک لمحے کے لیے سانسیں تھم جائیں گی ۔۔۔۔اوپر سے اس ظالم حسینہ نے کیچر ک ئی ے ہوئے بال بھی شاہنزیب کے آتے ہی کھول دی ئی ے۔۔۔۔ ظلم کی انتہا تھی آج اس دیوانے پر۔۔۔ماہنور اتنی حسین لگ رہی تھی کہ وہ نظریں ہٹانا تو دور۔۔۔۔پلکیں جھبکانا بھی بھول بیٹھا تھا۔۔۔

کیسی لگ رہی ہوں ؟؟؟؟" ماہنور اس کے قریب آکر پوچھنے لگی" تھی۔۔۔۔جب کہ آنکھوں میں اس کی جواب موجود تھا پھر بھی انجان بن کر مسکراتے ہوئے استفسار کرنے لگی۔۔۔

اچھاہواتم دونوں یہیں مل گئے" دادو یہ کہ کر کمرے میں آئیں" تھیں۔۔۔"ماہنور یہ کس کا شرارہ ہے؟؟؟"انہوں نے ماہنور کو شاہنزیب کے لائے ہوئے شرارے میں دیکھ پوچھا تھا۔۔۔

وہ دادو۔۔۔۔یہ شاہ کی الماری میں تھا۔۔۔میں نے سوچا میرے لئے ہی " لایا ہو گا اس لئے ٹرائے کر رہی تھی کہ شاہ اچانک سے آگیا"اس نے نظریں جھکا کر جواب دیا تھا۔۔۔

شاہ تم لائے ہو یہ ماہنور کے لئے؟؟؟"دادو اب شاہنزیب سے مخاطب " ہو کر پوچھنے لگی تھیں۔۔۔۔جب کہ وہ تو ابھی بھی حُسن یار کے حُسن حَسین میں مگن تھا۔۔۔ماہ نور مسکرانے لگی تھی نظر جھکا کر جب دیکھا کہ دادو اس سے سوال کر رہی ہیں اور وہ ہے کہ بس ماہ نور کو ٹک ٹکی باندھے دیکھے جا رہا

ہے۔۔۔"شاہ میں کچھ پوچھ رہی ہوں؟؟"انہوں نے جب شاہنزیب کے بازو کو جھنجھوڑ کر کہا تو وہ حواس میں لوٹا تھا۔۔۔

دادو آپ یہاں؟؟"وہ چونک کر انہیں دیکھنے لگا۔۔۔"

اپنی وائی ف سے نظریں ہٹاؤ اور میرے پاس آکر بیٹھو"انہوں نے ٹوکتے " ہوئے کہا اور بجائے بیڈ پر بیٹھنے کے چئی پر کھسکا کر بیٹھ کے پاس کر لی اور بیٹھ گئی یں۔۔۔

میں آپ لوگوں کے لئے چائے لاؤں؟؟؟"ماہنور نے پوچھا تھا۔۔۔ "

نہیں۔۔۔تم بھی آکر بیٹھو"انہوں نے کہا تو وہ دونوں بیڈ پر آکر بیٹھ گئے"

۔۔۔"شاہ۔۔۔میں نے بہت سوچا اور پھر فیصلہ کیا۔۔۔کہ وقت آگیا ہے

کہ تم۔۔۔۔۔"انھوں نے اتنا ہی کہا تھا کے شاہنزیب کو لگا کہ وہ ماہنور کو سب بتانے آئی یں ہیں۔۔۔وہ ڈر کر ماہنور کو دیکھنے لگا۔۔۔"کہ تم اب ماہنور کی رخصتی لے لو۔۔۔۔"ان کا یہ کہنا شاہنزیب کی توقع کے بالکل بر خلاف تھا

کیا؟؟؟"وہ بے یقینی سی کیفیت میں حیرت سے پوچھنے لگا۔۔۔۔"

ہاں۔۔۔۔اب رخصتی لے لو شاہ۔۔۔میری ماہنور کی"انہوں نے اس بار " شاہنزیب کا ہاتھ پکڑ کر ماہ نور کا ہاتھ اسے تھماتے ہوئے کہا تو ماہنور مسکرا کر شاہنزیب کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

پر؟؟؟"وہ جو بولنا چاہتا تھا دو بن کہے ہی سمجھ نہیں گ ئی یں" تھیں۔۔۔۔

سب بھول جاؤ شاہ۔۔۔ابھی وقت ن ئ ی کروٹ لے رہا ہے اور اس" وقت تم دونوں ایک دوسرے کے اچھے ہمسفر بن سکتے ہو۔۔۔"انہوں نے کہا تو ماہنور شاہنزیب کو محبت بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔۔"بولو شاہ۔۔۔۔اپناؤ گے میری پوتی کو۔۔۔۔تھاموگے اس کا ہاتھ؟؟؟؟"انھوں نے پوچھا تو وہ بہت خوش ہوا۔۔۔۔لگا جیسے کوئی سنہرا خواب دیکھ رہا ہو ۔۔۔۔کیونکہ دادو سے زیادہ مخالفت اس رشتے کی کسی نے نہیں کی تھی اور آج وہی بول رہی تھیں کہ اپنالو ماہ نور کو۔۔۔۔

وہ عاشق۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔دیوانہ۔۔۔وہ مجنون آج پھولے نہیں سما رہا تھا مسکراتے ہوئے دادو کے سینے سے لگ گیا۔۔۔۔دادو کو محسوس ہوا کہ وہ رو رہا ہو اس لمحے۔۔۔۔پر مرد ہے اس لیے آنسوں چھپا رہا ہے۔۔۔

ماہنور شاہ نے توہاں کر دی ہے۔۔۔۔اب اپنی بتاؤ۔۔۔میرا اتنا لائق "
۔۔۔۔ہوشیاں۔۔۔۔۔ذہین۔۔۔۔نیک
۔۔۔۔متقی۔۔۔پرہیز گار۔۔۔اپنوں پر جان چھڑکنے والا پوتا تمھیں منظور
ہے؟؟؟؟"انہوں نے اب ماہ نور سے پوچھا تھا جس کے جواب میں وہ بھی
شاہنزیب کی طرح ان کے سینے سے لگ گئی تھی مارے خوش کے۔۔۔"
"ٹھیک ہے۔۔۔۔اب تم دونوں کی رخصتی کی تقریب بھی شہزاد اور صباء
کے ساتھ کروادوں گی۔۔۔"انہوں نے کہا تو ماہنور اور شاہنزیب دونوں
ہی بے یقینی سی کیفیت میں دادو کے سینے سے ہٹ کر ان کا رخسار حیرت سے
تکنے لگے۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔۔۔ایسے کیوں دیکھ رہے ہو دونوں؟؟؟۔۔۔۔۔کوئی ی"
مس ئی لہ ہے کیا؟؟؟؟"دادو ابرو اچکا کر دونوں سے استفسار کرنے
لگیں۔۔۔

نہیں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔جیسا آپ بھتر سمجھیں"شاہنزیب کے چہرے پر" گہری مسکراہٹ بکھر آئی تھی۔۔۔

ماہنور شرم کرو تھوڑی" دادو نے ماہنور کو ٹوکا تھا۔۔۔جب اسے " شاہنزیب کو مسکرا مسکرا کر فدا ہوتے دیکھا۔۔۔۔۔۔

اووووو۔۔۔۔ ہمممووووووو۔۔۔۔۔۔مجھے یہ شرم ورم کرنا نہیں آتا"" ماہنور ہلکا سہ جھنجھلاتے ہوئے دادو کو چھیڑنے کی نیت سے بولی۔۔۔۔

ماہنور شوہر ہے تیرا" دادو کافی جتاتے ہوئے "ہمارے زمانے میں تو میاں " بیوی کسی کے سامنے ایک صوفے پر نہیں بیٹھے تھے اور ایک میری پوتی ہے

اپنی دادو کے سامنے اپنے شوہر کو بغیر پلکھیں جھپکائے ٹک ٹکی باندھے دیکھے جارہی ہے" وہ اپنا سر پکڑ بولیں۔۔۔۔تو ماہنور مزید مسکرانے لگی۔۔۔۔

اچھا دادو دیکھیں۔۔۔ایسے شرماؤں تو اچھی لگوں گی؟؟؟" یہ کہہ کر اپنی " شرارے کا دوپٹا جو گلے میں تھا اتار کر سر پر ڈال کر اتنا جھکا لیا تھا کہ سوائے ہونٹوں کے کچھ نظر نہیں آرہا تھا اور شوخی سے مسکراتے ہوئے بولی تھی

۔۔۔

ماہنور" دادو گھور کر بولیں۔۔۔۔"

اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔۔تو کوئی بات نہیں۔۔۔دوسری طرح دیکھیں " ۔۔۔یہ ضرور آپ کو اچھا لگے گا" وہ چنچل نگاہوں سے دادو کو چھیڑتے ہوئے بولی۔۔۔دوپٹہ سر پر اوڑھا اور سیدھے ہاتھ سے دوپٹے کا ایک سرا پکڑ کر

ناک تک لے آئی اس کا چاند سہ چہرہ آدھا چھپ گیا تھا..."اس طرح دیکھیں۔۔۔۔"پھر شاہنزیب سے مخاطب ہو کر "شاہ تم بتاؤ کون سہ والا پردہ کروں تم سے۔۔پہلے والا۔۔۔۔۔یا۔۔۔۔۔یہ والا" وہ پردہ کیے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

جس پر دادو اس کے سر پر تھپکی مار کر کہتی ہوئی چلی گئیں۔۔۔۔۔"میری مانو بلی۔۔۔۔۔تیرا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔خدا میرے شاہ کو ہمت و حوصلہ دے کہ وہ تجھے سمبھال سکے"

شاہنزیب کو اس کی چلبلی ادائیں بھت بہہ رہی تھیں۔۔۔۔۔وہ سو سو جان فدا ہوئے جا رہا تھا اس پر۔۔۔۔۔دادو کے جاتے ہی اس نے دوپٹہ اتار کر واپس گلے میں ڈال لیا تھا اور اپنے سارے بال کمر سے ہٹا کر آگے کندھے پر ڈال کر سیٹ کر لیے تھے۔۔۔۔۔ماہنور کے شرارے کے بلاوس کا پیچھے کا گلا

کافی گہرا تھا۔۔۔اس کی کمر کا دودھیائی رنگ چمک رہا تھا۔۔۔وہ شاہنزیب کے کندھے پر سر کر اس سے بلکل لگ کر بیٹھ گ ئی ی تھی۔۔۔شاہنزیب کی نظر جب ماہنور کی کمر پر پڑھی تو مسکراتے ہوئے اس کے کندھے پر سیٹ ک ئی ے سارے بال واپس کمر پر ڈال دی ئی ے۔۔۔۔

کیا؟؟؟" وہ تعجب سے بولی۔۔۔"

کہیں میری نظر نہ لگ جائے تمھیں" وہ گہری بولتی نظروں سے اسے دیکھ" کہنے لگا۔۔۔اس کی نگاھوں کی محبت ماہنور کو اپنی جانب تیزی سے راغب کر رہی تھی۔۔۔

میری خوش قسمتی ہے کہ تم مجھے اتنے پیار سے دیکھتے ہو۔۔۔تمہارا دیکھنا " مجھے سوار دیتا ہے" یہ کہ کر اپنے سارے بال کمر سے ہٹا کر کندھے پر کر لیے تھے۔۔۔اس کی کہی بات شاہنزیب کے دل کو مسرت سے بھر گ ئ ی تھی۔۔۔اس نے محبت کے جذبے سے سر شار ہو کر ماہنور کی روشن پیشانی کا بوسہ لیا۔۔۔

او۔۔۔یہاں آ جاؤ۔۔۔یہ دونوں یہاں ہیں" کامران نے شاہنزیب کے " کمرے میں جھانکتے ہوئے بولا تھا۔۔۔ماہنور فورا سیدھے ہو کر بیٹھ گئ

میں چینج کر کے آتی ہوں" وہ ہلکے سے شاہنزیب کے کان میں سر گوشی " کر کے چلی گئ۔۔۔

مبارک ہو دولہے میاں" کامران آکر اس کے گلے لگا تھا۔۔۔وہ ہٹا تو "
اسماء لگی تھی وہ ہٹی تو رومیساء آپا۔۔۔۔۔وہ ہٹیں تو شاہزیہ آپا انہوں نے تو
اس کی پیشانی بھی چومی تھی۔۔۔

ماہنور کہاں ہیں کامران یہاں؟؟؟" اسماء کامران کے ہاتھ پر تھپڑ مارتے "
ہوئے بولی۔۔۔۔

یہاں ہوں" ماہنور واش روم سے باہر آکر مسکراتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔ "
سب اس کے بھی باری باری گلے لگنے لگے۔۔

بھائی شکریہ" شہزاد کمرے میں داخل ہوا تو شاہنزیب خود "
اگ ئی ے بڑھ کر گلے لگ گیا۔۔۔شہزاد بھی بڑی گرم جوشی سے اپنے بھائی
کے گلے لگا

اب تو خوش ہونا؟؟؟"انہوں نے آہستگی سے اس کے کان میں استفسار کیا"

بہت۔۔۔یہ سب آپ نے کیا ہے؟؟؟۔۔۔آپ واقعی بہت اچھے ہیں" بھائی"وہ بھی آہستہ سے ہی جواب دے رہا تھا ان کے کان میں۔۔

اوبھائی۔۔۔دوسروں کو بھی تو موقع دو"ولید بے صبرا ہو کر گویا "ہوا۔۔۔"میرے یار۔۔۔بہت بہت بہت بہت بہت مبارک ہو"ولید بھی بہت گرم جوشی سے ملا۔۔اس نے تو شاہنزیب کو گود میں ہی اٹھا لیا تھا

ارے کیا کر رہا ہے؟؟؟۔۔۔دولہا میاں کو گرائے گا کیا؟؟؟"کامران " فوراً ہی بول پڑا تھا۔۔۔

ولید نیچے اتار" شاہنزیب بھی مسکراتے ہوئے بولا تھا۔۔۔سب بھت" خوش تھے۔۔۔۔

بہت بہت مبارک ہو ماہنور" سعدیہ ماہنور کے گلے لگ کر اسے مبارکباد " دینے لگی۔۔۔۔

زبردست یار۔۔۔۔اب ایک نہیں دو دو دولہے نکلیں گے ہمارے گھر " سے اور ایک نہیں دو دو دولہنیں ہم لے کر آئی یں گے" کامران نے خوش ہو کے اعلان کیا تو سب "اووووووووووووووو" کر کے شور مچانے لگے۔۔۔۔

ارے شور کم کرؤ۔۔۔پورے محلے والوں کو جگانے کاارادہ ہے کیا ''
؟؟؟''علی بھائی ی آکر سب کو خاموش کراتے ہوئے بولے پھر وہ بھی
شاہنزیب کو مبارکباد دینے لگے۔۔۔

ماہنور چلو۔۔۔جلدی سامان پیک کرؤ۔۔۔دادو نے کہا ہے تم بڑی ''
پھوپھو کے گھر جارہی ہو''بھابھی نے آکر دادو کا پیغام سنایا تھا۔۔۔۔

یہ راحیل ثانیہ نظر نہیں آرہے؟؟؟''شاہنزیب نے ان کی غیر موجودگی ''
پر پوچھا تھا

او۔۔۔سوری دیر ہوگئی۔۔۔یہ لو میرے بھائی میں خالی ہاتھ نہیں ''
آئی ی ان سب کی طرح''ثانیہ نے آتے ہی شاہنزیب کے منہ میں گلاب
جامن ڈالی تھی۔۔۔۔

بھت مبارک ہو شاہ" راحیل کہتا ہوا اس کے گلے لگا۔۔ جیسے ہی شاہنزیب "
ہٹنے لگا۔۔۔ "مبارک ہو۔۔۔ تم نے جس مقصد کے لئے ڈائری میں
تبدیلیاں کیں تھیں۔۔۔ وہ آج کامیاب ہو گیا" راحیل اس کے کان میں
ہلکے سے کہتا ہو ہٹا تھا۔۔۔ شاہنزیب یہ سن چونکا۔۔۔ وہ حیرت سے راحیل
کے چہرے کو تکنے لگا۔۔۔ جبکے راحیل کے چہرے پر اطمینانی چھائی ہوئی نظر
آرہی تھی۔۔۔ اس نے آج شاہنزیب کو آگاہ کر دیا تھا کے وہ اس کی محبت
سے لاعلم نہیں۔۔۔۔

ماہنور چلو سارا سامان پیک کرؤ۔۔۔ یہاں کیا کھڑی ہو؟؟؟" ثانیہ نے "
اسے گلاب جامن کھلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ماہنور اب تم پر سورات کو گھر میں داخل ہو گی۔۔۔۔پر اس گھر کی بیٹی " نہیں۔۔۔۔بہو بن کر" بھابھی نے مسرت بھرے لہجے میں اسے دیکھ کہا۔۔۔۔

ارے اب تو رجگہ بھی بڑا مزے دار ہو گا ایک طرف شاہ ماہ نور دوسری " طرف ہمارا شرمیلا کپل شہزاد صباء" اسماء ایکسائٹڈ ہوتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔سب کے چہروں پر خوشی جھلک رہی تھی۔۔۔

ایک بات بتاؤں تم سب کو میں۔۔۔۔میں اور امی صرف کل میری نہیں " شاہنزیب کی بھی شیروانی لے آئے تھے" شہزاد نے یہ بتایا تو شاہنزیب بہت خوش ہوا۔۔۔

ماہنور چلو" رومیسا آپا نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا تھا"

الوداع" ماہنور نگاہوں ہی نگاہوں میں الودع کر "

گ ئی ی۔۔۔۔۔ماہنور کو اس کی بڑی پھو پھو کے گھر راتورات پہچادیا گیا تھا۔۔۔آج رات خوشی کے مارے نیند نہیں آرہی تھی اس دیوانے کو

بس ایک رات کی اور بات ہے ماہنور۔۔۔۔پھر تم میرے اس کمرے میں " دولہن بن کر آؤ گی" وہ مسکراتے ہوئے کہ رہا تھا۔۔۔"آج جانا ہے کہ انتظار کرنا کتنا مشکل کام ہے۔۔۔۔مجھ سے تو پر سو کا انتظار ہی نہیں ہو رہا" شاہنزیب بے صبر ہو کر اس کی تصویر کو دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

تو یہاں؟؟؟" شاہنزیب پارٹی ھال سے باہر آیا تھا کیونکہ اس کی نظر " فرحان پر پڑی تھی۔۔۔"تو یہاں کیا کر رہا ہے؟؟؟" وہ غصے سے اس کا کالر پکڑ کر بولا تھا

سنا ہے تیرے اور تیرے بھائی کا کل سہرا سجنے والا ہے۔۔۔ارے ”
بابا۔۔۔اپنے بہنوئی کو نہیں بلایا تم نے ؟؟؟۔۔۔چلو کوئی بات نہیں میں
خود آ گیا۔۔۔۔اپنی بیوی سے نہیں ملوائے گا مجھے ؟؟؟۔۔۔۔میں بھی تو
دیکھوں قسمت نے جو تجھے سزا دی ہے مجھ سے میرے بچے جدا کرنے کی وہ
دیکھتی کیسی ہے۔۔۔۔میں تو آج بچے کی دو سال بڑی بیوی دیکھ کر ہی جاؤں
گا“ یہ کہہ کر اپنا کالر چھوڑا کر ھال کی جانب بڑھتا ہے۔۔۔۔

تیری تو“ یہ کہ کر شاہنزیب نے پیچھے سے اسکی گردن دبوچی تھی ”
۔۔۔”سیدھے شرافت سے یہاں سے چلا جا“ اس نے دھمکی آمیز لہجے میں
کہا۔۔۔

گردن چھوڑ۔۔۔۔کہاناں۔۔۔۔دیکھ کر ہی جاؤں گا"فرحان کہ کر"
گردن چھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔اس کا گمان تھا کہ جس لڑکی کی
عین برات والی رات۔۔۔۔دولہا کسی اور کے ساتھ بھاگ گیا ہو۔۔۔وہ
ضرور بھدی۔۔۔۔بدصورت۔۔۔موٹی۔۔۔۔کالی سی ہو گی۔۔۔وہ چاہتا
تھا کہ اسے دیکھ کر خوب شاہنزیب کو جلا کر وہاں سے جائے۔۔۔۔

ماہنور شاہنزیب کو ڈھونڈتے ہوئے ھال سے باہر آئی تھی۔۔۔اس کی نظر
دور سے ہی شاہنزیب پر پڑ گئی تھی اس کی لمبی قدامت کے سبب۔۔۔۔۔وہ
تیز قدم بڑھاتی ہوئی آئی ی۔۔۔اس نے شاہنزیب کو فرحان سے لڑتا ہوا
دیکھا"شاہ۔۔۔۔چھوڑ واسے۔۔۔میں نے کہا چھوڑو"ماہنور نے جب
شاہنزیب کو فرحان کو مارتا ہوا دیکھا تو اس کا ہاتھ پکڑ کر روکنے کی کوشش
کرنے لگی۔۔۔۔۔

فرحان زمین پر چت پڑا تھا۔۔۔ ''بیٹا کتنا بھی مار لے۔۔۔ تیری بیوی دیکھے بغیر تو میں بھی نہیں جانے والا'' اس نے شاہنزیب کو گھورتے ہوئے بڑی ڈھٹائی سے کہا۔۔۔ جس پر شاہنزیب کو مزید طیش آ گیا تھا۔۔۔

تو ایسے نہیں سمجھے گا'' اس کے پیٹ میں دو تین مکے جڑ دیئے تھے شاہنزیب نے۔۔۔۔ فرحان کے منہ سے خون نکلا آیا تھا۔۔۔

کیا کر رہے ہو؟؟؟۔۔۔ مار ڈالو گے کیا اسے؟؟؟۔۔۔ چھوڑو اسے'' ماہنور'' شاہنزیب کو اپنی بھرپور جان لگاتے ہوئے روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

ماہ نور تم اندر جاؤ" شاہنزیب کا غصے سے ماہنور کو دیکھ کر کہنا تھا کہ فرحان "
کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔۔جو زمین پر چاروں ہاتھ پاؤں پھیلائے پڑا تھا
۔۔۔۔

شاہنزیب نے اسے مار مار کر نڈھال کر دیا تھا۔۔۔ لیکن ماہنور کا نام سنتے ہی اس کے طوطے اڑ گئے تھے۔۔۔کیونکے ماہنور اس کے گمان سے بلکل برعکس نیکل کر آئی تھی۔۔۔۔وہ ماہنور کا سر سے پاؤں تک گھور گھور کر دیکھتے ہوئے جائزہ لینے لگا۔۔۔۔

ماہنور کالے رنگ کی شینیل کی میکسی میں ملبوس۔۔۔۔اس کے بالوں میں جوڑا۔۔۔۔سفید رنگ کے اسٹار والے بوندے کانوں میں۔۔۔۔دو تین آوارا لٹیں اس کے حسین چہرے کو چومتی ہوئی یں۔۔۔۔ڈاک مہرون

لپ اسٹک لگائے ہوئے۔۔۔جو اس کے حسن کو دوبالا کر رہی تھی۔۔۔وہ کالے رنگ میں سنہری سی گڑیا معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔

فرحان بری طرح چونک اٹھا تھا ماہنور کو دیکھ۔۔۔۔

ابے اس سالے کی بیوی تو منگیتر سے بھی زیادہ حسین ہے۔۔۔۔۔کیا " سارے حسین پیس اسی کے نصیب میں ہیں۔۔۔ تبھی میں بولوں یہ حرام زادہ کیسے مان گیا اپنے سے دو سال بڑی لڑکی سے نکاح کے لئے۔۔۔اب سمجھ آیا"فرحان ماہنور کو دیکھ دل ہی دل ٹھنڈی آہ بھرنے لگا۔۔۔۔۔

دیکھ۔۔۔۔۔اپنی جان پیاری ہے تو نکل یہاں سے "یہ کہہ کر شاہنزیب " نے اسے گریبان پکڑ کر اٹھایا تھا

"تو یہ ہے تیری بیوی۔۔۔۔اب سمجھ آیا تو نے اپنی بچپن کی منگنیتر کیسے چھوڑ دی"فرحان نے ماہنور کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"پہلے یہ بتا کیوں میرے پیچھے پڑ گیا ہے؟؟؟۔۔۔سب کچھ ختم ہوئے چار سال گزر چکے ہیں۔۔۔تو اپنی زندگی جی۔۔۔۔اور مجھے میری جینے دے۔۔۔کیوں اپنی بھی کھوار کر رہا ہے اور میری بھی۔۔۔چل نکل یہاں سے۔۔۔میں تجھے مارنا نہیں چاہتا پر ماں قسم اگر دوبارہ سامنے آیا تو تجھے جان سے مار دوں گا"شاہنزیب اس کا گریبان پکڑ کر غصے سے تلملاتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔۔

"تو ہی تو ہے جو میرے بچے چھین کر بیٹھا ہے مجھ سے۔۔۔وہ تو ہی تھا جس کے آتے ہی شاہزیہ اور عاشر کے پر نکل آئے تھے ورنہ کہاں ڈرے ڈرے رہتے تھے مجھ سے۔۔۔تو نے ہی میرے ساتھیوں کو مارا۔۔۔اور سب سے

بڑی بات۔۔۔۔ مقدمہ لڑنے کے پیسے نہیں تھے تیری بہن یا بہنوئی کے پاس۔۔۔۔ تونے دیئے پیسے بھی۔۔۔۔ وکیل بھی آخری وقت میں تو لایا۔۔۔ میں تجھے نہیں چھوڑنے والا۔۔۔۔۔ بہت جلد روئے گا تو سر پکڑ کر۔۔۔۔۔۔۔۔ تو دیکھتا جا بس۔۔۔۔۔ میں تو یہ سوچ کر جا رہا تھا آج۔۔۔۔۔ کے تجھ سے بدلہ کیا لوں؟؟؟۔۔۔۔ تُو۔۔۔۔ تو خود قسمت کا مارا ہے پر اب لگتا ہے بدلہ لینے کی ضرورت ہے۔۔۔۔" فرحان آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔۔۔۔ شیطانیت بھری نظروں سے شاہنزیب کو گھور کر بولا۔۔۔۔۔

تو ایسے نہیں مانے گا۔۔۔۔۔ آج تو تیرا فل اینڈ فائنل کر ہی دیتا ہوں" یہ " کہہ کر شاہنزیب نے اسے مزید مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا ہی تھا

تمہیں میری قسم۔۔۔۔۔رک جاؤ" ماہنور دیکھ پا رہی تھی اس کی آنکھوں " کے جنون کو۔۔۔۔۔اسے محسوس ہوا کہ اگر اب اس نے شاہنزیب کو نہ روکا تو وہ فرحان کو جان سے مار ڈالے گا۔۔۔۔بس ماہنور کا (قسم) کا لفظ ادا کرنا تھا۔۔۔۔شاہنزیب کے ہاتھ خود بخود رک گئے۔۔۔۔

پلیز دفاع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔دفع ہو جاؤ" ماہنور فرحان پر دھاڑتے " ہوئے بولی۔۔

ابھی تو جا رہا ہوں۔۔۔۔پر واپس ضرور آؤں گا۔۔۔بھولنا مت سالے " صاحب" فرحان ڈھٹائی کا اعلی مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے منہ سے نکلنے والا خون طنزیہ مسکراتے ہوئے اپنے ہاتھ سے صاف کر۔۔۔۔شاہنزیب کے ہی سامنے۔۔۔۔اس کی سفید کار سے اپنا خون والا ہاتھ مَس کرتے ہوئے چلا گیا۔۔۔۔۔

جاھل ہے کمینہ "شاہنزیب نے اس کے جاتے ہی اپنی کار صاف کی "
تھی۔۔۔"تمہیں کیا ضرورت تھی باہر آنے کی؟؟؟" وہ اب ماہنور پر غصہ
کرنے لگا

وہ "شاہنزیب اتنا جلال میں تھا۔۔کے ماہنور سہم گئی تھی۔۔۔۔"

اور جب تم سن چکی تھیں کہ وہ تمہیں ہی دیکھنے آیا ہے تو کیا ضرورت تھی "
یہی کھڑے رہنے کی؟؟؟اندر نہیں جا سکتی تھیں تم؟؟؟۔۔۔۔۔" وہ ماہنور
کا بازو جھنجھوڑتے ہوئے بولا۔۔۔۔

کتنے پیارے لگ رہے ہو غصے میں تم۔۔۔۔ناک کے ساتھ ساتھ پورا منہ "
لال ہو رہا ہے شاہ تمہارا۔۔۔۔اتنے کیوٹ کیوٹ سے لگ رہے ہو۔۔۔

پیار آرھاہے تم پر۔۔۔" وہ سہم گئی تھی اس کے غصے سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔پر اگلے ہی لمحے اس کا غصہ جو آسمانوں سے باتیں کر رہا تھا ٹھنڈا کرنے کی نیت سے۔۔۔۔اس پر پیار نچھاور کرنے لگی۔۔۔۔

میں مذاق کے مونڈ میں نہیں ہوں۔۔۔۔ سمجھیں تم" وہ مزید آگ بگولہ " ہو کر اسے اپنے بالکل قریب کرتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

اچھا بابا۔۔۔۔۔۔میں سمجھ گئی کہ تم آج غصے میں ہو۔۔۔۔اور تم آج کی " پوری تقریب اس فرحان جیسے انسان کی خاطر خراب کرنے والے ہو" ۔۔۔۔ماہنور نہایت سمجھداری کا مظاہرہ کر رہی تھی اس کا غصہ ٹھنڈا کرنے کے لئے۔۔۔

یار۔۔۔میں تمہیں کیسے سمجھاؤں۔۔۔وہ کیا دھمکی دے کر گیا ہے"
۔۔۔۔۔تمہیں کچھ کر ورد یا اس نے تو" ماہ نور کی محبت اس کا غصہ ٹھنڈا
کرنے میں کامیاب ہوئی تھی۔۔۔

مگر فرحان کی دھمکی نے اسے خوف میں مبتلا کر دیا تھا۔۔۔

کچھ نہیں کر سکتا وہ مجھے۔۔۔۔تم ہو ہو نا میرے ساتھ۔۔۔پھر تم کب "
سے اس فرحان سے ڈرنے لگے؟؟؟۔۔۔تم تو میرے شیر ہو۔۔۔۔اور شیر
ڈرا نہیں کرتے۔۔۔ڈرایا کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔" وہ شاہنزیب کی پیٹھ
تھپتھپاتے ہوئے بولی۔۔۔۔"فالتو میں اس جاہل کے منہ لگے تم" ماہنور
اس کے چہرے پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پیار سے سمجھانے
لگی۔۔۔۔۔

میں اس سے نہیں ڈرتا۔۔۔۔وہ مجھے جو چاہے کہے۔۔۔۔مجھے ڈر نہیں " لگتا نہ میں پرواہ کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔پر جب بات تمہاری آتی ہے ۔۔۔۔۔۔۔تو میں اپنے آپ کو بہت کمزور محسوس کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔مجھے کوئی کچھ بھی کرے مجھے تکلیف نہیں ہوتی۔۔۔۔لیکن اگر کوئی تمہیں معمولی سی کھروچ بھی مارے تو میں تڑپ اٹھتا ہوں۔۔۔۔۔۔جان ہو تم میری۔۔۔۔۔۔۔۔میری جان مجھ میں کبھی تھی ہی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ تو ہمیشہ سے تم میں بسی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔وہ گھٹیا انسان ضرور کچھ نہ کچھ کریگا تمہیں تکلیف دینے کے لئے۔۔۔۔مجھے یہ سوچ کر ہی خوف آرہا ہے ۔۔۔۔۔۔تم نہیں جانتی اس جاھل انسان کو"۔۔۔۔اس کا بازو چھوڑ ۔۔۔۔۔اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کا خوبصورت چہرہ پکڑ کر اسے بتا رہا تھا کہ جان چلے جانے کا اسے ڈر نہیں بلکہ جس میں جان بستی ہے اس کے تکلیف میں مبتلا ہونے کا ڈر ہے۔۔۔۔

تم خواہ مخواہ اس جاھل کی بات کو سیریس لے رہے ہو۔۔۔رخصتی ہوتے ہی میں تمہارے حصار میں آجاؤں گی۔۔۔پھر کیا ضرورت ہے اس کی باتیں کر کے آج کی یادگار رات خراب کرنے کی۔۔۔۔" ماہنور اس کا ذہن فرحان سے ہٹا رہی تھی جب کہ اسے خبر تھی اچھی طرح کے شاہنزیب کا خوف بے جا نہیں ہے۔۔۔فرحان پہلے بھی سعدیہ پر گولیاں چلوا چکا ہے۔۔۔۔

"ویسے تم اچانک سلون کیسے چلے گ ئی ے؟؟؟" وہ بات کا موضوع بدل رہی تھی۔۔۔۔مسکراتے ہوئے۔۔۔

"وہ ولید لے گیا زبردستی۔۔۔۔تمہیں تو پتا ہے مجھے یہ فالتوہ کی چوچلے بازی پسند نہیں"

ہاں۔۔۔۔۔۔ صحیح بات ہے۔۔۔تم تو بوڑھی روح ہو۔۔۔۔ تمہیں کیوں " پسند آئیں گی یہ آج کل کے نوجوانوں کی چیزیں" وہ منہ بسور کر طنزیہ کہنے لگی۔۔۔۔

جی نہیں مجھے سادگی پسند ہے۔۔۔۔دیکھو کیسے میرے بال کھڑے کر " دیے ہیں جیل لگا لگا کر۔۔۔۔اسمیل آ رہی ہے مجھے اپنے بالوں سے ۔۔۔میرے اپنے بال اتنے اچھے ہیں مجھے ضرورت نہیں ہے ان سب کی۔۔۔" شاہنزیب بے نیازی سے اتراتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔جس کے جواب میں ماہنور ٹمٹماتی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔مانو مزاق اڑا رہی ہو اس کا۔۔۔۔۔

کیا کر رہی ہو؟؟؟" ماہنور نے اچانک اپنے دونوں کانوں کو ہاتھ لگایا تو " شاہنزیب الجھ کر پوچھنے لگا۔۔۔۔

دیکھ رہی تھی کہ کہیں میرے بوندے چوری تو نہیں ہو گئے۔۔۔۔تمہارا "
کیا بھروسہ۔۔۔اتنے ماہر ہو چوری چکاری میں کے سامنے والے کو پتہ بھی
نہیں چلتا۔۔۔۔"ماہنور نے کہا تو جوابًا مسکرانے لگا۔۔۔۔۔

ابھی تک سوچا نہیں تھا میں نے۔۔۔۔پر اچھا یاد دلایا"شاہنزیب کے "
چہرے پر گہری مسکراہٹ بکھر آئی ی۔۔۔

شاہنزیب مسکراتے ہوئے نہایت حسین لگ رہا تھا۔۔۔۔آج سلون جا کر
جیسے اس نے اپنی خوبصورتی میں چار چاند لگال ئی یے تھے

کوئی ضرورت نہیں ہے چورانے کی"ماہنور نے گھور کر کہا تھا۔۔۔"

کیوں؟؟؟۔۔۔یہ میرا حق ہے اور میں تو اب تمہیں ہی تم سے چورانے کی سازش کر رہا ہوں" شاہنزیب نے جب اس کے موجود کو گہری بولتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ جھیپ گ ئی ی۔۔۔۔

ایک بات بتاؤں۔۔۔۔میرا ایک چھوٹا سہ ارمان ہے۔۔۔پر جانتی ہوں وہ پورا نہیں ہو سکتا" ماہنور نے بھولے سہ چہرہ بنا کر کہا۔۔۔تو شاہنزیب کا دل مچل اٹھا۔۔۔آخر اس کے محبوب نے پہلی بار تو اپنا کوئی ارمان ظاہر کیا تھا۔۔۔۔

مجھے بتاؤ کیا؟؟؟" وہ فورا پوچھ اٹھا۔۔۔

نہیں جانے دو۔۔۔۔میں جانتی ہوں نہیں ہو سکتا" ماہنور کار پر ٹیک لگا کر بولی۔۔۔۔

ایک بار بتانے میں کیا حرج ہے" شاہنزیب نے کافی زور دیا تھا۔۔۔۔تو "
وہ بول اٹھی۔۔۔۔

میں چاہتی ہوں ہم اپنا ہنی مون حویلی میں منائیں۔۔۔۔جہاں سے سب "
شروع ہوا تھا۔۔۔۔میں حویلی جانا چاہتی ہوں شاہ۔۔۔۔۔مجھے پتا ہے ایسا
ممکن نہیں۔۔۔۔اتنا لمبا سفر۔۔۔اور آنا جانا کرنا۔۔۔۔پھر دوسرے ہی دن
ولیمہ بھی ہے" یہ کہہ کر اس نے اداس سہ چہرہ بنایا۔۔۔۔

ہوں" شاہنزیب نے کوئی ری۔ایکشن نہ دیا بس اثبات میں سر ہلانے "
لگا۔۔۔۔

چلیں؟؟؟" ماہنور نے مسکرا کر پوچھا۔۔۔ "

شروع ہوا تھا مطلب؟؟؟۔۔۔۔کیا شروع ہوا تھا وہاں سے؟؟؟" "
شاہنزیب الجھ کر پوچھنے لگا تھا ہاتھ پکڑ کر۔۔۔۔

وہ یاد ہے۔۔۔۔حویلی کی پہلی رات۔۔۔۔جب تم سو رہے تھے" ماہنور "
نے یاد دلایا۔۔۔۔۔

ہاں یاد ہے اس حسین رات کو کیسے بھول سکتا ہوں" شاہنزیب کی "
آنکھوں میں ایک ہی لمحے میں پورا منظر گھوم گیا تھا۔۔۔جس کے سبب لبوں
پر مسکراہٹ بکھر آئی ی۔۔۔۔

پتہ ہے میں صرف شارق سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔میں "
نہیں جانتی تھی کہ وجہ کیا ہے۔۔۔۔کیوں میرا دل اس سے بھاگتا ہے

۔۔۔۔پر جب اس رات تم نے مجھے کھینچا اور اپنے قریب کر لیا تو مجھے محسوس ہوا کہ میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں شاید اسی لیے میں شارق کے ل ئ ے ہاں نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔بس اسی لیے میرا چھوٹا سہ ارمان ہے کہ جس کمرے میں۔۔۔۔مجھے پیار کا احساس ہوا تھا اسی کمرے میں میرے پیار کی شروعات ہو" وہ کہہ کر شاہنزیب کو محبت سے دیکھنے لگی۔۔۔۔"

چلیں اب؟؟؟۔۔۔کہیں کوئی ڈھونڈتا ہوا یہاں نہ آجائے۔۔۔۔پھر اتنے سارے سوالوں کے جواب دینے پڑیں گے"۔۔۔۔ماہ نور نے کہا تو اس کا ہاتھ پکڑ کر ہی ھال میں واپس داخل ہوا۔۔۔۔

ھال کافی خوبصورت اور بڑا تھا"کہاں تھے تم دونوں؟؟؟"اسماء نے اس کے آتے ہی ماہنور کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا تھا۔۔۔۔

وہ"ماہنور بولتی اس سے پہلے ریشم آگ ئ ی تھی۔۔۔"

"چلو بھئی جلدی جلدی سب بیٹھ جائیں"اس نے کہا تو سب بیٹھنے لگے۔۔۔۔

"کیا ہوا بھائی؟؟؟"شہزادہ اداس تھا کیونکہ بڑی پھوپھو نے صباء کو نہیں بھیجا تھا۔۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔۔چلو بیٹھے ہیں"یہ کہہ شہزاد افسردہ سہ چہرہ بنائے بیٹھنے لگا۔۔۔۔

"کوئی بات نہیں بھائی ایسا ہوتا ہے۔۔۔آپ بھی بڑی پھوپھو سے خوب بدلے لینا شادی کے بعد۔۔۔وہ آپ کو ترسا رہی ہیں ناں۔۔۔۔بھابھی کی

شکل تک نہیں دیکھنے دے رہیں۔۔۔آپ بھی ایسا ہی کرنا" شاہنزیب نے شہزاد کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر دلاسہ دیا تھا۔۔۔۔

سوری بھائی میں نے بہت کوشش کی مگر پھوپھو نہیں مانیں" ماہنور اداس " سہ چہرہ بنا کر کہنے لگی

میں نے بھی فون کر کے کہا تھا" اسماء نے بولا "

سارا فنکشن خراب کر دیا پھوپھو نے تو" ولید اداس چہرہ بنائے بول رہا " تھا۔۔۔۔

ابے یار۔۔۔پھوپھو بھی ناں" کامران نے جھنجھلا کر کہا۔۔۔۔"

سارے چھوٹوں۔۔۔۔سارے بڑوں۔۔۔۔۔اپنے بڑے بھائی کا ادب " کرو کیونکہ تمہاری پارٹی کی جان اور شان۔۔۔۔میں لے آیا ہوں" علی نے بڑے فخر سے کہا ہنستے ہوئے۔۔۔۔۔

میں؟؟؟۔۔۔۔۔۔یا ہم؟؟؟۔۔۔۔۔میں نے بات کی تھی پھوپھو سے " "بھابھی نے فوراٹوکا تھا علی بھائی کو۔۔۔۔

سب کو صباء کہیں نظر نہیں آرہی تھی۔۔۔۔تو پھر کس کو لے آئے تھے وہ؟؟؟۔۔۔۔۔

تو دل تھام لیجئے دولہے میاں۔۔۔۔۔کیونکے یہ رہی آپ کی صباء" یہ کہ کر " بھابھی اور علی بھائی جو مل کر کھڑے ہوئے تھے ایک دوسرے سے جدا ہوئے۔۔۔۔اور صباء سب کو چاند رات کے چاند کی طرح نظر آئی۔۔۔۔

"اوبھائی جان۔۔۔مان گئے آپ کو"کامران اور شاہنزیب ایک ساتھ خوش ہو کر علی کے گلے لگے تھے۔۔۔

"چلو بھئی۔۔۔۔اب تو فنکشن شروع کریں؟؟۔۔۔شہزاد چلو بیٹھو"یہ کہہ کر بھابھی مسکرا کر شہزاد کو بیٹھانے لگیں۔۔۔

"صباء کہاں؟؟؟۔۔۔تم بھی یہیں بیٹھو گی"صباء شرما رہی تھی اس لیے بھابھی کے اشارہ کرنے کے باوجود وہ شہزاد کے برابر میں سب کے سامنے نہیں بیٹھ رہی تھی۔۔۔تو رومیساء آپا نے بولا تھا۔۔۔سب نے زبردستی صباء کو شہزاد کے برابر میں بیٹھادیا تھا۔۔۔شہزاد مسکرا مسکرا کر صباء کو دیکھنے لگا۔۔۔اس کے چہرے کا رنگ نکھر آیا تھا صباء کو دیکھ کر۔۔۔۔

یار یہ راحیل اور ثانیہ کہاں رہ جاتے ہیں؟؟؟"علی بھائی پورے ہال میں " نظر دوڑاتے ہوئے بولے۔۔۔

دونوں لیٹ لطیف ہیں۔۔۔کہیں وقت پر نہیں آتے"شاہز یہ ان دونوں " کی شان میں قصیدے پڑھے بغیر نہ رہ سکی۔۔۔۔۔

سوری۔۔۔سوری۔۔۔"ثانیہ راحیل کے داخل ہوتے ہی سب انہیں " گھورنے لگے۔۔۔۔ثانیہ نے آتے ہی معذرت طلب کی تھی۔۔۔ثانیہ ڈاک نیلے رنگ کی کلیوں والی فراک۔۔۔جس پر گولڈن کڑاہی کا نفیس سہ کام ہوا واہ تھا۔۔۔اسے زیبِ تن کی ہوئی تھی۔۔۔۔۔اس کا چہرہ چمک رہا تھا۔۔۔ اس نے آج بال کھولے تھے اور سیدھے کندھے پر سیٹ کیے ہوئے ۔۔تھے۔۔۔۔۔۔جب کہ راحیل پیلے رنگ کا کُرتا اور اس پر کالے رنگ کا کورٹ۔۔۔۔چوڑی دار پاجامہ پہنے ہوئے تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے ایسے مت دیکھیں۔۔۔۔ساری دیران میڈم نے لگائی ہے "

۔۔۔۔تیار ہونے کھڑی ہو جائیں آئی ینے کے سامنے۔۔۔۔۔۔۔بس پھر

ہٹھنا بھی ہوتا ہے۔۔۔۔۔یہ بھول ہی جاتی ہیں"راحیل نے ثانیہ پر الزام ڈالا

تو علی بھائی اس کی بات پر قہقہہ لگانے لگے۔۔۔

کچھ نہیں ہو سکتا ان عورتوں کا"علی بھائی سر پکڑ کر راحیل کی تائید کر رہے "

تھے۔۔۔۔۔

اس معاملے میں۔۔۔۔۔میں تو بہت لکی ہوں۔۔۔۔میری بیوی تو سادگی"

پسند ہے"ولید نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسماء کی سادگی کی بلائیں لیں

تھیں۔۔۔۔جو لال رنگ کا کُرتا جس پر لیمن رنگ کی کڑھی ہوئی کوٹی

۔۔۔۔۔۔۔اور لال ڈوری والا پاجامہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بال رولز کیے ہوئے

تھے۔۔۔۔۔۔۔جبکہ ولید سفید کُرتا شلوار اور اس پر براون باسکٹ پہنے ہوئے تھا۔۔۔

چلو بھئی ی۔۔۔"ریشم نے کہا تو سب اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے۔۔۔۔۔"""
تو سب سے پہلے جو کپل آرہا ہے فلور پر وہ ہے اسماء ولید۔۔۔۔۔"ریشم نے کہا

تو سب خوب "اووووووووو" کی آواز نیکالنے لگے۔۔۔

بیک میوزک اون ہوا تھا۔۔۔اور وہ دونوں بیچ فلور پر آکر کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔۔

اسماء نروس مت ہونا"ماہنور نے آواز لگا کر حوصلہ بڑھایا تھا """

ان کی پرفارمنس کے بعد راحیل اور ثانیہ آئے تھے اسٹیج پر۔۔۔۔

کچھ سیکھو شاہ رحیل پاجی سے۔۔۔۔کتنے رومینٹک ہیں" ماہنور راحیل اور" ثانیہ کو کپل ڈانس کرتا دیکھ شکوہ کر رہی تھی۔۔۔۔

کیوں کل میں نے تمہارے لئے گانا نہیں گایا اور گھٹنوں کے بل تو میں بھی " "بیٹھا تھا

پر ڈانس نہیں کیا تھا تم نے" وہ منہ بسور کہنے لگی۔۔۔۔"

مجھے پسند نہیں ہے" اس نے کہا تو ماہنور سوچتے ہوئے اثبات میں سر ہلانے" لگی

پھر رومیساء آپا کی مایو والے دن کیوں کیا تھا؟؟"وہ تجسس سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

"ہممممممم۔۔۔۔۔وہ تو میں تم سے محبت کا اظہار کر رہا تھا۔۔۔پر تم ٹھریں خالی کھوپڑی۔۔۔۔ سمجھی ہی نہیں ہر بار کی طرح"شاہنزیب اس کے سر پر ہلکے سے دھپ مار کر کہنے لگا۔۔۔جس کے جواب میں وہ سر مسلتے ہوئے گھورنے لگی

"چلیں جی۔۔۔۔اب آرہا ہے وہ کپل۔۔۔۔جس میں لڑکا تھوڑا چلبلا سہ ہے اور لڑکی سیدھی سادھی سی۔۔۔۔تو نام ہے سعدیہ کامران۔۔۔۔۔"ریشم نے اعلان کیا تو سب اسے حیرت سے دیکھنے لگے۔۔۔۔

کامران اور سعدیہ ایک ہی صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے وہ بھی الگ الگ۔۔۔۔ ھال میں جو صوفے رکھے گئے تھے وہ سفید رنگ۔۔۔۔۔اور صرف دو افراد کے بیٹھنے کے لیے ڈیزائن کیے گئے تھے۔۔۔۔۔

سعدیہ بروان رنگ کی شینیل کی فراک پہنی ہوئی تھی جس کی کوٹی بروان تھی اور نیچے کا سارا گھر گولڈن تھا۔۔۔۔۔وہ موٹے موتیوں کی مالا گردن میں ڈالی ہوئی تھی۔۔۔۔اس کے آگے کے بالوں میں آڑھا بیک کومنگ کا پف بنا ہوا تھا۔۔۔۔۔وہ پنک پنک سہ میک۔اپ کئی یے ہوئے نازک سی باربی ڈول لگ رہی تھی۔۔۔

سعدیہ نے کپل کا لفظ سنتے ہی ریشم کے بجائے کامران کو گھور کر دیکھا تھا۔۔۔۔۔

ایسے نہ دیکھو۔۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا"کامران تھوڑا لچک دار انداز " میں بولا تھا۔۔۔۔

کامران شرم کر۔۔۔۔شادی کر لی اور اپنے بڑے بھائی کو بھی نہیں بلایا " "علی بھائی ان کے بالکل برابر والے صوفے پر بھابھی کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔وہ مذاق اڑاتے ہوئے بولے۔۔۔۔۔

یار کامران مجھے تو بلا لیتا۔۔۔۔مجھ سے کیا دشمنی تھی؟؟؟"راحیل " کامران کو مسکراتے ہوئے چھیڑ رہا تھا۔۔۔۔

بس کرؤ یار۔۔۔۔۔ریشم کی بچی۔۔۔۔۔میں اور سعدیہ کپل کیسے " ہو گ ئی ے؟؟؟"کامران نے ریشم کو گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔جو سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر اعلانات کر رہی تھی۔۔۔

وہ میرا مطلب تھا۔۔۔۔دوست"ریشم نے اپنی غلطی فوراً درست کی"

۔۔۔۔زبان دانتوں میں دباتے ہوئے۔۔۔۔

میں تمہارے ساتھ ڈانس نہیں کرنے والے"سعدیہ غصے سے دیکھتے"

ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔۔

تو جیسے میں تو مرے جا رہا ہوں۔۔۔مت کرؤ"کامران نے بھی اتنی ہی"

بے رخی سے جھنجھلا کر جواب دیا۔۔۔۔

افف اللہ"بھابھی ان کی لڑائی ی دیکھ اپنی پیشانی پر ہاتھ مار کر قسمت"

پھوڑتے ہوئے۔۔۔"ابھی جا کر ڈانس کرؤ۔۔۔بعد میں لڑ لینا

۔۔۔۔چلو جاؤ"بھابھی دونوں کی لڑائی دیکھنے کے باوجود۔۔۔۔۔۔۔۔ان کی لڑائی کو اگنور کرتے ہوئے بولیں۔۔۔۔

پر بھابھی؟؟؟"سعدیہ بہت ہلکے سے احتجاج کر رہی تھی۔۔۔جس پر" بھابھی نے تھوڑا اصرار کیا۔۔۔اور باقی سب نے بھی۔۔۔۔۔تو سعدیہ تیار ہو گئی۔۔۔۔

چلو"سعدیہ نے بے دلی سے کامران سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔"

کامران ایسے ظاہر کرنے لگا جیسے کوئی انٹرس نہ ہو اس کے ساتھ ڈانس کرنے میں۔۔۔۔جبکہ دل ہی دل بہت خوش ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

چلو بھئی کھڑے بھی ہو جاؤ کامران۔۔۔نخرے مت کرو"رومیسا آپا بولی "
تھیں۔۔۔۔

ٹھیک ہے" یہ کہتا ہوا بے زاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔ایک "
گہرا سانس لے کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔۔وہ نہایت بے رخی کا اظہار کر رہا تھا
سعدیہ کو دیکھ۔۔۔۔

دونوں بیچ فلور پر کھڑے ہو گئے۔۔۔۔

جسے زندگی ڈھونڈ رہی ہے۔۔۔۔

کیا یہ وہ مقام میرا ہے۔۔۔۔

یہاں چین سے بس رک جاؤں۔۔۔۔

کیوں دل یہ مجھے کہتا ہے۔۔۔

جذبات نئے سے ملے ہیں۔۔۔۔

جانے کیا اثر یہ ہوا ہے۔۔۔۔

اک اس ملی پھر مجھ کو۔۔۔

جو قبول کسی نے کیا ہے۔۔۔۔

میوزک چلتے ہی مانو سحر سہ چھا گیا تھا۔۔۔وہ تو پہلی ہی نظر میں کامران کو گھائل کر گ ئی ی تھی۔۔۔۔ناجانے اس کی نورانیت میں ایسی کیا کشش تھی کہ وہ چاہ کر بھی اب دور نہیں رہ پا رہا تھا۔۔۔سعدیہ صرف کھڑی ہو گئی تھی جا کر۔۔۔۔کامران نے ہاتھ بڑھا کر مانگا تو منہ بسورنے لگی۔۔۔۔

پھر سب کے اصرار پر کامران کا بڑھا ہوا ہاتھ تھام لیا۔۔۔وہ دور جانے لگی تو ایسا لگا کہ مانو کل ہی کی بات ہو جو اسے نماز پڑھتا دیکھ دیوانہ ہوا تھا

۔۔۔۔۔وہ دور جا کر خود ہی اس کے ہاتھ سے لپٹ کر کمر سے آ لگی تھی گول گھوم کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سعدیہ کی کمر۔۔۔کامران کے سینے سے لگی ہوئی تھی۔۔۔

سعدیہ واقعی وہ لڑکی تھی جسے زندگی بھر تلاش کر کے پایا تھا۔۔۔۔وہ اتنے قریب تھی کہ وہ کہیں دور برفانی وادیوں میں کھو گیا تھا۔۔۔۔۔اسے لگا کہ وہ کہیں دور سعدیہ کے ساتھ بالکل اکیلا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جہاں ہر طرف حسن ہی حسن بکھرا ہوا ہے۔۔۔۔سعدیہ۔۔۔۔۔اس کے سامنے گول گول مور کی طرح ناچتے ہوئے۔۔۔۔اور وہ سعدیہ پر پھول برسا رہا ہے وہ سارے پھول اس کے حسین چہرے پر گر رہے ہیں اور وہ مسکرا کر اسے دیکھ رہا ہے۔۔۔۔

میں پرندہ بے صبر۔۔۔

تھااڑا جو در بدر۔۔۔

کوئی مجھ کو یوں ملا ہے۔۔۔۔

جیسے بنجارے کو گھر۔۔۔

اسے سعدیہ کا شاہنزیب کے گلے سے لگ کر رونا یاد آیا۔۔۔آج وہ لمحہ کامران کو تکلیف دینے لگا تھا۔۔۔وہ سعدیہ کو بتانا چاہ رہا تھا کہ اب وہ اس کا ساتھ دینا چاہتا ہے۔۔۔۔۔۔ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ندی کے کنارے بیٹھی رو رہی ہو۔۔۔۔۔۔اور اس نے آکر اپنی بند مٹھی اسے دیکھائی ہو اور اشاروں سے کہا ہو کھولو اسے۔۔۔۔۔۔۔۔سعدیہ کے کھولتے ہی اس میں سے ایک تتلی جو رنگوں سے بھری تھی۔۔۔۔۔اڑی۔۔۔۔۔۔جسے دیکھ سعدیہ اپنا غم بھول کر مسکرانے لگی۔۔۔۔۔

میں تمہیں ہمیشہ ایسے ہی مسکراتا ہوا رکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔پلیز میرا ہاتھ تھام لو سعدیہ "کامران جو وادیوں میں کھوئے۔۔۔۔۔۔۔سعدیہ سے کہہ رہا تھا۔۔۔وہ دراصل۔۔۔۔۔اصل زندگی میں کھوئے کھوئے سعدیہ کے کان میں بول رہا تھا۔۔۔۔ "

اس لئے میں تمہارے ساتھ ڈانس نہیں کر رہی تھی"سعدیہ بڑی بے رُخی سے بولی۔۔۔۔تو کامران حواس میں لوٹا تھا اور ناامید نظروں سے اس کے وجود کو تکنے لگا۔۔۔۔ "

سب نے تالیاں بجا کر خوب داد دی۔۔۔۔۔

شاہ۔۔۔۔سیٹی بجاؤ"ماہنور نے کہا تو وہ اسے گھورنے لگا "

کیا؟؟؟" وہ تعجب سے ماہنور کا چہرہ دیکھتے ہوئے۔۔۔"

یار۔۔۔۔بجاؤ ناں۔۔۔۔مجھے نہیں آتی۔۔۔۔ورنہ میں خود بجا" لیتی۔۔۔۔پلیز بجاؤ" ماہنور التجائی انداز میں بولی۔۔۔۔

پر مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔۔۔ چھچھورے پن ٹائپ فیلیگز آتیں ہیں "

"شاہنزیب منہ بیگاڑتے ہوئے

تم بوڑھی روح ہو اس لئے۔۔۔۔کوئی ی چھچھورے پن والی بات نہیں " ہے۔۔۔۔پلیز بجاؤ ناں" ضد کرنے کے باوجود جب شاہنزیب نہ مانا تو خود دونوں ہاتھوں کی انگلیاں زبان کے نیچے رکھ کر بجانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔جب شاہنزیب نے اسے ناکام ہوتے دیکھا تو اپنے لبوں پر دوڑ جانے والی مسکراہٹ کو نہ روک سکا۔۔۔۔۔۔۔

"اب بات مت کرنا مجھ سے۔۔۔"ماہنور اب خفگی بھری نظروں سے بول رہی تھی۔۔۔۔۔

"اچھا بابا۔۔۔۔مارتا ہوں" یہ کہہ کر اس نے جب زوردار سیٹی ماری۔۔۔۔تو ولید۔۔۔۔۔عباس۔۔۔۔

شہزاد۔۔۔۔کامران۔۔۔۔۔راحیل۔۔۔۔۔علی۔۔۔۔۔عاشر اور باقی سب بھی اسے پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھنے لگے۔۔۔۔۔مانو وہ کوئی آٹھواں عجوبہ ہو۔۔۔۔سب کے حیرت سے دیکھنے کے سبب شاہنزیب امبرس ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔

"یہ محبت بھی انسان سے کیا کیا کرواتی ہے" ولید مسکرا کر اس کا مذاق اڑاتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔۔

ایک اور یار" ماہنور کی ڈیمانڈ بڑھ گئی تھی۔۔۔"

پلیز ماہنور۔۔۔۔سب مجھے ہی دیکھ رہے ہیں" اس نے احتجاج کیا "
تھا۔۔۔۔

پلیز میرے لئے۔۔۔۔بس ایک بار اور" ماہنور نے جب محبت سے بلیک "
میل کیا۔۔۔۔تو بیچارا عاشق مجبور ہو کر۔۔۔امبرس ہونے کے باوجود
۔۔۔۔اس نے ایک بار پھر سے زوردار سیٹی مارئی ی تھی۔۔۔۔

تم مجھ سے اور کیا کیا کروانے والی ہو مانو؟؟" شاہنزیب اسے بیچارگی والی "
نظروں سے تکتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔جس کے جواب میں ماہ نور مسکرا کر
نفی میں گردن ہلانے لگی۔۔۔۔

تواب آرہے ہیں شاہ اور ماہ نور" ریشم نے جب اعلان کیا تو شاہنزیب نے "
صاف منع کر دیا۔۔۔پر ماہنور اکیلے ہی اٹھ کر اسٹیج پر آگئی۔۔۔۔

شاہ یہ تمہارے لیے۔۔۔۔تم نے کل میرے لئے گانا گایا تھا آج میں "
تمہارے لیے گانا چاھتی ہوں۔۔۔مانا تمہاری جیسی خوش آواز نہیں
ہوں۔۔۔پر دل سے گاہ رہی ہوں" ماہنور نے جب بھولے پن و محبت سے
کہا۔۔۔تو شاہنزیب کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر آئی۔۔۔۔۔

دل دھڑکے میں تم سے یہ کیسے کہوں
کے کہتی ہے میری نظر۔۔۔۔۔۔شکریہ
تم میری امنگوں کی شب کے لیے
آئے ہوں بن کے سحر۔۔۔۔۔۔شکریہ

ماہ نور شاہنزیب کا ہاتھ پکڑ کر اسے بیچ فلور پر خود ہی لے آئی تھی۔۔۔۔

شاہنزیب صرف اسے دیوانوں کی طرح دیکھ مسکرائے جا رہا تھا۔۔۔

ابھی تک میری روح میں چین ہے۔۔۔

ابھی تک میرا دل ہے بے تاب سا۔۔۔۔۔

یہ مانا ہو تم سامنے جلوہ گر۔۔۔۔۔۔۔

مگر مجھ کو لگتا ہے اک خواب سہ۔۔۔

پل بھر میں جہاں کے غموں سے مجھے۔۔۔۔۔

تم نے کیا ہے بے خبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شکریہ۔۔۔

شاہنزیب کے کندھے میں اپنی باھیں ڈال کر گا رہی تھی۔۔۔اس کی آنکھیں محبت ہی محبت جھلکا رہی تھیں۔۔۔

بس مجھے اتنا ہی آتا ہے شاہ۔۔۔سوری" ماہنور مسکرا کر اسے دیکھنے "
لگی۔۔۔پھر سب "اووووووووو" کی آوازیں نکالنے لگے۔۔۔پورا
ھال اووو کی آواز سے گونج رہا تھا۔۔۔

شاہ۔۔۔مانو نے تمہارے لئے اتنا بڑا گانا گایا ہے۔۔۔کچھ تو تمہیں بھی "
کرنا پڑے گا اس کے لئے" علی بھئی یا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں شاہ۔۔۔تھوڑا سہ مانو کی خاطر ہی ڈانس کر لو" شاہزیہ آپا التجائی انداز"
میں بولیں۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں تھوڑا سا کر لوں گا۔۔۔پر آپ سب کو میرا ساتھ دینا پڑے گا یہاں تک کہ شہزاد بھائی آپ کو بھی"اس نے کافی زور دیا تھا اپنے بھائی پر۔۔۔

تو شہزاد نے ہاں میں ہاں ملا دی۔۔۔۔۔

عشق ہائے۔۔۔۔۔۔۔ ھن۔۔۔۔۔۔ ھن۔۔۔۔۔۔۔۔ ھن۔۔۔۔
تیری آنکھوں کے متوالے کا جل کو میرا اسلام
زلفوں کے کالے کالے بادل کو میرا اسلام۔۔۔۔

شاہنزیب نے ماہنور کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے گایا اور تھوڑا جھک کر اداب کرنے لگا اور پھر اسکے بالوں کی ایک جوڑا پن۔۔۔۔جو نا جانے کب

شاہنزیب نے نیکل لی تھی۔۔۔اپنی جیب سے ہلکاسہ باہر نیکال کر آنکھ مارتے ہوئے دیکھائی۔۔۔جس پر ماہنور حیرت سے مسکرادی۔۔۔

اووو۔۔۔گھائل کر گئی مجھے یار

تیری پائل کی چھنکار۔۔۔

اوسوڑی سوڑی۔۔۔۔۔۔۔تیری سوڑی۔۔۔۔

ہر ادا کو سلام۔۔۔سلام عشق۔۔۔۔۔عشق۔۔۔عشق۔۔۔۔

سلام عشق۔۔۔۔۔۔

شاہنزیب نے فرش پر بیٹھ کر۔۔۔۔۔۔گھٹنوں کے بل۔۔۔اس کے خوبصورت پاؤں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ کر اس کے پاؤں میں خوبصورت سی پازیب پہناتے ہوئے گایا۔۔۔جس کے سبب ماہنور کا دل خوشی سے جھوم اٹھا تھا۔۔۔وہ اس حسین تحفے کے جواب میں جھک کر اداب کر کے بھاگ گئی

تھی۔۔۔۔اس نے جا کر ثانیہ اور راحیل کو کھینچا تھا تو وہ دونوں بھی بیچ فلور پر آ گئے تھے۔۔۔۔

تیری مستانی انجانی باتوں کو میرا اسلام

رنگوں میں ڈوبی ڈوبی باتوں کو میرا اسلام

ثانیہ نے راحیل کے گرد طواف کرتے ہوئے گایا تھا اور اسے جھک کر آداب کر رہی تھی۔۔۔

خوابوں میں کھو گئی میں

دیوانی ہو گی میں

او سوڑی سوڑی تیری سوڑی ہر ادا کو سلام۔۔۔۔۔

سلام عشق عشق عشق۔۔۔۔سلام عشق۔۔۔۔۔

شاہنزیب ولید اور اسماء کو ہاتھ سے پکڑ کر زبردستی کھینچ لایا تھا۔۔۔۔۔اسماء نے ولید کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے اداب کیا تھا۔۔۔اور انگلی کے اشارے سے اپنے دماغ پر گھوماتے ہوئے دیوانی ہونے کا اسٹیپ کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔ پھر بے جان ہو کر گرنے لگی۔۔۔ولید نے فوراہی اپنی باھوں میں تھاما تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جس پر راحیل ثانیہ۔۔۔۔۔شاہنزیب ماہنور انہیں ایک ساتھ مسکرا کر اداب کرنے لگے۔۔۔۔۔۔تو اسماء جھیپ گ ئی ی۔۔۔ولید نے اسے فوراسیدھا کھڑا کیا تھا۔۔۔اور خود بھی اسے ''سلام عشق۔۔۔ عشق۔۔۔۔۔ عشق۔۔۔۔۔۔سلام عشق'' کہ کر آداب کرنے لگا۔۔۔۔

تیرے ہاتھوں وچ مہندی کا رنگ پیلا ہے
تجھے سپنوں دا چنگا محبوب ملا ہے۔۔۔۔۔

شاہنزیہ آپا صباء کے ہاتھوں کی مہندی دیکھ کر گاہ رہی تھیں۔۔۔۔پھر شہزاد اور صبا کے گال کو ایک ساتھ پیار سے سہلاتے ہوئے گانے لگیں تھیں

۔۔۔۔۔

میری بنو پیاری پیاری

ساری دنیا سے نیاری

اسے ڈولی میں تو لے جاڈولیاں۔۔۔۔۔

رومیسا آپا نے ماہنور کی روشن پیشانی کا بوسہ لیا تھا۔۔۔۔۔۔پھر شاہنزیب کے ہاتھ میں سب کے سامنے ماہنور کا ہاتھ پکڑایا تھا۔۔۔۔جس پر شاہنزیب ماہنور ایک ساتھ خوش ہو کر رومیساء آپا کے گلے لگے۔۔۔۔۔

تیری میری نظر جو ملی پہلی بر۔۔۔۔

ہو گیا ہو گیا تجھ سے پیار۔۔۔۔

دل ہے کیا۔۔۔۔۔۔۔دل ہے کیا۔۔۔۔

جان بھی تجھ پہ نصار۔۔۔۔۔۔

میں نے تجھ پہ کیا اعتبار۔۔۔۔۔۔

شہزاد کو زبردستی راحیل اور شاہنزیب پکڑ کر بیچ فلور پر لے آئے تھے۔۔۔۔۔ شہزاد صرف صباء کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے گاہ رہا تھا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جس پر ماہنور اور ثانیہ صباء کو بھی ہاتھ پکڑ کر شہزاد کے برابر میں کھڑا کر کے مسکرا مسکرا کر کونیاں مارنے لگیں۔۔۔۔۔۔وہ تو پہلے ہی شرمیلی شرمیلی سی تھی۔۔۔۔۔ان دونوں کے چھیڑنے کے سبب۔۔۔۔اپنے دونوں ہاتھ سے چہرہ چھپا کر شرمانے لگی۔۔۔۔۔

اووووو۔۔۔۔۔اووووو۔۔۔

میں بھی تو تجھ پہ مر گئی

دیوانہ پن کیا کر گئی

میری ہر دھڑکن بے تاب ہے

پلکوں وچ تیرا خواب ہے

اسماء۔۔۔۔۔ماہنور نے صباء کو ایک ساتھ شہزاد پر دھکا دے دیا تھا تو وہ شہزاد کے سینے سے جا لگی تھی۔۔۔۔دونوں کی نظر ملی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جس پر سب خوب مسکرا مسکرا کر اس حسین لمحے کا لطف لے رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ گانے کے الفاظ صباء کے دل کی سچی ترجمانی کر رہے تھے۔۔۔۔۔وہ تیزی سے خود کو سمبھالتے ہوئے جھیپ کر ذرا دور ہٹ کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اوو۔۔۔جان سے بھی پیاری پیاری

جانیا کو سلام۔۔۔۔۔۔سلام عشق

عشق۔۔۔۔عشق۔۔۔۔عشق۔۔۔۔سلام عشق

راحیل ثانیہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے دوسرے ہاتھ سے سلام کرتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔۔۔جس پر شاہنزیب ماہنور۔۔۔۔۔۔اسماء ولیدان دونوں کو چھیڑنے کی نیت سے جھک جھک کر آداب کرنے لگے۔۔۔۔

میں تیرے عشق میں۔۔۔۔

دو جہاں واردوں۔۔۔۔

میرے وعدے پہ کر لے یقین۔۔۔۔۔

کہہ رہی ہے زمین کہہ رہا آسمان۔۔۔۔

تیرے جیسا دوجا نہیں۔۔۔۔۔۔۔

کامران کو جب ماہنور لینے آئی۔۔۔۔۔۔تو وہ اس وقت سعدیہ کی طرف کمر کر کے کھڑا تھا۔۔۔۔وہ صرف سعدیہ کے لئے گا رہا تھا اپنی دونوں باھیں کھول کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایسے جادو نہ ڈال وے۔۔۔۔

نہ آؤں میں تیرے نال وے۔۔۔۔

جوٹی تعریفیں چھوڑ دے۔۔۔۔۔

اب دل میرے دل سے جوڑ لے۔۔۔۔

بھابھی علی بھائی کو لے کر خود ہی فلور پر آ گئیں تھیں۔۔۔۔۔۔یہ گانا گاتے ہوئے ہاتھوں سے دل بنا کر انہیں دیکھا رہی تھیں جس پر علی کے چہرے پر تبسم بکھر آئی۔۔۔۔۔

اووو۔۔۔جوابھی ہے دل سے نکلی اس دعا کو سلام۔۔۔۔

سلام عشق۔۔۔۔ عشق۔۔۔۔۔ عشق۔۔۔۔۔۔۔ سلام عشق۔۔۔

کامران کہہ کر علی اور بھابھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دونوں کے کندھوں پر ہاتھ ایک ساتھ ہی رکھ لیا تھا۔۔۔۔جس پر علی بھئی یانے اسے گھور کر دیکھا تو اس نے فوراسوری کرتے ہوئے کندھے سے ہاتھ ہٹالیا اور بھابھی کو دیکھنے لگا۔۔۔۔جو اسے جھک کر آداب کرتے ہوئے۔۔۔۔۔۔ مسکرانے لگیں۔۔۔۔۔۔

تیری آنکھوں کے متوالے کا جل کو میرا اسلام

ولید نے اسماء کو سلام کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

زلفوں کے کالے کالے بادل کو میرا سلام

علی بھائی نے بھابھی کے بالوں کو سنگتے ہوئے گایا تھا اور اداب کیا۔۔۔۔۔۔

خوابوں میں کھو گئی میں۔۔۔۔

دیوانی ہو گی میں۔۔۔۔

ماہنور نے شاہنزیب کا کالر پکڑ کر مسکراتے ہوئے گایا۔۔۔۔۔۔

اوسوڑی۔۔۔۔سوڑی۔۔۔۔تیری سوڑی۔۔۔۔

ہر ادا کو سلام

ماہنور سے اس نے اپنا کالر چھوڑایا نہیں بلکہ بڑے پیار سے اسے دیکھ کر اداب کرنے لگا۔۔۔ جس کے جواب میں۔۔۔۔۔۔۔ماہنور نے مسکراتے ہوئے کالر چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔

سلام عشق۔۔۔ عشق۔۔۔ عشق۔۔۔ سلام عشق۔۔۔

ماہنور نے بھی جھک کر بڑے پیار سے اس کے سلام کا جواب دیا۔۔۔۔۔ دونوں ہی کی آنکھیں جھلملا اٹھی تھیں۔۔۔ولید نے اس حسین لمحے کو قید کر لیا تھا کمرے میں۔۔۔۔

"یہ کیا ہے؟؟؟"سعدیہ نے کامران کو میٹھائی سے بھری پلیٹ اس کی جانب بڑھتے دیکھا تو تعجب سے پوچھا تھا۔۔۔

میٹھائی ہے۔۔۔۔یہ گلاب جامن۔۔۔یہ رس ملائی۔۔۔یہ بیسن کے" لڈو۔۔۔۔یہ۔۔۔۔۔۔۔"وہ ابھی بول ہی رہا تھا ایک ایک میٹھائی پر انگلی رکھ رکھ کر...

"روکو۔۔۔۔یہ تو میں بھی جانتی ہوں پر تم لائے کیوں ہو؟؟؟ "

تمہیں کھلانے"کامران مسکراتے ہوئے بڑے پیار سے بولا۔۔۔ "

میں میٹھائی نہیں کھاتی"اس نے سرسری سہ کامران کی جانب دیکھ جواب" دیا اور مڑ کر جانے لگی۔۔۔۔

یار۔۔۔۔میں تو بہت دل سے لایا تھا۔۔۔ تھوڑی سی ہی چک لو"اس نے" کہا تو سعدیہ واپس مڑی تھی۔۔۔کامران کا انداز التجائی تھا جس کی وجہ سے

اس کے دل میں تھوڑا رحم پیدا ہوا تھا۔۔۔۔وہ کھانے کے لئے ہاتھ بڑھانے کا سوچ ہی رہی تھی۔۔۔

سر سے پاؤں تک لال مرچ ہو تم۔۔۔۔ایک دم تھیکی۔۔افففف" یہ" کہتا ہوا اپنی زبان منہ سے باہر نیکال کر "اف۔۔۔۔اف" کرنے لگا۔۔۔اس کی بات سن سعدیہ پیچ وتاب کھا گئی تھی۔۔۔"اس لیے سوچ رہا تھا تمہیں میٹھا میٹھا کھلاؤں تاکے تم میٹھی میٹھی سی ہو جاؤ" اس نے بڑے پیار سے چھیڑنے والے انداز میں کہا۔۔۔

تم۔۔۔۔تم اپنی لیمٹ میں رہو۔۔۔۔سمجھے۔۔۔۔۔پتا ہے تمھارا" پروبلم کیا ہے خود کو ضرورت سے زیادہ اسمارٹ سمجھتے ہو تم" یہ کہہ کر وہ اسے گھورتی ہوئی ایک دم مڑی تھی...اس کی گھنی خوشبودار زلفیں کامران

کے چہرے پر لگی تھیں۔۔۔۔اس کے بالوں کی دل چورا لینے والی مہک محسوس کی تھی کامران نے۔۔۔۔

کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔میں ہی کھالیتا ہوں" یہ کہہ کر مسکرا کر میٹھائی ی " کھانے لگا۔۔۔۔

کامران بھائی میٹھائی ہی کھاتے رہیں گے کیا؟؟؟؟۔۔۔میرے ساتھ " چلیں" ماہنور نے ہاتھ میں کیک پکڑا ہوا تھا اور دبی دبی آواز میں کامران سے بول رہی تھی۔۔۔

ارادے کیا ہیں؟؟؟؟" کامران نے ابرو اچکا کر پوچھا تھا۔۔۔ "

ارادے تو بڑے نیک سے ہیں" وہ معصوم سا چہرہ بنا کر بولی۔۔۔"بس اپنے" میاں جی کو کیک لگانا چاہتی ہوں" وہ شرمانے کی اداکاری کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

تو میں کیا کر سکتا ہوں اس میں ؟؟؟" وہ الجھ کر پوچھنے لگا۔۔۔۔ "

او۔۔۔۔ہووووو۔۔۔آپ تو کامران کے کامران ہی رہیں گے" وہ" جھنجھلا کر بولی۔۔۔۔۔

کیا بول رہی ہو؟؟؟۔۔۔میں کامران ہوں تو کامران ہی رہوں گا "

۔۔۔کوئی علامہ اقبال تھوڑی بن جاؤں گا۔۔۔کچھ بھی بولتی ہو مانو" وہ میٹھائی کھاتے ہوئے نفی میں گردن ہلاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

صحیح کہا کامران ہی ہیں آپ۔۔۔۔ تبھی تو سعدیہ پھنس نہیں رہی ہے "
آپ سے۔۔۔میں آپ کو مشورہ دیتی ہوں میری شاگردی میں
آجائیں۔۔۔سعدیہ یوں پٹے گی یوں" یہ کہ کر اس نے چٹکی بجاتے ہوئے
اترا کر کہا۔۔۔۔"اوو۔۔۔۔آپ باتوں میں لگا رہے ہو مجھے۔۔۔۔یہ لو کیمرا
پکڑو اور شاہنزیب کی تصویر بنانا" ماہنور نے یہ کہہ کر دوسرے ہاتھ سے
کیمرا اسے پکڑایا تھا۔۔۔۔

چلو" کامران اس کا کیمرہ مین بن کر آگے بڑھا۔۔۔۔"

شاہ" ماہنور نے دونوں ہاتھوں میں اپنے کیک کی کریم بھر لی تھی اور اب"
بڑے پیار سے شاہنزیب کے پیچھے کھڑے ہو کر اسے پکارنے لگی۔۔۔۔وہ
جیسے ہی ماہنور کی آواز پر مڑا۔۔۔ماہنور نے ایک لمحہ بھی ضائع نہ کیا اور اس
کے خوبصورت چہرے پر کیک کی کریم مل دی۔۔۔۔

کامران بھائی ی جلدی تصویر بنائی یں" ماہنور نے خوش ہوتے ہوئے کہا" تھا۔۔۔۔

کامران نے بھی فوراً تصویریں بنائیں تھیں۔۔۔۔سب خوب ہنس رہے تھے ۔۔۔

ماہ نور" شاہنزیب کھا جانے والی نظروں سے گھورتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔"

سوری۔۔۔۔۔پر اتنا تو حق بنتا ہے نا میرا" یہ کہتے ہوئے آنکھ مار کر " مسکرانے لگی۔۔۔۔

یہ لو شاہ۔۔۔۔ماہنور تم بھی ناں۔۔۔۔ناجانے کب بڑی ہو گی تم؟؟؟" "
رومیسا آپا اپنی قسمت پھوڑتے ہوئے بولیں "کوئی ایسے اپنے شوہر کے چہرے
پر کریم لگاتا ہے؟؟؟۔۔۔۔۔حد ہے تم سے" رومیساء آپا نے شاہنزیب کو
رومال دیا تھا اور ساتھ ساتھ ماہنور کو خوب ڈانٹ پلائی تھی۔۔۔۔

ماہنور کا پورا چہرہ اتر گیا تھا ڈانٹ کھا کر۔۔۔۔

ماہنور۔۔۔۔اب شاہ تمھارا شوہر ہے۔۔۔کوئی ی شرم لحاظ ہے یا نہیں"
؟؟؟"اسماء بھی ڈانٹنا شروع ہو گ ئی ی تھی۔۔۔۔

ارے وہ تو صرف مذاق کر رہی تھی" کامران نے ماہ نور کی سائیڈ لی "
تھی۔۔۔

شاہنزیب وہاں سے چپ چاپ چلا گیا تو ماہنور کو لگا وہ بھی بہت غصہ ہو گیا ہے۔۔۔۔ماہنور سر جھکا کر ان کی ڈانٹ سننے لگی۔۔۔۔

اب نظر کیوں جھکالی ہے۔۔۔۔دیکھو میری طرف"آپا نے کہا تھا جس پر "اس نے نظریں اٹھائیں۔۔۔۔۔تو اس کی نظر سب سے پہلے شاہنزیب پر پڑی تھی جو رومیساء آپا کی سیدھ میں دور کھڑا تھا اور مسکرا رہا تھا۔۔۔۔وہ بالکل پلر کے پاس کھڑا تھا۔۔۔۔

مزا آرہا ہے؟؟؟"شاہنزیب ابرو اچکا کر۔۔۔۔۔۔اشارے سے مزاق" اڑاتے ہوئے استفسار کر رہا تھا۔۔۔

ماہنور سمجھ گ ئی ی تھی اسے کوئی برا نہیں لگا۔۔۔وہ تو بس فورا فورا بدلا اتار رہا ہے۔۔۔

اچھا بچو۔۔۔میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں" وہ گھور کر آنکھوں ہی آنکھوں" میں بات کر رہی تھی۔۔۔

پہلے آپا سے تو نمٹ لو۔۔۔پھر آنا۔۔۔۔مانو بلی" شاہنزیب خوب لطف" لے رہا تھا۔۔۔اس کی بیچارگی والی حالت دیکھ۔۔۔۔

اب تم بچ کر دیکھاؤ مجھ سے۔۔۔میں بتاتی ہوں تمھیں۔۔۔بس ویٹ" اینڈ واچ" وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں دھمکیاں دے رہی تھی۔۔۔۔جس پر ایک گہری تبسم شاہنزیب کے چہرے پر بکھر آئی تھی۔۔۔آپا نے جب ماہنور کو آنکھوں سے اشارے کرتے دیکھا تو فورا پیچھے مڑئی یں۔۔۔۔۔پر شاہنزیب پھرتی سے پلر کے پیچھے چھپ گیا تھا۔۔۔۔

وہاں کیا دیکھ رہی ہو؟؟؟۔۔۔۔میں یہاں کھڑی ہوں ماہ نور۔۔۔۔اب " شاہ سے معافی مانگو" انہوں نے برہمی سے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

شاہنزیب پلر کے پیچھے سے نکل کر ماہنور کے برابر میں آکر شریف بن کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

شاہ برا مت ماننا۔۔۔۔بچی ہے ابھی۔۔۔وہ۔۔۔۔تم تو جانتے ہو ناں" ۔۔۔۔۔مانو۔۔۔۔اور اس کی بیوقوفانہ شرارتوں کو" رومیساء آپا نے التجائی ی انداز میں معافی مانگی تھی اور پھر ماہنور کو گھور رہی تھیں کہ وہ کیوں چپ ہے وہ بھی مانگے۔۔۔

سوری" ماہ نور نے نظر جھکا کر کہا تھا۔۔۔۔جس پر شاہنزیب بڑی مشکل" سے اپنی ہنسی کنڑول کر رہا تھا۔۔۔۔۔

شاہنزیب نے صرف اثبات میں سر ہلا کر معافی دی تھی۔۔۔

ماہنور بغیر شاہنزیب کو دیکھے۔۔۔منہ بسور کر۔۔۔۔میک اپ روم میں چلی گئی تھی۔۔۔۔

شاہ بچی ہے ابھی۔۔۔تم صرف مذاق لینا اسے" رومیساء آپا نے ماہنور کو ماں" بن کر پالا تھا اور وہ شاہنزیب سے ڈر رہی تھیں۔۔۔کے کہیں وہ ماہنور کے ہسبینڈ ہونے کے ناطے برا نہ مان جائے۔۔۔۔

آپا کیا ہو گیا ہے؟؟؟۔۔۔بس کر دیں۔۔۔۔میں صرف ماہ نور کو تنگ کر " رہا تھا اور اگر وہ مجھ سے مذاق نہیں کرے گی تو پھر کس سے کرے گی

۔۔۔۔۔آپ بھی ناں۔۔۔۔خواہ مخواہ اسے اتنا ڈانٹ دیا۔۔۔۔اب روئے

گی بیٹھ کر۔۔۔میں دیکھتا ہوں اسے" یہ کہہ کر مسکراتا ہوا چلا گیا تھا ۔۔۔۔رومیساء آپا کے دل کو شاہنزیب کی بات سن۔۔۔۔۔کافی سکون ملتا تھا۔۔۔۔

رور ہی ہو؟؟" شاہنزیب کمرے میں داخل ہوا تو ماہنور صوفے پر بیٹھی" ہوئی ی تھی۔۔۔اس نے داخل ہوتے ہی دروازہ اندر سے لاک کر لیا تھا۔۔۔۔

روئے میرے دشمن" ماہنور گراتے ہوئے اسے دیکھ بولی۔۔۔"تم وہاں" سے چپ چاپ کیوں چلے گئے تھے؟؟" وہ ابرو اچکا کر پوچھ رہی تھی۔۔۔ شاہنزیب اس کے پہلو میں بیٹھ کر مسکرانے لگا۔۔۔۔"شرم تو آئی نہیں ہو گی اپنی بیوی کو سب کے سامنے ذلیل کروا کر۔۔۔۔کھڑے پیچھے مزے

لے رہے تھے"اس نے بیوی کا لفظ کافی جتاتے ہوئے ادا کیا۔۔۔اور اسے غصے سے گھور کر منہ بسور بولی۔۔۔۔

بیوی؟؟؟۔۔۔آپ میری بیوی ہیں؟؟؟"وہ انجان بننے کی اداکاری" کرنے لگا۔۔۔۔

اچھا جی۔۔۔اداکاری کی جا رہی ہے وہ بھی میرے ساتھ۔۔۔۔۔چلو" واپس دو۔۔۔۔۔ابھی کے ابھی میرا سارا سامان جو تم نے چوری کیا ہے واپس کرؤ۔۔۔۔۔خاص طور پر بال پن۔۔۔"اس نے کمر پر ایک ہاتھ ٹیکاتے ہوئے کسی بڑی بی کی طرح مانگا تھا۔۔۔

بال پن تو نہیں ہے۔۔۔۔۔یہ جوڑا پن ہے۔۔۔جس پر سفید پھول بنا ہوا " ہے"وہ مسکراتے ہوئے دیکھا کر کہنے لگا۔۔۔۔

ہاں یہی۔۔۔۔واپس دو" یہ کہہ کر اس کے ہاتھ سے جھپٹنے کی کوشش "
کرنے لگی۔۔۔اس نے تھوڑی دیر ماہنور کو ستایا۔۔۔پھر جوڑا پن اپنی جیب
میں ڈال کر

ارے یار تم تو برا ہی مان گ ئی یں۔۔۔۔زیادہ ہو گیا ناں؟؟؟۔۔۔۔چلو "
آئی یندہ خیال رکھوں گا۔۔۔۔بس" یہ کہہ کر مسکرانے لگا

مجھ سے معافی منگائی ی ہے تم نے وہ بھی سب کے سامنے۔۔۔۔کم از کم "
اکیلے میں تو مغرور شخص۔۔۔۔مجھ سے معافی مانگو" وہ غصے سے تکتے ہوئے
بولی۔۔۔۔

بول تو رہا ہوں اب نہیں کروں گا۔۔۔۔بچے کی جان لو گی کیا؟؟؟" وہ "
لاپرواہی سے بولتا ہوا۔۔۔۔۔اسے محبت بھری نگاہ سے تکنے لگا۔۔۔۔
اچانک جنید جمشید کا خیال آ گیا

کیا کر رہے ہو؟؟؟" ماہنور نے اسے کمرے کے چاروں طرف دیکھتا ہوا اور "
چیزوں کو ادھر ادھر کرتا دیکھا۔۔۔۔تو الجھ کر استفسار کیا۔۔۔

پکا کر رہا تھا کہ جنید جمشید تو نہیں چھپے ہوئے یہاں۔۔" اس نے کہا تو ماہنور "
کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر آئی۔۔۔۔وہ مسکراتی ہوئی ی حسین سی باربی
ڈول لگ رہی تھی۔۔۔۔شاہنزیب کا دل اس کی طرف تیزی سے مائی ل
ہو رہا تھا۔۔۔۔جذبات دونوں کے سلگ رہے تھے۔۔۔۔۔اس کی
مسکراہٹ مزید بہکا رہی تھی۔۔۔۔

شاہ ایسے مت دیکھو۔۔۔مجھے شرم آتی ہے" ماہنور اپنا چاند سہ چہرہ صوفے "
سے لگا کر گویا ہوئی ی۔۔۔

بیوی ہو میری۔۔۔۔اتنا تو حق ہے ناں؟؟؟" یہ کہ کر اس کے مزید "
قریب آنے لگا۔۔۔۔

اس ظالم حسینہ کا چہرہ خود اپنی جانب کر لیا۔۔۔ماہنور کی جان نیکل رہی تھی۔۔۔۔دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔وہ جتنا نزدیکی بڑھا رہا تھا۔۔۔۔اتنا ہی سانس رکتا ہوا معلوم ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔ماہنور نے دونوں ہاتھوں سے صوفے کو مضبوطی سے پکڑ لیا تھا۔۔۔۔وہ مزید نزدیک آیا تو ماہنور کی مہک دیوانا کرنے لگی۔۔۔۔ماہنور نے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔آج شاہنزیب بہک جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔۔۔ناجانے اگلے ہی لمحے کیا ہو گیا دل کو۔۔۔۔۔چونک کر خود ہی ماہنور سے دور ہٹا۔۔۔۔۔اس لمحہ جیسے ضمیر

نے پورے وجود کو جھنجھوڑ دیا ہو۔۔۔۔۔۔۔وہ ماہنور کو دیکھنے لگا۔۔۔۔جو اپنا آپ اس کے حوالے کر چکی تھی۔۔۔۔۔۔

کہاں گیا؟؟؟"اپنے دل کی دھڑکنوں کو آرام سے چلتا ہوا محسوس کر"

۔۔۔۔۔۔آنکھ کھول۔۔۔۔۔۔دیکھنے لگی۔۔۔۔شاہنزیب وہاں وجود ہی نہ تھا۔۔۔۔۔کمرے کا دروازہ بھی کھلا ہوا تھا

شاہ کہاں ہے؟؟؟"ماہنور نے اسماء سے پوچھا تھا۔۔۔"

"وہ باہر گیا ہے ولید کے ساتھ "

کیا؟؟۔۔۔۔۔۔ولید بھائی کے ساتھ۔۔۔۔۔ولید بھائی بھی ناں کبھی" کبھار مجھے اپنی سوتن معلوم ہوتے ہیں۔۔۔"ماہنور چڑ کر کہہ رہی تھی۔۔۔۔

اوو۔۔۔ہیلو۔۔۔۔اسکیوزمی۔۔۔۔شاہ خود لے کر گیا ہے ولید"
کو۔۔۔۔ورنہ ولید تو میرے ساتھ تھا۔۔۔مجھے بلکہ شاہ اپنی سوتن لگنے لگا
ہے۔۔۔۔۔جب سے یہاں آئی ی ہوں۔۔۔ولید مجھ سے زیادہ شاہ کے
ساتھ وقت گزارتا ہے"اسماء جوابی کروائی ی کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

ولید میں اسے سب بتادوں گا"شاہنزیب نے اپنی روشن پیشانی پر ہاتھ ملتے"
ہوئے پریشان ہو کر کہا تھا۔۔۔وہ دونوں ہال سے کافی دور آ گئے تھے چلتے
چلتے۔۔۔۔

کیا کہہ رہے ہو؟؟؟"۔۔۔ولید اس کی بات پر چونک اٹھا تھا۔۔۔"

یار میں اسے اندھیرے میں رکھ رہا ہوں۔۔۔۔جو غلط ہے۔۔۔دھوکہ " دے رہا ہوں میں اسے۔۔۔۔اور یہ مجھ سے نہیں ہو گا۔۔۔۔۔وہ خود کو میرے حوالے کر رہی ہے۔۔۔۔میرا ضمیر مجھے ملامت کرنے لگا ہے "شاہنزیب وہاں پاس رکھے پتھر پر بیٹھ کر روہانسہ آواز میں گویا ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔

شاہ ہر بیوی یہی کرتی ہے۔۔۔۔تم کیا چاہتے ہو دور دھکیل دیتی تمھیں " " خود سے

ہاں میں جانتا ہوں ہر بیوی یہی کرتی ہے۔۔۔پر ہر شوہر میری طرح " " دھوکے باز نہیں ہوتا

کیا دھوکا دیا ہے تم نے ؟؟۔۔۔جو کیا تھا وہ تم نے اسی کی بھلائی ی کی خاطر" کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس طرح تو میں بھی دھوکے باز ہوں۔۔۔۔میں نے بھی اسماء کو دھوکا دیا ہے۔۔۔نہ صرف دھوکا اسے آج تک دھوکے میں ہی رکھتا آیا ہوں۔۔۔۔"ولید سمجھانے کی غرض سے بول رہا تھا۔۔۔۔

تمہارے دھوکے اور میرے دھوکے میں زمین آسمان کا فرق ہے " ۔۔۔۔۔"شاہنزیب پریشانی کے عالم میں کھڑا ہوا۔۔۔۔۔۔

کوئی فرق نہیں ہے۔۔۔۔۔اگر ابھی میں جا کر اسماء کو بتا دوں کہ جو اسے" جاب ملی تھی وہ میں نے دلائی تھی۔۔۔۔وہ گاڑی۔۔۔۔۔بنگلہ میں نے دیا تھا۔۔۔۔۔۔سب کچھ۔۔۔۔۔جو کچھ اس کے پاس ہے۔۔۔۔۔۔۔جو وہ سمجھتی ہے کہ اس نے اپنی قابلیت کے بل بوتے پر حاصل کیا ہے۔۔۔۔۔وہ اس کی قابلیت نہیں تھی۔۔۔۔وہ میری محبت تھی جو میں اس پر دونوں

ہاتھوں سے لوٹا رہا تھا۔۔۔میں نے ایک سال کے اندر اندر اسے اتنا امیر کر دیا جتنا وہ بننے کی عار ضور کھتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ بات اس کے سگا بھائی راحیل بھی جانتا ہے۔۔۔۔لیکن وہ خاموش رہا کیونکہ میں ٹھیک تھا اپنی جگہ۔۔۔۔اسی طرح جو تم نے کیا وہ ٹھیک ہے۔۔۔۔اسی لئے داد و شہزاد اور میں خاموش ہیں'' ولید نے شاہنزیب کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اُسے سمجھایا تھا۔۔۔۔۔۔

پر میرا ضمیر نہیں مان رہا۔۔۔وہ مجھے جھنجھوڑ رہا ہے۔۔۔۔میں اسے سب '' کچھ بتا دینا چاہتا ہوں۔۔۔۔اپنی ن ئ ی زندگی کا آغاز جھوٹ سے نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ماہنور مجھ سے بہت محبت کرتی ہے۔۔۔۔وہ سمجھے گی میرے جذبات کو۔۔۔۔ سمجھے گی کیوں کیا میں نے یہ سب۔۔۔۔''شاہنزیب گھمبیر لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔وہ پُر امید تھا کہ ماہنور اسے سمجھے گی۔۔۔۔۔

ہاں دادو اور شہزاد تو نفرت کرتے تھے تجھ سے" ولید طنزیہ سمجھانے کی "
نیت سے کہنے لگا۔۔۔۔ "تبھی تو چار سال بعد جا کر مانیں ہیں۔۔۔۔۔تجھے کیا
لگتا ہے تو جا کر کہے گا ماہنور میں وہی لڑکا ہوں جس نے تمہاری برات والے
دن دولہے کو اٹھالیا تھا۔۔۔۔ تمہارے والد جس صدمے سے چل بسے
۔۔۔۔وہ صرف میری ایک مس انڈر اسٹینڈ نگ کی وجہ سے ہوا
۔۔۔۔۔۔۔۔میں بہت افسردہ ہوں۔۔۔۔۔۔یہ کہو گے تم؟؟؟۔۔۔۔اور
۔۔۔۔۔۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے وہ تمہیں معاف کر دے گی اور کہے گی جو ہوا
اسے بھول جاؤ شاہ۔۔۔۔۔یہ سوچ رہے ہو تم؟؟؟۔۔۔۔۔یار
۔۔۔۔۔۔۔۔ہوش کرؤ"۔۔۔۔۔۔۔۔ولید اس کا بازو جھنجھوڑتے ہوئے
۔۔۔۔۔۔"شہزاد کے بڑے اہو تھے ملک صاحب تو اس کا اتنا سخت ردِ عمل
دیکھا تھا ہم نے۔۔۔۔۔پہلے وہ مگے۔۔۔۔۔پھر گھر میں گھسنے نہ دینا۔۔۔
تمہیں ماہنور سے کوئی رابطہ تک نہیں رکھنے دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پھر ماہنور
کے تو ملک صاحب والد تھے۔۔۔ یتیم ہو گئی تھی وہ۔۔۔۔سوچا ہے تم

نے؟؟؟۔۔۔۔۔وہ تمہیں اتنی آسانی سے معاف کر دے گی۔۔۔۔۔یہ سوچ رہے ہو تم؟؟؟؟۔۔۔۔۔تو میرے دوست خوابوں کی دنیا سے باہر آؤ۔۔۔۔۔وہ تمہیں سزا دے گی۔۔۔۔اسے اگر پتا چل جائے ساری حقیقت۔۔۔۔تو وہ خود بھی تڑپے گی اور تمہیں بھی تڑپائے گی۔۔۔۔۔۔ ابھی تو تم اپنی ضمیر کو سکون دینا چاہتے ہو اسے بتا کر۔۔۔۔۔پر تب کیا ہو گا جب ماہنور غصے میں آ کر طلاق کا مطالبہ کر ڈالے گئی۔۔۔۔۔اب خود فیصلہ کرؤ اپنے ضمیر کو سکون دینا چاہتے ہو یا زندگی بھر ماہنور کے ساتھ رہنا چاہتے ہو" وہ شاہنزیب کو دوست ہونے کی ناطے سمجھا رہا تھا۔۔۔۔۔

ولید جانے لگا تھا فیصلہ شاہنزیب پر چھوڑ کر۔۔۔۔

سچ کبھی نہیں چھپتا۔۔۔ایک نہ ایک دن سامنے آ ہی جاتا ہے۔۔۔اسے " کسی اور سے یہ بات معلوم ہوئی تو مجھے کبھی معاف نہیں کرے گی" یہ کہہ کر شاہنزیب اپنا سر پکڑ کر۔۔۔اپنی قسمت پر ماتم کرنے لگا۔۔۔۔

" اسے کوئی کبھی نہیں بتائے گا تم فکر نہ کرؤ۔۔۔اپنی راہ میں آنے والے پھولوں کو چنو۔۔۔۔کانٹوں کی پرواہ تب کرنا جب وہ سامنے آئی یں ۔۔۔" یہ کہہ کر ولید مڑ کر واپس آیا تھا۔۔اسے سچے دوست کی طرح دلاسہ دینے۔۔۔۔

" عشق نے نکما کر دیا تمھیں میرے دوست ورنہ آدمی تم بھی بڑے کام کے تھے۔۔۔۔۔یہ کہہ کر ولید نے شاہنزیب کی کمر کو تھپتھپایا تھا۔۔۔۔

شاہنزیب دولہے کے لباس میں نہایت ہی حسین ترین لگ رہا تھا مانو کوئی ی شہزادہ ہو۔۔۔وہ سفید رنگ کی شیر وانی جس پر مہرون رنگ کی کڑھائی ہوئی تھی۔۔۔اور چوڑی دار پاجامہ زیب تن کیے ہوئے تھا۔۔۔دونوں بھائیوں کا لباس ایک جیسا تھا۔۔۔۔

شہزاد کو دادو نے افتخار صاحب کی شادی کی پگڑی پہنائی تھی پر شاہنزیب کو ملک صاحب کی۔۔۔۔اس کی ماں آنکھوں میں سرمہ لگا کر ابھی ابھی گ ئی یں تھیں۔۔۔وہ ولید کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔"تم آگئے اندر آؤ جلدی۔۔۔"شاہنزیب نے کہا تو ولید کمرہ اندر سے لاک کر کے اس کے پاس آکر کھڑا ہوا

کچھ بات ہوئی ہے کیا؟؟؟۔۔۔میرے جانے کے بعد" شاہنزیب "
پریشان نظر آرہا تھا اس لئے ولید نے پوچھا۔۔۔

میں سلون گیا تھا وہاں میری ملاقات شارق سے ہوئی۔۔۔وہ مجھے بہت " عجیب نگاہوں سے دیکھ رہا تھا جیسے سب پتا چل گیا ہو اسے۔۔۔اس نے مجھے مبارکباد بھی ایسے دی۔۔ جیسے کھلا طنز کا تیر چلا رہا ہو۔۔۔" شاہنزیب نے پریشان لہجے میں اسے بتایا

یار دل میں چور ہے تمہارے اس لیے تمہیں ایسا لگ رہا ہے۔۔۔اسے " کیسے پتہ چل سکتا ہے کچھ بھی؟؟؟۔۔تم خواہ مخواہ پریشان ہو رہے ہو" یہ کہہ کر وہ بیڈ پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں نفرت تھی میرے لیے۔۔۔دل میں چور ہونا الگ بات ہے اور سامنے والے کی نظروں میں نفرت نظر آنا یہ ایک الگ بات ہے ولید" وہ کافی جتاتے ہوئے بولا۔۔۔

"چلو میں مان لیتا ہوں۔۔۔پر تم خود سوچو نہ تم اغوا کرتے وقت وہاں موجود تھے نہ جب ہم پھینکنے گ ئ ے تب۔۔۔۔۔اگر اسے کوئی ثبوت ملے گا بھی تو تمہارے خلاف نہیں ہو سکتا۔۔۔اگر پھنسیں گے تو وہ میں اور شہزاد ہوں گے۔۔۔تم نہیں۔۔۔۔وہ تھوڑی جانتا کہ تم ماہنور سے محبت کرتے ہو بچپن سے۔۔۔۔وہ کبھی تم تک نہیں پہنچ سکتا۔۔۔جیسے دنیا کی نظر میں تم سعدیہ سے محبت کرتے تھے اور تم نے صرف جذبات میں آکر ماہنور سے شادی کی وہی نظریہ شارق کا ہے اور رہی بات نفرت کی۔۔۔۔۔تو تم بھول رہے ہو محبت اس کی بھی سچی ہے ماہنور سے۔۔۔۔ابھی آج تک کنوارا ہے ۔۔۔۔اسے پتا چل گیا ہو گا کے آج رخصتی ہے ماہنور کی۔۔۔ تبھی تمھیں

نفرت سے دیکھ رہا ہو گا کیونکے سب کی طرح اسے بھی لگا ہو گا کے تم واپس آکر چھوڑ دو گے ماہنور کو۔۔۔پر تم نے اس کی آخری امید بھی توڑ دی۔۔۔ پکڑ کر اسے اپنے بس یہی وجہ ہو گئی" ولید نے زبردستی شاہنزیب کا ہاتھ برابر میں بیٹھا کر سمجھایا تھا۔۔۔

پتا نہیں یار۔۔۔دل نہیں مان رہا۔۔۔ایک عجیب سی بے چینی ہے دل کو " ۔۔۔۔گھبراہٹ ہو رہی ہے جیسے کچھ غلط ہونے والا ہے۔۔۔۔" شاہنزیب پریشانی میں گرفتار تھا پہلے ماہنور کا خواب دیکھنا۔۔۔۔پھر شارق کی آنکھوں کی نفرت۔۔۔۔شاہنزیب کو پریشان کر گ ئی ے تھے۔۔۔۔

یار۔۔۔۔یہ گھبرانا تم پر نہیں جچتا۔۔۔تم شیر ہو شاہ" ولید نے اس کی پیٹھ " تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔جب میری جان پر بنتی ہے تو مجھے گھبراہٹ ہوتی ہے۔۔۔۔ماہنور میری جان ہے اور میرا دل کہہ رہا ہے کچھ غلط ہونے والا ہے۔۔۔۔کچھ برا۔۔۔۔بہت برا" شاہنزیب کا دل اسے آنے والے خطرے کی پہلے ہی خبر دے رہا تھا۔۔۔

" یار میں تجھے کیسے سمجھاؤں کچھ غلط نہیں ہونے والا تمہیں ہمیشہ ہر چیز کے لیے لڑنا پڑا ہے۔۔۔کچھ آسانی سے نہیں ملا۔۔۔اس لیے تم گھبرا رہے ہو یہ دیکھ کہ تمہیں اتنی آسانی سے ماہنور مل رہی ہے۔۔۔۔۔۔پر یار زندگی بار بار تھوڑی امتحان لیتی ہے۔۔۔۔وہ لے چکی ہے تمھارے صبر کا امتحان اور تم پاس ہوئے ہو اب فکر چھوڑو۔۔۔۔۔۔آج تمہاری شادی ہے وہ بھی اس لڑکی سے جسے تم جان کہتے ہو اپنی۔۔۔ان خوبصورت حسین لمحوں کو یوں پریشان ہو کر برباد نہ کرؤ۔۔۔۔بھول جاؤ سب کچھ۔۔۔جو ہو گا دیکھا جائے گا اور اگر لگ رہا ہے کچھ غلط ہونے والا ہے تو ارادہ بدل لو۔۔۔۔کوئی کچھ

نہیں کہے گا۔۔۔تم پھر کبھی لے جانا اسے حویلی'' ولید نے کہا تو شاہنزیب نفی کرتے ہوئے کھڑا ہوا۔۔۔

'' نہیں ماہنور کا ارمان ہے اور میں اس کا ارمان پورا کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ہم جائیں گے'' شاہنزیب نے سنجیدگی سے کہا تو ولید بھی اس کے ساتھ کھڑا ہوتے ہوئے بولا ''تو فکر مت کر یار۔۔۔کچھ بھی ہو گا میں سمبھالوں گا تم آرام سے بھابھی کے ساتھ جاؤ'' ولید نے پر اعتماد لہجے میں کہا۔۔۔تو شاہنزیب اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔

'' سعدیہ کو دیکھا ہے کہیں؟؟؟۔۔۔یا۔۔۔وہ بھی پارلر گئی ہوئی ہے؟؟؟'' کامران پورا تیار ہو چکا تھا۔۔بیڈ پر سعدیہ کے کپڑے رکھے دیکھ وہ اسماء سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

"وہ پالر نہیں گئی۔۔۔کیوں؟؟؟۔۔۔کوئی کام ہے اس سے تمہیں؟؟؟ "

ہاں۔۔۔۔"اثبات میں سر ہلاتے ہوئے۔۔۔۔"نہیں۔۔"فورا " اگلے ہی لمحے نفی میں گردن ہلا کر۔۔۔۔"مطلب ہاں۔۔۔اچھا ہے کہاں وہ؟؟؟؟"کامران سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ جواب کیا دیے۔۔۔وہ کافی دیر سے سعدیہ کو ڈھونڈ رہا تھا مگر وہ کہیں نظر نہیں آ رہی تھی اس لیے اسماء سے استفسار کرنے لگا۔۔۔کام تو اسے کوئی نہ تھا بس دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ کیسی حالت میں ہے۔۔۔وہ جانتا تھا کہ آج سعدیہ کے ل ئ ے بہت بھاری دن ہے۔۔۔وہ کہیں نہ کہیں سب سے چھپ کر رو رہی ہو گی۔۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔میں نے تو خود اسے بہت دیر سے نہیں دیکھا"اسماء نے " جواب دیا اور شاہنزیب کے کمرے کا دروازہ بجانے لگی۔۔۔۔

"یہ کمرہ اندر سے لاک کیوں کر رکھا ہے شاہ نے؟؟؟" کامران پریشان ہو کر گویا ہوا۔۔۔اس کے ماتھے پر بل پڑ گئے تھے

"بے فکر ہو جاؤ۔۔۔۔اندر تمہاری سعدیہ نہیں ہے۔۔۔۔میرا ولید ہے" "اسماء۔۔۔۔۔یہ کہہ کر چھیڑتے ہوئے مسکرانے لگی

"کیا ہوا یار؟؟؟۔۔۔۔دروازہ کیوں بجا رہی ہو؟؟؟۔۔۔آتو رہا ہوں" ولید نے جھنجھلاتے ہوئے کہہ کر دروازہ کھولا تو کامران نے فوراً پورے کمرے میں نظر دوڑائی تھی اور یہ دیکھ کر کہ سعدیہ یہاں بھی نہیں ہے ۔۔۔۔اسے سکون اور فکر کی ملی جلی کیفیات ایک ساتھ لاحق ہوئیں تھیں۔۔۔۔۔

اگر وہ شاہ کے کمرے میں بھی نہیں ہے۔۔۔تو کہاں ہے؟؟؟"کامران "
۔۔۔۔یہ سوچ کر اسے باہر ڈھونڈنے چلا تھا۔۔۔

یار ولید۔۔۔کیا ہو گیا ہے تمہیں؟؟؟۔۔۔ایک تو پہلے تم حویلی چلے گئے "
ڈیکوریٹ کروانے۔۔۔بغیر مجھے بتائے اور واپس آ کر بھی سب سے پہلے مجھ
سے ملنے کے بجائے شاہ کے کمرے میں چلے آئے ہو۔۔۔۔تیار نہیں ہونا
تمہیں؟؟؟"اسماء شکوہ کر رہی تھی۔۔۔

اچھا بھائی میں تیار ہو کر آتا ہوں"اسماء کی باتیں ولید کے چہرے پر تبسم "
لے آئیں تھیں۔۔۔وہ پیچھے مڑ۔۔۔۔شاہنزیب کو دیکھتے ہوئے بول کر چلا
گیا۔۔۔۔

بابا آپ نے سعدیہ کو دیکھا ہے؟؟؟" کامران نے پورا گارڈن گھوم لیا تھا " پر وہ اسے کہیں نظر نہیں آرہی تھی۔۔۔وہ پریشان ہو کر مالی بابا سے پوچھنے لگا۔۔۔

ہاں میں نے انہیں اسٹور روم میں جاتا ہوا دیکھا تھا بہت دیر پہلے" انکے " جواب دیتے ہی کامران فورا بھاگتا ہوا اسٹور روم میں پہنچا تھا۔۔۔ادھر ادھر دیکھ رہا تھا پھر اچانک اسے رونے کی آواز آئی۔۔۔۔وہ چلتا ہوا اندر کی جانب آیا تو سامنے سعدیہ کو پایا۔۔۔۔وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔۔۔یہ دیکھ اس کے پاؤں وہیں تھم گئے۔۔۔

رو لو۔۔۔آج جتنا شاہ کے نام پر رونا چاہتی ہو۔۔۔آج کے بعد " شاہنزیب کے نام پر نہیں رونے دوں گا تمھیں" وہ دل ہی دل۔۔۔ارادہ پکا کر۔۔۔۔وہیں کھڑا ہو گیا۔۔۔سعدیہ کو روتا دیکھ کر دل چاہا کہ بس اسے

سینے سے لگالے۔۔۔اور ساری دنیا کے غموں سے اس کا دامن چھڑا لے۔۔۔

وہ کھڑی ہوئی آنسو صاف کر کے تو اس کا نیٹ کا دوپٹہ وہاں رکھی لوہے کی الماری جو ٹوٹی ہوئی تھی اس میں پھنس گیا اس نے نیکالنا چاہا آرام سے۔۔۔پر نکل ہی نہیں رہا تھا۔۔۔پہلے ہی عجیب سی کیفیت تھی اس کی۔۔۔اوپر سے دوپٹہ نکلنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔وہ جھنجھلا گ ئی ی۔۔۔اس نے زور سے آخر کار دوپٹے کو کھینچ لیا۔۔۔دوپٹہ کیونکے نیٹ کا تھا اس ل ئی ے سعدیہ کے غصے کی تاب نہ لا سکا اور پھٹ گیا۔۔۔۔

سعدیہ اپنا سارا غصہ اس بے جان الماری پر نیکالنے کے لئے اسے زور زور سے ہاتھ مارنے لگی

یہ بے وقوف لڑکی کیا کر رہی ہے؟؟؟"کامران نے جب اسے الماری کو" مارتا ہوا دیکھا تو فورا فکر مند ہو کر بول اٹھا۔۔

کامران بھاگتا ہوا آیا تھا۔۔۔سعدیہ نے زوردار ہاتھ جب الماری کو مارا تو الماری اس کی تاب نہ لا سکی اور اس پر گرنے لگی۔۔۔کامران نے سعدیہ کو بجلی کی تیزی سے آکر اپنے سینے سے لگا لیا۔۔۔الماری ان پر گری۔۔۔۔۔ تو وہ دونوں زمین پر گرے۔۔۔۔

فرش پر سعدیہ تھی۔۔۔۔۔۔۔اس پر کامران اور کامران کے پیٹھ پر الماری گرئی ی ہوئی تھی۔۔۔جو کافی بھاری بھر کم تھی۔۔۔۔

آہ"کامران پر الماری گرئی ی جس کی سبب نا صرف اس کے کپڑے پھٹ" گئے تھے بلکہ اس کے جسم میں الماری کے ٹوٹے ہوئے پٹ کی نیکلی ہوئی

کیل بھی گھس گئی تھی۔۔۔جس کی وجہ سے وہ تکلیف کی شدت کے مارے بے ساختہ چیخ اٹھا تھا۔۔۔۔

کامران"کامران نے اپنے دونوں ہاتھ کو فرش پر جمع کر اس کے وزن سے" الماری اور خود کو اٹھانے کی کوشش کی تھی۔۔۔سعدیہ یہ دیکھ رہی تھی کہ کیسے کامران اتنی تکلیف کو برداشت کر رہا ہے۔۔۔۔مگر اسے ایک کھروچ تک آنے نہیں دے رہا۔۔۔۔سعدیہ کی آنکھیں اس لمحے آنسوں سے بھر آئی یں تھیں۔۔۔اس نے بہت محبت سے ایک بار اس کا نام پکارا

سعدیہ"کامران کراہ کرب کی شدت سے اپنے دونوں ہاتھوں پر وزن لیے" سعدیہ کو دیکھ بولا۔۔۔۔وہ خود سعدیہ سے ڈسٹینس برقرار رکھنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا پر کیل اس کے سیدھے بازو میں پیچھے کی طرف سے پیوست تھی جسم میں۔۔۔۔جس کی تکلیف کی وجہ سے وہ چاہ کر بھی اس ہاتھ پر

زیادہ وزن نہیں دے پا رہا تھا۔۔۔سعدیہ ٹک ٹکی باندھے کامران کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

"آہ"کامران خود کو اٹھانے کی بھت کوشش کرنے کے باوجود ناکام ہونے کے سبب سعدیہ پر گرنے لگا تھا۔۔۔وہ بھت قریب آگیا تھا۔۔۔دونوں کو ایک دوسرے کی سانسیں محسوس ہونے لگیں تھیں۔۔۔سعدیہ کی نگاہوں میں پہلی بار کامران کے لئے بے زاری یا نفرت نہیں تھی۔۔۔کامران نے دوری برقرار رکھنے کے لئے دوبارہ جان لگائی تھی اپنے ہاتھوں پر۔۔

"سعدیہ چیخو۔۔۔ہو سکتا ہے کوئی مدد کے لئے آجائے"سعدیہ کا ذہن تو مفلوج ہو گیا تھا جب کامران نے اس سے کہا تو اس نے فوراً مدد کے لئے پکار

لگائی ی۔۔۔کامران مزید برداشت نہیں کر سکا۔۔۔اور سعدیہ پر مکمل گر گیا۔۔۔اب سعدیہ اس کے سینے سے لگی ہوئی ی تھی۔۔۔

کوئی ہے۔۔۔پلیز مدد کرو"اس کی مدد کی پکار سن جلد ہی مالی بابا "
۔۔۔۔چوکیدار۔۔۔۔ستارہ بھاگتے ہوئے آئے تھے۔۔۔

بابا یہ سب کچھ ہوا کیسے ؟؟"الماری آکر جب ان تینوں نے اٹھائی تو "
کامران کو مالی بابا نے اور سعدیہ کو ستارہ نے اٹھایا۔۔۔

یہ سب چھوڑیں۔۔۔یہ الماری یہاں کیوں رکھی ہے؟؟؟دیکھیں اس "
میں کیلیں نیکلی ہوئی ہیں۔۔۔اگر خدانہ خاستہ بچے یہاں آگ ئی ے اور ان پر یہ گر گ ئی ی تو۔۔۔۔آج ہی اسے یہاں سے باہر

نکالیں۔۔"۔۔کامران نے غصے سے بھڑک کر کہاتو وہ تینوں اثبات میں سر ہلانے لگے۔۔۔۔

"کامران بابا آپ کے توکیل گھسی ہوئی ہے۔۔آپ یہاں بیٹھیں ورنہ اس کا زہر پھیل جائے گا۔۔۔۔۔"ستارہ نے کامران کو وہیں رکھی چٹائی پر پر بیٹھاتے ہوئے کہا۔۔پھر مالی بابا سے مخاطب ہو کر "تم بابا کی کیل نیکالو ۔۔۔میں پیاز گرم کر کے لاتے ہوں"ستارہ مالی بابا کو کہہ کر فورا باہر کی جانب دوڑی۔۔۔۔

"آرام سے نیکال ئیے گا"وہ نیکالنے لگے توسعدیہ گھبراتے ہوئے بولی تھی۔۔۔انہوں نے کیل نکالی توکامران کے منہ سے بے ساختہ "آہ"بلند ہوئی۔۔۔۔

ستارہ۔۔۔اس میں سے تو خون نکل رہا ہے"سعدیہ کامران کے زخم سے"
خون نیکلتا دیکھ۔۔۔پریشان ہو کر بول رہی تھی۔۔۔آج اس کے چہرے پر
بے رخی نہیں تھی بلکہ کامران کے لیے بے انتہا فکر تھی۔۔۔

بابا کُرتا اتار دیں"چوکیدار کے کہنے پر کامران کُرتہ اتارنے لگا۔۔۔سعدیہ"
نے بھی اس کی مدد کی تھی۔۔۔سعدیہ نے پہلے اس کا خون صاف کیا پھر مزید
خون نیکلنے سے روکنے کے لیے ہلکا سا تیل لگا دیا۔۔۔ستارہ نے گرم گرم
پیاز اس کے بازو پر باندھ دی۔۔۔

اس سے کیا ہو گا؟؟"وہ ستارہ کو اعتراضی نظروں سے دیکھ گویا"
ہوئی ی۔۔۔۔"ہمیں ڈاکٹر کے پاس چلنا چاہیے"سعدیہ نے کہا تو
کامران نفی کرنے لگا۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔اور آپ لوگ بھی کان کھول کر سن لو کوئی "
کسی کو کچھ نہیں بتائے گا سب خواہ مخواہ پریشان ہوں گے۔۔۔میں خود ہی کل
ڈاکٹر کو دیکھالوں گا اب آپ لوگ جائیں"اس کے حکم پر وہ تینوں وہاں سے
چلے گ ئ ے

اب تم یہاں کیوں کھڑی ہو؟؟؟۔۔جاؤ جا کر تیار ہو اور تیار ہونے سے "
پہلے میرا کالے رنگ کا کُرتا ستارہ کے ہاتھ بھیج دینا۔۔۔میں اس حال میں باہر
نہیں آسکتا"اس نے سعدیہ کو دیکھ کہا۔۔۔تو وہ چلی گئی۔۔۔تھوڑی دیر
بعد وہ کُرتہ لے کر آگئی۔۔۔"کہا تھا ناں ستارہ کو بھیج دینا"اس نے اپنی بات
پھر دوہرا ہی تھی۔۔۔پر سعدیہ نے کوئی جواب نہ دیا۔۔

ھینگر سے کُرتا نیکالا اور اسے کامران کی جانب بڑھا دیا

او۔۔۔نو۔۔۔میں بلیان منگانا تو بھول گیا" وہ اپنی پیشانی مسلتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔اس کی بات سنتے ہی سعدیہ نے بلیان نیکال کر اس کی جانب بڑھا دیا۔۔۔

اور کچھ ؟؟؟"سعدیہ منتظر نگاہوں سے پوچھ رہی تھی۔۔۔"

آہ۔۔۔ھو۔۔۔"کامران کپڑے پہننے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔پر اپنے سیدھے بازوں کی وجہ اسے مشکل ہو رہی تھی۔۔۔

میں مدد کر دیتی ہوں"کہ کر اس کی مدد کرنے لگی۔۔۔"

آج دل کو کچھ ہو گیا تھا۔۔۔مانو کامران نے ریگستان میں پھول کھلا لیے تھے ۔۔۔کامران اپنی محبت سے اس کا دل جیتنے میں کامیاب ہوا تھا اور اس کا پتا اس کا بدلا بدلا رویہ دے رہا تھا۔۔۔۔

شکریہ"کامران نے فورملی شکریہ ادا کیا تو بھی سعدیہ نے کوئی جواب نہ دیا" اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ شرمندہ ہے۔۔۔۔۔کے اس کی وجہ سے کامران کو اتنی تکلیف برداشت کرنی پڑی۔۔۔وہ خالی ہینگر لے کر اپنے کمرے میں آئی تو شاہنزیب کو اپنے کمرے میں پہلے سے ہی موجود پایا۔۔۔۔

تم یہاں؟؟؟"سعدیہ حیران ہو کر پوچھنے لگی۔۔۔ "

ہاں۔۔۔ایک ضروری بات کرنی تھی تم سے"شاہنزیب صوفے سے کھڑا ہو کر چلتا ہوا سعدیہ کے پاس آیا تھا۔۔۔

بولو"۔۔۔سعدیہ نے سرسری سہ اس کی جانب دیکھ بے زاری سے "
کہا۔۔۔

میرے گناہوں کی سزا کامران کو مت دو" شاہنزیب نہایت التجائی یہ "
انداز میں گویا ہوا۔۔سعدیہ اس کی بات سن الجھی نگاہوں سے اس کا چہرہ
تکنے لگی۔۔۔

میں جانتا ہوں میں نے تمہارے ساتھ بہت برا کیا ہے شروع سے "
۔۔۔۔پر۔۔۔۔۔۔کیا تو میں نے ہے ناں؟؟؟۔۔۔تو بیچارے کامران کو
سزا کیوں؟؟؟۔۔۔۔خود کو کیوں؟؟؟۔۔۔۔۔وہ بھت محبت کرتا ہے تم
سے۔۔۔۔جو سب کو نظر آرہا ہے۔۔۔۔بس تم ہی ہوا نجان بن کر بیٹھی
ہو۔۔۔ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا کہ جو لڑکی زندگی بھر محبت کی متلاشی رہی ہو

وہ کامران کی محبت دیکھ نہ پائے۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔یہ اور بات ہے کے وہ دیکھنا چاہتی ہی نہیں" وہ کہہ کر اسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔جو مسلسل کوفت کا مظاہرہ کر رہی تھی۔۔۔۔ کبھی گھڑی دیکھتی۔۔۔۔۔ کبھی دروازے کو۔۔۔

بول لیا۔۔۔اب جاؤ" یہ کہہ کر جانے لگی۔۔۔ کس سے بھاگ رہی ہو " ؟؟؟۔۔۔خود سے یا مجھ سے ؟؟؟۔۔۔۔۔ تمہاری آنکھوں میں صاف نظر آرہا ہے تم نے کامران کی محبت بھری نظروں کو پڑھ لیا ہے۔۔۔۔پھر اسے "کس بات کی سزا دے رہی ہو ؟؟؟

میں کسی کو کوئی سزا نہیں دے رہی۔۔۔۔میں تو خود تمہاری چھوڑی ہوئی " ہوں۔۔۔۔میں کسی کو کیا دے سکتی ہوں ؟؟؟۔۔۔۔ بہت محبت کی تھی میں نے بھی تم سے۔۔۔۔ تمہیں تو کبھی نظر نہ آئی" وہ شکوہ کر رہی تھی کہ جو جائز بھی تھا اپنی جگہ۔۔۔۔۔

یہ جھوٹ ہے۔۔۔میں نے تمہیں نہیں چھوڑا۔۔۔حالات ایسے تھے کہ "
میں خود نہیں سمجھ سکا کہ میرے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔۔۔میں تو ماہنور کو چھوڑ
گیا تھا پر میری قسمت۔۔۔۔وہ مجھے واپس لے آئی ی۔۔۔۔یہ سب قسمت
کے کھیل ہیں۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔تم۔۔۔۔یا کوئی بھی کچھ نہیں کر سکتا اور
اگر تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہارا گناہ گار ہوں۔۔۔تو تمہیں پتا ہونا چاہئے کہ تم
اس وقت کامران کی گناہگار ہو۔۔۔جو میں زندگی بھر تمہارے ساتھ کرتا آیا
ہوں۔۔۔۔وہی سلوک تم کامران کے ساتھ کر رہی ہو اور اگر میں برا
ہوں۔۔۔خود غرض ہوں۔۔۔۔تو تم بھی اتنی ہی ہو" وہ اپنی انگلی سعدیہ کی
جانب کرتے ہوئے بولا "اتنا آسان نہیں ہوتا سعدیہ اپنی پہلی محبت کو بھلا دینا
اب خود کو ہی دیکھ لو۔۔۔کامران محبت بھری باھیں پھیلائے تمہارے
سامنے کھڑا ہے پر تمہیں میرے لئے آنسو بہانے سے فرصت ہی نہیں
۔۔وہ" شاہنزیب ابھی بول ہی رہا تھا

اسکیوزمی۔۔۔میں تمہارے لئے نہیں روتی۔۔۔میں تو تمہیں کب کا" بھول چکی ہوں۔۔۔"سعدیہ تیزی سے بیچ میں بات کاٹتے ہوئے سخت لہجے میں۔۔۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال بولی۔۔۔۔۔

جھوٹ۔۔۔۔اگرایسا ہے تو کامران کا ہاتھ کیوں نہیں تھام رھیں؟؟؟" " شاہنزیب طنزیہ مسکرا کر بولا

میری مرضی۔۔۔۔میری زندگی ہے۔۔۔۔تم کون ہوتے ہو میری زندگی" میں دخل دینے والے؟؟" وہ غصے سے آگ بگولا ہو کر بولی

میں وہی ہوں۔۔۔۔جس کے لئے تم اسٹور روم میں آنسو بہا رہی" "تھیں۔۔۔۔

"میں تمہارے لئے نہیں رو رہی تھی"

جھوٹ۔۔۔۔۔پھر سے جھوٹ۔۔۔تم میرے لیے ہی رو رہی تھیں""" شاہنزیب ایک قدم مزید آگے آکر سعدیہ کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔میں نہیں رو رہی تھی تمہارے لئے" وہ نہایت غصے سے " شاہنزیب کو دیکھ بولی۔۔۔۔اس کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو گئی تھیں۔۔۔۔

تم رو رہی تھیں۔۔۔۔اور وہ بھی صرف میرے لیے" بڑے بھرم سے کہ " کر طنزیہ مسکرانے لگا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔میں نہیں رو رہی تھی تمہارے لئے"شاہنزیب اسے" طیش دلا رہا تھا جس میں وہ کامیاب بھی ہو گیا تھا۔۔۔۔

جھوٹ کو بار بار کہنے سے وہ سچ نہیں ہو جاتا سعدیہ۔۔۔۔تم میرے لیے " ہی پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھیں مان لو"شاہنزیب اسی کے منہ سے اس کا حال دل سنانا چاہتا تھا اسی لئے مزید طیش دلانے لگا۔۔۔

نہیں میں کامران کے لئے رو رہی تھی۔۔۔۔"سعدیہ نہایت جذباتی " ہو کر بولنا شروع ہوئی "اس کی بے پناہ محبت دیکھ رو رہی تھی۔۔۔۔۔۔ سوچ رہی تھی کاش میری منگنی تمہاری جگہ کامران سے کر دی جاتی تو آج لوگ مجھے تمہاری منگیتر نہ کہتے بلکے کامران کی کہتے۔۔۔۔جس پر مجھے فخر ہوتا۔۔۔تم نے مجھے دیا ہی کیا ہے۔۔۔۔۔سوائے تکلیفوں اور غموں

کے ؟؟۔۔۔جو تمہارے لئے رو رو کر اپنی جان ہلکان کروں۔۔۔۔وہ کامران ہے جو ہر لمحہ میرے وجود کے ارد گرد چکر کاٹتا رہتا ہے۔۔۔۔جو میرا خیال رکھتا ہے۔۔۔۔جو میرے ماں باپ کو عزت دیتا ہے۔۔۔جسے میری مما اپنا بیٹا کہنے میں فخر محسوس کرتی ہیں۔۔۔۔وہ تمہاری طرح خود غرض نہیں ہے شاہنزیب افتخار۔۔۔۔وہ تو اتنا اچھا ہے کہ ماہنور کی خاطر مجھ جیسی لڑکی سے شادی کرنے کے لئے تیار ہو گیا جسے اس نے خود دیکھا۔۔۔۔ایک میں چھپی لڑکے کے پیچھے خود کشی کرتے ہوئے۔۔۔۔"وہ ابھی اپنے دل ہوئی ی باتیں بول ہی رہی تھی کہ کامران اسی لمحے کمرے میں داخل ہوا تو وہ خاموش ہو گئی۔۔۔

شاہنزیب اور سعدیہ ایک دوسرے کے کافی قریب کھڑے ہوئے تھے۔۔۔۔"کامران جیسا تم سمجھ رہے ہو ویسا کچھ نہیں ہے"کامران ان

دونوں کو نزدیک کھڑا دیکھ۔۔۔مڑ کر جانے لگا تھا۔۔۔شاہنزیب نے اس کی نگاہوں کو بھاپ لیا تھا۔۔۔اس لیے فوراً صفائی دینے لگا۔۔۔

"میں ابھی اتنی اہمیت کا حامل نہیں ہوا ہوں سعدیہ کی زندگی میں کہ میرے کچھ غلط سوچنے سے اسے فرق پڑے۔۔۔۔یہ چھوڑو۔۔۔۔میں تو بولنے آیا تھا کے اگر تیار ہو گئی ہو تو نیچے آجاؤ" یہ کہ کر وہ سعدیہ کو شکوئے بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے چلا گیا۔۔۔کامران کے کہے لفظ سعدیہ کو نشتر سے بھی زیادہ دلخراش معلوم ہوئے تھے۔۔۔

"میں جو سننے آیا تھا وہ سن چکا ہوں۔۔۔۔شکریہ سعدیہ۔۔۔تم نے مانا تو سہی کہ تمہیں پتا ہے کے کامران تم سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔اور خوشی ہوئی جان کر کے تمھیں اس کی محبت کی قدر ہے۔۔۔اس وقت کو غنیمت جانو۔۔۔اور پلیز کامران کا ہاتھ تھام لو۔۔۔۔۔ورنہ کہیں دیر نہ

ہو جائے۔۔۔ویسے بھی میں نے سنا ہے کہ وہ امریکہ جانے کی کہہ رہا ہے۔۔۔۔جلدی فیصلہ کر لو اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے" شاہنزیب کی کہی بات سعدیہ کا دل ھلا گ ئی تھی۔۔۔۔وہ تو کہہ کر چلا گیا۔۔پر سعدیہ اپنا سر پکڑ کر بیڈ پر بیٹھ گ ئی تھی۔۔۔۔اس کی جان نیکلی تھی کامران کے جانے کی خبر سن۔۔۔

ثانیہ بھت دیر سے راحیل کو آوازیں دے رہی تھی۔۔۔لیکن وہ سوچوں میں گم سم سہ بیٹھا ہوا تھا۔۔۔"کیا ہوا ہے؟؟۔۔۔کہاں کھوئے ہوئے ہو؟؟؟" وہ راحیل کے برابر میں بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔"کیا ماہنور کی شادی کی وجہ سے؟؟" وہ کہنے میں ہچکچاہٹ کا شکار تھی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔بس بڑے ابو شدت سے یاد آرہے ہیں آج۔۔۔" وہ روہنسا آواز" میں بولا۔۔۔

ہمم۔۔۔۔" یہ سنتے ہی اس نے راحیل کی آنکھیں دیکھیں جو سرخ لال" ہو رہی تھیں۔۔۔۔"تم مجھ سے شئی رکر سکتے ہو۔۔۔مجھے اچھا لگے گا اگر تم مجھے اپنی بیوی کے ساتھ ساتھ پہلے کی طرح دوست بھی سمجھو"۔۔۔۔

تمہیں پتا ہے بڑے ابو میرے والد کی طرح تھے میں ان سے بہت " ناراض تھا اس لئے ان کے بار بار بلانے پر بھی میں نے ماہنور کی شادی میں شرکت نہ کی بلکہ غصے میں آ کے موبائل بھی سوئچ آف کر دیا تھا۔۔۔مجھے لگتا تھا وہ خود غرض بن رہے ہیں انہیں صرف اپنے سر سے ماہ نور کا بوجھ اتارنے کی پڑی ہے۔۔۔۔وہ ماہنور کی خوشی کی کوئی فکر نہیں کر رہے۔۔۔انہیں صرف اپنے دل کو سکون دینا ہے کہ وہ مرنے سے پہلے ماہ نور کو اس کے گھر کا کر گئے ہیں۔۔۔۔"اس کا اتنا کہنا تھا کہ ثانیہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی مانو راحیل نے اس کے سر پر بم پھوڑا ہو۔۔

کیا مطلب مرنے سے پہلے؟؟؟"وہ الجھی ہوئی تھی "

تمھیں نہیں پتا؟؟؟مجھے تو لگتا تھا میں نے نشے میں تمھیں بتا دیا ہو گا"اس "
نے کہا تو ثانیہ نفی کرنے لگی۔۔۔۔

بڑے ابو کو کینسر تھا ثانیہ "اس کا کہنا تھا کہ۔۔۔ثانیہ کا مارے حیرت کے "
منہ کھل گیا۔۔۔

کیا؟؟؟"وہ بے ساختہ بول اُٹھی تھی۔۔۔"

ہاں۔۔۔اور یہ بات گھر میں صرف میں ہی جانتا تھا۔۔جب بڑے ابو کو "
کینسر کا پتا چلا تھا۔۔۔اس وقت میں ان کے ساتھ تھا ورنہ شاید مجھے بھی نہ

بتاتے۔۔۔تب آپریشن کر کے جانس تھا انھیں بچانے کا۔۔۔میں نے بہت ضد کی آپریشن کی۔۔۔پر بڑے ابو مانے ہی نہیں۔۔۔۔وہ ڈر رہے تھے آپریشن سے۔۔۔۔۔۔ڈاکٹر کا کہنا تھا اگر جلدی نہ کی گئی تو یہ چانس مزید کم ہوتا جائے گا۔۔۔میں دن رات ان کے پیچھے لگا رہا کہ وہ مان جائیں کسی طرح ۔۔۔۔۔۔انہیں صرف اسما اور ماہ نور کی شادی کی فکر لاحق تھی۔۔۔۔۔۔ زبردستی ماہ نور کی شارق سے اور اسماء کی ولید سے شادی کروانے لگے ۔۔۔۔پر نہ اسماء مان رہی تھی نہ ماہنور۔۔۔۔پہلے میں نے ان کی خاطر اسماء کو سمجھانا چاہا پر اور وہ کچھ سننے کے لئے تیار نہ تھی۔۔۔کہنے لگی میں پہلے خود کچھ بنوں گی پھر کروں گی۔۔۔۔۔۔پھر بڑے ابو نے مجھے ماہ نور کی ذمہ داری کر و پر اسے منالو۔۔۔۔۔ سونپی کہ کچھ بھی

میں نے ماہنور کو بڑے ابو کے کینسر کے بارے میں بتا دیا۔۔۔۔اور اس پر دباؤ ڈالا کے وہ منگنی کر لے شارق سے۔۔۔۔ماہنور بری طرح ٹوٹ

گ ئی ی تھی وہ تو بڑے ابو سے خود بات کرنے جا رہی تھی۔۔۔میں نے روک لیا۔۔۔وعدہ کیا اس سے۔۔۔کے شارق سے شادی نہیں ہونے دوں گا اس کی۔۔۔بس مجھ پر یقین کر لے۔۔۔۔میں نے سوچا تھا کے ماہنور کی منگنی سے بڑے ابو کے دل کو تھوڑی ڈھارس بن جائے گی اور وہ آپریشن کے لیے راضی ہو جائیں گے۔۔۔پر ایسا نہیں ہوا۔۔۔ بڑے ابو نے مجھے قسم دے دی کے بس شارق کی ماہنور سے شادی ہو جانے دوں پھر شادی کے بعد آرام سے آپریشن کروالیں گے۔۔۔۔

میں نے ماہنور سے کیا ہوا وعدہ توڑ دیا اور خاموش ہو کر بیٹھ گیا۔۔۔میں اور ماہنور صرف بڑے ابو کی خاطر خاموش ہو گئے تھے ان کا یہ کہنا کہ ماہنور کی شادی کے بعد آپریشن کروایں گے۔۔ماہنور کو بھی الجھا گیا تھا۔۔۔۔ماہنور کی بارات والی رات میں ان کے فون کا جواب نہیں دے فون رہا تھا۔۔۔میں

ان اس سے بھت ناراض تھا مجھے لگ رہا تھا انہوں نے ماہنور کے ساتھ غلط کیا ہے یہ جانتے ہوئے کہ وہ شارق سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔

میں نے بڑے ابو کو بتادیا تھا کہ میں ماہ نور کو ان کے کینسر کے بارے میں بتا چکا ہوں۔۔۔وہ مجھ پر بہت غصہ ہوئے۔۔۔پتا ہے میں جانتا تھا کہ بڑے ابو اپنی آخری سانسیں لے رہے ہیں۔۔۔میں بہت غم زدہ تھا۔۔۔۔ماہنور کی شادی والے دن میں ان سے کافی لڑا۔۔۔۔۔آخر کیوں اپنی زندگی کو خطرے میں ڈال رہے ہیں۔۔۔برین کینسر کبھی بھی ان کی جان لے سکتا ہے اس بات کا علم ہونے کے باوجود میں ان کے فیصلوں سے اختلاف کے سبب ماہ نور کی شادی ادھوری چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔۔

مجھے ماہ نور نے ان کے انتقال کے بعد بتایا۔۔۔وہ بار بار مجھے بلا رہے تھے پر میں اپنے غصے میں اتنا پاگل ہو گیا تھا کہ جس وقت مجھے ان کے پاس ہونا

چاہیے تھا۔۔۔تب میں وہاں موجود ہی نہ تھا مجھے بہت دکھ ہے اس بات کا۔۔۔اگر میں گزرا ہوا زمانہ واپس لا سکتا تو وہ گھڑی ضرور واپس لاتا جب وہ مجھے بلا رہے تھے اور ان کے قدموں میں گر جاتا۔۔۔۔۔۔۔معافی مانگتا ان سے۔۔۔"راحیل کہ کر روتے ہوئے ثانیہ کے گلے لگ گیا۔۔۔

میں سمجھ سکتی ہوں۔۔۔پر تم نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔تم انہیں کی" بھلائی کے لیے ان سے لڑ کر گئے تھے۔۔۔مجھے یقین ہے وہ تم سے بلکل ناراض نہیں ہوں گے۔۔۔"ثانیہ اس کی کمر سہلاتے ہوئے بڑے پیار سے اسے سمجھانے لگی۔۔۔

******_____*****

چلو بھئی ی۔۔۔دولہوں کو گاڑیوں میں بیٹھاؤ ''علی بھائی نے کہا تو''
شاہنزیب کو سفید کار میں اور شہزاد کو پھولوں سے سجی بلیک کار میں بیٹھا دیا
گیا۔۔۔۔

عاشر بھائی ی آپ اور ولید'' وہ ولید سے مخاطب ہو کر ''تم شاہنزیب کی''
کار میں بیٹھ جاؤ'' علی بھئی یا نے کہا تو وہ دونوں شاہنزیب کی کار میں
بیٹھے۔۔۔۔

علی۔۔۔شہزاد والی کار میں کس کو بیٹھایا ہے؟؟؟'' داد و نے پوچھا تھا۔۔۔''

داد و رومیسا آپا کے شوہر کو۔۔۔اور سوچ رہا ہوں ڈیڈ کو بیٹھاؤں'' بہت تیز''
میوزک چل رہا تھا۔۔۔زبردست آتش بازی کی جا رہی تھی۔۔۔اس

لئے علی بلکل دادو کے کان میں آکر زوردار آواز میں بول رہے تھے تاکے ان تک آواز پہنچے۔۔۔

راحیل کو بیٹھاؤ۔۔۔۔وہ بھی اس گھر کا دامات ہے"دادو نے کہا تو علی" راحیل کو ڈھونڈنے لگا۔۔۔۔۔

ثانیہ راحیل کہاں ہے؟؟؟"انھوں نے ثانیہ سے پوچھا تھا جو دوپٹہ سیٹ" کرتے ہوئے جارہی تھی۔۔۔

وہ۔۔۔۔یہیں تو تھے"ثانیہ یہ کہ کر نظر دوڑانے لگی تھی۔۔۔۔"

بھائی ی میں یہاں ہوں"راحیل پیچھے سے کہتا ہوا آیا تھا۔۔۔"

چلو شہزاد کے ساتھ بیٹھو" علی نے کہا"

پر کیوں؟؟؟" وہ الجھ کر پوچھنے لگا۔۔۔"

" کیونکے داد و بول رہی ہیں"

پر یہ حق تو داماتوں کا ہوتا ہے اور میں اس گھر کا بیٹا ہوں" راحیل نے احتجاج" کیا تھا۔۔۔

ارے ثانیہ کے رشتے سے تم بھی اس گھر کے دامات ہو" بھابھی نے راحیل" کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

یار۔۔۔۔میں نہیں۔۔۔۔آپ تائے ابو اور افتخار چاچا کو بیٹھائی یں"

"راحیل نے انکار کیا تو دادو برابر میں آکر بڑے پیار سے کہنے لگیں۔۔"

راحیل بیٹھ جاؤ بیٹا۔۔تم میری نواسی کے شوہر ہو۔۔۔اس رشتے سے تم بھی اس گھر کے دامات ہوئے" دادو کا کہنا تھا کہ وہ مسکراتا ہوا رضامند ہو گیا بیٹھنے کے لئے۔۔۔۔۔

دادو اس طرح تو شہزاد اور شاہنزیب بھی اس گھر کے دمات بن جائیں " گے "کامران نے سوچتے ہوئے بولا تھا جس پر دادو سر اثبات میں ہلا کر مسکرانے لگیں

زبردست بھائی انہیں لوگوں کے مزے ہیں۔۔۔گھر کے دامات بھی ہیں " اور بیٹے بھی۔۔۔"کامران نے حسرت بھرے لہجے سے کہا۔۔۔۔

تو ہم نے تو کہا تھا تم سے کہ مانگ لو ریشم کا ہاتھ۔۔۔اس گھر کے تم بیٹے تو " تھے ہی دامات بھی بن جاتے۔۔۔پر تم ہی نہیں مانے"بھابھی نے تھوڑا طنزیہ کہا منہ بسور کر۔۔۔تو کامران مسکرا دیا۔۔۔

چلیں میں کسی اور گھر کا دامات بن کر عزت پالوں گا اور جہاں کا میں بنوں گا " وہاں کا میں اکلوتا ہی ہوں گا"کامران نے سعدیہ کو دیکھ کر کے یہ بات سب کے سامنے کہی تھی۔۔۔وہ یہ سننے کے باوجود خاموشی سے اس کے پاس سے گزر کر چلی گ ئ ی۔۔۔۔

بھ ئ ی جلدی کرو وہاں سے فون آرہے ہیں"علی بھائی نے جلدی جلدی" سب کو گاڑیوں میں بٹھانا شروع کیا تھا

کار میں چلاؤں گی۔۔۔تمہارے ہاتھ میں لگی ہوئی ہے۔۔۔ڈرائیف کرو" گے تو بازو پر زور پڑے گا" سعدیہ نے کامران کو کار کا دروازہ کھولتے دیکھا تو جلدی سے آکر کہا تھا۔۔۔۔

لو" بغیر کسی بحث کے چابی اس کے ہاتھ میں پکڑا کر جانے لگا تھا کے اچانک " اس نے ہاتھ تھام لیا۔۔۔اس نے حیرت سے پلٹ کر سعدیہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔جو اس وقت آسمان کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

کتنا خوبصورت ہے ناں؟؟؟" وہ آتش بازی کا خوبصورت نظارہ دیکھتے " ہوئے بولی جو آسمان پر ہو رہا تھا۔۔۔۔

ہاں بہت خوبصورت ہے" وہ سعدیہ کو دیکھ مسکرا کر بڑے پیار بھرے " جذبات سے بول رہا تھا۔۔سعدیہ اس کی نظروں کی تپش اپنے چہرے پر

محسوس کر۔۔۔آسمان سے نظر ہٹا کر۔۔۔۔۔۔کامران کو کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگی۔۔۔

میں آسمان پر ہونے والی آتش بازی کی بات کر رہی ہوں"سعدیہ کافی " جتاتے ہوئے بولی

تو میں زمین پر کھڑی پھلجھڑی کی بات کر رہا ہوں نا"اس نے نہایت شوخی " سے جواب دیا۔۔۔

تم نے مجھے پھلجھڑی کہا؟؟؟"وہ کامران کی بات سن پیچ وتاب کھائی " تھی۔۔۔اسے دیکھ۔۔۔گھور کر استفسار کرنے لگی۔۔۔

جو تم ہو۔۔۔وہی تو بولوں گا" یہ کہہ کر سعدیہ کے قریب آکر بڑے "
بھرم سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال بولا۔۔۔۔

اور کس حق سے۔۔۔تم مجھے یہ کمنٹ دے رہے ہو؟؟؟" وہ مزید قریب "
آکر پہلی بار بڑے پیار سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

جس حق سے تم نے میرا ہاتھ تھاما ہے" اس نے رومانیت بھری نظروں "
سے کہا تو سعدیہ نے فوراً اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔

میں تو صرف تمھیں آتش بازی دیکھا رہی تھی" وہ بھولا سا چہرہ بنا کر "
۔۔۔۔تھوڑا ہڑ بڑا کر بولی۔۔۔۔

تم دونوں یہیں کھڑے رہنے والے ہو؟؟؟"علی بھائی نے سرد لہجے میں " پوچھا۔۔۔تو دونوں سنتے ہی تیزی سے کار میں بیٹھے۔۔۔۔

شاہ۔۔۔آج تیار رہنا بجلی گر سکتی ہے تم پر۔۔۔سب کہہ رہے ہیں میں " بہت خوبصورت لگ رہی ہوں۔۔۔سوچا تمہیں پہلے ہی ورن کر دوں۔۔۔۔ کہیں اس دن کی طرح اچانک ہوش ناں اڑ جائی یں تمہارے"ماہنور کا ایس ایم ایس پڑھ کر اپنی ہنسی بڑی مشکل سے ہونٹوں میں دبائی ی تھی شاہنزیب نے۔۔۔

شکریہ مجھ ناچیز پر اتنا کرم نوازش کرنے کے لئے اور میرا اتنا خیال رکھنے " کے لیے"شاہنزیب کا جواب پڑھ کر ماہنور مسکرائی تھی۔۔۔۔

آج یہ تمہاری دوا تمہیں نئے مرض میں مبتلا کر دینے کی تیاری میں ہے "

"ماہنور کا ایس ایم ایس پڑھ وہ زیر لب مسکرایا۔۔۔

کوئی بات نہیں۔۔۔میں زندگی بھر اس دواء کا عادی رہنا چاہتا ہوں۔۔۔ "

شاید میں پہلا ایسا مریض ہوں۔۔۔جسے اپنے مرض اور اس کی دواء سے انتہائی محبت ہے۔۔۔"شاہنزیب نے اس کا جواب دیا تو ماہنور کے لبوں پر بڑی پیاری سی تبسم بکھر آئی۔۔۔

ویسے آپ کی معلومات میں اضافہ کر دوں میڈم میں بھی بہت "

خوبصورت لگ رہا ہوں۔۔۔امی نے خوب سارا سرمہ میری آنکھوں میں لگا دیا ہے۔۔۔تاکہ تم جیسی حویلی کی چڑایلوں کی نظر نہ لگ جائے مجھے

"اس نے لکھا تو ماہنور کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔۔۔

اچھا جی"اس نے اتراتے ہوا اسٹیکر بنا کر سینڈ کیا تھا۔۔۔ "

♥ رخصتی اسپیشل ♥

شہزاد کے نکاح کے بعد صباء کو اسٹیج پر لے آیا گیا۔۔۔"شاہ ماہنور بھت خوبصورت لگ رہی ہے۔۔۔بیٹا جانی دل تھام لو کہیں ایسا نہ ہو کے دیکھتے ہی باہر نیکل آئے"اسماء نے بھی سب کی طرح آکر اس کے کان میں کہا تو شاہنزیب مسکرانے لگا۔۔۔

لو جی صبر کی گھڑیاں ختم ہوئیں۔۔۔دیکھو رومیسا آپا لا رہی ہیں۔۔۔ماہنور" کو"ریشم نے کہا تو شاہنزیب نے نگاہ اٹھائی تھی۔۔۔وہ اسی شرارے میں ملبوس تھی جو شاہنزیب اس کے لئے لایا تھا اتنی معطر۔۔۔اتنی پاکیزہ ۔۔۔نورانی صورت والی لڑکی تھی وہ۔۔۔کے آنکھوں کو اجازت نہ تھی کے

پلکیں جھپکالیں۔۔۔اتنی حسین لگ رہی تھی کے جو دیکھ رہا تھا دیوانا ہوئے جا رہا تھا وہ نازک سی شرمیلی سی گڑیا لگ رہی تھی۔۔۔۔وہ کافی زیور پہنے ہوئے تھی۔۔۔میک۔اپ بھی بے انتہا حسین ہوا تھا جو ماہنور نے کہا تھا وہ واقعی سچ ثابت ہوا۔۔۔ بجلی گرا رہی تھی وہ اپنے دیوانے پر۔۔۔دیوانے کا دل تو مچل اٹھا تھا اسے دیکھ۔۔۔۔دل چاہا کے اسے ابھی اٹھا کر لے جائے۔۔۔وہ سامنے سے آہستہ آہستہ قدم بڑھاتی ہوئی شاہنزیب کی جانب ہی آ رہی تھی اس کا شرارہ ایک طرف سے رومیساء اور دوسری طرف سے بھابھی سنبھال کر بیٹھی تو شاہنزیب اسے ہی دیوانوں کی رہی تھیں۔۔۔وہ برابر میں آ طرح تکنے لگا۔۔۔۔

ہر بار یہی ہوتا ہے میرے ساتھ۔۔۔۔تمھیں دیکھتا ہوں اور سوچتا ہوں" ۔۔بس آج جتنی حسین لگ رہی ہو۔۔۔وہ انتہا ہے۔۔۔پر ہر بار تم مجھے غلط ثابت کر دیتی ہو۔۔۔اور زیادہ حسین بن کر میرے سامنے آجاتی ہو۔۔۔اور

زیادہ مجھے اپنے سحرِ عشق میں جکڑ لیتی ہو۔۔۔۔اس مریض کو اور کتنا مریضِ عشق بناؤں گی؟؟؟؟" وہ ماہنور کو دیکھ دل ہی دل سوچ رہا تھا۔۔۔ دونوں کی جوڑی نہایت ہی حسین و جمیل تھی۔۔۔کوئی لڑکے کو حسین کہہ رہا تھا تو کوئی لڑکی کو۔۔۔تو کوئی کہہ رہا تھا کہ دونوں ٹکر کے ہیں۔۔۔۔

شاہ۔۔۔ماہنور کو دیوانوں کی طرح دیکھنا بند کرؤ۔۔۔۔لوگ تمھیں ہی" دیکھ رہے ہیں" بھابھی نے کان میں آہستگی سے کہا تھا تو وہ حواس میں لوٹا ۔۔۔ماہنور اس کی دیوانگی دیکھ پھر آج مسکرا رہی تھی۔۔۔۔ایک طرف شہزاد اور صبا کی رسمیں چل رہی تھیں۔۔۔تو دوسری طرف شاہنزیب اور ماہنور کی۔۔۔۔راحیل۔۔۔ثانیہ۔۔۔دادو۔۔۔علی بھئی یا ان کی امی شاہزیہ آپا۔۔۔سعدیہ یہ سب شہزاد کے ساتھ تھے۔۔۔جو ریشم اور صباء کے ددیال سے بحث کر رہے تھے۔۔۔۔

دوسری طرف شاہنزیب کے ساتھ۔۔۔۔۔۔اسماء ولید۔۔۔۔شمسہ بیگم ۔۔۔بھابھی۔۔۔رومیسا آپا۔۔۔عاشر۔۔۔عباس۔۔۔چھوٹی پھوپھو۔۔۔

کامران اور جنید جمشید کبھی بھاگ کر دائیں کپل کی جانب ہوتے تو کبھی بھاگ کر بائیں کپل کی جانب۔۔۔۔۔

دونوں صوفے بالکل برابر میں رکھے گئے تھے جس میں سیدھے ہاتھ پر شاہنزیب ماہنور۔۔۔۔الٹے ہاتھ پر شہزاد صباء بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔

سعدیہ تمہارے والدین آئے ہیں" کامران نے کہا اس کے کان میں " آہستگی سے تو سعدیہ اس کے ساتھ چل دی۔۔

السلام علیکم پاپا" کامران جب یہ کہتا ہوا سعدیہ کے والد کے گلے لگا تو "
سعدیہ اور اس کی والدہ کی آنکھوں میں آنسوؤں کی لڑی لگ گئی۔۔۔اس کا یہ
کہنا سعدیہ کا دل جیت گیا تھا۔۔۔۔وہ حیرت بھری نگاہوں سے کامران کو
دیکھ رہی تھی۔۔۔

وعلیکم السلام بیٹا" سعدیہ کے والد کا دل بھر آیا تھا۔۔۔انہوں نے کامران "
کو بڑی گرم جوشی سے گلے لگائے رکھا۔۔۔

السلام علیکم امی کیسی ہیں آپ؟؟؟۔۔۔اور اتنی دیر کیوں کر دی آنے میں "
؟؟؟" کامران نے جب سعدیہ کی والدہ کو دیکھ کر بڑے ادب واحترام سے
کہا اور ساتھ ساتھ دیر سے آنے کا شکوہ بھی کیا تو سعدیہ کا دل اس کے آگے
جھکنے لگا۔۔۔اس نے اپنے آنسوں صاف کئے یہ کہ کر آنکھ میں کچرا

چلا گیا ہے۔۔۔۔سعدیہ کے والدین کو کامران کا یوں ملنا اور اتنے پیار اور احترام سے بات کرنا بہت بھایا۔۔۔

"کھڑی کھڑی دیکھتی رہو گی یا امی پاپا کو بیٹھاؤ گی بھی؟؟؟"ان کے سامنے جب کامران نے اپنائیت والے لہجے میں سعدیہ سے بات کی تو انہیں لگا کامران سعدیہ کو منا چکا ہے۔۔۔۔۔سعدیہ جھم گ ئی ی تھی۔۔۔۔آج کامران نے اسے اپنے آگے جھکا لیا تھا۔۔۔۔

"میں خالہ کو بلاتی ہوں انہیں بتاتی ہوں کہ آپ لوگ آئے ہیں انہوں نے تو امید ہی چھوڑ دی تھی کہ آپ لوگ آئیں گے"یہ کہہ کر سعدیہ مڑی تو شمسہ بیگم پیچھے ہی کھڑی تھیں۔۔۔۔

بہت بہت شکریہ۔۔۔میں تو امید ھار بیٹھی تھی کہ میری بہن میری خوشی " میں شرکت کرے گی" یہ کہہ کر جب وہ سعدیہ کی والدہ سے گلے ملیں تو دونوں بہنیں رونا شروع ہو گی ئیں۔۔۔

اب رونا دھونا بند کرو اور مجھے میری بہوں سے ملواؤ اور بتاؤ انہیں کے ان " کی خلیہ ساس ہوں میں" سعدیہ کی والدہ نے گلے سے ہٹتے ہوئے۔۔۔۔ آنسو صاف کر بولا تھا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ چلیں بھائی صاحب" یہ کہہ کر وہ دونوں کو اسٹیج پر لے گئیں " تھیں۔۔۔

کامران بھاگ لے ورنہ سعدیہ محفل کا لحاظ بھی نہ رکھے گی اور یہی ''
کھڑے ہو کر لڑنا شروع ہو جائے گی'' دل میں خیال آتے ہی ذلیل ہونے
سے بچنے کے لئے دبے پاؤں وہاں سے جانے لگا۔۔۔۔۔

کہاں؟؟؟۔۔۔۔میرے والدین کو امی پاپا کیوں کہا تم نے؟؟''کامران''
کو جاتا دیکھ پیچھے سے ہاتھ پکڑ بڑے دھیمے لہجے میں پوچھ رہی تھی۔۔۔۔
سعدیہ کا لہجہ اور آنکھوں کی نمی بتا رہی تھی کہ وہ بلکل بھی غصہ نہیں
ہے۔۔۔

میرا دل چاہا تو میں نے کہہ دیا۔۔۔تم مجھے اپنا نہیں سمجھتی۔۔۔۔میں تو ''
سمجھتا ہوں''کامران بھولا سا چہرہ بنا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔کے اگر وہ چاھے تو
ڈانٹ دے سب کے سامنے۔۔۔۔پر سعدیہ نے ہلکے سے ہاتھ چھوڑ
دیا۔۔۔خاموشی سے چلی گئی واپس اسٹیج پر۔۔۔۔

اورلوگوں کے لیے ہوتاہوگاہنسی تو پھنسی میرے لیے توالٹی کہانی "
ہے۔۔۔روئی تو پھنسی" یہ کہ کراس کے پیچھے پیچھے ہولیا۔۔۔

چلوشاہ ماہنور کوانگوٹھی پہناؤ۔۔"بھابھی نے انگوٹھی دیتے ہوئے کہا "
تھا۔۔۔۔

ایسے کیسے ؟؟؟۔۔۔۔۔پہلے کچھ دوتو۔۔۔۔شاہ تم بہت کنجوس ہو "
۔۔۔۔چلوجلدی سے پچاس ہزار روپے نیکال دو"اسماء نے کہاتوولید نے سنتے
ہی اپنے دل پرہاتھ رکھاتھا۔۔۔

یاخدا۔۔۔۔پچاس ہزار؟؟؟؟۔۔۔۔انگوٹھی پہنارہے ہیں۔۔۔خرید "
تھوڑی رہے ہیں۔۔ذراتھوڑاتولحاظ رکھو۔۔۔"پھر شاہنزیب سے مخاطب

ہو کر ''شاہنزیب اپنی ساری سالیوں کو ایک ایک ہزار پکڑا دے'' ولید شاہنزیب کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر صوفے کے کونر پر چڑھ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

ایک ہزار؟؟؟۔۔۔۔۔ولید تم نے اپنی باری پہ 25 ہزار پکڑا کا دامن '' چھڑا لیا تھا۔۔۔شاہ کی باری پر مزید کنجوسی۔۔۔۔ تھوڑا تو دل بڑا کرو۔۔۔شاہ ان کی مت سنو۔۔۔سیدھے سیدھے پیسے دو۔۔۔''اسماء جو ماہنور کے ساتھ کھڑی تھی ولید سے لڑتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

ارے بھئی جلدی کرو۔۔۔کیا صبح یہیں کرو گے؟؟؟۔۔شاہ پیسے دے کر '' معاملہ نمٹا''علی بھائی اب شاہنزیب کی طرف آئے تھے اور یہ کہ کر شاہنزیب کی سالیوں کو آنکھ ماری تھی۔۔۔جو کے عباس نے دیکھ لی

تھی۔۔۔وہ سمجھ گیا کے علی بھائی ی جلدی مچا کر سالیوں کی پیسے لینے میں مدد کر رہے ہیں۔۔۔۔

"علی بھائی آپ بھی"اس نے زور سے کہا گھورتے ہوئے تو علی نے اپنی زبان دانتوں میں دبائی۔۔۔مانو چوری پکڑی گ ئی ی ہو۔۔۔"شاہ علی بھائی کی مت سننا۔۔۔۔یہ تو لڑکیوں کی مدد کر رہے ہیں"عباس نے کہا تھا ۔۔۔جس پر علی بھ ئی یا مسکرانے لگے۔۔۔۔

"اچھا چلو دس ہزار تو دے دو انہیں"علی بھائی نے التجائیہ انداز میں کہا۔۔۔

"ہاں بھئی دس۔۔۔۔دس ہزار تو دو"بھابھی نے کافی زور دیتے ہوئے کہا تو علی بھ ئی یا مسکرانے لگے۔۔۔۔۔

میں نے کہا کہ دس ہزار دو۔۔۔۔۔صرف۔۔۔۔دس دس ہزار سب کو "
دو۔۔۔۔ایسا نہیں کہا" انہوں نے کافی جتاتے ہوئے اپنی بات کلی ئی رکی
۔۔۔۔تو شاہنزیب کی ساری سالیاں علی بھ ئی یا کو گھورنے لگیں۔۔۔۔

بھ ئی یا آپ یہ بتادیں آپ ہیں کس کے سائیڈ؟؟؟" اسماء اپنی کمر پر ہاتھ "
ٹیکا کر علی بھائی سے آئبرو اچکا کا استفسار کرنے لگی۔۔۔۔۔

یار۔۔۔بہن بھی میری۔۔۔بھائ ی بھی میرا۔۔۔میں تو دونوں کے سائیڈ"
ہوں" یہ کہہ کر مسکرانے لگے۔۔۔

چلو یار اب دو بھی" جنید نے کہا تو سب اسے حیرت سے دیکھنے لگے۔۔۔وہ "
بیزاری کا اظہار کر رہا تھا۔۔۔۔

تمہیں کیا ہوا؟؟؟"عاشر بھائی تجسس سے پوچھنے لگے "

سارے پیسے سالیوں کو مل رہے ہیں۔۔۔ہمیں تو کوئی کچھ بھی نہیں دے رہا"۔۔۔جمشید نے منہ بسورتے ہوئے بولا۔۔۔

اچھا اِدھر آؤ۔۔۔یہ لو"۔۔۔شاہنزیب نے بلا کر ان دونوں کے ہاتھ میں ایک۔۔۔ایک ہزار کا نوٹ پکڑا دیا تھا جس پر وہ خوش ہو کر ۔۔۔شاہنزیب کے پاس ہی کھڑے ہو گئے۔۔۔

اچھا یہ لیں آپ سب"۔۔۔شاہنزیب نے بہت بحث کے بعد اپنی سالیوں کو انگوٹھی پہنائی دی تھی۔۔۔"اب تو پہنا دوں؟؟؟؟"

شاہنزیب نے ان سب کو دیکھ پوچھا تھا جس پر بھابھی نے خود اس کے ہاتھ میں ماہ نور کا نازک سہ ہاتھ تھما دیا تھا۔۔۔

ماہ نور کے الٹے ہاتھ کی چوتھی انگلی میں پہلے ہی سے منگنی کی انگوٹھی تھی ۔۔۔۔"ماہنور یہ تو اتار دیتیں" اسماء نے اسے دیکھ کہا۔۔۔۔

"شاہ یہ منگنی والی اتار دو اور یہ ن ئی ی پہنا دو" شمسہ بیگم نے کہا تو شاہنزیب نے نفی کر دی۔۔۔۔

"چھوڑیں ماہنور کو یہ بھی میں نے ہی پہنائی ہے اور یہ میری منگنی کی انگوٹھی ہے۔۔۔۔میں نہیں چاہتا کہ ماہنور اسے اتارے۔۔۔اس لیے یہ والی دوسرے ہاتھ میں پہنا دیتا ہوں" شاہنزیب نے ماہنور کو محبت سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔تو سب مسکراتے ہوئے مان گئے۔۔۔۔اس نے اپنی دولہن کو اپنے ہاتھوں سے انگوٹھی پہنائی ی تھی۔۔۔۔

ارے انگلی پکڑنے والی رسم کون ادا کرے گا؟؟؟؟"اسماء نے پوچھا تھا۔۔۔ "

ماہنور کی تو کوئی سگی بہن ہے ہی نہیں"بھابھی بولیں"

کیا؟؟؟؟" ماہنور نے اسماء کو کان قریب لانے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔وہ قریب "
لائی تو ماہنور نے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا"رباب کو بلاؤ۔۔۔وہ
میری بہن ہے"اس کی بات سنتے ہی اسماء اثبات میں سر ہلا کر رباب کو
ڈھونڈنے لگی۔۔۔۔

رباب چلو اپنے بہنوئی کی انگلی پکڑو۔۔۔سب سے چھوٹی "
والی۔۔۔"۔۔۔۔۔کامران بچوں کے ساتھ کھیل میں مگن رباب کو گود میں
اٹھا کر لے آیا تھا اسٹیج پر۔۔۔۔لا کر شاہنزیب کی انگلی پکڑتے ہوئے کہنے
لگا۔۔۔

چلو رباب دل کھول کر پیسے مانگو۔۔۔۔"بھابھی رباب سے مسکراتے" ہوئے کہنے لگیں۔۔۔۔

رباب ایک لاکھ مانگو۔۔۔۔تم اکلوتی سالی ہو شاہنزیب کی"رومیسا کو دلی " خوشی ملی تھی ماہنور کے رباب کو اپنی بہن کہنے پر۔۔۔۔۔رومیسا آپا کے پیسوں کی ڈیمانڈ سن پھر سے بحث چھڑ گئی تھی۔۔۔۔

شاہ۔۔۔۔رباب کو اتنے ہی دو۔۔۔۔جتنے آپا نے کہیں ہیں"ماہنور نے" جب سب کو بحث میں مگن دیکھا تو موقع پاتے ہی ہلکے سے شاہنزیب کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔۔۔شاہنزیب نے بھی فوراہی اس کے کہنے کا مان رکھا تھا۔۔۔۔سب بحث میں لگے ہوئے تھے۔۔۔جبکے شاہنزیب نے

ایک لاکھ کا چیک رباب کے ہاتھ میں رکھ دیا تھا۔۔۔جس پر سب خوب ''اووووووووو'' کر کے شور مچانے لگے۔۔۔۔

''واہ مانو''۔۔۔اسماء نے اس کی کمر ہلکے سے تھپتھپاتے ہوئے شاباشی دی۔۔۔۔

''شاہ یہ کیا کیا تو نے ؟؟؟''کمران سر پکڑ۔۔۔منہ بیگاڑے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔

''یہ تو ابھی سے ہی جورو کا غلام ہے۔۔۔یہ کہیں گے لوگ''عاشر بھائی بولے تھے جس پر سب خوب ہنستے ہوئے شاہنزیب کا مزاق اڑانے لگے۔۔۔۔۔

جورو کا غلام بننے میں کوئی برائی تو نہیں۔۔۔ویسے بھی آج کل بیویوں کا ہی زمانہ ہے۔۔۔کیوں ولید؟؟؟"اسماء نے اتراتے ہوئے کہا تھا اور ساتھ ساتھ ولید سے تصدیق بھی چاہی۔۔۔۔جس پر وہ بیچارہ مجبوراً سر اثبات میں ہلانے لگا۔۔۔

"آپ کو میں منع کر سکتا ہوں بھلا؟؟؟۔۔۔۔جیسا آپ کہیں بیگم صاحبہ" ولید نے کامران اور شاہنزیب کو دیکھ آنکھ دباتے ہوئے اسماء کی بات کا طنز بھرا جواب دیا تھا وہ بھی شیرنی سے بھرے لہجے میں۔۔۔۔۔۔

"ساری رسمیں ادا ہو گئیں تو میں لے جاؤں اپنی دلہن کو؟؟؟"شاہنزیب نے سب کو چھیڑنے کے لئے ماہنور کا ہاتھ سب کے سامنے پکڑ کر بولا تھا۔۔۔۔

شاہ۔۔۔بڑی جلدی ہو رہی ہے تمھیں اپنی دولہن لے جانے کی''اسماء''
ماہنور کا ہاتھ۔۔۔۔اس کے ہاتھ سے چھڑواتے ہوئے بولی۔۔۔۔

یار۔۔۔۔اب اور کتنی رسمیں باقی ہیں؟؟؟''شاہنزیب نے بے قراری کا''
اظہار کرتے ہوئے کہا تو سب اسے بے صبرا ہوتا دیکھ خوب ہنسنے لگے۔۔۔

دولہے میاں ذرا صبر رکھیں''بھابھی نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔''

ماما۔۔۔ذرا پانچ لاکھ کا چیک دیجیئے گا شہزاد ماما مانگ رہے ہیں''جمشید''
نے آکر شاہنزیب سے کہا تو علی اور کامران کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔

ارے۔۔۔یہ لڑکی والے۔۔۔چالاک کہیں کے۔۔۔۔ہمارا سیدھا لڑکا''
لوٹ رہے ہیں۔''یہ کہتے ہی کامران شہزاد کی طرف بھاگا تھا۔۔۔۔۔

شاہ کا ساتھ تم تینوں دو۔۔۔میں ذرا شہزاد کی طرف جاتا ''
ہوں۔۔۔۔ہمارا وہ والا بھائی ذرا سیدھا ہے''علی بھائی یہ کہہ کر شہزاد کی
طرف گئے تھے۔۔۔۔

شاہ یہ لو۔۔۔دودھ پیو اور دودھ پلائی کے پیسے دو''رومیساء آپا نے دودھ کا''
خوبصورت کلاس شاہنزیب کے آگے بڑھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

یقین مانیں ایسا لگ رہا ہے کسی مارکیٹ میں بیٹھا ہوں جہاں ہر چیز کے پیسے ''
ادا کرنے پڑ رہے ہیں۔۔۔میرا ذرا تو لحاظ کریں۔۔۔میری جیب خالی کر دی
ہے آپ لوگوں نے۔۔۔تھوڑا تو رحم کریں اپنے چھوٹے بھائی پر
''شاہنزیب نے اپنی جیب پر ہاتھ رکھتے ہوئے التجائیہ انداز میں کہا۔۔۔۔

ٹھیک ہے شاہ۔۔۔۔اب ہم تمہارا لحاظ کریں گے۔۔۔بس تم ہمیں اس " دودھ پیلائی ی کے خود سے پیسے دے دو۔۔۔جتنے تم چاہو"۔۔۔اسماء کا گمان تھا کہ شاہنزیب خود ی اچھی خاصی رقم پکڑا دے گا۔۔۔۔دودھ پیلائی ی کی۔۔۔۔

پکا۔۔۔میں جو دوں گا وہ خاموشی سے آپ سب قبول کرؤ گی؟؟؟"" شاہنزیب نے اپنی ساری سالیوں سے تصدیق چاہی تھی۔۔۔۔جس پر سب اثبات میں سر ہلا رہی تھیں۔۔۔

ولید انہیں دے دو" شاہنزیب کے کہتے ہی ولید نے اپنی جیب سے پانچ" روپے کا سکہ نیکال کر اسماء کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔۔۔سب حیرت سے شاہنزیب اور ولید کا چہرہ تکنے لگے۔۔۔

یہ کیا ہے؟؟؟"اسماء پانچ روپے کا سکہ دیکھتے ہوئے منہ بسور بولی۔۔۔"

پیسے"شاہنزیب نے کافی جتاتے ہوئے کہا۔۔"آپ لوگوں نے خود کہا " ناں۔۔۔میں اپنی مرضی سے جتنے چاہے دے سکتا ہوں۔۔۔بھئی میں تو پانچ روپے ہی دینا چاہتا ہوں آپ لوگوں کو"شاہنزیب اسماء اور باقی سب کا چہرہ بنا دیکھ اپنی مسکراہٹ چہرے پر بکھرنے سے نہ روک سکا۔۔۔اس کی بات سن۔۔۔ماہنور بھی مسکرانے لگی۔۔۔۔

شاہ۔۔پانچ روپے؟؟؟۔۔۔۔مطلب صرف پانچ روپے دو گے تم اپنی" سالیوں کو۔۔۔شرم کرو یار کچھ تو"اسما بڑی بی کی طرح ایک ہاتھ کمر پر رکھ اور دوسرا ہاتھ نچاتے ہوئے شاہنزیب سے بولی۔۔۔۔

کیوں پیسے کیا پیڑ پر اُگ رہے ہیں؟؟؟۔۔۔۔آپ لوگ اتنی دیر سے "
لوٹ رہی ہو۔۔۔آپ لوگ شرم نہیں کر رہیں تو ہم کیوں کریں۔۔۔۔"
عباس نے چھوٹی آنکھیں کرتے ہوئے سالیوں کی طرف دیکھتے ہوئے
کہا۔۔۔۔۔

♥ رخصتی اسپیشل ♥

غلطی ہو گئی شاہ۔۔تم پر ترس کھا کر"اسماء منہ بناتے ہوئے بولی۔۔۔ "

ماہنور دیکھ لو تمہارا میاں کتنا کنجوس ہے"بھابھی ماہنور سے شکایت کرتے"
ہوئے بولی تھیں جس پر وہ صرف مسکراء رہی تھی۔۔۔

اب پیلادوں دودھ۔۔۔آپانے سب کی جانب دیکھ کر پوچھاتوسب نے "
ہاں کردی پرسب کے منہ پھولے ہوئے تھے۔۔۔

بھئی مسکراتے ہوئے ہاں کریں۔۔۔پیسے دیے ہیں ہم نے آخر"ولید نے "
بڑے بھرم سے کہا تھا جس پر وہ سب منہ چڑا رہی تھیں اپنی زبانیں منہ سے
نیکال کر۔۔۔آپانے شاہنزیب کو دودھ پلایا تھا۔۔۔

آپا۔۔۔ہم جوتا چھپائی کیسے لیں؟؟؟۔۔اِس چالاک شاہ نے توجوتے"
اتارے ہی نہیں"اسماء رومیساء آپا سے شکوہ کر رہی تھی۔۔۔۔

چاچی دیکھیں ناں۔۔۔یہ تو رسم ہوتی ہے ناں بھئی۔۔پر یہ چالاک لڑکا "
جوتے اتار ہی نہیں رہا۔۔ہم جوتا چھپائی کیسے لیں؟؟؟"اسماء نے شاہنزیب کی

امی سے بھی شکایت لگائی تھی۔۔۔اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورتے ہوئے۔۔۔

شاہ۔۔۔جوتے اتارو۔۔۔تاکے یہ پیسے مانگ سکیں"شمسہ بیگم نے کہا" تو شاہنزیب مسکرانے لگا۔۔۔

امی زبردستی ہے کیا؟؟؟۔۔۔"اس نے نہایت بھولے پن سے پوچھا " ۔۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔کوئی بات نہیں۔۔۔ہم چوتی کے اندر تیرے جوتے" چھپالیں گے۔۔۔۔پھر تو دینی پڑے گی تمھیں جوتا چھپائی ی۔۔۔۔"اسماء نے منہ چڑاتے ہوئے کہا تھا جس کے جواب میں وہ بھی مسکرا رہا

تھا۔۔۔"چلو دیکھ لیں گے" شاہنزیب دونوں ہاتھ بڑے بھرم سے فولٹ کر گویا ہوا۔۔۔۔

رسمیں ادا ہونے کے بعد کھانا لگایا گیا۔۔۔ماہ نور کو اسماء اور ولید شاہنزیب کو کھانا کھلانے لگا۔۔۔دوسری طرف راحیل شہزاد کو کھلا رہا تھا اور ثانیہ صباء کو۔۔۔۔

"شاہ یہ بتا۔۔۔پارٹی کب دے رہا ہے؟؟؟" عباس بھی وہیں اسٹیج پر ہی کرسی لگا کر بیٹھ گیا۔۔۔اور شاہنزیب کو دیکھ ابرو اچکا کر استفسار کرنے لگا۔۔۔

"بہت جلد پہلے ولیمہ ہو جانے دو پھر جب تم لوگ بولو گے تب پارٹی دوں گا" شاہنزیب بے انتہا خوش تھا اور وہ مسرت اس کے چہرے پر آشکار

تھی۔۔۔۔اس نے کہا تو ماہنور اسے دیکھنے لگی۔۔۔"کیا ہوا ؟؟؟"شاہنزیب نے اشارے میں پوچھا۔۔۔پر اس نے نفی میں گردن کو جمبش دی۔۔۔۔

پھر رخصتی کا لمحہ آن پہنچا۔۔۔ماہنور رو میساء آپا سے گلے لگ کر رونے لگی۔۔۔۔۔

"ارے پگلی تو کون سہ کہیں جا رہی ہے وداع ہو کر"آپا نے اسے چپ کرانے کے لیے کہا تھا۔۔۔

"میری بچی۔۔۔آج سے تو میری پوتی بھی اور پت بہو بھی"یہ کہہ کر دادو نے اس کی روشن پیشانی کا بوسہ لیا۔۔۔اسے اسماء نے ڈرائیور کے برابر والی سیٹ پر بٹھا دیا۔۔۔

شاہنزیب سب سے الودع لے کر ڈرائیور کی سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔۔ماہنور کی روتے ہوئے نظر شہزاد کی کار پر پڑی جس میں اس نے شاہزیہ آپا کو دولہن کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھا۔۔۔۔

ماہنور کو احساس ہوا کہ ان کے ساتھ تو کوئی نہیں بیٹھا۔۔۔شاہنزیب نے کار اسٹارٹ کی تو ریشم نے آکر شیشہ بجانے لگی۔۔۔

کیا؟؟؟۔۔"شاہنزیب نے بے زاری سے پوچھا۔۔۔۔ "

میں تو ماہنور سے ملی ہی نہیں"وہ منہ بسور بولی۔۔۔"

روکو۔۔۔میں باہر آتی ہوں"ماہنور نے کہااور کار سے اتر کر اس سے گلے ملی۔۔۔

جو کچھ بھی ہو۔۔۔سب بتانا کل"ریشم نے شوخی سے کان میں کہا " تھا۔۔۔۔پھر مسکراتی ہوئی چلی گئی۔۔۔۔ماہنور الجھی تھی اس کی بات سن۔۔۔۔وہ واپس آکر کار میں بیٹھ گئی۔۔۔۔

ماہ نور نے دیکھا کہ شہزاد کی کار تو اسٹارٹ تک نہیں ہوئی ہے اور شاہنزیب کار اسٹارٹ کر کے روڈ پر لے آیا ہے۔۔۔۔

یہ جی۔جا جی پیچھے کیوں آرہے ہیں؟؟؟"شاہنزیب نے جب رومیساء آپا" کے شوہر کی کار پیچھے آتے دیکھی تو الجھ کر گویا ہوا۔۔۔ماہنور نے لاعلمی میں کندھے اچکا دئیے۔۔۔۔اس نے کار روک دی تھی۔۔۔۔

یہ لو شاہ۔۔۔میں تمہیں دینا بھول گیا تھا" وہ کار سے اتر کر چلتے ہوئے "
آئے اور ایک خوبصورت سی ٹوکری شاہنزیب کی جانب بڑھائی ی۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔۔پر اس میں کیا ہے؟؟؟" شاہنزیب ٹوکری لیتے ہوئے "
تجسس سے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

اس میں پان ہے۔۔۔۔ہمارے خاندان میں ایک رسم ہے کہ دولہے کو "
پہلی رات سے پہلے پان ضرور کھلایا جاتا ہے اور ماہ نور رومیساء کی بیٹی ہے اس لحاظ سے تم میرے دمات ہوئے اور میں چاہوں گا کہ میری بیٹی کا شوھر یہ رسم ضرور ادا کرے۔۔۔۔اس لیے خاص تمہارے لئے لایا ہوں۔۔۔تم کھاؤ گے ناں؟؟؟" انہوں نے نہایت لچک والے انداز میں پوچھا تھا پر امید نظروں سے تکتے ہوئے کے شاہنزیب مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔۔

جی ضرور۔۔۔۔کیوں نہیں۔۔۔۔آخر آپ میرے سسر ہیں آپ کی " بات تھوڑی ٹال سکتا ہوں"بس شاہنزیب کا کہنا تھا کہ ان کے چہرے پر خوشی جھلک اٹھی تھی۔۔۔

شکریہ۔۔۔خدا تمہیں خوش رکھے اور ہاں ماہ نور کو مت کھانے " دینا۔۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔۔لڑکیاں نہیں کھاتیں۔۔۔لڑکیوں کا کھانا بدشگونی سمجھا جاتا ہے"انہوں نے کہا تو شاہنزیب کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر آئی۔۔۔۔

تو پھر آپ یہ بات اپنے منہ سے اِس مانو بلی سے کہہ دیں کیونکہ میری تو یہ " سننے گی نہیں۔۔۔۔میٹھا پان اسے بہت پسند ہے"اس نے کہا تو ماہنور شاہنزیب کو گھورنے لگی۔۔۔جس پر وہ مسکرانے لگا۔۔۔

رومیساء آپا کے شوہر بڑے پیار سے سمجھا کر چلے گئے۔۔۔

ماہنور پکڑ لو۔۔۔۔ویسے تو میں جانتا ہوں بلی کو دودھ کی رکھوالی نہیں دینی " چاہیے۔۔۔۔پھر بھی بڑے بھروسے کے ساتھ دے رہا ہوں امانت سمجھو اسے میری" یہ کہہ کر اسے مسکراتے ہوئے دینے لگا ماہنور نے ٹوکری اپنی گود میں رکھ لی۔۔۔۔۔

کیا ہوا؟؟؟۔۔۔کچھ بولو گی نہیں؟؟؟" ماہنور خاموش بیٹھی ہوئی تھی " نظریں جھکائے نروس نروس سی تو شاہنزیب اسے دیکھ بولا۔۔۔۔

کیا بولوں؟؟؟" وہ آہستگی سے بولی۔۔جس پر شاہنزیب مسکرانے " لگا۔۔۔۔۔۔

"کچھ بھی"

"پھر بھی کیا؟؟؟"

"کچھ بھی یار۔۔۔میں بات کروں گا تو تم بولو گی مجھے شرم آرہی ہے" ۔۔۔اس لئے تم ہی شروع کرو" اسے بڑے پیار سے تکتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

"شاہ۔۔۔مطلب شاہنزیب۔۔۔مطلب۔۔۔وہ۔۔۔وہ" ماہ نور بولنے میں ہچکچا رہی تھی۔۔۔شاہنزیب کو وہ کافی نروس نظر آرہی تھی۔۔۔۔وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے سے مسلسل مسل رہی تھی۔۔۔

کیا؟؟؟۔۔۔۔میں شاہ ہی ہوں یار تھوڑی رخصتی کے بعد میرے سر پر " سینگ نکل آئے ہیں۔۔۔جو اتنا گھبرا رہی ہو مجھ سے "اس نے اپنایت سے کہا پھر بھی وہ نظر نہیں اٹھا رہی تھی۔۔۔۔

ماہنور کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو رہے تھے ۔۔۔۔ویسے اس سے بات کرنا آسان تھا پر آج جب اس کی دلہن کے روپ میں تھی تو بات کچھ اور تھی۔۔۔خوش وہ بھی بہت تھی مگر پھر بھی دل تھا کہ قابو میں ہی نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

تین گھنٹے کا راستہ ہے۔۔۔اگر اسی طرح خاموش بیٹھ کر جائیں گے تو میں تو " ڈرائیف کرتے کرتے ہی سو جاؤں گا "اس کا کہنا تھا کہ ماہنور حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔"حویلی جا رہے ہیں ہم۔۔۔۔آخر آپ نے پہلی بار کوئی اپنا ارمان ظاہر کیا تھا۔۔۔میں کیسے اسے پورا نہ کرتا "اس نے ماہنور کی آنکھوں

کی حیرت کو پڑھ لیا تھا۔۔۔اس لئے مسرت بھرے لہجے میں اسے بتانے لگا۔۔۔۔۔

اور سب مان گئے؟؟؟؟" وہ بے ساختہ بول اٹھی تھی مارے حیرت " کے۔۔۔۔

ماننا تو تھا ہی۔۔۔آخر میں بول رہا تھا" اس نے اپنا کالر اتراتے ہوئے پکڑ کر " کہا تھا جس پر وہ مسکرانے لگی۔۔۔۔"واقعی بہت حسین لگ رہی ہو آج۔۔۔ پہلی نظر میں تو بم پھوٹ گیا تھا میرے سر پر"۔۔۔شاہنزیب نے اسے بڑی محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ جھیپ گئی اور پھر سے نظریں جھکا لیں۔۔۔۔"تبھی تو میں کہہ رہا ہوں تم بات کرو۔۔۔ورنہ پورے راستے میں یوں ہی بولتا رہوں گا اور تم اسی طرح شرماتی رہو گی" شاہنزیب نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ کر بولا۔۔۔۔

چھوڑو شاہ گھر چلتے ہیں۔۔۔میں نے تو صرف اپنا ارمان ظاہر کیا تھا مجھے تو " امید بھی نہیں تھی کہ تم۔۔۔یعنی آپ اسے اتنا اہمیت دو گے۔۔۔آنے جانے میں اتنی دیر لگ جائے گی۔۔۔پھر تھکن الگ ہو گی۔۔۔کل ولیمہ بھی ہے۔۔۔کیسے ہو گا سب کچھ ؟؟؟۔۔۔میرا ولیمے کا ڈریس بھی گھر پر ہے۔۔۔۔پالر والی سے بھی بکنگ ہوئی وی ہے" ماہنور بڑے دھیمے لہجے میں ۔۔۔۔پریشان ہو کر بول رہی تھی۔۔۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔۔۔سب کچھ ہو جائے گا۔۔۔۔تم فکر مت کرو" اسے " اطمینان بخش الفاظ کہ کر پُر سکون کر رہا تھا۔۔۔

پتا ہے میں نے ولید کو بھیجا تھا حویلی سجانے۔۔۔دلہن کی طرح سجایا ہے" پوری حویلی کو۔۔۔مجھے یقین ہے تمہیں ضرور پسند آئے گی" اس نے کہا تو

ماہنور ایکسائٹڈ ہو گئی حویلی دیکھنے کے لیے۔۔۔۔یہ سنتے ہی اس کا کھلتا گلاب سہ چہرہ مزید کھل اٹھا تھا۔۔۔۔

ویسے سچ سچ بتانا یہ اتنا شرمانے کا کس نے کہا ہے تم سے ؟؟؟۔۔۔۔رومیسا " آپانے۔۔۔اسمانے۔۔۔۔یا پھوپھونے ؟؟؟" شاہنزیب نے ابرو اچکا کر تجسس سے جواب طلب کیا تھا۔۔۔۔۔

کیوں ؟؟؟" ماہنور بھولا سہ چہرہ بنا کر پوچھنے لگی۔۔۔"

کیونکہ مجھے بالکل اچھی نہیں لگ رہیں" اس نے کہا تو ماہنور حیرت سے " دیکھنے لگی

یارا اگر شرمیلی لڑکی ہی پسند ہوتی یا سمجھدار تو کبھی بھی میرا انتخاب تم نہ ہوتیں۔۔۔دنیا میں بہت دیکھی ہیں میں نے شرمیلی سی۔۔۔۔سنجیدہ سی۔۔۔۔غصے والی پر میرا دل جس پر آیا اور آکر اٹک گیا وہ۔۔۔۔۔۔۔وہ لڑکی تھی جو نہایت شوق مزاج تھی۔۔۔۔جس کے نیناں میں بھی ایک عجیب سہ چلبلا پن تھا۔۔۔۔جس کی مسکراہٹ نہایت حسین تھی ۔۔۔۔۔وہ ناچ رہی تھی میرے سامنے مور کی طرح مست ہو کر۔۔۔۔میرا دل اس کی پازیب کے ساتھ ہی جڑ گیا تھا مجھے وہی چلبلی سی ماہنور چاہیے۔۔۔۔مجھے نہیں چاہیے وہ ماہنور۔۔۔جو لوگوں کی باتیں سن کر بنی ہے.... مجھے تو وہی اپنی پرانی والی مانو بلی چاہیے جو کسی کی سنتی ہی نہیں۔۔۔۔۔جس کی ہر شرارت ہر ادا میرے دل کو اس کا اور دیوانا بنا دیتی ہے۔۔۔۔میں تو اس ماہنور کو نہیں جانتا جسے میں آج دیکھ رہا ہوں۔۔۔۔پتا تمہیں یاد ہے میں اپنی مانو بلی اِس ن ئ ی ماہنور میں تلاش کر رہا ہوں۔۔۔۔ ہے وہ کیسی تھی؟؟؟۔۔۔۔پاگل سی بالکل۔۔۔۔۔دروازہ بغیر نوک

کئی یے اندر آجاتی تھی بغیر یہ سوچے کہ جو اندر ہے وہ کس حالت میں ہے۔۔۔۔اسے ہر بار ڈانٹتے رہو۔۔۔وہ ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دیتی تھی"شاہنزیب کی آنکھوں میں ماہنور کا خوبصورت سراپا گھوم رہا تھا پرانے وقتوں کا۔۔۔وہ نہایت کھوئے کھوئے انداز میں گاڑی چلاتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

ماہنور بس اسے حیرت سے دیکھے جا رہی تھی۔۔۔آج جب وہ بول رہا تھا تو پتا چلا تھا کہ کتنا دیوانہ ہے وہ اس کا۔۔۔اسے اتنے سالوں پہلے کی ہر بات یاد تھی جیسے سب کچھ اس کے لیے کل ہی کی بات ہو۔۔۔"یاد ہے کیسے تم بسکٹ چورا چورا کر کھاتی تھیں۔۔۔یہاں تک کہ جنید جمشید کے بھی کھا جایا کرتی تھیں۔۔۔"اس نے کہا تو وہ جوابًا مسکرانے لگی۔۔۔"یاد ہے کیسے تم نے شہزاد بھائی پر آٹا پھینکا تھا"اس نے کہا تو ماہنور ہنسنے لگی۔۔۔

ہاں اور مزے کی بات۔۔۔اسی وقت صباء باجی سامنے آ گئیں تھیں اور " بڑی پھوپھو بھی۔۔۔بیچارے اتنے شرمندہ سے ہو گئے تھے"اب ماہنور بھی بولنے لگی تھی۔۔۔۔

"یاد ہے تم نے کرسی پر میرے لئے ثمر بونڈ لگا دی تھی "

ہاں اور اس پر تمہارے بجائے علی بھائی بیٹھ گئے تھے۔۔۔کیسے بھول سکتی " ہوں میں" وہ ہنستے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔بہت سالوں بعد وہ دل کھول کر ہنس رہی تھی۔۔۔۔شاہنزیب نے اس کا اسی سے تعارف کرایا تھا۔۔۔

ھممم۔۔۔۔اور یاد ہے تم نے میرے واش روم کی پانی کی سپلائی بند کر دی" تھی اور میری جگہ ڈیڈ نہاء رہے تھے"اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ ہنسنے لگی۔۔۔

میں اتنی پاگل تھی۔۔۔یہ تو آج اندازہ ہو رہا ہے مجھے" ماہنور بلا تکلف اس " کو دیکھ رہی تھی۔۔۔"تمہیں واقعی بالکل پاگل سی ماہنور چاہیے؟؟؟" وہ بھولا سہ چہرہ بنائے تعجب سے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔بالکل۔۔۔۔۔میں نہیں چاہتا تم کبھی بھی۔۔۔ کبھی بھی خود کو " بدلو۔۔۔ جیسی ہو پاگل سی۔۔۔ویسی ہی رہو" اس نے کہا تو ماہنور مسکرانے لگی۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔جیسا تم چاہو۔۔۔ایک بات بولوں واقعی میں مجھے چپ " رہنے اور نظریں تمہارے سامنے جھکائے رکھنے کے لیے کہا گیا تھا۔۔۔۔پتا ہے کس نے کہا تھا۔۔۔۔ گیس کرؤ" ماہنور اسے دیکھ بولی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔رومیساء آپا" شاہنزیب نے سوچ کر جواب دیا تھا۔۔"

نہیں بڑی پھوپھو نے۔۔۔بار بار بس یہی سبق پڑھا رہی تھیں۔۔۔ "
میرے تو کان پک گئے تھے ان کا یہ سبق سن سن کر۔۔۔۔اب مجھے سمجھ آیا
کہ صباء باجی ایسی شرمیلی شرمیلی سی کیوں ہیں۔۔تم شرط لگالو مجھ سے
۔۔۔آج رات تو صباء باجی شہزاد بھائی سے کوئی بات نہیں کرنے والیں۔۔۔
مسکراتی رہیں گی جیسا پھوپھو نے سکھایا ہے" یہ کہہ کر وہ خوب ہنسنے
لگی۔۔۔۔وہ ہنستے ہوئے بہت خوبصورت گلاب کی مانند لگ رہی
تھی۔۔۔۔شاہنزیب تو سو سو جان فدا ہو رہا تھا اسے یوں ہنستے ہوئے
دیکھ۔۔۔۔

"شاہ تمھیں تو پرانی والی ماہ نور پسند ہے ناں؟؟؟ تھوڑی دیر گزر جانے کے بعد جب اس نے ٹوکری کو ٹکر ٹکر دیکھتے ہوئے کہا تو شاہنزیب سمجھ گیا کے وہ پان کھانے کے چکر میں ہے۔۔۔۔

"مانو بلی" شاہنزیب گھور کر دیکھنے لگا۔۔۔پر ماہنور نے اس کی گھورتی نظروں کو مکمل اگنور کیا۔۔۔اور ٹوکری سے پان باہر نکال لیا۔۔۔

"مانو بلی واپس رکھو۔۔۔۔جی۔جا جی نے منع کیا ہے ناں۔۔۔۔لڑکیاں نہیں کھاتیں" شاہنزیب ایک ہاتھ سے کار چلا رہا تھا اور دوسرے ہاتھ سے ماہنور سے پان چھیننے کی مسلسل کوشش کر رہا تھا۔۔۔

"شاہ توڑا سہ۔۔۔۔مجھے بہت پسند ہے" یہ کہہ کر اس نے اپنا ہاتھ اوپر کر لیا تھا اور اسے کھولنے لگی تھی نہ جانے اسی لمحے دل کو کیا ہوا۔۔۔۔لگا جیسے کچھ

غلط ہے۔۔۔۔وہ پان ماہنور کے لئے ٹھیک نہیں۔۔۔اس کا دل اک عجیب سی کیفیت میں مبتلا ہو گیا تھا۔۔۔جیسے اٹک گیا ہو اس پان پر۔۔۔۔۔

اگر میں نے ماہنور سے کہا کہ وہ مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے تو ماہنور مزاق میں اڑا دے گی یہ بات۔۔۔۔پر یہ پان تو جی۔جای نے دیا ہے اس میں کوئی خرابی کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔۔پر یہ پان انہوں نے مجھے کھانے کے لیے دیا ہے ماہ نور کو نہیں۔۔۔اگر انھیں پان دینا ہی تھا تو سب کے سامنے کیوں نہیں دیا ؟؟؟۔۔۔۔اکیلے آ کر کیوں ؟؟؟۔۔۔کیا واقعی کچھ گڑ بڑ ہے یا میں ہی کچھ زیادہ سوچ رہا ہوں" وہ دل ہی دل میں سوچ رہا تھا۔۔۔ماہنور پان کھاتی اس سے پہلے شاہنزیب نے کار روک دی تھی۔۔۔۔اور اس پان پر جھپٹا تھا

شاہ مجھے تکلیف ہو رہی ہے" ماہنور نے پان کو اپنی کمر کے پیچھے کر لیا مگر" شاہنزیب اس کے ہاتھ سے لینے کی مسلسل کوشش کر رہا تھا۔۔۔اب اس

کے ہاتھ میں ماہنور کی نازک کلائی ی آگ ئی ی تھی جس سے وہ پان پکڑے ہوئے تھی۔۔۔شاہنزیب کی چھینے کی کوشش میں ماہنور نے کہا۔۔۔۔"شاہ۔۔۔صرف پان ہی تو ہے۔۔۔تھوڑا سا کھا لینے دو پلیز"ماہنور التجائی یہ انداز میں بولی۔۔۔۔

آہ"اس چھینا جھپٹی میں ماہنور کے ہاتھ کی چوڑیاں ٹوٹ رہی" تھیں۔۔۔جب ایک چوڑی ماہنور کے ہاتھ میں چبی تو ماہنور کے منہ سے بے ساختہ آہ نکلی۔۔۔۔"شاہ۔۔۔تم تو ایسے بیھیف کر رہے ہو جیسے اس میں زہر ہو"شاہنزیب نے اس کی چیخ بلند ہونے کے باوجود ہاتھ نہ چھوڑا تھا بلکہ پان چھین کر ہی دم لیا تھا جس پر وہ بے رخی سے اپنی نازک سی کلائی جس میں سے شاہنزیب کی اس چھینا جھپٹی میں خون نکل آیا تھا۔۔۔۔وہ دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔

یار۔۔۔۔او۔۔۔نو۔۔۔خون نیکل رہا ہے" یہ کہہ کر پان اپنی جیب میں" رکھ کر اس کی کلائی پکڑ کر دیکھنے لگا

ابھی خون نکلنا بند ہو جائے گا" اس کے ٹیشو سے خون صاف کر کے اس پر" چوٹ پٹی لگا دی تھی۔۔۔۔

سب اپنی بیویوں کو منہ دیکھائی میں کتنے پیارے پیارے تحفے دیتے ہیں پر" میں اس دنیا کی انوکھی دلہن ہوں۔۔۔جس کے بے پناہ محبت کرنے والے شوہر نے اسے منہ دیکھائی میں خون تحفے میں دیا ہے" ماہنور اپنی کلائی پکڑ کر منہ بسور افسردہ لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔۔

یار۔۔۔۔ایسے تو مت بولو۔۔۔۔" وہ شرمساری سے کہنے لگا۔۔۔لیکن وہ" دلی طور پر اطمینان میں تھا کہ اس نے جو کیا وہ ماہ نور کی بھلائی کے لیے ہی کیا۔۔۔۔

اچھا تحفہ دیا تم نے مجھے" ماہنور خفگی بھری آنکھوں سے طنزیہ بولی۔۔۔۔"

"یار۔۔۔"

کم از کم انسان معافی ہی مانگ لیتا ہے شاہ" وہ خفگی سے بولی"

اچھا آئی یندہ ایسا نہیں ہو گا بس" وہ بڑے پیار سے لچک دار انداز میں کہنے لگا۔۔۔

معافی مانگو شاہ۔۔۔" ماہنور نے معافی کا مطالبہ کر دیا تھا غصے میں"

۔۔۔۔جبکے وہ اس حقیقت سے اچھی طرح واقفیت رکھتی تھی کہ شاہنزیب کبھی بھی معافی نہیں مانگتا۔۔۔۔

مانو۔۔۔میں واقعی شرمندہ ہوں۔۔۔۔"وہ جتاتے ہوئے"

تو معافی مانگنے میں کیا برائی ہے؟؟؟۔۔"وہ ابرو اچکا کر استفسار کرنے" لگی۔۔۔۔شاہنزیب جانتا تھا کے ماہنور کو طیش دلا گیا ہے اس کا پان چھینا۔۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔۔ویسے غصے نے اور بھی دلکش بنا دیا ہے تمھیں۔۔۔۔۔۔۔" من کو تو سوچتی ہے اور غصہ دلاؤں تم کو۔۔"وہ شوخی سے کہتے ہوئے اس نازک صفت گڑیا کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔۔۔اور بڑے پیار سے چومتا ہے۔۔۔۔۔اس کی آنکھوں میں بے پناہ رومانس۔۔۔۔اور اپنے ہاتھ کو چومتا دیکھ ماہنور غصہ بھول بیٹھی۔۔۔۔اپنی کلائی چھڑوانے کی ہلکی سی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔"تم واقعی بہت خوبصورت ہو میری جان۔۔۔۔"اس نے

آنکھوں سے الفت بھرے جال پھینکتے ہوئے کہا تو ماہنور مزید اس کی رومانس بھری نظروں کی تاب نہ لا سکی۔۔۔اور جھیپ کر کھڑکی کی جانب نظر کر لی۔۔۔۔"پھر سے شرما گئی یں" شاہنزیب نے ٹوکتے ہوئے کار اسٹارٹ کی تھی۔۔۔۔

*****_____*********

"راحیل مجھے بہت خوشی ہو گی اگر تم ناراضگی ختم کر کے میرے والدین کو اپنالو۔۔۔کیوں اپنی ناراضگی میں پھر سے وہی غلطی دُہرا رہے ہو" ثانیہ کہہ کر اس کے پاس آکر بیٹھی تھی جیسے سنتے ہی راحیل نے کروٹ لی تھی۔۔۔ثانیہ کی جانب اپنی پیٹھ کر کے آنکھیں بند کر لیں تھیں۔۔۔مانو سننا ہی نہیں چاہتا ہو۔۔۔"راحیل میں جانتی ہوں تم سن رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔یار۔۔۔۔۔ایک بار کوشش تو کرو میرے خاطر۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔تم نے

کامران کو دیکھا وہ سعدیہ کے والدین کو کتنی عزت دے رہا تھا۔۔۔۔سب کے سامنے انہیں امی پاپا بول رہا تھا بغیر کسی ہچکچاہٹ کے۔۔۔جبکے اس کی تو منگنی تک نہیں ہوئی ہے سعیہ سے۔۔۔پلیز۔۔۔راحیل۔۔۔ایک بار میری خاطر" وہ التجائی یہ انداز میں بار بار اصرار کر رہی تھی۔۔۔اس کا بازو پکڑ کر ہلاتے ہوئے۔۔۔۔

نووے۔۔۔میں تمہارے باپ کو کبھی معاف نہیں کر سکتا۔۔۔میری" ماں اگر آج اس دنیا میں نہیں ہے تو اس کی وجہ صرف اور صرف تمہارا باپ ہے۔۔۔۔میں تم سے محبت کرتا ہوں صرف اس لئے تم سے تمہارے والدین کو جدا نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔پر خود اس کمینے کو باپ کا درجہ دے دوں۔۔ہر گز نہیں۔۔۔۔"راحیل نے غصے سے اک دم اٹھ کر ثانیہ کا بازو جھنجھوڑ کر آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔۔۔وہ نہایت غصے میں آگیا تھا "۔۔۔کہ کر واپس لیٹ گیا"لائٹ اُف کر دو

ہمم۔۔۔او۔کے"ثانیہ روہانسہ آواز میں کہہ کر لائٹ آف کر کے چلی"
گئی۔۔۔۔

*****_____********

تم؟؟؟؟"وہ کمرے میں رات کے دوسرے پہر داخل ہوا تو سعدیہ حیرت"
سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

یہ میرا بھی کمرہ ہے"کامران جتاتے ہوئے کہ کر الماری کی جانب بڑھ"
گیا۔۔۔۔

میں کل جا رہی ہوں"سعدیہ نے پیچھے سے کمرے کے دروازے کا لاک"
پکڑ کر لچک دار انداز میں کامران کو بتایا۔۔۔

ارے واہ۔۔۔مبارک ہو"اس نے بہت ٹھنڈاری۔ایکشن دیا تھا بغیر"
اس کی جانب مڑے۔۔۔۔۔

اس میں مبارک باد دینے کی کیا بات ہے؟؟؟"سعدیہ الجھ کر پوچھ رہی "
تھی۔۔۔۔۔

تواور کیا بولوں؟؟؟۔۔۔۔کیا چاہتی ہو تم۔۔۔کیاری۔ایکشن دوں "
اس بات کو سن کر؟؟؟۔۔۔غصہ کروں؟؟؟۔۔۔یاروں؟؟؟۔۔۔یا
تمہارے سامنے بیٹھ کر التجائی یں کروں کہ نہ جاؤ۔۔۔۔بولو"۔۔۔وہ
بڑے رخے ودل جلے انداز میں کہ کر اپنا سیل چارجینگ پر لگا رہا تھا۔۔۔۔

میں تو بس بتا رہی تھی" وہ کہہ کر صوفے پر بھولا سا چہرہ بنا کر بیٹھ "
گئی۔۔۔کامران کے جانے کی خبر سننے کے بعد سے سعدیہ کا دل قابو میں
نہیں آ رہا تھا۔۔۔محسوس ہو رہا تھا گویا کے کچھ مس ہو رہا ہو۔۔۔۔۔

" مجھے پتا ہے پاپا نے مجھے پہلے ہی بتا دیا ہے "

پاپا؟؟؟۔۔۔" وہ الجھ کر پوچھنے لگی تھی۔۔۔کامران کے لفظ پاپا سے مراد"
کون سی شخصیت ہیں۔۔۔اس کے اپنے والد یا شیخ صاحب۔۔۔۔

سوری۔۔۔شیخ صاحب۔۔۔۔۔۔۔اور یہ بھی بتا رہے تھے کہ تمہارے "
لئے مزمل کا رشتہ آیا ہے" یہ کہہ کر وہ افسردہ سہ چہرہ بنائے جانے لگا۔۔۔

سنو"سعدیہ نے آواز دے کر روکا تھا۔۔۔"پاپا بولو گے تم مجھے زیادہ اچھا" لگے گا اور آگے تمہاری مرضی"سعدیہ نے صوفے پر بیٹھے بیٹھے ہی بڑے دھیمے لہجے میں کہا تھا۔۔۔جسے سن۔۔۔کامران کے مارے خوشی کے ہوش اڑ گئے تھے وہ تیزی سے بے تاب ہو کر اس کے قدموں میں آکر بیٹھا۔۔

کیا کہا تم نے؟؟؟۔۔۔ذرا دوبارہ کہنا"کامران بے یقینی سے کیفیت میں" مبتلا ہو کر کہہ رہا تھا۔۔۔

پاپا بولو گے تو مجھے زیادہ اچھا لگے گا"سعدیہ نے دوبارہ کہا تو کامران " پھولے نہیں سما رہا تھا۔۔پہلے دل کیا اسکے گلے لگ جائے۔۔۔اس لیے اپنی دونوں باھیں پھیلا کر گلے لگنے لگا۔۔۔

اسٹے یور لمیٹ" سعدیہ نے گھور کر دیکھتے ہوئے کہ کر کامران کے ابھرتے "
ہوئے جذبات پر فل اسٹاپ لگایا۔۔۔۔"میں نے ہاں نہیں کہا ہے۔۔۔۔جو
تم اتنا خوش ہو رہے ہو"۔۔۔۔۔۔اس نے کہا تو کامران نے فورا اپنی پھیلی
ہوئی باھیں فولٹ کر لیں۔۔۔۔

کیا مطلب؟؟؟۔۔۔۔میں سمجھا نہیں" وہ الجھ کر دیکھتے ہوئے بول رہا تھا "
۔۔۔۔۔اس کے چمکتے ہوئے چہرے کی خوشی ماند پڑ گئی تھی سعدیہ کی بات
سن۔۔۔۔۔

مطلب۔۔۔۔میں ابھی پڑھنا چاہتی ہوں اور میری پڑھائی مکمل ہونے "
میں پورے دو سال لگیں گے۔۔۔۔۔میں منگنی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔۔
ہر گز نہیں۔۔۔۔۔اس لئے اگر دو سال تک خاموش رہ سکتے ہو۔۔۔اور میرا

انتظار کر سکتے ہو تو کرو ورنہ تمہاری مرضی"سعدیہ نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

پہلے تو کامران سُن سی کیفیت میں پڑ گیا تھا اس کے خیالات سن کر۔۔۔۔ منگنی ایک رشتے کی بنیاد ہوتی ہے۔۔۔۔ہر لڑکی کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی منگنی ہو۔۔۔وہ دلہن کی طرح اس میں تیار ہو۔۔۔۔اس کا ہونے والا دولہا اسے اپنے ہاتھوں سے انگوٹھی پہنائے۔۔۔۔۔پر سعدیہ منگنی کے نام سے بھی خوف کھاتی تھی۔۔۔۔اور اس کا ریزن کسی سے ڈھکا چھپا نہیں تھا۔۔۔۔۔

منظور ہے۔۔۔۔۔بالکل منظور ہے"اس نے سعدیہ کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ " رکھ کر کہا تھا۔۔۔۔۔

میں تمہارے ساتھ کوئی دھوکا نہیں کرنا چاہتی۔۔۔میں محبت نہیں کرتی تم" سے۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔اچھے لگتے ہو تم مجھے پر یہ جذبہ محبت نہیں ہے اس لیے پلیز اپنی محبت کے بدلے مجھ سے محبت کی امید مت رکھنا"اس نے صاف گوئی سے کام لیا تھا جس پر کامران مزید صدقے واری جانے لگا تھا اس پر۔۔۔۔۔

میرے دل میں جو محبت ہے وہ بے لوث ہے سعدیہ۔۔۔۔اس میں کوئی " طلب۔۔۔۔کوئی غرض شامل نہیں۔۔۔۔ایک دن میں اپنی محبت سے تمہارے دل میں اپنی جگہ خود بنالوں گا۔۔۔۔بس تم اپنے دل کے دروازے میرے لیے کھلے رکھو"اس نے بڑی محبت سے سعدیہ کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔۔۔۔"اچھا منگنی نہ صحیح۔۔۔۔ہم گرل فرینڈ ۔۔۔بوائے فرینڈ تو بن کر رہ سکتے ہیں ناں؟؟؟"اس نے نہایت شوخ مزاجی سے۔۔۔۔۔ابرو اچکا کر استفسار کیا۔۔۔۔

کامران کے بچے۔۔۔۔لگتا ہے تمہاری بیٹری اُوور چارج ہو گئی "
ہے"سعدیہ نے اس کی بات سن صوفے پر رکھا ہوا ہے کشن اٹھا کر اس کے
سر پر مارتے ہوئے کہا۔۔۔۔

یار ایک بار دیکھو تو ٹھیک طرح مجھے تم۔۔۔۔اپنی آنکھیں کھول "
کر"کامران اس کے نزدیک آکر آنکھوں میں آنکھیں ڈال بولا۔۔۔۔"
تمھیں مجھ جیسا گڈ لوکنگ۔۔۔۔ہینڈسم۔۔۔ڈیشنگ اسمارٹ لڑکا
ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گا"وہ بڑا اکڑ کر اپنی خوبصورتی پر اتراتے ہوئے
سعدیہ کو چھیڑنے کی نیت سے کہنے لگا۔۔۔۔۔

وہ اس قدر نزدیک آگیا تھا کہ سعدیہ نروس ہو کر ہلکا سا پیچھے ہٹی۔۔۔۔"
کامران تمہارے ارادے مجھے اب نیک نہیں لگ رہے۔۔۔۔۔چلو نیکلو

کمرے سے "اس کی نزدیکی آج سعدیہ پر جادو چلا رہی تھی۔۔۔۔ایک دو لمحوں کے لئے تو جذبات تیزی سے سلگنے لگے۔۔۔۔اگلے ہی لمحے وہ خود ہی کامران کے چہرے کے قریب اپنا حسین مکھڑا لے آئی ی تھی۔۔۔۔کامران نے اپنے ہاتھ سے اس کی گردن پکڑ کر اپنے چہرے کی جانب۔۔۔۔نیچے جھکایا۔۔۔۔کامران کا دل مسرت سے بھر آیا تھا یہ دیکھ کے آج وہ ذرا سہ بھی اس کی نزدیکی سے نہیں جھنجھلا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔اس نے مسکراتے ہوئے سعدیہ کی پیشانی کا بوسہ لیا۔۔۔۔وہ کافی جھیپ گ ئی ی تھی۔۔۔۔۔اگلے ہی لمحے خود کے جذبات پر قابو پاتے ہوئے کامران کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے اسے کمرے سے باہر کھڑا کر دیا۔۔۔۔۔

سوچ لو لڑکیاں جل جائیں گی کہ کامران جیسا حسین لڑکا تمہارا بوائے " فرینڈ ہے"سعدیہ دروازہ بند کرنے لگی تو کامران دروازے کو زبردستی ہاتھ سے روکتے ہوئے بولنے لگا۔۔۔

مجھے کسی کو نہیں جلانا اب جاؤ ورنہ کوئی آجائے گا"۔یہ کہہ کر اس نے " دروازہ بند کر دیا تھا۔۔۔"پاگل"سعدیہ مسکراتے ہوئے کہ کر بیڈ پر لیٹ گئی۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

♥ رخصتی اسپیشل ♥

شاہ۔۔۔اُور کتنی دیر لگے گی؟؟"ماہ نور تھک چکی تھی بیٹھے بیٹھے۔۔۔اس" لیے اب تھکے تھکے لہجے میں استفسار کرنے لگی۔۔۔

ابھی تو ایک گھنٹہ باقی ہے" شاہنزیب کار ڈرائیف کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔

ایک گھنٹہ ؟؟؟"۔۔۔وہ زور سے بولی۔۔۔"مجھے تو لگا بس پہنچنے والے ہیں" وہ تھکن سے چور چور ہو رہی تھی اس لیے سفر سے بیزاری کا اظہار کرنے لگی۔۔۔

یار تم سو جاؤ۔۔۔لاؤ تمھاری سیٹ سیڈ کروں" یہ کہہ کر اس کی سیٹ بچھا دی۔۔۔تاکہ وہ آرام سے سو سکے۔۔۔

میں سونا نہیں چاہتی۔۔۔میں بہت ساری باتیں کرنا چاہتی ہوں تم سے۔۔۔"وہ سیٹ سے کمر لگا کر بولی۔۔۔

تو کرو میں سن رہا ہوں" شاہنزیب بڑے پیار سے جواب دے رہا تھا "

تم نے کبھی مجھے فون کیوں نہیں کیا؟؟؟۔۔۔ کبھی کوئی رابطہ کرنے کی " کوشش کیوں نہیں کی؟؟؟۔۔۔چار سال تک اپنی آواز تک سننے کے لیے ترسائے رکھا۔۔۔آخر کیوں؟؟؟" ماہنور اپنے ذہن میں الجھے ہوئے سوالوں کو سلجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔اس نے شکوہ کیا اپنے محبوب سے۔۔۔۔جو اس کا حق تھا۔۔۔

پتا نہیں یار۔۔۔شاید میں ڈرتا تھا" اس نے صاف گوئی سے کام لیا تھا۔۔۔ "

بس کرو جھوٹے۔۔۔۔تم اور ڈر؟؟؟۔۔۔۔۔شاہ وہ بات بولو جس پر میں " یقین کر سکوں۔۔۔۔تمھاری زندگی شروع سے میری نظر میں ایک آئیڈیل

رہی ہے۔۔۔۔۔ کتنی آسان۔۔۔۔ کتنی پر سکون۔۔۔اتنے پیار کرنے والے ماں باپ۔۔۔بہن بھائی۔۔۔داد و کزنز۔۔۔۔اوپر سے تم اتنے ذہین کے ہر کوئی تمہاری تعریف کرتے کرتے نہ تھکے۔۔۔۔۔۔ہر چیز دی خدا نے تمہیں ۔۔۔۔اتنی پیاری آواز۔۔۔۔انداز۔۔۔خوبصورت چہرہ۔۔۔۔۔پڑھائی ہو یا کھیل کود ہر چیز میں اول۔۔۔۔کوئی تمہیں ھرا نہیں سکتا تھا کسی بھی میدان میں۔۔۔۔پھر تم ہو بھی اتنے خوبصورت کے ہر لڑکی تم پر فدا ہوتی ہے ۔۔۔۔ہر چیز جیسے خدا نے تمہیں ہی دے دی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ کبھی کبھار تو میں تمہیں دیکھ سوچتی تھی کہ خدا نے تمہیں بے انتہا نوازا ہے۔۔۔ تمہیں مجھ سے محبت ہوئی ی۔۔۔۔خدا نے تمہیں مجھے بھی دے دیا۔۔۔مانو تم جو چیز چاہتے ہو۔۔۔۔ تمہیں فورا مل جاتی ہو" ماہ نور کی باتیں سن شاہنزیب کو پہلی بار احساس ہوا تھا کہ وہ اس کی اوپری زندگی سے کس قدر متاثر ہے۔۔۔۔

کاش میں تمہیں بتا سکتا اتنی آسان نہیں رہی میری زندگی جتنی تمہیں نظر آ رہی ہے۔۔۔۔ہر لمحہ تڑپ تڑپ کر تمہیں مانگا ہے دعاؤں میں۔۔۔۔۔پھر جا کر آج تم میرے ساتھ ہو" شاہنزیب دل ہی دل اس کی باتیں سن سوچ رہا تھا۔۔۔۔

تم نے چاہا ہمارا نکاح ہو گیا۔۔۔۔تمہیں لگا ابھی تم رخصتی کے لیے تیار نہیں ہو۔۔۔تو تم نے نہیں مانگی۔۔۔۔۔تمہیں لگا۔۔۔چار سال تک تم مجھ سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتے۔۔۔تو تم نے نہیں کی۔۔۔۔۔۔یہ بغیر سوچے کہ میرے دل پر کیا گزرے گی ان چار سالوں میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں کیا سوچوں گی۔۔۔۔۔لوگ کیا کہیں گے۔۔۔۔تم کیا جانو ڈر کیا ہوتا ہے ۔۔۔۔جب خوف میں رات کو نیند نہ آئے تو وہ رات کیسے گزرتی ہے۔۔۔۔۔جب ہر کوئی آپ کے منہ پر آ کر بولے تمہارا شوہر تمہیں طلاق

دے دے گا۔۔۔اس لمحہ جو دل تلملا اٹھتا ہے۔۔۔۔اور جو اس وقت ڈر و خوف لاحق ہوتا ہے تمہیں اس کی کیا خبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمھیں کیا خبر تھی کے لوگ کیا بولتے ہیں ہمارے متعلق۔۔۔۔تم واپس آئے اپنی مرضی سے۔۔۔۔۔۔دل چاہا کہ۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔یہ لڑکی مجھے اتنی پسند ہے کہ میں اس کے ساتھ زندگی گزار سکوں۔۔۔۔تو تم نے رخصتی مانگ لی۔۔۔۔اور تمہارے مانگتے ہی ہر کوئی خوشی خوشی راضی ہو گیا ۔۔۔۔اتنی آسان ہے تمھاری زندگی۔۔۔۔۔کسی چیز میں کوئی مشکل نہیں۔۔۔۔۔۔۔ہر چیز جب چاہا تب پالی۔۔۔۔تمہیں کس بات کا ڈر ہو سکتا ہے بھلا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تمہیں کوئی سوٹ پسند آئے تو وہ بھی تمہارا۔۔۔۔۔تمھیں یہ ماہنور پسند آئی ی۔۔۔تو وہ بھی تمھاری"اس نے اپنے پورے وجود کو ایک معمولی سی چیز سے تعبیر کر ڈالا تھا جو شاہنزیب کو

پسند آتے ہی اس کی ہو گئی۔۔۔۔۔ماہنور نہایت افسردہ و کرب بھرے لہجہ میں بول رہی تھی۔۔۔۔اس کی آنکھیں نم ہو جا رہی تھیں بار بار۔۔۔۔

کاش وہ لمحہ زندگی میں ضرور آئے جب میں تمہیں بتا سکوں کہ کیا ہو " تم۔۔۔۔۔۔سب کچھ دیا خدا نے مجھے۔۔۔۔یہ سچ ہے۔۔۔۔۔ مگر ساتھ ساتھ بچپن میں ہی اک ایسے مرض میں مبتلا کیا جس کی دواء میرے سامنے ہوتے ہوئے بھی مجھ سے کوسوں دور تھی۔۔۔فطور ہو تم میرا۔۔۔۔۔ جنون ہو۔۔۔۔دواء ہو۔۔۔۔علاج ہو۔۔۔۔۔کتنا لڑا ہوں تمہاری خاطر کاش تمہیں بتا پاتا آج۔۔۔۔بڑے ابو ۔۔۔۔دادو۔۔۔۔امی۔۔۔۔۔راحیل۔۔۔۔ولید۔۔۔شارق۔۔۔۔شہزاد بھائی سب سے لڑ لڑ کر تمھیں پایا ہے۔۔۔۔۔اے خدا وہ وقت ضرور لانا جب میں خود ماہ نور کو بتا سکوں کے کتنا چاہتا ہوں اسے "شاہنزیب دعا گو ہوا

تھاماہنور کی باتیں سن۔۔۔۔وہ دیوانا بہت رنجیدہ سا ہو گیا تھا اپنی محبوبہ کے منہ سے خود کے لئے ایسے تاثرات سن کر۔۔۔۔۔

اب سچ بتاؤ۔۔۔کیوں نہیں کیا فون کبھی؟؟؟۔۔۔۔پلیز اس بار سچ کہنا" "
اس نے آنکھوں میں آنے والی نمی صاف کر کے شاہنزیب کی جانب متوجہ ہو کر اپنی سیٹ واپس صحیح کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

دنیا میں کسی کو بھی پلیٹ میں سجا کر کچھ نہیں دیا جاتا۔۔۔۔مجھے دو کھ ہے یہ " سن کر کہ تمہیں میری بات کا ذرا بھی یقین نہیں۔۔۔۔جب کہ تم نے خود میری الماری دیکھی ہے۔۔۔۔۔"شاہنزیب اب ماہنور کی جانب بالکل نہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔افسردگی و کرب بھرے انداز میں کہہ کر سامنے دیکھنے لگا۔۔۔اچانک سے شاہنزیب کی نظر سائیڈ مرر پر پڑی تھی جس میں

پیچھے آنے والی کار جو کالے رنگ کی تھی نظر آئی ی۔۔۔لیکن اس نے خاص توجہ نہ دی

"ہاں دیکھی ہے۔۔۔اگر تم واقعی اتنی محبت کرتے تھے تو کبھی فون کیوں نہیں کیا؟؟؟۔۔۔پھر بھی میرے ذہن میں یہی سوال گھوم رہا ہے۔۔۔میں جاننا چاہتی ہوں" وہ الجھ کر استفسار کر رہی تھی اپنے سوالوں کے جواب مانگ رہی تھی۔۔۔جبکے شاہنزیب کے پاس اس کے کسی سوال کا کوئی جواب نہ تھا۔۔۔

"کوئی اور بات کریں" شاہنزیب سنجیدگی سے بولا۔۔۔وہ مزید اس ٹوپک پر بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

ضرور۔۔۔ہم یہ بات پھر کبھی کریں گے"اس نے تھوڑی دیر خاموش "
رہنے کے بعد ایک گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ھنی مون کے لئے کہاں جانا پسند کرؤ گی؟؟؟"شاہنزیب نے اسے "
اداس بیٹھا دیکھ خود ہی نیا موضوع چھیڑا تھا۔۔۔۔

کہیں بھی"ماہنور نے بڑے ٹھنڈے انداز میں کہا۔۔۔۔"

یار اس طرح نہیں۔۔۔ تھوڑی تو گرم مزاجی کا مظاہرہ کرو"شاہنزیب "
نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کا دل رکھنے کے لیے مصنوعی مسکراہٹ لبوں
پر سجالی۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔امریکہ چلیں گے۔۔۔یا تم کہیں اور جانا چاہو تو بولو" پہلے اس نے اپنی رائے دی پھر ماہنور سے پوچھنے لگا۔۔۔

نہیں۔۔۔تم جہاں چاہو" وہ سنجیدگی سے بول کر کھڑکی کے باہر دیکھنے لگی۔۔۔

میں سوچتا ہوں جلدی سے ہماری بیٹی ہو جائے۔۔۔پھر وہ جلدی سے بڑی ہو جائے۔۔۔پھر میں اس کی شادی کروں اور نانا بن جاؤں۔۔۔اپنے نواسوں اور نواسیوں کے ساتھ کھیلوں۔۔۔اور ان کو اپنی خوش قسمتی کی کہانی سناؤں۔۔۔اور بتاؤں کیسے ان کی نانی عین شادی والی رات منہ پھلائے بیٹھی تھیں"۔۔۔اس نے کہا تو ماہنور مسکرا دی۔۔۔

تمہیں صرف نواسے نواسیاں اس لیے چاہیے کہ تم انھیں میری شکایت لگا سکو۔۔۔حد ہے تم سے شاہ" وہ مسکراتے ہوئے کہ کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔ "

بولو ناں اگر کہیں اور جانا ہے تو" شاہنزیب نے کار مڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔ "

ہمم۔۔۔۔نہیں امریکی ہی چلیں گے مزہ آئے گا اور ہم ناں رومیساء" آپا۔۔۔اسماء۔۔۔ثانیہ۔۔۔۔بھابھی۔۔۔صباء باجی۔۔۔۔ریشم ان کو بھی ساتھ لے کر چلیں گے اور زیادہ انجوائمنٹ ہو جائے گی" اس نے شوخی سے ایک ہی سانس میں اتنا بڑا جملا ادا کر کے شاہنزیب کی جانب دیکھا ۔۔۔جو حیرت سے اس کا چہرہ تک رہا تھا۔۔۔

"اور کوئی رہ گیا ہے تو اس کا نام بھی لے لو۔۔۔۔"شاہنزیب نے طنزیہ کہہ کر منہ بسورا۔۔۔۔جس پر وہ مسکرا دی۔۔۔

"تمہاری کتنی جلدی ہٹ جاتی ہے۔۔۔میں تو بس مذاق کر رہی تھی"وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

"بس حویلی آنے والی ہے۔۔۔پندرہ منٹ کا راستہ رہتا ہے"

"صباء بھابھی جب گھر میں آئیں ہوں گی تو سب نے خوب ان کا پھولوں سے ویلکم کیا ہو گا۔۔۔اسماء۔۔۔۔یا شاہنزیہ آپا ان کا شرارہ پکڑ کر کمرے میں لے کر گ ئی یں ہوں گی۔۔۔۔پر حویلی میں تو میرا ویلکم کرنے والا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔چلو کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔اب ہر ن ئی ی دولہن کا ویلکم ہو

ضروری تھوڑی ہے۔۔۔"وہ دل ہی دل سوچ اداس ہو کر خود کو ہی سمجھا رہی تھی۔۔۔۔

شاہ پہنچ گئے؟؟؟"ولید کا فون آیا تھا۔۔۔ "

ہاں۔۔۔بس کار پارک کر رہا ہوں۔۔۔تو فکر مت کر۔۔۔۔اور سو " جا۔۔۔ہم ساتھ خیرت سے پہنچ گ ئی ے ہیں"شاہنزیب نے کہ کر فون سوچ آف کیا اور جیب میں ڈال کر کار سے باہر آیا تھا۔۔۔

چلیں۔۔۔آگ ئی ی حویلی۔۔۔"شاہنزیب نے مسکراتے ہوئے ماہ نور" کی جانب کا دروازہ کھولا تھا۔۔۔۔وہ اترئی ی تو گلابوں کی خوشبو محسوس ہوئی۔۔اس نے فورا ہی نیچے زمین کی جانب نظر کی۔۔۔اس کے قدموں

کے نیچے کی زمین گلاب کی پتیوں سے سجی ہوئی تھیں وہ حیرت سے شاہنزیب کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

آج تو قسم کھار کھی ہے میں نے۔۔۔یہ بوڑھی روح کا لقب ختم کر کے ہی ”رہوں گا“اس نے بڑے پیار سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔”لاؤ۔۔۔ شرارہ پکڑنے میں مدد کروں“کہ کر ماہ نور کا شرارہ پکڑ کر آہستہ آہستہ چلنے لگا ۔۔۔۔ماہ نور کو شاہنزیب سے اس قدر رومانٹک ہونے کی ذرا بھی امید نہ تھی۔۔۔اس لیے وہ کافی شاکٹ میں آگ ئی ی تھی۔۔۔پھولوں سے سجا اپنا رستہ دیکھ۔۔۔۔

وہ ابھی حویلی کے دروازے کے پاس کھڑی ہی ہوئی تھی کے چوکیدار نے اسے مسکراتے ہوئے ویلکم کر کے دروازہ کھولا تھا۔۔۔۔ماہنور نے جیسے ہی پہلا قدم رکھا چوکیدار تیزی سے اندر کو بھگا تھا۔۔۔اس کے بھاگتے ہی

آتش بازی زوردار طریقے سے شروع ہو گی۔۔۔پہلے پٹاکے پر تو ماہنور بری طرح چونک گ ئی ی تھی اور ڈر کر اس نے شاہنزیب کا ہاتھ پکڑا تھا ۔۔۔۔پورا آسمان جگمگا اٹھا تھا آتشبازی کے حسین رنگوں سے۔۔۔۔وہ دونوں ہاتھ پکڑ کر خوب صورت آتش بازی کا نظارہ دیکھنے لگے۔۔۔۔ماہنور کی آنکھوں میں جگنو جگمگا اٹھے تھے یہ خوبصورت منظر دیکھ۔۔۔اس نے بڑی محبت سے شاہنزیب کی جانب دیکھا۔۔۔۔

اندر چلیں'' تھوڑی دیر تک وہ دونوں کھڑے آتش بازی دیکھتے '' رہے۔۔۔شاہنزیب نے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔اس کی پوری راہ گلاب کی پتیوں سے سجی تھی۔۔۔۔جیسے ہی وہ حویلی میں مین گیٹ سے چلتی ہوئی حویلی کے بڑے دروازے تک پہنچی۔۔۔اسے اپنے دائیں اور بائیں دونوں طرف حویلی کے نوکر تھالے پکڑے ہوئے نظر آئے۔۔۔۔وہ بہت خوش ہوئ ی یہ دیکھ کر۔۔۔۔

شہنزیب ماہنور۔۔۔۔۔۔چاند سورج کی جوڑی کی طرح ہاتھ پکڑے حویلی میں چلتے ہوئے آئے تھے۔۔۔۔ان کے آتے ہی نوکروں نے گلاب کے پھولوں کی بارش کر ڈالی۔۔۔۔ماہنور بے انتہا خوش تھی۔۔۔۔مانو کوئی خواب دیکھ رہی ہو۔۔۔۔جو بے انتہا حسین تھا۔۔۔۔۔سب خوب پھول برسا رہے تھے اور وہ۔۔۔۔۔۔اپنے دولہے کا ہاتھ تھامے چل رہی تھی۔۔۔۔۔

آپ کون ہو؟؟؟''سب نے ماہنور کو اور شاہنزیب کو مبارکباد دی '' تھی۔۔۔۔۔پر جب ایک چھوٹے سے لڑکے نے مبارکباد دی تو ماہنور اس سے پوچھنے لگی۔۔۔۔وہ دیکھنے میں ہی بارہ تیرہ سال کا بچہ معلوم ہو رہا تھا

۔۔۔۔۔

یہ میرا بیٹا ہے۔۔۔۔ماہنور بی بی" چوکیدار نے اس بچے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا۔۔۔۔

بہت پیارا ہے۔۔۔کون سی کلاس میں ہو آپ؟؟؟؟" ماہنور اس بچے کے گال کو سہلاتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

تیسری جماعت میں۔۔۔۔اور میں کلاس میں ہمیشہ اول آتا ہوں" اس نے بڑے فخر سے کہا تو ماہنور اور شاہنزیب مسکرا دی ئے۔۔۔۔

اچھا۔۔۔زبردست بھئی" شاہنزیب نے اس کے بالوں پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔وہ بھی بہت خوش ہوا تھا شاہنزیب کے منہ سے اپنی تعریف سن کر۔۔۔۔

نام کیا ہے آپ کا؟؟؟"ماہنور نے پوچھا تو فورا کہنے لگا"

" عدیل"

یہ لو پیسے۔۔۔۔خوب ساری چوکلیٹ خرید کر کھا لینا۔۔۔ٹھیک ہے"
عدیل۔۔۔۔"شاہنزیب نے جیب سے پیسے نکال کر بڑے پیار سے دیتے
ہوئے کہا۔۔۔وہ بچہ اپنے والد کی جانب دیکھنے لگا۔۔۔۔انہوں نے اثبات
میں سر ہلایا تو اس نے خوشی خوشی شاہنزیب سے پیسے لے
لئے۔۔۔۔۔

چلو"شاہنزیب نے ماہنور سے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

وہ اسی کمرے میں آئی تھی دلہن بن کر جس میں چار سال قبل چڑیل بن کر داخل ہوئی تھی شاہنزیب کے ھوش اڑانے۔۔۔۔وہ کمرہ پہلے ہی اس قدر حسین تھا اب تو مانو شاہنزیب نے اسے پھولوں سے سجا کر۔۔۔اس میں مزید چار چاند لگا ڈالے تھے۔۔۔ویسے تو پوری حویلی پر لائٹیں جگمگا رہی تھیں پر اس کے کمرے کا حسن ان لائٹوں کی جگمگاہٹ سے بھی زیادہ تھا۔۔۔اس کی سیج گلابوں کے پھولوں سے سجی ہوئی تھی۔۔۔سامنے والی دیوار پر ماہ نور شاہنزیب کی بڑی سی تصویر لگی ہوئی تھی ان کے نکاح کے وقت کی۔۔۔۔۔ جس میں ماہنور نظر جھکائے ہوئے تھی اور شاہنزیب اسے دیوانوں کی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

کیسا لگا؟؟؟" وہ ایک لمبا سانس لیتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔۔"اچھا روکو" ۔۔۔۔۔دروازہ تو بند کرنا بھول ہی گیا" یہ کہ کر پہلے دروازہ اندر سے لاک کر لیا پھر واپس آکر اس کے روبرو کھڑے ہو کر بڑے پیار سے پوچھنے

لگا۔۔۔"کچھ تو بولو یار" وہ صرف نظر نیچے کئے یے مسکرائے جا رہی تھی۔۔۔اس کا چہرہ گلابی ہو گیا تھا پورا۔۔۔۔۔

بھت حسین لگ رہی ہو تم۔۔۔۔۔کہیں تمھیں میری نظر نہ لگ جائے" "شاہنزیب نے یہ کہ کر اس کا ہاتھ اپنی گرفت میں لے کر اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔۔ماہنور اس کے سینے سے آ لگی تھی۔۔۔۔۔اس کا تن من سلگ سہ رہا تھا۔۔سانسیں تھم سی گ ئی یں تھیں شہنزیب کی قربت کے سبب۔۔۔۔۔"یہ لگا لو۔۔۔امی نے میرے لگایا تھا میں تمہارے لگا دیتا ہوں" اس کی گھنی زلفیں اپنے دائی یں ہاتھ سے ہٹا کر۔۔۔۔۔اپنی آنکھوں میں لگا سرمہ چونگلی سے مس کر کے۔۔۔۔ماہنور کی خوبصورت گردن پر کالا ٹیکا لگایا۔۔۔۔۔ناجانے اس کے لمس میں ایسی کون سی حرارت تھی کے ماہنور کو اپنا جسم جلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔کانوں سے دھوئی یں نکلے تھے۔۔۔ماہنور اپنی گھنی پلکیں کبھی اٹھا کر اسے دیکھتی تو کبھی نیچے جھکا

لیتی۔۔۔۔پورا جسم سلگا دیا تھا اس ظالم نے۔۔۔شاہنزیب اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔"میری دولہن اتنی حسین ہے کے دل ہے۔۔۔۔بس دیکھتا رہوں۔۔۔۔مجھے یقین نہیں آرہا اپنی خوش چاھ رہا قسمتی پر۔۔۔۔۔کے تم مجھے مل گ ئی یں۔۔۔۔۔مجھے واقعی اعتبار نہیں آرہا کے آج تم میری دولہن کے روپ میں میرے اتنے نزدیک ہو۔۔۔۔"

شاہنزیب اس کے وجود کو دیوانوں کی طرح تکتے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔بے یقینی سی کیفیت میں اپنی دونوں باھیں اس کی گردن میں ڈالے گویا ہوا۔۔۔۔۔۔

شاہ پان"ماہنور کو اچانک سے پان کا خیال آیا تھا۔۔۔۔"

شاہ۔۔۔۔پان"ماہنور کو اچانک پان کا خیال آیا تھا جو جی۔جا جی نے خاص " دیا تھا۔۔۔۔

کیا؟؟؟"شاہنزیب کافی رومانٹک مونڈ میں تھااور وہ ایک دم سے پان کی" یاد دلا رہی تھی۔۔۔۔

پان۔۔۔جو جی۔جا جی نے دیا تھا بھول گئے۔۔۔۔"وہ بولی تو شاہنزیب" ایسی اداکاری کرنے لگا جیسے وہ واقعی بھول بیٹھا ہو۔۔۔۔

چھوڑو ناں یار"شاہنزیب نے لاپرواہی سے کہا تو جواباً ماہنور گھورنے لگی"

....

شاہ۔۔۔انھوں نے اتنے دل سے دیا تھا۔۔۔ایسا تو مت کرو۔۔۔کہاں" ہے پان؟؟؟"وہ منہ بیگاڑ کر کہنے لگی تو شاہنزیب نے اپنے شیروانی کی جیب میں ہاتھ ڈالا۔۔۔

شاید گر گیا کہیں۔۔۔۔۔ چھوڑو ناں۔۔۔ ہم ان سے کہہ دیں گے کہ کھو " گیا تھا" شاہنزیب نے بھولا سہ چہرہ بنا کر کہا تو ماہنور نے اپنے ہاتھوں سے اس کے دونوں ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔

شاہ رو میساء آپا میری ماں جیسی ہیں اور ان کے شوہر میرے والد اور انہوں " نے بڑے دل و مان سے اسی رشتے کو اہمیت دیتے ہوئے۔۔۔ تمہیں وہ پان دیا تھا۔۔۔۔۔ تم کیسے اتنے لاپرواہ ہو سکتے ہو؟؟؟" ماہنور کے چہرے کی مسکراہٹ بلکل غائب ہو گئی تھی۔۔۔۔

شاہنزیب کو محسوس ہوا کے ماہنور اب رونے لگے گی۔۔۔۔ "اچھا بابا ۔۔۔دیکھتا ہوں۔۔۔ ہو سکتا ہے مل جائے" اس نے پر اعتماد ہو کر کہا۔۔۔

تم نے میرے سامنے اپنی جیب میں رکھا تھا پھر کہاں جا سکتا ہے "
؟؟؟" ماہنور ماتھے پر بل ڈال کر پریشان ہوتے ہوئے بولی۔۔۔۔

گر گیا ہو گا شاید۔۔۔۔ میں نے کہا ناں دیکھ کر لاتا ہوں۔۔۔ شاید مل "
جائے۔۔۔۔ تم بیٹھو بیڈ پر جا کر۔۔۔۔ میں آتا ہوں۔۔" یہ کہ کر کمرے سے
باہر آیا اور دروازہ ہلکے سے بند کر دیا۔۔۔ """اف میرے خدا۔۔۔۔ کیا
کروں؟؟؟" وہ ابھی یہی سوچ رہا تھا۔۔

شاہ۔۔۔ تم ابھی تک یہیں کھڑے ہو؟؟؟۔۔۔ جا کر ڈھونڈو" وہ دروازہ "
کھول کر اسے سامنے کھڑا دیکھ۔۔۔۔۔ پریشان ہو کر گویا ہوئی ی۔۔۔

جارہاہوں۔۔۔۔تم تو جاکر بیٹھو آرام سے۔۔۔جاؤ۔۔۔دروازہ بند کرؤ" "
شاہنزیب نے بڑے پیار سے چور انداز میں کہاتواس نے اثبات میں سر ہلا کر
دروازہ بند کرلیا۔۔۔۔

" وہ چیز کیاڈھونڈوں جو میری جیب میں ہی ہے۔۔۔۔کیا کروں؟؟؟۔۔۔
دل کہہ رہاہے کچھ گڑ بڑ ضرور ہے اس پان میں۔۔۔۔پر ضروری تھوڑی ہے
کے ہر بار میرا دل ٹھیک کہ رہاہو۔۔۔۔کیا کروں؟؟؟" شاہنزیب اپنا ایک
ہاتھ کمر پر رکھ۔۔اور دوسرے سے پیشانی مسلتے ہوئے "او۔۔۔۔ایک کام
کرتاہوں کچن سے کچھ کھاپی لیتاہوں۔۔۔ماہنور کو لگے گا میں اتنی دیر ڈھونڈ
کر آیاہوں۔۔۔۔منہ لٹکائے جاؤں گا تو سمجھے گی میں نے بہت تلاش کیا
۔۔۔۔پر ملا نہیں۔۔۔" یہ سوچ کر وہ کچن کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

یہ میرے دل کو کیا ہو رہا ہے۔۔۔آج اتنا بے چین کیوں ہے "

؟؟؟۔۔۔۔"شاہنزیب پانی پینے لگا تو دل میں اچانک سے ہلچل سی مچ

گ ئ ی۔۔۔۔وہ پانی کا گلاس رکھ کر تیزی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھا

۔۔۔۔کمرے کا دروازہ بند تھا۔۔۔۔کھول کر اندر داخل ہوا۔۔۔۔اسے

سامنے بیڈ پر ماہ نور بیٹھی نظر آئی۔۔۔لیکن اس نے اپنے خوبصورت سے وجود

کو سر تا پاؤں شرارہ کے دوپٹے سے ڈھکا ہوا تھا جبکہ ماہ نور کا شرارے کا دوپٹہ

بال پنوں اور سیپ مٹیپنوں سے اچھی طرح سیٹ کیا ہوا تھا۔۔۔۔اچانک

سے ماہنور اس طرح کیوں اپنے آپ کو سر سے پاؤں تک چھپائے بیٹھی

تھی۔۔۔۔۔شاہنزیب کا دل عجیب سی گھبراہٹ کا شکار تھا وہ آہستہ آہستہ

چلتا ہوا آیا تینوں سیڑھیاں چڑھی۔۔۔۔گلاب کے پھولوں کی لڑیاں ایک

ہاتھ سے ہٹا کر جیسے ہی ماہنور کی جانب ہاتھ بڑھایا۔۔۔۔

سرپرائز۔۔۔۔۔۔کیسا لگا؟؟؟؟" جیسے ہی فرحان نے کہا شاہنزیب سر "
سے پاؤں تک مارے شاکٹ کے ھل گیا۔۔۔مانو فرحان نے اس کے پاؤں
کے نیچے سے زمین نیکال لی ہو۔۔۔

کیوں سالے صاحب اچھا نہیں لگا ہمارا سرپرائی زدینا؟؟؟" وہ شرارے کا "
دوپٹہ سر سے اٹھا کر بیڈ پر پھینک کر شیطانی مسکراہٹ لبوں پر سجاتے ہوئے
بولا۔۔۔۔

شاہنزیب پوری طرح ھل کر رہ گیا تھا۔۔۔مارے شاکٹ کے دو تین قدم
پیچھے کی جانب لئے۔۔۔۔

یہ لو سالے صاحب تمہاری دو سال بڑی دلہن کا دوپٹہ۔۔۔۔" یہ کہہ کر "
وہ بیڈ سے اٹھ کر کھڑا ہوا تھا اور شاہنزیب کے ہاتھ میں ماہنور کے شرارے کا

دوپٹہ پکڑا کر ہنستے ہوئے بولا۔۔۔اس کی فرعونیت والی ہنسی شاہنزیب کو وحشت میں مبتلا کر گئی تھی۔۔۔۔

میں تجھے چیر پھاڑ کر رکھ دوں گا۔۔۔۔بتا میری ماہنور کہاں ہے"

؟؟؟"شاہنزیب نے دوپٹہ بغور دیکھا وہ واقعی ماہ نور کے شرارے کا تھا یہ دیکھ غصے سے دھاڑ کر اپنے دونوں ہاتھوں سے فرحان کا کالر پکڑ کر چیر دینے والی نگاہوں سے کہنے لگا۔۔۔۔

ماہنور کا دوپٹہ زمین بوس ہوا تھا۔۔۔۔

سالے صاحب اتنا غصہ۔۔۔افففف۔۔۔۔اچھی بات نہیں"اس نے " فرعونیت کا مظاہرہ کیا تھا مسکراتے ہوئے۔۔۔۔

"او۔۔۔ہیرو۔۔۔۔کالر چھوڑ۔۔۔ورنہ۔۔۔۔یہ گولی اس کے سر کے آر پار ہو گی۔۔۔۔۔"ایک موٹا سا لڑکا جس کا رنگ کالا۔۔۔ گھنگرالو بال ۔۔۔۔نیلے رنگ کے ڈھیلے ڈھالے قمیض شلوار زیب تن کئے ہوئے۔۔۔۔ماہنور کو گن کی نوک پر کمرے میں لا کر کہہ رہا تھا۔۔۔۔

"سالے صاحب چھوڑ دو کالر ورنہ میرا جگری دوست گولی چلا ڈالے گا "فرحان نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا تو شاہنزیب کی جان نیکلی تھی۔۔۔۔اس نے صرف ماہ نور کی خاطر کالر چھوڑ دیا۔۔۔۔۔

"یہ ہوئی ناں اچھے بچوں والی بات۔۔۔۔چل آ میرے ساتھ"یہ کہ کر اسے بیڈ کی گول سیڑھیوں سے نیچے لے آیا۔۔۔۔ماہ نور پتھر کی مرتی بنے مارے وحشت و خوف کے کھڑی تھی۔۔۔۔ذھن خوف سے مفلوج ہوئے جا رہا تھا۔۔۔۔

کیا چاہتا ہے؟؟؟" شاہنزیب نے ڈائی رک سوال کیا۔۔۔شیر کی مانند "
فرحان کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔۔

زیادہ کچھ نہیں۔۔۔بس معافی" فرحان نے کہا تو شاہنزیب اسے الجھی "
نگاہ سے گھورنے لگا۔۔۔۔"معافی مانگ۔۔۔چل جلدی۔۔۔۔بول مجھ
سے غلطی ہو گئی فرحان بھائی۔۔جو میں نے آپ جیسے اعظیم انسان سے پنگا لیا
۔۔۔۔چل بول" فرحان نے کہا تو شاہنزیب اسے کھا جانے والی نظروں
سے گھورنے لگا۔۔۔۔۔

فرحان باہر لے آان دونوں کو" یہ کہتا ہوا ایک اور لڑکا کمرے میں داخل "
ہوا تھا۔۔۔۔

اسے دیکھتے ہی شاہنزیب نے پہچان لیا تھا۔۔۔"اختر"اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔۔

"زبردست تجھے تو میرا نام بھی یاد ہے"اختر کا رنگ تھوڑا سا ولاسہ۔۔۔ جسامت میں کافی موٹا اور گنجا۔۔۔اس کے چہرے سے ہی ماہنور کو وحشت ہو رہی تھی۔۔۔۔شاہنزیب اسے اچھی طرح جانتا تھا کیونکہ یہ وہی تھا جو عاشر شاہزیہ کے گھر آکر توڑ پھوڑ کر کے گیا تھا اور بدلے میں شاہنزیب نے اسے مار مار کر دنبہ بنا دیا تھا۔۔۔۔

"چل باہر چل۔۔۔پر پہلے موبائل اور کار کی چابی دے"اس کے کہنے پر شاہنزیب نے دانت پیستے ہوئے چابی اور موبائل نکال کر اس کے حوالے کر دی ئے۔۔۔۔

چل" یہ کہتا ہوا فرحان اسے اور ماہنور کو کمرے سے باہر لے آیا۔۔۔۔"

شاہنزیب یہ دیکھ مزید بری طرح چونکا تھا کے وہاں ایک اور بندہ کھڑا تھا جس کے ہاتھ میں گن تھی اور وہ گھر کے سارے نوکروں کو لائن میں کھڑا کیے ہوئے تھا۔۔۔۔

چل۔۔۔۔اب ان سب کے سامنے مافی مانگ" فرحان نے شاہنزیب کو " حقارت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔شاہنزیب بہت خود دار قسم کا لڑکا تھا۔۔آج تک اس نے کبھی کسی سے معافی نہیں مانگی۔۔۔

ماہنور جانتی تھی شاہنزیب کتنا غرور والا اور عزت پر جان دینے والا لڑکا ہے ۔۔۔اس نے آج تک اپنے ماں باپ سے معافی نہیں مانگی۔۔۔۔تو اس فرحان سے کیسے مانگ لے۔۔۔جبکہ اس مظلوم کی تو کوئی خطا بھی نہ

تھی۔۔۔۔پھر بھی صرف ماہنور کی خاطر اس نے وہی الفاظ آنکھوں میں آنکھیں ڈال دھرادئی یے تھے۔۔۔۔جو فرحان چاہتا تھا کہ وہ ادا کرے۔۔۔۔۔شاہنزیب کا خون کھول اٹھا تھا۔۔۔۔بس نہیں چل رہا تھا کہ جان سے مار دے اسے۔۔۔۔۔۔۔

تو معافی مانگ رہا ہے۔۔۔یا احسان کر رہا ہے۔۔۔۔تجھے معافی مانگنا نہیں " سکھایا۔۔۔۔ تیرے ماں باپ نے"فرحان نے کہ کر شاہنزیب کے حسین چہرے پر زوردار طمانچہ مارا تھا۔۔۔۔۔

دل جل کر خاک ہو رہا تھا ماہنور کا۔۔۔۔دل چاہا کے آگ لگادے اس فرحان کو۔۔۔۔جس نے اس کے دولہے پر ہاتھ اٹھانے کی گستاخی کی ہے۔۔۔۔

اے گن دے۔۔۔مزاق سمجھ رہا ہے یہ کمینا۔۔۔۔۔" یہ کہہ کر فرحان "
نے غصے سے تلملاتے ہوئے اختر سے گن مانگی تھی اس نے بھی فوراً ہی پکڑا
دی۔۔۔۔۔ تھپڑ کھانے کے باوجود شاہنزیب نے صبر سے کام لیا تھا۔۔۔۔
غصہ تو بے انتہا آرہا تھا۔۔۔پر یہ دیکھ خاموش تھا۔۔۔۔کے ان کے ہاتھوں
میں گنیں ہیں اور ماہنور اور گھر کے نوکر جو بے گناہ ہیں۔۔۔۔ان کی گنوں
کے نشانوں پر ہیں۔۔۔۔۔شاہنزیب نے خون کا گٹ پیا۔۔۔۔اور اپنی
دونوں مٹھیاں مضبوطی سے بند کئی یں۔۔۔۔۔

اے۔۔۔۔۔ایک کو لا۔۔۔ان میں سے "فرحان نے کہا تو شاہنزیب "
اختر کو دیکھنے لگا جو اس کے حکم کی تعمیل پر ایک حویلی کے نوکر کو گھسیٹتا ہوا اس
کے سامنے لے آیا تھا۔۔۔۔

"تیری دشمنی مجھ سے ہے۔۔۔۔ان بے گناہوں کو کیوں گھسیٹ رہا ہے ان سب میں؟؟؟" شاہنزیب سرخ انگاروں بھری نظروں سے فرحان کو دیکھ ۔۔۔۔ گرج دار آواز میں گویا ہوا۔۔۔۔ مگر اس فرحان کی فرعونیت دیکھ اس کا بھی دل دہل گیا کہ اس فرحان نے۔۔۔۔نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ اور اس نوکر کے ماتھے پر گن رکھ کر گولی چلادی۔۔۔۔۔

وہ بیچارہ مظلوم معافی مانگتا رہ گیا۔۔۔۔دو ہی لمحے بعد وہ زمین بوس ہوا تھا۔۔۔۔ گولی کی آواز پوری حویلی میں گونجی تھی۔۔۔۔ماہنور اور باقی کھڑے سارے نوکر سکتے میں آگئے تھے۔۔۔۔سانسیں تھم گئیں تھیں ان ظالموں کی فرعونیت دیکھ۔۔۔۔۔

"اب میری بات سن۔۔۔۔معافی مانگ۔۔۔۔ تیری معافی میں ان لوگوں کی جان ہے۔۔۔۔ تیری معافی پسند آئی تو تحفے میں جان بخش دوں گا۔۔۔

ورنہ یہی حال کروں گا جو اس کا کرا" فرحان نے اس تڑپتے ہوئے نوکر کے سینے پر اپنے جوتوں سمیت پاؤں رکھ کر شاہنزیب کو آخری وارننگ دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"معافی مانگ" شاہنزیب نے جب اس نوکر کو تڑپتے ہوئے دیکھا تو اس کا ذہن مارے خوف کے مفلوج ہو کر رہ گیا۔۔۔ فرحان نے اس کا جبڑا مضبوطی سے پکڑ کر چیختے ہوئے کہا۔۔۔

"دیکھ میری بات سن چھوڑ دے ان سب کو اور میرے ساتھ جو چاہے کر" "شاہنزیب سمجھ گیا تھا کہ وہ آج قیامت ڈھانے آیا ہے۔۔۔۔ وہ طاقت کے نشے میں بدمست نظر آرہا تھا اس لئے شاہنزیب کے کہنے پر قہقہہ بلند کرنے لگا۔۔۔۔

کروں گا تو میں وہی جو میرا دل چاہے گا۔۔۔تو وہ کر۔۔۔جو تجھ سے کہا جا رہا ہے"فرحان کے کہنے کے مطابق اس نے ہاتھ جوڑ کر۔۔۔۔۔ نظر جھکا کر معافی مانگی تھی روہانسہ آواز میں۔۔۔۔۔

مزہ آیا۔۔۔"فرحان اپنے دوستوں سے پوچھنے لگا۔۔۔انھوں نے ہستے ہوئے نفی کی۔۔۔"نہیں یار کسی کو مزہ نہیں آیا۔۔۔۔سالے ہاتھ تو بڑے تیز چلاتا ہے اور زبان چلانے میں موت آرہی ہے تجھے"یہ کہہ کر اس جلاد نے گن کا پیچھے کا حصہ شاہنزیب کے منہ پر زور سے مارا تھا

شاہ"ماہنور پوری جان سے چیخی۔۔۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔۔"

سیدھی کھڑی رہ۔۔۔۔ماردوں گاورنہ"ماہنورنے شاہنزیب کی جانب"
قدم بڑھایاتواس نیلے کپڑے والے نے ماہنور کی کلائی ی اپنی گرفت میں
لے کر دھمکی دی۔۔۔۔

چل لے آ۔۔۔۔دوسرے کو"فرحان کے کہتے ہی اختر پھر ایک اور نوکر کو"
گھسیٹتاہوالے آیا۔۔۔۔

مت مارو انہیں۔۔۔انہوں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے"ماہ نور کی جان ہلکان"
ہوئے جارہی تھی۔۔۔۔۔

موت کا کھیل کھلے عام کھیلا جارہا تھا۔۔۔۔پھر سے وہ ظالم اک بے گناہ کی
جان لینے کی درپے کھڑا تھا۔۔۔۔ماہنور التجائی ی لہجے میں چیخ کر کہہ رہی

تھی۔۔۔وہ نوکر بھی فرحان کے پاؤں پڑ کر جان کی بخشش کی التجائیں کر رہا تھا۔۔۔

"دیکھ ایسے مانگتے ہیں معافی۔۔۔۔سیکھ اس سے"فرحان کی فرعونیت کی شاید کوئی ی انتھا تھی ہی نہیں۔۔۔اس نے یہ کہہ کر گولی چلادی تھی۔۔۔۔ہو کا عالم تھا۔۔۔ہر طرف خوف کے بادل چھائے ہوئے تھے ۔۔۔۔"چل مانگ۔۔۔۔تیسری باری دے رہا ہوں تجھے۔۔۔۔یہاں کتنے کھڑے ہیں اختر؟؟؟"فرحان نے نوکروں کی تعداد معلوم کی تھی۔۔

"فرحان۔۔۔دو تو آل ریڈی مار چکا ہے۔۔۔بچے یہ سات بلکے ساڑے سات۔۔۔۔یہ بچہ بھی تو ہے"یہ کہہ کر اختر نے عدیل کے بال سہلائے تھے۔۔۔۔فرحان یہ سن کر زور زور سے ہسنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

پلیز فرحان معاف کردے۔۔۔۔پلیز معاف کردے"شاہنزیب کی "
آنکھوں میں آنسو کی لڑئی ی لگ گ ئی ی تھے یہ دیکھ کر کے اس کی وجہ سے
بے گناہ مارے جارہے ہیں۔۔۔وہ روتے ہوئے فرحان کے پاؤں میں جھک
کر۔۔۔۔اس کے جوتے پکڑ کر معافی کا طالب تھا۔۔۔۔

آہ۔۔۔واووو۔۔ ٹھنڈک مل گئی پر تو اور اچھا کر سکتا ہے جیسے میری جوتوں "
پر اپنی ناک رگڑ سکتا ہے۔۔۔"فرحان نے شاہنزیب کو حقارت بھری
نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔شاہنزیب نے اس کی بات سننے کے لیے چہرہ
اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔۔فرحان نے پھر سے گن کا پیچھے کا حصہ اس
کے ہونٹوں پر زور سے مارا اس بار شاہنزیب کا منہ خونم خون ہو گیا تھا

۔۔۔۔۔۔

چھوڑ دو پلیز میں تمہارے پاؤں پڑ ھتی ہوں پلیز "ماہنور نے روتے ہوئے "
کہا تو وہ مسکرانے لگا

او۔۔۔۔۔۔ چھوڑ۔۔۔۔۔پاؤں پڑنے دے اسے "فرحان نے کہا تو اس "
نے فوراً ماہنور کی کلائی چھوڑ دی۔۔۔ماہ نور آہستہ آہستہ شاہنزیب کے پاس آ
رہی تھی۔۔۔۔وہ بے دوپٹہ تھی یہ دیکھ کر شاہنزیب کا دل خون کے آنسو رو
رہا تھا۔۔۔۔۔وہ تڑپ اُٹھا تھا یہ دیکھ کے آج ماہنور کو کسی کے پاؤں پکڑ کر اس
کی وجہ سے معافی مانگنی پڑے گی۔۔۔۔شاہنزیب نے اپنے آنسو صاف کیے
تھے۔۔۔۔وہ جان دے سکتا تھا پر ماہنور کو کسی کے قدموں میں گر کر معافی
مانگتے دیکھنا اسے گوارا نہ تھا۔۔۔۔

آؤ۔۔۔مانگو معافی۔۔۔ پکڑلو میرے پاؤں۔۔ جلدی کرو ورنہ پھر میں " اس بچے کو بلا کر کیا کروں گا یہ تو تم جانتی ہی ہو "فرحان یہ کہہ کر ماہ نور کے سامنے فخر سے سینہ تان کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

شاہنزیب اب اس کی گن چھیننے کی تاک میں تھا۔۔۔فرحان نے بے دھیانی میں اپنا گن والا ہاتھ نیچے کی جانب لٹکا دیا۔۔۔۔شاہنزیب نے دیکھا کہ اس کی توجہ ماہنور کی جانب مبذول ہے اور ان تینوں لڑکوں کی بھی۔۔۔۔۔

شاہنزیب نے فرحان کے مزید ماہ نور کی جانب متوجہ ہونے کا انتظار کیا۔۔۔اس نے موقع پاتے ہی چیل کی طرح گن پر جھپٹا مارا تھا۔۔۔۔

ہاتھ اوپر کرو "شاہنزیب نے اگلے ہی لمحے فرحان پر گن تانی تھی۔۔۔۔" " گن پھینکو نیچے۔۔۔۔جلدی کرو "شاہنزیب نے روعب دار آواز میں ان تینوں سے کہا تو فرحان نے ڈر کر اشارہ کیا "پھینک دو"۔۔۔۔

پھینک ورنہ اس کی کھوپڑی اڑا ڈالوں گا"اختر گن نہیں پھینک رہا تھا اس "
لیے شاہنزیب گن لوڈ کرتے ہوئے بولا۔۔۔"میں نے کہا پھینک جلدی"
شاہنزیب نے دھاڑتے ہوئے اپنی بات دہرائی۔۔۔۔۔"چل اب تو
میرے ساتھ چل "شاہنزیب نے گن اس کے ماتھے پر لگا کر بھرم سے کہا"
ماہنور اور آپ سب میرے پیچھے آئیں "اس کے کہتے ہی سب اس کے پیچھے
کھڑے ہو گئے وہ فرحان کو ایک ہاتھ کے بازو سے پکڑا ہوا تھا اس کی گرفت
کافی مضبوط تھی۔۔چاہ کر بھی فرحان خود کو آزاد نہیں کروا پا رہا تھا۔۔۔

شاہنزیب ان سب کو حویلی سے باہر لے آیا تھا جبکے فرحان کے ساتھی اندر
ہی تھے۔۔۔شاہنزیب نے فرحان کو بھی اندر کی جانب دھکیل
کر۔۔۔۔باہر کی جانب سے حویلی کا دروازہ جلدی سے بند کر دیا۔۔۔"
آپ لوگ جلدی سے بھاگ جائیں یہاں سے۔۔۔یہ دروازہ زیادہ دیر تک

انہیں نہیں روک سکتا" ماہنور کا ہاتھ پکڑ کر۔۔۔۔۔شاہنزیب نے ملازمین سے مخاطب ہو کر کہا۔۔۔۔۔

نہیں بابا۔۔۔ہم آپ کو اس مصیبت کی گھڑی میں اکیلا چھوڑ کر نہیں " جائیں گے "ان میں سے ایک بولا۔۔۔

دیکھیں یہ سب میرے دشمن ہیں۔۔۔یہ میری جان کے درپے ہیں آپ " لوگوں کے نہیں" شاہنزیب نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔۔

شاہ۔۔۔جلدی چلو۔۔۔یہ لوگ دروازہ توڑ رہے ہیں" دروازے پر پے در" پے وار کیے جا رہے تھے اس خوف سے کہ وہ باہر نہ آجائیں۔۔۔۔ماہنور چیختے ہوئے بولی۔۔۔۔

ہم پولیس کو لے کر آتے ہیں" چوکیدار نے کہا تو شاہنزیب نے اثبات "
میں سر ہلا دیا۔۔۔خدا جانے دل میں کیا آئی۔۔۔اسے اپنے اور ماہنور کے
لئے محفوظ پناہ گاہ مزار لگا۔۔۔"ہاں۔۔آپ لوگ پولیس کو لے کر قریب
والے مزار پر پہنچے ہم دونوں آپ لوگوں کو وہیں ملیں گے۔۔۔"شاہنزیب
نے ماہنور کا ہاتھ مضبوطی سے تھامتے ہوئے کہا۔۔۔ان لوگوں کے جانے
کے بعد شاہنزیب کی نظر حویلی کے باہر کھڑی کالی کار پر پڑی"اووو۔۔۔تو
یہ لوگ میرا پیچھا کر رہے تھے" وہ دل ہی دل سوچ کر پیچھے مڑا
تھا۔۔۔حویلی کا دروازہ کافی پرانا تھا اس لئے شاہنزیب جانتا تھا کہ وہ کمینے
بہت جلد آزاد ہو جائیں گے۔۔۔

شاہ چلو"ماہنور نے اس کے ہاتھ کو کھینچتے ہوئے کہا تو وہ بھاگنے لگا۔۔۔ "

ماہ نور کو اپنی سینڈل کے سبب بھاگنے میں کافی دقت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔اس لیے بھاگتے بھاگتے ہی اس نے سینڈل اتار دی تھی راستے میں۔۔۔۔"شاہ۔۔۔مجھ سے اور بھاگا نہیں جا رہا" ماہنور کے قدم اب آہستہ ہونے لگے تھے۔۔۔بھاگتے بھاگتے پسینوں سے شرابور ہو چکی تھی اور اس کا سانس بری طرح پھول رہا تھا۔۔۔۔

ماہنور بس تھوڑا سا اور "شاہنزیب نے اس کی جانب محبت سے دیکھتے " ہوئے کہا۔۔۔تو وہ نڈھال گڑیا اپنی جان پر بوجھ ڈال کر مزید بھاگنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔"شاہ اور کتنی دور ہے مجھ سے اور بھاگا نہیں جا رہا "وہ اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر ہانپتے ہوئے بڑی مشکل سے گویا ہوئی۔۔۔۔

اچھا چلو ان جھاڑیوں میں چھپ کر تھوڑی دیر آرام کر لیتے ہیں" "
شاہنزیب نے ماہ نور کی حالت دیکھ کر فیصلہ کیا تھا وہ دونوں کچی پکی سڑک سے ہٹ کر جھاڑیوں کے پیچھے آکر بیٹھ گئے تھے۔۔۔

شاہ" ماہنور آ کے سینے سے لگی۔۔۔۔اب جا کر جان میں جان آئی تھی یہ" رات اتنی خوفناک گزرے گی یہ تو کبھی تصور میں بھی نہ گزرا تھا۔۔۔۔۔ اس کا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔آنسوں جھر جھر آنکھوں سے موتی بن کر اس کے شیر وانی پر گر رہے تھے

کچھ نہیں ہوا۔۔۔دیکھو میں تمہارے پاس ہوں" شاہنزیب نے اپنی " باہوں کے حصار میں جھگڑتے ہوئے اسے تسلی دی

شاہ۔۔۔گھر چلو۔۔۔۔۔مجھے رومیساء آپا کے پاس جانا ہے۔۔۔دادو کے " پاس جانا ہے۔۔۔مجھے یہاں نہیں رہنا۔۔۔۔واپس چلو" وہ بچوں کی طرح سینے سے لگ کر روتے ہوئے ضد کر رہی تھی۔۔۔۔

میری بات سنو!۔۔۔۔۔۔ہمت رکھو۔۔۔۔۔بہادر بنو۔۔۔بچوں کی " طرح مت رو۔۔۔۔میں ہوں ناں۔۔۔۔پھر کیا فکر ہے۔۔۔۔۔میں کچھ نہیں ہونے دوں گا تمھیں۔۔۔۔کل ولیمہ ہے ناں ہمارا؟؟؟۔۔۔بکنگ ہوئی ہے تمہاری پالر میں۔۔۔دیکھنا وقت پر پہنچادوں گا تمہیں۔۔۔اب چپ ہو" اس نے ماہ نور کو سینے سے ہٹا کر اس کی آنکھوں سے بہتے ہوئے اشک کو اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے ہوئے اس کی ہمت بندھائی تھی۔۔۔ ماہ نور کے چہرے کا رنگ مارے خوف کے سفید پڑ چکا تھا۔۔شاہنزیب نے اس کی پیشانی چوم لی تھی۔۔۔"میری بات مانو گی تھوڑا سہ بس تھوڑا سہ مسکرا کر دیکھا دو مجھے۔۔۔۔تمھیں ایسے حال میں دیکھ کر بہت کمزور محسوس

کر رہا ہوں خود کو۔۔۔جان ہو تم میری۔۔۔۔بہت محبت کرتا ہوں تم سے پتا ہے کتنا چاہتا ہوں تمہیں؟؟؟" وہ محبت سے چور نگاہوں سے تکتے ہوئے پوچھنے لگا" جتنا چاند چاندنی کو چاہتا ہے آسمان ستاروں کو۔۔۔سورج کرن کو ۔۔۔سمندر کنارے کو" اس نے اپنی محبت کا اظہار کر کے ماہنور کا ذہن جو ابھی تک فرحان اور اس کے ساتھیوں میں اٹکا تھا۔۔۔ہٹا کر اپنی محبت کی جانب توجہ مبذول کی تھی۔۔۔۔اسکے خوبصورت چہرے پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس کے گال کو الفت سے سہلاتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔" تھوڑا سہ یار ۔۔۔۔میری خاطر" اس نے اصرار کیا تو ماہنور زبردستی مسکرانے لگی۔۔۔۔

شاہ۔۔۔آئی لو یو۔۔۔میں بہت پیار کرتی ہوں تم سے" یہ کہہ کر وہ واپس" اس سے لپٹ گئی۔۔۔

شاہنزیب نے اس کا جوڑا کھول دیا۔۔۔اور بال پینیں سمبھال کر اپنی جیب میں ڈال لیں۔۔۔بلاؤز کا پیچھے کا گلا کافی گہرا تھا جس سے اس کی دودھیا رنگت ظاہر ہو رہی تھی۔۔۔شاہنزیب نے بال کھولے۔۔۔تو اس کی گھنی زلفوں نے پوری کمر کو ڈھک لیا۔۔۔شاہنزیب بہت کمزور محسوس کر رہا تھا خود کو۔۔۔"کاش یہ زمین پھٹے اور میں اس میں سما جاؤں۔۔۔ان کمینوں نے تمہیں بے دوپٹہ کر ڈالا اور میں کچھ نہ کر سکا" شاہنزیب ماہنور کے بالوں کو سہلاتے ہوئے دل ہی دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔۔

ابے کہاں ہیں وہ لوگ؟؟؟"ان کی آوازیں آئیں تو ماہنور خوف کے " مارے شاہنزیب سے چپک گئی۔۔۔شاہنزیب تھوڑی سی جھاڑیاں ہٹا کر انہیں دیکھنے لگا۔۔۔

جب لڑکی کی سینڈل اسی راستے پر ملیں ہیں تو ضرور وہ لوگ بھی یہیں آئیں "
ہوں گے۔۔۔ورنہ لڑکی کے سینڈل ہوا میں اڑ کر آنے سے تو رہے "اختر
نے طنزیہ کہا تھا اپنے ساتھیوں سے۔۔۔۔

شاہ۔۔۔میری سینڈل "اختر کو سینڈل ہلاتے ہوئے دیکھ ماہ نور کے منہ "
سے بہ ساختہ نکلا۔۔۔شاہنزیب نے پھرتی سے اس کے خوبصورت ہونٹوں
پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔

یہاں قریب ہی ایک مزار ہے۔۔۔ہو سکتا ہے وہ دونوں وہاں گئیں ہوں "
"فرحان نے اندازا کہا۔۔۔

پر وہ دونوں پولیس کے پاس بھی تو جا سکتے ہیں" وہ چاروں وہیں رک کر "
باتیں کرنے لگے تھے۔۔۔شاہنزیب ماہنور کی موجودگی سے بے
خبر۔۔۔۔۔

جاتو سکتے ہیں پر ہمیں فوراً خبر مل جائے گی۔۔۔کیونکہ میرے سیٹ " دوست نے پولیس کو پہلے ہی رشوت کھلا دی ہے۔۔۔اگر وہ دونوں وہاں پہنچے تو پولیس انہیں خود پکڑ کر ہمارے حوالے کر دے گی" فرحان نے ہنستے ہوئے کہا تو ماہنور خوفزدہ ہو کر شاہنزیب کو تکنے لگی۔۔۔ایسا لگ رہا تھا ان دونوں کے سر پر فرحان نے بم پھوڑ دیا ہو۔۔۔

ابے یار۔۔۔جلدی چلو ورنہ وہ دونوں کہیں دور نہ نکل جائیں" ان میں " سے جو پیلے کپڑے زیب تن کیے ہوئے پہلوان سہ نظر آ رہا تھا وہ اپنی بھاری

بھر کم آواز میں گویا ہوا۔۔۔ان کے جانے کے بعد ماہ نور مزید خوفزدہ ہو گئی۔۔۔

فرحان کے ساتھ ضرور کوئی اور ملا ہوا ہے۔۔۔میں جانتا ہوں وہ صرف " بھڑ بھڑا ہے۔۔۔میں اس سے پہلے بھی لڑ چکا ہوں۔۔۔۔پولیس کو رشوت دینا۔۔۔سیج پر آکر تمہارا دوپٹہ اوڑ کر بیٹھ جانا۔۔۔ہمارا پیچھا کرنا۔۔یہ سب اس کا دماغ نہیں ہو سکتا" شاہنزیب نے اندازہ لگا لیا تھا کہ فرحان کے ساتھ ضرور کوئی اور بھی ملا ہوا ہے۔۔۔ماہ نور اس قدر خوفزدہ تھی کہ مارے خوف کے شاہنزیب سے لپٹ کر بیٹھی رہی۔۔وہ شاہنزیب کی کسی بات پر کوئی تاثر نہیں دے رہی تھی۔۔۔" ماہنور ہمت کرو۔۔۔۔اس طرح ڈر و گئی تو ڈر ڈر کر ہی مر جاؤ گی۔۔۔۔بہادر بنو۔۔۔۔اپنا دماغ حاضر رکھو۔۔۔یہ سوچو کہ ہم یہاں سے کیسے نیکلیں۔" شاہنزیب نے دونوں ہاتھوں سے اس کا

خوبصورت چہرہ پکڑ کر اسے سمجھانا چاہا تھا اور اس کا دماغ مفلوج ہو چکا تھا مارے وحشت و خوف کے۔۔۔۔

شاہ ان لوگوں نے پولیس کو بھی رشوت دے دی ہے اب ہمیں کوئی" بچانے نہیں آئے گا۔۔سب ختم ہو گیا۔۔۔اب یہ لوگ ہمیں ڈھونڈ کر مار ڈالیں گے جیسے ان ظالموں نے ان بیچاروں کو مارا" اس کا چہرہ بالکل سفید پڑ گیا تھا۔۔۔وہ بلک بلک کر روتے ہوئے بولی۔۔۔

ماہ نور مجھ پر یقین ہے ناں تمہیں؟؟" اس نے استفسار کیا تو ماہنور نے فورا" اثبات میں سر ہلا دیا" میں وعدہ کرتا ہوں کچھ نہیں ہو گا ہمیں۔۔۔ہم اپنے گھر جائیں گے اپنوں کے پاس جہاں داد وہیں۔۔۔۔شہزاد بھائی۔۔راحیل پاجی۔۔ثانیہ۔۔۔۔بھابھی۔۔۔۔۔اسماء۔۔۔۔ولید۔۔۔۔کامران سب ہیں۔۔۔۔بس تم سوچو یہ ایک خوفناک خواب ہے اور جیسے ہی آنکھیں کھولو

گی سب ٹھیک ہو جائے گا" شاہنزیب مسلسل اس کی ڈھرس بنا رہا تھا ۔۔۔اسے بکھرنے نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔

کتنا مارا ہے اس شیطان نے تمہیں۔۔۔دیکھو کتنا خون نیکل رہا ہے "ماہنور" شاہنزیب کی باتیں سن سن کر اپنے حواسوں میں لوٹی تھی۔۔۔۔اس کے ہونٹوں کو چھوتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

آہ" ماہنور کے چھوتے ہی اس کے منہ سے بے ساختہ آہ بلند ہوئی۔۔۔۔"

تکلیف بھت ہو رہی ہے؟؟؟؟" ماہنور نے آنکھوں میں جھانکتے ہوئے" محبت سے چور فکر مند انداز میں پوچھا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ہاں یار بہت زور سے مارا تھا اس نے۔۔۔سارے دانت ھل گئے" میرے۔۔۔یہ لو اپنے پیار بھرے ہاتھوں سے صاف کر دو" وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا یہ دیکھ ماہنور مزید رونے لگی یہ سوچ کر۔۔۔۔کے نا جانے آج کے بعد اسے پھر سے مسکراتا دیکھ پائے گی بھی یا نہیں۔۔۔۔

اللہ۔۔۔۔میری جان اتنے موٹے موٹے آنسو۔۔۔۔یار نہ کرو۔۔میری" جان نکلتی ہے تم کو روتا دیکھ۔۔۔۔عاشق ہوں تمہارا پرانا۔۔ہر سانس پر تم ہی تم ہو یار۔۔۔مت رو۔۔۔۔کچھ نہیں ہو گا ہم دونوں کو۔۔۔" شاہنزیب نے اس کی پیشانی سے اپنی پیشانی لگا کر کہا۔۔۔۔تو وہ خود کو سمبھالتے ہوئے اپنی آنکھوں سے بہنے والے آنسوں صاف کر کے۔۔۔۔شاہنزیب کے ہاتھ سے رومال لے کر اس کے ہونٹوں سے نکلنے والا خون صاف کرنے لگی۔۔۔

وہ دونوں تو مزار پر بھی نہیں تھے۔۔۔اب کہاں ڈھونڈیں؟؟؟" نیلے کپڑوں والا جھنجھلا کر پاؤں پٹکتے ہوئے کہہ کر فرحان کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ان کی آواز سن شاہنزیب اور ماہنور بالکل خاموش ہو گئے تھے۔۔۔شاہنزیب ہلکا سہ اونچا ہوا یہ دیکھنے کے وہ لوگ کس سمت جا رہے ہیں۔۔۔

میرے دوست کا فون آیا تھا کہ رہا ہے کہ پولیس کو ڈھونڈنے کے لیے لگا" دیا ہے ان دونوں کے پیچھے اور جو نوکر وہاں ہماری شکایت لے کر پہنچے تھے ان کو تھانے میں ڈال دیا ہے۔۔۔وہ دونوں حویلی سے مزار تک کے راستے میں ہی کہیں چھپے ہوئے ہیں۔۔۔مزار تو ہم دیکھ کر آ چکے ہیں اور اس سے آگے پولیس تعینات ہے انہیں پکڑنے کے لیے۔۔۔چلو ڈھونڈتے ہیں انہیں۔۔۔ضروری وہ دونوں یہیں کہیں چھپے ہوئے ہیں" فرحان نے کہا اور انہیں ڈھونڈنے کے لئے واپس اسی راہ پر چل دیے جہاں سے آئے تھے۔۔۔

شاہ۔۔۔۔اب کیا ہو گا؟؟؟؟۔۔۔"ماہنور گھبرا کر پوچھ رہی تھی "
۔۔۔اس کا خون خشک ہوئے جا رہا تھا۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ ہمیں بس صبح تک چھپے رہنا ہے کیونکہ صبح جب گھر "
والے فون کریں گے۔۔۔میرے کال ریسیو نہ کرنے کے سبب وہ پریشان
ہو کر خود چلے آئیں گے اور ان کمینوں کا سارا منصوبہ دھرا کا دھرا ہی رہ جائے
"گا۔۔۔

ابھی تو صبح ہونے میں بہت دیر ہے اگر انہوں نے جب تک ہمیں تلاش کر "
لیا تو۔؟؟؟۔۔۔"ماہنور روتے ہوئے۔۔۔شاہنزیب کے سینے سے لگی
تھی۔۔۔۔

یار۔۔۔۔پھر وہی بات۔۔۔"شاہنزیب نے کہ کر اس کے بازو سے " پکڑ کر ہلکا سہ اپنے سینے سے ہٹایا تو ماہنور کی ناک کا بالا شاہنزیب کی شیر وانی میں پھنس گیا۔۔۔

آہ" وہ تکلیف کے سبب چیخی۔۔۔"

لاو میں اتار دیتا ہوں۔۔۔تمھیں عادت نہیں ہے اتنا بڑا بالا پہن کے رکھنے " کی۔۔ناک دیکھو کتنی لال ہو گئی ہے تکلیف کے سبب "اس نے کہہ کر شیر وانی سے بالا نیکالا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔آپا نے کہا ہے یہ شوہر کی نیشانی ہوتی ہے۔۔۔میرے پاس ناک " میں پہننے کے لئے کچھ اور نہیں ہے۔۔۔اس لیے اسے رہنے دو" شاہنزیب نے بالا اتارنا چاہا تو ماہنور نے منع کر دیا۔۔۔

" لیکن تمہیں تکلیف ہو رہی ہے"

"یار کوئی بات نہیں۔۔۔میں برداشت کر سکتی ہوں"

"پر؟؟؟؟ "

چھوڑ دو شاہ۔۔۔میں نہیں اتاروں گی۔۔۔"ماہنور نے شاہنزیب کے " سمجھانے کے بعد بھی وہ بالا اتارنے کے لئے راضی نہ ہوئی۔۔۔تو وہ اس کے جذبات کا احساس کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔

خوف کے بادل چھائے ہوئے تھے اچانک موسم بدل رہا تھا۔۔۔ہوا درختوں اور پتوں سے سر پٹخ رہی تھی۔۔۔ذرا سی آہٹ پر دل دہل جاتا کے

کوئی آتو نہیں گیا۔۔۔وہ بے ست سی اپنے دولہے کے کندھے پر سر رکھ کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ہر لمحہ ایک صدی کی طرح گزر رہا تھا۔۔۔۔گمان ہوتا تھا کے آج کی بھیانک رات گویا کبھی گزرے گی ہی نہیں۔۔۔۔ہر لمحہ دل کو دھڑکا سہ لگا تھا۔۔۔

کہاں جا سکتے ہیں وہ دونوں۔۔۔ڈھونڈوانھیں۔۔۔یہیں کہیں جھاڑیوں " میں چھپے ہوں گے "فرحان کی آواز بلند ہوئی تھی جسے سن کر ماہنور سہم کر شاہنزیب سے چپک گئی تھی۔۔۔

ابے۔۔۔وہاں دیکھ "فرحان نے اختر کو اسی جھاڑی کی جانب اشارہ کر کے " کہا جہاں شاہنزیب ماہنور چھپے تھے۔۔۔

یاخدا امدد کر مجھے اپنی کوئی پروا نہیں اگر اکیلے ہوتا تو کب کا ان کا مقابلہ " کر کے انہیں ڈھیر کر دیتا۔۔۔ مگر میرے ساتھ ماہنور ہے۔۔۔اگر انہوں نے ماہنور کو نقصان پہنچا دیا تو۔۔بس یہی وجہ ہے کہ میرے ہاتھ مجھے بندھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔۔۔۔ایک کام کرتا ہوں کسی طرح یہاں سے نیکل کر ماہنور کو مزار لے جاتا ہوں۔۔۔۔وہاں ماہنور کو چھپا کر واپس آجاوں گا ان کمینوں کا دماغ ٹھیکانے لگانے۔۔۔"شاہنزیب ذہنی طور پر خود کو تیار کر رہا تھا۔۔۔جبکے ماہنور کے جسم سے مارے خوف کے جان نیکلی جا رہی تھی یہ دیکھ کر۔۔۔۔۔کے اختر انہی کی جانب آرہا ہے۔۔۔۔

یامیرے مالک مدد کر۔۔۔اس وقت صرف تو ہی ہماری مدد کر سکتا ہے " ۔۔۔"شاہنزیب دعا گو ہوا تھا۔۔۔

ارے کہیں وہ دونوں حویلی تو واپس نہیں چلے گئے"اس نیلے کپڑے "
والے لڑکے نے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے۔۔۔فرحان کی جانب دیکھ کر
کہا۔۔۔

ابے یار۔۔۔شاہنزیب بہت چلاک ہے۔۔۔۔کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم "
جھاڑیوں کے پیچھے ڈھونڈتے رہیں۔۔۔اور وہ حویلی پہنچ کر وہاں سے اپنے
گھر والوں کو فون کر دے"۔۔۔۔مانو کے دیوانے کی دعا قبول ہوئی ی
تھی۔۔۔۔۔فرحان کو جیسے ہی یہ خیال ستایا۔۔۔وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ
تیزی سے حویلی کی جانب دوڑا۔۔۔۔۔۔۔

چلو ماہنور"شاہنزیب نے ماہنور کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھایا تھا۔۔۔۔"

"ہم کہاں جارہے ہیں؟؟؟" وہ سیدھے کھڑی ہوتے ہوئے تجسس سے استفسار کررہی تھی۔۔۔۔

"مزار۔۔۔۔۔جلدی چلو۔۔۔اس سے پہلے وہ واپس آئی یں" اس نے کہااور تیز قدم بڑھانا شروع کردیے۔۔۔۔دونوں تیزی سے قدم بڑھاتے ہوئے مزار کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔۔۔

"یاخدا۔۔۔۔یااللہ سبحان" ماہنور مزار کی سیڑھیوں پر پہنچ کر تھوڑا جھک کر اپنے پاؤں کے ٹخنوں پر ہاتھ رکھ کر ہانپتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔"شاہ مجھ میں ہمت نہیں ہے اتنی ساری سیڑھیاں چڑھنے کی" وہ بھاگ بھاگ کر تھک چکی تھی۔۔۔۔اس نازک صفت گڑیا کے پاؤں میں آپ اتنی جان نہ تھی کہ مزار کی سیڑھیاں چڑھ سکیں۔۔۔۔

آؤ۔۔۔۔"شاہنزیب نے اسے گود میں اٹھالیا تھااور تیزی سے ننگے پاؤں" مزار کی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔۔۔۔ماہنور شاہنزیب کو ننگے پاؤں تیزی سے سیڑھیاں چڑھتادیکھ غم سے ہلکان ہوئے جارہی تھی۔۔۔۔۔اسے ترس آرہا تھااپنے دولہے کی حالت پر۔۔۔۔۔

"وہ لوگ یہاں آگئے ہیں۔۔۔کہا تھاناں میں نے تم سے شاہنزیب ضرور آئے گامزارپر۔۔۔۔وہ آگیاہے۔۔۔۔میں اسے باتوں میں الجھا کر رکھتا ہوں۔۔۔تم لوگ جلدی پہنچواور سنو پولیس والے کو بھی لے کر آنا۔۔۔۔ میں نہیں چاہتاکہ آج شاہنزیب یہاں سے بچ کر جائے"اس نے کہہ کر فون بند کر کے جیب میں رکھا تھا۔۔۔۔وہ بھی جان لینے کے درپے کھڑا تھا۔۔۔شاہنزیب کومزار کی سیڑھیاں چڑھتے دیکھ وہ اندر جا کر چھپ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

ماہنور۔۔۔۔تم اندر جا کر چھپو۔۔۔۔میں آتا ہوں"شاہنزیب نے صحن" میں پہنچ کر اسے گود سے اتارا۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔میں تمہیں نہیں جانے دوں گی"ماہنور ہاتھ پکڑ کر فورا بولی" ۔۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔۔میرا جانا ضروری ہے ورنہ وہ ڈھونڈتے ہوئے خود یہاں آ" جائیں گے۔۔۔۔ان کے ہاتھوں میں گنیں ہیں۔۔۔۔میں نہیں چاہتا کہ تمہیں کوئی نقصان پہنچے"شاہنزیب نے بڑی محبت سے اسے سمجھاتے ہوئے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔پر وہ ماہنور کی جان تھا۔۔۔۔۔وہ کیسے اپنے دولہے کو دشمنوں کے بیچھ تنہا بھیج دیتی۔۔۔وہ اپنی پوری جان سے اس کا ہاتھ پکڑے رہی۔۔۔

ماہ نور جانے دو مجھے یقین مانو میں جلدی واپس آؤں گا تم بس میرا انتظار کرو "
اور دعا کرو میرے لئے۔۔۔۔پلیز مانو" شاہنزیب التجائی لہجے میں
اصرار کر رہا تھا کہ وہ ہاتھ چھوڑ دے۔۔۔۔پر ماہنور تو الٹا سینے سے لگ گئی
تھی۔۔۔۔

شاہ میرا تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔۔۔تم میرے سب کچھ "
ہو۔۔۔۔میں تمہیں کیسے ان ظالموں کے سامنے اکیلے جانے دوں۔۔۔جب
کہ میں جانتی ہوں۔۔۔وہ کمینے تمہاری جان کے سخت دشمن بنیں ہوئے
ہیں" ماہنور بلک بلک کر روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔

ان دونوں کو ایک دوسرے کے گلے لگے دیکھ وہ جل کر کوئلہ ہوئے جا رہا تھا
مزید برداشت نہ کر سکا اس لئے خود ہی باہر نکل آیا۔۔۔۔

ماہ نور جانے دو اسے۔۔۔۔بھاگنا عادت ہے اس کی۔۔۔ہمیشہ سے بھاگتا ہی تو آیا ہے۔۔۔۔۔ضرور کوئی پلین سوچ لیا ہو گا اس کے شیطانی دماغ نے" ۔۔۔۔۔۔وہ کہتا ہوا صحن میں آیا تو شاہنزیب اسے دیکھ چونکا۔۔۔۔۔ماہنور نے آواز پہچان لی تھی وہ گلے سے ہٹ کر پیچھے کی جانب مڑی۔۔۔۔۔

تم؟؟؟"شاہنزیب اسے دیکھ حیرت سے کہنے لگا۔۔۔۔"

ہاں میں"فخرانہ کہ کر ماہنور کو سر سے پاؤں تک دیکھنے لگا۔۔۔اس کی" نظریں آج بھی محبت سے لبریز تھیں۔۔۔

شارق تم یہاں کیسے؟؟؟"ماہنور بھی ہکاءبکاء تھی اسے دیکھ۔۔۔۔۔الجھی" نگاہوں سے اسے تکتے ہوئے استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

سرپرائز۔۔۔۔اچھالگا؟؟؟۔۔۔۔حیران تو بہت ہوا ہو گا تو۔۔۔۔ماہ نور "
کی جگہ فرحان کو اپنے بیڈ پر بیٹھا دیکھ؟؟؟۔۔۔۔۔ایک سرپرائی زتو نے مجھے
دیا تھا۔۔۔۔۔عین میری شادی والی رات۔۔۔۔۔تو سوچا میرا بھی فرض بنتا
ہے کہ ایک سرپرائز تجھے بھی عین برات والی رات دوں۔۔۔۔لگاناں زور کا
جھٹکا؟؟؟"۔۔۔۔۔شارق شاہنزیب کے روبرو آکر۔۔۔۔طنزیہ
مسکراہٹ لبوں پر سجائے شاہنزیب کو کدورت بھری نظروں سے گھورتے
ہوئے بولا۔۔۔۔۔

تم کیوں کر رہے ہو یہ سب؟؟؟۔۔۔۔۔کیا ملے گا تمہیں یہ سب کر "
کے؟؟؟"۔۔۔۔۔ماہنور کی آنکھوں سے آنسو بہے جا رہے تھے۔۔۔۔وہ
الجھ کر شارق سے مخاطب ہو کر پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

ماہنور تم مت رو۔۔۔۔۔ تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔۔۔میں وعدہ کرتا ہوں تم" سے۔۔۔۔" شارق کا دل ماہنور کو روتا دیکھ بے چین ہو گیا۔۔۔وہ ماہنور کے آنسو صاف کرنے کے لئے ہاتھ بڑھانے لگا۔۔۔

اپنی حدود میں رہ سالے۔۔۔۔۔۔بیوی ہے میری۔۔۔۔ہاتھ توڑ دوں گا " تیرے۔۔۔اگر حد سے بڑھیں گے تو۔۔۔۔" یہ کہہ کر اس نے شارق کا ہاتھ پکڑ کر جھٹکے سے چھوڑا تھا۔۔۔۔۔

بیوی؟۔۔۔۔۔ تیری بیوی؟؟؟کسے بے وقوف بنا رہا ہے مجھے یا خود کو" ؟؟؟۔۔۔۔۔ہم دونوں جانتے ہیں کہ ماہنور حقیقت سے ناواقف ہے۔۔۔ جیسے ہی اسے سچائی کا علم ہو گا وہ تجھے چھوڑ دے گی۔۔۔۔۔ کنجڑ۔۔۔۔تو کیا سمجھتا تھا مجھے کبھی پتا نہیں چلے گا کے بارات والی رات مجھے اغواہ کرنے والا

کوئی اور نہیں۔۔۔۔۔تو تھا"۔۔۔۔۔اس کے کہتے ہی ماہنور کے طوطے اڑ گئے وہ حیرت سے شاہنزیب کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

کیا بکواس کر رہے ہو؟؟؟۔۔۔۔۔اپنا گناہ میرے شاہ کے سر مت ڈالو"

"ماہنور حیران ضرور ہوئی تھی کچھ لمحوں کے لئے۔۔۔لیکن ذرہ برابر بھی یقین نہ کیا تھا اس نے شارق کی کہی بات پر۔۔۔۔

ماہنور تمہاری کوئی غلطی نہیں ان سب میں۔۔۔۔تم تو خود اس کمینے کی " ستائی ہوئی ہو میری طرح۔۔۔۔یہ کمینہ ہے ہی اتنا ہوشیار و دھوکے باز۔۔۔۔کسی کو بھی دھوکا ہو سکتا ہے۔۔۔پھر تم تو بلکل بھولی سی لڑکی ہو"

اس نے ماہنور پر رحم کھانے والے انداز میں کہا تو ماہنور غصے سے تلملا اٹھی۔۔۔۔۔۔

بکواس بند کرواپنی" ماہنور نے شارق کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال روعب" دار آواز میں کہا۔۔۔۔"شاہ۔۔۔۔یہاں سے چلو۔۔۔اگر یہ سب اِس نے کیا ہے تو وہ لوگ بھی بس آتے ہی ہوں گے" ماہنور شاہنزیب کا ہاتھ پکڑ کر بے تابی سے بولی۔۔۔۔وہ ماہ نور کے سامنے انتہائی شرمندہ ہو گیا تھا۔۔۔۔

شارق سچ بتا چکا تھا ماہنور کو۔۔۔پر ماہنور نے ذرا بھی شارق کی بات کا یقین نہ کر کے شاہنزیب کو مزید ندامت میں مبتلا کر ڈالا تھا۔۔۔۔۔

ہاں لے جاو اسے اور چھپالو اس گناہگار کو اپنے آنچل میں۔۔۔۔۔جو گناہ " گار ہے تمہارا۔۔۔۔۔میرا۔۔۔۔۔اور تمہارے باپ کا۔۔۔۔بتا ۔۔۔۔۔۔۔۔تو چپ کیوں ہے؟؟؟۔۔۔۔۔بول ماہنور کے سامنے کے تو نے ہی مجھے اغواہ کیا تھا۔۔۔۔بول۔۔۔۔۔کیسے عین بارات والی رات تو نے ایسے حالات پیدا کیے تھے کے مجبوراً ماہنور کو تجھ کمینے سے شادی کرنی

پڑی۔۔۔۔۔بول ناں۔۔۔۔۔چپ کیوں کھڑا ہے؟؟؟۔۔۔۔سانپ سنگھ گیا ہے تجھے؟؟؟"شارق شاہنزیب کے سینے پر زور زور سے ہاتھ مار کر اسے پریشرائز کر رہا تھا کہ مجبور ہو کر وہ خود اپنے منہ سے اپنا جرم قبول کرے۔۔۔۔۔۔۔

"شاہ۔۔۔۔خاموش کیوں کھڑے ہو؟؟؟۔۔۔۔کہہ دو ناں کے تم نے کچھ نہیں کیا ہے۔۔۔۔"ماہنور اسے خاموش دیکھ اس کا ہاتھ جھنجھوڑتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔

"نہیں بولے گا۔۔۔۔۔یہ بول ہی نہیں سکتا۔۔۔شرمندگی اس کی نگاہوں میں ہے۔۔۔۔میں بے قصور تھا ماہنور۔۔۔۔میں بار بار تمہارے گھر آیا یہ بتانے کے اس رات میرے ساتھ کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔پر تم نے میری کسی بات پر بھروسہ نہیں کیا۔۔۔۔دیکھو ماہنور۔۔۔۔میرے خدا نے مجھے آج

سر خرو کیا۔۔۔۔اور اس گناہ گار کو آج تمہارے ہی سامنے رسوا کر ڈالا۔۔۔ دیکھا یہ ہوتا ہے قدرت کا انصاف" وہ شاہنزیب کے سامنے تن کر کھڑا ہو کر اپنے سینے پر فخرانہ ہاتھ مارتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

شاہ تم کچھ بول کیوں نہیں رہی ہے؟؟؟۔۔۔۔بولو ناں "

کچھ۔۔۔۔۔کیوں خاموش کھڑے ہو کر اس کے جھوٹے الزام کو سچ ثابت کر رہے ہو؟؟؟۔۔۔۔شاہ۔۔۔۔۔میری آنکھوں میں دیکھو" شاہنزیب شرمندگی کی انتہا گہرائیوں میں گر گیا تھا اب اس کی آنکھوں میں یہ تاب نہ تھی کہ اپنے محبوب کی نظروں سے نظریں ملا سکے۔۔۔۔اس لئے نظر جھکائے شارق کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔۔اس کا دل پارے پارے ہو گیا تھا جب ماہنور نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر کہا کہ آنکھیں ملاؤ۔۔۔۔۔۔ماہ نور کے بہت اصرار کے باوجود شاہنزیب نے نظریں نہ ملائیں۔۔۔۔۔

شاہنزیب چار سال سے جس خوف میں مبتلا تھا آج وہ سامنے آ ہی گیا تھا

۔۔۔۔

پتا ہے ماہنور۔۔۔۔اس کی نیت تم پر بہت پہلے سے خراب تھی"شارق کا " یہ سخت جملا ادا کرنا تھا کہ شاہنزیب غصے سے تلملا اٹھا۔۔۔۔آنکھوں میں جنون اتر آیا تھا۔۔۔۔

تیری ہمت کیسے ہوئی میری پاکیزہ محبت کو گالی دینے کی؟؟؟۔۔۔۔۔"وہ " شارق کا کالر پکڑ۔۔۔۔۔غصے سے چنگھاڑتے ہوئے گویا تھا۔۔۔۔شارق کا اس کی پاکیزہ محبت کو گالی دینا اس کے لیے ناقابل برداشت عمل تھا۔۔۔۔وہ اتنی زور سے چنگھاڑا تھا کہ شارق کے پسینے چھوٹ گئے تھے۔۔۔۔۔

سچ آگیاناں زبان پر" شارق کے لبوں پر پُراسرار مسکراہٹ بکھر "
آئی ی۔۔۔۔۔۔۔وہ بے نیازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے شاہنزیب کا ہاتھ
اپنے کالر سے ہٹاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

تواپنے منہ سے سچ قبول کرئے۔۔۔۔۔یہی تو چاہتا تھا میں۔۔۔تو چار سال "
تک سب کو گمراہ کرتا رہا۔۔۔۔۔پتا ہے مجھے اندازہ تھا کہ تونے کیا ہے مجھے
اغواہ۔۔۔میں نے بھائی سے کہا بھی۔۔۔۔۔پر انھوں نے ذرا بھی یقین نہ کیا
اور پھر کرتے بھی کیسے؟؟؟۔۔۔۔تونے نکاح کے بعد رخصتی مانگی ہی نہیں
۔۔۔۔جس کے سبب۔۔۔سب کو لگا کے تونے ترس کھا کر شادی کی ہے
۔۔۔۔میں بھی الجھ گیا تھا یہ سن کر۔۔۔کے تونے رخصتی نہیں مانگی۔۔۔۔

میں نے رومیساء بھابھی سے بھی بات کی۔۔۔۔وہ یہ کہ کر مجھے چپ کرا
دیتیں کے اگر ایسا ہوتا تو شاہنزیب ماہنور سے یوں لاتعلقی نہ

کرتا۔۔۔۔۔۔ماننا پڑے گا۔۔۔۔تو نے بڑی ہی ہوشیاری سے کام لیا ۔۔۔۔چار سال تک تو ماہنور سے لاتعلق رہا تا کے کسی کو بھی شک نہ ہو سکے ۔۔۔

میں اپنی بے گناہی میں۔۔۔سب کو بار بار کہتا رہا کہ یہ سب شاہنزیب نے کیا ہے پر کوئی ی میرا یقین کرنے کے لیے تیار ہی نہ تھا۔۔۔۔کیونکہ تیری لاتعلقی لوگوں کو اس بات کا یقین دلاتی تھی کہ تو نے صرف ترس کھا کر شادی کی ہے۔۔۔۔۔کتنا سوچ سمجھ کر پلین بنایا تھا تو نے۔۔۔۔ماننا پڑے گا۔۔۔۔"شارق تالیاں بجاتے ہوئے۔۔۔۔۔طنزیہ داد دیتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

مطلب ماننا پڑے گا اتنی چلاکی۔۔۔۔۔تیرا اپنی تائی کے انتقال پر گھر نہ آنا۔۔۔۔مجھے بھائی کے سامنے جھوٹا بنا گیا۔۔۔۔تیری ماں نے طلاق کی اڑا

دی۔۔۔۔میں نے سوچا اگر واقعی تو نے صرف ترس کھا کر شادی کی ہے تو ۔۔۔۔۔تو ضرور چھوڑ دے گا ماہ نور کو۔۔۔۔ویسے بھی ماہ نور دو سال بڑی ہے تجھ سے۔۔۔۔۔تو گندی نگاہ رکھ سکتا ہے۔۔۔پر شادی کر لینا یہ بہت زیادہ ہو گیا۔۔۔۔سوچ ذرا میں سب کچھ جانتے بوجھتے دھوکا کھا گیا صرف تیری چلاکی کی وجہ سے۔۔۔تو کامیاب بھی ہو جاتا اگر بھائی کو تیری محبت کی کہانی تیرے ہی منہ سے نہ پتا چلتی۔۔۔۔۔وہ تو دنگ رہ گے یہ سن کر۔۔۔۔"شارق ابھی بول ہی رہا تھا کہ ماہنور کی نظر فرحان اور اس کے ساتھیوں پر پڑی جو گنوں کے ساتھ ساتھ اس بار ہاکی کی اسٹک بھی پکڑے ہوئے تھے۔۔۔۔ماہنور کا دل ھول کر رہ گیا تھا انہیں دیکھ۔۔۔۔

شاہ چلو یہاں سے۔۔۔شاہ جلدی چلو۔۔۔فرحان اور اس کے ساتھ آرہے ہیں۔۔۔یہ اس کا پلین تھا ہمیں یہاں الجھا کر رکھنے کا۔۔۔۔چلو"ماہنور شاہنزیب کا ہاتھ پکڑ کر کھینچنے کی کوشش کر رہی تھی اپنی ساری طاقت

صرف کرتے ہوئے۔۔۔پر فائدہ کچھ نہ تھا وہ اس کے پیچھے آ کر کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔

وعدے کے مطابق لڑکا تیرا۔۔۔۔لڑکی میری۔۔۔جو دل چاہے" کر۔۔۔۔اٹس یورس" شارق نے جب شاہنزیب کے پیچھے کھڑے فرحان کو دیکھ کہا۔۔۔تو شاہنزیب جو اس کی موجودگی سے لاعلم تھا حیران ہو کر پیچھے مڑا۔۔۔۔

چلو ماہ نور" شارق نے کہہ کر ماہ نور کا ہاتھ پکڑا تھا شاہنزیب کی نظروں کے " سامنے۔۔۔

تیری اتنی مجال کہ تو میرے سامنے ماہنور کا ہاتھ پکڑے" یہ کہہ کر وہ" شارق کا ہاتھ توڑ دینے کی نیت سے اس بار آگے بڑھا۔۔۔وہ بپھر اٹھا تھا مارے غصے کے۔۔۔۔

دیکھ یہ سب تیرے دشمن ہیں ماہنور کے نہیں۔۔۔خواہ مخواہ ان سب میں " ماہنور کو مت گھسیٹ۔۔۔۔جا۔۔۔جا کر ان سے لڑ۔۔۔۔جب جیت جائے تو میرے پاس آنا۔۔۔۔جب تک ماہنور میرے پاس تیری امانت ہے ۔۔۔دل تو نہیں مان رہا تیری امانت سمجھنے کے لئے کیونکے تو نے دھوکے سے پایا ہے۔۔۔۔۔۔پر ماہنور میری محبت ہے اور وہ ابھی بھی تیرے نکاح میں ہے۔۔۔۔اس لیے نہ چاہتے ہوئے بھی یہ تیری امانت ہے۔۔۔پہلے ان سے لڑ۔۔۔۔پھر آنا ہم مقابلہ کریں گے جو جیتا وہی ماہنور کا حقدار۔۔۔۔اور ہاں۔۔۔۔۔مقابلہ جان لیوا ہو گا۔۔۔۔اگر میں نے تجھے مار دیا تو ماہنور کو تیرے نکاح سے آزاد کر کے اپنے نکاح میں لے لوں گا۔۔۔۔اگر میں مر گیا

توماہنور تیری۔۔۔۔پر یہ پکا ہے زندہ آج ہم دونوں میں سے ایک ہی جائے گا" شارق نے جو الفاظ ادا کیے وہ نہایت تسلی بخش تھے۔۔۔ماہنور کی عزت کو۔۔۔۔ اور جان دونوں شارق کے پاس محفوظ لگے شاہنزیب

یاخدا میں ماہ نور کو تیری امان میں دیتا ہوں" شاہنزیب نے دل ہی دل خدا" کی امان میں دیا اپنی محبت کو۔۔۔۔

پر ہاتھ چھوڑ" شاہنزیب کو ایک لمحے کے لئے بھی ماہنور کی کلائی شارق کے " ہاتھ میں منظور نہ تھی۔۔۔

ہاتھ نہیں پکڑوں گا تو بیچ میں شاہ۔۔۔شاہ۔۔کرتی کو دپڑے گی۔۔۔" " اس نے کہا تو ماہنور نے چیخ کر رونے لگی۔۔۔"شاہ۔۔۔یہ مکار ہے۔۔۔اس کی باتوں میں مت آو"۔۔ماہنور شاہنزیب کا ہاتھ چھوڑنے کے لیے تیار نہ

تھی۔۔۔پر شارق اسے بازو سے پکڑ کر گھسیٹا ہوا دور لے گیا تھا۔۔۔ایسا لگ رہا تھا جیسے قیامت کا سماں ہو۔۔۔۔

سالے صاحب خدا کو یاد کر لیجیے "فرحان نے کہہ کر فوراً اس پر حملہ کر ڈالا" تھا۔۔۔وہ ظالم جان لینے کی نیت سے آئے تھے اور یہ بات شاہنزیب بخوبی جانتا تھا۔۔۔

فرحان نے ہاکی اسٹک سے پہلا حملہ اس کے سر پر کرنے کی بھرپور کوشش کی۔۔۔پر شاہنزیب نے بڑی ہی پھرتی سے سر جھکا لیا۔۔۔اگلے ہی لمحے شاہنزیب نے تیزی سے کھڑے ہو کر فرحان کا ہاتھ پکڑ کر موڑ ڈالا۔۔۔۔

آہ "فرحان کی چیخ ہوا میں بلند ہوئی تھی۔۔اختر نے ہاکی اسٹک شاہنزیب" کے پاؤں پر مارنی چاہی تو شاہنزیب نے خود کو بچاتے ہوئے فرحان کو اسی پر

پھینک دیا۔۔۔اختر اور فرحان زمین بوس ہوئے۔۔۔۔تو شاہنزیب اختر کے ہاتھ سے گری ہوئی ہاکی اسٹک اٹھانے کی نیت سے جھکا۔۔۔

یاخدا میرے شاہ کو ان ظالموں سے بچا۔۔۔یاخدا مدد کر ہماری "ماہ نور چیخ" چیخ کر دعائیں مانگ رہی تھی اس کے موتی جیسے آنسو مزار کی زمین پر گر رہے تھے۔۔۔

نیلے کپڑے والے نے شاہنزیب کو اسٹک اٹھاتا دیکھ۔۔۔۔فوراہی شاہنزیب کے سر پر اپنی اسٹک ماری۔۔۔۔شاہنزیب کا سر چکرا گیا دو لمحوں کے لئے۔۔۔پر بازی جان کی تھی اس لئے رک نہیں سکتا تھا۔۔۔شاہنزیب اسٹک اٹھانے میں کامیاب ہوا تھا اس نے جوابی کارروائی میں اس نیلے کپڑے والے کی کمر سیکھ ڈالی تھی۔۔۔پیلے کپڑے والے نے جب شاہنزیب کو حاوی ہوتے دیکھا تو اس کا پاؤں پکڑ کر کھینچ لیا۔۔جس کی وجہ سے وہ زمین

بوس ہوا۔۔فرحان فوراً اس پر چڑھ بیٹھا تھا۔۔۔ماہنور بری طرح سہم گئی تھی یہ سب دیکھ۔۔۔

ماہنور کی سانسیں مانو رک سی گئیں تھیں۔۔۔اس نے اپنے دانت شارق کی کلائی پر گڑائے۔۔۔اور اس کی پکڑ ہلکی پڑتے ہی تیزی سے شاہنزیب کی جانب بھاگی تھی۔۔۔اس نازک صفت گڑیا نے اپنی پوری جان لگا کر فرحان کو اپنے ہاتھوں سے دھکا دے کر شاہنزیب سے ہٹایا۔۔۔"شاہ اٹھو" وہ روتے ہوئے اسے اٹھانے کیلئے ہاتھ کھینچ رہی تھی۔۔۔

ابے پکڑ اس کو۔۔۔ایک لڑکی نہیں سمبھال پا رہا تو" وہ پیلے کپڑے والا" ماہنور کے سر پر گن رکھ کر شارق کو غصے سے دیکھ رہا تھا۔۔

شارق نے اس بار ماہنور کی کلائی اتنی زور سے کھینچی تھی کہ اس کی چوڑیاں جھٹکے سے ٹوٹ کر بکھر گئیں تھیں۔۔۔۔

مارسالے کو "شاہنزیب خود کو سنبھال کر اٹھا ہی تھا کہ پیلے کپڑے والا جو" نہایت طاقتور تھا۔۔۔اس نے شاہنزیب کو ہاتھ پاؤں سے پکڑ کر ہوا میں بلند کیا پھر اگلے ہی لمحے شاہنزیب کو ایک بے جان گڈے کی طرح اچھالا اور پھر زمین پر زور سے پھینک دیا۔۔۔اس ظالم کو ذرا بھی ترس نہ آیا یہ کرتے وقت۔۔۔شاہنزیب منہ کے بل زمین بوس ہوا تھا۔۔۔۔اس کے منہ سے خون نکل کر مزار کی زمین پر بہہ رہا تھا۔۔۔اس نے شاہنزیب کو سنبھلنے کا موقع نہ دیا اور پھر سے ایک اور بار اسی طرح ہوا میں بلند کر دیا۔۔۔۔مانو شاہنزیب کوئی بے جان چیز ہو۔۔۔۔

فرحان تو اس سے ڈر رہا تھا۔۔۔اس سنگل پسلی سے۔۔۔دیکھ اس کے لیے "
تو میں اکیلا ہی کافی ہوں "اس نے فخرانہ شاہنزیب کو اٹھائے ہوئے کہا تو
ماہنور کی جان نکل گئ۔۔۔

شاہ "ماہ نور پوری جان سے چیخی تھی۔۔۔۔۔دل دہل گیا تھا اس "
کا۔۔۔۔رنگ مارے خوف کے سفید پڑ چکا تھا۔۔۔۔

اس ظالم نے شاہنزیب کو پھر سے کھلونے کی طرح زمین پر پھینک دیا تھا
۔۔۔

شاہنزیب بے جان سہ پڑا تھا زمین پر منہ کے بل۔۔۔

مت مارو۔۔۔۔ چھوڑ دو شاہ کو" ماہنور التجائیں کر رہی تھی مگر اس کی سننے والا کوئی نہ تھا۔۔۔وہ مظلوم لڑکی بری طرح تڑپ رہی تھی اپنے دلہے کو خون سے لت پت زمین پر پڑا دیکھ۔۔۔۔

خوف کے بادل چھائے ہوئے تھے اچانک موسم بدل رہا تھا۔۔۔ہوا درختوں اور پتوں سے سر پٹخ رہی تھی۔۔۔ذرا سی آہٹ پر دل دہل جاتا کے کوئی آ تو نہیں گیا۔۔۔وہ بے ست سی اپنے دولہے کے کندھے پر سر رکھ کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ہر لمحہ ایک صدی کی طرح گزر رہا تھا۔۔۔۔گمان ہوتا تھا کے آج کی بھیانک رات گویا کبھی گزرے گی ہی نہیں۔۔۔۔ہر لمحہ دل کو دھڑکا سہ لگا تھا۔۔۔

کہاں جا سکتے ہیں وہ دونوں۔۔۔ڈھونڈوانھیں۔۔۔یہیں کہیں جھاڑیوں " میں چھپے ہوں گے "فرحان کی آواز بلند ہوئی تھی جسے سن کر ماہنور سہم کر شاہنزیب سے چپک گئی تھی۔۔۔

ابے۔۔۔وہاں دیکھ "فرحان نے اختر کو اسی جھاڑی کی جانب اشارہ کر کے " کہا جہاں شاہنزیب ماہنور چھپے تھے۔۔۔

یاخدا مدد کر مجھے اپنی کوئی پروا نہیں اگر اکیلے ہوتا تو کب کا ان کا مقابلہ " کر کے انہیں ڈھیر کر دیتا۔۔۔ مگر میرے ساتھ ماہنور ہے۔۔۔اگر انہوں نے ماہنور کو نقصان پہنچا دیا تو۔۔بس یہی وجہ ہے کہ میرے ہاتھ مجھے بندھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔۔۔۔ایک کام کرتا ہوں کسی طرح یہاں سے نیکل کر ماہنور کو مزار لے جاتا ہوں۔۔۔۔وہاں ماہنور کو چھپا کر واپس آجاوں گا ان کمینوں کا دماغ ٹھیکانے لگانے۔۔۔"شاہنزیب ذہنی طور پر خود کو تیار کر رہا

تھا۔۔۔جبکے ماہنور کے جسم سے مارے خوف کے جان نیکلی جارہی تھی یہ دیکھ کر۔۔۔۔۔کے اخترانہی کی جانب آرہاہے۔۔۔۔

"یامیرے مالک مدد کر۔۔۔اس وقت صرف توہی ہماری مدد کر سکتاہے ۔۔۔"شاہنزیب دعا گو ہوا تھا۔۔۔

"ارے کہیں وہ دونوں حویلی تو واپس نہیں چلے گئے"اس نیلے کپڑے والے لڑکے نے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے۔۔۔فرحان کی جانب دیکھ کر کہا۔۔۔

"ابے یار۔۔۔شاہنزیب بہت چلاک ہے۔۔۔۔کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم جھاڑیوں کے پیچھے ڈھونڈتے رہیں۔۔۔اور وہ حویلی پہنچ کر وہاں سے اپنے گھر والوں کو فون کر دے"۔۔۔۔مانو کے دیوانے کی دعا قبول ہوئی ی

تھی۔۔۔۔فرحان کو جیسے ہی یہ خیال ستایا۔۔۔وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ تیزی سے حویلی کی جانب دوڑا۔۔۔۔۔۔۔

"چلو ماہنور"شاہنزیب نے ماہنور کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھایا تھا۔۔۔۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں؟؟؟"وہ سیدھے کھڑی ہوتے ہوئے تجسس سے استفسار کر رہی تھی۔۔۔۔

"اس نے کہا اور تیز قدم بڑھانا شروع کر دیے۔۔۔۔دونوں تیزی سے قدم بڑھاتے ہوئے مزار کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔۔۔

مزار۔۔۔۔۔جلدی چلو۔۔۔اس سے پہلے وہ واپس آئی یں"اس نے

"یاخدا۔۔۔۔یااللہ سبحان"ماہنور مزار کی سیڑھیوں پر پہنچ کر تھوڑا جھک کر اپنے پاؤں کے ٹخنوں پر ہاتھ رکھ کر ہانپتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔"شاہ مجھ میں ہمت نہیں ہے اتنی ساری سیڑھیاں چڑھنے کی"وہ بھاگ بھاگ کر تھک چکی تھی۔۔۔۔اس نازک صفت گڑیا کے پاؤں میں آپ اتنی جان نہ تھی کہ مزار کی سیڑھیاں چڑھ سکیں۔۔۔۔

"آؤ۔۔۔۔"شاہنزیب نے اسے گود میں اٹھالیا تھا اور تیزی سے ننگے پاؤں مزار کی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔۔۔ماہنور شاہنزیب کو ننگے پاؤں تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا دیکھ غم سے ہلکان ہوئے جارہی تھی۔۔۔۔اسے ترس آرہا تھا اپنے دولہے کی حالت پر۔۔۔۔۔

"وہ لوگ یہاں آگئے ہیں۔۔۔کہا تھا ناں میں نے تم سے شاہنزیب ضرور آئے گا مزار پر۔۔۔۔وہ آگیا ہے۔۔۔۔میں اسے باتوں میں الجھا کر رکھتا

ہوں۔۔۔تم لوگ جلدی پہنچو اور سنو پولیس والے کو بھی لے کر آنا۔۔۔۔

میں نہیں چاہتا کہ آج شاہنزیب یہاں سے بچ کر جائے"اس نے کہہ کر فون بند کر کے جیب میں رکھا تھا۔۔۔۔وہ بھی جان لینے کے درپے کھڑا تھا۔۔۔شاہنزیب کو مزار کی سیڑھیاں چڑھتے دیکھ وہ اندر جا کر چھپ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

ماہنور۔۔۔۔تم اندر جا کر چھپو۔۔۔۔میں آتا ہوں"شاہنزیب نے صحن" میں پہنچ کر اسے گود سے اتارا۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔میں تمہیں نہیں جانے دوں گی"ماہنور ہاتھ پکڑ کر فورا بولی"

۔۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔۔میرا جانا ضروری ہے ورنہ وہ ڈھونڈتے ہوئے خود یہاں آ" جائیں گے۔۔۔۔ان کے ہاتھوں میں گنیں ہیں۔۔۔۔میں نہیں چاہتا کہ تمہیں کوئی نقصان پہنچے" شاہنزیب نے بڑی محبت سے اسے سمجھاتے ہوئے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔پر وہ ماہنور کی جان تھا۔۔۔۔۔وہ کیسے اپنے دولہے کو دشمنوں کے بیچھ تنہا بھیج دیتی۔۔۔وہ اپنی پوری جان سے اس کا ہاتھ پکڑے رہی۔۔۔

ماہ نور جانے دو مجھے یقین مانو میں جلدی واپس آؤں گا تم بس میرا انتظار کرو " اور دعا کرو میرے لئے۔۔۔۔پلیز مانو" شاہنزیب التجائی لہجے میں اصرار کر رہا تھا کہ وہ ہاتھ چھوڑ دے۔۔۔۔پر ماہنور تو الٹا سینے سے لگ گئی تھی۔۔۔۔

شاہ میرا تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔۔۔تم میرے سب کچھ ہو۔۔۔۔میں تمہیں کیسے ان ظالموں کے سامنے اکیلے جانے دوں۔۔۔جب کہ میں جانتی ہوں۔۔۔وہ کمینے تمہاری جان کے سخت دشمن بنیں ہوئے ہیں" ماہنور بلک بلک کر روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔

ان دونوں کو ایک دوسرے کے گلے لگے دیکھ وہ جل کر کوئلہ ہوئے جا رہا تھا مزید برداشت نہ کر سکا اس لئے خود ہی باہر نکل آیا۔۔۔۔

" ماہ نور جانے دو اسے۔۔۔۔بھاگنا عادت ہے اس کی۔۔۔ہمیشہ سے بھاگتا ہی تو آیا ہے۔۔۔۔۔ضرور کوئی پلین سوچ لیا ہو گا اس کے شیطانی دماغ نے"۔۔۔۔۔۔وہ کہتا ہوا صحن میں آیا تو شاہنزیب اسے دیکھ چونکا۔۔۔۔۔ماہنور نے آواز پہچان لی تھی وہ گلے سے ہٹ کر پیچھے کی جانب مڑی۔۔۔۔۔

تم؟؟؟"شاہنزیب اسے دیکھ حیرت سے کہنے لگا۔۔۔۔"

ہاں میں"فخرانہ کہ کر ماہنور کو سر سے پاؤں تک دیکھنے لگا۔۔۔اس کی" نظریں آج بھی محبت سے لبریز تھیں۔۔۔

شارق تم یہاں کیسے؟؟؟"ماہنور بھی ہکاءبکاء تھی اسے دیکھ۔۔۔۔۔الجھی" نگاہوں سے اسے تکتے ہوئے استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

سرپرائز۔۔۔۔اچھالگا؟؟؟۔۔۔۔حیران تو بہت ہوا ہو گا تو۔۔۔۔ماہ نور" کی جگہ فرحان کو اپنے بیڈ پر بیٹھا دیکھ؟؟؟۔۔۔۔۔ایک سرپرائی زتو نے مجھے دیا تھا۔۔۔۔عین میری شادی والی رات۔۔۔۔۔تو سوچا میرا بھی فرض بنتا ہے کہ ایک سرپرائز تجھے بھی عین برات والی رات دوں۔۔۔۔لگاناں زور کا جھٹکا؟؟؟"۔۔۔۔۔شارق شاہنزیب کے روبرو آکر۔۔۔۔طنزیہ

مسکراہٹ لبوں پر سجائے شاہنزیب کو کدورت بھری نظروں سے گھورتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

"تم کیوں کر رہے ہو یہ سب؟؟؟۔۔۔۔۔کیا ملے گا تمہیں یہ سب کر کے؟؟؟"۔۔۔۔۔ماہنور کی آنکھوں سے آنسو بہے جا رہے تھے۔۔۔۔وہ الجھ کر شارق سے مخاطب ہو کر پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

"ماہنور تم مت رو۔۔۔۔۔تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔۔۔میں وعدہ کرتا ہوں تم سے۔۔۔۔"شارق کا دل ماہنور کو روتا دیکھ بے چین ہو گیا۔۔۔وہ ماہنور کے آنسو صاف کرنے کے لئے ہاتھ بڑھانے لگا۔۔۔

اپنی حدود میں رہ سالے۔۔۔۔۔۔بیوی ہے میری۔۔۔۔ہاتھ توڑ دوں گا " تیرے۔۔۔اگر حد سے بڑھیں گے تو۔۔۔۔" یہ کہہ کر اس نے شارق کا ہاتھ پکڑ کر جھٹکے سے چھوڑا تھا۔۔۔۔۔

بیوی؟۔۔۔۔۔تیری بیوی؟؟؟کسے بے وقوف بنا رہا ہے مجھے یا خود کو" ؟؟؟۔۔۔۔۔ہم دونوں جانتے ہیں کہ ماہنور حقیقت سے ناواقف ہے۔۔۔ جیسے ہی اسے سچائی کا علم ہو گا وہ تجھے چھوڑ دے گی۔۔۔۔۔کنجڑ۔۔۔۔تو کیا سمجھتا تھا مجھے کبھی پتا نہیں چلے گا کے بارات والی رات مجھے اغواہ کرنے والا کوئی اور نہیں۔۔۔۔۔تو تھا"۔۔۔۔۔اس کے کہتے ہی ماہنور کے طوطے اڑ گئے وہ حیرت سے شاہنزیب کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

کیا بکواس کر رہے ہو؟؟؟۔۔۔۔اپنا گناہ میرے شاہ کے سر مت ڈالو"
"ماہنور حیران ضرور ہوئی تھی کچھ لمحوں کے لئے۔۔۔ لیکن ذرہ برابر بھی یقین نہ کیا تھا اس نے شارق کی کہی بات پر۔۔۔۔

ماہنور تمہاری کوئی غلطی نہیں ان سب میں۔۔۔۔ تم تو خود اس کمینے کی " ستائی ہوئی ہو میری طرح۔۔۔۔ یہ کمینہ ہے ہی اتنا ہوشیار و دھوکے باز۔۔۔۔ کسی کو بھی دھوکا ہو سکتا ہے۔۔۔ پھر تم تو بلکل بھولی سی لڑکی ہو"
اس نے ماہنور پر رحم کھانے والے انداز میں کہا تو ماہنور غصے سے تلملا اٹھی۔۔۔۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی" ماہنور نے شارق کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال رعب" دار آواز میں کہا۔۔۔۔ "شاہ۔۔۔۔ یہاں سے چلو۔۔۔ اگر یہ سب اِس نے

کیاہے تووہ لوگ بھی بس آتے ہی ہوں گے "ماہنور شاہنزیب کاہاتھ پکڑ کر بے تابی سے بولی۔۔۔۔وہ ماہ نور کے سامنے انتہائی شرمندہ ہو گیا تھا۔۔۔۔

شارق سچ بتا چکا تھا ماہنور کو۔۔۔پر ماہنور نے ذرا بھی شارق کی بات کا یقین نہ کر کے شاہنزیب کو مزید ندامت میں مبتلا کر ڈالا تھا۔۔۔۔۔

" ہاں لے جاو اسے اور چھپالو اس گناہگار کو اپنے آنچل میں۔۔۔۔۔جو گناہ گار ہے تمہارا۔۔۔۔میرا۔۔۔۔اور تمہارے باپ کا۔۔۔۔بتا ۔۔۔۔۔۔۔۔تو چپ کیوں ہے؟؟؟۔۔۔۔۔بول ماہنور کے سامنے کے تو نے ہی مجھے اغواہ کیا تھا۔۔۔۔بول۔۔۔۔۔کیسے عین بارات والی رات تو نے ایسے حالات پیدا کیے تھے کے مجبوراً ماہنور کو تجھ کمینے سے شادی کرنی پڑی۔۔۔۔۔بول ناں۔۔۔۔۔چپ کیوں کھڑا ہے؟؟؟۔۔۔۔سانپ سنگھ گیا ہے تجھے؟؟؟" شارق شاہنزیب کے سینے پر زور زور سے ہاتھ مار کر اسے

پریشرائز کر رہا تھا کہ مجبور ہو کر وہ خود اپنے منہ سے اپنا جرم قبول کرے۔۔۔۔۔۔۔

"شاہ۔۔۔۔خاموش کیوں کھڑے ہو؟؟؟۔۔۔۔کہہ دو ناں کے تم نے کچھ نہیں کیا ہے۔۔۔۔" ماہنور اسے خاموش دیکھ اس کا ہاتھ جھنجھوڑتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔

"نہیں بولے گا۔۔۔۔۔یہ بول ہی نہیں سکتا۔۔۔شرمندگی اس کی نگاہوں میں ہے۔۔۔۔میں بے قصور تھا ماہنور۔۔۔۔میں بار بار تمہارے گھر آیا یہ بتانے کے اس رات میرے ساتھ کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔پر تم نے میری کسی بات پر بھروسہ نہیں کیا۔۔۔۔دیکھو ماہنور۔۔۔۔میرے خدا نے مجھے آج سرخرو کیا۔۔۔۔اور اس گناہ گار کو آج تمہارے ہی سامنے رسوا کر ڈالا۔۔۔

دیکھا یہ ہوتا ہے قدرت کا انصاف" وہ شاہنزیب کے سامنے تن کر کھڑا ہو کر اپنے سینے پر فخرانہ ہاتھ مارتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

شاہ تم کچھ بول کیوں نہیں رہی ہے؟؟؟۔۔۔۔بولو ناں "
کچھ۔۔۔۔۔کیوں خاموش کھڑے ہو کر اس کے جھوٹے الزام کو سچ ثابت کر رہے ہو؟؟؟۔۔۔۔شاہ۔۔۔۔۔میری آنکھوں میں دیکھو" شاہنزیب شرمندگی کی انتہا گہرائیوں میں گر گیا تھا اب اس کی آنکھوں میں یہ تاب نہ تھی کہ اپنے محبوب کی نظروں سے نظریں ملا سکے۔۔۔۔اس لئے نظر جھکائے شارق کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔۔اس کا دل پارے پارے ہو گیا تھا جب ماہنور نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر کہا کہ آنکھیں ملاؤ۔۔۔۔۔۔ماہ نور کے بہت اصرار کے باوجود شاہنزیب نے نظریں نہ ملائیں۔۔۔۔۔

شاہنزیب چار سال سے جس خوف میں مبتلا تھا آج وہ سامنے آ ہی گیا تھا

۔۔۔۔

"پتا ہے ماہنور۔۔۔۔اس کی نیت تم پر بہت پہلے سے خراب تھی"شارق کا یہ سخت جملا ادا کرنا تھا کہ شاہنزیب غصے سے تلملا اٹھا۔۔۔۔آنکھوں میں جنون اتر آیا تھا۔۔۔۔

"تیری ہمت کیسے ہوئی میری پاکیزہ محبت کو گالی دینے کی؟؟؟۔۔۔۔۔"وہ شارق کا کالر پکڑ۔۔۔۔۔غصے سے چنگھاڑتے ہوئے گویا تھا۔۔۔۔شارق کا اس کی پاکیزہ محبت کو گالی دینا اس کے لیے ناقابل برداشت عمل تھا۔۔۔۔وہ اتنی زور سے چنگھاڑا تھا کہ شارق کے پسینے چھوٹ گئے تھے۔۔۔۔۔

سچ آگیاناں زبان پر" شارق کے لبوں پر پُراسرار مسکراہٹ بکھر"
آئی ی۔۔۔۔۔۔۔وہ بے نیازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے شاہنزیب کا ہاتھ
اپنے کالر سے ہٹاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"تو اپنے منہ سے سچ قبول کرئے۔۔۔۔۔یہی تو چاہتا تھا میں۔۔۔تو چار سال
تک سب کو گمراہ کرتا رہا۔۔۔۔۔پتا ہے مجھے اندازہ تھا کہ تو نے کیا ہے مجھے
اغواہ۔۔۔میں نے بھائی سے کہا بھی۔۔۔۔۔پر انھوں نے ذرا بھی یقین نہ کیا
اور پھر کرتے بھی کیسے؟؟؟۔۔۔۔تو نے نکاح کے بعد رخصتی مانگی ہی نہیں
۔۔۔۔جس کے سبب۔۔۔سب کو لگا کے تو نے ترس کھا کر شادی کی ہے
۔۔۔۔میں بھی الجھ گیا تھا یہ سن کر۔۔۔کے تو نے رخصتی نہیں مانگی۔۔۔۔

میں نے رومیساء بھابھی سے بھی بات کی۔۔۔۔وہ یہ کہ کر مجھے چپ کرا
دیتیں کے اگر ایسا ہوتا تو شاہنزیب ماہنور سے یوں لاتعلقی نہ

کرتا۔۔۔۔۔۔ماننا پڑے گا۔۔۔۔تو نے بڑی ہی ہوشیاری سے کام لیا ۔۔۔۔چار سال تک تو ماہنور سے لاتعلق رہا تا کے کسی کو بھی شک نہ ہو سکے ۔۔۔

میں اپنی بے گناہی میں۔۔۔سب کو بار بار کہتا رہا کہ یہ سب شاہنزیب نے کیا ہے پر کوئی ی میرا یقین کرنے کے لیے تیار ہی نہ تھا۔۔۔۔کیونکہ تیری لاتعلقی لوگوں کو اس بات کا یقین دلاتی تھی کہ تو نے صرف ترس کھا کر شادی کی ہے۔۔۔۔۔کتنا سوچ سمجھ کر پلین بنایا تھا تو نے۔۔۔۔ماننا پڑے گا۔۔۔۔"شارق تالیاں بجاتے ہوئے۔۔۔۔۔طنزیہ داد دیتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

مطلب ماننا پڑے گا اتنی چلاکی۔۔۔۔۔تیرا اپنی تائی کے انتقال پر گھر نہ آنا۔۔۔۔مجھے بھائی کے سامنے جھوٹا بنا گیا۔۔۔۔تیری ماں نے طلاق کی اڑا

دی۔۔۔میں نے سوچا اگر واقعی تو نے صرف ترس کھا کر شادی کی ہے تو ۔۔۔۔۔تو ضرور چھوڑ دے گا ماہ نور کو۔۔۔۔ویسے بھی ماہ نور دو سال بڑی ہے تجھ سے۔۔۔۔۔تو گندی نگاہ رکھ سکتا ہے۔۔۔پر شادی کر لینا یہ بہت زیادہ ہو گیا۔۔۔۔سوچ ذرا میں سب کچھ جانتے بوجھتے دھوکا کھا گیا صرف تیری چلاکی کی وجہ سے۔۔۔تو کامیاب بھی ہو جاتا اگر بھائی کو تیری محبت کی کہانی تیرے ہی منہ سے نہ پتا چلتی۔۔۔۔۔وہ تو دنگ رہ گے یہ سن کر۔۔۔۔"شارق ابھی بول ہی رہا تھا کہ ماہنور کی نظر فرحان اور اس کے ساتھیوں پر پڑی جو گنوں کے ساتھ ساتھ اس بار ہاکی کی اسٹک بھی پکڑے ہوئے تھے۔۔۔۔ماہنور کا دل ھول کر رہ گیا تھا انہیں دیکھ۔۔۔۔

شاہ چلو یہاں سے۔۔۔شاہ جلدی چلو۔۔۔فرحان اور اس کے ساتھ آرہے ہیں۔۔۔یہ اس کا پلین تھا ہمیں یہاں الجھا کر رکھنے کا۔۔۔۔چلو"ماہنور شاہنزیب کا ہاتھ پکڑ کر کھینچنے کی کوشش کر رہی تھی اپنی ساری طاقت

صرف کرتے ہوئے۔۔۔پر فائدہ کچھ نہ تھا وہ اس کے پیچھے آ کر کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔

وعدے کے مطابق لڑکا تیرا۔۔۔۔لڑکی میری۔۔۔جو دل چاہے" کر۔۔۔۔اٹس یورس" شارق نے جب شاہنزیب کے پیچھے کھڑے فرحان کو دیکھ کہا۔۔۔تو شاہنزیب جو اس کی موجودگی سے لاعلم تھا حیران ہو کر پیچھے مڑا۔۔۔۔

چلو ماہ نور" شارق نے کہہ کر ماہ نور کا ہاتھ پکڑا تھا شاہنزیب کی نظروں کے " سامنے۔۔۔

Zubi Novels Zone

تیری اتنی مجال کہ تو میرے سامنے ماہنور کا ہاتھ پکڑے "یہ کہہ کر وہ" شارق کا ہاتھ توڑ دینے کی نیت سے اس بار آگے بڑھا۔۔۔وہ بپھر اٹھا تھا مارے غصے کے۔۔۔۔

دیکھ یہ سب تیرے دشمن ہیں ماہنور کے نہیں۔۔۔خواہ مخواہ ان سب میں " ماہنور کو مت گھسیٹ۔۔۔۔جا۔۔۔جا کر ان سے لڑ۔۔۔۔جب جیت جائے تو میرے پاس آنا۔۔۔۔جب تک ماہنور میرے پاس تیری امانت ہے ۔۔۔دل تو نہیں مان رہا تیری امانت سمجھنے کے لئے کیونکے تو نے دھوکے سے پایا ہے۔۔۔۔۔۔پر ماہنور میری محبت ہے اور وہ ابھی بھی تیرے نکاح میں ہے۔۔۔۔اس لیے نہ چاہتے ہوئے بھی یہ تیری امانت ہے۔۔۔پہلے ان سے لڑ۔۔۔۔پھر آنا ہم مقابلہ کریں گے جو جیتا وہی ماہنور کا حقدار۔۔۔۔اور ہاں۔۔۔۔۔مقابلہ جان لیوا ہو گا۔۔۔۔اگر میں نے تجھے مار دیا تو ماہنور کو تیرے نکاح سے آزاد کر کے اپنے نکاح میں لے لوں گا۔۔۔۔اگر میں مر گیا

توماہنور تیری۔۔۔۔پر یہ پکا ہے زندہ آج ہم دونوں میں سے ایک ہی جائے گا" شارق نے جو الفاظ ادا کیے وہ نہایت تسلی بخش تھے۔۔۔ماہنور کی عزت کو۔۔۔۔ اور جان دونوں شارق کے پاس محفوظ لگے شاہنزیب

یاخدا میں ماہ نور کو تیری امان میں دیتا ہوں" شاہنزیب نے دل ہی دل خدا" کی امان میں دیا اپنی محبت کو۔۔۔۔

پر ہاتھ چھوڑ" شاہنزیب کو ایک لمحے کے لئے بھی ماہنور کی کلائی شارق کے " ہاتھ میں منظور نہ تھی۔۔۔

ہاتھ نہیں پکڑوں گا تو بیچ میں شاہ۔۔۔شاہ۔۔کرتی کو دپڑے گی۔۔۔" " اس نے کہا تو ماہنور نے چیخ کر رونے لگی۔۔۔"شاہ۔۔۔یہ مکار ہے۔۔۔اس کی باتوں میں مت آو"۔۔ماہنور شاہنزیب کا ہاتھ چھوڑنے کے لیے تیار نہ

تھی۔۔۔پر شارق اسے بازو سے پکڑ کر گھسیٹا ہوا دور لے گیا تھا۔۔۔ایسا لگ رہا تھا جیسے قیامت کا سماں ہو۔۔۔۔

سالے صاحب خدا کو یاد کر لیجیے "فرحان نے کہہ کر فورا اس پر حملہ کر ڈالا" تھا۔۔۔وہ ظالم جان لینے کی نیت سے آئے تھے اور یہ بات شاہنزیب بخوبی جانتا تھا۔۔۔

فرحان نے ہاکی اسٹک سے پہلا حملہ اس کے سر پر کرنے کی بھرپور کوشش کی۔۔۔پر شاہنزیب نے بڑی ہی پھرتی سے سر جھکا لیا۔۔۔اگلے ہی لمحے شاہنزیب نے تیزی سے کھڑے ہو کر فرحان کا ہاتھ پکڑ کر موڑ ڈالا۔۔۔۔

آہ "فرحان کی چیخ ہوا میں بلند ہوئی تھی۔۔اختر نے ہاکی اسٹک شاہنزیب" کے پاؤں پر مارنی چاہی تو شاہنزیب نے خود کو بچاتے ہوئے فرحان کو اسی پر

پھینک دیا۔۔۔اختر اور فرحان زمین بوس ہوئے۔۔۔۔تو شاہنزیب اختر کے ہاتھ سے گری ہوئی ہاکی اسٹک اٹھانے کی نیت سے جھکا۔۔۔

یاخدا میرے شاہ کو ان ظالموں سے بچا۔۔۔یاخدا مدد کر ہماری "ماہ نور چیخ" چیخ کر دعائیں مانگ رہی تھی اس کے موتی جیسے آنسو مزار کی زمین پر گر رہے تھے۔۔۔

نیلے کپڑے والے نے شاہنزیب کو اسٹک اٹھاتا دیکھ۔۔۔۔فوراہی شاہنزیب کے سر پر اپنی اسٹک ماری۔۔۔۔شاہنزیب کا سر چکرا گیا دو لمحوں کے لئے۔۔۔پر بازی جان کی تھی اس لئے رک نہیں سکتا تھا۔۔۔شاہنزیب اسٹک اٹھانے میں کامیاب ہوا تھا اس نے جوابی کارروائی میں اس نیلے کپڑے والے کی کمر سیکھ ڈالی تھی۔۔۔پیلے کپڑے والے نے جب شاہنزیب کو حاوی ہوتے دیکھا تو اس کا پاؤں پکڑ کر کھینچ لیا۔۔جس کی وجہ سے وہ زمین

بوس ہوا۔۔فرحان فوراً اس پر چڑھ بیٹھا تھا۔۔۔ماہنور بری طرح سہم گئی تھی یہ سب دیکھ۔۔۔

ماہنور کی سانسیں مانو رک سی گئیں تھیں۔۔۔اس نے اپنے دانت شارق کی کلائی پر گڑائے۔۔۔اور اس کی پکڑ ہلکی پڑتے ہی تیزی سے شاہنزیب کی جانب بھاگی تھی۔۔۔اس نازک صفت گڑیا نے اپنی پوری جان لگا کر فرحان کو اپنے ہاتھوں سے دھکا دے کر شاہنزیب سے ہٹایا۔۔۔"شاہ اٹھو" وہ روتے ہوئے اسے اٹھانے کیلئے ہاتھ کھینچ رہی تھی۔۔۔

ابے پکڑ اس کو۔۔۔ایک لڑکی نہیں سمبھال پا رہا تو" وہ پیلے کپڑے والا" ماہنور کے سر پر گن رکھ کر شارق کو غصے سے دیکھ رہا تھا۔۔

شارق نے اس بار ماہنور کی کلائی اتنی زور سے کھینچی تھی کہ اس کی چوڑیاں جھٹکے سے ٹوٹ کر بکھر گئیں تھیں۔۔۔۔

مارسالے کو "شاہنزیب خود کو سنبھال کر اٹھا ہی تھا کہ پیلے کپڑے والا جو" نہایت طاقتور تھا۔۔۔اس نے شاہنزیب کو ہاتھ پاؤں سے پکڑ کر ہوا میں بلند کیا پھر اگلے ہی لمحے شاہنزیب کو ایک بے جان گڈے کی طرح اچھالا اور پھر زمین پر زور سے پھینک دیا۔۔۔اس ظالم کو ذرا بھی ترس نہ آیا یہ کرتے وقت۔۔۔شاہنزیب منہ کے بل زمین بوس ہوا تھا۔۔۔۔اس کے منہ سے خون نکل کر مزار کی زمین پر بہہ رہا تھا۔۔۔اس نے شاہنزیب کو سنبھلنے کا موقع نہ دیا اور پھر سے ایک اور بار اسی طرح ہوا میں بلند کر دیا۔۔۔۔مانو شاہنزیب کوئی بے جان چیز ہو۔۔۔۔

فرحان تو اس سے ڈر رہا تھا۔۔۔اس سنگل پسلی سے۔۔۔دیکھ اس کے لیے "
تو میں اکیلا ہی کافی ہوں "اس نے فخرانہ شاہنزیب کو اٹھائے ہوئے کہا تو
ماہنور کی جان نکل گئ۔۔۔

شاہ "ماہ نور پوری جان سے چیخی تھی۔۔۔۔۔دل دہل گیا تھا اس "
کا۔۔۔۔رنگ مارے خوف کے سفید پڑ چکا تھا۔۔۔۔

اس ظالم نے شاہنزیب کو پھر سے کھلونے کی طرح زمین پر پھینک دیا تھا
۔۔۔

شاہنزیب بے جان سہ پڑا تھا زمین پر منہ کے بل۔۔۔

مت مارو۔۔۔۔ چھوڑ دو شاہ کو" ماہنور التجائیں کر رہی تھی مگر اس کی سننے والا کوئی نہ تھا۔۔۔وہ مظلوم لڑکی بری طرح تڑپ رہی تھی اپنے دلہے کو خون سے لت پت زمین پر پڑا دیکھ۔۔۔۔

شاہنزیب "شمسہ بیگم چیختے ہوئے نیند سے بیدار ہوئیں تھیں۔۔۔"

کیا ہوا؟؟؟؟۔۔۔"۔۔۔افتخار صاحب ان کے اس قدر زور سے چیخنے کی" وجہ سے چونک کر بیدار ہوئے تھے۔۔

میرا شاہ۔۔۔۔میرا شاہ۔۔۔وہ ضرور کسی مصیبت میں ہے۔۔۔میں نے " خواب میں اسے امی امی پکارتے ہوئے سنا ہے" وہ دل پر ہاتھ رکھ ۔۔۔۔۔گھبرائے ہوئے بولیں۔۔۔ان کے چہرے کی ہوایاں اڑی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

تم نے براخواب دیکھا ہے وہ ٹھیک ہے۔۔۔ولید نے بتایا تھا کہ اس کی " شاہنزیب سے بات ہو گئی ہے اور وہ دونوں ساتھ خیریت سے حویلی پہنچ گئے ہیں "افتخار صاحب انہیں تسلی دے رہے تھے۔۔۔۔پر ماں کا دل تھا کیسے اطمینان پاتا۔۔۔۔اس کا بیٹا اس کا لخت جگر ان کی آنکھوں کا تارا دشمنوں کے بیچ تنہا تھا اور وہ ظالم اسے زخموں سے چور چور کر رہے تھے۔۔۔۔۔

نہیں میرا دل کہہ رہا ہے میرا شاہ تکلیف میں ہے۔۔۔۔آپ فون کریں" "اسے ابھی۔۔۔

ارے۔۔۔۔۔کمال کرتی ہیں بیگم صاحبہ آپ۔۔۔۔اس کی شادی کی پہلی" رات ہے۔۔۔۔اچھا نہیں لگے گا یوں فون کرنا۔۔۔۔۔ہم صبح ہوتے ہی

کریں گے "افتخار صاحب انہیں سمجھا کر لائٹ آف کرنے لگے۔۔۔جو انہوں نے چونک کر کھول دی تھی

نہیں ابھی بات کروایں میری شاہ سے۔۔۔میرا دل تب تک سکون نہ پائے گا۔۔۔جب تک میں اپنے کانوں سے شاہ کی آواز نہ سن لوں"۔۔۔ان کے بار بار اصرار پر افتخار صاحب مجبور ہو گئے شاہنزیب کو فون کرنے کے لیے۔۔۔

فون مل ہی نہیں رہا تھا انہوں نے بار بار ٹرائی کیا یہاں تک کہ حویلی کے ٹیلی فون پر بھی۔۔۔پر کوئی جواب موصول نہیں ہو رہا تھا۔۔۔یہ بات انہیں بھی پریشان کر گئی تھی۔۔۔اب انہیں محسوس ہو رہا تھا کہ ضرور کچھ گڑ بڑ ہے۔۔۔

شاہنزیب نے پھر ہمت کی اٹھنے کی۔۔وہ اٹھااور اس بار اس نے پھرتی سے اس پیلے کپڑے والے کو زوردار مکامارا کر زمین پر گراڈالا۔۔۔۔۔

فرحان نے اس کے سر پر پیچھے سے وار کیا تو وہ برق کی تیزی سے نیچھے جھک گیااور وہ اسٹک بجائے شاہنزیب کے اس پیلے کپڑے والے پہلوان کے زور سے لگی جواٹھنے کی کوشش ہی کر رہا تھا۔۔۔اسٹک کھانے کے بعد اس کا سر بری طرح چکرا گیا۔۔۔۔

اس طرح کافی دیر تک لڑائی جاری رہی۔۔۔

کبھی شاہنزیب ان چاروں پر بھاری ہوتا تو کبھی وہ چار شاہنزیب پر حاوی ہو جاتے۔۔۔

شارق صرف مسکراتے ہوئے تماشا دیکھ رہا تھا۔۔۔

یکدم ایسا لگا۔۔۔۔گویا سب ختم ہوا۔۔۔شاہنزیب فرحان سے گن چھیننے میں کامیاب ہوا تھا۔۔۔اس نے گن چھینتے ہی فرحان پر تانی۔۔۔۔۔

اس بار نہیں۔۔۔۔اگر تو نے فرحان کو مارنا ہے تو مار دے۔۔۔۔زندہ تو" ۔۔۔تو بھی واپس نہیں جائے گا" وہ پیلے کپڑے والا پہلوان شاہنزیب کے روبرو آکر اس کے سر پر اپنی گن تانے بے نیازی سے بولا۔۔۔۔۔۔

ماہ نور کی جان لمحہ لمحہ نیکل رہی تھی۔۔۔۔وہ مظلوم دلہن اپنے دولہے کو بچانے سے قاصر تھی۔۔۔"چھوڑ دو شاہ کو میں تمہارے پاؤں پڑتی ہوں۔۔۔۔چھوڑ دو شارق "اس کا نازک ہاتھ شارق کی مضبوط پکڑ میں تھا ۔۔۔وہ روتے روتے اس کے پاؤں کی جانب جھک کر التجائیں کرنے لگی۔۔۔

ماہ نور پاگل مت بنو سیدھی کھڑی رہو "شارق کو ماہنور کا اپنے پاؤں میں "
جھک کر شاہنزیب کے لئے التجائیں کرنا ناگوار گزرا تھا۔۔۔وہ ماہنور کا بازو
جنھجھوڑتے ہوئے بولا۔۔۔

اکمل چلادے گولی۔۔۔میری فکر مت کر۔۔زندہ نہیں جانا چاہیے یہ کمینہ "
یہاں سے "فرحان نے اس پیلے کپڑے والے کا نام لے کر بلا خوف کہا
۔۔۔فرحان بدلے کے جنون میں پاگل ہو چکا تھا۔۔۔انسانیت نامی چیز اس
میں اب باقی نہ رہی تھی۔۔۔وہ اچھی طرح واقفیت رکھتا تھا کہ شاہنزیب
صرف ڈرا رہا ہے۔۔۔وہ اچھے اور شریف خاندان کا لڑکا ہے وہ کبھی کسی کی
جان نہیں لے سکتا۔۔۔اس لئے بے خوف ہو کر اکمل کو حکم دے رہا تھا

۔۔۔۔۔۔

گن دے واپس "اکمل شاہنزیب پر ایک ہاتھ سے گن تانے۔۔۔اور "
دوسرا ہاتھ اس کے آگے پھیلائے حاکمانہ انداز میں کہنے لگا۔۔۔

شاہنزیب نے ایک بار مڑ کر ہلکا سہ ماہنور کی جانب دیکھا۔۔۔جس کی آنکھیں امید باندھے نظر آرہی تھیں۔۔۔کہ وہ اسے ان ظالموں سے آزاد کرا کے واپس گھر لے جائے گا۔۔۔شاہنزیب سوچ میں پڑ گیا تھا کہ وہ کیا کرے؟؟؟؟۔۔۔"کہ تو سچ رہا ہے اگر میں نے فرحان کو مارا تو یہ لوگ فوراً ہی مجھے مار دیں گے...یہی تو کرنے آئے ہیں یہ لوگ۔۔۔میں کیا کروں؟؟؟۔۔۔یا خدا مدد کر میری" یہ سوچ کر شاہنزیب نے مظلوم سے چہرہ بنایا جس سے انہیں گمان ہوا کہ شاہنزیب نے ہار مان لی ہے۔۔۔فرحان کا گلہ جو اس نے اپنے بازو میں دبوچا ہوا تھا وہ ہلکے سے چھوڑنے لگا۔۔۔اکمل ہسنا تھا شاہنزیب کو اپنے آگے جھکتا ہوا دیکھ۔۔۔

پر اگلے ہی لمحے شاہنزیب نے بڑی پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے گولی اکمل کے پاؤں پر چلاڈالی تھی۔۔۔۔

اکمل پاوں پر گولی لگتے ہی زور سے چیخ اٹھا۔۔۔اس کے ہاتھ سے گن چھوٹ گئی۔۔۔۔۔۔وہ اپنے پاؤں کو پکڑ کر زمین پر ہی بیٹھ گیا۔۔۔۔شاہنزیب نے اس کی گری ہوئی گن بجلی کی تیزی دیکھاتے ہوئے اپنے ہاتھ میں اٹھالی۔۔۔۔۔

چل ساتھ میں کھڑا ہو"۔۔۔اس نے دونوں گنیں اپنے دونوں ہاتھوں میں " پکڑ کر فرحان اور اختر کو اس نیلے کپڑے والے کے برابر میں کھڑا کیا تھا ۔۔۔"اب بول ماردوں تجھے ؟؟؟"شاہنزیب نے استفسار کیا تو فرحان خوف کے مارے نفی کرنے لگا۔۔۔۔

سالے کمینے۔۔۔مجھے سنگل پسلی کہ رہا تھا تو" شاہنزیب نے کدروت "
بھری نظر اکمل پر ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔ایک اور گولی اس کے دوسرے
پاؤں پر غصے سے چلا ڈالی۔۔۔

آہ۔۔۔"اکمل زور سے چیخا۔۔۔اس کی چیخ ماہ نور کے دل کو سکون دے"
رہی تھی۔۔۔شارق گڑ بڑا کر رہ گیا تھا یہ نظارہ دیکھ۔۔۔شاہنزیب اکیلا
ہی ان چاروں پر فتح یاب ہوا تھا۔۔۔شارق نے ماہ نور کے بازو پر اپنے
ہاتھوں کی پکڑ ڈیلی کی تو وہ بھاگتے ہوئے خوشی خوشی آکر شاہنزیب کی کمر
سے چپک گئی۔۔۔

بول۔۔۔مار دوں اب؟؟؟؟۔۔۔۔اب کیوں نہیں بول رہا کے مار دو"
؟؟؟۔۔۔سالے کمینے کیا سمجھا تھا تو؟؟؟۔۔۔میں نہیں مار سکتا

۔۔۔۔۔۔مارنے کا لائسنس صرف تم جیسے گھٹیا لوگوں کے پاس ہوتا ہے
"شاہنزیب نے کڑک لہجے میں فرحان کو دیکھ کر استفسار کیا۔۔۔

شاہ مجھے معاف کر دے۔۔۔۔ غلطی ہو گئی بھائی۔۔۔۔سچ میں "
۔۔۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔یہ شارق اور اس کا بھائی آئے تھے
ہمارے پاس۔۔۔۔اس کے بڑے بھائی نے اس دن ہال کے باہر ہم دونوں
کو لڑتا ہوا دیکھا تھا۔۔۔تو وہ پوچھنے آیا تھا کہ ہماری آپس میں کیا دشمنی
ہے۔۔۔۔یہ سارا منصوبہ اس شارق اور اس کے بڑے بھائی کا
ہے۔۔۔۔ایک بار موقع دے دے۔۔۔۔یقین مان۔۔۔۔دوبارہ زندگی
میں اپنی شکل نہیں دیکھائیں گے "فرحان اور اس کے تینوں ساتھی اب ہاتھ
جوڑ کر شاہنزیب سے معافی مانگ رہے تھے۔۔۔

ماہنور آگے آؤ" شاہنزیب کے کہنے پر وہ سہمی ہوئی لڑکی آگے آکر اپنے" دولہے سے لگ کر ان تینوں کے سامنے فخرانہ کھڑی ہو گی۔۔۔

معافی مانگ میری بیوی سے۔۔۔وہ بھی ہاتھ جوڑ کر "شاہنزیب ماہنور کا" بدلہ لے رہا تھا کیونکہ حویلی میں اس نے ماہنور سے معافی مانگنے کو کہا تھا

۔۔۔۔

معاف کر دو ہمیں۔۔۔معاف کر دو بہن "فرحان آنسو بہاتے ہوئے اپنی" زندگی کی بھیک مانگ رہا تھا۔۔۔

کاش میں بھی تمہاری طرح ظالم اور پتھر دل ہوتی تو جیسے تم لوگوں نے ان" مظلوموں کو بغیر کسی گناہ کے مار ڈالا میں بھی تمہیں اسی طرح تڑپا کر مار

ڈالتی "ماہنور شعلہ بار نظروں سے چیختے ہوئے کہہ رہی تھی ان چاروں کو دیکھ

تم لوگوں کو کیسے پتہ چلا کہ ہم مزار آئیں گے ؟؟؟" شاہنزیب جاننا چاہتا تھا"
کہ وہ لوگ کس طرح مزار تک پہنچے۔۔۔یہ گدی ابھی بھی الجھی ہوئی تھی

پولیس نے تمہارے نوکروں کو بہت مارا۔۔۔ان سے اگلوانے کے لئے "
کہ تم لوگ کہاں ہو۔۔۔جب چوکیدار کو مارا تو اس کا بیٹا روتے ہوئے بتانے
لگا کہ تم لوگوں نے ان سے کہا ہے کہ تم مزار جا رہے ہو۔۔۔وہ لوگ پولیس
کو لے کر وہیں پہنچیں "اختر نے اپنی جان پر منڈلاتے ہوئے خوف کے سبب
شاہنزیب کو حقیقت بیان کر دی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔پر۔۔۔۔۔۔"ابھی شاہنزیب بول ہی رہا تھا کہ اسے " کوئی اپنے پیچھے محسوس ہوا۔۔۔جیسے ہی ہلکا سہ مڑا۔۔شارق نے ڈنڈے سے وار کیا۔۔۔پہلے وہ ڈنڈا شاہنزیب کے منہ پر لگا جس کی وجہ سے اس کے گالوں کی کھال پھٹ گئی اور خون نکلنے لگا۔۔۔۔شاہنزیب نے وار سہتے ہوئے شارق کا گلا اپنے سیدھے ہاتھ سے پکڑ لیا۔۔۔۔

شاہنزیب پر حملہ اچانک ہونے کے سبب۔۔۔۔وہ خود کو سنبھال نہ سکا ۔۔۔۔اس کے ہاتھوں سے گنیں گرتے ہی فوراً اختر نے اٹھالیں۔۔۔۔

شارق نے گلا دبنے کے باوجود ایک اور وار کیا اور ڈنڈا اپنی پوری طاقت سے شاہنزیب کے سر پر دے مارا۔۔۔

ماہنور تکتی سی رہ گئی۔۔۔کہ دو ہی لمحوں میں یہ کیا ہو گیا؟؟؟؟۔۔۔وہ حیرت کے مارے شاہنزیب کو دیکھنے لگی۔۔۔جس کے سر پر اتنے زور سے وار کیا گیا تھا کہ وہ اسی لمحے چکر کھا کر گیا۔۔۔

شاہ" وہ حقاء بقاء نگاہوں سے اپنے دلہے کو بے ہوش ہوتا دیکھ چیخی" تھی۔۔۔"شاہ اٹھو۔۔۔شاہ" وہ روتے ہوئے اپنے دولہے کے پاس بیٹھ کر اس کے خوبصورت چہرے پر تھپ تھپا رہی تھی۔۔۔

مر گیا سالا۔۔۔زبردست یار۔۔۔مان گئے تجھے۔۔۔۔ صحیح وقت پر۔۔۔" تو نے وار کیا"۔۔۔فرحان خوش ہو کر بڑی گرم جوشی سے شارق سے ہاتھ میلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

ابھی کام پورا نہیں ہوا ہے گن دے "شارق کو ذرا رحم نہیں آیا تھا"

شاہنزیب پر۔۔۔

ماہ نور چیخ چیخ کر اسے اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی شارق نے گن جب شاہنزیب پر تانی تو بڑا خوش ہو کر فخرانہ کہنے لگا: "دیکھ لے شاہنزیب۔۔۔ مقابلہ میں جیت گیا۔۔۔اور تو ہارا۔۔۔۔خدا میرے ساتھ ہے۔۔۔تو خون سے لت پت پڑا ہے اور تیری مدد کرنے والا کوئی نہیں" یہ کہہ کر وہ گن چلانے لگا تھا۔۔۔ماہنور اس کے الفاظ سن کر تڑپ اٹھی تھی۔۔۔وہ ذہنی کرب میں مبتلا تھی اس لمحے۔۔۔غصے سے چھنگھاڑتے ہوئے شارق کے فخرانہ الفاظ کا منہ توڑ جواب دینے لگی۔۔۔

" تم جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔تم نے میرے شاہ کو دھوکے سے مارا ہے ۔۔۔تم مقابلہ نہیں جیتے۔۔۔تم نے تو کائروں کی طرح پیچھے سے وار کیا

ہے۔۔۔ذلیل انسان خدا تجھ جیسوں کے ساتھ نہیں ہوتا۔۔۔جو بے قصوروں کی جان لیتے ہیں اور پیچھے سے وار کرتے ہیں۔۔۔ہمت تھی تو میرے شاہ کے سامنے آکر وار کرتا۔۔۔میری نظر میں تم بزدل ہو" ماہ نور چیر دینے والی نظروں سے چنگھاڑتے ہوئے بولی۔۔۔۔

ماہ نور تم بہت بھولی ہو" شارق نے ماہنور کی باتوں کو مکمل اگنور کر دیا" ۔۔۔۔وہ صرف اپنی جھوٹی جیت پر خوش ہو رہا تھا۔۔۔۔شارق نے اختر کو اشارہ کیا کہ ماہنور کو شاہنزیب کے پاس سے ہٹا دے۔۔۔۔۔

شارق گن کی ساری گولیاں سینے میں اتار دینے کے ارادے سے کھڑا تھا اس کی سفاکشی کی انتہاء تھی۔۔۔ماہنور اس کے بے ست سے پڑے جسم سے لپٹ گئی تھی۔۔۔"مارنا ہے تو دونوں کو مار دو۔۔۔۔چلاؤ گولی" وہ شاہنزیب کے جسم سے لپٹ کر تلخ لہجے سے گویا ہوئی۔۔۔۔۔۔۔جس پر شارق کو ئلے کی

طرح جل گیا۔۔۔اب تو وہ ایک لمحہ ضائع کیے بغیر شاہنزیب کو مار دینا چاہتا تھا۔۔۔۔

ہٹاماہنور کو "شارق نے اختر سے حاکمانہ انداز میں کہا۔۔۔تو وہ اس کے " حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ماہنور کا ایک ہاتھ پکڑ کر اسے گھسیٹتا ہوا شاہنزیب سے دور لے گیا۔۔۔۔

وہ چیخ رہی تھی۔۔۔مت مارو۔۔۔مت مارو۔۔۔۔۔پر وہ سارے ظالم اس کی چیخوں کو اپنی جیت سمجھ رہے تھے۔۔۔۔ماہنور اپنی چوڑیوں بھری کلائی زور زور سے اختر کے ہاتھ پر مار رہی تھی۔۔تاکے وہ اسے چھوڑ دے۔۔۔ اس چکر میں اس کی پوری کلائی خون نم خون ہو گئی تھی۔۔۔پر وہ ہنس رہا تھا ۔۔۔اس مظلوم لڑکی کے احتجاج کو خاطر میں نہیں لا رہا تھا۔۔۔

او۔کے شاہنزیب بائے بائے "شارق مسکراتے ہوئے کہہ کر اس کے سینے پر گولی چلانے ہی لگا تھا۔۔۔۔

رک جاؤ۔۔۔خدا کے لئے یہ قہر نہ ڈھاو۔۔۔۔ایک سچے عاشق کا قتل وہ" بھی اتنی بے رحمی سے۔۔۔کیوں اس بیچارے کو مار کر خدا کی ناراضگی مور لیتے ہو۔۔۔۔ چھوڑ دو اسے۔۔۔کم از کم مزار کا ہی لحاظ رکھ لو۔۔۔اس کا خون یہاں نہ بہاؤ" ایک بوڑھے سے بزرگ سیڑھیاں چڑھ کر آئے۔۔۔۔روہانسہ آواز میں کہتے ہوئے۔۔۔۔وہ سب کو روکنے لگے۔۔۔

یہ کون ہے؟؟؟"شارق جھنجھلا کر پوچھ رہا تھا فرحان سے۔۔۔ "

ڈرائیور ہے "فرحان شارق کو بتا کر بوڑھے شخص کی جانب متوجہ ہوا" ۔۔۔۔"بابا آپ سے کس نے کہا تھا یہاں آو؟؟؟۔۔۔کہا تھا ناں۔۔۔حویلی

کے باہر پہرے داری کریں گاڑی میں بیٹھ کر۔۔۔۔"فرحان نہایت جھنجھلاتے ہوئے اس بوڑھے شخص سے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

اس بوڑھے شخص کا رنگ سرخ سفید تھا۔۔۔سفید رنگ کا کرتہ اور ٹوپی پہنے ہوئے۔۔۔ان کی داڑھی سفید ہو چکی تھی پوری۔۔۔ان کے چہرے سے نور کی کرنیں پھوٹی ہوئی معلوم ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔

افففففف۔۔۔۔ٹھیک ہے مزار کا لحاظ کر لیتے ہیں۔۔۔"شارق بے دلی" سے کہہ کر۔۔۔۔۔شاہنزیب کو پاؤں سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا سیڑھیوں کے کنارے لے گیا۔۔۔۔

شارق خدا کے لیے چھوڑ دو اسے۔۔۔شارق رحم کرو۔۔۔فرحان جب " شاہنزیب کے ہاتھ میں تمھاری جان تھی تو اس نے تم پر رحم کھایا تھا

۔۔۔۔یاد کرو۔۔۔وہ چاہتا تو تم سب کو اسی وقت مار دیتا پر اس نے ایسا نہ کیا ۔۔۔۔کیا اس کے احسان کا بدلہ تم اس طرح ادا کرو گے۔۔۔۔پلیز چھوڑ دو۔۔"ماہنور تڑپ کر اختر سے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے فرحان کو شاہنزیب کا احسان یاد دلا رہی تھی۔۔۔وہ چیخ رہی تھی مگر اس کی چیخیں سننے والا کوئی نہ تھا۔۔۔

یا خدا مدد کر ہماری۔۔۔۔۔میں نے شاہ کو ہمیشہ تیرے آگے سجدہ ریز دیکھا" ہے۔۔۔۔آج ان ظالموں نے اسے اتنا مارا ہے کہ وہ فجر کی نماز تک پڑھنے سے قاصر ہے۔۔۔۔یا خدا مدد کر۔۔۔تیرے بندے کو تیری مدد کی سخت ضرورت ہے۔۔"ماہنور تڑپ کر بے دوپٹہ دعا کر رہی تھی۔۔۔۔التجائیں کر رہی تھی۔۔۔اس کے سامنے ہی شارق نے بڑی بے دردی سے شاہنزیب کو مزار کی سیڑھیوں سے نیچے پھینک دیا۔۔۔۔

شاہنزیب "ماہنور تڑپ کر چیخ اٹھی تھی اور وہ سب ہنس رہے تھے۔۔۔۔۔

بس۔۔۔نہیں مار امزار کی زمین پر "شارق فرعونیت کا مظاہرہ کر رہا" تھا۔۔۔اس بوڑھے شخص کے کندھے پر تھپ تھپاتے ہوئے گہری مسکراہٹ لبوں پر سجائے کہنے لگا۔۔۔

شارق ڈرو خدا سے۔۔۔میں بد دعا دیتی ہوں تمہیں۔۔۔۔خدا کرے" جن لوگوں کے ساتھ مل کر تم نے میرے شاہنزیب کو اتنی بے رحمی سے مارا ہے۔۔۔۔خدا انہی کے ہاتھوں تمہارے موت لکھے۔۔۔تم تڑپو پر تمھارے لئے دعا کرنے والا۔۔۔۔تمہیں بچانے والا کوئی نہ ہو ۔۔۔۔"ماہنور دنیا بھر کی تلخی لہجے میں سمیٹے پھنکار کر کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔۔ شارق کو کدروت بھری نظروں سے دیکھ۔۔۔۔۔وہ مظلوم تھی شارق نے

اس کے سامنے ہی اس کے دولہے کو مزار کی سیڑھیوں سے پھینک کر ظلم کی انتہاء کی تھی۔۔۔۔۔

چلو۔۔۔نیچے چل کر دیکھتے ہیں بچا یا مر گیا۔۔۔" نیلے کپڑے والا تجسس" کہہ رہا تھا۔۔۔

ہاں چلو۔۔۔۔"فرحان نے مسرت بھرے لہجے میں اس کی بات کی تائید" کر ڈالی۔۔۔۔

اس کا کیا کرنا ہے؟؟؟؟"اختر اکمل کی جانب دیکھ استفسار کر رہا" تھا۔۔۔جو اپنے دونوں پاؤں پکڑ کر تڑپ تڑپ کر رو رہا تھا۔۔۔

مار دیتے ہیں۔۔۔ویسے بھی اس کا بوجھ اٹھائے اٹھائے تھوڑی گھوم" سکتے۔۔۔۔خدا تیری روح کو سکون دے۔۔۔۔"فرحان نے کہہ کر نہایت بے رحمی سے اپنے ہی ساتھی پر گولی چلادی۔۔۔۔۔۔اکمل جو کچھ وقت قبل اپنی طاقت کے نشے میں بدمست ہو کر شاہنزیب کو زمین پر بار بار پٹک رہا تھا۔۔۔۔۔وہ ماہنور کے سامنے ہی اب تڑپ تڑپ کر دم توڑ گیا۔۔۔۔۔جس لڑکی نے کبھی چیونٹی تک کو نہ مارا ہو اس کے سامنے انسانوں کو بے رحمی سے مارا جا رہا تھا۔۔۔۔

اختر ماہنور کو سیڑھیوں سے اتار کر شاہنزیب سے دور لے جانے لگا۔۔۔

شاہنزیب منہ کے بل زمین پر الٹا پڑا تھا۔۔۔۔۔جسے ایک بار تھپڑ کھاتے دیکھا تو مارے خوف کے اس کی روح فنا ہونے لگی۔۔۔۔مگر آج اسے ان

ظالموں کے بیچ تنہاء دیکھ جسم سے روح جدا نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ناجانے کیا کیا دکھانا تھا قسمت کو ابھی ماہنور کو۔۔۔۔

سانسیں چل رہی ہیں اس کی "اختر شاہنزیب کو سیدھا کر کے ناک پر ہاتھ " رکھ۔۔۔اس کے زندہ ہونے کی اطلاع سب کو دے رہا تھا۔۔۔

شارق کا سیل مسلسل رنگ ہو رہا تھا۔۔۔۔وہ تھوڑی دور جا کر بات کرنے لگا """ہیلو بھائی

ہیلو شارق۔۔۔۔۔۔۔میری بات غور سے سنو۔۔۔۔۔شاہنزیب کی " والدہ نے اسے خواب میں امی امی پکارتے دیکھا ہے۔۔۔جس کی وجہ سے افتخار صاحب شاہنزیب کو فون ملانے لگے۔۔۔۔۔فون نہ ملنے کی وجہ سے یہ لوگ پریشان ہو کر یہاں سے نکل رہے ہیں۔۔۔۔میں بھی ان کے ساتھ ہی

آرہاہوں۔۔۔جو کرنا ہے جلدی کرو سمجھے "رومیساء آپا کے شوہر نے شارق کو آگاہ کیا تھا۔۔۔۔۔

"جی بھائی۔۔۔۔"

ویسے پان کھایا اس نے ؟؟؟؟؟"۔۔۔۔وہ تجسس سے استفسار کرنے لگے "

۔۔۔۔۔

نہیں کھایا۔۔۔۔اگر کھایا ہوتا۔۔۔تو اب تک مر چکا ہوتا۔۔۔۔مجھے "

اندازہ تھا یہ بہت چلاک ہے۔۔۔۔۔یہ کبھی نہیں کھائے گا آپ کا دیا ہوا زہر

والا پان "شارق دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔

کاش کھالیتا۔۔۔سور کی اولاد سالا۔۔۔۔۔ہمارے آنے سے پہلے پہلے " پان غائب کرنامت بھولنا۔۔۔شاہنزیب نے نہیں کھایا ہے توضرور ۔۔۔۔وہ پان کار میں ہوگا"۔۔۔انہوں نے یہ کہہ کر کال کاٹ دی تھی

۔۔۔۔

لیجئے جناب۔۔۔میں لے آیا مولوی صاحب کو"ایک پولیس کی جیپ آکر " رکی تھی جس میں سے ایک موٹاسا آدمی جو پولیس کی وردی پہنے ہوئے تھا اترااوراس کے ساتھ ساتھ ایک مولوی صاحب بھی تھے۔۔۔

ماہ نور میری دلہن "شارق مولوی صاحب کو دیکھ خوشی سے پھولے نہیں " سمارہا تھا۔۔۔وہ ماہنور کے پاس آکر اس کی آنکھوں سے آنسو صاف کرنے لگا۔۔۔۔

پاگل ہو گئے ہو کیا؟؟؟؟میں اور تمہاری دولہن؟؟؟۔۔۔میں مر جاؤں گی پر تم سے شادی کبھی نہیں کروں گی۔۔"ماہنور نے شعلہ بار نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے۔۔۔فوراشارق کا ہاتھ جو کے اس کی جانب بڑھ رہا تھا روکتے ہوئے کہا۔۔۔اگلے ہی لمحے ایک جھٹکے سے اس نے شارق کا ہاتھ سخت بے رخی سے چھوڑ دیا۔۔۔

"ماہنور کیوں اس کمینے کے لیے رو رو کر خود کو ہلکان کر رہی ہو۔۔یہ دھوکے باز تھا۔۔۔بتا تو چکا ہوں تمہیں۔۔۔تم نے خود دیکھا تھا یہ نظریں جھکائے شرمندگی سے کھڑا تھا جو اس بات کا ثبوت ہے کہ میں سچا ہوں۔۔۔۔اور اگر اب بھی تمہیں میری بات پر یقین نہیں آرہا تو بھائی سے فون کر کے پوچھ لو۔۔۔اور پلیز اس کے لیے رونا بند کرو۔۔۔مجھے غصہ آرہا ہے"شارق کا دل بری طرح جل رہا تھا ماہنور کو شاہنزیب کے لیے روتا دیکھ۔۔۔۔وہ غصے سے ماہ نور کے دونوں بازو جھنجھوڑتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

میں تب تک تمہاری بات کا یقین نہیں کروں گی جب تک خود میرا شاہ مجھ "
سے یہ بات ناں کہے "اس کی آنکھیں رو رو کر مانو چھل چکی تھیں۔۔۔اس
کی ہر بھیگی پلک پر شاہنزیب کا ہی نام تھا۔۔۔

اوئے تو ڈرنگ لایا؟؟؟"فرحان پولیس والے سے پوچھنے لگا "

ہاں "اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا"

تو لانا "فرحان کے کہنے پر وہ ہرے رنگ کی شراب کی بوتل لے آیا"

مر گیا؟؟؟؟"پولیس والا شاہنزیب کو زمین پر خون آلود پڑا دیکھ تجسس سے "
پوچھنے لگا۔۔۔

نہیں۔۔۔اپنی آخری سانسیں لے رہا ہے "فرحان شاہنزیب کے فراک"
سینے پر جوتوں سمیت پاؤں رکھ۔۔۔شراب کی بوتل لئے شیطانی
مسکراہٹ لبوں پر سجائے کہنے لگا۔۔۔

ابے۔۔۔ایک ہی لایا ہے؟؟؟؟" نیلے کپڑے والا پولیس والے سے "
استفسار کرنے لگا۔۔۔

نہیں گاڑی میں اور بھی ہیں۔"۔۔۔پولیس اسپیکٹر نے کہا تو نیلے کپڑے "
والا خود چلا گیا گاڑی سے لینے۔۔۔۔

فرحان مولوی صاحب کو دیکھ کر انہیں چھڑنے کی نیت سے۔۔۔شراب کی آفر کرنے لگا۔۔تو وہ توبہ توبہ کر کے کان پکڑنے لگے۔۔۔مولوی صاحب کا ری۔ایکشن دیکھ فرحان کا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔

او۔۔۔شاہنزیب کتنا اچھا لگ رہا ہے تجھے یوں اپنے پاؤں میں پڑھا" دیکھ۔۔۔سچ میں دل کو بڑا سکون مل رہا ہے۔۔اوئے۔۔۔کیوں ناں اس کو بھی مرنے سے پہلے شراب کا مزا چکا دیں"فرحان اپنی جیت کے نشے میں بدمست۔۔۔نیلے کپڑے والے سے شراب کی دوسری بوتل مانگتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

فرحان خوب لطف لے رہا تھا شاہنزیب کے سینے کو اپنے پاوں سے روندتے ہوئے۔۔۔

ٹھیک ہے اب میں اس کے منہ سے ہی اس کا کیا گناہ تمہیں سنواوں گا۔۔"
مرنے نہیں دوں گا اسے جب تک وہ اپنے منہ سے اپنا کیا گناہ قبول نہ کر لے
۔۔۔دیکھنا وہ کمینا خود کہے گا تمھارے سامنے کے اس نے اغوا کیا تھا مجھے
۔۔۔میں تمہیں چھوڑ کر نہیں بھاگا تھا۔۔۔تمہارے والد کی موت کی وجہ
میں نہیں تھا۔۔۔"شارق نے ماہنور کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پکا عزم
کیا اور پولیس والے کی جیپ سے پانی کی بوتل نیکال لایا۔۔۔۔

اووووو۔۔۔۔۔یہ کیا کر رہا ہے؟؟؟"فرحان نے اسے پانی کی بوتل کا ڈکن"
کھولتے دیکھا تو پریشان ہو کر پوچھنے لگا۔۔۔۔

"اسے ہوش میں لا رہا ہوں"

پاگل ہو گیا ہے کیا؟؟؟۔۔۔یہ شیر ہے۔۔۔تو پیچھے سے وار کر کے جیت " گیا ہے۔۔۔آگے سے نہیں۔۔۔کیوں اسے واپس جگا رہا ہے۔۔۔میں کہتا ہوں گن لے اور مار دے گولی۔۔۔۔قصہ ختم کر۔۔تو اپنی دلہن کو لے کر اپنے گھر جا۔۔۔اور ہم اپنے ملک۔۔۔یہ فالتو ہ میں ہیرو مت بن۔۔۔تو جانتا نہیں ہے اسے۔۔۔اگر یہ ہوش میں آگیا تو ہمیں زندگی کے لالے پڑھ جائیں گے۔۔۔اس لئے کہ رہا ہوں لڑکی کے سامنے ہیرو بنے کے چکر میں ہوشیاری مت دیکھا۔۔۔"فرحان اسے سمجھا رہا تھا کے سوئے ہوئے شیر کو نہ جگائے۔۔۔۔۔پر شارق کو اپنے بازو کے زور پر پورا یقین تھا۔۔۔

شارق نے پانی سے بھری بوتل الٹ دی تھی شاہنزیب پر۔۔۔۔پانی ڈلتے ہی اسے ہوش آگیا تھا۔۔۔ماہنور کا کب کا رو کا سانس بحال ہوا تھا اسے ہوش میں آتا دیکھ۔۔۔وہ جیسے ہی ہوش میں آیا اس کا سر چکرانے لگا

۔۔۔۔سب دھندلا دھندلا نظر آرہا تھا۔۔۔فرحان نے فوراً اس کے سینے سے اپنا پاؤں ہٹایا تھا مارے خوف کے۔۔۔۔

پاگل ہے سارلا۔۔۔ناجانے خود کو کیا سمجھ رہا ہے۔۔۔۔لڑکی کے سامنے "ہیرو بننے کے چکر میں ہم سب کو مروائے گا" فرحان دل ہی دل کڑکڑا رہا تھا

۔۔۔۔

اسیر کو ہوش آیا تھا۔۔۔اس کے چہرے پر گرتا ہوا پانی جب زمین پر جمع ہوا تو اُس سفید پانی کی رنگت سرخ تھی۔۔۔اس قدر خون بہہ رہا تھا اس کا۔۔۔۔

چیخ چیخ کر اب تو گلا بھی خشک ہو گیا تھا۔۔۔ماہنور بری طرح نڈھال ہو چکی تھی مارے صدمے اور غم سے۔۔۔دل سے بس یہی دعا ہر سانس کے ساتھ

نکل رہی تھی کہ شاہنزیب ہوش میں آکران سب ظالموں سے اسے بچا لے۔۔۔

میں کہتاہوں۔۔۔پہلے اس کے ہاتھ پاؤں باندھ دو۔۔۔" نیلے کپڑے والے نے پولیس کی گاڑی سے ٹیک لگا کر شراب کی بوتل ہلاتے ہوئے اپنی رائے دی تھی۔۔۔۔ جس پر فرحان اور اختر دونوں ہی اس کی رائے سے متفق تھے۔۔۔۔

شاہنزیب کی سفید شیر وانی اب سرخ ہو چکی تھی۔۔۔اس کا جوڑ جوڑ مانو ٹوٹ گیا تھا۔۔۔۔ سر پر دو بار وار ہونے کے سبب اسے ٹھیک طرح ہوش نہیں آرہا تھا۔۔۔آنکھیں ضرور کھل گ ئی یں تھیں پر وہ شہزادہ بے ست سہ پڑا تھا زمین پر۔۔۔۔

ہاں اسے باندھ دینا چاہئی ے۔۔۔۔کہیں ایسا نہ ہو کہ ٹھیک طرح ہوش" میں آتے ہی بھاگنے کی کوشش کرے"شارق کے کہتے ہی ماہ نور اپنے وجود میں بچی کچی طاقت سمیٹ کر چیخی۔۔۔

تمہاری طرح بزدل نہیں ہے میرا شاہ۔۔۔۔یہ بزدلی تم پر جچتی ہے " میرے شاہ پر نہیں"اختر یہ سن غصے سے تلملا اٹھا۔۔۔

اگر اتنی ہمت والا تھا تو حویلی سے بھاگا کیوں؟؟؟۔۔۔وہیں مارتا " ہمیں۔۔۔۔دیکھ اصلی ہمت اسے کہتے ہیں کہ اسی کے سامنے اس کی نئ نویلی دلہن کا ہاتھ پکڑے کھڑا ہوں"اختر نے ماہنور کی نازک کلائی ی کو بے دری سے مڑوڑتے ہوئے فخرانہ کہا۔۔۔۔۔

یامیرے خدا" شاہنزیب کے آہستہ آہستہ حواس بحال ہوئی ے "

۔۔۔اس کی لبوں پر یہی الفاظ تھے۔۔۔ماہنور کی جانب نظر اٹھی۔۔۔تو اس کا رو رو کر ہلکان ہوا سراپا دیکھ۔۔۔شاہنزیب کا دل خون کے آنسوں روپا۔۔۔۔

پانی لا" انھوں نے شاہنزیب کو پوری طرح ہوش میں آنے سے پہلے ہی "
ایک درخت سے باندھ کر کھڑا کر دیا۔۔۔اس کے ہاتھ درخت کی پشت پر مضبوطی سے باندھے گئے تھے۔۔۔شارق نے پولیس والے سے کہا تو وہ جلدی سے ایک اور بوتل پانی لے آیا۔۔۔۔شاہنزیب مارے تکلیف کی شدت کے سبب پوری طرح ہوش میں نہیں آپا رہا تھا۔۔۔اس لیے شارق نے پھر سے پانی کی بوتل اس پر الٹ دی تھی۔۔۔۔

سالے اتنی آسانی سے نہیں مر سکتا تو۔۔۔پہلے تجھے ماہنور کو بتانا ہو گا کہ اس" دن تو نے کیسے مجھے اغواہ کیا تھا۔۔"شارق اس کے جبڑوں پر اپنی انگلیاں گڑاتے ہوئے غصے سے دانت پیستے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

ابے یار۔۔۔۔کیوں کر رہا ہے یہ سب؟؟؟۔۔۔۔مار دے اس سور کی" اولاد کو۔۔۔۔لا گن دے۔۔۔۔اگر تجھ سے نہیں مارا جا رہا تو میں مار دوں۔۔۔۔۔ویسے بھی معاہدہ یہ تھا کہ میں جو چاھے لڑکے کے ساتھ کروں۔۔۔۔اور تو جو چاہے لڑکی کے ساتھ۔۔۔۔لڑکی تجھے مل گئی ہے۔۔۔۔مولوی سامنے کھڑا ہے۔۔۔پھر کس بات کا انتظار کر رہا ہے؟؟؟۔۔۔۔میں اسے یہاں مارتا ہوں۔۔۔اس کمینے کے مرتے ہی ماہنور نکاح سے آزاد۔۔۔۔تو آرام سے کر لے نکاح۔۔۔۔اور لے جا اسے اپنی دولہن بنا کر۔۔۔۔اب یہ تیری ہے"فرحان نے اپنے بدبخت ارادے ظاہر کئی یے تو ماہنور کی جان نکل گئی۔۔۔ایسا لگا جیسے قیامت برپا ہو گئی

۔۔۔ہر لمحہ پہلے سے زیادہ سخت تر معلوم ہو رہا تھا۔۔۔فرحان کے کہے الفاظ جب شاہنزیب کی سماعت سے ٹکرائے تو زندگی بھر کا رٹا ہوا جملہ اسیر کی زبان پر خود بہ خود جاری ہو گیا۔۔۔۔۔

ماہنور میری ہے۔۔۔صرف میری" وہ پوری طرح حواس میں لوٹ آیا" تھا۔۔۔اس کے لفظ پتھر پر لکیر کی مانند تھے۔۔۔وہ بلا خوف ڈنکے کی چوٹ پر اعلان کر رہا تھا سب کے سامنے۔۔۔اس کا کہنا تھا کہ ماہ نور کے چہرے پر امید کے بادل چھائے نظر آنے لگے۔۔۔۔

تیری تو'' شارق نے غصے سے بپھر کر شاہنزیب کے چہرے پر طمانچہ مارا '' تھا۔۔۔۔جس کے جواب میں شاہنزیب مسکرا دیا۔۔۔۔

ماہ نور میری ہے۔۔۔۔صرف میری۔۔۔جتنا چاہے مار لے"شاہنزیب "
بلاخوف اعلان کر رہا تھا۔۔۔

تیری تو سالے"شارق غصے سے پاگل ہوا جا رہا تھا نا جانے کس مٹی کا بنا تھا "
وہ۔۔۔اتنی اذیت میں مبتلا ہونے کے باوجود مسکرا رہا تھا۔۔۔شارق نے
ایک اور زوردار طمانچہ اپنی پوری طاقت لگاتے ہوئے اس کے خوبصورت
رخسار پر دے مارا۔۔۔۔۔وہ اسیر پھر مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

ماہنور میری ہے۔۔۔تو جان لے سکتا ہے۔۔۔۔ماہ نور کو نہیں۔۔۔۔خدا"
نے اسے مجھے دیا ہے۔۔۔۔اور اب وہ میری ہے۔۔۔۔تو۔۔۔۔۔تو
کیا۔۔۔۔۔ہزار تجھ جیسے آجائیں اور دھوکے سے مجھے مارنے کی کوشش
کر لیں۔۔۔۔۔تب بھی میں یہی کہوں گا۔۔۔۔کہ ماہنور صرف شاہنزیب
کی ہے"اس کی آنکھوں میں جنون اتر آیا تھا۔۔۔فرحان کے جملے نشتر کی

طرح دل میں پیوست ہو گئے تھے۔۔۔گویا سوئی ے ہوئی ے اسیر کا عشق بیدار ہوا تھا۔۔۔۔

سور کی اولاد" شارق۔۔۔شاہنزیب کی بات سن طیش میں آگیا۔۔۔۔۔"
اس فرعون نما انسان نے پھر سے چہرے پر وار کیا۔۔۔

ماہنور یہ دیکھ تڑپ اٹھی۔۔۔اپنے دولہے کو پل پل موت سے لڑتا ہوا دیکھ رہی تھی وہ۔۔۔۔"رومیساء آپا کہاں ہیں آپ؟؟؟۔۔۔دیکھیں کیسے اس سنسان جنگل میں میرا سہاگ مجھ سے چھینا جا رہا ہے۔۔۔آپا
۔۔۔۔روکیں اس شارق کو۔۔۔آپا۔۔۔"وہ روتے روتے اب زمین پر گرنے لگی تھی پر اختر نے ہنستے ہوئے اس کی کلائی ی کو اوپر کی جانب کھینچا

۔۔۔

سیدھی کھڑی رہ"اختر گھور کر کہہ رہا تھا گن ہاتھ میں لئی ہے۔۔۔۔ "

گن دے فرحان۔۔۔"شارق نے فرحان سے گن مانگی تو وہ سر کھو جاتے" ہوئے گن دینے لگا۔۔۔۔"طلاق دے ماہنور کو ابھی۔۔۔خود طلاق دے"شارق اسیر کے ماتھے پر گن تان کر حکم صادر کرتے ہوئے بولا ۔۔۔۔جس کے جواب میں شاہنزیب کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ بکھر آئی۔۔۔۔۔"میں نے کہا طلاق دے ورنہ"شارق دھمکی آمیز لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

چل نکل۔۔۔۔کچھ نہیں کر سکتا تو۔۔۔۔۔ہوا آنے دے"شاہنزیب" اس کے منہ پر ہی بلا خوف بول کر اپنا چہرہ ماہ نور کی جانب کر ۔۔۔۔۔مسکرانے لگا۔۔۔۔

اللہ"شارق نے غصے سے اس کے پیٹ پر دو تین زور زور سے مکے مارے تو"
وہ چیخنے لگا اور اس سے بھی زیادہ ماہنور کی چیخیں بلند ہوئی یں۔۔۔

طلاق دے"شارق پھر مطالبہ کرنے لگا۔۔۔"

اپنی طاقت میرے ہاتھ باندھ کر دیکھا رہا ہے بزدل۔۔۔۔میرے ہاتھ " کھول۔۔۔۔پھر بتاتا ہوں تجھے۔۔۔۔کون اس مقابلے کا مردِ میداں ہے"شاہنزیب نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتے ہوئی ے اس کے چہرے پر تھوکا۔۔۔۔۔

کمینے۔۔۔۔۔۔ٹھیک ہے یہ بھی تیری حسرت مرنے سے پہلے پوری کر دیتا" ہوں۔۔۔۔"شارق نے مغرور لہجے میں کہ کر شاہنزیب کے ہاتھ کھولنا چاہیے۔۔۔۔

شارق پاگل ہو گیا ہے تو۔۔۔۔اس کے ہاتھ کھولنے کی غلطی مت کر"""
فرحان گھبرا کر بول اٹھا۔۔۔۔۔

دیکھ لے۔۔۔۔ تیرا ساتھی بھی جانتا ہے کہ میں ہی فتح یاب ہوں گا """
"شاہنزیب اسے مزید طیش دلا رہا تھا۔۔۔۔تا کے وہ رسی کھولے۔۔۔۔

شارق نے طاقت کے جنون میں آکر سب کے بار بار منع کرنے کے باوجود شاہنزیب کے ہاتھ پاؤں کھول دی ئی ے۔۔۔۔۔پھر کیا تھا وہی ہوا۔۔۔۔ جس کا فرحان کو ڈر تھا۔۔۔اس نے مار مار کر شارق کو دنبہ بنا ڈالا۔۔۔۔۔فرحان اور باقی سب شارق کے کہنے کے مطابق پہلے تو دور کھڑے تماشہ دیکھتے رہے۔۔۔۔پھر جب انھیں محسوس ہونے لگا کے اگر شاہنزیب کو نہ روکا گیا تو وہ باآسانی شارق کو مار ڈالے گا۔۔۔۔

اے ہیرو۔۔۔ہٹ ورنہ ماردیں گے اسے۔۔۔یہ ہمارے کسی کام کی نہیں" ہے اور جس کے یہ کام کی ہے اسے تومار رہا ہے۔۔ہٹ شارق سے دور ۔۔۔ورنہ اس لڑکی پر گولی چلادوں گا"اختر نے ماہنور کو نشانا بنا کر شاہنزیب کو روکا تھا اور وہ صرف ماہنور کی خاطر شارق کو چھوڑ دینے پر مجبور تھا۔۔۔۔

شاہنزیب جیسے ہی شارق پر سے ہٹا اس نے فورا بدلہ لینے کی غرض سے اسے مارنا شروع کر دیا۔۔۔

بیٹھ گھٹنوں کے بل فورا"شارق حاکمانہ انداز میں بولا شاہنزیب اس کے" کہتے ہی بیٹھ گیا۔۔۔"بول ماہنور کو دیکھ کر کہ تو نے اغوا کیا تھا مجھے۔۔۔۔ بول۔۔۔اور طلاق دے اسے۔۔۔۔سب کے سامنے۔۔۔۔ورنہ اس بار میں گولی چلاڈالوں گا۔۔۔۔۔اگر اپنی جان ذرا بھی پیاری ہے تو طلاق دے

ماہنور کو۔۔۔میں وعدہ کرتا ہوں تیری جان بخش دوں گا"شارق نے گن اس کے سر پر لگا کر کہا تھا۔۔۔۔

اگر شاہنزیب نے طلاق دے دی اور شارق نے اسے چھوڑ دیا"

تو؟؟؟؟" نیلے کپڑے والا فرحان کے کان میں آہستہ سے سوالیہ انداز میں پوچھنے لگا۔۔۔۔

ہم شارق کے غلام تھوڑی ہیں۔۔۔کرنے دے اسے وعدہ۔۔۔یہ بخش " دے گا۔۔۔تو بھی شاہنزیب یہاں سے کسی صورت زندہ نہیں جائے گا۔۔۔اگر شارق میرے بدلے کے بیچ میں آیا تو اسے بھی مار دوں گا۔۔۔بتا دے اختر کو"فرحان کے منصوبے نہایت فرعونیت سے بھرے تھے۔۔۔۔انھوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اختر کو اشارہ کر دیا تھا۔۔۔۔

ماہ نور کی روح فنا ہو رہی تھی مارے وحشت کے۔۔۔ایک طرف شاہنزیب کی جان تھی اور دوسری طرف نکاح جیسا مقدس رشتہ۔۔۔۔یہ نکاح کا رشتہ ٹوٹتے ہی وہ شاہنزیب ک بیوی نہیں رہے گی۔۔۔یہ خیال ہی موت سے لبریز تھا پر ساتھ ساتھ شارق کا اپنی زبان سے پھرنے کا ڈر بھی لاحق تھا۔۔۔۔اسے خوف ملحق تھا کہ اگر شاہنزیب اپنی ضد پر اڑا رہا تو اب کی بار شارق فرعونیت کی ساری حدود پار کر ڈالے گا۔۔۔۔۔۔۔

یہاں نہیں "شاہنزیب نے کہہ کر اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی گن جو" شارق نے پیشانی پر لگی ہوئی تھی وہ دل پر لگا کر نیڈر ہو کر بولا۔۔۔"یہاں رکھ" ماہ نور اور باقی سب حیران تھے یہ دیکھ کر۔۔۔۔

جان کس کم بخت کو عزیز ہے؟؟؟۔۔میں تو جیتا ہی اس کی خاطر "
ہوں۔۔۔۔تو کہتا ہے میں اسے چھوڑ دوں۔۔۔۔تو بخش دے گا میری جان
۔۔۔۔۔ارے بے وقوف۔۔۔۔میری زندگی تو میرے سامنے ہے۔۔۔۔۔
میری جان۔۔۔۔میری ماہنور۔۔۔۔اسے طلاق دی تو ایک لمحہ بھی جی نہیں
سکوں گا۔۔۔۔پھر تیری بخشی ہوئی زندگی کا کیا کروں گا؟؟؟۔۔۔۔میں
اپنی حقیقی زندگی کا انتخاب کرتا ہوں۔۔۔تو مجھے مار دے۔۔۔۔میں ماہنور
کے عشق میں فنا ہونا قبول کرتا ہوں۔۔۔اگر میرا عشق سچا ہے تو مجھے مار کر
بھی تو میری ماہنور کو نہ پا سکے گا۔۔۔۔جسے خدا نے خود مجھے دیا ہے۔۔۔۔
اسے اپنے نکاح میں لے کر مروں گا۔۔۔۔۔آئی لو یو مانو بلی۔۔۔۔۔بے
انتہاء محبت کی ہے میں نے تم سے۔۔۔۔۔"شاہنزیب کے صداقت و محبت
سے چور الفاظ و جذبات سن۔۔۔۔ماہ نور جی اٹھی تھی۔۔۔۔

پر اگلے ہی لمحے شارق نے اسے بری طرح مارنا شروع کر دیا۔۔۔شارق نے اپنی جان لگا کر شاہنزیب کے سینے پر لات ماری تو وہ زمین پر گرا۔۔۔۔پہلے ہی زخموں سے چور چور تھا وہ دیوانہ۔۔۔۔اب مزید تشدد برداشت کرنا شاید اس کے جسم کے لئے ناممکن تھا۔۔۔۔شارق نے دل کھول کر اس پر اپنی بھڑاس نکالی تھی۔۔۔۔

"ابے وہ مر گیا ہے۔۔۔۔چھوڑ دے اسے۔۔۔مرے ہوئے کو اور کتنا مارے گا؟؟؟۔۔۔۔" بڑی مشکل سے فرحان اور نیلی قمیض والے نے شارق کو شاہنزیب کے اوپر سے ہٹایا تھا۔۔۔۔

"وہ بوڑھے شخص جو ڈرائیور تھے۔۔۔شاہنزیب کی نبض پکڑ کر مر گیا" شارق کی جانب دیکھ بولے اور کھڑے ہو گئے۔۔۔۔

ماہنور کو ایسا لگا جیسے پوری دنیا ویران ہو گئی۔۔۔وہ دلہن کے لباس میں تھی۔۔۔اور اس کے دولہے کو نہایت بے دردی سے اسی کے سامنے مار دیا گیا تھا۔۔۔وہ بدنصیب دلہن جس کی مہندی کا رنگ ابھی ہلکا نہ پڑا تھا۔۔۔پر اس کا محبوب نظروں کے سامنے بے جان پڑا تھا۔۔۔۔جس کی سیج کے پھول ابھی مہک رہے تھے اور سیج کا ساتھی لہولہان زمین کی باہوں میں پڑا تھا۔۔۔یہ لمحہ زندگی کا سخت ترین لمحہ تھا۔۔۔جسے الفاظوں میں بیان کرنا اب مشکل ہے۔۔۔اختر نے یہ سنتے ہی اس کی کلائی کی پکڑ ڈھیلی چھوڑ دی تھی۔۔۔۔ماہنور ننگے پاؤں بھاگتی ہوئی اس کے لاشے سے لپٹی تھی۔۔۔۔

"ہٹو ماہنور"شارق نے فوراً ہی ماہنور کو ہٹانا چاہا اس کے دولہے کے لاشے سے۔۔۔۔۔ماہنور اب اس کے قابو میں نہیں آ رہی تھی۔۔۔وہ بکھرے جا رہی تھی۔۔۔۔

ارے چھوڑ دے ظالم۔۔۔ تھوڑی دیر تو اسے سینے سے لپٹ کر رو لینے دے۔۔۔۔یہ حق تو نہ چھین اس بچی سے" وہ بوڑھے شخص نہایت سخت لہجے میں بولے تو شارق پر عجیب سہ خوف طاری ہو گیا۔۔۔اس نے خود ماہنور کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔۔۔

تو بوڑھا ہے ورنہ میں تیری زبان کھینچ لیتا" اگلے ہی لمحے فرحان کو اپنا مزاق اڑاتا دیکھ۔۔۔۔شارق شعلہ بار نظروں سے اس بوڑھے شخص سے کہنے لگا۔۔۔۔

شاہ۔۔۔۔۔شاہنزیب۔۔۔۔۔شاہ۔۔۔۔شاہ" ماہنور اس کے لہولہان رخسار کو سینے سے لگا کر رو رہی تھی۔۔۔۔"شاہ۔۔۔اٹھو۔۔۔۔دیکھو میں تمہاری دلہن تمہارے پاس ہوں۔۔۔۔اٹھو ناں شاہ۔۔۔۔پلیز اٹھو

شاہ۔۔۔۔ان دشمنوں کے درمیان تم مجھے تنہا کیسے چھوڑ سکتے ہو؟؟؟۔۔۔ شاہ میں نے کہا اٹھو۔۔۔۔تم مجھے ایسے چھوڑ کر نہیں جا سکتے" ماہنور بار بار چیخ چیخ کر اسے پکار رہی تھی۔۔۔اس کے چیخیں سن کلیجہ منہ کو آرہا تھا۔۔۔زمین وآسمان کو ہلادے ایسے چیختے ہوئے اپنے دولہے کو اٹھا رہی تھی۔۔۔۔۔ اس بوڑھے شخص اور مولوی صاحب کو بھی ترس آرہا تھا اس ن ئ ی نویلی دولہن پر۔۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔جی۔۔۔جی۔۔۔آپ بتائیں ذرا کپڑے وغیرہ شکل وصورت" ۔۔۔۔۔میں ابھی اپنی پوری تھانے کی پولیس کو انھیں ڈھونڈنے لگا دیتا ہوں" پولیس والے کا فون بجا تو اس نے افتخار صاحب سے بات کی۔۔۔۔ جب افتخار صاحب نے اپنے بیٹے اور بہو کا حلیہ بیان کیا تو اس پولیس والے کے ہوش اُڑ گ ئ ے۔۔۔۔۔وہ مڑ کر حیرت سے شاہنزیب اور ماہنور کو دیکھنے لگا۔۔۔اس نے فون بند کیا اور فرحان کے پاس تیزی سے چلتا ہوا

آیا۔۔۔۔"تم لوگوں نے دھوکہ دیا ہے مجھے۔۔۔۔"پولیس انسپکٹر فرحان پر دھاڑا تھا غصے سے۔۔۔۔

"ابے دیکھ اگر پیسے زیادہ کرنے کے لئے ڈرامہ کر رہا ہے تو۔۔۔شارق کے سامنے کر۔۔۔اس نے میرے ارمان بھی توڑ ڈالے۔۔۔سوچا تھا میں ماروں گا کمینے کو۔۔۔اس نے میرا حق بھی چھین لیا"فرحان منہ بسور کہنے لگا۔۔۔۔۔

"میں پیسے کے لیے نہیں کر رہا۔۔۔۔تم لوگوں نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ یہ لڑکا جس کو تم لوگوں نے مار ڈالا ہے وہ افتخار صاحب کا چھوٹا بیٹا ہے اور یہ لڑکی جو دلہن کے لبادے میں ہے۔۔۔ملک صاحب کی بیٹی ہے۔۔۔تم لوگوں نے دھوکہ کیا ہے میرے ساتھ۔۔۔ان کے گھر والے جانتے بھی وہ کتنے امیر و کبیر لوگ ہیں۔۔۔ارے پاؤں سے الٹا لٹکا ڈالیں گے مجھے بھی

اور تم لوگوں کو بھی۔۔۔"پولیس اسپیکٹر خوفزدہ ہو کر بولا تو اختر اس کی بات سن ہنسنے لگا۔۔۔۔

ابے تجھے پولیس والا کس نے بنایا؟؟؟۔۔۔۔سالے تیری تو ابھی سے" پھٹ رہی ہے۔۔۔۔" نیلے کپڑے والا اس کے کندھے پر ہاتھ مار کر قہقہہ لگانے لگا۔۔۔۔۔

شاہ اٹھو ناں۔۔۔۔۔تم کہتے تھے ناں میں تمہاری جان ہوں۔۔۔۔پھر" جان کے ہوتے تم کیسے مر سکتے ہو؟؟؟۔۔۔خدا کے لیے شاہ ہوش میں آؤ۔۔۔۔۔تم نے کہا تھا ناں *مرض عشق کی دعا تم ہو*۔۔۔۔۔۔تو دوا کے ہوتے یہ مریض کیسے دنیا چھوڑ سکتا ہے؟؟؟؟۔۔۔۔شاہ تمہیں پتا ہے جب بھی میں یہ خواب دیکھا کرتی تھی تو اٹھ کر سیدھے بھاگتی ہوئی ی تمہارے کمرے میں آتی۔۔۔۔تمہاری تصویر دیکھ کر خوب رو رو کر

دعائیں مانگتی۔۔۔۔۔میری دعائیں ان ظالموں سے نہیں ہار
سکتیں۔۔۔۔۔میں نے تمہارے لئے بہت دعائیں کی ہیں۔۔۔۔ تمہیں
اٹھنا ہو گا یہ مزار دیکھ رہے ہو شاہ" وہ اپنی انگلی مزار کی جانب کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔"میں نے یہیں تمہیں مانگا تھا خدا سے۔۔۔۔آج اسی مزار کے آگے تم مجھے چھوڑ کر جا رہے ہو۔۔۔ نہیں شاہ نہیں۔۔۔۔۔
اٹھو۔۔۔۔۔۔پلیز اٹھو" ماہنور تڑپ تڑپ کر ہچکیوں سے روتے ہوئے اسے پر اپنا خوبصورت چہرہ رکھ کر رونے جھنجھوڑ رہی تھی۔۔۔۔پھر اس کے سینے لگی۔۔۔۔۔۔

بس بہت ہو گیا اور کتنا روگی اس کے لیے" شارق نے ماہنور کی کلائی " گرفت میں لے کر اسے گھسیٹا تھا۔۔۔۔"شروع کریں مولوی صاحب" شارق مولوی صاحب سے نکاح شروع کرنے کا کہہ رہا تھا جبکے ماہنور اپنی کلائی

چھڑوانے کی مسلسل کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔مولوی صاحب نہایت ڈرے ہوئے تھے۔۔۔۔ان کو بھی ڈرا دھمکا کے لایا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

"آپ کو قبول ہے؟؟؟۔۔۔۔"انہوں نے ماہ نور سے پوچھا تو جواب میں ماہ نور نے اپنے الٹے ہاتھ سے شارق کے منہ پر زوردار تھپڑ رسید کیا۔۔۔۔۔

ماہ نور کے تھپڑ نے شارق کو جلال دلا دیا تھا۔۔وہ غصے سے تلملا اٹھا اور فوراً ہی ماہ نور کے حسین چہرے پر اپنی پوری طاقت سے تھپڑ جڑ دیا۔۔۔۔۔۔وہ نازک صفت گڑیا زمین پر گر گئی۔۔۔اس کے ہونٹوں سے خون نکل آیا تھا۔۔۔۔زندگی میں کسی نے پہلی بار تھپڑ مارا تھا پر وہ بالکل بھی خوفزدہ نہ ہوئی۔۔۔۔۔۔جس کے سامنے بے گناہوں کو مارا گیا ہو۔۔۔۔جس کے سامنے اسی کے دولہے کو نہایت بے رحمی سے قتل کر دیا گیا ہو۔۔۔۔اس کے دل میں خوف کا ہونا محال تھا۔۔۔۔۔وہ بے خوف کھڑی ہوئی اور نکاح کا

کاغذ شارق کے سامنے پھاڑ ڈالے۔۔۔۔۔"بے وقوف انسان۔۔۔۔نکاح پر نکاح نہیں ہوا کرتا"۔۔۔۔۔وہ شارق کی آنکھوں میں جھانک کر جلال سے بولی۔۔۔

پہلی بات اس نے تم سے نکاح دھوکے سے کیا تھا میرے نزدیک اس نکاح کی کوئی اہمیت نہیں اور اب تو ویسے بھی وہ کمینا مر چکا ہے۔۔۔۔۔" شارق نہایت کڑوے لہجے میں غصے سے بولا۔۔۔ماہ نور جواب دیتی اس سے پہلے پولیس اسپیکٹر بیچ میں آکر کہنے لگا

مجھے تم لوگوں کا ساتھ نہیں دینا سمجھے اور میری مانو تو لڑکا تو مار ہی چکے ہو۔۔۔لڑکی کو بھی مار دو۔۔۔ورنہ سب پھنس جائیں گے۔۔۔۔چلو مولوی صاحب کوئی نکاح نہیں ہو گا یہاں"پولیس والے نے اپنی رائے دی اور مولوی صاحب کو جیب میں بیٹھا کر لے جانے لگا۔۔۔۔۔

رک۔۔۔۔ورنہ گولی چلادوں گا۔۔۔جب تک میرا نکاح نہیں ہو جاتا یہ" یہاں سے نہیں جا سکتے" شارق نے گن اختر سے چھین کر پولیس اسپیکٹر پر تانی تو وہ ہس دیا۔۔۔

ابے مجھے یہ نہ دیکھا۔۔۔۔میرے لیے تو یہ کھلونا ہے۔۔۔ سمجھا"
۔۔۔۔لڑکی تجھ سے نکاح نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔اس لئے یے مولوی صاحب کا یہاں کوئی کام نہیں اور ہاں۔۔۔۔میری مان تو مار ڈال اسے بھی اور دفنادے اسی کے شوہر کے ساتھ۔۔۔۔کیونکے اس کے گھر والے آرہے ہیں ۔۔۔۔ان کی پہنچ بہت اوپر تک ہے وہ بآسانی ہم تک پہنچ سکتے ہیں۔۔۔۔۔ اگر یہ لڑکی زندہ رہی تو یہ ہمارے لیے اچھا نہیں۔۔۔۔۔سارے واقعے کی چشمادید گواہ ہے یہ" پولیس انسپکٹر نے سفاکیت بھرے انداز میں کہا ۔۔۔۔۔۔۔وہ بھی بے رحمی کی آخری حدود کو چھو رہا تھا۔۔۔۔۔۔

تجھ سے کسی نے رائے نہیں مانگی سمجھا۔۔۔مولوی صاحب کہیں نہیں "
جائیں گے"شارق اور پولیس والے میں جھڑک ہو گئی تھی مولوی صاحب
کو لے کر۔۔۔۔

ماہنور زمین پر سکتے کی کیفیت میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔اس کے بال گرد آلود
تھے۔۔۔۔۔۔چہرہ صدمے کے مارے سفید۔۔۔۔آنکھیں سرخ انگاروں
جیسی۔۔۔۔وہ زمین کو تک رہی تھی بیٹھ کر۔۔۔۔۔۔ظالموں نے بڑا ظلم
ڈھایا تھا اس نازک لڑکی پر۔۔۔۔

" فرحان۔۔۔ہم تیرے ایک کہنے پر یہاں تک چلے آئے اور بدلے میں
کچھ نہ مانگا۔۔۔پر یار اب تو۔۔۔تو نے بدلہ لے لیا ہے۔۔۔خود سے ہی کچھ

دے دے۔۔۔اپنی جیت کی خوشی میں" نیلے کپڑے والا فرحان سے مفاہمانہ انداز میں کہنے لگا۔۔۔۔

ہاں ضرور۔۔۔بول میرے بھائی کو کیا چاہیے ؟؟؟۔۔۔اپنی جیت کی خوشی میں ضرور دوں گا" فرحان مسرت سے چور لہجے میں بولا۔۔۔۔

یہ لڑکی۔۔۔۔۔یہ دے دے مجھے" اس کے کہتے ہی فرحان حیرت سے اسے تکنے لگا۔۔۔"ایسی کوئی انہونی بات تو نہیں کی میں نے۔۔۔" اس نے فرحان کو استعجاب نظروں سے خود کو تکتے ہوئے دیکھا تو اپنی بات پر زور ڈالتے ہوئے۔۔۔۔۔منہ بسور کر بولا۔۔۔۔

میں اسے مارنے کی سوچ رہا ہوں اور تو لینے کی۔۔۔۔۔سنا نہیں تو نے " پولیس والا کیا کہ رہا ہے۔۔۔سب پھنس جائیں گے اگر یہ زندہ بچی"فرحان اسے سمجھانے لگا۔۔۔۔

ابے تو مارنے کو منع تھوڑی کر رہا ہوں۔۔۔۔بس مارنے سے پہلے مجھے " دے دے۔۔۔۔۔بہت اچھی لگ رہی ہے مجھے یہ لڑکی"اس نے ماہنور کے وجود کو حوس بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو فرحان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔۔

ارے یار۔۔۔مچ مچ ختم کرؤ۔۔۔۔۔۔۔کان دو کھ گ ئی ے ہیں میرے" "یہ کہ کر اختر نے جھنجھلا کر مولوی صاحب کے سینے پر گولی چلا دی۔۔۔۔

یہ کیا۔۔۔کیاتونے؟؟؟"پولیس اسپیکٹرنے غصے سے بپھر کراختر سے" کہا۔۔۔۔

تم دونوں کی لڑائی ی ختم کردی۔۔۔۔تو جارہا تھاناں۔۔۔اب جا"اختر" نے لاپواہی سے کہاتو شارق اور پولیس اسپیکڑ مولوی صاحب کو زمین پر گرا تڑپتا ہوا حیرت سے دیکھنے لگے۔۔۔۔

ماہنور کو ان کے مرنے کا ذرا بھی غم نہ ہوا۔۔۔کیونکے جب شاہنزیب کو مارا جارہا تھاتو یہ خاموش کھڑے تھے۔۔۔۔ تھوڑی ہی دیر میں مولوی صاحب کی روح پرواز کر گ ئ ی۔۔۔۔

اوو۔۔۔غصہ قابو میں رکھ۔۔۔۔سمجھا۔۔۔ہاتھ اٹھانے کی دوبارا کوشش" کی تو یہ ہاتھ ہی نہیں چھوڑوں گا" شارق نے طیش میں آکر اختر کو مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا تو اختر نے ہاتھ پکڑ کر اکڑ کر بولا۔۔۔۔

میں چلتا ہوں۔۔۔تم لوگ تو پاگل ہو چکے ہو۔۔۔۔بیچارے مولوی" صاحب کو بھی مار ڈالا۔۔۔" پولیس اسپیکر نے زمین پر بیٹھ کر مولوی صاحب کی کھلی ہوئی ی آنکھیں بند کئی یں اور دانت پیستے ہوئے ان ظالموں کو برا بھلا کہ کر چلا گیا۔۔۔۔۔

اچھا۔۔۔اب میں بھی چلتا ہوں۔۔۔۔تم لوگوں کا دل کرئے تو اسے دفنا" دینا ورنہ ایسے ہی چھوڑ دو" شاہنزیب کو دیکھ کر شارق نے بے حسی سے کہ کر ماہنور کی جانب اپنے قدم بڑھائے۔۔۔تا کے اسے اپنے ساتھ لے کر جائے۔۔۔۔

اووو۔۔۔کہاں؟؟؟"۔۔۔۔۔نیلے کپڑے والے نے شارق اور ماہنور" کے بیچ آکر ابرؤ اچکا کر پوچھا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔۔میں پابند نہیں ہوں تم لوگوں کو کچھ بھی بتانے کا" ۔۔۔میں ماہنور کو لے جا رہا ہوں۔۔۔ویسے بھی معاہدہ یہی طے پایا تھا ۔۔۔لڑکی میری۔۔۔لڑکا تمھارا۔۔۔"شارق نے رعب دار آواز میں کہا۔۔۔

چل پھٹ یہاں سے۔۔۔۔لڑکی کہیں نہیں جا رہی۔۔۔۔اس پر ہمارا بھی" اتنا ہی حق ہے جتنا تیرا ہے۔۔۔ سمجھا۔۔۔تو اکیلے سارے مزے لے ۔۔۔ہر گز نہیں" نیلے کپڑے والے کی بات جب ماہنور کی سماعت سے ٹکرائی تو مانو اس پر بجلی گرئی ہو۔۔۔۔وہ ذلیل لوگ اب اس کی عزت

پر حملا کرنے کی تیاری کر رہے تھے یہ دیکھ وہ مزید پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

فرحان سمجھالے اسے۔۔۔کیا بکواس کر رہا ہے یہ"شارق شعلہ بار" نظروں سے غرا کر فرحان سے کہنے لگا۔۔۔اختر اس دوران آرام سے کھڑے ہو کر گن میں گولیاں بھرنے لگا۔۔۔

صحیح تو کہ رہا ہے۔۔۔لڑکا جب دونوں نے مل کر مارا ہے تو لڑکی پر بھی" دونوں کا حق ہے۔۔۔اور میں نے سوچ لیا ہے کے لڑکی یہاں سے زندہ نہیں جائے گی۔۔۔اس کا یہاں سے زندہ جانا ہم سب کو پھانسی پر لٹکا سکتا ہے۔۔۔اس لئے یہ کہیں نہیں جائے گی۔۔۔"فرحان کی بات سن شارق کے ھوش اڑے تھے۔۔۔

فرحان تو اپنے وعدے سے مکر رہا ہے" شارق غصے سے دھاڑتے ہوئے" بولا۔۔۔

ابے چل۔۔۔۔کون سہ وعدہ؟؟؟۔۔۔۔میں اکیلا تھوڑی تھا جو اسے مارنا" چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔تو اور تیرا بھائی برابر کے شریک ہیں اس میں ۔۔۔۔بلکے تیرا بھائی تو بدلے کی آگ میں اتنا پاگل ہو گیا کے اس نے شاہنزیب کو مارنے میں ہم سب پر سبقت لے جانے کی کوشش کی۔۔۔وہ تو شاہنزیب نے زہریلا پان نہیں کھایا۔۔۔"جب فرحان نے شارق کے روبرو آکر یہ بات کہی تو ماہنور پر انکشاف ہوا اس زہریلے پان کے متعلق۔۔۔۔فرحان کی باتوں نے ماہنور کے سر پر ایٹم بم پھوڑا تھا۔۔۔ماہنور کو شاہنزیب کا پان نہ کھانے دینا یاد آیا تھا۔۔۔۔

دیکھ فرحان مجھ سے دھوکے بازی مت کر۔۔۔۔تو جانتا نہیں ہے میں کون ہوں"۔۔۔۔شارق بڑے فخرانہ انداز میں کہ کر اسے ڈرانے لگا۔۔۔۔اپنے وجود اور پیچھے کے بیگ گراونڈ سے۔۔۔۔

دیکھ یار۔۔۔۔۔۔تو بھی نہیں جانتا کے میں کتنی کمینی چیز" ہوں۔۔۔۔۔"فرحان اپنا کالر اچکاتے ہوئے اترا کر بولا۔۔۔۔"لڑکی تو یہاں سے زندہ نہیں جائے گی۔۔۔۔یہ آخری فیصلہ ہے ہم تینوں کا۔۔۔۔اب رہی بات تیری اور اس کی"فرحان نیلے کپڑے میں ملبوس اپنے ساتھی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر گمبھیر لہجے میں سوچتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔"تو محبت کا دعویدار ہے ناں۔۔۔تو پہلے جا۔۔۔۔دل کھول کر مزے لے۔۔۔۔پھر میرا دوست لے لے گا۔۔۔۔بھئی ٹھیک ہے ناں"۔۔۔۔۔۔۔شارق اس کی بات سن کر اپے سے باہر ہو گیا اور فرحان پر

کودپڑا۔۔۔۔اختر جو ماہنور کے سر پر گن تانے کھڑا تھا۔۔۔شارق کو ہٹانے کی غرض سے بھاگا۔۔۔تو ماہنور تیزی سے شاہنزیب کی جانب لپکی۔۔۔۔۔

تیری مجال کیسے ہوئی ی میری ماہنور کو گندی نگاہ سے دیکھنے کی" شارق نے" یہ کہ کر تین چار مکے اس کے پیٹ پر لگائے تھے۔۔۔۔فرحان کے دونوں ساتھیوں نے بامشکل شارق کو ہٹا کر سیدھا کھڑا کر دیا تھا۔۔۔ان دونوں نے شارق کے ہاتھ اپنی گرفت میں لے لئ ے تھے۔۔۔۔

ماہنور شاہنزیب کے سینے سے لگ کر تڑپ تڑپ کر رونے لگی۔۔۔۔فرحان کے الفاظ تھے یا ایٹم بم جس کی طاقتور بارود سے ماہنور نے اپنے وجود کے پرخچے اڑتے ہوئے محسوس ک ئ ے تھے۔۔۔۔اس نے خود کو بامشکل سمبھالا اور شاہنزیب کی خون آلود جیب ٹاٹولی۔۔۔۔۔

ابے اگر ہم گندی نگاہ رکھ رہے ہیں تو۔۔۔۔تو کون سہ پارسہ ہے؟؟؟" یہ کہتے ہوئے فرحان نے شارق کو گالیاں بکی تھیں۔۔۔۔"کمینے پہلے اس شاہنزیب نے مار مار کر دنبہ بنایا اور اب تو۔۔۔۔۔اب تو یہ لڑکی نہیں بچے گی ۔۔۔۔پر پہلے تجھے مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی قیمت ادا کرنی ہو گی"فرحان اپنی تذلیل کا بدلا لینے کے لئے پاگل ہوئے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

ماہنور کو شاہنزیب کی جیب سے پان مل گیا تھا۔۔۔۔اس نے ایک بار ان چاروں کی جانب دیکھا جو لڑنے میں مصروف تھے۔۔۔۔پھر ان بزرگ کو جو درخت سے ٹیک لگائے اطمینان سے کھڑے تھے۔۔۔۔۔۔ماہنور نے پان کا ریپر کھولا اور جلدی سے کھا لیا۔۔۔۔۔۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ پان زہریلا ہے۔۔۔۔ماہنور پورا جلدی سے نیگل گئی۔۔۔۔۔"مجھے معاف کرنا میرے خدا۔۔۔۔۔پر میرے پاس اس کے سوا کوئی ی راستہ نہ تھا۔۔۔۔۔یہ لوگ اب میری عزت کے درپے ہیں۔۔۔۔میں بے قصور

ہوں مالک۔۔۔۔میں اتنی طاقت نہیں رکھتی کے ان سے لڑ سکوں اور اپنی عزت بچا سکوں۔۔۔۔۔۔۔تو مالک ہے۔۔۔تو قدرت رکھتا ہے۔۔۔۔تو مجھے اور میرے شاہ کو بچا لے۔۔۔۔اور اگر میں آج مر جاؤں تو اسکا عذاب بھی ان ظالموں کے سر پر ڈال۔۔۔۔مجھے معاف کر دے میرے رب

"ماہنور رو رو کر مزار کو دیکھتے ہوئے خدا سے معافی مانگنے لگی۔۔۔۔وہ پارہ پارہ ہو چکی تھی۔۔۔۔

شاہ اٹھ جاؤ۔۔۔۔دیکھو تمھاری ماہنور کتنی اکیلی ہے۔۔۔۔دیکھو" شاہ۔۔۔یہ ظالم اب میری عزت لوٹ لینے کے درپے ہیں۔۔۔شاہ اٹھو پلیز

"ماہنور روتے ہوئے اس کے سینے سے لگی تو اسے شاہنزیب کی دھڑکنیں مدھم مدھم سی چلتی ہوئی ی محسوس ہوئی یں۔۔۔۔وہ مرا نہیں تھا کچھ جان باقی تھی اس میں۔۔۔یہ دیکھ وہ اٹھ کر اپنے دونوں ہاتھ اس کے چہرے پر رکھ کر التجائی یں کرنے لگی۔۔۔"شاہ اٹھو۔۔۔۔پلیز اٹھو۔۔۔۔دیکھو ان

ظالموں کی وجہ سے مجھے خود کشی کرنی پڑھ رہی ہے۔۔۔۔شاہ اٹھو اور مار ڈالو انھیں۔۔۔۔۔اٹھو شاہ۔۔۔۔۔مجھے بچالو۔۔۔۔میں مرنا نہیں چاہتی۔۔۔۔میں جینا چاہتی ہوں تمھارے ساتھ۔۔۔۔۔تمھاری نور کی ماں بن کر۔۔۔۔۔تمھاری جان بن کر۔۔۔۔اٹھو شاہ۔۔۔کب تک مجھے ایسے تڑپاؤ گے؟؟؟۔۔۔۔۔۔اب اٹھ بھی جاؤ" وہ بلکتے ہوئے التجائی یں کر رہی تھی۔۔۔۔اس بوڑھے شخص کی نگاہ شاہنزیب ماہنور پر ٹکی ہوئی ی تھی۔۔۔۔۔

دوسری طرف فرحان نے شارق کو خوب مارا۔۔۔۔جیسے شارق نے شاہنزیب کو بے رحمی سے مارا تھا ویسے ہی اب فرحان اسے مار رہا تھا۔۔۔۔شارق ان تینوں سے خود کو نہیں بچا پا رہا تھا ماہنور کی کیا حفاظت کرتا۔۔۔۔۔

رک جا۔۔۔۔مت مار اسے۔۔۔۔اسے زندہ رکھتے ہیں اسی ادمری حالت" میں۔۔۔۔اب اس کی محبوبہ سے مزے اسی کی آنکھوں کے سامنے لیں گے۔۔۔۔"اختر نے فرحان کا بازو پکڑ کر اسے روکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ٹھیک کہا۔۔۔۔اس لڑکی کے لئے مار اتھا ناں تو نے مجھے۔۔۔۔اب" تو دیکھ بیٹا۔۔۔۔میں کیا کرتا ہوں اس کے ساتھ۔۔۔۔تیری روح تڑپ اٹھے گی ایسے ماروں گا تیری محبوبہ کو"شارق خون آلود زمین پر پڑا تھا تب فرحان اس کے سینے پر اپنے جوتے سمیت پاؤں رکھ کر اپنے شیطانی عزائم بتانے لگا۔۔۔۔

شارق ماہنور کو بچانے کے لئے اپنی بچی کچی جان سمیٹ کر اٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔مگر اختر نے گن کا پیچھے کا حصہ زور سے شارق کے منہ پر مارا تھا۔۔۔۔

جالے آاسے۔۔۔اب جو ہو گا اس کمینے کی نظروں کے سامنے"
ہو گا"فرحان نے کہا تو نیلے کپڑے والا خوشی خوشی ماہنور کی جانب
بڑھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں حوس ناچ رہی تھی۔۔۔ماہنور کی روح فنا
ہو گ ئی ی تھی فرحان کی بات سن۔۔۔وہ کرچی کرچی ہو کر بکھر
گ ئی ی تھی شاہنزیب پر۔۔۔۔

ماہنور نے شاہنزیب کے بے ست سے پڑے جسم سے لپٹ کر رونا شروع
کر دیا۔۔۔"شاہ اٹھو۔۔۔دیکھو یہ ظالم میری طرف آرہا ہے۔۔۔۔شاہ
اٹھو۔۔۔مجھے بچاؤ۔۔۔۔تم تو مجھ پر کسی کی نگاہ تک نہیں پڑنے دیتے تھے
۔۔۔پھر آج کیسے مجھے بے ابرو ہوتے دیکھ سکتے ہو۔۔۔۔۔اٹھو
شاہ۔۔۔یا خدا مدد کر۔۔۔۔"وہ چیخ چیخ کر مدد کی پکار لگانے
لگی۔۔۔۔اس ظالم نے آتے ہی ماہنور کو بالوں سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے

اٹھانے کی کوشش کی۔۔۔۔ماہنور بری طرح چیخ رہی تھی۔۔۔۔اس کا دیوانہ بے ست سہ پڑا تھا۔۔۔۔ماہنور نے مضبوطی سے شاہنزیب کے ہاتھوں کو پکڑ لیا۔۔۔پر وہ اور زیادہ زلالت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے بری طرح کھینچنے لگا۔۔۔۔اسی لمحے اس کی نگاہ پان کے خالی ریپر پر پڑی ۔۔۔۔"ابے سالی۔۔۔تونے زہریلا پان کھالیا"اس نے کہ کر ماہنور کے بال مزید قوت سے کھینچے تھے۔۔۔۔

۔۔۔۔دیوانا جن بالوں سے بال پنیں۔۔کیچر۔۔۔جوڑا پنیں جیسی چھوٹی چھوٹی چیزیں نیکال کر ماہنور کی مہک اس میں پا کر خوش ہو جایا کرتا تھا۔۔۔آج انھی زلفوں کو وہ ظالم بے دردی سے کھینچ رہا تھا۔۔۔۔

ماہنور کرب میں مبتلا تھی۔۔۔"چل سالی۔۔۔ڈرامے نہ کر" یہ کہ کر اس نے ایک ہاتھ سے بازو پکڑ کر گھسیٹا تھا۔۔۔اس کے ہاتھ سے آہستہ آہستہ

شاہنزیب کا ہاتھ چھوڑ رہا تھا۔۔۔۔اک آندھی ظلم و جبر کی ایسی چلی کے وہ ہاتھ چھوٹ گیا۔۔۔وہ فرعونیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے گھسیٹتا ہوا لے جانے لگا۔۔۔۔

"آپا مجھے بچائیں۔۔۔۔رومیسا آپا مجھے بچائیں" جیسے ہر بچہ مصیبت میں اپنی ماں کو پکارتا ہے ویسے ہی ماہنور رومیساء کو پکار اٹھی تھی۔۔۔۔"یا میرے خدا مدد کر۔۔۔۔ تیرے سواء میرا کوئی سہارا نہیں۔۔۔۔اگر آج تو نے مدد نہ کی تو تیری اس بندی کی عزت پامال ہو جائے گی۔۔۔۔بچالے مجھے یااللہ۔۔۔۔یااللہ" ماہنور چیختے ہوئے خدا سے مدد مانگنے لگی۔۔۔۔

"یامیرے خدا" رومیساء آپا باقی سب کے ساتھ حویلی کی طرف ہی آرہی تھیں۔۔۔۔انھوں نے گاڑی میں بیٹھے ہوئے اپنا دل پکڑا تھا۔۔۔۔

کیاہوا آپا؟؟؟؟"رومیساء آپا نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا تو اسماء استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

مجھے ایسا لگا جیسے ماہنور مجھے پکار رہی ہو۔۔۔۔راحیل پلیز گاڑی تیز چلاؤ۔۔۔۔۔میری ماہنور ضرور کسی مصیبت میں ہے۔۔۔۔۔یا میرے خدا ۔۔۔۔حفاظت کر میری بچی کی۔۔۔۔"آپا کی بات سن اسماء۔۔۔۔راحیل ۔۔۔۔۔ثانیہ۔۔۔۔۔سب دعا گو ہونے لگے۔۔۔۔کے خدا کرے سب ٹھیک ہو۔۔۔۔۔۔جبکے رومیساء آپا کے شوہر صرف سب کے سامنے فکر مند ہونے کی اداکاری کر رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ چلبلی سی ادائیں۔۔۔

وہ چنچل سے نینا۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا چہرہ۔۔۔۔

وہ حسین سراپا۔۔۔۔

وہ اس کا پازیب پہن کر گول گول جھومنا۔۔۔۔

وہ دل میں اتر گیا تھا میرے۔۔۔۔۔

وہ حسین لڑکی پر ذرا چالاک بھی۔۔۔جو میرے لئے پانی سے بھری بالٹی تیار رکھے ہوئے تھی کہ میں اسے جگانے آؤں اور وہ مجھے پورے بھیگو دے۔۔۔۔

وہ لڑکی جو پورے گھر کی جان ورونق تھی۔۔۔۔۔

جسے دیکھ میں ہر لمحہ جیتا تھا۔۔۔۔"ماہنور منہ اٹھا کر مت چلی آیا کرو کمرے میں۔۔۔۔۔"میرا اسے ٹوکنا۔۔۔اور اس کا ہر بار کی طرح مکمل اگنور کرنا۔۔۔۔۔

وہ اس کا میرے کندھے پر سر رکھ کر رونا۔۔۔۔۔

میرا گھور کر دیکھنا اور اس کا سہم جانا۔۔۔۔۔۔۔۔

کبھی اس کا برہمی سے دیکھنا اور میرا ڈرنے کی اداکاری کرنا۔۔۔۔۔۔

کبھی بلاوجہ مجھے تنگ کرنا۔۔۔۔

اس کا وہ چڑیل بن کر میرے کمرے میں آنا۔۔۔میرا اسے کھینچ کر اپنے حصار میں جگڑ لینا۔۔۔۔۔۔

میرا غصہ کرنا اور اس کا رو دینا اس کے رونے کے سبب میرے غصہ کا چھو منتر ہو جانا۔۔۔۔

اس کی چیزیں چورانا اور ان میں اس کی مہک تلاش کرنا۔۔۔۔۔

اس کا مسکرا کر خود کو اتراتے ہوئے دیکھانا۔۔۔۔۔

اس کا بارش میں جھوم کر کہنا ''تم تو بوڑھی روح ہو شاہ'' پھر ہاتھ کھینچ کر زبردستی بارش میں اپنے ساتھ بھیگانا۔۔۔۔

جھوٹی قسم کھانے پر خوفزدہ ہو جانا اور میرا اسے پیار سے سمجھانا۔۔۔

میرے کندھے پر سر رکھ کر بیٹھنا۔۔۔۔۔میری باہوں کے حصار میں جھیپ جانا۔۔۔

میں تم سے لڑتی ہوں جھوٹے مکار آدمی''اس کا کہہ کر مجھ پر پلو سے وار '' کرنا اور میرا اس سے بچ کر واشروم میں چھپ جانا۔۔۔۔

میرا اسے بلی کہنا اور اس کا گھور کر مجھے دیکھنا۔۔۔۔۔

شاہ بہت بہت مبارک ہو"اس کا میرے اور سعدیہ کے نکاح کی خبر پر خود'' آگے بڑھ کر مجھے مبارکباد دینا۔۔۔

میرا اسے کیک کھلانا اور اس کا سب کے سامنے بے تحاشہ رونا۔۔۔پھر سب کا مجھے اسی کے سامنے قوال بنا کر بیٹھا دینا۔۔۔۔

اس کا وہ زہر پینے کی کوشش کرنا اور میرا اسے بچانا" وہ راحیل کا بچہ کمینہ۔۔۔۔ گھٹیا۔۔۔۔کتے کی اولاد آخر وقت میں پلٹ گیا اور اس سے بھی زیادہ گھٹیا ہو تم۔۔۔جو مجھے مرنے تک نہیں دے رہے"اس کا منہ بسور کہنا اور میرا بے فکر ہو کر ایک دو گالیوں کی اور ڈیمانڈ کرنا۔۔۔۔۔

اس کا مجھے محبت بھری نظروں سے شکریہ ادا کرنا اور میرا اترانا۔۔۔۔

شاہ میں مر جاؤں گی"۔۔۔اس کا شرماتے ہوئے کہنا اور میرا مسکرانا "

۔۔۔۔۔۔۔۔

ہر گزارا ہوا لمحہ اس کی چیخوں کی طرح میرے کان میں گونج رہا ہے۔۔۔۔

"تجھے کیا لگا تو زہر کھلے گی تو چھوڑ دیں گے تجھے؟؟؟؟"اختر نے ماہنور کے چہرے پر زور سے تھپڑ مارتے ہوئے قہقہہ لگایا۔۔۔۔

"یا میرے خدا مدد کر میری۔۔۔۔۔شاہ شاہ شاہ" ماہنور چیخ چیخ کر اسے پکار رہی تھی۔۔۔ماہنور نے تھپڑ کھانے کے باوجود شاہنزیب کو مدد کی پکار لگانا نہ چھوڑا۔۔۔

"ابے سالی۔۔۔۔۔مردے بھی مدد کیا کرتے ہیں کبھی؟؟"فرحان نے اسے زمین پر دھکا دیتے ہوئے طنزیہ کہا تھا۔۔۔۔

ماہنور زمین بوس ہوئی ی۔۔۔۔"شاہ اٹھو۔۔۔ورنہ آج تمھاری ماہنور بے ابرو ہو جائے گی" وہ اپنے وجود میں ساری طاقت سمیٹتے ہوئے چیخی۔۔۔۔"میرے قریب مت آنا۔۔۔۔" وہ نیلے کپڑے والا مسکراتے ہوئے ماہنور کے قدموں میں بیٹھا تھا۔۔۔جس پر مارے وحشت کے اپنے پاؤں کو تیزی سے سمیٹتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔اس کا کلیجہ دھک سے رہ گیا جب وہ ہستے ہوئے آہستہ آہستہ قریب آنے لگا۔۔۔وہ کونیوں کے بل گھسیٹتے ہوئے اپنے وجود کو اس سے دور جانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔ اختر اور فرحان جلادوں کی طرح صرف قہقہے لگا رہے تھے ماہنور کی یہ حالت دیکھ۔۔۔

کیوں مزہ آرہا ہے؟؟؟"فرحان شارق کی کمر کی سائیڈ پر لات مارتے" ہوئے بولا۔۔۔۔

شارق کا دل تڑپ اٹھا تھا ماہنور کی چیخیں سن۔۔۔پر وہ کچھ بھی کرنے سے قاصر تھا۔۔۔

جب سے تجھے دیکھا ہے دیوانا ہو گیا ہوں۔۔۔اپنے دیوانے کو اتنا نہ تڑپا" ۔۔۔چل آجا" وہ فرعون کی طرح ہستے ہوئے ماہنور کے مزید قریب آتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔ماہ نور اس کی آنکھوں میں ناچتی ہوئی ہوس کو دیکھ ۔۔۔پھر سے ایک بار چیخ کر اسے پکارنے لگی۔۔۔اس بار اس کی چیخ زمین و آسمان کو ہلا دینے کے لئے کافی تھی۔۔۔پھر شاہنزیب تو اس کا دیوانہ تھا۔۔۔۔اس کی اس چیخ پر شاہنزیب کی آنکھیں ایک دم سے کھلیں۔۔۔۔وہ بوڑھے شخص جو یہ سارا تماشہ درخت سے ٹیک لگائے دیکھ رہے تھے۔۔۔شاہنزیب کو اٹھتا ہوا دیکھ۔۔۔۔ان کے لبوں پر ایک گہری مسکان بکھر آئی۔۔۔

وہ ماہنور کے دونوں ہاتھوں کو اپنی مجنونانہ گرفت میں دبوچ کر اس کے قریب آنے لگا مگر ماہنور نے اپنی ساری قوت سے اسے خود سے دور دھکیل دیا۔۔۔۔وہ جا کر زمین پر گرا

سالی۔۔۔۔تیری تو" وہ غصے سے دانت پیستے ہوئے اور زیادہ حیوانیت لئے" ماہنور پر لپکا۔۔۔۔۔

ماہنور کا گلا خشک ہو گیا تھا چیخ چیخ کر۔۔۔۔وہ پوری کوشش کر رہی تھی خود کو بچانے کی۔۔۔۔پر اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اس کا جسم اب ساتھ چھوڑ رہا ہے۔۔۔۔اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا تھا۔۔۔۔۔اس کے جسم میں زہر پھیل چکا تھا

اوئے جلدی کر۔۔۔۔۔ہماری بھی باری آنی ہے"فرحان نے بے تابی" سے کہا۔۔۔۔دونوں تماشہ دیکھنے میں اتنے مگن تھے کے شاہنزیب کے ان کی جانب چلتے ہوئے آنے کی انہیں خبر ہی نہ ہو سکی مگر شارق نے دیکھ لیا تھا۔۔۔۔شاہنزیب نے آتے ہی اس نیلے کپڑے والے کو زوردار لات مار کر ماہنور سے دور ہٹایا۔۔۔۔اختر اور فرحان کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے تھے۔۔۔۔اختر نے مارے خوف کے گن شاہنزیب پر تانی۔۔۔۔تو شاہنزیب نے گن کو ہی پکڑ لیا اور اس کے پیٹ کی جانب موڑ دی۔۔۔۔اختر نے بہت طاقت لگائی کہ وہ ہٹا سکے پر شاہنزیب کی قوت میں ایسا لگ رہا تھا سو لوگوں کی طاقت ایک ساتھ آگئی ہو۔۔۔۔۔شاہنزیب نے اس بار گن چلا دی۔۔۔۔وہ اسی طرح تڑپ کر گرا تھا جیسے مولوی صاحب زمین پر گرے تھے۔۔۔۔۔شاہنزیب نے گن پکڑ لی تھی اور ایک دو گولیاں مزید اس پر چلا ڈالیں۔۔۔۔۔

فرحان وحشت کے ماروں پاؤں میں گر گیا"مجھے معاف کر دو شاہنزیب"
وہ پھر سے مگر مچھ کے آنسو بہانے لگا تھا پر اس بار اس نے کوئی ترس نہ کھایا اور
گولی اسی طرح بے رحمی سے مار دی جس طرح بے دردی و بے رحمی سے
فرحان نے ان حویلی کے نوکروں کو ماری تھی۔۔۔وہ نیلے کپڑے والا یہ
دیکھ بھاگنے کے لیے کھڑا ہوا تھا پر شاہنزیب نے اس کا گلا پکڑ لیا اس کا سانس
گھٹ رہا تھا۔۔اس کے پاؤں زمین سے اٹھ گئے تھے وہ بہت کوشش کر رہا
تھا خود کو بچانے کی پر شاہنزیب کی گرفت بے انتہا مضبوط تھی۔۔۔آخر کار
وہ مر گیا تھا۔۔۔شاہنزیب نے اسے زمین پر پھینک دیا۔۔۔۔

اندھیرے چھٹ گئے تھے۔۔۔سورج اپنی کرنیں بکھرنے لگا
تھا۔۔۔۔فجر کی اذان کی آواز اس کی کانوں کی سماعت سے ٹکرا رہی تھی

۔۔۔۔۔

یامیرے خدا"سب گھر والے جب حویلی پہنچے توان کے اوسان خطاہو گئے"
۔۔۔حویلی کے دروازہ ٹوٹاہوا تھا۔۔۔۔کامران کی نظر کالی کاراوراس کے
پیچھے کھڑی جیپ پر پڑی تھی جس میں ایک بوڑھاآدمی سورہا
تھا۔۔۔۔کامران نے اندازہ لگایاشاید وہ وڑھاآدمی پہرے داری کررہا
ہے۔۔۔

وہ لوگ اندر داخل ہوئے توساری عورتوں کی چیخیں بلند ہوئی یں۔۔۔۔
وہاں دوملازم مرے پڑے تھے۔۔۔۔۔علی بھیانے فوراان دونوں کی
سانس چیک کی۔۔۔۔۔ایک تومر چکا تھاپر دوسرے کی سانس چل رہی
تھی۔۔۔۔"کامران یہ زندہ ہے"وہ بے ساختہ چیخ رہے تھے۔۔۔۔۔۔

پولیس والا فوراً آگیا تھا۔۔۔۔"میں آگیا ہوں۔۔۔معاف کیجیے گا آنے میں دیر ہوئی۔۔۔۔میں شاہنزیب ماہنور کو ڈھونڈ رہا تھا وہ دونوں مل گ ئ ے ہیں "

کہاں ہیں وہ دونوں؟؟؟"افتخار صاحب بے قرار ہو کر پوچھنے لگے۔۔۔"

آپ میرے ساتھ چلیں"پولیس اسپیکٹر کہتا ہوا آگے بڑھا "

راحیل تم عورتوں کے ساتھ یہیں رکو"۔۔۔۔علی بھائی اس نازک وقت میں بھی ہوش سے کام لے رہے تھے۔۔۔۔۔"کامران اسے ہسپتال لے جاؤ۔۔۔۔جلدی"انھوں نے اس ملازم کی نازک صورتحال دیکھتے ہوئے ۔۔۔کامران سے کہا۔۔۔۔۔

"پر بھائی میں آپ لوگوں کے ساتھ آنا چاہتا ہوں"

نہیں۔۔۔پہلے تم اسے اسپتال لے کر جاؤ ہو سکتا ہے کہ یہ بچ جائے" "
انہوں نے کامران کو بڑے پیار سے سمجھایا۔۔۔

پولیس والے کو گمان تھا کہ شاہنزیب مر چکا تھا اور فرحان اور اس کے
ساتھی اس قدر پاگل تھے کہ بیچارے مولوی صاحب کو بھی مار ڈالا تھا۔۔۔
تو اب تک تو انھوں نے یقیناً ماہنور کو مار دیا ہو گا اور ان دونوں کو دفنا کر بھاگ
گئے ہوں گے۔۔۔

شاہ" افتخار صاحب شاہنزیب کی جانب بھاگے۔۔۔ولید اور شہزاد ماہ نور"
کی جانب۔۔۔پولیس والا یہ دیکھ خوش ہو رہا تھا کہ شاہنزیب اسی جگہ اور اسی

حالت میں پڑا تھا جس حالت میں وہ چھوڑ کر گیا تھا لیکن یہ دیکھ وہ بھی حیران ہوا کہ باقی سب بھی مرے پڑے تھے۔۔۔۔۔

شارق"رومیساء آپا کے شوہر اپنے بھائی کی جانب لپکے۔۔۔۔"

******_______*******

آپ نے کیوں نہیں بچایا؟؟؟"۔۔۔شاہنزیب نے اس بوڑھے شخص " سے جو آرام سے درخت سے ٹیک لگائے کھڑے تھے غصے سے پوچھا تھا۔۔۔ ان تینوں کو مارنے کے بعد۔۔۔۔

بچایا تو ہے"وہ ٹیک ہٹا کر نرمی سے گویا ہوئے۔۔۔۔"

نہیں آپ نے نہیں بچایا۔۔۔آپ بچا سکتے تھے ماہنور کو ان لوگوں سے " ۔۔۔۔آپ نے کچھ نہیں کیا بس آرام سے کھڑے سنتے رہے اس کی چیخیں "شاہنزیب نہایت جلال سے بول رہا تھا۔۔۔۔۔

اگر اسے بچا لیتا تو تمہیں کیسے بچا پاتا۔۔۔"ان کے لبوں پر ایک پراسرار " مسکراہٹ تھی یہ کہتے ہوئے۔۔۔۔

میرا بچنا ضروری نہیں تھا" وہ اک اک حرف چبا چبا کر ادا کر رہا " تھا۔۔۔۔۔

ضروری تھا۔۔۔۔۔۔"وہ کافی جتاتے ہوئے گویا ہوئے۔۔۔۔"اگر " تمہیں کچھ ہو جاتا تو اس لڑکی کی دعائیں ہار جاتیں۔۔۔جو یہ تمہارے لیے رو رو کر مانگا کرتی تھی" یہ کہہ کر وہ مزار کی جانب بڑھنے لگے۔۔۔۔۔

اگر ایسا ہے تو پہلے کیوں نہ بچایا؟؟؟۔۔۔۔اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد "
کیوں؟؟؟" شاہنزیب الجھ کر پوچھنے لگا۔۔۔۔

امتحان تھا ہر عاشق کا ہوتا ہے۔۔۔۔تمہارا ابھی ہوا۔۔۔۔غلطی تمہاری " تھی۔۔۔۔تم نے ضد کی تھی کہ وہ ملے۔۔۔۔کبھی یہ نہیں کہا کہ حق میں بہتر ہو تو ملے۔۔۔۔جب تم اسے مانگتے تھے دعاؤں میں۔۔۔۔۔تو اس کا انجام لڑکی کو خوابوں میں دیکھا دیا جاتا تھا تاکے تم ہوش کرو اور نہ مانگو "انہوں نے پلٹ کر روعب دار آواز میں جواب دیا۔۔۔۔۔

آج شاہنزیب کو سمجھ آیا تھا کے ماہنور کو پہلے سے ہی یہ منظر اپنے خوابوں میں کیوں نظر آتا تھا۔۔۔۔لیکن اس کی سچی انس تھی وہ کیسے پیچھے ہٹ سکتا تھا۔۔۔۔۔

میں نے ہمیشہ سنا تھا کہ دعا تقدیر کا لکھا بدل دیتی ہے اس لیے کبھی مانگنا نہ چھوڑا"۔۔۔۔شہنزیب نے جواباً کہا۔۔۔ "

ہاں میٹانا اور بدلنا ممکن ہے تبھی تو اس حالت میں بھی تم زندہ کھڑے ہو" " یہ کہہ کر وہ شاہنزیب کے پاس آئے تھے "مریض کو بچانے کے لیے پہلے دواء دی جاتی ہے۔۔۔۔ تمھارے ساتھ بھی یہی کیا" انہوں نے کہا اور شاہنزیب کے سر پر ہاتھ رکھ کر پھونک دیا۔۔۔۔۔۔

ماہ نور"۔۔۔۔وہ چیختا ہوا اٹھا تھا۔۔۔۔۔ "

شاہ۔۔۔میرے بچے تجھے ہوش آگیا" شمسہ بیگم جو بالکل اس کے برابر " بیٹھ کر تسبیح پڑھ رہی تھیں خوشی کے مارے بولیں۔۔۔۔۔شاہنزیب حیرت

سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔۔۔۔وہ ہسپتال کے ایک کمرے میں موجود تھا۔۔۔

"ڈاکٹر شاہ کو ہوش آگیا ہے"شمسہ بیگم ڈاکٹر کو بلا کر لائی یں تھیں۔۔۔۔۔

"لیٹے رھیں"ڈاکڑ نے شاہنزیب کو فورا لیٹایا۔۔۔۔

"نہیں پہلے بتائی یں ماہنور کہاں ہے؟؟؟"وہ بے تاب ہو کر استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

"ماہنور ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔۔تم لیٹ جاؤ"شمسہ بیگم اسے لیٹنے کا کہہ رہی تھی"

نرس انجکشن دیں"ڈاکٹر نے شاہنزیب کے فوراً ہی نیند کا انجکشن لگا دیا "
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انجیکشن لگتے ہی وہ واپس غنودگی میں چلا گیا۔۔۔

۔سب شاہنزیب کے کمرے کے باہر بیٹھے دعائیں کر رہے تھے سب ہی کی جانیں سولی پر لٹکی ہوئی تھیں۔۔۔۔"شاہنزیب کو ہوش آگیا ہے"۔۔۔۔۔ڈاکٹر نے باہر آکر بتایا۔۔۔۔یہ سنتے ہی سب نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔بڑی داد و خدا کا شکر ادا کرنے لگیں روتے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔

ہم مل سکتے ہیں اس سے؟؟؟"شہزاد بے صبری سے پوچھنے لگا۔۔۔"

نہیں۔۔۔۔انہیں آرام کی سخت ضرورت ہے شدید انجریس کے بعد ان " کا ہوش میں آجانا ہی کسی مریکل سے کم نہیں۔۔۔کہتے ہیں ناں جیسے خدا رکھے۔۔۔۔۔۔"ڈاکٹر کے کہنے پر سب کے چہرے کھل اٹھے تھے۔۔۔۔

ڈاکٹر شاہنزیب کا بیان لینا ہے ہمیں۔۔۔۔"پولیس کمشنر خود آئے تھے "
شاہنزیب کا بیان لینے۔۔۔۔

"سوری۔۔۔جی۔۔۔پر ابھی نہیں۔۔۔اور میں آپ کو کم از کم دو دن تک
اپنے مریض سے بیان لینے کی اجازت نہیں دوں گا کیونکہ مریض کی حالت
ایسی نہیں ہے کہ وہ اپنے دماغ پر زور ڈالے۔۔۔۔اس کے سر پر دو تین بار
وار کئے گئے ہیں اور ساتھ ساتھ تشدد کے نشانات بھی ملے ہیں اس
کے پورے جسم پر۔۔۔۔لڑکے کو مارنے کی پر زور کوشش کی گئی
ہے"ڈاکٹر صاحب نے اپنا بیان ریکارڈ کرا دیا تھا۔۔۔۔

"شاہ۔۔۔اب طبیعت کیسی ہے؟؟؟"۔۔۔اسماء اس کی طبیعت دریافت کر
رہی تھی۔۔۔۔۔

پہلے بتاؤ ماہ نور کہاں ہے؟؟؟۔۔۔۔وہ کیسی ہے؟؟؟"شاہنزیب بے قرار" ہو کر پوچھنے لگا

وہ ٹھیک ہے تمہارے برابر والے کمرے میں ہی ہے۔۔۔۔اسے بھی " ذہنی سکون کے لیے انجکشن دیئے جا رہے ہیں نیند کے"اسماء نے کہا تو مزید بے تاب ہو گیا۔۔۔۔

اسماء مجھے اس کے پاس جانا ہے۔۔۔دیکھنا ہے اسے"شاہنزیب التجائی ی " لہجے میں بول رہا تھا۔۔۔

ہر گز نہیں۔۔۔۔تم لیٹے رہو۔۔۔۔۔آرام کی ضرورت ہے"
تمہیں۔۔۔۔وہ ٹھیک ہے بالکل"اسماء نے اطمینان دلایا تھا۔۔۔۔۔تین دن
ایسے ہی گزر گئے

شاہ"۔۔۔۔ماہنور کی آواز اس کے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی تو آنکھیں"
ہلکے سے کھولیں۔۔۔۔وہ آکر برابر میں بیٹھ کر رونے لگی۔۔۔۔

کیسی ہو؟؟؟۔۔۔"وہ لیٹے لیٹے ہی پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔"

بلکل ٹھیک اور تم؟؟؟۔۔۔۔"ماہنور روتے ہوئے پوچھنے لگی"

میں بھی اللہ کا کرم ہے ٹھیک ہوں۔۔۔۔ تمہیں دیکھ لیا ناں دل کو سکون" آ گیا" اس نے محبت سے چور لہجے میں کہا تو ماہنور اس کے چہرے پر ہاتھ رکھ کر بڑے پیار سے دیکھتے ہوئے مسکرانے لگی۔۔۔۔۔۔۔

براخواب تھا شاہ۔۔۔۔۔رات ختم ہوئی تو وہ بھی ختم ہو گیا۔۔۔۔اب " مجھے کبھی بھی وہ خواب نہیں آئے گا" وہ بول رہی تھی پر شاہنزیب سو گیا تھا۔۔۔۔۔دوائوں کے اثر کی وجہ سے ....

ڈاکٹروں کے منع کرنے کی وجہ سے شاہنزیب سے بیان نہیں لیا گیا تھا۔۔۔۔۔

جب ماہنور سے بیان لیا گیا تو اس نے آنکھوں دیکھا حال بیان کر دیا۔۔۔۔پر ماہنور نے اپنے پان کھانے کے بعد جو کچھ ہوا اس کا ذکر نہیں کیا۔۔۔۔۔

آپ نے پان کھایا اور آپ بے ہوش ہو گئی یں؟؟؟"پولیس افسر نے " تفتیشی انداز میں پوچھا تھا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔میں بے ہوش ہو گئی تھی"اس نے اپنا بیان ریکارڈ کرا دیا تھا" جبکہ اس نے سب دیکھا تھا۔۔۔۔

اس نے دیکھا تھا شاہنزیب کو ان تینوں کی جان لیتے ہوئے۔۔۔وہیں گن پھینکتے ہوئے۔۔۔پھر وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔۔

شاہنزیب کو باہر ممالک کے ہسپتال منتقل کر دیا گیا تھا۔۔۔شاہنزیب کے سر پر مارا گیا تھا جس کی وجہ سے اسے ہر وقت ذہنی سکون کے لیے بے ہوش رکھا جاتا تھا۔۔۔۔

اس پولیس اسپیکٹر کو بھی ماہ نور کے بیان کے بعد گرفتار کر لیا گیا۔۔۔اس کا بیان بھی ماہنور سے جدا نہ تھا اس کے بیان کے مطابق بھی شاہنزیب کو شارق نے بے دردی سے مارنے کے بھرپور کوشش کی تھی۔۔۔۔

رومیساء آپا کے شوہر کو بھی پولیس نے گرفتار کر لیا تھا۔۔۔

وقت سب سے بڑا مرہم ہوتا ہے یہ ثابت ہوا تھا۔۔۔ماہ نور نے جب سارا واقعہ تمام گھر والوں کو سنایا تو سب کی آنکھیں اشک بار تھیں۔۔۔

ماہنور میرے تو رونگٹے کھڑے ہو رہے ہیں یہ سب سن کر تم نے تو خود اپنی" آنکھوں سے دیکھا ہے تم پر کیا گزری ہو گی یہ تصور بھی نہیں کر پا رہی۔۔۔۔"بھابھی ماہنور کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگیں۔۔۔۔

کاش ہم تم دونوں کو اکیلے نہ بھیجتے" داد روتے ہوئے بولیں۔۔۔۔ "

اب جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔۔۔۔ شکر ہے خدا کا کہ دونوں بچے صحیح سلامت ہیں"۔۔۔۔۔ افتخار صاحب سکھ کا سانس لیتے ہوئے کہنے لگے۔۔۔۔ "

یا خدا!..... مجھے تو یقین نہیں آتا میرا شوہر اتنا بڑا ظالم نیکلے گا" رومیساء آپا" روتے ہوئے بولیں۔۔۔

آپا اور کتنا روئیں گی آپ۔۔۔۔ "اسماء انھیں بڑے پیار سے چپ کرانے لگی۔۔۔۔ "

Zubi Novels Zone

میں نے شہزاد سے فون پر بات کی ہے۔۔۔ڈاکٹر نے اجازت دے دی ہے شاہ کا بیان لینے کی۔۔۔۔۔بیان دینے کے بعد شاہ کو ڈاکٹر دو دن تک اور رکھیں گے پھر ڈسچارج کر دیں گے"راحیل نے سب کو اطلاع دی تو شمسہ بیگم اور باقی سب خدا کا شکر ادا کرنے لگے۔۔۔۔

چاچا جان۔۔۔۔میں شاہ کے پاس جانا چاہتی ہوں"۔۔۔ماہنور نے " خواہش ظاہر کی تھی۔۔۔وہ بہت بے تاب تھی اسے ملنے کے لیے۔۔۔۔

بیٹا وہ ٹھیک ہے بالکل۔۔۔رپورٹ بھی نارمل آئی یں ہیں خدا کے کرم " سے۔۔۔وہ تو بس تمہاری چاچی کا دل مطمئن نہیں ہو رہا تھا اس لئے شاہ کو باہر بھیج دیا علاج کے لیے"افتخار صاحب ماہ نور کو بڑے پیار سے دلاسہ دے کر سمجھانے لگے۔۔۔

شاہ۔۔۔۔۔تم سمجھ گئے ناں تمھیں کیا بیان دینا ہے؟؟؟"شہزاد نے" شاہنزیب کو ماہنور کا پورا بیان بتا دیا تھا اور کہا تھا وہ بھی یہی بولے۔۔۔۔

"پر بھائی۔۔۔۔میں نے مارا ہے ان تینوں کو"۔۔۔۔شاہنزیب سر پکڑ کر روتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔تم نے نہیں مارا۔۔۔۔شارق نے مارا ہے اور اس نے اپنا سارا گناہ قبول کر لیا ہے"۔۔۔شہزاد اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جھنجھوڑتے ہوئے سمجھانے لگا۔۔۔۔

"وہ جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔میں نے مارا ہے سب کو۔۔۔وہ تو خود اد مری حالت میں تھا"۔۔۔شاہنزیب نے چیختے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔اس کا ضمیر اسے ملامت کر رہا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ کسی اور کو اس کے کیے کی سزا

ملے۔۔۔۔"میں نے ان تینوں کو مارا ہے اگر اس کے لیے مجھے سزا ملے گی تو میں تیار ہوں۔۔۔پر جھوٹا بیان دے کر پولیس کو گمراہ کرنا یہ ٹھیک نہیں۔۔"

"تم چپ رہو۔۔۔۔میں نے کہہ دیا ناں۔۔۔تم وہی بولو گے جو ماہ نور نے کہا ہے۔۔ سمجھے۔۔۔۔اب میں اس معاملے میں مزید بحث نہیں چاہتا"۔۔۔۔شہزاد نے غصے سے آنکھیں دیکھاتے ہوئے رعب دار آواز میں کہا ۔۔

افتخار صاحب اور علی کی جانب سے بھی پریشرائز کیا گیا شاہنزیب کو بیان دینے کے معاملے میں۔۔۔۔۔تو شاہنزیب خاموش ہو گیا۔۔۔۔اس نے پولیس کو اتنا ہی بیان دیا جتنا شہزاد اور باقی گھر والے دلوانا چاہتے تھے۔۔۔۔

شاہنزیب کا دل سکون نہیں پا رہا تھا اس لئے وہ بیان دینے کے بعد سب سے پہلے واپس آکر شارق سے تھانے میں ملنے گیا۔۔۔۔

کیسے ہو؟؟؟"۔۔۔۔شارق نے اسے دیکھتے ہی پوچھا تھا "

خدا کا شکر ہے۔۔۔۔ٹھیک ہوں۔۔۔مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے""" شاہنزیب نے سامنے چئیر پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

یہی پوچھنا چاہتے ہو ناں کہ میں نے ان تینوں کے قتل اپنے سر کیوں " لیے؟؟؟"۔۔۔۔شارق جانتا تھا کہ شاہنزیب ضرور آئے گا اس معاملے میں اس سے پوچھ تاج کرنے۔۔۔

ہاں۔۔۔۔میں جاننا چاہتا ہوں۔۔۔آخر کیوں ہو رہے ہو مجھ پر اتنے مہربان؟؟؟۔۔۔۔۔اب یہ کون سی نئی چال ہے؟؟؟۔۔۔۔" شاہنزیب الجھی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔۔

" کیونکہ میری وجہ سے ایک وقت ایسا آیا تھا جب ماہنور مصیبت میں آگ ئی ی تھی۔۔۔۔۔پتا ہے میں ہمیشہ یہی شکوہ کرتا تھا خدا سے کے اس نے تمہیں ماہنور کیوں دی۔۔۔مجھے کیوں نہیں؟؟؟۔۔۔۔۔۔پر جب اس وقت تم اور میں دونوں ایک ہی حالت میں تھے۔۔۔۔تب اس شکوئے کا جواب مجھے مل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔میں بہت شرمندہ ہوں شاہ۔۔۔۔میں کچھ زیادہ ہی پاگل ہو گیا تھا یہ جاننے کے بعد کہ تم نے ماہنور کو مجھ سے چھینا ہے ۔۔۔۔۔میں بدلے کی آگ میں ہر حد پار کر گیا۔۔۔۔۔۔تم ان تینوں کو کبھی نہ مارتے اگر میں اور بھائی مل کر یہ سارا منصوبہ نہ بناتے۔۔۔تم نے تو وہی کیا جو اس وقت تمہاری جگہ کوئی بھی غیرت مند شوہر کرتا۔۔۔میں واقعی

شاہنزیب بہت شرمندہ ہوں" شارق واقعی ندامت میں مبتلا تھا کہ اس کی وجہ سے ماہ نور کی جان و عزت پر بن آئی ی تھی۔۔۔اس نے دونوں ہاتھ جوڑ کر روتے ہوئے شاہنزیب سے معافی طلب کی

ایک بات بولوں۔۔۔ہو سکے تو مجھے بھی معاف کر دو۔۔۔میں نے " تمہارے ساتھ اچھا نہیں کیا۔۔۔اب سوچتا ہوں تو ندامت میں مبتلا ہو جاتا ہوں۔۔۔کہ کتنی آسانی سے میں نے تمہاری پوری زندگی تباہ کر دی۔۔۔ تمھیں ایک رات کے لیے اغوا کر کے۔۔۔اگر میں وہ نہ کرتا تو شاید آج ہم دونوں اس حالت میں نہ ہوتے۔۔۔۔۔اور نہ ماہنور کو وہ ساری اذیتیں اور تکلیفیں فیس کرنا پڑتیں۔۔۔۔ غلطی جتنی تمہاری ہے اتنی میری بھی ہے۔۔۔۔"شاہنزیب روہانسا آواز میں معافی کا طالب تھا۔۔۔وہ تھوڑی دیر بات کرنے کے بعد اٹھ کر جانے لگا تو شارق نے پیچھے سے آواز دیتے ہوئے کہا۔۔۔

سنو۔۔۔۔۔میں تم سے ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ہو سکے تو بھائی" جان کو ان سب سے باہر نیکال لو شاہ۔۔۔۔انہوں نے یہ سب صرف میری محبت میں آکر کیا۔۔۔پلیز رباب کی خاطر۔۔۔وہ چھوٹی سی بچی اتنی سی عمر میں اپنے والد کے سائے سے محروم ہو جائے گی۔۔ہو سکے تو انھیں نیکال لو اس کیس سے"۔۔۔۔شارق اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے التجائی لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔

چلو شاہ"شہزاد نے شاہنزیب کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔۔"

شہزاد جانتا تھا کہ شاہنزیب شارق کی بات فوراً مان جائے گا۔۔۔اس لیے انہوں نے شاہنزیب کو مزید وہاں نہ رکنے دیا۔۔۔۔۔

وہ دونوں اپنے گھر پہنچے تھے۔۔۔۔شاہنزیب گاڑی سے اترا تو پورا گھر لائٹ اور پھولوں سے سجا ہوا نظر آیا۔۔۔

"شاہ کیسے ہو؟؟؟"۔۔اسماء گلے لگ کر پوچھنے لگی تھی۔۔۔

"شاہ اب طبیعت کیسی ہے؟؟؟"۔۔۔بھابھی نے استفسار کیا۔۔

وہ سب کو ایک ہی جواب دی ئے جا رہا تھا

"شاہ زیادہ دیر کھڑے نہ رہو"۔۔۔اس کی امی نے آتے ہی اسے جھرمٹ سے نیکال کر صوفے پر بٹھا دیا تھا۔۔۔

"کیسا ہے میرا بچہ؟؟؟"۔۔۔شمسہ بیگم نے بڑے پیار اور شفقت سے پوچھا تو گلے لگ کر رونے لگا۔۔۔پہلی بار سب شاہنزیب کو روتا ہوا دیکھ رہے تھے۔۔۔

"بس کر پگلے رولائے گا کیا؟؟؟"۔۔۔کامران نے اس کی کمر پر تھپ تھپاتے ہوئے کہا۔۔۔

"چل چپ کر پاگل۔۔۔لڑکے روتے نہیں ہیں"شاہنزیب کی تائی اس کے بال سہلاتے ہوئے پیار سے بولیں۔۔۔۔رومیساء۔۔۔شاہزیہ ۔۔۔۔اسماء۔۔۔ثانیہ۔۔۔۔۔سعدیہ۔۔۔بھابھی۔۔۔۔۔صباء۔۔۔ریشم سب کی آنکھیں آب دیدہ تھیں اسے روتا دیکھ۔۔۔۔

"امی۔۔۔امی"شاہنزیب بس رو رو کر یہی کہہ رہا تھا۔۔۔۔

چلو بس کرو۔۔۔شاہ رومت۔۔۔۔۔"پھر شہزاد اپنی والدہ سے مخاطب ہو"
کر۔۔۔"سمجھایا تھاناں آپ کو۔۔شاہ کے سامنے مت رویئے گا
۔۔۔۔۔اب پلیز رونا بند کریں۔۔۔۔۔۔۔"شہزاد کہ کر دونوں کو چپ
کرانے لگا۔۔۔۔۔

صباء پانی لاؤ۔۔۔۔"اس نے کہا تو صباء پانی لینے چلی گئی"

یہ لو۔۔۔۔پانی پیو"شہزاد نے شاہنزیب کو پانی کا گلاس پکڑایا تھا۔۔۔"

شاہ"دادو کی آواز سن۔۔۔وہ پانی چھوڑ۔۔۔۔کھڑے ہو کر ان کے گلے"
لگا۔۔۔۔۔

چلو۔۔۔اب شاہ کو آرام کرنے دو۔۔۔۔جاؤ شہزادا سے کمرے میں لے جاؤ" داد واور سب سے ملنے کے بعد۔۔۔۔تائی امی نے کہا تو شہزادا سے اوپر کمرے میں لے جانے لگا۔۔۔۔

روکو۔۔۔۔اسے سیڑھیاں مت چڑھاؤ۔۔۔ایک کام کرواسے میرے" کمرے میں لے چلو"شمشہ بیگم فکر مند ہوتے ہوئے کہنے لگیں تو شاہنزیب ان کی بات سن مسکرادیا۔۔۔

میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔آپ فکر نہ کریں"۔۔۔۔کہتا ہوا اپنے کمرے کی" جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔"بھائی۔۔۔۔ماہ نور کہاں

ہے؟؟؟"۔۔۔۔شاہنزیب کی نگاہیں بے صبری سے ماہ نور کو ڈھونڈ رہی تھیں۔۔

یہی کہیں ہو گی۔۔۔۔یہ پورا گھر اسی نے سجایا ہے۔۔۔اور تو اور تمہارے "
ویلکم کا خاص انتظام بھی کیا ہے۔۔۔۔ سمجھے۔۔۔"انھوں نے شوخی سے کہا تو
شاہنزیب الجھ کر انھیں دیکھنے لگا۔۔۔۔

ٹھیک ہے"۔۔۔انہوں نے دروازے کے باہر ہی شاہنزیب کو چھوڑ دیا"
تھا۔۔۔۔۔۔

شاہنزیب نے کمرے کا دروازہ کھولا تو ماہنور بھاگتے ہوئے آکر بے تابی سے
اس کے سینے سے لگ گ ئی ی۔۔۔۔شاہنزیب اب سمجھ گیا تھا کہ شہزاد
بھائی کیا کہہ رہے تھے۔۔۔۔اس کے لبوں پر گہری مسکراہٹ بکھر
آئی۔۔۔۔اس نے ماہنور کو مزید کس کے اپنی باھوں کے حصار میں جگڑ کر اٹھا
لیا۔۔۔۔۔۔ماہنور کے پاؤں زمین سے بلند ہو گ ئی ے
تھے۔۔۔۔"ہو گ ئی حسرت پوری؟؟؟"۔۔۔۔بھاگتے ہوئے آکر گلے لگنے

کی"اس نے کہاتو ماہنور رونے لگی۔۔۔وہ نہایت گرم جوشی سے سینے سے لگی رہی۔۔۔

بھت دیر تک بس سینے سے لگی رہی۔۔۔بے یقینی سی کیفیت میں۔۔۔۔

شاہ"وہ صرف اتناہی کہہ سکی تھی۔۔۔زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی" اس دیوانی کا۔۔۔۔

کیسی ہو؟؟؟" گلے سے ہٹی تو محبت سے پوچھنے لگا

بالکل ٹھیک۔۔۔آؤ چلو بیٹھ جاؤ"یہ کہہ کر اسے پیار سے بیٹھانے لگی "

۔۔۔

ماہنور" وہ دونوں پہلے تو خاموش بیٹھے رہے۔۔۔پھر شاہنزیب نے بات کی" پہل کی۔۔۔۔"مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے بلکہ سب کچھ بتانا ہے۔۔۔۔ہر ایک بات۔۔۔۔ہر ایک چیز"اس نے ماہنور کا ہاتھ پکڑ کر کہا تو وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگی۔۔۔"ماہ نور مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہاں سے شروع کروں اور کیا کیا بتاؤں؟؟؟۔۔۔"وہ گہری سانس لیتے ہوئے پریشان ہو کر بولا۔۔۔۔

جہاں سے چاہے"ماہنور نے نہایت اطمینان والے انداز سے کہا" ۔۔۔۔شاہنزیب کافی گہری سوچ میں ڈوبا رہا۔۔۔اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ ہمت جمع کر رہا ہے بتانے کے لئے۔۔۔۔پھر چپ کا تالا ہمت کی اینٹ سے توڑ ڈالا آج۔۔۔۔۔

"ماہ نور میں نے سب سے پہلے اپنی محبت کے بارے میں بڑے ابو اور دادو کو بتایا تھا۔۔۔۔۔میں ہر وقت بڑے ابو کو امپریس کرنے کے چکر میں رہتا تھا۔۔۔۔رومیساء آپا کی شادی پر انہوں نے مجھے کمرے میں بلایا اور ولید کی تصویر ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے کہا کے میں تمہیں ولید سے ملواؤں۔۔۔۔

پہلی بار میں نے بڑے ابو سے جھوٹ بولا اور دوسری طرف ولید کو دھمکی امیز میسج کرتا رہا تاکہ وہ بھاگ جائے۔۔۔"۔۔۔۔۔۔۔۔شاہنزیب نے کہ کر ماہنور کا ری۔ایکشن دیکھنے کے لئے اس کی جانب نظر اٹھائی ی۔۔۔۔تو ماہنور کو دیکھ حیران ہوا کہ وہ ابھی بھی اتنے ہی اطمینان سے بیٹھی تھی۔۔۔

"پھر بڑے ابو نے تمہارا رشتہ اسی دوران راحیل سے کروانا چاہا۔۔۔۔ راحیل کرنا بھی چاہتا تھا۔۔۔پر میں نے بیچ میں غلط فہمیاں پیدا کر دیں ۔۔۔۔۔راحیل کی ڈائری جو تم نے کھڑکی سے پھینکی تھی وہ مجھے ملی تھی

۔۔۔۔میں اسے واپس دینے آیا تھا پر تب دادو اور راحیل کی باتیں سن کر میں حیران رہ گیا۔۔۔۔۔

دادو کی باتوں نے مجھ پر انکشاف کیا کے وہ بھی یہی چاہتی ہیں کہ تمہاری شادی راحیل سے ہو۔۔۔۔۔میں ڈائری واپس لے گیا اسے پورا پڑھا اور پھر اسے پرانے صندوق میں چھپا دیا۔۔۔۔۔وہ ڈائری اتفاق سے ثانیہ کو مل گئ۔۔۔۔ مجھے خوف آیا کہ ثانیہ تمہیں بتا نا دے کے راحیل تمہارے لئے کیا جذبات رکھتا ہے۔۔۔۔

میں سوچ میں پڑ گیا تھا کہ کیا کروں۔۔۔۔۔پھر تم نے مجھے اس بات کا احساس دلایا کے ثانیہ یہاں ن ئ ی آئی ہے وہ بیچاری تو ہمارے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔۔۔۔میں نے راحیل کی ڈائری میں سے تمہاری تصویر نکال لی تھی اور جھوٹی شاعری اس کی ہینڈ رائٹنگ میں لکھ کر ثانیہ تک پہنچا

دی۔۔۔۔"شاہنزیب اپنا کارنامہ بتانے کے بعد پھر ماہنور کو دیکھنے لگا اس کے چہرے پر اب بھی کوئی تاثر نہ تھا۔۔۔۔۔

"تم سن رہی ہو ناں؟؟؟"شاہنزیب اس کے کوئی ری۔ایکشن نہ دینے کے سبب الجھ کر پوچھنے لگا تو ماہنور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔۔

"دادو نے مجھے گھر سے نکلوا دیا تھا یہ دیکھ کر کہ میں تمہارے پیچھے کیا کیا حرکتیں کر رہا ہوں۔۔۔وہ چاہتی تھیں تمہاری شادی ہو جائے جلد سے جلد تاکہ میں جو اوٹ پٹان حرکتیں کر رہا ہوں وہ روک دوں۔۔۔اس لیے انہوں نے مجھ تک یہ خبر پہنچائی کہ میری منگنی ٹوٹ جائے گی اگر میں دو ماہ تک گھر نہ لوٹا تو۔۔۔۔۔جبکہ اصل میں تو دادو ان دو ماہ میں تمہاری شادی کرنا چاہتی تھیں۔۔۔۔وہ واقفیت رکھتی تھیں کہ میں تو خود سعدیہ سے

منگنی توڑ دینا چاہتا تھا اس لئے میں کبھی بھی دو ماہ سے پہلے گھر نہیں آؤں گا اور ایسا ہو بھی جاتا اگر سعدیہ محض ایک اتفاق سے مجھے نہ ملتی۔۔۔۔

میں صرف تمھاری خاطر دوڑا چلا آیا تھا شادی روکنے۔۔۔۔حویلی میں ۔۔۔۔میں کوشش کر رہا تھا یہ جاننے کی کہ تم کیا سوچتی ہوں میرے بارے میں۔۔۔۔۔ایک رات تمہاری اور راحیل کی آدھی ادھوری باتیں سنیں۔۔۔۔۔مجھے لگا تم راحیل سے

م۔۔۔۔۔مح۔۔۔۔۔محب۔۔۔۔محبت کرتی ہو۔۔۔۔۔اور اسی سے شادی کرنا چاہتی ہو۔۔۔۔" شاہنزیب کافی ہچکچا رہا تھا یہ جملہ ادا کرتے وقت ۔۔۔۔۔اس نے یہ کہہ کر پھر ماہنور کو دیکھا۔۔۔۔جو ابھی بھی اتنی دلچسپی سے سن رہی تھی جیسے پہلے۔۔۔۔اس کا کوئی ری۔ایکشن نہ تھا۔۔۔۔

یوں ماہنور کا خالی نظروں سے اس کے وجود کو تکنا۔۔۔۔۔شاہنزیب کو ہچکچاہٹ کا شکار کر گیا تھا۔۔۔وہ نظریں ماہنور سے چوراتے ہوئے کھڑا ہو کر مزید اسے باتیں بتانے لگا۔۔۔۔

میں نے پہلے تو ارادہ کیا کہ میں یہاں سے چلا جاتا ہوں۔۔۔۔یہاں رہا تو " کبھی تمہاری شادی راحیل سے نہیں ہونے دوں گا پر جب اس رات تم حویلی کے قریب والے مزار پر گ ئی یں۔۔۔اور تمہارے پاؤں میں کانچ کا ٹکڑا گھنسا اور تم پھر بھی نہ رکیں تو میں بہت افسردہ ہو گیا۔۔۔میں نے تمہاری مدد کرنے کا ارادہ کیا۔۔۔۔تمہاری شادی روکنے کی خاطر میں نے شارق کو اغوا کر لیا ولید کے ہاتھوں۔۔۔۔میں سچ کہتا ہوں۔۔۔میں چلا گیا تھا تا کہ تمہاری اور راحیل کی شادی آرام سے ہو سکے۔۔۔۔

پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"آدھی بات کہہ کر شاہنزیب خاموش ہو گیا

پر کیا؟؟؟" ماہنور نہایت اشتیاق سے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔"

پر تمہاری پازیب میری کار میں رہ گئی تھی۔۔۔میں اسے دینے واپس "
آیا۔۔۔تو پتا چلا کہ راحیل بھی غائب ہے۔۔۔میں نے راحیل سے رابطے کی
بہت کوشش کی۔۔۔لیکن جب بڑے ابو اور باقی سب کو روتا ہوا دیکھا تو اپنے
جذبات پر قابو نہ رکھ سکا اور خود ہی کھڑا ہو گیا تم سے نکاح کے لئے
۔۔۔۔۔میں نہیں جانتا تھا کہ میری ایک بیوقوفی بڑے ابو کی جان لے لے
گی۔۔۔۔ورنہ میں کبھی نہ کرتا"۔۔۔۔شاہنزیب ماہنور کے قدموں میں
بیٹھ کر روہانسہ آواز میں گویا ہوا۔۔۔۔۔بڑی ہمت جمع کر کے اسے سارا سچ
بیان کیا۔۔۔۔

اسی رات شہزاد بھائی اور دادو کو علم ہو گیا تھا کہ شارق کو ہم نے اغواہ کیا "
ہے۔۔۔انہوں نے مجھے کافی مارا اور فیصلہ سنایا کہ اب یہ سارا معاملہ بڑے
ابو طے کریں گے۔۔۔۔پر بد قسمتی سے دوسرے ہی دن ان کا انتقال ہو گیا

تم اس حالت میں نہیں تھیں کہ تمہیں کچھ بتایا جاتا اس لئے دادو اور شہزاد
بھائی نے مجھے پڑھنے بھیج دیا اور مجھے سختی سے منع کر دیا کہ تم سے کوئی رابطہ نہ
رکھوں۔۔۔۔ورنہ وہ تمہیں میری ساری کرتوت بتا دیں گے۔۔۔۔۔میں
ڈر گیا تھا۔۔۔۔۔

مجھے تو پہلے ہی ایسا لگتا تھا کہ تم راحیل سے شادی کرنا چاہتی ہو۔۔۔۔۔اس پر
اگر تمہیں یہ سب پتا چل گیا۔۔۔تو یقیناً تم توڈائی رک خلاء کا مطالبہ کر ڈالو
گی۔۔۔۔اس لئے میں کبھی ہمت جمع کر ہی نہ سکا کہ تمہیں کال
کروں۔۔۔۔۔جب راحیل نے مجھے اپنی اور ثانیہ کی شادی کی خبر دی تب

جا کر مجھے سکون ملا"۔۔۔۔۔شاہنزیب نے آج ماہنور پر آشکار کر دیا تھا کہ وہ کیوں کال نہیں کیا کرتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اور کچھ ؟؟؟"ماہنور نے نہایت نرمی سے پوچھا تو شاہنزیب نے نفی میں" گردن ہلا دی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔اب میری باری۔۔۔۔مجھے بھی تمہیں بہت کچھ بتانا " ہے شاہ اور تمہیں بھی اتنی خاموشی سے سنا ہو گا جتنا میں نے سنا"۔۔۔۔ماہ نور کے کہتے ہی شاہنزیب الجھی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔کے آخر کیا بات ہو سکتی ہے جو ماہنور اسے بتانا چاہتی ہے۔۔۔۔

ایک منٹ ماہ نور۔۔۔ تمہیں شاکڈ نہیں لگا یہ سن کر کے میں نے اغواہ کیا " تھا شارق کو یا میری وجہ سے بڑے ابو۔۔۔۔۔"شاہنزیب ہچکچا رہا تھا پوچھنے

میں لیکن استفسار کرے بغیر رہ بھی نہ سکا۔۔۔۔پریشان آمیز لہجے میں بول کر۔۔۔خود سے ہی خاموش ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

شاہ۔۔۔میں نے کہا تھا۔۔۔تم بھی خاموشی سے سنو گے"اس نے" شاہنزیب کو فوراٹوک دیا تھا۔۔۔اس کے ٹوٹکنے کے سبب وہ خاموش تو ہو گیا تھا پر ذہنی طور پر ابھی بھی الجھن میں تھا کہ آخر ماہنور اسے کچھ کیوں نہیں کہ رہی ہے۔۔۔اس کا گمان تو سخت رد عمل کا تھا۔۔۔۔شاید ماہنور یہ سننے کے بعد تھپڑ بھی دے مارے۔۔۔پر ماہنور نے تو کوئی ری۔ایکشن ہی نہیں دیا۔۔۔۔

افففف"۔۔۔۔۔ماہنور نے ایک گہری سانس لی۔۔۔۔"یاد ہے شاہ" ۔۔۔اللہ کیسے بتاؤں؟؟؟"وہ چہرے سے ہی کنفیوز معلوم ہو رہی تھی۔۔۔ اپنے دونوں ہاتھ چہرے پر پھیرنے لگی۔۔۔۔

شاہنزیب مزید تجسس میں مبتلا ہوا۔۔۔کے آخر ایسی کیا بات ہے جو وہ نہیں جانتا۔۔۔"میں تم سے بھت پیار کرتی تھی شاہ۔۔۔بس مجھے شاید احساس نہیں تھا۔۔۔جب جب تمہیں سعدیہ کے قریب دیکھتی تھی عجیب سی کیفیت میں پڑ جاتی تھی۔۔۔۔نہیں جانتی تھی کہ ایسا کیوں ہے۔۔۔۔

یاد ہے تم نے رومیساء آپا کے ولیمے والے دن اسے مارکیٹ الگ سے لے جا کر سوٹ دلایا تھا کالے رنگ کا۔۔۔۔"ماہنور نے کہا تو شاہنزیب حیرت سے اس کا چہرہ دیکھنے لگا اسے تو یاد بھی نہیں تھا جس معمولی سی بات کو وہ پگلی دل سے لگائے بیٹھی تھی۔۔۔۔

دراصل ہوا یوں تھا۔۔۔۔کے۔۔۔۔۔"شاہنزیب صفائی پیش کرنے" لگا۔۔۔

شاہ خاموش رہو۔۔۔جیسے میں رہی تھی"ماہنور نے اس بار ذرا سخت لہجے" میں ٹوکا تھا۔۔۔تو شاہنزیب بولتے بولتے رک گیا۔۔۔۔

"شاہ۔۔۔غلط فہمیاں دور کرنے کے لیے ایک دوسرے کی بات تحمل سے سننا ضروری ہے۔۔۔۔اور میں چاہتی ہوں ہمارے درمیان جتنی بھی غلط فہمیاں ہیں وہ دور ہوں۔۔۔۔اس لئے پلیز تحمل سے سنو۔۔۔میں کلیئر کر رہی ہوں اپنی بات۔۔۔پلیز آپ بیچ میں مت کود پڑنا۔۔۔"پھر وہ "اپنے ذہن پر زور ڈالتے ہوئے"میں کہاں تھی۔۔۔۔

"کالے کپڑے دلائے تھے میں نے"شاہنزیب صرف اس کی کہی بات یاد دلانے کی نیت سے گویا ہوا تھا۔۔۔۔

تم چپ نہیں رہ سکتے ناں؟؟؟" ماہنور اب غصے سے ایک ہاتھ کمر پر ٹیکا کر" شاہنزیب کو گھورتے ہوئے بولی

میں تو بس موضوع یاد دلا رہا تھا۔۔۔" شاہنزیب بھیگی بلی کی طرح نہایت" معصومانہ چہرہ بنائے کہنے لگا۔۔۔

اب میں دوبارہ بات شروع کر رہی ہوں۔۔۔اگر اب بیچ میں بولے تو اچھا" نہیں ہوگا۔۔۔" اس نے شاہنزیب کو آخری وارننگ دے ڈالی تھی۔۔۔۔

شاہنزیب نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

اور تم کیسے ہنس ہنس کر سعدیہ سے باتیں کر رہے تھے۔۔۔یاد ہے مجھے" اچھی طرح۔۔۔" ماہنور شاہنزیب کو دیکھ چبا چبا کر بول رہی

تھی۔۔۔۔۔"۔مجھے بہت غصہ آرہا تھا میں نہیں جانتی کیوں ؟؟؟۔۔۔۔میں صرف اس غصے کے لیے وجوہات تلاش کر رہی تھی کہ تم جھوٹے ہو سامنے کچھ اور پیچھے کچھ اور ہوتے ہو۔۔۔۔اسی غصے میں آکر میں نے تم سے شارق کی شکایت نہیں کی کہ اس نے اسٹیج سے اترتے وقت ہاتھ پکڑ لیا تھا میرا اور بہت اصرار بھی کیا تھا صرف اس لئے میں نے اس کے ساتھ تصویر بنوالی تھی۔۔۔۔

ایک رات راحیل پاجی کمرے میں آئے انہوں نے مجھے بتایا کہ ڈیڈ کو کینسر ہے" ماہنور کا کہنا تھا کہ شاہنزیب ہکا بکا نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔ایسا لگ رہا تھا جیسے ماہنور نے اس کے سر پر ایٹم بم پھوڑ دیا ہو۔۔۔۔

راحیل پاجی نے بتایا کے 50% چانس ہیں انھیں آپریشن کر کے بچانے" کے۔۔۔۔انہوں نے کہا کہ بس میں ڈیڈ کی خاطر ہاں کر دوں۔۔۔۔میری

منگنی کے بعد وہ ڈیڈ کو آپریشن کے لئے منانے کی پوری کوشش کریں گے۔۔۔۔میری منگنی تھوڑی ڈھارس بنے گی ان کی۔۔۔۔اور وہ مان جائیں گے۔۔۔

راحیل پاجی کے بھروسہ دلانے پر میں نے شارق سے منگنی پر رضامندی ظاہر کر دی۔۔۔۔پر۔۔۔۔۔۔میرا دل ذرا بھی تیار نہ تھا جب وہ مجھے انگوٹھی پہنا رہا تھا تو میرا دل چاہ رہا تھا بس کہیں بھاگ جاؤں یا تم کہیں سے نمودار ہو جاؤ اور یہ منگنی روک دو۔۔۔۔ڈیڈ تو جلد سے جلد میری شادی کروانا چاہتے تھے پر ولید بھائی نے نہ جانے ایسا کیا کہا جو ڈیڈ دو ماہ کے لیے رک گئے۔۔۔۔

اس دوران میں بار بار راحیل پاجی سے ضد کرتی رہی کہ صرف ایک بار مجھے ڈیڈ سے خود بات کر لینے دیں۔۔۔۔

پر وہ یہ کہہ کر منع کر دیتے کے تمھارے بات کرنے سے بڑے ابو کا مجھ پر سے بھروسہ اٹھ جائے گا۔۔۔۔پھر وہ میری بھی ایک نہ سنیں گے ۔۔۔۔میں بس ان پر یقین رکھوں کہ وہ ڈیڈ کو منالیں گے آپریشن کے لیے ۔۔۔۔

میں مجبوراً صرف خاموش رہی۔۔۔۔ہر وقت دو ہی دعائیں ہوتی تھیں میرے لبوں پر۔۔

ایک ڈیڈ مان جائیں اور آپریشن کامیاب ہو۔۔۔۔اور دوسرا تم واپس آجاؤ ۔۔۔جلد سے جلد۔۔۔۔۔"وہ یہ کہہ کر رونے لگی تھی اس نے شاہنزیب کی جانب دیکھا جو نہایت افسردگی کے ساتھ یہ سب سن رہا تھا۔۔۔۔

دادو کے آئی یڈیے کے مطابق ہم نے شہزاد بھائی کے سامنے آپ جان کر" یہ بات کہی کہ تمہاری منگنی ٹوٹ رہی ہے تاکہ تم فوراواپس آجاؤ۔۔۔۔۔

پر یہ دیکھ۔۔۔۔کہ تم واقعی سعدیہ کی خاطر لوٹ آئے میرا دل بری طرح ٹوٹ کر کرچی کرچی ہو گیا تھا۔۔۔۔مجھے لگا تمہاری نظروں میں صرف سعدیہ کی اہمیت ہے۔۔۔۔۔میری تو کوئی حیثیت نہیں۔۔۔۔۔۔پر پھر بھی میں خوش تھی کہ آخر تم واپس آئے تو صحیح۔۔۔۔۔چاہے پھر وجہ سعدیہ ہی کیوں ناں ہو۔۔۔۔۔

میں تمہیں دیکھ بہت پر سکون ہو گئی تھی مجھے لگا تم ڈیڈ کو آسانی سے منالو گے۔۔۔۔۔

پر ڈیڈ اور باقی گھر والوں کا رویہ دیکھ مجھے اپنی آخری امید بھی دم توڑتی نظر آئی۔۔۔۔اوپر سے تم مجھ سے اس قدر بے رخی رکھ رہے تھے کہ مجھے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آخر میری غلطی کیا ہے؟؟؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیا۔۔۔کیا ہے میں نے؟؟؟۔۔۔کیوں ناراض رہ رہے ہو تم مجھ سے؟؟؟۔۔۔۔

ناراض تو مجھے ہونا چاھئے تھا تم سے۔۔۔۔۔تم نہیں آئے تھے دادو کے بلانے کے باوجود میری منگنی پر"ماہنور شانزیب کو شکوئے بھری نظروں سے تکتے ہوئے بولی۔۔۔۔

میں تمہیں حویلی زبردستی اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتی تھی۔۔۔۔پتا ہے " کیوں؟؟؟۔۔۔۔کیونکے میں نے بڑی چاچی جان سے سنا تھا کہ وہاں ایک مزار ہے۔۔۔جہاں سچے دل سے جو جائی زدعا مانگی جائے۔۔۔۔۔۔وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔۔۔۔اور جو کنواری لڑکی مزار پر ننگے پاؤں جائے اور وہاں

جا کر دیا جلائے۔۔۔۔اسے من چاھا ور ملتا ہے۔۔۔۔میں نے سوچا تھا مزار پر جا کر ڈیڈ کی صحت یابی کے لئے دعا کرو گی۔۔۔اور موقع ملتے ہی تمھیں ڈیڈ کی بیماری کے بارے میں بتادوں گی۔۔۔۔تا کے ہم مل کر ڈیڈ کو آپریشن کے لیے پریشرائز کریں۔۔۔۔

یاد ہے جب حویلی کے لیے نکل رہے تھے تو سعدیہ مغربی لباس میں ملبوس ہو کر آئی تھی اور تم اسے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے تھے۔۔۔" ماہنور نے شاہنزیب کو غصے سے غراتے ہوئے کہا۔۔۔تو وہ مظلوم اپنی صفائی ی پیش "کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔"پر۔۔۔۔

اس کی زبان سے اک حرف ادا ہوتے ہی۔۔۔۔ماہنور نے اسے مزید گھورا تھا ۔۔۔جس پر وہ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی خاموش ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

میرا دل جل کر خاک ہوئے جا رہا تھا۔۔۔میں نے سوچا اگر میں بھی سعدیہ "
جیسے کپڑے پہنوں اور اسی کی طرح میک۔اپ کروں تو تم مجھے بھی یقیناً اسی
"نظر سے دیکھو گے۔۔۔۔۔جیسے سعدیہ کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

اووووو۔۔۔۔۔۔تو جیلسی میں آکر ماہنور اس طرح تیار ہو کر آئی ی "
تھی۔۔۔۔۔"آج شاہنزیب پر آشکار ہوا تھا۔۔۔ماہ نور کے مغربی لباس میں
ملبوس ہونے کی وجہ۔۔۔۔

اس لیے میں تیار ہو کر آگئی۔۔۔۔میں کتنی بے وقوف تھی اب سوچتی "
ہوں۔۔۔میں نے کیوں نہیں سوچا کہ میں سعدیہ سے کیوں جل رہی ہوں
؟؟؟۔۔۔۔وہ تو منگیتر تھی تمہاری۔۔۔۔

جب میں حویلی میں چڑیل بن کر تمھیں ڈرانے آئی۔۔۔تو میں تمہیں ڈرا پاتی اس سے قبل تم نے ہی میری جان نیکال دی۔۔۔۔۔تمہاری نزدیکی مجھے احساس دلاگ ئی ی کہ کیوں اس قدر جلتی ہوں میں سعدیہ سے۔۔۔۔۔کیوں چاہتی تھی کہ تم مجھے اسی طرح دیکھو جس طرح سعدیہ کو دیکھتے ہو۔۔۔

میرا دل چاہا سب وہیں تھم جائے۔۔۔اس حسین لمحے کے بعد جب تم سے الگ ہوئی تو پتا چلا کہ میرا دل اب میرے پاس نہیں رہا۔۔۔۔۔وہ تو اب مکمل طور پر تمہارا ہو چکا ہے۔۔

اس رات کے بعد سے جب تم میرے قریب آتے میرا دل زور زور سے دھڑکنے لگتا۔۔۔سانس تھمنے لگتی۔۔۔۔۔لگتا اب جان نکلی۔۔۔۔۔۔کہ اب جان نکلی۔۔۔۔۔

میں نے راحیل پاجی سے مزید ضد شروع کر دی کہ وہ واپس چلے جائیں گھر۔۔۔۔جیسے بھی ممکن ہو روکیں اس شادی کو۔۔۔۔اور ڈیڈ کو منائیں اپریشن کے لئے۔۔۔۔

میں بہت پیار کرتی ہوں تم سے شاہ۔۔۔۔۔میں تمہارے علاوہ کسی کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔۔میں نے راحیل پاجی سے بھی کہا کہ مجھے تمہیں بتانے دیں پر انھوں نے منع کر دیا۔۔۔۔۔لیکن ان کے منع کرنے کے باوجود میں نے پھر بھی تمہیں بتانے کی کوشش کی۔۔۔۔لیکن نہ جانے تم مجھے کس بات کی سزا دے رہے تھے؟؟؟۔۔۔تم نے میری ایک نہ سنی۔۔۔۔۔تم ہر بار مجھے چپ کرا دیتے۔۔۔۔

میں نے مزار پر ننگے پاؤں چل کر دیا جلا کر تمہیں مانگا تھا شاہ۔۔۔۔۔جو کانچ کا گھسنا برداشت کیا تھا وہ تمہاری خاطر کیا تھا۔۔۔۔۔راحیل پاجی کے لیے نہیں۔۔۔۔"اس نے شاہنزیب کو کافی جتاتے ہوئے۔۔۔۔۔دیکھ کہا۔۔۔۔۔شاہنزیب چہرے ہی سے نہایت رنجیدہ نظر آیا۔۔۔۔وہ دل ہی دل کڑ رہا تھا۔۔۔۔۔کوس رہا تھا خود کو۔۔۔۔کے آخر اس نے کبھی ماہنور کی بات کیوں نہ سنی۔۔۔۔

میں نے حویلی سے واپس آتے ہی رومیساء آپا اور اسماء کو بتا دیا تھا کہ مجھے تم " سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔۔انہوں نے مجھے بہت ڈانٹا۔۔۔۔۔۔۔آپا نے کہا میں پاگل ہو گئی ہوں۔۔۔۔میری شادی سر پر رکھی ہے اور میں کسی اور کی دلہن بننے کے خواب دیکھ رہی ہوں اور قسمت کا کھیل دیکھو اسی رات چاچا جان نے ہم دونوں کے نکاح کا اعلان کر ڈالا تھا وہ بھی الگ الگ لوگوں سے

۔۔۔۔

میں نے تمہارا کالر پکڑ کر پوچھا تھا سعدیہ سے محبت کے متعلق۔۔۔۔۔جب تم نے منع کیا تو پھر میں نے سوچا کہ اگر تم سعدیہ سے نہیں کرتے تو یہ ممکن ہے کہ تم مجھ سے کر لو۔۔۔۔پر مجھے موقع ہی نہیں ملا۔۔۔۔۔سب کچھ اتنی جلد بازی میں ہو رہا تھا کہ میں کچھ بھی کرنے سے قاصر تھی۔۔۔

یاد ہے میں تمہارے کمرے میں آئی تھی مایوں سے پہلے اس دن میں نے پکا ارادہ کر لیا تھا کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔۔میں تمھیں اپنا حالِ دل سنا دوں گی۔۔۔۔پھر آگے تمہارا فیصلہ۔۔۔۔۔پر جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی ی۔۔۔۔میرے تو ہوش اڑ گئے تھے تمھیں اور سعدیہ کو بیڈ پر ایک ساتھ دیکھ۔۔۔میری ساری ہمت وہ منظر دیکھنے کے بعد دھری کی دھری رہ گئی۔۔۔اور میں روتے ہوئے واپس چلی آئی۔۔۔۔

پر میرا دل کہتا تھا کے تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔۔۔۔میں نے آپا سے کہا۔۔۔پر عمر میں دو سال بڑے ہونے والی بات بیچ میں آگ ئی۔۔۔۔میں نے آپا سے کہا ایک بار پوچھ لینے میں کیا حرج ہے۔۔۔۔میں زندگی بھر اس گیلڈ میں نہیں جینا چاہتی تھی کہ میں نے تمہیں کبھی اپنے دل کی بات بتانے کی کوشش بھی نہ کی۔۔۔۔۔

میں آپا کا کوز بردستی لائی تھے تمہارے کمرے میں۔۔۔۔۔۔پوچھنے ۔۔۔۔۔۔کیا تم دو سال بڑی عمر کی لڑکی سے محبت کر سکتے ہو ؟؟؟۔۔۔۔۔تم نے الٹا مجھ سے ہی سوال کر ڈالا میں نے جواب دیا ۔۔۔۔(ہاں)۔۔۔میں کر سکتی ہوں۔۔۔۔۔حقیقت تو یہ تھی کہ میں کر چکی تھی۔۔۔۔۔لیکن تم نے کوئی جواب دیا ہی نہیں۔۔۔۔۔۔۔میرا دل ٹوٹ گیا۔۔۔۔مانو بکھر کر رہ گ ئی تھی میں۔۔۔۔۔

راحیل باجی نے بھی اپنا دامن چھڑا لیا۔۔۔میں نے ڈیڈ سے خود بات کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔میں نے دیکھ لیا تھا کے اچانک وہ تم سے بڑے خوش ہو کر گلے ملے تھے۔۔۔۔۔مجھے پورا یقین تھا کے ڈیڈ یہ جاننے کے بعد کے مجھے تم سے محبت ہے ضرور میری شارق سے شادی روک دیں گے۔۔۔۔اور میں انہیں آپریشن کے لیے بھی منالوں گی۔۔۔۔

پر میری بد قسمتی۔۔۔۔وہ میری ایک سننے کے لیے تیار نہ تھے۔۔۔۔شاید وقت بہت کم تھا ان کے پاس۔۔۔۔موت ہر گزرتے لمحے کے ساتھ ان کے قریب آتی جا رہی تھی۔۔۔اور اس بات سے وہ بخوبی واقفیت رکھتے تھے

مجھے جب کوئی راستہ نظر نہیں آیا تو میں نے زہر کی شیشی خرید لی۔۔۔۔پر تم نے مجھے وہ بھی نہ پینے دیا" ماہنور شکوئے بھری نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔۔

تم نے ڈیڈ کو نہیں مارا شاہ۔۔۔۔۔ڈیڈ کسی بھی صدمے سے نہیں "
مرے۔۔۔۔وہ کینسر کے مرض میں مبتلا ہو کر انتقال کر گئے۔۔۔۔۔جس
رات ہمارا نکاح ہوا تھا انھوں نے مجھے خود اپنے کمرے میں بلایا تھا۔۔۔وہ
بہت خوش تھے۔۔۔بے انتہا خوش۔۔۔۔۔۔۔کہنے لگے۔۔۔۔۔۔خدا نے
میری دعا سن لی اور مجھے دمات کی شکل میں بیٹا دے دیا۔۔۔اب تو میں مر بھی
جاؤں تو کوئی فکر و غم نہیں۔۔۔اسماء سے کہا۔۔۔بیٹا جب تمہیں لگے کہ تم
اپنے پاؤں پر کھڑی ہو گئی ہو تو ولید کا ہاتھ تھام لینا۔۔۔۔۔۔میری بڑی
خواہش ہے کہ ولید میرا بڑا دمات بنے۔۔۔۔۔۔مجھے دمات کے روپ میں
بیٹے مل جائیں گے۔۔۔کہنے لگے اب صبح ہی چلا جاؤں گا آپریشن
کرانے۔۔۔۔۔۔۔اسماء۔۔۔۔۔میں اور ڈیڈ۔۔۔۔۔۔ہم تینوں رونے
لگے۔۔۔۔

اسماء کو بہت شکایت تھی ڈیڈ سے۔۔۔۔کے انہوں نے اسے کچھ کیوں نہیں بتایا۔۔۔۔۔۔۔پر ڈیڈ نے بڑے پیار سے اسے منالیا وہ بار بار راحیل پاجی کو بلا رہے تھے۔۔۔۔۔۔ہم نے راحیل پاجی سے کانٹیکٹ کرنے کی بہت کوشش کی۔۔۔۔مگر ان کا فون ہی نہیں مل رہا تھا۔۔۔۔اگلے دن سب ختم ہو گیا۔۔۔۔وہ آپریشن کرانے جا ہی نہ سکے۔۔۔۔"یہ کہ کر ماہنور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔۔شاہنزیب نے اسے اپنے سینے سے لگالیا تھا۔۔۔۔

تم نے نہیں مارا ڈیڈ کو شاہ۔۔۔۔تم نے نہیں مارا۔۔۔۔"ماہنور روتے" روتے اسے بتا رہی تھی۔۔۔۔

پر میں قاتل ہوں ماہنور۔۔۔۔۔میں نے ان تینوں کو تو مارا ہے" شاہنزیب"
کے روہانسہ لہجے میں کہتے ہی ماہنور سینے سے ہٹ کر اسے احتجاجی نظروں سے
"دیکھ کہنے لگی۔۔۔"شارق نے مارا ہے انھیں۔۔۔۔۔تم نے نہیں۔۔۔۔

شارق نے نہیں مارا ان تینوں کو۔۔۔۔۔میں نے مارا ہے" شاہنزیب کہ"
کر سر پکڑنے لگا۔۔۔۔وہ ایک نیک سیرت۔۔۔۔۔متقی و پرہیز گار
۔۔۔۔۔با اخلاق۔۔۔۔با کردار لڑکا تھا اس ل ئے ان ظالموں کو مارنے پر
بہت رنجیدہ تھا۔۔۔اس کا ضمیر جھوٹا بیان دینے پر ابھی تک اسے ملامت
کر رہا تھا۔۔۔۔۔

میں جانتی ہوں" ماہنور کا جواب سن وہ شاکڈ ہو کر اسے تکنے لگا۔۔۔۔۔"

"پھر تم نے جھوٹا بیان کیوں دیا؟؟؟"شاہنزیب حیرت زادہ نگاہوں سے پوچھ بیٹھا۔۔۔۔

"جھوٹا بیان نہیں دیا میں نے۔۔۔۔میں نے صرف سچ کہا۔۔۔۔مانا آدھا ۔۔۔۔مگر سچ۔۔۔۔۔"ماہنور اپنی بات پر خاصہ زور دیتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"آدھا سچ بول کر تم نے غلط کیا۔۔۔۔۔شارق نے بے قصور ہونے کے باوجود تینوں قتل اپنے سر لے لئی ے۔۔۔۔اگر تم اپنا صحیح بیان دیتیں جو واقعی وہاں ہوا تھا تو شارق۔۔۔۔۔"شاہنزیب ابھی بول ہی رہا تھا کے ماہنور غصے سے تلملا اٹھی۔۔۔۔

"کیوں دودھ کا دھلا ہوا ہے وہ؟؟؟۔۔۔۔۔جو اس کے لیے تمہیں اتنا غم ہو رہا ہے۔۔۔۔تم کبھی ان تینوں کو نہ مارتے اگر شارق انہیں نہ لایا

ہوتا۔۔۔سارا پلین اس کا اور جی۔جا جی کا تھا۔۔۔پان میں زہر تھا شاہ اور وہ پان جی۔جا جی خاص تمہارے لیے الگ سے لائے تھے۔۔۔۔۔تمھیں مارنے میں سب سے آگے آگے تھے وہ۔۔۔اور وہ شارق جس پر تمھیں اتنا رحم آرہا ہے وہ کمینا ماسٹر مائنڈ تھا ان سب کا۔۔۔۔اس نے دھوکے سے مارا تھا تمھیں پیچھے سے۔۔۔اس نے ہی تمہیں اتنی بے دردی سے پاؤں سے گھسیٹ کر سیڑھیوں سے نیچے پھینک دیا تھا۔۔۔اس ظالم نے تو اونچائی تک کا خیال نہ کیا۔۔۔وہی گھٹیا انسان تھا جیسے تمہاری ماہنور سے نکاح کرنا تھا۔۔۔اس نے ہی مولوی صاحب کو بلوایا تھا۔۔۔اس نے تمہاری جان لینے کی بھرپور کوشش کی۔۔۔۔

پھر بھی تمہیں اس کمینے پر رحم آرہا ہے؟؟؟۔۔۔۔۔میری بات سنو شاہ ۔۔۔۔۔۔"ماہنور نہایت محبت سے چور لہجے میں۔۔۔۔۔اس کے حسین

چہرے پر دونوں ہاتھ رکھ کر۔۔۔۔اس کا چہرہ ذرا اپنی جانب مڑتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔۔

" تم بہت اچھے ہو۔۔۔۔بس یہ قصور ہے تمہارا اور کچھ نہیں۔۔۔۔اس لئے تمہیں شارق جیسے ظالم پر بھی رحم آرہا ہے۔۔۔۔پر وہ قابلِ رحم نہیں ہے۔۔۔شاہ۔۔۔۔۔تم نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔۔۔۔یقین مانو میرا۔۔۔۔

تمہیں اس فرحان جیسے لیچڑ کو مارنے کا دکھ ہے۔۔۔۔تو یہ بتاؤ۔۔۔۔۔۔جو اس نے اتنی بے رحمی سے ہماری حویلی کے ملازموں کو مارا تھا وہ ٹھیک تھا؟؟؟۔۔۔۔۔وہ تو دوسرے والے کی قسمت اچھی تھی۔۔۔۔کہتے ہیں ناں۔۔۔جسے خدا رکھے اسے کون چکے۔۔۔۔۔وہ بچ گیا ورنہ اس فرحان نے تو مار ہی دیا تھا۔۔۔۔وہ ملازم تھے تو کیا؟؟؟؟۔۔۔۔۔۔۔۔تھے تو انسان ہی ناں۔۔۔۔۔۔ان کے بھی گھر بار تھے۔۔۔۔ان کی بھی تو فیملی تھی۔۔۔۔

ایک بار نہیں سوچا اس کمینے فرحان نے۔۔۔۔اور گولی چلادی۔۔۔۔اس نے قتل کیا تھا کھلے عام۔۔۔۔خون کے بدلے ہم نے خون لیا۔۔۔۔۔تو اس کمینے فرحان کے قتل کا غم نہ کرو۔۔۔۔

دوسرا وہ اختر۔۔۔۔۔۔ تمہیں نہیں پتا وہ کتنا کمینہ تھا۔۔۔۔شارق اور پولیس والے کے درمیان لڑائی ہو گئی تھی۔۔۔۔اس اختر نے لڑائی کا حل یہ نیکالا کہ بیچارے مولوی صاحب کو جو بے گناہ تھے مار دیا۔۔۔۔ذرا بھی ترس نہ کھایا ۔۔۔میں مانتی ہوں۔۔۔۔۔۔مجھے ان پر بہت غصہ تھا کہ انہوں نے کوشش نہیں کی تمھیں بچانے کی یا ان لوگوں کو روکنے کی۔۔۔۔۔۔بس کھڑے ہو گئے ایک نکاح شدہ لڑکی کا دوسرا نکاح پڑھانے۔۔۔۔۔پر اب سوچتی ہوں تو لگتا ہے وہ بیچارے تو خود بھت ڈرے ہوئے تھے۔۔۔۔وہ ہماری کیا مدد کرتے۔۔۔

سب سے اہم بات اختر قاتل تھا اس نے خون بہایا تھا۔۔۔ایک مظلوم مولوی صاحب کا۔۔۔۔۔۔ہم نے خون کا بدلہ خون لیا۔۔۔۔۔تو کیا غلط کیا؟؟؟؟۔۔۔۔۔۔

اور وہ تیسرا نیلے کپڑے والا۔۔۔۔اسے مارنے کا غم ہے تمہیں؟؟؟۔۔۔۔۔۔جو ایک وقت آیا تھا کہ تمہاری ماہ نور کی عزت چھینے چلا آیا تھا۔۔۔۔۔اسے مارنے کا غم ہے تمہیں شاہ؟؟؟" ماہنور حیرت سے آنکھوں میں جھانکتے ہوئے استفسار کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

تم نے میری عزت بچائی۔۔۔۔تم نے وہی کیا جو کوئی بھی غیرت مند " شوہر کرتا۔۔۔۔۔۔تمہارا کوئی قصور نہیں۔۔۔۔ان تینوں میں سے کوئی بھی ایسا نہ تھا جس کے قتل پر کسی کو کوئی نقصان پہنچا ہو بلکہ دعائیں ملیں ہوں گی تمہیں اس ملازم کے گھر والوں کی۔۔۔۔مولوی صاحب کے گھر والوں

کی۔۔۔۔۔اور میری" وہ شہادت کی انگلی اپنے وجود پر رکھ کر بولی

۔۔۔۔۔۔

شاہ۔۔۔۔بھول جاؤ سب۔۔۔۔۔کوئی قاتل نہیں ہو تم۔۔۔۔۔" شارق نے جو بویا وہی کاٹ رہا ہے۔۔۔۔ تمہیں پتا ہے شہزاد بھائی بتا رہے تھے کتنا کہرام مچا تھا جب اس ملازم کی لاش اس کے گھر پہنچائی تھی۔۔۔۔۔۔۔وہ مظلوم اپنے گھر کا واحد کفیل تھا۔۔۔۔ تمہیں اب بھی لگتا ہے تم نے کچھ غلط کیا؟؟؟۔۔۔۔۔۔اس بے رحم فرحان کو مار کر ۔۔۔۔۔۔۔یا اس اختر کو مار کر۔۔۔۔۔۔۔۔یا پھر اس کمینے کو" ماہ نور نے آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سوال کیا تو شاہنزیب نفی کرنے لگا۔۔۔۔

اب آرام کرو شاہ۔۔۔۔باقی باتیں بعد میں کر لیں گے۔۔۔۔۔چلو" لیٹو۔۔۔۔مجھے شہزاد بھائی نے کہا بھی تھا کہ تم سے زیادہ باتیں نہ کروں اور

تمھیں آرام کرنے دوں پر اپنی باتوں میں۔۔۔۔۔میں بھول گئی۔۔۔"

ماہنور نے کہا تو اتنے سارے سوال دل میں ہونے کے باوجود مفلوج ذہن لئے لیٹ گیا۔۔۔۔۔وہ کمبل اوڑھا کر برابر میں ہی بیٹھ گ ئی۔۔۔۔۔اور آنکھوں میں آنے والی نمی صاف کرنے لگی۔۔۔۔۔

سو جاؤ شاہ۔۔۔۔۔میں تمہارے پاس ہی ہوں" ماہ نور نے بالوں کو "

سہلاتے ہوئے بڑے محبت سے لبریز انداز میں کہا۔۔۔۔تو شاہنزیب نے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔۔تھوڑی دیر میں ہی نیند نے اسے اپنی آغوش میں لے لیا۔۔۔۔۔

صبح ہوتے ہی مہمانوں نے آنا شروع کر دیا تھا شاہنزیب کی طبیعت پوچھنے۔۔۔۔گھر میں قرآن خوانی بھی تھی۔۔۔پورا دن مہمانوں کی خاطر مدارت میں ہی گزر گیا۔۔۔

سو گیا؟؟؟"۔۔۔ماہنور دادو کے کمرے میں دودھ دینے کی نیت سے" داخل ہوئی۔۔۔۔تو دادو کے بیڈ پر شاہنزیب کو سوتا ہوا دیکھ حیرت سے بولی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔باتیں کرتے کرتے سو گیا" دادو نے جواباً کہا تو اس نے دادو کی" جانب دودھ کا گلاس بڑھا دیا

Zubi Novels Zone

"چہرے پر مایوسی کیوں چھا گئی تمہارے؟؟؟" دادو نے اس کے چہرے پر مایوسی دیکھ استفسار کیا۔۔۔تو وہ نفی کر کے شاہنزیب کو حسرت بھری نگاہ سے دیکھنے لگی۔۔۔

"کیا ہوا؟؟؟؟۔۔۔۔" ۔۔۔۔دادو نے اس کا سر سے پاؤں تک جائزہ لیا تھا ۔۔۔وہ سفید رنگ کی کلیوں والی فراک۔۔۔چوڑیدار پاجامہ۔۔۔شانوں پر سرخ رنگ کا دوپٹہ ڈالے۔۔۔لائٹ سہ میک۔اپ کئے ہوئے تیار کھڑی تھی۔۔۔

ماہنور نے اس رات کے کافی خواب سجا رکھے تھے جن سے وہ ظالم بے خبر دادو کے کمرے میں سو گیا تھا۔۔۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔۔میں چلتی ہوں" وہ منہ بسور کہتے ہوئے مڑ گئی۔۔۔۔

کہو تو اٹھا دوں اسے؟؟؟۔۔۔۔"انہوں نے پوچھا تو وہ فورا پلٹ کر انکار " کرنے لگی

نہیں۔۔۔اتنی گہری نیند سے جگانا ٹھیک نہیں ہو گا۔۔۔۔آپ سونے دیں" "یہ کہہ کر وہ ابھی مڑ کر ایک دو قدم بھی نہیں چلی تھی کہ دادو نے آواز دے کر روکا تھا۔۔

اپنے کمرے میں اکیلے کیا کرو گی؟؟؟۔۔۔۔۔تم بھی میرے پاس سو " جاؤ۔۔"انہوں نے کہا تو پہلے تو وہ منع کرنے لگے

نہیں دادو۔۔۔۔۔آپ کو پریشانی ہو گی۔۔۔۔میں سو جاؤں گی رومیسا آپا" کے پاس"۔۔۔

"لو۔۔۔مجھے کیا پریشانی ہو گی۔۔۔۔تم کون سے اتنی موٹی ہو کے پورے بیڈ پر پھیل جاؤ گی۔۔۔۔چلو زیادہ نخرے نہ دیکھاؤ۔۔۔۔چلو آجاؤ۔۔۔۔بچپن میں تم دونوں کیسے لڑائی کرتے تھے یاد ہے ؟؟؟۔۔۔۔"انہوں نے کہا تو ماہنور مسکرا دی اور چئی یر پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

"ہاں یاد ہے۔۔۔۔شاہ کہتا تھا میں آپ کے پاس سوں گا اور میں کہتی تھی میں۔۔۔۔۔اس چکر میں اکثر ہم دونوں ہی آپ کے پاس سو جایا کرتے تھے۔۔۔۔"۔۔۔ماہنور نے بچپن کی سنہری یادوں میں کھوئے کھوئے گہری مسکان لبوں پر سجائے کہا۔۔۔۔

"ایک بات تو ماننی پڑے گی ماہ نور مجھے تم سے اس قدر عقلمندی کی امید نہ تھی۔۔۔مجھے تو لگا میری ماہ نور ابھی بھی چھوٹی سی بچی ہے۔۔۔۔۔میں

حیران ہو گئی یہ دیکھ۔۔۔کے جو ماہنور کل تک اتنا خوف زدہ تھی جو خوابوں سے چیخ چیخ کر اٹھ رہی تھی۔۔۔وہ شاہ کے سامنے کتنی بہادری کا مظاہرہ کر رہی ہے۔۔۔کیسے اس کی ڈھارس بندھائے ہوئے ہے۔۔۔کیسے اس کے بکھیرے ہوئے وجود کو سمیٹے ہوئے ہے۔۔۔شاباش میری بچی ۔۔۔"انہوں نے آنکھوں کی نمی صاف کرتے ہوئے ماہ نور کو شاباشی دی۔۔۔تو وہ مسکرانے لگی۔۔۔

کیونکہ شہزاد بھائی نے مجھے سمجھا دیا تھا کہ شاہ مجھ سے بھی زیادہ خوفزدہ " ہے بس وہ بول نہیں پا رہا اور وہ ان تینوں کے قتل کو لے کر بہت زیادہ افسردہ ور نجیدہ ہے۔۔۔شہزاد بھائی نے کہا مجھے خود کو سنبھالنا پڑے گا تبھی تو میں اسے سنبھال سکوں گی۔۔۔شہزاد بھائی نے شاہ کو بہت سمجھانے کی کوشش کی پر وہ سمجھا ہی نہیں۔۔۔اس لیے یہ کام انہوں نے مجھے سونپ دیا ۔۔۔ان کے نزدیک میرے علاوہ کوئی نہیں ہے جو شاہ کو اس وقت سمجھا

سکے۔۔۔اس کے ضمیر پر رکھا ہوا بوجھ اتار سکے۔۔۔شاہ نے میری خاطر بہت کچھ کیا ہے۔۔۔کیا میں اس کی خاطر سب کچھ بھول کر بہادر نہیں بن سکتی؟؟؟"۔۔۔اس نے کہا تو داو بہت خوش ہو کر اسے خوب دعائیں دینے لگیں۔۔۔

"چلو اب سو جاؤ میرے پاس"انہوں نے کہا تو ماہنور کمرے کا دروازہ بند کر کے ان کے الٹے ہاتھ کی جانب آ کر لیٹ گ ئی۔۔۔شاہنزیب داد و کے سیدھے ہاتھ کی جانب تھا۔۔۔۔

"ماہنور"داد و فجر کی نماز کے لئے بہت پہلے سے ہی اٹھ کر ان دونوں کے درمیان سے چلی گئی تھیں۔۔۔شاہنزیب کی آنکھ ابھی پوری طرح نہ کھولی تھی۔۔۔وہ ابھی بھی نیند کے سحر میں تھا۔۔۔اسے اپنے برابر میں ماہنور نظر آئی سوتے ہوئے۔۔۔ماہنور نے اسی لمحے نیند میں کروٹ لی شاہنزیب

کی جانب۔۔۔۔۔وہ نیند میں شاہنزیب کے بے حد نزدیک آگ ئی تھی۔۔اتنا کے دونوں کی ناکیں مس ہو گئیں تھیں۔۔۔۔۔اس کی گرم سانسوں کی مہک شاہنزیب کو اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔

شاہنزیب نے گمان کیا کے وہ ایک حسین خواب میں ہے۔۔۔۔وہ ماہنور کے چہرے کو چومتی ہوئی ی لٹوں کو بڑے پیار سے ہٹا کر کانوں کے پیچھے کرنے لگا۔۔۔۔۔

دیوانوں کی طرح بس اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔وہ سوتے ہوئے نہایت حسین گڑیا لگ رہی تھی۔۔۔بستر پر پڑے ٹکٹکی باندھے اسے دیکھتا رہا کوئی حرکت نہ کی اس خوف سے کہ کہیں آنکھ نہ کھل جائے اور وہ حسن سراپا آنکھوں سے اوجھل نہ ہو جائے۔۔۔۔۔ہوش تو تب بحال ہوا جب فجر کی اذان کی آواز

کنوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔۔وہ اذان کی آواز پر اٹھ کر بیٹھا تو گھڑی پر نظر گئی۔۔۔۔

چلو شاہنزیب افتخار اب اٹھ جاؤ۔۔۔۔بہت دیکھ لئی ے سنہرے خواب"۔۔۔۔یہ کہہ کر اپنا چہرہ مسلتے ہوئے جیسے ہی نظر ماہنور پر پڑی

۔۔۔۔۔۔

ماہنور" وہ بے یقینی سی کیفیت میں بے ساختہ بولا۔۔۔۔"نہیں۔۔۔ماہ نور" کیسے ہو سکتی ہے؟؟؟۔۔۔کیا میں ابھی بھی خواب دیکھ رہا ہوں۔"آہستہ سے اپنے ہاتھوں سے اس کے گلابی گالوں کو سہلا کر۔۔۔"اوو۔۔۔یہ تو سچ میں ۔۔۔میرے برابر میں سو رہی ہے۔۔۔۔۔۔افف۔۔۔۔قاتل حسینہ ۔۔۔۔کتنا ظلم ڈھاتی ہو تم اپنے اس دیوانے پر۔۔۔۔"یہ کہ کر مسکراتے ہوئے اس کی پیشانی کو چوم لیا۔۔۔۔۔

سب بیٹھے رات کا کھانا کھا رہے تھے ماہ نور پہلے سے ہی کھا چکی تھی۔۔۔۔وہ جانے سے پہلے شاہنزیب کو دور کھڑے ہو کر اشاروں میں کچھ کہہ رہی تھی مگر وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔اسی لمحے اسماء پیچھے مڑی۔۔۔۔اسے ماہنور کے اشارے سمجھ آ گئے تھے۔۔۔

وہ کہہ رہی ہے شاہ۔۔۔ کھانا کھانے کے بعد دادو یا کسی اور کے کمرے میں " سونے مت چلے جانا۔۔۔سیدھے ہمارے کمرے میں آنا۔۔۔۔میں انتظار کر رہی ہوں۔۔۔"اسماء نے بے دھڑک منہ پھٹ انداز میں ماہ نور کے اشارے میں کہی... بات سب کے سامنے بول دی تھی۔۔۔

اسماء"دادو نے گھور کر دیکھا تو اسے احساس ہوا یہ بات سب کے سامنے " کرنے کی نہیں تھی۔۔۔۔

اسماءزبان دانتوں میں دباتے ہوئے نیچے دیکھنے لگی جبکہ ماہنوراسماء کے یوں سب کے سامنے بول دینے پر جھیپ گئی تھی۔۔۔تیزی سے اوپر جانے کے لئے لپکی۔۔۔مگر کامران نے ماہ نور کو پیچھے سے آواز دی تو نہ چاہتے ہوئے بھی وہ بیچاری مڑی۔۔۔۔

یہ بھی تو کہو۔۔۔اگر تم نہیں آئے شاہ آج رات۔۔۔تو سوچ لینا"

۔۔۔تمہارا ویلکم ڈنڈوں سے ہو گا"کامران نے زور سے کہا تو سب ہنسنے لگے ۔۔۔ماہنوراس کی بات سن مزید جھیپ گئی۔۔۔۔اس کے گال مارے حیاء کے گلابی ہو گئے تھے۔۔۔۔وہ ایک لمحہ بھی مزید وہاں نہ رکی۔۔۔شرماتے ہوئے تیزی سے سیڑھیاں چڑھ گئی۔۔۔۔۔جبکہ شاہنزیب کے لبوں پر گہری تبسم بکھر آئی تھی۔۔۔

ویسے شاہ۔۔۔حد ہے تم سے بھی۔۔۔وہ بیچاری کل تمہارا انتظار کرتی رہی"
اور تم اپنی دادو کے کمرے میں سو گئے "امی نے ڈپٹتے ہوئے کہا تو وہ مزید
مسکراتے ہوئے بتانے لگا کہ وہ باتیں کرتے کرتے کب سو گیا اسے خود علم نہ
ہوا۔۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔وکیل کا فون آیا تھا۔۔۔میں تو بتانا ہی بھول گیا۔۔شارق کے گھر "
والے ہم سے مل کر بات کرنا چاہتے ہیں۔۔۔وہ چاہتے ہیں معاملہ لے دے
کر نمٹا دیا جائے "۔۔۔۔شہزاد نے بتایا تو سب مرد حضرات غصہ ہو گئے۔۔۔

ہر گز نہیں۔۔۔۔ہم ان سے کوئی بات نہیں کریں گے "۔۔علی کے والد "
نے سخت الفاظ میں شہزاد کو دیکھ کہا۔۔۔۔

شاہ۔۔۔اگر کھانا کھالیا تو جاؤ اوپر "شاہنزیہ آپا اسے کونی مارتے ہوئے کہنے " لگیں۔۔۔۔۔

ہاں شاہ۔۔۔جلدی جاؤ "۔۔۔اسماء شوخی سے بولی۔۔۔۔ "

شاہ اس جنگلی بلی کے صبر کا مزید امتحان نہ لو۔۔۔۔ورنہ انجام اچھا نہ ہو گا" "کامران نے آنکھ مارتے ہوئے شوخی سے کہا۔۔۔۔

شاہ دوائی یاد سے کھا لینا" شمسہ بیگم نے کہا تو شاہنزیب اثبات میں سر " ہلاتے ہوئے چیئر سے کھڑا ہوا۔۔۔

اووو "سب خوب آوازیں نیکال کر چھیڑنے لگے۔۔۔جس پر شاہنزیب " مسکرانے لگا۔۔۔

شاہ۔۔۔کہو تو کمرے تک چھوڑنے آئیں؟؟؟"علی بھئیا نے چھیڑتے" ہوئے آنکھ دبا کر شاہنزیب سے استفسار کیا۔۔۔

بھائی آپ بھی"شاہنزیب علی کے چھیڑنے پر حیرت سے ٹوکتے ہوئے گویا" ہوا۔۔۔جس پر وہ دبی دبی ہنسی ہنسنے لگے۔۔۔

شاہ دودھ تو لے جاو۔۔۔"جب سب چھیڑ رہے تھے تو ولید کیسے پیچھے رہ" سکتا تھا۔۔۔۔

مجھے ضرورت نہیں۔۔۔"سب کے چھیڑنے کے سبب وہ ولید کو ذرا" جھنجھلا کر کہتا ہوا ابھی ایک قدم ہی بڑھا تھا کے شمسہ بیگم فکر مند لہجے میں روکتے ہوئے بولیں۔۔۔

شاہ ولید ٹھیک کہ رہا ہے۔۔دودھ لے جاو۔۔۔روکو میں لے کر آتی"
ہوں "شمسہ بیگم کہ کر کچن کی جانب بڑھ گئیں۔۔۔۔اسے ناچاہتے ہوئے
بھی روکنا پڑا۔۔۔۔سب اسے دیکھ دیکھ کر مسکرائے جا رہے
تھے۔۔۔۔جس کے سبب وہ کافی امبیرس فیل کر رہا تھا۔۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوا تو ماہ نور بیٹھ کے کونر سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی اسے
دیکھتے ہی اپنی ساڑھی سیٹ کرنے لگی۔۔۔۔

ماہنور نے ساڑھی اتنی اونچی کر لی کہ اس کے پاؤں کی پازیب شاہنزیب کو
نظر آئے۔۔۔۔وہ سرخ لال رنگ کی ساڑھی میں ملبوث تھی۔۔۔اس نے
سارے بالوں کو ایک کندھے پر ڈال رکھا تھا۔۔۔اس کے ماتھے پر نازک سی
بندیا ستاروں کی مانند چمک رہی تھی۔۔۔۔اس نے کوئی خاص میک۔اپ نہ

کیا تھا بس آنکھوں میں کاجل اور ہونٹوں پر ڈاک لال رنگ کی لپ اسٹک تھی۔۔۔۔اس سادگی میں بھی وہ قاتل حسینہ قیامت ڈاہ رہی تھی شاہنزیب پر۔۔۔۔۔۔

شاہنزیب دودھ کا گلاس ٹیبل پر رکھ کر تکیے پر آکر مسکراتا ہوا لیٹ گیا۔۔۔۔پھر اپنی کونی تکیے سے ٹیکا کر اس پر اپنا چہرہ رکھ بے یقینی سے اس کے وجود کو تکنے لگا۔۔۔۔"کیا ضرورت تھی سب کے سامنے اشارے کرنے کی ؟؟؟۔۔۔۔میں کھانا کھا کر کمرے میں ہی آنے والا تھا۔۔۔۔"۔۔۔۔شاہنزیب نے نہایت نرمی سے کہا تو جواباً ماہنور کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگی۔۔۔۔

کیا؟؟؟"وہ نا سمجھی سے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔"

اب منہ مت کھلواؤ میرا" وہ خفگی سے بولی۔۔۔۔"کل میں تمھارا انتظار" کر رہی تھی اور تم جا کر دادو کے کمرے میں سو گئی ے۔۔۔۔میں تمھیں نیچے ڈھونڈنے آئی ی تو اسماء نے بتایا کے تم دادو کے کمرے میں ہو۔۔۔۔۔ میں نے اسماء کے ہاتھ سے دودھ کا گلاس لیا اور تمہیں بولانے کی نیت سے کمرے میں چلی آئی ی۔۔۔۔۔پر پتا چلا کہ جناب تو سو رہے ہیں۔۔۔"۔۔۔ ماہنور نے تلخ لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔۔

ناراض کیوں ہوتی ہو؟؟؟۔۔۔۔۔غلطی انسان سے ہی ہوتی ہے یار۔۔۔۔" پتا ہی نہیں چلا باتیں کرتے کرتے کب سو گیا۔۔۔۔۔کل سو گیا اس کا مطلب یہ تھوڑی ہے کہ آج بھی سو جاتا" وہ ماہنور کی ناراضگی پر احتجاج کر رہا تھا۔۔۔۔

تمھارا کوئی ی بھروسہ نہیں ہے شاہ۔۔۔اس لئے میں نے سوچا" جس نے کی شرم اس کے پھوٹے کرم" ماہنور نے ذرا اترا کر کہا تو شاہنزیب کے لبوں پر گہری مسکراہٹ بکھر آئی ی۔۔۔

ہاں۔۔۔۔وہ تو تب پوچھوں گا جب نیچے جاؤں گی صبح۔۔۔نیچے سب ہمارا" خوب ریکارڈ لگا رہے ہیں" شاہنزیب نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے ذرا طنزیہ جواب دیا۔۔۔اور ساتھ ساتھ ریکارڈ لگانے کی اطلاع بھی۔۔۔۔

لگا رہے ہیں تو لگانے دو۔۔۔۔سب تمہاری غلطی ہے۔۔۔" ماہنور نے " اکڑ کر ساری غلطی شاہنزیب کے سر ڈالی تھی جسے وہ دیوانا بخوشی قبول کر رہا تھا۔۔۔۔۔

اچھا یہ چھوڑو۔۔۔یہ بتاؤ کیسی لگ رہی ہوں؟؟؟"ماہنور اتراتے ہوئے " اپنے بال کانوں کے پیچھے کر پرامید نظروں سے شاہنزیب کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

اس کے سوال کا جواب دیوانے کے لیے الفاظوں میں دینا تو ممکن نہ تھا مگر وہ "صرف اسے چڑانے کی نیت سے لاپرواہ ہو کر بولا۔۔۔"ہر بار جیسی لگتی ہو

شاہ۔۔۔۔۔یہ کیسا جواب ہے؟؟؟اوپر سے اتنا ٹھنڈا ری۔ایکشن۔۔۔۔" مجھے تو لگا تھا تم خوب سا رمیری تعریفیں کرو گے۔۔۔۔کہو گے مانو تم بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔چاند کی روشنی مدھم لگ رہی ہے تمہارے چہرے کے حسن کے آگے۔۔۔۔تمہارا چہرہ ہے یا کھلتا گلاب۔۔۔۔۔۔۔۔تم تو سورج کی پہلی کرن کی مانند حسین ہو۔۔۔۔۔۔افففف میری جان تم تو گڑیا لگ رہی ہو۔۔۔۔بالکل باربی ڈول۔۔۔۔۔۔وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔پر تم۔۔۔۔"وہ

منہ پھولا کر دانت پیستے ہوئے بولی۔۔۔۔جس پر وہ چاھ کر بھی اپنی ہسنی نہ دبا سکا۔۔۔۔

"اتنی کیوٹ کیوں ہو تم؟؟؟؟"شاہنزیب نے اس کے گال پکڑ کر محبت سے چور لہجے میں پوچھا تو ماہنور کی سانس تھم سی گ ئی ی۔۔۔۔"ہر بار جیسی لگ رہی ہو۔۔۔۔اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ عام سی لگ رہی ہو۔۔۔۔عام تو تم کبھی لگی ہی نہیں۔۔۔۔۔تم بال کیچر کرتی ہو تو کھلتے گلاب کی مانند لگتی ہو۔۔۔۔۔آبشار بکھیرتی ہو تو میرا دل گھائی ل کر دیتی ہو۔۔۔۔"

شاہنزیب ماہنور کی پیشانی پر سجی بندیا کو سیٹ کرتے ہوئے تھوڑے نزدیک آکر رومانیت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔تو ماہنور کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔۔لگا آج تو ظالم جان ہی نیکال لے گا۔۔۔۔

جب تم لال رنگ میں ملبوث ہوتی ہو۔۔۔۔۔قیامت برپا کرتی ہو اپنے" اس دیوانے پر۔۔۔۔۔اور پیلا رنگ پہنو تو سورج کی پہلی کرن کی مانند حسین ۔۔۔"اس نے یہ کہ کر ماہنور کا بازو گرفت میں لے کر اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔۔اگلے لمحے وہ سینے سے آلگی۔۔۔۔شاہنزیب نے آج اجازت نہ دی اسے ذرا سہ بھی فاصلہ رکھنے کی۔۔۔۔۔وہ اپنے تن و من سلگتے ہوئے محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

میں کوئی شاعر نہیں ہوں۔۔۔۔جو تمہاری تعریف کو خوبصورت" موتیوں میں پرو کر بیان کر سکوں۔۔۔۔پر دل سے کہتا ہوں۔۔۔۔میرے لئے دنیا کی سب سے حسین لڑکی صرف تم ہو مانو بلی۔۔۔۔۔۔جس کی ہر ادا پر سو سو ہزار ہزار جان فدا ہوتا ہے میرا دل۔۔۔۔۔۔۔۔ایک شعر ذہن میں آرہا ہے اجازت ہو تو سنا دوں۔"۔۔شاہنزیب نے مسکراتے ہوئے اس کی گھنی زلفوں میں اپنے ہاتھ ڈالتے ہوئے پوچھا۔۔۔وہ کافی

نروس ہو چکی تھی۔۔۔ایک نظر اٹھا کر شاہنزیب کی جانب دیکھا تو وہ دشمن جاں اسی کے وجود کو دیوانوں کی طرح تک رہا تھا۔۔اس نے مارے حیاء کے چہرہ جھکا لیا۔۔۔۔

دل ہے نازاں کے تیری صورتِ زیباد یکھی"
آنکھ حیران کے اک حسن کی دنیاد یکھی
پہلے آنکھیں ہوئیں گرویدہ پھر آنکھوں کی طرح
چاہنے دل بھی لگا آپ کو دیکھاد یکھی۔۔۔❤ شاہنزیب اس کی تھوڑی کو ہلکا سہ پکڑ کر چہرہ جو حیاء کے مارے جھک گیا تھا اسے اونچا کر۔۔۔۔۔رومانیت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

رض

ماہنور نے آنکھیں بند کی ہوئیں تھی۔۔شاہنزیب نے اسی لمحے اپنی جیب سے ایک لال رنگ کی ڈبی نیکال کر ماہنور کی جانب مسکراتے ہوئے دیکھا

۔۔"مانو بلی۔۔۔۔ تمھاری منہ دیکھائی کا تحفہ "کہتے ہوئے اس نے ماہنور کے کانوں میں خوبصورت سی جھمکیاں جو سفید رنگ کے موتیوں سے جڑی تھیں ۔۔۔اپنے ہاتھوں سے پہنائیں۔۔۔۔اس کے ہاتھوں کے لمس میں نا جانے کون سہ کرنٹ تھا جو ماہنور کو اپنے پورے وجود میں سرایت کرتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔

آئی لو یو میری جان۔۔۔۔میری خوش قسمتی ہے کہ خدا نے تمہیں مجھے " سونپ دیا۔۔۔اس نے تم جیسی حسین و جمیل گڑیا کا جوڑا میرے ساتھ لکھا ۔۔۔۔۔یہ میرا دل ہے ناں۔۔۔۔ بھرتا ہی نہیں تمھیں دیکھتے دیکھتے۔۔۔۔آنکھیں رجتی ہی نہیں۔۔۔چاھے کتنا بھی دیکھتا جاوں۔۔۔۔۔میرا بس نہیں چلتا وقت کو روک دوں اور اسی طرح بس تمھیں دیکھتا رہوں۔۔۔"شاہنزیب کی محبت سے لبریز تعریفیں سن ماہنور

جھپ کر اس کے سینے سے لگ گئ۔۔۔۔۔اس نے فوراہی اپنی حسین و جمیل دولہن کو اپنی باہوں کے حصار میں کس کے جکڑ لیا۔۔۔۔۔

اس لمحے دیوانے کی آنکھوں میں خوشی کے مارے آنسوں بھر آئے ۔۔۔۔اس نے بلندی کی جانب اپنا چہرہ کر کہا: "یاخدا میں تیرا جتنا شکر ادا کروں اتنا کم ہے۔۔۔۔تو نے مجھے میری سچی اونس عطا کر دی۔۔۔مجھے میرے مرض کی دواء عطا کر دی۔۔۔پر میں اب اس مرض میں تا عمر قید رھنے کی عار ضور کھتا ہوں۔۔۔۔"

ماہ نور۔۔۔ماہ نور۔۔۔یار ایک کام کرو میرے کپڑے نیکال دو۔۔۔بھائی " آفس جارہے ہیں۔۔میں بھی ان کے ساتھ ہی نیکل جاتا ہوں۔۔۔ورنہ اکیلے مجھے کوئی جانے نہیں دے گا۔۔۔"شاہنزیب کہتا ہوا کمرے میں داخل ہوا تھا جب اس نے دیکھا کہ ماہنور اس کی بات سن کر کھڑی ہو گی اور الماری سے

کپڑے نکالنے لگی تو اس نے ہاتھ تھام کر اس کا رخ اپنی جانب کیا۔۔۔"رو رہی ہو؟؟؟"شاہنزیب اس کی آنکھوں کو لال دیکھ کر سمجھ گیا تھا کہ وہ رو رہی ہے۔۔۔

نہیں تو۔۔کچرا چلا گیا تھا۔۔۔"وہ نظریں چوراتے ہوئے گویا ہوئی ی " ۔۔۔۔"بتاؤ کون سی شرٹ نیکالوں تمھاری؟؟؟"یہ کہہ کر الماری کی طرف مڑی۔۔۔

پہلے ادھر آکر بیٹھو"یہ کہتے ہوئے اس کا بازو پکڑ کر زبردستی اسے لا کر بیڈ " پر بیٹھا دیا۔۔۔"اب بولو کیا ہوا ہے؟؟؟"شاہنزیب بڑے پیار سے اس سے پوچھنے لگا۔۔۔

کہ تو رہی ہوں کچھ نہیں۔۔۔۔"وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔"

ماہ نور مجھ سے جھوٹ بولنے کی کوشش نہ کرو۔۔۔۔بتاؤ کیا ہوا ہے؟؟؟۔۔۔کسی نے کچھ کہا ہے کیا؟؟؟۔۔۔"شاہنزیب نے پریشان ہو کر پوچھا تھا۔۔۔۔

رباب بہت زیادہ ضد کر رہی تھی اپنے ابو کے پاس جانے کی۔۔۔۔اس کی ضد کے سبب آپا نے غصے میں آکر اس کے چہرے پر تھپڑ مار دیا۔۔۔"یہ کر ماہنور بلک بلک کر رونے لگی۔۔۔

اچھا۔۔۔چلو خاموش ہو۔۔۔۔بالکل خاموش"شاہنزیب کہ کر اس کی آنکھوں سے بہنے والے آنسوں اپنے ہاتھوں سے صاف کر کے اسے چپ کرانے لگا۔۔۔

ھائے میری جان۔۔۔۔اور کتنا روگی۔۔۔۔دیکھو کیسے آنکھیں سرخ لال کرلی ہیں تم نے رو رو کر۔۔۔۔"شاہنزیب محبت سے چور لہجے میں کہ کر اسے چپ کرا رہا تھا۔۔۔"اس میں رونے والی کیا بات ہے؟؟۔۔۔آپا کو غصہ آگیا تو انھوں نے رباب کو ہلکا سہ تھپڑ لگا دیا۔۔۔۔اس میں تم کیوں بیٹھ کر رو رئی ی ہو؟؟؟"

کیونکہ انہوں نے مجھے کبھی نہیں مارا۔۔۔۔میں تو کتنی شرارتی اور ضدی تھی۔۔۔۔۔پر آج انھوں نے رباب کو مارا۔۔۔وہ بیچاری بچی تو صرف اپنے ابو سے ملنے کی ضد کر رہی تھی۔۔۔"ماہنور روتے ہوئے کہہ رہی

تھی۔۔۔۔"شاہ پلیز۔۔۔۔جی۔جاجی کو چھڑوالو۔۔۔۔پلیز۔۔۔رباب کی خاطر"اس نے التجائی لہجے میں روتے ہوئے کہاتو شاہنزیب سوچ میں پڑھ گیا۔۔۔۔

فکرنہ کرؤ۔۔۔۔میں ہوں ناں۔۔۔۔سب ٹھیک کردوں گا۔۔۔میں" دیکھتاہوں میں رباب کی خاطر کیاکرسکتاہوں۔۔۔"اس نے بھروسہ دلایا ۔۔۔"چلواب چپ ہو۔۔۔۔۔کیونکے روتے ہوئے تم بہت خوففففففففنا کککک لگتی ہو۔۔۔۔"شاہنزیب نے اسے چھیڑنے کی نیت سے کافی کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔

جی نہیں۔۔میں ان لڑکیوں میں سے ہوں جو روتے ہوئے بھی کیوٹ لگتی" ہیں"ماہنورا پنے آنسوں صاف کراتراتے ہوئے بولی۔۔۔جس پر شانزیب زیرلب مسکرایا۔۔۔۔

آپ لڑکی نہیں۔۔۔عورت ہیں۔۔۔اور وہ بھی میری عورت"

"شاہنزیب نے اگلے ہی لمحے اس کے وجود کو گہری بولتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔اس کی زلفوں میں اپنے ہاتھ ڈالنے کی نیت سے شاہنزیب نے ہاتھ بڑھایا ہی تھا۔۔۔کے ماہنور فورا کھڑے ہو کر بولی۔۔۔

لاؤ کپڑے نیکال دوں تمھارے"ماہنور اس کے ارادے بھانپ گ ئی" تھی۔۔۔اس ل ئے ایک لمحہ بھی ضائع ک ئے بغیر اس سے دور ہٹی۔۔۔شاہنزیب نے مضبوطی سے اس کا ہاتھ تھام کر واپس بیٹھالیا اور مسکراتے ہوئے اسے گھورنے لگا۔۔۔

کیا؟؟؟" ماہنور جھیپ گ ئی تھی اس کی نظروں کی تپش سے۔۔۔ہلکا سہ"
اس کی جانب دیکھا تو وہ مسکراتے ہوئے دیوانوں کی طرح تک رہا
تھا۔۔۔ماہنور پانی پانی ہو رہی تھی اس کی نظروں کی تپش سے۔۔۔۔

کیوں دیکھنا منع ہے؟؟؟" وہ بڑے شوخ لہجے میں مسکراتے ہوئے ابرو اچکا"
کر پوچھنے لگا۔۔۔

نہیں پر۔۔۔۔اگر ایسے ہی بیٹھ کر دیکھتے رہے تو شہزاد بھائی آفس نیکل جائیں"
گے اور تم یہیں رہ جاؤ گے"۔۔۔ماہنور کے چکر میں وہ تو بھول ہی بیٹھا تھا کے
وہ شہزاد کے ساتھ آج آفس جانے کی سوچ رہا ہے۔۔۔۔

او۔نو۔۔۔میں تو بھول ہی گیا۔۔۔۔سب تماری غلطی ہے۔۔۔بندے کو"
روتے وقت اب اتنا بھی کیوٹ نہیں لگنا چاھی ئے کے سامنے والے کا فل

مونڈ بن جائے۔۔۔۔۔۔۔"شاہنزیب نے اس کے گال کو پیار سے سہلاتے ہوئے کہا۔۔۔"میں نہانے جارہا ہوں۔۔۔تم جلدی سے میرے کپڑے نیکال کر رکھو۔۔۔۔"کہ کر تیزی سے واش روم کی جانب لپکا۔۔۔۔"اور ہاں۔۔۔۔بعد میں آکر اچھی طرح دیکھوں گا تمھیں"وہ واش روم سے منہ باہر نیکال ماہنور کی جانب دیکھ مفاہمانہ انداز میں کہ کر آنکھ دبانے لگا۔😉۔۔۔۔جس پر ماہنور جھیپ کر مسکرانے لگی۔۔۔۔۔

******_********

وہ کمرے میں داخل ہوا تو اسے ماہ نور اسٹول پر کھڑے ہو کر گھڑی صاف کرتے ہوئے نظر آئی۔۔۔۔وہ مسکراتا ہوا دبے پاؤں چلتا ہوا آیا۔۔۔ماہنور کا دل اسے خبر دے چکا تھا کے شاہنزیب آیا ہے۔۔۔۔

شاہنزیب بالکل اس کی اسٹول کے پاس پہنچ گیا۔۔۔

"شاہ تم نے سلام۔۔۔۔۔" ماہنور کہتے ہوئے ابھی اس کی جانب دیکھتی اس سے قبل ہی شاہنزیب نے پوری اسٹول ہلادی جس کی وجہ سے وہ اپنا بیلنس برقرار نہ رکھ سکی۔۔۔اور شاہنزیب پر گرئی ی۔۔۔۔

"جب دیکھو میرے پاس آنے کے بہانے ڈھونڈتی رہتی ہو۔۔۔" شاہنزیب نے اسے زمین پر گرنے سے پہلے ہی اپنی باہوں میں تھام لیا تھا۔۔۔اسے دیکھ۔۔۔۔ چھیڑتے ہوئے شوخی سے گویا ہوا۔۔۔

"جھوٹے۔۔۔۔میں تمہارے قریب آنے کے بہانے ڈھونڈتی ہوں یا تم میرے؟؟؟۔۔۔۔" وہ ابرو اچکا کر استفسار کرنے لگی۔۔۔ماہنور نے اپنی دونوں باھیں اس کے کندھے میں ڈال لیں تھیں۔۔۔۔

دروازہ کھلا ہوا ہے۔۔۔کیا کر رہے ہو۔۔۔نیچے اتارو مجھے"شاہنزیب"
ذرا اس کے ہونٹوں کے قریب آنے لگا تو ماہنور گھبرا کر بولی۔۔۔۔

افف۔۔۔یہ دروازہ۔۔۔"شاہنزیب جھنجھلا کر کھولے ہوئے"
دروازے کی جانب دیکھنے لگا۔۔۔

اتارو مجھے"وہ گھبرا کر بار بار دروازے کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔کے"
کہیں کوئی ی آنا جائے۔۔۔جبکے شاہنزیب صرف اپنی مانو بلی پر سو سو جان
فدا ہو رہا تھا۔۔۔

شاہ۔۔۔اتارو ناں یار۔۔۔کوئی ی آجائے گا۔۔۔"ماہنور کی جان پر بنی تھی"
اور شاہنزیب اسے گھبراتا ہوا دیکھ خوب لطف لے رہا تھا۔۔۔

یار مجھے ہنی مون پر جانا ہے۔۔۔۔۔۔"شاہنزیب اسے دیکھ بڑے شوخ" مزاج میں گویا ہوا تو وہ جھیپ گ ئی ی۔۔۔۔

اتار دو پلیز۔۔۔۔کوئی ی آجائے گا۔۔۔"وہ اس بار التجائی ی لہجہ میں اصرار" کرنے لگی۔۔۔تو نا چاہتے ہوئے بھی شاہنزیب نے اسے سیدھا کھڑا کر دیا۔۔۔

شاہنزیب اپنی ٹائی ی ڈھیلی کرتے ہوئے بیڈ پر آکر لیٹا تھا۔۔۔

بہت تھک گئے ہو؟؟؟"ماہنور اس کے بالوں کو سہلاتے ہوئے بڑے پیار" سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

ہاں یار۔۔۔۔پر تم چاہو تو ایک منٹ میں میری تھکن اتار سکتی ہو" شاہنزیب اس کا ہاتھ جو بالوں میں تھا پکڑ کر اپنے دل پر رکھ کر مفاہمانہ انداز میں گویا تھا۔۔۔۔

اچھا جی۔۔۔۔۔وہ کیسے ؟؟" ماہ نور اس کی آنکھوں کی شرارت پڑھ چکی تھی پھر بھی انجان بن کر پوچھنے لگی۔۔۔۔

ابھی بتاتا ہوں" یہ کہ کر اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے وجود پر گرا لیا تھا۔۔۔"

شاہنزہب شاہنزیب" نیچے سے شہزاد کی زور زور سے اس کا نام پکارنے" کی آواز آرہی تھی۔۔۔۔

شہزاد بھائی تمہارا نام لے کر اس طرح کیوں چیخ رہے ہیں؟؟؟" ماہنور "
گھبرا کر استفسار کرنے لگی۔۔۔

لگتا ہے۔۔۔۔پتا چل گیا" وہ بے ساختہ بولا۔۔۔۔ "

کیا پتا چل گیا؟؟؟" وہ الجھ کر اسے دیکھ پوچھنے لگی تھی۔۔۔۔"

نیچے چلو ورنہ خود آ جائیں گے وہ" اس نے کہا اور ٹائی اتار کر بیڈ پر پھینک "
دی۔۔۔

ماہنور کا ہاتھ پکڑ تیزی سے نیچے آیا تھا۔۔۔سب وہاں پہلے سے ہی موجود تھے شاہنمز یب ماہنور کا ہاتھ چھوڑ شہزاد کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔

تم نے کس سے پوچھ کر اس کمینے انسان کو آزاد کروایا؟؟؟"شہزاد نے اس " سے پوچھا تو سب تجسس میں پڑ گ ئے کہ شاہنزیب نے کس کو آزاد کروادیا ہے جبکہ ماہنور شہزاد کے کہتے ہی سمجھ گ ئی تھی۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔وہ بھائی ی"شاہنزیب شہزاد کو غصہ سے لال پیلا ہوتا دیکھ کہنے " میں ہچکچا رہا تھا۔۔۔۔۔اس نے اپنا تھوک نیگلا تھا۔۔۔۔۔۔

کوئی ہمیں بھی بتایئے گا کہ کیا ہوا ہے؟؟؟۔۔۔"علی بھی ئ اصوفے سے " کھڑے ہو کر بولے۔۔۔۔

جی جی۔۔۔۔ضرور بتائیں گے اور جس نے کیا وہ خود بتائے گا۔۔۔۔۔کیا "
سوچ کر اس نے اتنا عزیم کارنامہ انجام دیا ہے۔۔۔"شہزاد نے شاہنزیب
کے وجود کو گھورتے ہوئے بولا۔۔۔

شاہ۔۔۔۔۔چپ کیوں ہو؟؟؟۔۔۔۔۔بولو۔۔۔۔۔۔کیا کارنامہ انجام" دے کر آئے ہو اس بار؟؟؟"۔۔۔۔۔افتخار صاحب پوچھنے لگے

ڈیڈ۔۔۔۔وہ۔۔۔۔میں نے جی۔جا جی سے اپنا کیس واپس لے لیا۔۔۔اور" انہیں جیل سے آزاد کرا دیا۔۔۔"شاہنزیب کا نظریں جھکائے کہنا تھا کہ سب کو محسوس ہوا کہ شاہنزیب نے ان کے سر پر بم پھوڑ دیا ہو۔۔۔۔

کیا کہا تم نے؟؟؟"۔۔۔علی بھائی یا بے یقینی سے چلتے ہوئے آکر اس " سے دوبارہ پوچھنے لگے۔۔۔۔

وہ معافی مانگ رہے تھے بہت زیادہ میرے پاؤں میں گر کر۔۔۔" "

شاہنزیب نے کہا تو علی بھئی یا غصے سے تلملا اٹھے اور یہ حال ان کے اکیلے کا نہ تھا وہاں موجود ہر شخص یہ سن غصہ کے مارے طیش میں آ گیا تھا۔۔۔ سوائے ماہنور اور رومیساء کے۔۔۔۔۔

تم جیل گئے تھے ان سے ملنے؟؟؟۔۔۔" علی نے غصے سے استفسار کیا "

تو شاہنزیب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔۔ وہ پہلے سے ہی تیار تھا ۔۔۔اسے علم تھا کہ اتنا ہی سخت رد عمل دیکھنے کو ملنے والا ہے۔۔۔

پر کیوں؟؟؟۔۔۔ کس سے پوچھ کر" علی بھئی اروبرو آ کر غصے سے "

پوچھنے لگے۔۔۔

رباب کی خاطر" شاہنزیب نے نہایت دیھمے لہجے میں جواب دیا تھا۔۔۔۔"

کیا مطلب ہے تمہارا؟؟؟۔۔۔۔رباب کی خاطر سے؟؟؟"علی بھئی یا" الجھ کر پوچھ بیٹھے۔۔۔۔

بھئی یاد یکھیں جو ہوا ہمیں چاہیے کہ اسے بھول جائیں اور انھیں ایک اور " موقع دیں۔۔۔۔وہ بہت شرمندہ ہیں۔۔۔۔یقین مانیں ان سے غلطی ہو گئی تھی۔۔۔۔انہوں نے غصے میں آکر یہ سب کر دیا ورنہ وہ بہت اچھے انسان ہیں" شاہنزیب نے جب رومیساء آپا کے شوہر کی سائی یڈلی تو سب حیران ہو گئے۔۔۔۔

تم جانتے بھی ہو کیا کہ رہے ہو؟؟؟۔۔۔۔اس نے تمھاری اور ماہنور کی" جان لینے کی کوشش کی تھی اور تم اسے صرف غلطی کہ رہے ہو۔۔۔۔کیا

پاگل ہو گئے ہو؟؟؟۔۔۔۔جو احمقوں والی باتیں کر رہے ہو۔۔۔"علی بھائی نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"بھئی یا یہ صرف احمقوں والی بات کر نہیں رہا اس نے عملاً بھی کارنامہ انجام دے دیا ہے۔۔۔۔۔یہ اس گھٹیا انسان کو آزاد کرا کر ہی آیا ہے" شہزاد نے طنزیہ انداز میں شاہنزیب کا کارنامہ پورے گھر کو بیان کیا۔۔۔۔

"تم کیسے کر سکتے ہو اتنا بڑا فیصلہ؟؟؟۔۔۔کیا سوچ کر کیا تم نے یہ ؟؟؟۔۔۔۔اتنے بڑے ہو گئے تم۔۔۔۔کہ تم نے ہم سب کی اجازت کے بغیر ہی جا کر سارے فیصلے کر لئے۔۔۔۔"علی بھئی یا شاہنزیب کا بازو جھنجھوڑتے ہوئے بولے۔۔۔۔

میں مانتا ہوں انہوں نے برا کیا ہے ہمارے ساتھ۔۔۔مگر ہمیں رباب "
کے بارے میں بھی تو سوچنا چاہیے۔۔۔۔وہ شخص شاہے جیسا بھی ہے
۔۔۔۔۔۔ہے تو رباب کا باپ۔۔۔۔۔۔ہم کیسے ایک بچی کو اس کے باپ
سے دور کر سکتے ہیں؟؟؟۔۔۔"شاہنزیب کی بات سن علی کی والدہ جو کب
سے غصہ ضبط کر رہی تھیں پھٹ پڑیں۔۔۔۔۔

نہیں چاہیے مجھے اپنی نواسی کے لئے ایک قاتل باپ۔۔۔جس نے اتنی بے"
رحمی سے میری ہی بچوں کو مارنے کی سازش کی۔۔۔۔۔۔تم دونوں جب
زندگی اور موت کے بیچ لڑھ رہے تھے۔۔۔۔تمہیں کیا خبر کہ تم دونوں کو
اس حالت میں دیکھ کیا قیامت گزری تھی ہمارے دلوں پر۔۔۔۔جس ماہنور
کو گود میں کھلایا تھا وہ میرے سامنے بے ست پڑی تھی دلہن کے لباس
میں۔۔۔۔اس کے منہ سے جھاگ نکل رہا تھا۔۔۔اس کے ہونٹ نیلے پڑھ
چکے تھے۔۔۔جانتے ہو ڈاکٹر نے کیا کہا تھا۔۔۔"تائی امی شاہنزیب سے

روہانسہ لہجے میں آنکھوں میں آنکھیں ڈال جتاتے ہوئے استفسار کرنے لگیں ۔۔۔۔۔"کہا تھا۔۔۔۔۔بہت مشکل ہے کیس۔۔۔۔زہر پورے جسم میں پھیل چکا ہے وہ کوشش کریں گے اپنی طرف سے ماہنور کو بچانے کی۔۔۔۔پر ہم دستخط کر دیں اس کاغذ پر۔۔۔۔کہ اگر ماہنور کو کچھ بھی ہوا تو ہسپتال کی انتظامیہ کی ذمہ دار نہیں ہے۔۔۔۔جانتے ہو وہ لمحہ کتنا دشوار تھا ہمارے لئے ۔۔۔۔ہماری بچی۔۔۔۔ہماری جان۔۔۔۔ہماری آنکھوں کے سامنے تڑپ رہی تھی۔۔۔۔اور ہم کچھ نہیں کر سکتے تھے۔۔۔۔یہ تو دعائیں لگیں ہیں اسے۔۔۔۔جو آج تمہارے سامنے کھڑی ہے۔۔۔ایسے آدمی کے پاس نہیں بھیجنی مجھے اپنی نواسی۔۔۔۔رباب کے لئے زندہ ہیں ابھی اس کے نانا نانی ۔۔۔۔ہم کریں گے اس کی پرورش۔۔۔۔اپنی نواسی یا بیٹی کو میں پھر سے اسی قاتل کے پاس نہیں بھیجنے والی۔۔۔"انہوں نے کہا تو سب عورتوں کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں۔۔۔

تائی امی غلطی ہر انسان سے ہوتی ہے ان سے بھی ہوئی۔۔۔انہیں معاف "
کر دیں۔۔۔"شاہنزیب التجائی انداز میں ان کے سامنے بول رہا تھا۔۔۔۔

تم کیا دیکھانا چاہتے ہو شاہ؟؟؟ کے تم ہی واحد ہو جسے رباب کی فکر ہے "
اس گھر میں۔۔۔۔ہم سب کیا۔۔۔۔۔"راحیل آگ بگولہ ہو کر ابھی بول
ہی رہا تھا کہ شاہنزیب نے تیزی سے اس کی بات کاٹ دی۔۔۔

نہیں۔۔۔آپ لوگ سمجھ نہیں رہے"شاہنزیب ابھی اپنی بات "
سمجھانے کی کوشش کر رہی رہا تھا کہ اس بار کامران اس کی بات کاٹ گیا

۔۔۔

سمجھ تو تم نہیں رہے ہو شاہ۔۔۔۔دونوں بھائی دشمن ہیں تمہاری جان"
کے۔۔۔ سمجھ نہیں آتا کونسی دشمنی نیکال رہیں ہیں ہم سے۔۔۔پہلے ایک

بھائی ی شادی سے بھاگ گیا۔۔۔۔پھر بعد میں آکر ہنگامے مچانے لگا ۔۔۔ جھوٹی کہانیاں گڑنے لگا۔۔۔۔۔اور دوسرا بھائی ہمارے ساتھ رہا۔۔۔۔ہم نے اسے اتنی عزت دی پر اس نے کیا کیا؟؟؟؟۔۔۔۔ہماری ہی پیٹھ پر خنجر مار دیا سالے نے۔۔۔۔۔دیکھو شاہ تم ابھی بچے ہو۔۔۔ان کی مکاریاں نہیں سمجھ پا رہے۔۔۔۔۔۔بہت مکار ہیں وہ دونوں بھائی۔۔۔۔ تمہیں مگرمچھ کے آنسو دیکھا کر پھنسالیا ہے انہوں نے۔۔۔"کامران اس کے کندھے پر اپنا بھاری ہاتھ رکھ۔۔۔۔۔۔اسے بڑا بھائی ہونے کے ناطے سمجھا رہا تھا۔۔۔۔

ابھی بھی دیر نہیں ہوئی ہے۔۔۔ہمارے وکیل کو فون کرو شہزاد۔۔۔میں " اور شاہ پولیس اسٹیشن جا رہے ہیں تاکہ جلد سے جلد کارروائی کروا سکیں۔۔۔اور اسے دوبارا اریسٹ کروائیں"علی بھائی نے شہزاد پر حکم صادر کیا اور شاہنزیب کا ہاتھ پکڑ کھینچنے لگے۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔میں انہیں واپس گرفتار نہیں کراؤں گا۔۔۔انہوں نے ماہ نور کو مارنے کی کوشش نہیں کی۔۔۔۔۔حالات ایسے ہو گئے کہ ماہنور کو پان کھانا پڑا۔۔۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس میں زہر ہے ورنہ انھوں نے میرے سامنے بار بار ماہنور کو منع کیا تھا کھانے کے لئے۔۔۔۔۔وہ پان صرف میرے لئے تھا۔۔۔وہ مجھ سے بدلہ لے رہے تھے۔۔۔" شاہنزیب نے ہاتھ چھڑا کر سب کے سامنے زوردار آواز میں احتجاج بلند کیا۔۔۔۔

" شاہ کیا بے وقوفوں والی باتیں کر رہے ہو۔۔۔۔۔پان تمہارے لئے تھا تو کیا اس پر کوئی مقدمہ نہیں بنتا؟؟؟۔۔۔اس نے مارنے کی پر زور کوشش کی ہے تمہیں۔۔۔۔۔کیا تمہاری نظر میں تمھاری زندگی کی کوئی اہمیت نہیں؟؟" علی بھائی شاہنزیب کو اس کی جان کی اہمیت کا احساس دلاتے ہوئے غصہ سے بپھر کر بول رہے تھے۔۔۔۔۔

میں نے غلطی کی ہے۔۔۔۔۔ نہیں بلکہ گناہ کیا ہے۔۔۔۔اس پر بجائے" عقلمندی سے کام لینے کے۔۔۔۔جی۔جا جی نے بھی میرا ہی راستہ اپنایا اور گناہ کے مرتکب ہوئے۔۔۔بس اتنی خطاء ہے ان کی۔۔۔۔۔وہ وڈیرے لوگ ہیں ان کے لیے عزت ہی سب کچھ ہے۔۔۔۔وہ عزت کی خاطر جان لیتے بھی ہیں اور دیتے بھی ہیں۔۔۔۔" شاہنزیب کی بات سن سب الجھ گ ئی ے۔۔۔۔۔داد واور ماہنور سمجھ گ ئی ے اس کا اشارہ کس جانب ہے۔۔۔۔

شاہ چپ ہو" داد و فورا اسے خاموش کرانے لگیں۔۔۔۔"

نہیں داد و مجھے بولنے دیں۔۔۔۔میری غلطیوں کی سزا کوئی اور کیوں " بھوگتے"۔۔۔۔اس نے داد و کو دیکھ کہا۔۔۔۔

شاہ صاف صاف بات کرو۔۔۔"افتخار صاحب نا سمجھی سے اس کی۔جانب" دیکھ بولے۔۔۔۔

ڈیڈ"شاہنزیب نے گہرا سانس منہ میں بھر کر کہاں تھا۔۔اس نے ہمت" جمع کی تھی سب کو سچائی بتانے کی۔۔۔۔

شاہ"ماہنور واقف تھی سچائی ی سامنے آتی ہی ایک طوفان برپا ہو گا" ۔۔۔جس کی لپیٹ میں آکر شاہنزیب کو صرف نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا۔۔۔۔

شاہنزیب خاموش ہو"شہزاد بھی اسے خاموش کرانے لگا۔۔۔"

شارق جھوٹ نہیں بولتا۔۔۔۔نہ ہی جی۔جاجی جھوٹ بول رہے ہیں "
میرے متعلق۔۔۔۔میں نے واقعی ماہنور کی بارات والی رات" شاہنزیب
ابھی بول ہی رہا تھا کہ ولید بھاگتا ہوا آکر اس کا ہاتھ پکڑ کھڑا ہو گیا۔۔۔۔اس
نے آنکھوں کے اشارے سے شاہنزیب کو نفی کی۔۔۔۔"یہ حماقت مت
کریار۔۔۔۔" وہ جانتا تھا کہ یہ سچائی جاننے کے بعد سب کا ری۔ایکشن
نہایت سخت ہو سکتا ہے۔۔۔۔اس لیے منع کرنے لگا۔۔۔۔

سوری میرے یار۔۔۔۔پر آج چپ نہیں رہوں گا" شاہنزیب نے بھی"
آنکھوں ہی آنکھوں میں جواب دیا۔۔۔

ہاں۔۔۔۔میں نے بارات والی رات شارق کو اغواہ کیا تھا۔۔۔میں نے ہی"
ماہ نور کا نکاح اس رات شارق سے رکوایا تھا اور اسے اغوا کر کے سب کو مجبور
کر دیا تھا کہ وہ میری بات مانیں اور ماہنور کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دیں"

شاہنزیب نے کہاتوسب کے منہ کھولے کے کھولے رہ گئے ایسالگ رہا تھا کسی نے پاؤں کے نیچے سے زمین کھینچ لی ہو۔۔۔۔۔ہر کوئی شاہنزیب کو حیرت سے تک رہا تھا۔۔۔

رومیساء کو شارق کے کہے الفاظ یاد آرہے تھے جو وہ خود کو بے قصور ثابت کرنے کے لئے بولا کرتا تھا۔۔۔۔۔

"علی کے والد جو کیا کہہ رہے ہو تم؟؟؟۔۔۔۔ہوش میں تو ہو؟؟؟۔۔۔ پیچھے کھڑے تھے وہ آکر شاہنزیب کا ہاتھ پکڑ۔۔۔۔اپنی جانب موڑ ۔۔۔۔۔بے یقینی سے دوبارا پوچھنے لگے۔۔۔

شاہ سچ کہ رہا ہے" شہزاد شاہنزیب کے برابر میں کھڑا ہو کر سر جھکائے "
گواہی دینے لگا۔۔۔۔ان کے ہاتھ کی پکڑ ڈھیلی ہو گ ئ ی۔۔۔وہ سر پکڑ
کر زمین پر گرنے لگے۔۔۔۔

تائے ابو" شہزاد اور شاہنزیب نے سنبھالنا چاہا تو انہوں نے ہاتھ دیکھا کر "
روک دیا۔۔۔۔

کیوں کیا؟؟؟۔۔۔۔۔۔کیوں شاہنزیب؟؟؟"۔۔۔۔۔افتخار صاحب "
چنگھاڑتے ہوئے پوچھنے لگے۔۔۔۔

کیونکہ پیار کرتا تھا ماہنور سے بے انتہاء۔۔۔اسے کسی اور کا ہوتے نہیں دیکھ "
سکتا تھا۔۔۔" شاہنزیب نظریں اٹھائے آنکھوں میں جنون ل ئ ے اپنے
والد کو دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔۔

شاہنزیب کا جواب سب کو ہلا گیا تھا سوائے سعدیہ کے۔۔۔۔۔

"تم نے تو کبھی کچھ بولا ہی نہیں۔۔۔تم ہم سے کہتے۔۔۔۔ہم کراتے تمہاری ماہنور سے شادی۔۔" ۔۔۔۔شمسہ بیگم روتے ہوئے بولنے لگیں۔۔۔۔

"کہا تھا میں نے۔۔۔۔۔بار بار کہا تھا۔۔۔۔چاہے تو پوچھ لیں دادو سے۔۔۔۔میں نے بڑے ابو سے خود مانگا تھا ماہنور کا ہاتھ۔۔۔۔۔انہوں نے یہ کہہ کر منع کر دیا کہ میں عمر میں ماہنور سے چھوٹا ہوں۔۔۔۔۔اور کیوں بتاتا میں آپ لوگوں کو؟؟؟۔۔۔۔آپ لوگ بھی یہی کہتے مجھ سے۔۔۔۔۔

جب میں بار بار مانگتے مانگتے تھک گیا تو میں نے چھیننے کا فیصلہ کیا۔۔۔۔۔
آپ سے کہنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔۔۔۔ کبھی یاد ہے آپ لوگوں نے مجھ
سے پوچھا ہو کہ میں کیا چاہتا ہوں؟؟؟۔۔۔۔بس لے کر منگنی کرادی
سعدیہ سے۔۔۔پھر بغیر پوچھے میرا نکاح بھی پڑھوا رہے تھے۔۔۔آپ
لوگوں کو بتانے کا مطلب تھا خود کو اور مشکلوں میں ڈالنا۔۔۔۔اس لئے میں
چپ رہا اور صحیح موقعے کا انتظار کرتا رہا۔۔۔۔جب ملا تو کر لی ماہنور سے شادی
"وہ کہہ کر خاموش ہوا تو افتخار صاحب نے زوردار تھپڑ شاہنزیب کے
چہرے پر دے مارا۔۔۔۔

ماہنور یہ دیکھ بھاگتے ہوئے آئی تھیں۔۔۔۔

نیکل جاؤ۔۔۔۔۔چلے جاؤ میری نظروں سے دور۔۔میرے گھر سے نیکلو "
ابھی۔۔۔۔عزتوں سے کھیل کر اسے محبت کا نام دے رہے ہو۔۔۔۔۔تم

جیسا بیٹا خدا کسی دشمن کو بھی نہ دے۔۔نیکلو میرے گھر سے ابھی"افتخار صاحب غصے سے تلملا اٹھے تھے۔۔۔۔

وہ شاہنزیب کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچتے ہوئے دروازے تک لے آئے ۔۔۔۔۔

چاچا جان پہلے شاہ کی پوری بات تو سن لیں۔۔۔"ماہنور افتخار صاحب سے" التجائی یہ انداز میں گویا ہوئی ی۔۔۔پھر شاہنزیب سے مخاطب ہو کر ۔۔۔۔۔۔"شاہ کیوں جھوٹ بول رہے ہو؟؟؟۔۔۔۔۔"وہ روتے ہوئے شاہنزیب کا ہاتھ چھڑوانے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

ماہنور تم ہٹو"علی بھئی یا نے ماہ نور کا بازو مضبوطی سے گرفت میں لے لیا" تھا۔۔۔۔۔

شاہ نیکل جاؤ۔۔۔ورنہ میں کچھ کر بیٹھوں گا"افتخار صاحب غصے سے "
دھمکی آمیز لہجے میں بولے۔۔۔۔۔

ماہ نور تم ہٹو۔۔۔"علی بھئی یانے ماہ نور کا بازو مضبوطی سے گرفت میں "
لے لیا تھا۔۔۔

شاہ نکل جاؤ ورنہ میں کچھ کر بیٹھوں گا۔۔"افتخار صاحب دھمکی آمیز لہجے"
میں گویا تھے۔۔۔۔

نکل جاؤں شاہ ورنہ میں تمہارا خون کر بیٹھوں گا۔۔۔دفع ہو جاؤ"علی بھائی"
غصے سے پاگل ہوئے جا رہے تھے۔۔۔

ماہنور اور ولید سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ شاہنزیب کیوں آپ جان کر چھوٹ بول رہا ہے۔۔۔۔جبکہ دادو سمجھ گئیں تھیں کہ وہ کیا کرنے کے ارادے میں ہے۔۔۔اس لیے وہ خاموش تماشائی بنی رہیں۔۔۔۔

"ایک منٹ۔۔۔۔۔تم اکیلے گنہگار نہیں ہو۔۔۔۔۔اگر شاہنزیب گناہ گار ہے اور اِس کی سزا اسے گھر سے نیکال کر دی جا رہی ہے تو میں بھی برابر کا شریک ہوں۔۔۔۔اس نے اکیلے اغواہ نہیں کیا تھا شارق کو۔۔۔۔میں بھی پورے پلین میں اس کے ساتھ تھا" ولید آکر شاہنزیب کا ہاتھ پکڑ تن کر کھڑا ہو گیا تھا سب کے سامنے۔۔۔۔۔

"کیا کہا؟؟؟۔۔۔تم بھی شریک تھے اس کے ساتھ؟؟؟" علی بھیا کی پکڑ ولید کی بات سن۔۔۔۔۔۔خود بخود کمزور پڑ گئی تھی۔۔۔

ماہنور شاہنزیب کے برابر میں آکر ہاتھ پکڑ کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔۔

اسماء حقابقا تھی ولید کی بات سن۔۔۔آج اسے سمجھا آرہا تھا کہ شاہنزیب ولید کیوں ہر وقت ساتھ رہا کرتے تھے۔۔۔کیوں دروازے بند کر کر کے باتیں کیا کرتے تھے۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔بلکہ میں تو اس سے بھی بڑا دھوکے باز ہوں۔۔۔۔یہ تو اتنا اچھا" ہے کے اس کے ضمیر نے جب تک ماہنور کو سب کچھ بتا نہیں دیا سکون نہیں پایا۔۔۔پر میں تو اس سے بھی بڑا کمینہ ہوں۔۔۔میں نے اسماء کو آج تک دھوکے میں رکھا اور پھر بھی سکون سے رہ رہا ہوں۔۔۔۔" پھر وہ اسماء سے مخاطب ہو کر "تمہیں یاد ہے۔۔۔تمھیں ایک اچھی نوکری ملی تھی اس کے ساتھ گاڑی بنگلہ بھی۔۔۔وہ سب میں نے دیا تھا تمہیں۔۔۔۔جسے تم اپنی

محنت سے کمایاہوا سمجھ کر فخر سے جیتی ہو۔۔۔وہ سب میں نے تمہیں دیا ہے۔۔۔تاکے تم مجھ سے شادی کے لے راضی ہو جاؤاور دیکھو تم شادی کے لئے مان گئیں۔۔میرے پاس تم نے کوئی راستہ نہیں چھوڑا تھا۔۔۔میں نے تمہیں سمجھانے کی بہت کوشش کی کہ میری نظر میں صرف تمہاری اہمیت ہے اور کسی چیز کی نہیں۔۔۔۔پر تم نے کبھی میری بات کو سمجھا ہی بتادوں۔۔۔میں کل نہیں۔۔۔تم مجھے جو چاہے سزادو۔۔۔۔پر میں تمھیں بھی تمہاری بہت عزت کرتا تھااور آج بھی کرتا ہوں اور ہمیشہ کرتا رہوں گا۔۔۔۔"ولید نے اعلان کیا تھا۔۔۔۔

اسماء تو جیسے پتھر کی بن گئی تھی مارے شاکڈ کے۔۔۔

بھئی یا مجھے معاف کردیں"شاہنزیب التجائی یہ انداز میں گویا ہوا۔۔۔"

تمہیں معاف کر دیں؟؟؟۔۔۔ تمہیں؟؟؟" وہ شاہنزیب سے ہی ابرو "
اچکا کر حیرت سے استفسار کرنے لگے۔۔۔۔"جس کی وجہ سے آج بڑے
ابو ہمارے بیچ نہیں ہیں۔۔۔"علی بھ ئی یا نے غصہ سے بپھر کر کہا تو ماہنور
مزید ضبط نہ کر سکی اور غصے سے بول پڑی۔۔

اس نے سب کو بتایا کہ ملک صاحب کو کینسر تھا۔۔۔

آپ نے دیکھا۔۔۔میں آپ کا بھائی ہوں۔۔۔آپ مجھ سے کتنی محبت "
کرتے ہیں۔۔۔۔پر یہ سننے کے بعد کے میں نے آپ لوگوں کی عزت سے
کھیلا ہے۔۔۔آپ مجھے گھر سے نیکالنے لگے۔۔۔دھمکی دینے لگے کہ مار
ڈالیں گے۔۔۔اسی طرح یہ بات جب جی۔جا جی اور شارق کو پتا چلی تو وہ بھی
مجھے سزا دینے کے لیے پاگل ہو گئے۔۔۔۔میں ان کا بھائی تھوڑی تھا جو وہ
لوگ مجھے معاف کر دیتے۔۔۔۔انہوں نے اپنی عزت سے کھیلنے کا بدلہ

میری جان سے وصول کرنا چاہا۔۔۔۔"شاہنزیب نے بڑے ہی اطمینان سے علی بھیا اور سب کو سمجھایا تھا۔۔۔۔

شاہ ٹھیک کہ رہا ہے"ملک صاحب کی بیماری کا سن کر سب گھر والے کافی" جھم گئے تھے۔۔۔۔۔بہت افسردہ ور نجیدہ حالت سے دوچار تھے۔۔۔۔۔

شاہنزیب نے انہیں اطمینان سے اپنی بات سمجھائی تھی۔۔۔۔جب دادو کو ملک صاحب کے کینسر اور ماہنور سے کی ہوئی ی آخری گفتگو کا علم ہوا تو وہ مزید قفل کا تالا برقرار نہ رکھ سکیں۔۔۔۔اور شاہنزیب کی تائید کرنے لگیں۔۔۔۔

دادو میں مانتا ہوں کہ بڑے ابو بہت خوش تھے شاہ ور ماہنور کی شادی پر "
۔۔۔۔۔۔ مگر اس کے باوجود شاہ نے جو کیا وہ غلط تھا" علی بھ ئی یا احتجاج
کرنے لگے۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔ کیا ہے غلط شاہ نے۔۔۔۔۔ پر ایک بات میری بھی سن "
لیں۔۔۔۔ اگر شاہ کو آپ لوگ گھر سے نیکا لیں گے تو اس بار میں بھی اس
کے ساتھ جاؤں گی کیونکہ صرف شاہنزیب نے مجھ سے محبت نہیں کی
تھی۔۔۔ میں بھی کرتی تھی۔۔۔ یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ
میں شارق سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ صرف ڈیڈ کی بیماری کی وجہ
سے میں شادی کے لئ ے راضی ہوئی ی تھی ورنہ پوچھ لیں راحیل پا جی
سے۔۔۔" ماہنور علی کی بات سن روتے ہوئے شاہنزیب کا ہاتھ پکڑا علانیہ
بول رہی تھی۔۔۔۔۔ سب کو بتا رہی تھی کہ غلطی صرف شاہنزیب نے
نہیں کی وہ بھی اس کے ساتھ برابر کی شریک رہی ہے۔۔۔

"ماہ نور تم چپ رہو" شاہنزیب اسے گھور کر چپ کرانے لگا۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔۔میں چپ نہیں رہوں گی۔۔۔سن لیں آپ سب ۔۔۔۔میں نے کوئی مجبوری میں آکر شاہنزیب سے شادی نہیں کی۔۔۔۔۔ میں نے اپنی مرضی اور خوشی سے کی تھی"۔۔۔۔ماہنور ڈٹ کر سب کے سامنے بولی تھی۔۔۔۔

دادو حیران تھی۔۔۔پہلے ملک صاحب کی بیماری کی خبر کا اشکار ہونا اور اب ماہنور کا یوں اظہار محبت۔۔۔۔۔

"تو ماہنور اس لئے شارق سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔"راحیل پر بھی آج اشکار ہوا تھا ماہنور کے شادی سے انکار کا راز۔۔۔۔۔۔

شاہ ماہنور کو لے کر اوپر جاؤں" داد و ماہنور کو روتا ہوا دیکھ "
۔۔۔۔شاہنزیب سے مخاطب ہو کر بولیں۔۔۔۔

پر۔۔۔۔داد و میری بات۔۔۔۔"شاہنزیب جو سمجھانا چاہتا تھا وہ بات تو"
ادھوری ہی رہ گئی تھی ان ساری باتوں میں۔۔۔

میں نے کہا اوپر لے کر جاؤ۔۔۔۔اور تم سب اپنے اپنے کمرے میں "
جاؤ۔۔۔آج کے لئے بہت تماشا ہو گیا۔۔۔۔اب ٹھنڈے دماغ سے
سوچ سمجھ کر فیصلہ کریں گے کے آگے کیا کرنا ہے"۔۔۔۔داد و نے حکم دیا تو
سب اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔۔۔

اسماء میری بات سنو۔۔۔"ولید اس کے پیچھے پیچھے کمرے میں آیا"
تھا۔۔۔۔

کیا سنو؟؟؟۔۔۔کچھ باقی ہے سنے کے لئے۔۔۔یا مجھے جو مزید"
دھوکے دئے ہیں وہ سناؤ گے"اسماء غصے سے آگ بگولہ ہو کر بولی۔۔۔۔

یار۔۔۔۔۔میں کیا کرتا؟؟؟۔۔۔۔۔تم نے مجھے مجبور کر دیا تھا یہ کرنے"
کے لئے"ولید کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

ولید مجھے ابھی تم سے کوئی ی بات نہیں کرنی ہے۔۔۔مجھے ابھی سونا ہے"
"یہ کہ کر اس نے لیٹ کر جلدی سے کمبل اوڑھ لیا تھا۔۔۔۔

پر مجھے کرنی ہے۔۔۔"یہ کہتے ہوئے اس نے کمبل کھینچ لیا۔۔۔۔"

مجھے نہیں کرنی"اسماء نے ضدی بچے کی طرح پھر کمبل اوڑھ لیا۔۔۔"

مجھے کرنی ہے اور تمھیں کرنی پڑے گی۔۔۔۔"یہ کہ کر اس نے پھر کھینچا" تھا۔۔۔۔

ولید مجھے تنگ مت کرؤ"اسماء غصے سے دانت پیستے ہوئے بولتی ہوئی ی" دوبارا کمبل اوڑھنے لگی۔۔۔

میں تمھیں تنگ نہیں کر رہا۔۔۔۔میں صرف بات کرنا چاھتا ہوں اور" تمھیں سنی پڑے گی۔۔۔۔"یہ کہ کر اس بار اس نے کمبل پورا کھینچ لیا تھا وہ آخر کار غصہ سے تلملاتے ہوئے بیٹھ گ ئی۔۔۔۔۔

بولو"اسماء بے دلی سے اسکی جانب دیکھ بولی"

تم ناراض ہو کس بات پر؟؟؟۔۔۔۔اس پر کے میں نے تمھیں دھوکا دیا"
۔۔۔۔یا اس بات پر کے تم نے میرے ساتھ جو پوری زندگی گزاری ہے وہ
تمھیں دھوکا لگ رہی ہے یہ سچ جاننے کے بعد؟؟؟۔۔۔۔"ولید اطمینان
سے بیٹھ کر استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

اس لئے کے تم نے مزاق بنا دیا میری خواہشات کا۔۔۔میرے ہر"
ارمان کا۔۔۔۔میری عارضو کا۔۔۔۔جس کامیابی کو میں اپنی محنت و قابلیت
سمجھتی تھی۔۔۔۔آج پتا چلا وہ سب تمھاری بھیگ تھی۔۔۔تم نے مجھے
مزاق بنا کر رکھ دیا سب کے سامنے۔۔۔۔"اسماء آنکھوں میں آنکھیں ڈال
غصے سے بولی۔۔۔۔

جھوٹ۔۔۔۔میں تمھیں۔۔۔تم سے بھی بہتر جانتا ہوں۔۔۔۔تم صرف" لوگوں کو دیکھانے کے لئے امیر بنا چاہتی تھیں۔۔۔۔کوئی ی عار ضوو ارمان نہیں تھا تمھارا کے تم امیر ہو۔۔۔۔تمھیں جو لوگوں کی نظروں میں اپنے لئے حقارت نظر آتی تھی وہ ختم کرنا تمھارا ارمان تھا۔۔۔۔تمھاری خواہش بس یہی تھی کے یہ معاشرہ تمھیں عزت کی نگاہ سے دیکھے۔۔۔۔تمھارے گمان میں وہ عزت تمھیں پیسہ گاڑی عیش و عیشرت کی زندگی دلا سکتی تھی تو تم اس کے پیچھے بھاگنے لگیں۔۔۔۔میں بتاتا ہوں تمھیں۔۔۔۔تم کس چیز کا ارمان رکھتی ہو۔۔۔" ولید نہایت جتاتے ہوئے گویا تھا۔۔۔۔"تم محبت کا ارمان رکھتی ہو۔۔۔۔۔لوگوں کی نظر میں عزت کی خواہش رکھتی ہو اور چاہتی ہو لوگ تمھیں اتنی عزت دیں جتنی تم قابل ہو۔۔۔۔اب بس ایک سوال کا جواب دو میرے۔۔۔۔۔کیا میں نے تمھاری عزت نہیں کی؟؟؟۔۔۔۔۔تم سے کبھی محبت نہیں کی؟؟؟۔۔۔۔تمھارا ہر ارمان پورا کرنے کی کوشش نہیں

کی؟؟؟۔۔۔۔تمھیں جو بھی چیز چاہئے تھی وہ مانگنے سے پہلے تمھیں لا کر نہ دی۔۔۔۔بولو۔۔۔۔یا۔۔۔تمھیں میری محبت بھی دھوکا لگ رہی ہے؟؟؟؟۔۔۔"اس نے ہاتھ جھنجھوڑتے ہوئے روہانسہ آواز میں اپنی محبت کا احساس دلایا اور پھر غصے سے اٹھ کر جانے لگا۔۔۔وہ تین چار قدم بڑھا ہی تھا کے وہ پیچھے سے آکر چمٹ گئی۔۔۔۔

مانو بلی۔۔۔۔چپ کرؤ۔۔۔۔کیوں رو رو کر ہلکان ہوئے جا رہی ہو" ؟؟؟"شاہنزیب اسے بیڈ پر بیٹھا کر خود برابر میں بیٹھتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

انھوں نے تمھیں مارا۔۔۔یہ جانتے ہوئے بھی کے تم بیمار ہو"وہ بلک بلک" کر روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

افففف۔۔۔اللہ۔۔۔۔کیسے یقین دلاؤں تمھیں۔۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔کچھ نہیں ہوا ہے مجھے۔۔۔۔اور مجھے ڈیڈ نے مارا ہے یار۔۔۔ان کی مار تو میرے لئے ذرا بھی تکلیف دہ نہ تھی۔۔۔۔تم خوامخواہ رو رہی ہو۔۔۔۔دیکھو میری طرف۔۔۔۔تمھیں لگ رہا ہے مجھے ذرا بھی تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔یار تم بھی ناں" شاہنزیب اسے دونوں شانوں سے پکڑ کر اپنی طرف رُخ مڑتے ہوئے پیار سے چور لہجے میں سمجھا رہا تھا۔۔۔۔

"میں بتا رہی ہوں اگر دوبارا کسی نے بھی تم پر ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی تو میں اسے چھوڑنے والی نہیں۔۔۔ایک کام کرتے ہیں ہم یہاں سے کہیں دور چلتے ہیں۔۔۔۔جہاں کوئی ی تمھیں ذرا بھی تکلیف نہ پہنچا سکے۔۔۔۔"ماہنور شاہنزیب کے خوبصورت رخسار پر ہاتھ رکھ کر جذبات سے لبریز گفتگو کرنے لگی۔۔۔۔اس کا دولہا موت کے منہ سے واپس آیا تھا۔۔۔۔شاید یہی وجہ تھی کے ماہنور شاہنزیب کو لے کر اُوور پوزیسف

رہتی تھی۔۔۔اس کی بات سن شاہنزیب مسکرادیا۔۔ماہنور کی آنکھوں میں جنون جھلکنے لگا تھااب۔۔۔جسے شاہنزیب نے محسوس کرلیا تھا۔۔۔

"ارے بابا۔۔۔یہ میری مانو بلی بول رہی ہے۔۔۔جو ہنی منون پر بھی پورے گھر کو ساتھ لے جاناچاہتی تھی۔۔۔"شاہنزیب حیرت کا مصنوعی مظاہرہ کرتے ہوئے ماہنور کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا۔۔۔گویااس کی بات کامزاق اڑارہاہو۔۔۔۔

"شاہ۔۔۔میں مزاق نہیں کررہی۔۔اب کسی نے بھی تمھیں ہاتھ لگایاتو ۔۔۔۔تم دیکھ لینا پھر میں کیاکرؤں گی"ماہنور نے شاہنزیب کو سنجیدگی سے کہاتووہ محبت سے اس کے وجود کو تکنے لگا۔۔۔۔

اچھا بابا۔۔۔اب رونا بند کرؤ۔۔۔۔میں سب گھر والوں کو کل صبح ہی" وارن کر دوں گا کے اگر کسی نے مجھے ہاتھ لگایا تو سوچ سمجھ کر اپنے ذمہ پر ہو کر لگائے۔۔کیونکے میری مانو بلی نے اپنے نوکیلے پنجے تیز کرل ئی ے ہیں ۔۔۔اور۔۔۔"شاہنزیب ابھی مزاحیہ انداز میں بول ہی رہا تھا کے ماہنور نے اس کے سر پر کشن دے مارا۔۔۔۔

تم میرے برابر میں بیٹھ کر میرا مزاق اڑا رہے ہو؟؟؟"ماہنور تیمور چڑھائے" تفتیشی افسر کی طرح استفسار کرنے لگی۔۔۔۔جس پر شاہنزیب نہایت معصومانہ چہرہ بنا کر ڈرنے کی اداکاری کرتے ہوئے نفی کرنے لگا۔۔۔

میں پاگل تھوڑی ہوں جو جنگلی بلی کے برابر میں بیٹھ کر اس سے پنگا لوں" "اس نے طنزیہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے کہا تو ماہنور رونا بھول اس کی جانب

مکمل متوجہ ہو گ ئی۔۔۔۔شاہنزیب نے ماچس کے ڈبے میں چنگاری لگانے کا کام کیا تھا۔۔۔۔۔نتیجاً ماہنور جل اٹھی۔۔۔۔

شاہ۔۔۔تم نے مجھے ابھی جنگلی بلی کہا؟؟؟۔۔۔۔ہے ناں؟؟"وہ آنکھیں" پھاڑ کر پوچھنے لگی جس پر شاہنزیب نے زبان دانتوں میں دبائی اور تیزی سے اس کے پاس سے کھڑا ہوا۔۔۔کیونکے وہ واقف تھا جنگ اب چھڑ چکی ہے۔۔۔۔

اووو پسسسس۔۔۔۔زبان سلپ ہو گ ئی۔۔۔سچ میں مانو بلی۔۔۔۔ورنہ" تم خود بتاؤ میں تمھیں جنگلی بلی بول سکتا ہوں"اس نے پھر بہانے سے جنگلی بلی کا لقب دے دیا تھا۔۔۔۔جس پر ماہنور تلملا اٹھی۔۔۔۔

تمھیں تو میں بتاتی ہوں۔۔۔بھاگ کہاں رہے ہو۔۔۔ڈر"

پوک۔۔۔۔"ماہنور نے چھوٹی آنکھیں کرتے ہوئے کہااور شاہنزیب کے پیچھے دوڑ لگادی۔۔۔۔

شاہنزیب نے پورے کمرے کا چکر لگواڈالا تھاپر ماہنور کے ہاتھ نہیں آیا۔۔۔

اب کہاں جاؤ گے؟؟؟"شاہنزیب بیڈ کی جانب بھاگتا ہوا آیا تھا۔۔۔تو" ماہنور بھی بھاگتے ہوئے آئی ی اور اس کا راستہ بلاک کر دیا۔۔۔۔ابھی وہ بول ہی رہی تھی کے اچانک اس کا پاؤں سلپ ہو گیا تھا۔۔۔وہ شاہنزیب پر گرئی ی اور شاہنزیب بیڈ پر۔۔۔۔اگلے لمحے اس نے خود کو شاہنزیب کے سینے سے لگا پایا۔۔۔وہ خود کو سمبھال کر ہٹتی اس سے قبل شاہنزیب نے اسے باھوں کے حصار میں جکڑ لیا۔۔۔

جب دیکھو میرے پاس آنے کے بہانے ڈھونڈتی ہو" شاہنزیب شرارت" بھری نظروں سے اسے دیکھ گویا ہوا جس پر وہ جھیپ کر رہ گ ئی تھی۔۔۔۔

دوسرے دن وہی فیصلہ ہوا جو شاہنزیب چاہتا تھا۔۔۔۔رومیساء کی بیٹی کی خاطر سب نے جی۔جا جی کو معاف کر دیا۔۔۔۔۔انہوں نے سب سے خوب رو رو کر معافی مانگی۔۔۔رومیساء آپا اپنے شوہر کے ساتھ خوشی خوشی گھر چلی گئیں۔۔۔۔شارق کو پھانسی نہیں ہوئی کیونکے اس کے گھر والے یہ ثابت کرنے میں کامیاب ہوئے تھے کہ فرحان اور اس کے دونوں ساتھی کریمنل تھے۔۔۔۔

فرحان تو سعدیہ کو گولی مارنے کے جرم میں دو سال جیل بھی کاٹ چکا تھا اور انہوں نے حویلی کے ایک ملازم اور مولوی صاحب کو بے گناہ ہونے کے

باوجود کھلے عام قتل کیا تھا اور سب سے بڑھ کر وہ غیر ملکی باشندے تھے اس لئے شارق کو شاہنزیب پر قاتلانہ حملہ کرنے اور غیر ملکی باشندوں کو مارنے کے جرم میں 10 سال قید کی سزا سنائی گئی تھی۔۔۔۔۔

ایک سال بعد علی بھیا کے گھر بیٹے کی ولادت ہوئی۔۔۔ جس کا نام انہوں نے (دانیال) رکھا۔۔۔ علی بھیا کی طرح ان کا بیٹا بھی خاندان کا سب سے بڑا پوتا تھا پھر کچھ ماہ بعد۔۔۔۔۔

اسماء ولید کے گھر بیٹے کی ولادت ہوئی ی جس کا نام انہوں نے (عالیان) رکھا۔۔۔ جو نہایت ہی حسین اور تندرست تھا۔۔۔۔

پھر چند ماہ بعد شہزاد کے گھر بیٹی کی ولادت ہوئی جو خاندان کی سب سے بڑی پوتی بنی۔۔۔۔۔ اس کا نام دادو نے خود رکھا۔۔۔۔ (پارس)

کتنا خوبصورت ہے شکریہ ثانیہ۔۔۔آج تم نے مجھے زندگی کی سب سے" بڑی خوشی دی۔۔"راحیل نے اپنے خوبصورت ھون کے بیٹے کو گود میں لے کر ثانیہ کا شکریہ ادا کیا تھا

راحیل کچھ مانگو تو دو گے ؟؟؟"ثانیہ نے موقع غنیمت جانتے ہوئے لیٹے " لیٹے استفسار کیا پر امید نظروں سے دیکھتے ہوئے۔۔۔۔

ہاں ضرور۔۔۔جو بولو گی۔۔...دوں گا"وہ بے انتہا خوش تھا اپنے بیٹے کو" دیکھ۔۔۔۔اس ل ئے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔۔۔۔

میرے ڈیڈ کو معاف کر دو پلیز۔۔۔اللہ خوش ہوتا ہے اپنے اس بندے " سے جو دوستی میں پہل کرئے۔۔۔۔اللہ کی رضا کی خاطر میرے والد کو

معاف کردو"۔۔۔۔آج راحیل منع نہ کر سکا۔۔۔۔خدا کی رضا کی خاطر ثانیہ کے والد کو معاف کر دیا۔۔۔راحل کے بیٹے کا نام اس کے نانا نے ماتھا چوم کر "حورین" رکھا۔۔۔۔اس کی آنکھیں دیکھ مانو سب فدا ہوئے جا رہے تھے۔۔۔حورین کو خدا نے گرے رنگ کی نہایت حسین آنکھوں سے نوازا تھا۔۔۔۔

*****_____*****

کامران بھائی آ گئے آپ سعدیہ سے مل کر؟؟؟"۔۔۔کامران دبے " پاؤں گھر میں داخل ہوا تھا۔۔۔گھر میں چھایا ہوا اندھیرا دیکھ اسے اطمینان حاصل ہوا کہ سب سو رہے ہیں۔۔۔۔دبے پاؤں ابھی پہلی سیڑھی پر چڑھا ہی تھا کہ پیچھے سے ماہنور کی آواز نے خوفزدہ کر دیا۔۔۔۔وہ گھبر کر پیچھے مڑا۔۔۔۔

میں کوئی سعدیہ سے مل کر نہیں آیا۔۔۔کچھ بھی بولتی ہو۔۔۔۔کہہ دیانا " میں نے۔۔۔۔منہ دکھائی کے وقت دیکھوں گا اسے" وہ ماہنور کو دیکھ کر گڑ بڑا گیا تھا پر اگلے ہی لمحے بڑے بھرم سے جھوٹ بولنے لگا۔۔۔۔

اچھا اب ماہنور سے جھوٹ بولا جائے گا۔۔۔کامران بھائی ابھی آپ اتنے " عقلمند نہیں ہوئے ہیں کہ مجھے بیوقوف بنا سکیں۔۔۔۔میں جانتی ہوں آپ سعدیہ سے مل کر آرہے ہیں۔۔۔اب سچ سچ بولیں ورنہ۔۔۔" ماہنور صوفے سے کھڑے ہو کر اس کی جانب آکر۔۔۔۔۔دھمکی آمیز لہجے میں شہادت کی انگلی دیکھا کر بولی۔۔۔۔

ورنہ کیا کرلو گی؟؟؟"کامران ڈر تو گیا تھا پر پھر بھی اپنا جھوٹا بھرم قائم " رکھتے ہوئے اس کی انگلی کو اپنی انگلی سے گراتے ہوئے ابرو اچکا کر پوچھنے لگا۔۔۔۔

ورنہ میں ابھی چیخ چیخ کر سب کو اٹھا دوں گی اور پھر علی بھائی۔۔۔بڑے " چاچا۔۔۔۔۔چاچا جان اور سب آپ کے منہ سے خود نیکلوالیں گے کے آپ کہاں تھے۔۔۔۔"ماہنور اتراتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ کمر پر۔۔۔۔۔ دھمکی دیتے ہوئے کہا تو کامران سٹ پٹا گیا۔۔۔۔۔

مانو تمھارا شوہر کہاں ہے؟؟؟۔۔۔اس سے اس کی بیوی سنبھالی نہیں جا " رہی ہے کیا؟؟؟۔۔۔۔اتنی رات کو باہر کیوں گھوم رہی ہو۔۔۔۔جاؤ کمرے میں جاؤ۔۔۔۔۔اپنے شوہر کے پاس۔۔۔"کامران نے چاہا کہ وہ غصہ کر کے اسے چپ کرا دے۔۔۔۔

میں یہاں ہوں کامران بھائی اور میں ہی اپنی بیوی کو یہاں لایا تھا "
۔۔۔دراصل اس نے مجھے ذمہ داری سونپی تھی کہ آپ پر نظر رکھوں۔۔۔
اور میں نے اپنی ذمہ داری بخوبی ادا کی۔۔۔۔۔ہے ناں مانو؟؟؟" شاہنزیب
ماہنور کے پیچھے سے نیکل کر آیا تو کامران حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔وہ
آکر کامران کے کندھے پر ہاتھ رکھ اطمینان سے کھڑا ہو گیا۔۔۔

شاہ تم بھی اس کے ساتھ مل گئے؟؟؟" کامران منہ کھولے حیرت "
سے پوچھنے لگا جس پر شاہنزیب کے چہرے پر گہری تبسم بکھر آئی اور اس نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔

چلیں اب فالتو باتیں بہت ہو گئیں۔۔۔۔اب کام کی بات پر آتے "
ہیں۔۔۔۔ چلیں نکالیں پیسے"اس نے کامران کے سامنے ہاتھ پھیلا کر
پیسوں کا مطالبہ کیا تھا۔۔۔۔

کیوں بھئی ی۔۔۔۔پیسے کس بات کے ؟؟؟"وہ ابرو اچکا کر حیرت سے "
استفسار کرتے ہوئے احتجاج کرنے لگا۔۔۔۔

چپ رہنے کے اور پلیز جلدی دیں۔۔۔۔مجھے سونے بھی جانا ہے آخر کل "
بارات ہے آپ کی۔۔۔۔مجھے فریش دکھنا ہے۔۔۔"ماہنور اتراتے ہوئے
اپنی انگلی سے بالوں کو لپیٹتی ہوئی ی بولی۔۔۔۔

اس وقت تو زہر دکھ رہی ہو"وہ الفاظ چباتے ہوئے دانت پیس کر "
بولا۔۔۔۔

دے رہے ہیں یا شور مچاؤں؟؟"ماہنور فل دھمکی دیتے ہوئے۔۔۔۔ "

شاہ۔۔۔کچھ تو بولو اسے"کامران شاہنزیب کی جانب متوجہ ہوا تھا بیچارگی" والا چہرہ بنائے۔۔۔۔۔جو آرام سے کھڑا دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

بھئی آپ دونوں بہن بھائیوں کا معاملہ ہے میں کیا بولوں"اس نے " مسکراتے ہوئے بڑی ہوشیاری سے خود کو اس معاملے سے دور کر لیا تھا

۔۔۔۔

اب دے بھی دیں۔۔۔زیادہ نخرے نہ دکھائیں۔۔۔۔"ماہنور " جھنجھلاتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔۔۔

اچھالو" پہلے کامران احتجاج کرنے لگا لیکن جب دیکھا کہ وہ احتجاج کو خاطر "
میں نہیں لا رہی تو جھنجھلا کر ماہنور کے ہاتھ میں پانچ ہزار پکڑا دی ئی ے۔۔۔

یہ کیا ہے؟؟؟" ماہنور نوٹ پکڑ کر اسے دیکھ۔۔۔۔"
منہ بسورتے ہوئے بول رہی تھی

نظر نہیں آرہا۔۔۔پورے پانچ ہزار کا نوٹ ہے" کامران نوٹ کی اہمیت "
جتلاتے ہوئے۔۔۔

نظر آرہا ہے مجھے بھی۔۔۔۔" پہلے تو ماہنور طنزیہ بولی لبوں پر مسکان "
سجائے۔۔۔ "نہیں بھ ئی ی۔۔۔۔یہ تو بہت کم ہیں۔۔۔مجھے شاہ کو بھی
20% دینے ہیں۔۔۔۔اب اتنے سے پیسے ہیں۔۔۔میں خود لوں یا شاہ کو

دوں۔۔۔ سمجھا کریں کامران بھائی ی" پھر اگلے ہی لمحے بیچارگی والا چہرہ بنائے معصومیت سے بولی۔۔۔۔

شاہ کو دینے ہیں پر کیوں؟؟؟" کامران الجھ کر پوچھنے لگا۔۔۔۔ "

تو فری میں تھوڑی آپ کی جاسوسی کر رہا تھا وہ۔۔۔۔ آپ بہت بولتے " ہیں۔۔۔ ساری باتیں ختم کریں اور پیسے دیں" ماہنور اب اکتاہٹ کا اظہار کر رہی تھی۔۔۔

یہ لو" کامران نے بے دلی سے پھر ایک پانچ ہزار کا نوٹ نیکال کر ماہنور کے " ہاتھ میں رکھا۔۔۔۔

کامران بھائی اتنی کنجوسی۔۔۔قبر میں لے کر جائیں گے کیا اپنے پیسے "
۔۔۔۔کم از کم پچاس ہزار تو دیں" ماہنور کی ڈیمانڈ تو آسمانوں سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔

تو تم دونوں میاں بیوی اپنے پیسے قبر میں لے کر جاؤ گے کیا؟؟؟اتنا پیسہ "
ہے تم دونوں میاں بیوی کے پاس پھر بھی مجھ بیچارے غریب سے لڑکے کے
پیچھے پڑے ہو" کامران نے بیچارگی ظاہر کی۔۔۔

نہیں دراصل ہمارے پیسوں میں ناں وہ مزہ نہیں ہے جو آپ کے پیسوں "
میں ہے۔۔۔۔۔یقین مانیں۔۔۔آپ کے جل کو کڑ کر جیب سے نیکالے
گئے پیسے انمول ہیں۔۔۔۔ چلیں اب دیں بھی۔۔۔اور دیر نہ کریں
۔۔۔۔" ماہنور نے جھنجھلا کر کہا۔۔۔تو کامران کو مجبوراً اپنی جیب خالی کرنی
پڑی۔۔

اب تو چپ رہو گی ناں؟؟؟"کامران ابرؤ اچکا کر پوچھنے لگا۔۔۔۔"

بلکل۔۔۔ایک لفظ بھی کبھی منہ پر نہیں آئے گا۔۔۔۔آپ بے فکر رہیں" کامران بھائی ی۔۔۔یہ ماہنور شاہنزیب کا وعدہ ہے آپ سے"ماہنور خوشی خوشی پیسے لے کر چلی گ ئی تھی۔۔۔۔

ویسے شاہ واقعی تم ماہنور سے جاسوسی کے پیسے لو گے؟؟"ماہ نور کے جانے" کے بعد شاہنزیب بھی جانے لگا تو کامران نے پیچھے سے آواز دے کر تعجب سے پوچھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔آپ بھی کس پر یقین کر رہے ہیں۔۔۔وہ تو صرف آپ سے" پیسے نکلوانے کے لیے بے وقوف بنا رہی تھی۔۔۔"شاہنزیب کہتا ہوا چہرے پر گہری تبسم سجائے۔۔۔چلا گیا۔۔۔

ماہنور کی بچی۔۔۔مجھے بے وقوف بنا کر ڈبل پیسے لے گ ئی۔۔۔اسے تو" میں بعد میں دیکھ لوں گا"۔۔۔کامران دانت پستا رہ گیا تھا۔۔۔

آج کا دن نہایت حسین ترین اور خوشگوار تھا ماہ نور کے گھر جڑواں بیٹا بیٹی کی ولادت ہوئی تھی۔۔۔سب بہت خوش تھے۔۔۔"شکریہ....مجھے سمجھ نہیں آ رہا۔۔۔کیا کہوں"شاہنزیب اپنی بیٹی کو گود میں لیے روہانسہ آواز میں بول رہا تھا ماہنور سے.....

"شاہ ہم سب لائن میں کھڑے ہیں یار۔۔۔۔تم کب تک منی کو لئے کھڑے رہو گے؟؟؟"کامران منچلا ہو کر بولا تھا۔۔۔

"یار میری باری کب آئے گی؟؟؟۔۔۔۔میں بچوں کی آنی ہوں"اسماء بے صبری ہو کر بولی۔۔۔

"آئے گی۔۔۔۔آئے گی۔۔۔۔سب کی باری آئے گی۔۔۔"بھابھی اعلانیہ بولیں تھیں۔۔۔۔

"ماہ نور واقعی دونوں بہت پیارے ہیں۔۔۔۔"دادو نے اس کا ماتھا چوم کر بچوں کی تعریف کی تھی۔۔۔۔مناتو صرف انہی کی گود میں تھا البتہ منی پر باریاں لگ رہی تھیں۔۔۔۔

ماہنور تم اتنی بڑی کب ہوئیں۔۔۔ایسا لگ رہا ہے کل ہی کی بات ہو جو " بڑے ابو نے تمہیں میری گود میں دیتے ہوئے کہا تھا کہ رومیساء اسے سمبھالو "رومیسا آپا نم آنکھوں سے ماہنور کو گلے لگاتے ہوئے بولیں۔۔۔

ماہ نور میری بڑی خواہش تھی جڑواں بچے دیکھنے کی۔۔۔جو تم نے آج " پوری کر دی۔۔۔بہت پیارے ہیں دونوں۔۔۔"اسماء کی گود میں منا آ گیا تھا اور سعدیہ اسی کے برابر میں منی لئے کھڑی تھی۔۔۔ان دونوں بچوں کو ایک ساتھ دیکھ ثانیہ مسرت بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

لاؤ۔۔۔میری گود میں دو ذرا"شاہزیہ آپا سعدیہ سے بولیں " تھیں۔۔۔

یہ لیں آپا"سعدیہ نے مسکراتے ہوئے منی شاہزیہ آپا کو دی۔۔۔ "

"ماہ نور مجھے تو یقین نہیں آرہا ہماری بچی جو کل تک ثمر بونڈ لگا کر ہمارے ساتھ شرارت کیا کرتی تھی۔۔۔وہ آج خود دو بچوں کی ماں بن گئی ہے" علی بھائی یا ماہ نور کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بڑی محبت و شفقت سے گویا ہوئے۔۔۔ان کی آنکھیں دیکھ۔۔۔ایسا لگ رہا تھا ابھی رو دیں گے۔۔۔

"یہ لو ستارا۔۔۔۔" شمسہ بیگم نے دونوں بچوں پر سے پیسے اتار کر۔۔۔صدقہ ستارا کو دیا تھا غریبوں میں بانٹنے کے لیے۔۔۔

"امی مجھے بھی دیں منے کو۔۔۔" شہزاد نے اپنی امی سے منے کو مانگا تھا۔۔۔

صبا اور شہزاد ایک ساتھ منے سے کھیلنے لگے تھے۔۔۔۔

آنی یہ منی تو مجھے دیکھ رہی ہے" جنید خوش ہو کر بولا تھا ماہنور سے۔۔۔"

نہیں۔۔۔ منی مجھے دیکھ رہی ہے" جمشید فوراہی بول پڑا تھا۔۔۔ جنید جمشید" کی باتیں سن۔۔۔۔ ماہنور شاہنزیب ایک دوسرے کو دیکھ مسکرانے لگے۔۔۔۔۔

مبارک ہو یار۔۔۔ تو بھی پاپا بن گیا" ولید بڑے گرم جوشی سے شاہنزیب" کے گلے لگا تھا آتے ہی۔۔۔۔

کہاں تھا تو؟؟" شاہنزیب نے ابرو اچکائے دیر سے آنے کی وجہ استفسار کی" ۔۔۔۔

یار ٹریفک میں پھنس گیا تھا" ولید بیچارگی والا چہرہ بنائے بولا۔۔۔۔"

میں ابھی آتا ہوں" شاہنزیب سب کو کمرے میں چھوڑ۔۔۔عباس سے "
ملنے باہر گیا تھا۔۔۔

یہ لو۔۔۔۔۔بہت بہت مبارک ہو" عباس نے پھولوں کا گلدستہ دیتے"
ہوئے مبارک باد دی تھی۔۔۔۔۔

اندر آجاؤ" شاہنزیب کمرے میں بلانے لگا۔۔۔ "

نہیں۔۔۔بس ٹھیک ہے" عباس نے کہا تو شاہنزیب اسے لے کر وہیں "
باہر بیٹھ گیا اور وہ دونوں باتیں کرنے لگے۔۔۔۔

"یار۔۔۔جتنی محبت تم کرتے تھے۔۔۔۔مجھے تو لگتا تھا وہ تمہیں کبھی نہیں ملے گی۔۔۔کیونکے اکثر حد سے زیادہ محبت کرنے والے اپنی محبت نہیں پایا کرتے۔۔۔۔۔وہ مر جاتے ہیں یا لوگ انھیں جدا کر دیتے ہیں۔۔۔کچھ نہ کچھ ایسا ضرور ہوتا ہے کہ وہ نہیں مل پاتے۔۔۔۔"عباس نے کہا تو شاہنزیب کے چہرے پر گہری تبسم بکھر آئی۔۔۔۔۔

"اس لیے کیونکہ میں نے بغاوت کر کے خدا سے نہیں مانگا۔۔۔۔میں نے کبھی یہ نعرہ نہیں لگایا کے محبت ایسی کرتا ہوں کہ محبوب کو دیکھوں تو خدا کو بھول جاؤں۔۔۔۔معاذاللہ۔۔۔۔میں نے تو اپنے خدا سے ہی اسے ہمیشہ مانگا۔۔۔میں نے اور عاشقوں کی طرح محبوب کی کھڑکی کے باہر چکر نہیں کاٹے۔۔۔۔۔۔میں نے تو مسجد میں ہی ڈیرا ڈال لیا۔۔۔۔۔کے مالک تو ہی دے۔۔۔۔کیونکے تو ہی دے سکتا ہے۔۔۔۔۔اور اس نے مجھے دے دیا۔۔۔۔مانا میں نے ضد کر کے اسے پایا جو غلط تھا پر وہ عاشق ہی کیا جس نے

ضد کا کلمہ نہ سیکھا ہو۔۔۔۔اور عاشق محبوب کی خفگی کو بدلنے کے لیے ضد پر اترتے ہیں۔۔۔۔میں نے ایسا نہیں کیا۔۔۔میں نے اپنے محبوب سے کوئی ضد نہ کی۔۔۔۔بس اپنے خدا سے مانگتا رہا"۔۔۔۔شاہنزیب کا جواب اپنے اندر بہت سے معنی سمیٹے ہوئے تھا۔۔۔۔عباس اس کی دیوانگی بھری باتیں سن مسکرا دیا۔۔۔۔۔

شاہنزیب نے اپنی بیٹی کا نام ''نور'' رکھا جیسا کہ اس کی عارضو تھی۔۔۔۔۔

بیٹے کا نام افتخار صاحب نے ''زوہیب'' رکھا۔۔۔۔

وقت ریت کی طرح پھنسل گیا اور کامران سعدیہ کے گھر بیٹی کی ولادت ہوئی جس کا نام علی نے بڑی محبت سے (رمشاء) رکھا۔۔۔۔کامران اور

سعدیہ کو لاہور جانا پڑا وہاں سے کامران نے اپنے خود کے نئے بزنس کی ابتدا کی۔۔۔۔۔

راحیل اور ثانیہ۔۔۔اسماء ولید کے ساتھ امریکہ چلے گ ئی ے۔۔۔۔۔

*****_________********

شاہ" وہ آفس سے واپس لوٹا تو نور کے کمرے کی جانب چلا آیا۔۔۔۔۔وہاں" ماہنور نڈھال بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی اسے دیکھ کر نور پاپا پاپا کر کے گود میں چڑھی تھی۔۔۔شاہنزیب اسے گود میں لے کر ماہنور کے برابر میں بیٹھ گیا۔۔۔جو نہایت بے حال نظر آ رہی تھی۔۔۔۔۔

شاہ" ماہنور نے روتو منہ بنا کر اپنا خوبصورت چہرہ شاہنزیب کے شانو پر ٹیکا یا" تھا۔۔۔۔۔

کیا ہوا میرا بچہ ؟؟؟"اس نے نور کو پیار کرتے ہوئے ماہنور کی جانب دیکھ " بڑے پیار سے پوچھا۔۔۔

مت پوچھو شاہ۔۔۔۔۔ تمہاری بیٹی مجھے ناک منہ چنے چبوا رہی ہے۔۔۔"" اس نے شکوہ کرتے ہوئے کہا تو شاہنزیب کے زیر لب گہری مسکراہٹ بکھر آئی۔۔۔۔

میرا زوہیب جتنا سیدھا ہے ناں۔۔۔۔یہ اتنی ہی تیز ہے۔۔۔بہت تنگ " کرتی ہے مجھے" ماہنور نے منہ بسور شیکایت کی تو وہ نور سے جو پانچ سال کی ہو چکی ہے بڑے پیار سے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔۔

نور۔۔۔اب کیا، کیا آپ نے بیٹا؟؟؟۔۔۔آپ نے تو وعدہ کیا تھا ناں مجھ"
"سے کہ ماما کو تنگ نہیں کرو گی پھر کیوں تنگ کیا؟؟؟

پاپا۔۔۔میں نے نہیں کیا۔۔۔بلکے ماما مجھے بہت تنگ کرتی ہیں۔۔۔"نور"
معصومانہ چہرہ بنائے اپنی توتلی زبان میں نفی کرنے کے ساتھ ساتھ الٹا ماہنور
کی شکائیت لگانے لگی۔۔۔جیسے سن ماہنور نے اسے بڑی بڑی آنکھیں
دیکھائی یں جبکے شاہنزیب نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کو ہونٹوں میں دبایا
تھا۔۔۔۔

واہ۔۔۔۔واہ۔۔۔۔نور بی بی۔۔۔۔کیا کہنے آپ کے۔۔۔۔"ماہنور نور"
کو دیکھ دانت پیستے ہوئے بولی۔۔۔۔۔"خود دیکھ لو اپنی لاڈلی بیٹی
کو۔۔۔۔"پھر وہ شاہنزیب سے مخاطب ہو کر غصے سے بولی۔۔۔۔

اووو۔۔۔بیٹا ایسا نہیں کہتے۔۔۔۔ماما سے سوری کرؤ۔۔۔"شاہنزیب نے" ریفری بن کر ان دونوں کی دوستی کرائی تھی۔۔۔۔

اچھا جاؤ۔۔۔زوہیب کو بلا کر لاؤ۔۔۔۔بولو پاپا بلا رہی ہیں۔۔۔"شاہنزیب کے کہتے ہی نور تیزی سے زوہیب کو بلانے کے لئے بھاگنے لگی۔۔۔۔

نور آہستہ چلو"ماہنور فکر مند لہجے میں بولی تھی اسے بھاگتا ہوا دیکھ کر۔۔۔۔

پتا ہے کیا کیا ہے تمہاری لاڈلی نے۔۔۔پہلے تو میں نے اسے تیار کیا تو جا کر" کچن میں اس نے سارا آٹا خود پر انڈیل لیا۔۔۔میں جب کچن میں پہنچی تو

صاحبزادی آٹے سے کھیل رہی تھیں۔۔۔۔میں نے پھر اتنی مشکل سے زبردستی پکڑ کر اسے نہلایا۔۔۔۔۔۔اتنا شور مچا رہی تھی نہاتے وقت کے اللہ اللہ۔۔۔۔۔۔پھر میڈم صاحبہ گارڈن میں جا کر پودوں میں سے مٹی نیکال کر کھیلنے لگیں۔۔۔۔۔سارے کپڑے مٹی میں کرل ئی ے تھے۔۔۔۔افففف۔۔۔۔۔۔مجھے پھر زبردستی پکڑ کر اسے نہلانا پڑا۔۔۔اور تمھیں تو پتا ہی ہے نور نہانے کی کتنی چور ہے۔۔۔"ماہنور تھکے تھکے لہجے میں نور کی ساری شکایات اسے بتا رہی تھی۔۔۔۔جسے سن کر شاہنزیب مسکرا دیا۔۔۔۔

"مسکرائو مت یار۔۔۔۔کچھ کرئو۔۔۔۔"

کیا کروں؟؟؟۔۔۔اب وہ شرارتوں میں تمہاری بھی ماں ہے تو اس میں میری کیا غلطی۔۔۔۔ برداشت کرؤ۔۔۔۔ جیسے ہم سب کرتے تھے تمہیں"اس نے پیاری سی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے کہا۔۔۔

"جی نہیں۔۔۔میں اتنی شرارتی نہیں تھی جتنی تمہاری بیٹی ہے۔۔۔۔میں تو اپنے بیٹے کی طرح بالکل سیدھی سچی سی تھی۔۔۔"ماہنور نے اس کے کندھے سے سر ہٹا کر اپنی شرافت کا قصیدہ پڑھا۔۔۔تو شاہنزیب پھٹی بھٹی نظروں سے اسے تکنے لگا۔۔۔

"سیدھی سادی اور تم۔۔۔۔۔اچھا مذاق ہے۔۔۔۔۔رومیساء آپا سے پوچھو کتنا تنگ کرتی تھی تم انھیں۔۔۔۔سب گھر والوں کی ناک میں دم کیا ہوا تھا تم نے۔۔"شاہنزیب نے کافی جتاتے ہوئے کہا۔۔۔

کیاواقعی میں بہت تنگ کرتی تھی آپاکو؟؟؟"اس نے معصومانہ چہرہ بنائے " استفسار کیاتو شاہنزیب نے اثبات میں سر ہلادیا۔۔۔۔

بیچاری میری آپا۔۔۔"ماہنور رومیساء کی بیچارگی پر ترس کھاتے ہوئے" بولی۔۔۔"اب خود پر بیت رہی ہے تو پتا چل رہا ہے شاید تبھی جب میں کھانا لے کر نور کو کھلانے کی نیت سے اس کے پیچھے بھاگ رہی ہوتی ہوں ناں۔۔۔۔تو وہ بہت ہستی ہیں" ماہنور مسکراتے ہوئے گویا تھی۔۔۔۔

اچھااب آگے کا کیا؟؟؟"شاہنزیب معنی خیز انداز میں بولا۔۔۔۔"

کیامطلب؟؟؟؟"ماہنورنا سمجھی سے استفسار کرنے لگی۔۔۔"

مطلب۔۔۔ابھی تو صرف دو ہیں۔۔۔۔ہمیں تو پوری کرکٹ ٹیم بنانی ہے" ۔۔۔۔تووووو" شاہنزیب منچلا ہو کر شرارت بھری نظروں سے اس کے بحال سے وجود کو دیکھ گویا ہوا۔۔۔۔جس پر ماہنور نے پاس رکھا تکیہ اٹھایا تھا۔۔۔۔

سوچنا بھی مت۔۔۔ تمھاری نوردس پر بھاری ہے۔۔۔۔اسی نے میرے" سارے ارمان اچھی طرح پورے کر دیے ہیں۔۔۔خود تو تم آفس چلے جاتے ہو۔۔۔ تمھیں کیا خبر کیسے سمبھالتی ہوں میں ان دونوں کو" ماہنور تھکے ہوئے انداز میں منہ بسور بولی۔۔۔۔

یار۔۔۔دو بچے تو بہت کم ہیں۔۔۔کم از کم آٹھ بچے تو ہونے" چاہیے۔" شاہنزیب نے اسے چھیڑنے کے لیے کہا۔۔تو ماہور پلو ہاتھ میں اٹھا کر گھورنے لگی۔۔۔۔

اچھا یار۔۔۔غصہ کیوں ہوتی ہو۔۔۔تھوڑا کم کر لیتے ہیں۔۔۔چھ۔۔۔اب" ٹھیک ہے۔۔۔۔بھ ئی ی چھ تو ہونے ہی چاہئے" شاہنزیب اچھی طرح واقف تھا کہ ماہنور کی کیا حالت ہے۔۔۔پھر بھی اسے چھیڑنے کے لئے کہہ رہا تھا۔۔۔

چھ۔۔۔۔" یہ کہ کر ماہنور اس پر پلو سے وار کرنے لگی تھی وہ بھی فورا دوسرا" پلو اٹھا کر جوابی حملہ کرنے لگا۔۔۔۔

دونوں نے ایک دوسرے پر خوب حملے ک ئی ے جس کے نتیجے میں پلو کے اندر کی سفید روئی ی باہر نکل آئی تھی۔۔۔اور ان دونوں کے ارد گرد پھیل گئی تھی۔۔۔۔

شاہ۔۔۔بس کرؤ۔۔۔لگ رہی ہے مجھے"ماہ نور نے کہا تو شاہنزیب نے"
وار کرنا فوراً روک دیا تھا۔۔۔پلو پھٹ چکے تھے اور ہر طرف روئی ی پھیلی
نظر آ ہوئی تھی یہاں تک کہ ماہنور کے بالوں میں بھی۔۔۔

آئی لو یو مانو بلی"شاہنزیب نے مسکراتے ہوئے اس کی گھنی آبشار سے"
روئی ی ہٹا کر۔۔۔اس کے وجود کو گہری بولتی نظروں سے تکتے ہوئے کہا
تھا۔۔۔جس پر وہ جھیپ کر شرمگیں سے نظریں جھکا کر مسکرانے
لگی۔۔۔اسی لمحے پاپا۔۔۔پاپا کرتے نور اور زوہیب آ کر اس کی گود میں
ایک ساتھ چڑ گ ئے۔۔۔

یا خدا۔۔۔میں تیرا جتنا شکر ادا کرؤں اتنا کم ہے۔۔۔تو نے مجھے زندگی کی"
ہر خوشی دے دی۔۔۔۔"شاہنزیب اپنے دل میں خدا کا شکر ادا کرنے
لگا۔۔۔اپنے بچوں اور ماہنور کے چہرے پر پیاری سی مسکان دیکھ۔۔۔۔

♥HAPPY ENDING♥

Zubi Novels Zone

اگر آپ ناول پڑھنے کے شوقین ہیں تو ہم آپکے لئے لائے ہے دنیا کا سب سے بڑا ناولز کا مشہور ویب سائٹ جہاں سے آپ دنیا جہاں کے مزے کے ناولز پڑھ اور ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہے جو ناولز آپکو کہی کسی اور ویب سائٹ سے نہیں ملے گے

ZUBINOVELSZONE.COM 👉 ZNZ.LIFE

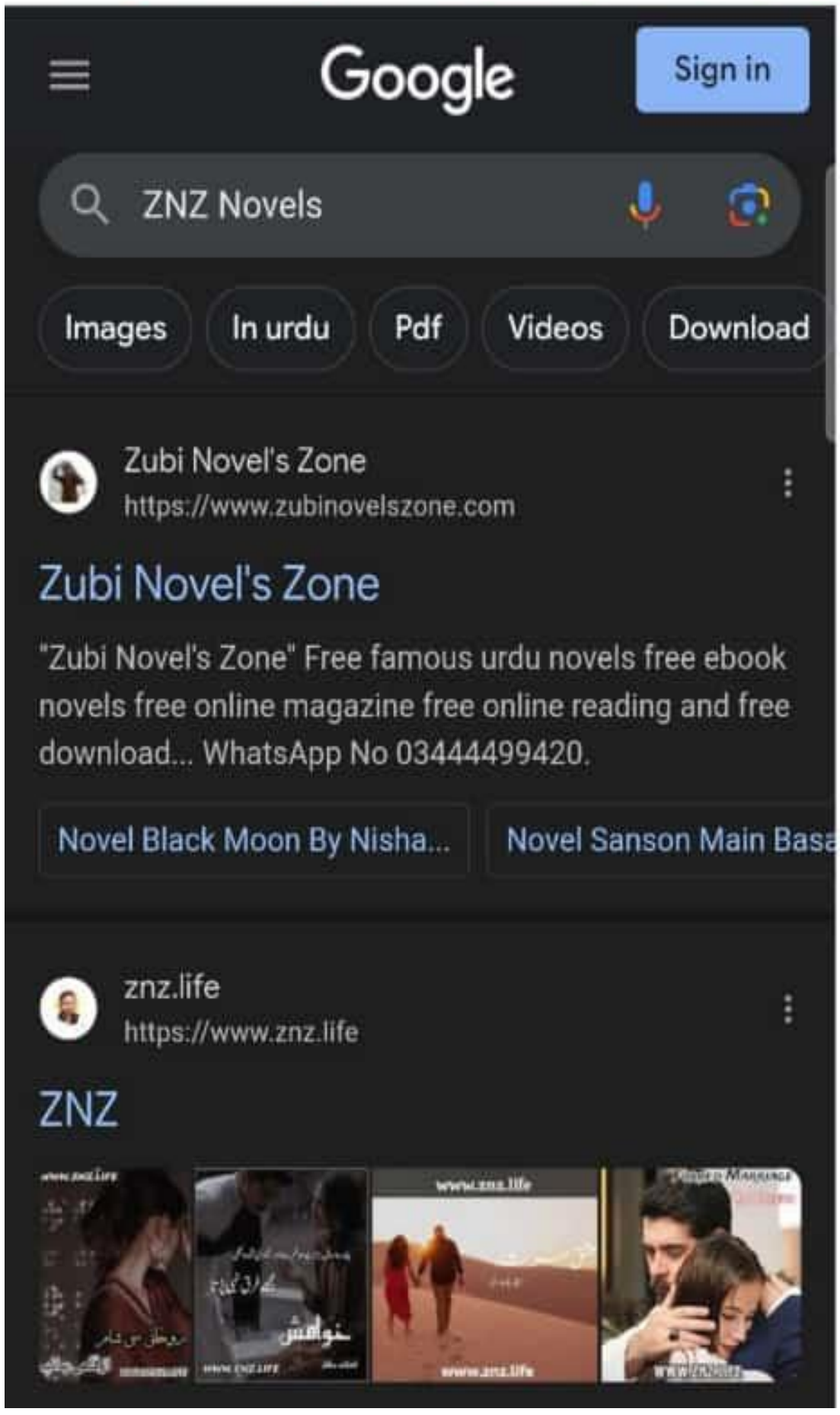

تو دیر کس بات کی ابھی گوگل پر جائے اور ٹائپ کریں

ZNZ NOVELS

ٹوپ پر دو ویب سائٹ آجائے گے جسکی سکرین شاٹ آپ سامنے دیکھ سکتے ہے کوئی بھی ایک سائٹ وزٹ کریں اور اپنے پسند کا ناول سرچ کر کے بآسانی ڈاؤنلوڈ کر کے پڑھ لیں

مذید کے لئے رابطہ کریں

0344 4499420

For Free Ebook Novels Link

https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.zubinovelszone.in

https://www.znz.life

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/zubairkhanafridi2020

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WhatsApp Channel Link

Channel Join Now

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420

https://www.zubinovelszone.com/